

جامع ترمذی

بسمائے فک

محدث: جلیل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۱۳۴۱ھ رجب ۱۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

علامہ غلام رسول سعیدی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَعْمَدًا وَنُصَلِّ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

مقدمہ

مسلمانوں کے دین کا سرچشمہ اور ان کی شریعت کی متاع کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ حیات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ کے شب و روز کے معمولات ہی ان کے لیے سرچشمہِ ہدایت ہیں۔ صحابہ کرام نے حضور کی کتاب زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، غلو، غلو، غلو، سفر و حضر اور نئی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ مگر اس کو حضرات صحابہ نے محفوظ کر لیا۔ وہ حضور کی احادیث کا تذکرہ کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور ان کے اتباع نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچنے کا اہتمام ہوا۔

ابا برہہ، قتادہ، اسانید شریعت نے علم حدیث کی تحصیل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بار بار صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ طلب حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے بھی احادیث و روایات کو لیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوٹوں میں محفوظ کیا۔ ناقلین حدیث کو پہنچنے کے لیے علم رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیے، مگر حدیث کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علم حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر اہمیت کے پاس آج احادیث کا یہ سرمایہ نہ ہوتا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

ضرورت حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مہادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تفسیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول ہیں قرآنی احکام کی عملی تصویر بتا کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں مسئلہ صلوٰۃ، زکوٰۃ، قیام، حج اور عمرہ، محض الفاظ میں لغت عربی ان الفاظ کے معانی نہیں بتاتی جو شریع میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شریعت میں کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حقیقت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے چنانچہ
اشارہ فرماتا ہے:

- ۱۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
 - ۲۔ ما اتاكم الرسول فخذوه و ما نهاكم عنه فانتهوا۔
 - ۳۔ قل ان حکمتکم تعبتون اللہ فاتبعون۔
 - ۴۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة
- اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے باز رہو۔
آپ فرما دیجئے کہ تم اللہ سے محبت کرنے ہو تو میری پیروی کرو۔
تمہارے اعمال کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ابن کثیرؒ فرماتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اللہ آپ کے افعال کی اتباع کیلئے ہے۔
جب تک کہ مسلمان پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اللہ آپ کے افعال
کا کس لحاظ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے۔ ایسی جہت تک حضور کی
زندگی ہمارے سامنے ہے کہ ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسد میں کیسے ڈھال سکیں گے۔ اور جیکہ میں رسول پر اطلاع صرف
احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لئے بغیر حدیث حضور کی فہم دہا بیت
حق اس طرح ہمارے لئے حضور کی احادیث دہا بیت ہیں۔ اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایت اور آپ کے نمونہ
کے لئے مستند سمجھنا ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ کی محبت بندوں پر ناقص رہے گی۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف
قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو
بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لئے احادیث کے ساتھ کوئی تدابیر نہیں ہے۔
احادیث شریفہ کی اگر مستند ماننا ہمارے لئے تو صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایت سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم
کی دی ہوئی ہدایت سے بھی ہم مکمل طور پر مستعد نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے قرآن نازل فرمایا
لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا
و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم۔
اور رسول مسلمان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

و یعلمہم الکتاب و الحکمت۔
مگر ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ کتاب کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لئے تھی
تو میں بے وقوف ہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ امت تک کے مسلمانوں کا ہے۔ اس لئے میں دہا بیت کی
انہیں ضرورت تھی کہ میں بھی معلوم کرتے۔ ثانیاً صحابہ کو ہم جب اپنی زندگی میں احادیث و احادیث سے قرآن کے
اور ہر قرآنی احکام کو جاننے کے لئے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے متعلق تھے آپ کے لوگ تو جبریل علیہ السلام کے بیان اور

تعلیم کی طرف محتاج ہونگے۔ ثالث قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

هو الذي بعث في الامم بين رسولاً منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفن ضلال مبين
وآخر بعث منهم لما باطلوا بهم۔
وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھل گمراہی میں تھے۔ اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاسحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس سب سے مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے بعد کے لوگوں کے لیے بھی پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا مصدق کچھ ظاہر ہوگا۔ آپ ہی سوچئے اگر حضور نہ ہوتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے مثلاً ان کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہیں کیونکہ معلوم ہوتی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندہ مناسبت۔ و خوف عرفہ طواف زیارت و دواع ان تمام احکام کی تفصیل اور تفسیق قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حدیث ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی ہیئت کذا فی جس سے فرائض واجبات اور آداب کی تفسیر قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تصنیف صرف حضور سے ملتی ہے۔ حمید رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہوگا اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا، اس کے پاس قرآن کریم کے عمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تصنیف کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے میں اور معلوم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارح بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :

يحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث۔
رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضور نے شکار کرنے والے صندوق اور پرندوں کو حرام کیا۔ دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو علت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ مشکل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نسخ مشمول کتب کے لیے بھی ہیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی کیفیت میں جبر رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو جائے گا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آئے گا اور اگر فقہ قرآن کے لیے احادیث نہیں لیں گے تو قرآن کا ایک حصہ بے اثر رہے گا اور اس کی بعض آیات ایک بے مثال اور محکمہ بن جائیں گی۔

تدوین حدیث عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ و صحابہ کے بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتقاد نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اللہ کتابت کے سلسلہ میں جبر رسالت سے ملے کر اتباع قیاس تا بعین تک پورے تسلسل میں جاری رہے کام ہوتا رہا ہے اور اہل خانہ و صحابہ کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انتہاء نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا، پھر ایک شخص (ابو شاہ) نے اگر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لانی للان اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دیا۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عامر کو احادیث لکھنے کی ممانعت تھی۔ انہی سے روایت ہے: عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب حکم شیئ اسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظہ فہو قریش وقالوا انتکتب حکم شیئ اسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشریک لعل فی الغضب والرضا فما صکت عن انکسار فذکرت فالت لانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومأ باصبع الی فہ فقال اکتب فما لانی نفس ہذا ما یرج منه الوفاق

حدیث ابن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شے نہ کہہ رہا تھا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے کس شے نہ کہہ رہا تھا۔ لیتے ہو ملامت حضور میں ایک بشر میں آپ بھی غول ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سن کر میں نے کھنچا چھوڑ دیا۔ جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کیا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں :

ما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد احکثر حدیثا عنہ منی الا ما حکان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب

صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی نے کم یا کس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیوں کہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابو داؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔ چنانچہ عمر بن ابیہ بیان کرتے ہیں :

تحدثت عند ابی ہریرہ بعد یت فاخذ منی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال هذا هو مکتوب عندی

حضرت ابو ہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر لے گئے اور میں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس ان کی تمام روایات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ ابتداً زمانہ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی شخص سے ان احادیث کو لکھواستے رہے ہوں گے۔ اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنائے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں :

کان یحلی الحدیث حتی اذا کثر علیہ الناس جاء بمجال من یمکتب فالتقاہا ثم قال ہذا احادیث سمعتها وکتبتها عن رسول اللہ و عرضتها علیہ

حضرت انس احادیث لکھوا یا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آتے تو وہ اپنا صحیفہ لے کر آتے اور اس کو ان کے کنگے دکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

(تفسیر العلم ص ۹۶-۹۵)

اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور پیسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن خبیك نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (۶۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کرب نے محفوظ کر لیا تھا اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیالیس احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروہ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابرؓ ایک ہزار پانچ سو اسی (۱۵۴۵) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی روایات کو قتادہ بن دعامہ سوسے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔

مذکورہ تصدیسوں میں چند مثالیں پیش کی ہیں وہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لے آئے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کن بت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھا رہا، احادیث کے مصنف اور نوشتہ کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے جمیع نہ تھے، بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی روایات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتز اور مستر علاء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابو بکر بن محمد بن عمر بن حرم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابو بکر بن محمد بن عبد اللہ بن شہاب زہری کے اسما خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عمر بن عبد العزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے۔ اسی وجہ سے ان کو اصل اسناد کا واضع کیا جاتا ہے۔ احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مابین ناز تلافیہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس نے احادیث کو اب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

طبقات ابن سعد ص ۵ ص ۲۶۹

اکفایت ص ۲۶۹

طبقات ابن سعد ص ۵ ص ۴۲

تہذیب الروای ص ۴۳

۱۔ محمد بن سعد کا تہذیب و تہذیب

۲۔ موطا رسول اللہ بن الخواری

۳۔ محمد بن سعد کا تہذیب و تہذیب

۴۔ حافظ مہمل الدین سیوطی ص ۹۹

۵۔ تہذیب المعرفۃ الکتاب المبرج والتدوین ص ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحافت میں محفوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے :
 یہودی ان عبداللہ بن عمر کان اخرج الی سوق نظر فی کتبہ وقد اکد الراوی ان کتبہ ہلک کانت فی الحدیث۔
 روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکید کرتے ہیں کہ ان کی روکنا ہیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

الجامع لاختلاف الراوی واتباعہ ص ۱۱۰

حضرت عبداللہ بن عمر بن عباس، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے میں آپ کی نظر سے مستحکم حوالے گند چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحافت میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اسباب آپ کے مطالعہ میں ایک رسالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے نامہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں :

کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس من اصحابہ وانا معهم وانا اصغر القوم فقال البی صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتربوا مقعده من النار فلما اخرج القوم قلت کیف تحدثن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد سمعتم ما قال وانتم تنہمکون فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضعکوا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا منه عندنا فی کتاب ینہ۔
 میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بازار رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا۔ بعض نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے مطالعہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے بسے جتنی ہم لوگ جو کہ بیان کرتے ہیں وہ سب ہم سے پاس رکھا جاتا ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور اعمال کو لکھ کر محفوظ کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو روایت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتہار کا احتمال تھا۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہ صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو و ہتر (۵۲۷) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگردوں کو لکھنے

مخطوطات نامہ لک کے علاوہ امام اعظمؒ نے اپنی مرویات کو کتاب الفکر کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے رفیق
 اہل قابل صد فخر ائمہ نے الگ الگ رعایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے
 مجدد ہندک مصنفین نے جن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں: سنن ابو الولید (۱۵۸)
 جامع سفیان ثوری (۱۶۱) مصنف ابی سوزہ (۱۶۲) مصنف ابی سفیان (۱۶۴) جامع سفیان بن عیینہ (۱۶۸)
 اربعہ ترمذی (۱۶۹) سنن احمد بن حنبل (۱۷۱) الجامع الاصحیح بطبری (۱۷۵) الجامع المسلسل (۱۷۶) سنن ابی داؤد
 (۱۷۷) الجامع الترمذی (۱۷۸) سنن ابن ماجہ (۱۷۹)۔

معتبرہ اذکار مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے چند مسائل سے ملے کر صحاح ستہ کے مصنفین
 تک محدثین حدیث کا ایک گریڈ مانی پیش کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہو جائے کہ نامدار مسائل سے ملے کر تہذیب
 تابیین تک ہر دور میں احادیث کو قلب بند کیا جاتا رہا اور سینوں سے ملے کر میخوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی
 جاتی رہی نیز مروجہ میں لوگوں نے اپنے لاد کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف قالیات کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث
 کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی غریبوں کو سنتے اضافوں کے ساتھ
 ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

حدیث کی ضرورت جنت اور دوزخ پر بحث کر لے کے بعد ضروری معلوم ہوتا
 ہے کہ حدیث کی تعریف اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفت کر لی جائے۔

تعریف حدیث | علم حدیث کی دو قسمیں ہیں، علم حدیث روایت اور علم حدیث ذراستہ حدیث اور دوسرے روایت
 اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور اصناف
 کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث اور دوسرے علم حدیث وہ علم
 ہے جس سے راوی اور مروی حد کے حالات بحیثیت روایت مقبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور
 مروی حد ہیں۔

اقسام حدیث | حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریف پیش
 کی جاتی ہے۔

مرفوع | جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔
موقوف | جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔
مقطوع | جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

متصل : جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق : جس حدیث کی سند کے شروع سے روایت کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔
مرسل : جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

معضل : درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔
منقطع بمعنی اخص : دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

مضطرب : سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج : متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

مشاذ : جس میں گفت راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل محفوظ ہے)۔

منکر : زیادہ ضعیف راوی جس روایت میں کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل معتق ہے)۔

معلل : جس حدیث میں علت خفیہ قاصر ہو مثلاً حدیث مرسل کو معمولاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذاتہ : جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام العبط ہوں اور وہ حدیث غیر مشاذ اور

غیر معلل ہو۔

صحیح لغيرہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق

روایت سے لڑی ہو جائے۔

حسن لذاتہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق

سے پوری نہ ہو۔

حسن لغيرہ : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت

سے پوری ہو جائے۔

ضعیف : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری

نہ ہو۔

متروک : جس حدیث کی سند میں کوئی راوی اہتم بالکذب ہو۔

موضوع : جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

غریب : جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔

عزیز : جس حدیث کے راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

مشہور : جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو۔ یعنی سلسلہ سند میں کسی شیخ سے بھی تین سے

کم مادی ذہول اور زیادتی حد تھا تو سے کم ہو۔

متواتر اور ہمیشہ ہر فرد میں ملتے کثیر طرق سے مروی ہو کہ احادیث کا توافق علی الکذب عاۃً محال ہو۔

اقسام کتب حدیث | کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح | جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ جامع | جس کتاب میں آٹھ حوالوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراف، مناقب جیسے بکامی اور ترمذی وغیرہ۔

سنن | جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد و نسائی۔

مسند | جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم | جس کتاب میں ترتیب فیلوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج | جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کا ثبت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ اشیر کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج ابی نعیم علی ابن ہارون۔

مستدرک | جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے نہ ملے ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ | جس کتاب میں جامع کے آٹھ حوالوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث مل جیسے امام احمد کی کتاب الزام آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جمل | جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث مل جیسے امام بخاری کی جمل اقراء خلعت الیوم۔

اربصین | جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نوری۔

امالی | جس کتاب میں شیخ کے املا کر کے جوئے فائدہ حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف | جس کتاب میں حدیث کا صرف نہ حصہ ذکر کیا جائے جو تہیہ پر دلالت کرے۔ اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسناد بیان کر دینے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسناد بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکاتب

المنہ لابی العباس اطراف الری۔

طبقات کتب حدیث | شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے چار طبقہ بیان کیے ہیں جن کو ہم بغیر کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ عزیز و عزیز اور شہیدان میں سے ہر قسم کو خود کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے مسیح بخاری،

صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

۲۔ دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے۔ جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہے۔ اس طبقہ کی اکثر کتابیں میں اکثر احادیث صحیحہ اور حسنہ ہیں۔ بعض ضعیف روایات بھی، گنتی میں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے جیسے جامع ترمذی، سنن ابو داؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے مقابل تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم حتیٰ لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں۔ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو مستقیم بالوضع میں جیسے سند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن درقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

۴۔ چوتھے طبقہ میں ان متخرین علما کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملا۔ اس کے دوسری مطلب میں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے وحشی، ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث | سطور ذیل میں مراتب ارباب حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب : حدیث کا متعلم۔

شیخ : حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ : جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متن و سند اور اس کے روایت کے احوال جرماء و تعدیقا محفوظ ہوں۔

حجۃ : جس شخص کو تین لاکھ احادیث متن و سند اور جرماء و تعدیقا محفوظ ہوں۔

حاکم : جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متن و سند اور جرماء و تعدیقا محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد | جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار

سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مضطرب، منقطع،

مطلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہ طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق

ہوتا ہے اور حدیث متروکہ یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد درجہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث مطول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی

لیکن متعدد درجہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجہ طعن زیادہ ہوں گے اس

کا ضعف بڑھتا جائے گا۔ بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں

ہوتی حدیث کہ صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا۔ جب اس کی سند میں کوئی دھناغ راوی نہ ہو۔

غیر صحیح کی تحقیق | بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں کہتے ہیں لایصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مفالطہ کہاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح و غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ جس لفظ جس لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح لفظ نہیں ہے۔ اور ایسی صورتوں میں صحیح لغیرہ جیسی لفظ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ غلام یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں ہے چنانچہ کہ صحت کی نفی سے وضع و اطلاق کا حکم لازم کہے اس بحث کی تفصیل تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے رسالہ **امیر المؤمنین میں بیان فرماتے ہیں**۔

متن اور سند میں احکام کا فرق | راوی کی مجرد صحت اور عدم وطن کا تعلق سند سے ہوتا ہے۔ متن حدیث کا حکم دوسرے قرآن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کہ کسی صحیح حدیث کو ایک دھناغ راوی بیان کرے۔ پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائیگا لیکن فی نفسہ وہ حدیث موضوع نہیں کہلاتے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی دھناغ راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریق سے ثابت ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلاتے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدینی نے میزین الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابیہم بن موسیٰ السندی عن مالک بن نافع عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ کہ یہی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے۔ حد نفس حدیث دیگر طرق ضعیف سے ثابت ہے۔ اسی طرح تفسیر میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰۃ بسواک خیر من سبعین صلوٰۃ کو باطل کہا ہے لیکن علامہ نوادی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم اعتبار سند کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے پس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلاتے گی۔ لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہر گاہ علامہ نوادی فرماتے ہیں۔

ان روایات الراوی الضعیف یحکون فیہ
المصحح والضعیف والباطل فیکتبونہا
ثم یسویون اهل الحفظ والافتان بعض
الک من بعض وذلك سهل علیہم معروف
عندہم وهذا احتج السیاح الشریح
ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل
مترجم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات
کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تفسیر دیتے ہیں اور یہ
ان کے بعد کا حال ہے۔ اسی دلیل سے سفیان ثوری نے
اس وقت استدلال کیا جب تک کہ کبھی کی روایات

نہی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل له انت تروی عنہ فقال انا عرف صدقہ من کذبہ
قبول کر لے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

حدیث موضوع کا حکم | حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان و معنی کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد وضعیہ اسناد سے بیان کی جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شرک کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونے والے امور کی تفصیل | احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق علت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم کے ہیں ۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدء معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ و فضیلت اور قبر کے احوال۔

عقائد قطعیہ : ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام اور نیکہ تو اثر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ : ان کے اثبات کے لیے اخبار و اعداد کافی ہیں۔

احکام : ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیر سے کم نہ ہو۔

فضائل و مناقب : اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں :

اشہم قد یردون عنہم احادیث الترغیب و الترہیب و فضائل الاعمال و القصاص و احادیث الزہد و مکام الاخلاق و نحو ذلک مما لا تتعلق بالحلال و الحرام و مسائل الاحکام و هذا الضرب من الحدیث یجوز عند اہل الحدیث و غیرہم الساہل فیہ و روایۃ ماسوی الموضوع منہ و العمل بہ لان اصول ذلک

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب و ترہیب، فضائل اعمال، قصص زہد اور مکام اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان المجتہد اذا استدلل بعدیث مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا حکم تصحیح حالہ حکما فیہ
التحریر وغیرہ۔^۱ طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ امام ترمذی حدیث: انا فی احدکم الصلوۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں: هذا حدیث خرب لا نعزل احد اسندہ الاماروی من هذا الوجه والعمل علی هذا اهل العلم۔ طوطی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

قل النورک اسنادہ ضعیف نقلہ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے
میرک فكان الترمذی یسید اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔
تقویۃ الحدیث بعمل اهل العلم ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ صلوۃ التبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبد اللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبد الحی لکھتے ہیں:
قل الیہیقی حکم ان عبد اللہ بن المبارک عو سبیتی لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک صلوۃ یصلیہا وتداولہا الصالحون تبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علما اس کو بعضہم عن بعض وی ذالک تقویۃ للحدیث المرفوع۔^۲ ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ طوطی قاری نے ایسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا قلعہ بیان کیا ہے۔

جب کسی ایک سند پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں قبیح اور طعش سے جہاں اربعہ کامسک معلوم ہو سکا ہے

روایات مختلفہ میں مذاق ائمہ

علامہ ابن ماجہ ص ۴۴

مرقاۃ ص ۲۴

الانوار المرفوعہ ص ۷۳

علامہ ابن ماجہ ص ۴۴

طوطی قاری ص ۴۴

علامہ ابن ماجہ ص ۴۴

امام ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی عابد و زاہد، بے مثال حافظہ کے مالک اور یگانہ روزگار محدث تھے اور عیسیٰ نے کہا ابو عیسیٰ ترمذی ان اثر میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تواریح اور علل کی تصنیف کی وہ ایک ثقت عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے۔ امام ترمذی بے حد عبادت گزار اور سزا دل کے مالک تھے۔ یوسف بن احمد بغدادی بیان کرتے ہیں کہ کثرت گریہ و زاری کے سبب وہ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

امام ترمذی امام بخاری کے شاگرد تھے۔ فخر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے اور عمران بن حطان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسانی کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سعد بن موسیٰ بن النخاک ابن اسکن سنی ترمذی ۲۰۹ھ میں بخارا کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دیاسہ

ولادت اور سلسلہ نسب

جیون کے قریب واقع ہے۔

امام ترمذی کا نام محمد اور کنیت ابو عیسیٰ ہے جامع ترمذی میں انہوں نے اپنے نام کی بجائے کنیت کو اختیار کیا ہے اور جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں قال ابو عیسیٰ کے ساتھ

کنیت ابو عیسیٰ

ذکر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ سوال درود ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے پوری سند کے ساتھ اپنی مصنف میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص کی کنیت ابو عیسیٰ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا؟ اس روایت کے سبب بعض علی ملے ابو عیسیٰ کنیت رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابو عیسیٰ سے نہ منع فرمایا ہے نہ اس کو ناپسند کیا ہے بلکہ صرف ایک امر واقعی کا بیان فرمایا ہے کہ واقعہ میں حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔ ثانیاً یہ کہ حضور کا یہ فرمان مزاج کے قبیل سے تھا جیسا کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ

حضرت علیؑ علیہ السلام سے ساری کے ساتھ لائٹ مانگا تو آپؑ نے فرمایا میں نہیں اونٹ کے بچے پر سوار کر دیا گا دیکھنے
 لگا حضرت اونٹ کا بچہ تو بگے گرا دے گا آپؑ نے فرمایا ہر اونٹ کسی نہ کسی اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

کنیت ابو عیینہ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا ہوا ہے کہ حضرت مغیرہؓ شہید کنیت میں ابو عیینہ تھے۔ جب حضرت عمر
 کی اس کنیت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کنیت کو ناپسند فرمایا۔ حضرت مغیرہؓ شہید نے بتوایا کہ ان کی کنیت حضرت
 رکعی تھی جو حضرت عمرؓ نے اس کو حضرت کی خصوصیت قرار دیا تھا اس کنیت سے بدستور منع کرتے رہے لیکن اس لئے قال
 میں بھی کچھ مان نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مغیرہؓ شہید کی یہ کنیت خود حضرت نے رکعی تھی اور حضرت عمرؓ کا اس کو حضرت کی عظمت
 قبول دینا اس وقت مستحسن تھا جب حضرت نے اس کنیت سے منع فرمایا ہوتا۔ نیز یہاں اب کا انقطاع کے معنی میں
 ہے ہی نہیں بلکہ اشتغال سے لڑم کے معنی میں ہے جیسے ابو زبیرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ کنیتوں میں بھی رکعی معنی ہے۔

امام ترمذی کے ہم نام | امام ترمذی کے ایک ہم نام حکیم ترمذی ہیں اور بیا اتفاق بعض ناماقت لوگ حکیم
 ترمذی کی عیادت کی امام ترمذی کی عیادت خیال کر لیتے ہیں حالانکہ حکیم ترمذی نے لہذا الاصول میں اکثر ضعیف
 غیر معتبر روایات جمع کی ہیں اور امام ترمذی کی جامع صحیح میں اکثر صحیح اور معتبر روایات ہیں۔
 تحقیق یہ ہے کہ ترمذی نام کے تین مشہور علوم گزشتہ ہیں۔

- ۱۔ امام ابو عیینہ الترمذی صاحب الجامع الصحیح المتولی ۲۷۹ھ
- ۲۔ ابو اسحق احمد بن الحسن بن جعفر الترمذی المتولی ۳۲۵ھ یہ ترمذی کیسے کہ نام سے مشہور تھے اور امام بخاری
 اور امام ترمذی کے ساتھ تھے۔
- ۳۔ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی المتولی ۳۵۵ھ۔ حافظ بن علیؒ کہتے ہیں کہ جو معتبر روایات کی
 ضعیف کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کے سبب ان کو ترمذی سے نکال دیا گیا پھر یہ بخاریؒ کے جہاں ان کے
 جہتاً مل گئے۔ ان کی کتاب لہذا الاصول کی سمرقند اخبار رسول بیت مشہور ہے۔ جس میں ۲۰۰۰ روایات
 ذکر کی گئی ہیں حافظ سیوطیؒ نے ان پر نواد کی بھی کی ہے۔

امام ترمذی | امام ترمذی نے حبل علیہ طرسان، حرقی اصحاب کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ اور اپنی وقت کے
 بہترین افاضل، علوم حدیث کے ماہرین اور جدید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ کیا۔ ان کے اساتذہ
 میں سے چند حضرات کے اساتذہ ہیں، قتیبہ بن سعید، ابو مصعب، ابو یوسف بن عبد اللہ ہروی، اسحاق بن یونس اسدی

تذکرہ الخلفاء ۲۷ ص ۵۳۶

ص ۶۲۵

کشف الکونین ۲۷ ص ۸۱۹

امام عبد اللہ شمس الدین اللہ بن متولی ۴۷ھ

ص ۶۲۵

حاجی خلیفہ متولی ۱۶۷ھ

سویہ بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبد الکریم بن ابی شوارب، عبد اللہ بن معاویہ، محمد بن اسماعیل البخاری، مسلم بن الحجاج القشیری، امام ابو داؤد۔

تلاذذہ امام ترمذی کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے، اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے بعض حضرات کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داؤد مروزی، رستم بن کلیب شامی، محمد بن محبوب ابو اسحاق بخاری مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو الحارث اسد بن حمدیہ، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن نضر، محمد بن محمود، محمد بن مکی بن فرج، ابو جعفر محمد بن سفیان بن نصر نسفی، محمد بن منذر بن سعید بزدوی اور امام بخاری۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روایاتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری نے امام ترمذی سے سماع کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا حماد نا حفص بن غیاث بن حبیب بن ابی جمرة عن

سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول الله عز وجل ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة

على اصولها قال اللينة النخله وليطري العاسقون قال استنزلوهم من حصونهم

قال وامرنا بقطع النخل فحك في صدورهم فقال المسلمون قد قطعنا

بعضا وتركنا بعضا فاستلن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لنا فيما قطعنا من

اجر وهل علينا فيما تركنا من وزنا نزل الله ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة

على اصولها الآية هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن

حفص بن غياث عن حبیب بن ابی عمر عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم من سلا قال ابو عیسیٰ سمع منی محمد بن اسماعیل هذا الحديث

۲۔ حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سائر بن ابی حفص عن عطیہ عن ابی

سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يعل يا علي لا يعل لاحد ان يجنب

في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن المنذر قلت لغيري ما امرنا

معنى هذا الحديث قال لا يعل لاحد يستطرقه جنباً غيري وغيرك

هذا الحديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد سمع محمد بن اسماعيل

معنى هذا الحديث واستغفر ربی

۱۔	امام ذہبی سنن ۴/۴۸	۲۔	تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۳۴
۲۔	حافظ ابن حجر مسند ق ۱ ص ۴۵۳	۳۔	تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۴
۳۔	ابو عیسیٰ ترمذی سنن ۲/۲۶۹	۴۔	الجامع الصحیح ص ۲۴۴
۴۔	۔ ۔ ۔ ۔	۵۔	۔ ۔ ۔ ۔

جامع ترمذی

امام ابو حنیفہ ترمذی کی جامع صحیح، ترتیب صحاح کے لحاظ سے نسائی اور ابو داؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت ترتیب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے چنانچہ حاجی خلیفہ اس کا ٹائٹل کتب المستفاد کے عنوان سے کشف الظنون میں ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے اچسی ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے، غامض اور ائمہ اور وجہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث، احوال روافہ کے بیان میں یہ کتاب سب سے منظر و ہے۔ شیخ ابو اسماعیل ہروی نے کہا کہ میرے نزدیک ابو حنیفہ ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے انہوں نے اس کا سبب بتاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے سوا ماہرین علوم حدیث کے اور کوئی شخص استفادہ نہیں کر سکتا۔ بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء، محدثین اور عام علماء کے لیے یکساں مفید ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کے بعد صمد عمار پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نظر سے دیکھا امام ترمذی کہتے ہیں جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ دنیا بھر کے گناہوں کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔

تسمیہ | صحیح ترمذی کے نام میں اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس کو سلمی ترمذی کہتے ہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام الجامع الصغیر ہی ہے۔ معنی اصطلاح حدیث میں حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی ترتیب ابواب فقہ کی طرز پر کی گئی ہو اور جو نحو ترمذی کی ترتیب اسی طور پر ہے اس لیے اس کو معنی کہنا بھی درست ہے۔ مدد الجامع الصغیر کہتے ہیں ترمذی کے جامع ہونے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ صحیح کہنے پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس میں حسن اور ضعیف روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں پھر اس کو صحیح کہنا کیونکر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس کو صحیح تعیناً کہا گیا ہے۔

اسلوب

امام ترمذی نے اپنی جامع کی ترتیب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اس قدر عمدہ اور مفید ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کو تمام کتب صحاح میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اسلوب ذیل میں ہم جامع ترمذی کی چند خصوصیات پر بحث پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ امام ترمذی حدیث ذکر کر کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال احوال کا اختصار ذکر کرتے ہیں مثلاً انہوں نے سلم بن قیس سے ایک مقام پر ذکر کیا: اذا قوصات فانتشر و اذا سقيحت فاقتر۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں:

و اختلف اهل العلم فيمن ترك المصنفه والاستثاق فقال طائفة منهم اذ تركها في الوضوء حتى صلى اعادة واذا ذلك في الوضوء والعناية سواء وبه يقول ابن ابي ابي و عبد الله بن مبارك و احمد و اسحاق و قال احمد الاستثاق اوصاف من المصنفه قال ابو عيسى طائفة من اهل العلم يعيد في الجبابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول مسيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجبابة لانها سنة من النبي صلى الله عليه وسلم فلا تعيد الا حادثة على من تركها كما في الوضوء ولا في الجبابة وهو قول مالك وشافعي

۲۔ امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں ہے۔ پہلی حدیث یہ ہے: عن ابن عباس قال جئنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بين انظره والعصر بين المغرب والعشاء بالمدينة سنة من غرس نخوت ولا مطر۔ لیکن اس حدیث کو اگر جمع صحیح پر مبنی کر دیا جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھا۔ تو یہ حدیث ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں رہتی۔ دوسری حدیث یہ ہے: عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلده فان عاد فاجلده الرابعة فاقتلوه۔ چوتھی حدیث یہ ہے کہ کسی شخص کو بطور عدل قتل کر دینا۔ یہ ایک کسی امام کا مذہب نہیں ہے لیکن اگر اس قتل کو قہر پر مبنی کر دیا جائے تو یہ ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے۔ اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث صحیح ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہ لکھی جو کسی نہ کسی امام کا مذہب نہ ہو۔

جامع ترمذی ص ۳۰

جامع ترمذی الترمذی ص ۲۷۹

ص ۳۱

ص ۲۸۰

ص ۳۲

ص ۲۸۱

۳ - جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو امام ترمذی اس صحابی کی روایت ذکر کرتے ہیں اور باقی صحابہ کی روایات کی طرف عن الباب عن فلان و عن فلان کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذلوخل الخلاء قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضبط والخصیفة، اس کے بعد امام ترمذی کہتے ہیں، و فی الباب عن علی و عنید بن ارقم جابر بن مسعود۔ پھر اپنی روایت کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں۔ قال ابو عیسیٰ حدیث انس اصح شیئ فی ہذا الباب واحسن لہ امام ترمذی کے اس طریقہ سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ باب کی غیر مشہور روایات بھی علم میں آجاتی ہیں۔ ثانی یہ کہ بسا اوقات بعض غیر مشہور روایات کی کسی علت کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہی حدیث جس کو انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ و فی الباب عن علی و سعید بن ارقم و جابر بن مسعود۔ اس میں زید بن ارقم کے ہارسے میں لکھتے ہیں وحدیث زید بن ارقم فی اسنادہ اضطراب اور پھر تفصیل سے وجہ اضطراب بیان کر دی ہے ثالث یہ کہ بعض نواقص غیر مشہور روایات کے متن میں کوئی زیادتی یا کمی ہو تو اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ عن جابر بن عبد اللہ قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تستقبل القبلة ببول فرائیہ قبل ان یقبض بعام تستقبلہا۔ پھر کہتے ہیں، و فی الباب عن ابی قتادہ و عائشہ و عمار۔ اس کے بعد انہوں نے ابو قتادہ کی روایت ذکر کی ہے جس کے متن میں کمی ہے لکھتے ہیں، عن ابی قتادہ انہ لای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبول مستقبل القبلة احب من نایذ الذک قسیتہ قال نایذ الذک ابن لہیعہ، اس کے بعد مشہور روایت کی وجہ ترجیح بیان کرتے ہیں۔ وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لہیعہ وابن لہیعہ ضعیف عند اهل الحدیث۔

۴ - امام ترمذی کا عام طریقہ یہ ہے کہ جب کسی صحابی کی روایت ذکر کرنے کے بعد و فی الباب عن فلان کہتے ہیں تو فی الباب کے تحت اس صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے جس کی روایت اصالة باب کے تحت لائے ہیں۔ لیکن بعض جگہ انہوں نے اس طریقہ کے منکافات بھی کیا ہے مثلاً وہ روایت کرتے ہیں، عن ابی سعید الخدیی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنة شجرة یسیر الراكب فی ظلها مائة عام الحدیث اس کے بعد لکھتے ہیں۔ و فی الباب عن ابی سعید لیکن اس جگہ ابو سعید کی روایت سے وہ روایت مراد نہیں ہے جس کا امام ترمذی پہلے ذکر کر چکے ہیں بلکہ ایک اور روایت ہے۔ عن ابی سعید الخدیی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لدرجل یار رسول اللہ ما طوی فی ظل شجرة مسيرة مائة الحدیث یہ روایت بکر بن النکاح میں ہے

ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۵۵ھ

جامع ترمذی ص ۲۲۴

۱۰ ص ۳۹۱

مروا عن زید بن حبان ص ۴۵۳

جامع ترمذی ص ۴۰

ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۵۵ھ

۱۰ ص ۳۹۱

مروا عن زید بن حبان ص ۴۵۳

ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۵۵ھ

۴ امام ترمذی مکمل سند بیان کر کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ کایہ حدیث صحیح ہے حسن ہے یا ضعیف ہے مثلاً راویہ کہے ہیں : حدیثنا ہذا حدیثنا ابو احمدنا سفینہ عن معمر بن قتادہ عن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکان یطوف علی فناء فی غنسل واحد اس کے بعد لکھتے ہیں : قال ابو عیسیٰ حدیثنا حدیثنا صحیح شیخ حسن کی مثال یہ ہے : حدیثنا علی بن حجرنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ ہریرۃ بن الزبیر عن المغیرہ بن شعبہ قال رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی العقیقین علی ظاہرهما قال ابو عیسیٰ حدیثنا حدیثنا صحیح : حدیث حسن اور ضعیف کی مثال یہ ہے : حدیثنا قتیبہ قال شہدنا حدیثنا بن سعد عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن صباۃ بن شیبہ عن الرحمان بن غم عن معاذ بن جبل قال رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضاء مسح وجهہ بطرف ثوبہ قال ابو عیسیٰ حدیثنا حدیثنا ضعیف و اسنادہ ضعیف و شہدنا بن سعد و عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الا فریقۃ یضعفان فی الحدیث ۔

۵۔ اگر کوئی حدیث مضطرب ہو تو یہاں کر دیتے ہیں کہ اضطراب سند میں ہے یا متن میں اور کیا وجہ اور اضطراب بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی راویہ کہے ہیں : حدیثنا جعفر بن محمد بن حمزات الثعلبی الحکولی نازید بن حباب عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید الدمشقی عن ابی ادریس الخولانی و ابی عثمان بن عمرو بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قہضاء فاحسن الوضوء فقال اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبداً و رسولہ الحدیث ۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں : و هذا حدیث فی اسنادہ اضطراب اور وجہ اضطراب میں لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح و غیرہ کے زید بن حباب کی مخالفت کی ہے اور سندوں کو ذکر کی ہے ۔ عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید عن ابی ادریس عن عقبہ بن حلس عن حمزہ بن عبد الجبلی کاہلوی ذکر کیا ہے ۔ عن ابی عثمان عن جابر بن نفیر عن حمزہ ۔ غلام یہ ہے کہ زید بن حباب کی راویہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابیہ بن عبد الرحمن بن ابی ہریرۃ حضرت عمر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے لہذا عبد اللہ بن صالح و غیرہ کی راویہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابیہ بن

جامع ترمذی ص ۴۱

امام ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

۲۲

۲۲

۲۲

۲۲

۲۲

۲۲

[illegible]

نویسندہ صاحب نے اس کو سفیانی سے موصول روایت کی ہے۔
۸۔ جو حدیث منکر بہ امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ بھی کر دیتے ہیں اس کی مثال
یہ ہے : حدثنا بشیر بن عمار القندی البصري نا ابو بکر بن واقد الحکونی عن هشام بن عروة عن
ابیہ عن عائشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزل على قوم فلا يصوم من تطوعها
الا باذنه۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں : قال ابو حنیفہ هذا حديث منكر لا نعرف احدا
من الثقات روى هذا الحديث عن هشام بن عروة۔ خلاصہ یہ ہے کہ منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں
حمز ثقفی راوی ثقہ راویوں کی مخالفت کو ہے اور یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس سند کے راوی ضعیف ہیں اور هشام بن
عروہ سے اس حدیث کی روایت میں کوئی ثقہ راوی ملن کا ساتھ نہیں دیتا۔

عروہ سے اس حدیث کو روایت میں کوئی نقص راوی لکن کا ساتھ نہیں دیتا۔
 ۹۰۔ بعض دلوہ امام ترمذی ایک اسناد سے ایک صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں اور وہی حدیث بعض دوسری اسانید
 سے مدسج ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے: حدثنا قتیبہ نا اللیث عن
 ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان الصعب بن جشامہ اخبرہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ بالابواء او بود ان فاہدی لہ حمارا وحشا فوردہ علیہ فلما راہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم الکراہیۃ قال اللہ لیس بشارہ علیک فاذا حسم۔ اس کے بعد امام ترمذی کہتے ہیں۔ وقد روی
 بعض اصحاب الزہری عن الزہری هذا الحدیث وقال اہدی لہ لحما حمار وحش وهو یزید بن زکریا
 مدسج اس حدیث کو کچھ ہیں جس کے متن میں وادی اپنے پاس سے چکر الٹا داخل کر دے اور اصحاب زہری
 کی متابعت میں ایسا ہی ہے کہ یہ صحیح حدیث میں فاہدی لہ حمارا وحشا۔ کے الفاظ میں اور اصحاب زہری
 نے غر کا لفظ زیادہ کر کے اہدی لہ لحما حمار وحش روایت کیا ہے۔

۶۔ لیکن دھرم نام تریدی کی شرع طرق کا اظہار کرنے کے لیے حدیث ایک سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں لیکن وہ حقیقت وہ مرفوعہ ہوتی ہے تو نام تریدی اس کے وقت کا تخریج کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر فلیطم عنہ مکان کل یوم مسکینا
اس کے بعد لکھتے ہیں، قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر لا تعرفہ مرفوعاً یمن هذا الوجه والمصیح عن ابن
عمر موقوف قولہ ۱۱۔

۱۱۔ اگر حدیث بعض طرق کے لحاظ سے غریب اور بعض کے لحاظ سے مشہور ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت
کرتے ہیں، عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حکان یتو صود لکل صلوۃ ظاہراً
وغیر ظاہراً قال قلت لانس فکیف کتم تصنعون انتہ قال کنا نؤثرو وضوءاً احداً۔ اس حدیث
کے بعد لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب والمشہور عند اہل
الحدیث حدیث عمرو بن عامر ۱۲۔

۱۲۔ امام ترمذی عام طور پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ هذا حدیث حسن صحیح یا هذا
حدیث حسن غریب یا هذا حدیث حسن صحیح غریب پہلی صورت میں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن
الصحیح دو مستقل قسمیں ہیں اول اقسام آپس میں متبائن ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اصحیح کیسے ہو سکتی ہے بعض
لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح اور حسن کے جمع ہونے میں کوئی تردد نہیں اس لیے کہ حدیث کا حسن لذاتہ
اور صحیح لغیرہ ہونا عین ممکن ہے یہ لیکن یہ جواب قطعاً باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ صحیح لذاتہ اصحیح لغیرہ حسن لذاتہ
حسن لغیرہ اور ضعیف ایک مقسم کے اعتبار سے متعدد اقسام ہیں اول اقسام آپس میں متبائن ہوتی ہیں ان میں
سے کوئی سی بھی دو قسمیں ایک جگہ اجمع نہیں ہو سکتیں اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ صحیح لغیرہ اس
حدیث کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے ضبط میں کچھ کمی ہو اور تعدد طرق روایت سے اس کی کوئی کوئی راہ لیا جائے اور
حسن لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تعدد طرق روایت سے اس کی کوئی کوئی راہ لیا جائے اس قدر پر ایک
روایت کے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تعدد طرق ہوں اور نہ ہوں اور یہ
اجتماع نفیضین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں اول یہ کہ اس حدیث کے راویوں کے اوصاف
میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال کے لحاظ سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے اس
صورت میں یہاں حرف عطف اور محذوف ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث دو سندوں سے مروی اور ایک سند کے
لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عطف ولو محذوف ہے۔

اس سوال کے چند اور جواب بھی منقول ہیں۔ حافظ محمد الدین نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے اہل دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔ شخص الدین ہندی نے کہا اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر عقل و صفوں کا اطلاق جائز ہے۔ اسی دقیق الہدے نے کہا حسن سے مراد ہادی کی صحت و اہمیت ہے اور صحیح سے مراد اس کی صحت مضبوط ہے بعض لوگوں نے کہا یہ عقل و صفوں کا مترادف ہے اس لیے اس کے بعد صحیح یا اعتدال کی جگہ کے لئے ہیں اور بعض نے کہا حسن اس کا وضع ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

امام ترمذی جس حدیث کے بعد ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک حدیث حسن وہ ہے جس کی ہر طرف متصداق مروی ہو کیونکہ حدیث حسن کا یہ کتاب اسطی میں لکھتے ہیں، دعا قلنا فی کتابنا حدیث حسن فانما اردنا بہ حسن اسنادہ۔ عندنا انھما کل حدیث یروی لایکون راویہ متصداق بالکذب و یروی من غیرہ۔ نہ خرفانک ولا یكون شاذاً افہو عندنا حسن۔ اور حدیث غریب صرف ایک طرف سے مروی ہوتی ہے پس ایک حدیث حسن اور غریب کا متضاد و صفوں کی حامل کیسے ہو سکتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث حسن میں دعا مضطرب میں ہیں ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں ہے اور ایک امام ترمذی کی جس میں تعدد طرقی شرط ہے۔ امام ترمذی جس جگہ حذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصطلاح پر ہے لہذا فراہم اس کے متافی نہیں ہے اور جس جگہ فقط حذا حدیث حسن کہتے ہیں وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

۱۳۔ بسا اوقات امام ترمذی سند کے بعض راویوں پر جرح کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک معاہدہ ذکر کی ہے۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا المقرئ قالنا یحییٰ بن ایوب عن زید بن جبیر عن عطاء بن حصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یصل فی بیع مواطیٰ احدہما۔ اس کے بعد ذکر کرتے ہیں، قال ابو حنیفہ حدثنا ابن عمر انہما لیس ہذا احد القوی وقد تصح لعمری زید بن جبیر عن۔ اس حدیث میں امام ترمذی نے زید بن جبیر کے حافظہ پر جرح کیا ہے۔

۱۴۔ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو امام ترمذی اس کی تعیین کر دیتے ہیں، مثلاً امام ترمذی معاہدہ کرتے ہیں، حدثنا ہنادنا شریک عن ابی فزارة عن ابی زید عن عبد اللہ بن مسعود قال سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما فی ادواتک فقلت نبیذ فقال شجرة طيبة و ملاطوہ قال فتوحنا منہ۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ابو زید امام ترمذی اس کے بارے میں فرماتے ہیں و ابو زید رجل مجہول عندنا اصل الحدیث۔

۱۵۔ اور اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو اس کی بھی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا نصر بن علی واحمد بن عیید اللہ السلسی البھری قالنا ابو قتیبہ۔ مسلم بن قتیبہ عن الحسن بن علی الهاشمی عن عبد الرحمن بن الجبہ ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار فی جبریل فقال یا محمد اذا کوثنات فاستنج۔ اس حدیث کو ذکر کرتے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وسمعت محمد ایقول الحسن بن علی الهاشمی منکر الحدیث۔

۱۶۔ عام طور پر روای کی نسبت یا نسبت کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں ان کے اسماء اور کنی، کی وضاحت خاص اہتمام سے کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں، ابو صالح والد سہیل هو ابو صالح التمیمی واسمہ ذکوان۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں، وابو ایوب اسمہ خالد بن زید اور نسبت کی وضاحت میں لکھتے ہیں، والوہری اسمہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری وکنیتہ ابو یکر۔

۱۷۔ اگر کسی راوی کے اسم میں اختلاف ہو تو اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں، ابو الملیح بن اسامہ اسمہ جاسر و یقال زید بن اسامہ بن عمیر الہذلی۔ اسی طرح لکھتے ہیں، ابو ہریرہ اختلافوا فی اسمہ فقالوا عبد شمس وقالوا عبد اللہ بن عمرو۔

۱۸۔ اگر ایک وصف کے ساتھ دو راوی مشہور ہوں تو امام ترمذی ان کے اسماء اور مراتب کا فرق بیان کر دیتے ہیں مثلاً وصف صناعی کے ساتھ دو راوی مشہور ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں، والصناعی لدی روی عن الجبہ بکر الصدیق لیس له سماع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عبد الرحمن بن مسلمة ویکنی ابا عبد اللہ رحل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبط النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی الطريق وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث عن الصنف بن الاعور الاسدی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال للصناعی یضاد انما حدیثہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی کما ترککم الامم فلا تفتلن بعدی۔ یعنی ایک صناعی تابعی ہیں جن کا نام عبد الرحمن ہے اور دوسرے صناعی صحابی ہیں جن کا نام صناع ہے یہ دونوں حضور صعدا بیت کرتے ہیں مگر ایک کی روایت مرسل اور دوسرے کی روایت متصل ہے۔

۱۹۔ بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کے بارے میں مختلف اسانفہ اللہ انہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا قتیبہ وھناد ابو کبیب واحمد بن منیع وجموح

جامع ترمذی ص ۳۳

ابو یعلیٰ حرزی متولی ۱۲۹ھ

۳۶ ص . .

۱۰

۲۶ ص . .

۱۰

۲۶ ص . .

۱۰

۲۶ ص . .

۱۰

بن خولان و ابو حماد قالوا نأویکع عن الاعش من حبيب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة
ان النبي صلى الله عليه وسلم قبل بضع نساء ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال قلنا من
هي الا انت فضحكت اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی کہتے ہیں : سمعت ابابکر العطار البصری
یہ ذکر عن علی بن المدینی قال ضعف یہی بن سعید القطن هذا الحديث وقال هو شبه لاشی قال
وسمعت محمد بن اسماعیل يضعف هذا الحديث وقال حبيب بن ابی ثابت لم یسمع من
عروة لیه اس حدیث کے تحت امام ترمذی نے علی بن المدینی اور امام بخاری کی ہمارے پیش کی ہیں اور بتلایا ہے
کہ ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے ان کے علاوہ امام ترمذی امام ابو یوسف امام احمد بن حنبل اور عبد الرزاق
بخاری کی کتاب بھی پیش کرتے ہیں۔

۲۰۔ بعض جگہ امام ترمذی اپنے اساتذہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی۔ حدثنا
هناد بن قیس قال ناویکع عن اسرائیل بن ابی اسحاق عن ابی عیوبہ عن عبد الله قال خرج النبي
صلى الله عليه وسلم لعا حته فقال التمس لي ثلثة احجار قال فأتيت به حجرجين وثلاثة فالتفتا للحجرجين
والتي لهن وطئة وقال انهما كس۔ اس حدیث کو ابی اسحاق سے اسرائیل نے بھی روایت کیا ہے اور مذکور ہے۔
امام بخاری نے زیر کی روایت کو مناسب خیالی کیا ہے اور اسی کی روایت کو اپنی صحیح میں ذکر ہے لیکن امام ترمذی کہتے
ہیں : واضح شئی فی هذا عندی حدیث اسرائیل و قیس عن ابی اسحاق عن ابی عیوبہ عن عبد الله
ان اسرائیل اثبت واحفظ الحدیث ابی اسحاق۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسرائیل کی حدیث مذکور ہے بہتر ہے
کیونکہ زیر نے اخیر عمر میں ابو اسحاق سے سماع کیا ہے اور اس وقت ابو اسحاق کا وہ سن ملے ہو چکا تھا اس کے بعد
امام ترمذی امام احمد بن حنبل کے قول سے اس بات پر شہادہ لائے ہیں کہ زیر کی روایت ابو اسحاق سے سقا لا قبل
ہے چنانچہ کہتے ہیں : سمعت احمد بن الحسن يقول سمعت احمد بن حنبل يقول انما سمعت الحدیث
عن قتادة و زبیر فلا تنال ان لا تسبع من غیرهما الا حدیث ابی اسحاق یح

۲۱۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں انرا الو تائم کرتے ہوئے بے اوقات فقط ہر باب کے بعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
کہتے ہیں اس کے تحت عام طور پر امام ترمذی فرمودہ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات خطا ہر باب کے بعد عن رسول الله
نہیں کہتے بلکہ اداں مرفوع روایات کا التزام نہیں کرتے۔

۲۲۔ کسی حدیث میں مرفوع اور موقوف کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے
ہیں : عن زید بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل صلاتکم فی بؤتکم الا المكتوبة۔

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں وقد اختلفوا فی روایتہ، هذا الحدیث فرواہ موسیٰ بن عقبہ وابن ہشیم بن ابی النضر مرسلین ووقفہ بعضهم ۛ

۲۳۳۔ بعض اوقات حدیث میں کوئی مشکل لفظ ہو تو امام ترمذی اس کا آسان لفظ سے معنی بیان کر دیتے ہیں مثلاً ایک حدیث کے الفاظ میں حضرت ابو ہریرہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں۔ اخبرنی بہا ولا تضن بہا علی۔ امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ومعنی قولہ ولا تضن بہا علی یقول لا تبخل بہا علی والصنن والمبیل والغنن المتہم ۛ

۲۳۴۔ بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کا اختصار کرتے ہیں اور اس کے آخر میں لکھ دیتے ہیں وفي الحدیث قصۃ یا وفي الحدیث قصۃ طویلۃ، اس کی مثال یہ ہے، عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ اہبط منها وفیہ صاعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیہا شیاً الا اعطاه ایاہ قال ابو ہریرۃ ظفیت عبد اللہ بن سلام فذکرت لہ ہذا الحدیث فقال انا اعلم بملک الساعۃ فقلت اخبرنی بہا ولا تضن بہا علی قال ہی بعد العصر لی ان تغرب الشمس فقلت فکیف تكون بعد العصر قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقہا عبد مسلم وهو یصلی وتلك الساعۃ لا یصلی فیہا فقال عبد اللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلساً ینتظر الصلوۃ فهو فی الصلوۃ قلت بلی قال فهو ذالک۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وفي الحدیث قصۃ طویلۃ۔ سنن ابو داؤد میں یہ حدیث مفصل بیان کی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے، عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اہبط وفیہ تیب علیہ وفیہ ماویہ وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابة الا وہی مصیحة فیوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلج الشمس شققا من الساعۃ الا الجن والانس وفیہا ساعۃ لا یصاد فیہا عبد مسلم وهو یصلی یسأل اللہ عز وجل حاجۃ الا اعطاه ایاہا قال کعب ذالک فی کل سنۃ یوم فقلت بلی فی کل جمعۃ قال فقراء کعب التوۃ فقال عبد اللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ شرفیئت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب فقال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ہی قال ابو ہریرۃ فقلت لہ فاخبرنی بہا فقال عبد اللہ بن سلام ہی آخر

باج ترمذی ص ۹۰

۹۰ ص ۹۰

۹۰ ص ۹۰

ابو یوسف ترمذی ص ۹۰

۹۰ ص ۹۰

۹۰ ص ۹۰

ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي آخر ساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصاد فيها عبد مسلم وهو يصلي وتلك الساعة لا يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام انه يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلاة فهو في صلاة حتى يصلي قال فقلت بل قال هو ذلك

۲۵۔ اگر دو حدیثوں میں تضاد ہو تو با اوقات امام ترمذی اس تضاد کو اٹھانے کے لیے کوئی ترجیحات دے دیتا ہیں مثلاً حضرت عائشہ سے ایک حدیث مدایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اذان پڑھا کرتے تھے۔ انصاری حضرت کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو پہاڑی پہاڑی تھیں اس کے بعد دوسری حدیث انہوں نے راجع بن خدیج سے مدایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسفروا بالفجر فانما حفظه ملاجر، خبر دشمن ہونے کے بعد نماز پڑھو کیونکہ اس سے نواہ اجڑتا ہے پہلی حدیث کا مفاد یہ ہے کہ فجر کی نماز صبح پڑھنی چاہیے اور دوسری کا مفاد یہ ہے کہ تاخیر سے پڑھنی چاہیے امام ترمذی ان دو متضاد حدیثوں میں تطبیق دیکھنے کے لیے امام شافعی کی طرف سے دوسری حدیث کی ترجیح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الاسفلان يتضح الفجر فلا يشك فيه ولم يرد من الاسفلان تاخير الصلاة۔ یعنی یہ اس کا مطلب ہے کہ جب صبح یقینی طور پر تھوڑے بڑھائے اور اس کا دھندلکا ہو نہ ہو یہ کہ نماز کو تاخیر کر کے پڑھا جائے۔ چنانچہ امام ترمذی نے ترجیح نہیں دی کہ یہ اس کو جب کے احکام سے منہ ہوا کہ جب فجر نماز مشکوک ہو تو زیادہ بڑھ جائے گا جس کو کہہ رہے ہیں کہ اگر مشکوک وقت میں فجر پڑھ لی تو نیکوئی ہوگی اور اگر بڑھ جائے پھل ہے بلکہ متضاد حدیثوں میں اصل تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں جس حدیث بیان کیا گیا ہے وہ دوسری حدیث میں استحباب بتایا گیا ہے نیز پہلی حدیث میں عمل کا بیان ہے اور دوسری میں قول کا اور چونکہ قول عمل پر باج ہوتا ہے اس لیے تضاد منہ ہوا۔ ۲۶۔ امام ترمذی راجع تضاد کے لیے دو متضاد حدیثوں میں سے کسی ایک کا منسوخ ہونا بیان کر رہے ہیں مثلاً انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک حدیث روک کر کہ جس میں کو آگ لے چھو اور اس کے کھانے سے وضو کرنا جائز ہے۔ دوسری حدیث حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد صبر کی نماز پڑھی اور نماز و وضو نہیں کیا۔ اس حدیث کے اخیر میں امام ترمذی لکھتے ہیں، وهذا آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان هذا الحديث ناسخا للحديث الاول مما عسى ان يثار۔ یعنی یہ حدیث پہلی حدیث کے نسخہ ہے۔

جامع ترمذی کے علوم | جامع ترمذی میں امام ترمذی نے ہمارے ذکر کے ذیل میں جو مباحث ذکر کیے ہیں وہ

اپنے اندر متعدد علوم و فنون کو سموسے ہوئے ہیں حافظ ابو بکر بن العربی نے عارضۃ الاحادیث شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشاندہی کی ہے ہم نے مزید خود فکر کر کے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا ہے اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری بندہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جامع ترمذی میں مذکور علوم کی فہرست حسب ذیل ہے: (۱) بیان مذاہب فقہاء (۲) متروک اصل روایات کی توضیح (۳) ایک حدیث کی روایات کرنے والے تمام صحابہ کا بیان (۴) متعلق حدیث میں زیادتی اور کمی کا بیان (۵) حدیث کی تصحیح و تحقیق اور تضعیف (۶) حدیث مضطرب (۷) حدیث معلول (۸) حدیث مرسل (۹) متصل اور منقطع (۱۰) شالی اور محض (۱۱) مشکوٰۃ و معروف (۱۲) حدیث حدیث (۱۳) اختصار حدیث (۱۴) مرفوع اور موقوف (۱۵) حدیث مشہور اور غریب (۱۶) بیان اسناد و اختلاف اسناد (۱۷) اسناد مشترکہ میں اختیار (۱۸) جرح و تعدیل (۱۹) اسناد کثیف اور نسبت کی وضاحت (۲۰) ائمہ حدیث کی آثار (۲۱) ائمہ حدیث کا اختلاف (۲۲) تطبیق بین الروایات (۲۳) ناسخ اور منسوخ کا بیان (۲۴) اور یہ علوم و فنون ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

رموز و اصطلاحات | امام ترمذی نے اپنی جامع میں بعض خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا وہ اکثر

اہباب میں ذکر کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم ان اصطلاحات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

(۱) **فلان ذاہب الحدیث** : اس کا مطلب ہے کہ اس شخص کو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۲) **فلان مقارب الحدیث** : ابن السید کی رائے ہے کہ اگر مقارب بالکسر تو یہ الفاظ تعدیل سے ہے۔ اور اگر بالفتح تو الفاظ جرح سے ہے لیکن حافظ سیوطی اور حافظ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ مقارب الحدیث ہر حال میں الفاظ تعدیل میں سے ہے اور یہ لفظ اگر بالکسر تو اس کا معنی ہے حدیث مقارب بغیر اور بالفتح کی تقدیر پر اس کا معنی ہے الی حدیث تقارب حدیث بغیر ہر حال مقارب مشارک کا تقاضہ کرتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث کے قریب ہے۔

(۳) **شیخ لیس بذاک** : اسی لیس بذاک المقام الذی یوثق برہنی اس کی روایت نامقبول ہے۔ اس اصطلاح پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ شیخ الفاظ تعدیل میں سے ہے اور لیس بذاک، لفظ جرح میں سے ہے اور یہ ترکیب تضاد کو مستلزم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ ایک شخص عدالت کے لحاظ سے کامل ہو اور حافظ کے لحاظ سے ناقص ہو پس شیخ کا لفظ اس کے کامل عدالت اور لیس بذاک اس کے نقصان صہط کی طرف راجع ہو اور طبیعت نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ کا لفظ اس ترکیب میں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی بڑھ چلائی اور اس لحاظ سے اس ترکیب پر کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۴) **اسنادہ لیس بذاک** : ذاک کا اشارہ مستعمل بالحدیث کے ذہن کی طرف ہے یعنی اس کے ذہن میں جو قوت اسناد کا تصور ہے وہ یہاں مفقود ہے۔

(۵) **ہذا حدیث جلیلہ** : حافظ ابن صلاح جلیلہ اور صحیح کو مساوی قرار دیتے ہیں لیکن بلعینی کہتے ہیں کہ

تمام ترمذی جمیع راوی کے ساتھ حدیث کی اس وقت تصحیف کرتے ہیں جب حدیث جس کے وجہ سے ترمذی کر لے مگر صحیح بنک
وہ پہلی ہی کے ساتھ ہی بات صحیح ہے۔

(۱۶) **هَذَا اصح من ذلك** : اس قسم کے مقابلہ پر اس طرح ہونا چاہیے یعنی مطلق حدیثیں
صحیح ہیں مگر یہ ان میں اصح ہے یا وہ ان میں اصح ہے ان میں زیادہ قوی ہے یا وہ ان میں ضعیف ہے اور یہ ان میں کم ہے
کی ضعیف ہے۔ اس طرح جب **هذا اصح** شئی فی **هذا الباب** کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باب کی سب
حدیثیں صحیح ہیں بلکہ یہاں اوقات باب کی تمام احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور جس حدیث کو تمام ترمذی ترجمہ الباب کے اشاعت
کے لئے دیکھ کر لے رہے ہیں وہ ان سب میں کم ہے اور ضعیف ہے اس لئے کہ یہ **هذا اصح** شئی فی **هذا الباب**۔

(۱۷) **هذا احديث خريب** : تمام ترمذی کے کتاب اسل میں طراست حدیث کی تین وجہیں بیان کی ہیں۔
اولیٰ یہ کہ سند حدیث میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منقو ہوتا ہے مگر یہ دوسرے طرق
کے لئے ہے وہ حدیث مشہور ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے۔ **عن حماد بن سلمة عن ابي المشورة عن ابيه قال**
يا رسول الله اما تذكرون ان كاه الا في العلق فقل لو طمنت نفسي فمروها اجزاء حنك۔ حماد بن

سہل کے علاوہ اور کوئی شخص اس راوی سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتا اس وجہ سے یہ حدیث غریب قرار پاتی۔
ثانی یہ کہ ایک متن حدیث متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی متن حدیث میں دو رسول کی نسبت یہ کہ
زیادہ بیان کرتا ہے۔ تب بھی وہ حدیث غریب کہلاتی ہے بشرطیکہ وہ راوی ایسا ہے جس کے حافظہ پر اعتماد ہو وہ نہ وہ حدیث
صحیح ہوگی اس کی مثال یہ ہے۔ **عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال غرض رسول الله صلى الله عليه**

وسلم نكثرة الفطرن رمضان على حنك حريه عبيد بن حكيم ان شئ من المسلمين عا حان من تمنا و
عا حان شعور۔ امام مالک کے علاوہ دوسرے طرق سے جو حدیث مروی ہے اس میں من المسلمین کے ہونا لازمی
ہو رہی ہو تو صرف امام مالک کی روایت میں ہے اس لئے یہ حدیث غریب کہلاتی ہے کہ امام احمد و ابی یوسف کے نزدیک
وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو اور اس کے ساتھ کسی اور طریقہ سے اس حدیث کی روایت ہوگی اس لئے کہ یہ حدیث

جنگ اس کی مثال یہ ہے۔ **حدثنا ابو هشام عاصم السائب والحميد بن الحسن بن الامير قالوا نا ابو اسامة عن بن عبد**
بن عبد الله بن ابی برة عن حماد بن ابی برة عن ابی موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
انكافوا حنك في حجة اعمام والمؤمن يا حنك في معا واحد۔ اس حدیث کی جو سند حماد بن عبد اللہ اور

امام بخاری اور دوسرے ائمہ حدیث کے نزدیک معروف ہے وہ یہ ہے۔ **عن ابی اسامة عن بن عبد الله بن**
احمد ترمذی کی سند جو کہ اس سند معروف کے خلاف ہے لہذا اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہو گئی۔ امام
ترمذی کہتے ہیں کہ جب میں نے امام بخاری کو بتایا کہ ابی یوسف کے علاوہ ابو ہاشم ابو السائب اور حماد بن اسود بھی اس حدیث

دعایت کرتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے اور کہے لگے میں نہیں جانتا تھا کہ اس حدیث کو ابو کریب کے علاوہ کوئی اور بھی روایت کرتا ہے۔

(۸) ہذا حدیث حسن، حجب امام ترمذی کی حدیث کے ساتھ صرف حسین لکھتے ہیں یعنی صحیح یا غریب کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس وقت ان کی مراد اس حدیث سے وہ حدیث سمجھتی ہے جو شاہد ہو اس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور طرق متعدد سے مروی ہو۔

کتاب العلل | (۹) اہل الروای : اس لقب سے عام طور پر عام ترمذی احناف کا ارادہ کرتے ہیں۔
راہیکہ احناف کو اہل الراہی کس وجہ سے کہتے ہیں تو امام ترمذی کے ساتھ حسن ظن یہی ہے کہ وہ احناف کو ان کی وقت رائے اور اصابت فکر کی وجہ سے اہل الراہی کہتے ہیں۔

(۱۰) بعض اہل الکوفۃ : عام طور پر ان الفاظ سے امام ابو حنیفہ کا اہل کہیں کہیں سفیان ثوری کا ارادہ کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے یہ التزام کیا ہے کہ جامع ترمذی میں دنیا بھر کے مجتہدین کا ذکر کیا لیکن ایک جگہ کے سوا اس کتاب میں کسی جگہ بھی امام ائمہ سراج الامۃ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا البتہ کتاب العلل میں جاہر جعفر سے متعلق امام ابو حنیفہ کی ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو یحییٰ الحمالی قال سمعت ابی حنیفہ یقول عاریت احد اکذب من جابر الجعفی ولا افضل من خطاب بن ابی رباح۔ ہم اس طرز عمل پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ یغفر اللہ لنا ولکم وسمائر المسلمین۔

حافظ ابو الفضل بن طاہر حاذی شروط اثمر میں ذکر کرتے ہیں کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں پہلے چار طبقات کے راویوں سے استیعاب کیا ہے ۱۔ کامل الضبط والافتان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ ۲۔ کامل الضبط والافتان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ ۳۔ ناقص الضبط والافتان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ ۴۔ ناقص الضبط والافتان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ۔ ان چار طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ بھی ہے ناقص الضبط وقلیل الملازمۃ غرائل الجرح جن کو صفاء اور مجرین سے تعبیر کیا جاتا ہے امام ترمذی نے حسب ضرورت اس طبقہ سے بھی روایات کا انتخاب کیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کی احادیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہیں۔

(۲) احادیث جو امام نسائی اور امام ابوداؤد کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔

(۳) احادیث جن کا ابو داؤد اور نسائی نے اخراج کیا اور ان کی علت ظاہر کر دی۔

(۴) احادیث جن کا خود امام ترمذی نے اخراج کیا اور ان کی علت بیان کر دی ہے۔

تساہل

امامیث پر کوئی حکم نکلنے اور ان کی قسم متعین کرنے میں بعض اوقات امام ترمذی سے تساہل بھی واقع ہوا ہے مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا ابوہامو البغدادی نا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جددہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان فی الجمع ساجدة لا یسئل اللہ البعد فیہا شیئاً الا آتاه اللہ لیاہ قالوا یا رسول اللہ ایتہ ساجدة ہی قال حیث تفتلم الصلوة الی انصرافہا۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب ۱۰

امام ترمذی نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی کی اس حدیث کو حسن قرار دیا حالانکہ کثیر بن عبد اللہ مزنی وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام شافعی اور امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے امام ابو داؤد اس کو واسی الحدیث اور یس بالقوی لکھتے ہیں ابو حاکم اس کا تین کہتے ہیں۔ نسائی اور دارقطنی لکھتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے امام احمد بن منذر نے کہا کہ یہ شخص حنت جگہ لڑا تھا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے روایت نہیں کرتا تھا۔ علی بن مدینی، احمد بن حنبل اور ابو نعیم نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ ابن سعد اس کو ضعیف اور طویل الحدیث کہتے ہیں۔ ابن سکی نے کہا اس کا جو نسخہ من ابیہ عن جددہ مروی ہے اس میں نظر ہے حاکم نے کہا اس نسخہ میں ضعافت اور نا کثیر بن عبد اللہ مزنی نے کہا اس نسخہ میں موطن روایات ہیں اس شخص کا نام ابی کتاب میں لیتا ہے اس سے احادیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے خیال رہے کہ امام ترمذی نے کثیر بن عبد اللہ کی روایت کو بیان حسن قرار دیا ہے وہ من ابیہ عن جددہ ہی ہے۔

کثیر بن عبد اللہ مزنی کی روایت کو حسن قرار دینا تو ایک تسامح تھا ہی اس سے بڑا تسامح یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی ایک روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے اور وہ روایت بھی من ابیہ عن جددہ ہے جس کو ابی حاکم ضعیف الحدیث اور حاکم ضعافت اور نا کثیر بن عبد اللہ کے ہیں۔ روایت طے شدہ۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عمرو العقلمی ثنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جددہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحاً حرم حلالاً او احل حراماً والمسلمون علی شروطہم الا شروطاً حرم حلالاً او احل حراماً۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں هذا حدیث حسن صحیح ۱۱

اسی طرح ایک اور حدیث امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا ابو کریب و محمد بن عمرو السواقی قالنا نا یحییٰ بن الیمان عن النعمان بن خلیفہ عن العجاج بن ارطاة عن عطاء بن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبر قیسلاً فاسرج لہ اسراج فالحذہ من قبل القبلة وقتل

حدثك الله ان كنت لافاها تلاء للقران وكبر عليه اربعا .

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے یحییٰ بن یمان اس کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں یحییٰ بن یمان ابن سعید لکھتے ہیں کہ یہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کوئی حدیث بیان کر رہا ہے احادیث میں اس کو وہم لاحق ہوتے تھے اور یہ فقرہ تھا۔ عبد اللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر الغلط تھا اور احادیث میں اس سے خطا ہوتی تھی۔ ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ احادیث مقطوع کر دیا کرتا تھا اور اس سے احادیث میں خطا ہوتی تھی۔ امام نسائی اس کو کہتے ہیں یحییٰ بن القوی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی علم و آیات غیر محفوظ ہیں۔ اور اسی شخص کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہذا حدیث حسن !

اسی طرح بعض دفعہ ایک حدیث منکر ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو شاؤ قرار دیتے ہیں خیالی رہے کہ منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے اس کو غیر محفوظ بھی کہتے ہیں۔ بہر حال امام ترمذی نے جس منکر حدیث کو غیر محفوظ کہاہے اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا محمد بن عبید المحارب نا عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابي عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يفلطن الصانع الحجة واليقين والاحتلام . اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عبد الله حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ ہے۔

اس کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان کی ہے کہ اس سند کا ایک راوی عبد الرحمن بن زید اس حدیث کو ابو سعید خدری سے موصوفہ روایت کرتا ہے جبکہ دوسرے ثقہ راوی عبد اللہ بن زید، عبد العزیز بن محمد اور دوسرے ثقات اس کو مرسل روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کا ذکر نہیں کرتے اور عبد الرحمن بن زید جو ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہے خود ضعیف راوی ہے۔ امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی شہادتوں سے اس کا ضعف ثابت کیا ہے لہذا یہ حدیث منکر ہوتی اور امام ترمذی کا اس کو غیر محفوظ کہنا محض تساہل ہے۔

بعض اوقات ایک حدیث متصل ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو منقطع قرار دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے امام ترمذی روایت کرتے ہیں، حدثنا هناد نا هيشم عن ابي الربيع عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابي حنيفة بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذا ن فم اقام فصلى العصر ثم اقام فصل المغرب ثم اقام فصل العشاء . اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں،

جامع ترمذی ص ۳۰۳

تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۰۴

جامع ترمذی ص ۱۳۸

شمہ ابو یحییٰ ترمذی متوفی ۲۴۹ھ

شمہ شہاب الدین بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

شمہ ابو حنیس ترمذی متوفی ۲۷۹ھ

حدیث عبد اللہ لیس باسنادہ ہاس الا ان ابا عبیدہ لم یسمع من عبد اللہ ^۱
 امام ترمذی کا کہنا کہ ابو عبیدہ سے عبد اللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا صحیح نہیں ہے عبد اللہ بن مسعود کی وفات
 کے وقت ابو عبیدہ کی عمر ساٹھ سال تھی ^۲ اور جب پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی احادیث کی روایت جائز ہے
 جیسا کہ محمود بن یحییٰ نے پانچ سال کی عمر میں حضور سے سنی ہوئی حدیث کی روایت کی ہے ^۳ اور حضرت امام حسین
 رضی اللہ عنہ نے چھ سال کی عمر میں حضرت علی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہے ^۴ تو یہ کہہ لیں
 جائز کہ ابو عبیدہ نے ساٹھ سال کی عمر میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی احادیث کی
 روایت کی ہو۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محدثین نے غیر معروف علماء کا سماع سال کی عمر میں سماع تسلیم کیا ہے تو
 ابو عبیدہ بھی معروف تابعی کا عبد اللہ بن مسعود جیسے معروف صحابی سے سات سال کی عمر میں سماع کا کیرنگہ انکار ہو سکتا
 ہے۔ کراچی کے کتاب المذہبین میں ابراہیم حاکم نے مستدرک میں ابو عبیدہ کی حدیث عبد اللہ بن مسعود سے روایت کا
 ذکر کیا ہے اور طبرانی نے معجم الاوسط میں سند صحیح کے ساتھ ابو عبیدہ سے عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح کی
 ہے اور وہ سند یہ ہے: عن زیاد بن سعد عن ابي الزبير قال حدثني يونس بن عتاب الحکونی
 قال سمعت ابا عبیدہ بن عبد اللہ بن زید عن ابيه يقول كنت مع النضر بن عبد الصمد
 السلام في سفر الحديث - ابو عبیدہ سے صحیح کے ساتھ خود ابو عبیدہ کی حدیث عبد اللہ بن مسعود سے سماع
 کی تصریح موجود ہے۔ تو امام ترمذی کا سماع کا قول کہ تساہل کے ساتھ کہہ نہیں۔

امام ترمذی کے تساہل کی بحث میں ہمارے پیش نظر دینی چاہیے کہ حدیث ضعیف کو حسن یا صحیح کہہ دینا
 انہوں نے خود تساہل کیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک یقینی امر ہے کہ جامع ترمذی میں انہوں نے کوئی موضوع
 حدیث شامل نہیں کیا ہے کہ جامع ترمذی کی تین احادیث کو موضوع قرار دیا ہے لیکن یہ ابن حمزہ
 کا تشدد ہے اور اس باب میں ان کی عادت مشہور ہے۔ حافظ حقیق الدین سیوطی نے اللامع عن السنن میں یہ ثابت
 کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی روایت موضوع نہیں۔

شیخ محمد فواد مصری نے جامع ترمذی کی کل احادیث تصحیح کی تعداد ۸۵۸ بتلائی ہے
 تعداد احادیث | تعداد کراچی اور شواہد کو شامل کر کے شیخ ابراہیم مصری نے عبد اللہ بن مسعود کی تعداد ۲۹۵ بتلائی ہے۔

۱۔ ابو حنیبل ترمذی متوفی ۲۴۱ھ	۲۔ جامع ترمذی ص ۱۰۲
۳۔ حافظ جلالین بیہقی متوفی ۵۰۸ھ	۴۔ صحیح بخاری ص ۱۱
۵۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	۶۔ تہذیب التہذیب ص ۱۰۲
۷۔ مشاہب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۰۸ھ	۸۔ مناقب ترمذی ص ۱۰۲
۹۔ الشیخ ابوالفداء ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۰۸ھ	

اعلیٰ اسانید | امام ترمذی کی جو حدیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہے وہ ثلاثی ہے یعنی اس میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی ہے

اور وہ یہ ہے: حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابی نضر اسدی الحکوفی نا عمرو بن شاکر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا قبا علی الناس زمان الصابون فہم علی دینہ کالقاہض علی الجمرۃ

علامہ علی قاری رحمہ الباری کو اس جگہ ایک تراجم و شرح بھی ہے اور اسہول نے امام ترمذی کی اس حدیث کو ثنائی قرار دیا ہے یعنی اس حدیث میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ حالانکہ سند حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تین راوی ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ و عمر بن شاکر اور انس بن مالک۔

کتاب صحاح میں جامع ترمذی کا مقام | صحت احادیث اور قوت سند کے اعتبار سے جامع ترمذی کا مقام نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے اور کتب صحاح میں

یہ پانچویں درجہ پر آتی ہے کیونکہ امام ترمذی طبقہ راہبہ سے حاملہ احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے صرف انتخاب کرتے ہیں۔ نیز امام ترمذی صنف اور جمہورین کے پانچویں طبقہ سے بھی روایت قبول کر لیتے ہیں۔ جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے اسی سبب سے حافظ حلال الدین سیوطی امام ذہبی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کا مقام سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے کیونکہ امام ترمذی مصلوب اور کلبی کی روایات کا بھی اعجاز کر لیتے ہیں۔

البتہ حسن ترتیب حدیث اور فقہ کے متعدد علوم کے شمول اور افادیت کے لحاظ سے جامع ترمذی نسائی اور ابوداؤد پر مقام ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کے بارے میں یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور متقلد کے لیے مفید ہے اور قابلاً اسی وجہ سے حاجی خلیفہ نے کشف المظنون میں اس کو شامس الکتاب المستم سے تعبیر کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی شاید اسی وجہ سے بخاری اور مسلم کے بعد اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

شرح | جامع ترمذی کی شرح بھی بکثرت تصنیف کی گئی ہیں لیکن بعض نامکمل ہیں۔ بعض طبع نہ ہو سکیں اور اکثر نایاب ہیں خصوصاً برصغیر میں تو جامع ترمذی کی کوئی معتد بہ اور مشہور شرح دستیاب نہیں

ہے۔ سطوح ذیل میں چند شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ فارضۃ الاحوذی : یہ شرح الحافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الاشعری الدمشقی المتوفی ۷۴۶ھ کی تالیف ہے جو ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔
- ۲۔ المنفتح الشذی : یہ شرح حافظ ابو الغنی محمد بن محمد الشافعی المتوفی ۷۳۴ھ کی تالیف ہے۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے ترمذی کے مدخل سے کم کی شرح دس جلدوں میں کی گئی ہے۔ مصنف اس شرح کو اپنے تکمیل تک مدہنچا سکے۔ بعد میں حافظ زین الدین عراقی نے اس کو مکمل کرنا شروع کیا لیکن وہ بھی پوری نہ کر سکے۔
- ۳۔ شروح الزوائد علی الصحیحین والبی دلوذا : یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن القفل المتوفی ۸۰۸ھ کی تصنیف ہے۔
- ۴۔ العرف الشذی : یہ سراج الدین عمر بن سلطان اللطینی المتوفی ۸۰۸ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔
- ۵۔ شرح الجامع : یہ شرح حافظ زین الدین عراقی متوفی ۸۰۷ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔
- ۶۔ شرح الترمذی : یہ شرح حافظ زین الدین عبد الرحمن بن احمد بن نعیم الحنبلی المتوفی ۸۰۰ھ کی تالیف ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل تھی مگر ایک فتنہ میں جل کر ضائع ہو گئی۔
- ۷۔ شرح الترمذی : یہ شرح الحافظ زین الدین عبد الرحمن بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی ۹۰۵ھ کی تالیف ہے۔
- ۸۔ قوت المقتدی : یہ شرح الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔
- ۹۔ شرح ترمذی : یہ شرح ملا محمد طاہر عراقی صاحب مجمع البحار المتوفی ۹۸۷ھ کی تالیف ہے۔
- ۱۰۔ قوت المقتدی : یہ شرح ملا سید علی بن سلیمان الدمشقی المتوفی ۱۲۹۸ھ کی تالیف ہے۔

مختصرات | شرح کے ملا محمد ترمذی کی مختصرات بھی تصنیف کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ مختصر الجامع : یہ نجم الدین سلیمان بن عبد القوی الحنبلی المتوفی ۷۱۰ھ کی تالیف ہے۔
- ۲۔ مختصر الجامع : یہ نجم الدین محمد بن عقیل الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ کی تالیف ہے۔



فہرست مضامین جامع ترمذی جلد اول

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۸۸	خسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے۔	۱۷	البراسط طہارت	
۸۸	سراک کرنا۔	۱۸		
	غسل سے پہلے کا پردہ جسے بغیر ہاتھ برتن	۱۹	طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	۱
۸۹	میں نہ ڈالے جائیں۔	۲۰	نصیحت و نحو	۲
۹۰	دھوکے وقت بسم اللہ پڑھنا، کھانا اور	۲۱	دھوکہ نماز کی گنجی ہے۔	۳
۹۱	تاک میں پانی ڈالنا۔	۲۲	بیعت اللہ میں ہاتھ وقت کیا ہے۔	۴
۹۱	ایک جیسے گل کرنا اور تاک میں پانی ڈالنا۔	۲۳	بیعت اللہ سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے۔	۵
۹۲	دھوکے کا خیال کرنا۔	۲۴	اقساطے حاجت اللہ پیشاب کے وقت قبل	۶
۹۳	سراک سے پیشانی کی جانب سے کیا جائے۔	۲۵	درجہ ہونے کی علامت۔	۷
۹۳	سراک کے پچھلے حصے سے سرخ شروع کرنا۔	۲۶	تبدیل رخ دیکھنے کی علامت۔	۸
۹۳	سراک سے ایک مرتبہ کرنا۔	۲۷	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی علامت۔	۹
۹۳	سرکے پچھلے حصے سے نیا پانی لینا۔	۲۸	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی علامت۔	۱۰
۹۵	کانوں کے باہر اور اندر کا سرخ۔	۲۹	قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۱
۹۵	کان سرکے حکم میں ہیں۔	۳۰	قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۲
۹۵	بھگیوں کا خیال کرنا۔	۳۱	قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۳
۹۶	ایڑوں کے خشک رہنے پر تنبیہ۔	۳۲	قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۴
۹۶	اقساطے دھوکے ایک ایک بار دھونے۔	۳۳	قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۵
۹۶	اقساطے دھوکے دھوکہ مرتبہ دھونا۔	۳۴	قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۱۶
۹۸	تین تین مرتبہ اقساطے دھوکہ دھونا۔		قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	
۹۸	ایک بار دھوکہ تین بار اقساطے دھوکہ دھونا۔		قضا نے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۱۱۳	انٹری کا گوشت کھانے کے بعد وضو۔	۹۸	بعض اضافہ کر دے بلکہ بعض کو تین بار دہرنا۔
۱۱۳	شرنگہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم۔	۹۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بارگ۔
۱۱۴	شرنگہ کو چھوٹے سے وضو نہ کرنا۔	۱۰۰	وضو کے بعد از سر پر پانی چھڑکنا۔
۱۱۵	برسر سینے سے وضو نہیں کرنا۔	۱۰۰	کامل وضو کرنا۔
۱۱۶	نیمہ سے وضو۔	۱۰۱	وضو کے بعد کپڑے کا استعمال۔
۱۱۶	تے اللہ تحکیر سے وضو کرنا۔	۱۰۲	وضو کے بعد کیا پڑا جائے۔
۱۱۷	وضو پینے کے بعد کیا کرنا۔	۱۰۲	وضو کے پینے ایک گد پانی۔
	پیشاب کرتے وقت سہاگہا جب دینا	۱۰۳	وضو میں اسراف کرنا ہے۔
۱۱۷	کرنا ہے۔	۱۰۳	ہر نماز کے لیے (نیا) وضو۔
۱۱۸	کتنے کا جھوٹا۔	۱۰۳	ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا۔
۱۱۸	پانی کا جھوٹا۔	۱۰۵	سودا و صحت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا۔
۱۱۹	موتہ دل پر مسح۔	۱۰۵	صحت کے وضو سے چاہو پانی کرنا ہے۔
۱۱۹	مسح از شیم کیلئے منہ دل پر صحت مسح۔	۱۰۶	اسی ہی رخصت۔
۱۲۰	موتہ دل کے اوپر مسح نیچے مسح کرنا۔	۱۰۶	پانی کر کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔
۱۲۱	موتہ دل کے اوپر مسح کرنا۔	۱۰۷	حنان بالا کا ایک اندر اب۔
۱۲۱	جواب دل اور جوتوں پر مسح کرنا۔		ظہر سے ہونے پانی میں پیشاب کرنا منوع ہے۔
۱۲۲	جما ہوا اللہ چھڑکا ہے۔	۱۰۷	
۱۲۳	خل بنایت۔	۱۰۷	نہ یا گا پانی پاک ہے۔
۱۲۳	کیا صحت غسل کے وقت ہاتھ کو کھولے۔	۱۰۸	پیشاب سے بچنے کی تہیہ۔
۱۲۴	ہر مل کے بچے جنابت ہے۔	۱۰۸	غیر غار اپنے کے پیشاب کا حکم۔
۱۲۴	خل کے بعد وضو۔	۱۰۹	طال یا تہ دل کا پیشاب۔
	در شرنگہ ہوں کے باجم ہٹے سے غسل۔	۱۱۰	ہول کے غاسقا جھٹے سے وضو۔
۱۲۴	حاجب جریا کا ہے۔	۱۱۰	نیمہ سے وضو۔
۱۲۵	خی نکلتے سے غسل واجب ہو جائے۔		آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو۔
	ان آگ کا حکم جریا گئے پر تر کا پائے کا۔	۱۱۱	
۱۲۶	اسلام یا نہ ہو۔	۱۱۲	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا۔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۹	مدبارہ صحبت کا ارادہ ہر فرد کو کیا چاہئے	۱۰۵	۱۲۷	۸۲
	قیام نماز کے وقت کسی کو قصائے حاجت	۱۰۶	۱۲۷	۸۳
	کا حرکت ہر وقت پسے اس سے غارت		۱۲۸	۸۴
۱۳۹	بھلے		۱۲۹	۸۵
۱۴۰	بلاستہ کی گندگی سے وضو کا حکم۔	۱۰۷	۱۲۹	۸۶
۱۴۱	تیمم کا بیان	۱۰۸	۱۲۹	۸۷
۱۴۲	غیر منہی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۰۹	۱۳۰	۸۸
۱۴۲	زمین پر پیشاب گنا جائے تو کیا حکم ہے	۱۱۰	۱۳۰	۸۹
	البواب الصلوٰۃ		۱۳۰	۹۰
			۱۳۱	۹۱
۱۴۳	اوقات خسار	۱۱۱	۱۳۲	۹۲
۱۴۳	اوقات خسار۔	۱۱۲	۱۳۲	۹۳
۱۴۴	صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا۔	۱۱۳	۱۳۲	۹۴
۱۴۴	صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا۔	۱۱۴	۱۳۳	۹۵
۱۴۵	ظہر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۱۵	۱۳۵	۹۶
۱۴۵	سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا۔	۱۱۶	۱۳۵	۹۷
۱۴۸	عصر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۱۷		۹۸
۱۴۹	عصر کی نماز میں تاخیر۔	۱۱۸	۱۳۶	
۱۴۹	عصر کی نماز کا وقت۔	۱۱۹		۹۹
۱۵۰	عشاء کی نماز کا وقت۔	۱۲۰	۱۳۶	
۱۵۰	عشاء کو تاخیر سے پڑھنا۔	۱۲۱	۱۳۶	۱۰۰
	عشاء سے پسے سونے اور اس کے بعد	۱۲۲	۱۳۷	۱۰۱
۱۵۱	گھٹور کی ممانعت۔		۱۳۷	۱۰۲
۱۵۱	نماز عشاء کے بعد گھٹور کی اجازت۔	۱۲۳	۱۳۸	۱۰۳
۱۵۲	اول وقت میں نصیحت۔	۱۲۴		۱۰۴
۱۵۲	نماز عصر کے وقت سے پہلے۔	۱۲۵	۱۳۸	

نمبر	معنی	نمبر	معنی	نمبر	معنی
۱۲۶	اذان کے بعد سجدے نکلنا مکروہ ہے	۱۴۷	اس وقت نماز جلدی پڑھنا صحابہ امام	۱۲۶	اس وقت نماز جلدی پڑھنا صحابہ امام
۱۲۷	سورۃ اذان کہنا۔	۱۴۸	تائید کر کے	۱۲۷	تائید کر کے
۱۲۸	اذان کی فضیلت۔	۱۴۹	خاندان سے سربلند۔	۱۲۸	خاندان سے سربلند۔
۱۲۹	امام کا منہ اور مذکر امین۔	۱۵۰	نماز سمیٹنے والا کیا کرے	۱۲۹	نماز سمیٹنے والا کیا کرے
۱۳۰	اذان سننے والا کیا کہے	۱۵۱	کئی ندریں تعداد ہر جائیں تو کس سے بتلا	۱۳۰	کئی ندریں تعداد ہر جائیں تو کس سے بتلا
۱۳۱	مذکر کہے اذان پر ارجح لینا مکروہ	۱۵۲	کر کے۔	۱۳۱	کر کے۔
۱۳۲	سجدے	۱۵۳	مسئلہ دینی نماز جیسے ہے	۱۳۲	مسئلہ دینی نماز جیسے ہے
۱۳۳	اذان کے بعد رطل	۱۵۴	عصر اور صبح کے وقت کے بعد نماز	۱۳۳	عصر اور صبح کے وقت کے بعد نماز
۱۳۴	حراں بلانا اور سربلند۔	۱۵۵	پڑھنا منع ہے	۱۳۴	پڑھنا منع ہے
۱۳۵	اذان دعا اقامت کے درمیان کی دعا اور	۱۵۶	عصر کے بعد نماز پڑھنا	۱۳۵	عصر کے بعد نماز پڑھنا
۱۳۶	شیئ کی بات۔	۱۵۷	غریب سے پہلے نماز۔	۱۳۶	غریب سے پہلے نماز۔
۱۳۷	بلند تہائی سے پہلے بندوں پر پانچ قاری	۱۵۸	جس آدمی کو غریب آفتاب سے قبل عصر کی	۱۳۷	جس آدمی کو غریب آفتاب سے قبل عصر کی
۱۳۸	فرمان کریں۔	۱۵۹	ایک رکعت مل جائے۔	۱۳۸	ایک رکعت مل جائے۔
۱۳۹	پانچ نمازوں کی فضیلت۔	۱۶۰	دو نمازوں کو جمع کرنا۔	۱۳۹	دو نمازوں کو جمع کرنا۔
۱۴۰	جماعت کی فضیلت	۱۶۱	اذان کی ابتداء۔	۱۴۰	اذان کی ابتداء۔
۱۴۱	جماعت میں کرباب نہ دے۔	۱۶۲	اذان میں ترجیح۔	۱۴۱	اذان میں ترجیح۔
۱۴۲	تہا نماز پڑھنے والا چاہے پاس سے کر	۱۶۳	گناہ اقامت ایک ایک ہلکا	۱۴۲	گناہ اقامت ایک ایک ہلکا
۱۴۳	کیا کرے۔	۱۶۴	اقامت کے گناہ نذر اور گناہ۔	۱۴۳	اقامت کے گناہ نذر اور گناہ۔
۱۴۴	سجود میں دوسری جماعت کا حکم۔	۱۶۵	اذان شہر شہر کر پڑھنا	۱۴۴	اذان شہر شہر کر پڑھنا
۱۴۵	مشاورہ صبح کی جماعت کی فضیلت۔	۱۶۶	افاق سے عزم ہونے کا نیا نیا انگلیاں	۱۴۵	افاق سے عزم ہونے کا نیا نیا انگلیاں
۱۴۶	پہلے صف کی فضیلت۔	۱۶۷	ڈیالہ	۱۴۶	ڈیالہ
۱۴۷	میں سیدھی رکنا	۱۶۸	صبح کی نماز میں شریعہ	۱۴۷	صبح کی نماز میں شریعہ
۱۴۸	عام کے قریب قریب اور کھینچ کر ہے ہلکا	۱۶۹	جو آدمی اذان کہے وہ اقامت کہے	۱۴۸	جو آدمی اذان کہے وہ اقامت کہے
۱۴۹	ستر وائی کے درمیان صف مکروہ ہے۔	۱۷۰	بے دشوا اذان دینا مکروہ ہے۔	۱۴۹	بے دشوا اذان دینا مکروہ ہے۔
۱۵۰	صف کے پیچھے تہا آدمی کی نماز۔	۱۷۱	امام اقامت کا تیلہ حق نہ کہت۔	۱۵۰	امام اقامت کا تیلہ حق نہ کہت۔
۱۵۱	ایک آدمی کے ساتھ کر نماز پڑھنا	۱۷۲	صلوات کما اذان کنند	۱۵۱	صلوات کما اذان کنند

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار
۱۷۹	اہم کہ بعد از موت کے جلو نماز	۱۷۹	۱۹۲	۱۷۹
۱۸۰	اہم کہ بعد از موت کے جلو نماز	۱۸۰	۱۹۳	۱۸۰
۱۸۱	صغیر کس طرح باغ میں باغیں۔	۱۸۱	۱۹۳	۱۸۱
۱۸۲	امامت کا نیاں مستحق کون ہے۔	۱۸۲	۱۹۵	۱۸۲
۱۸۳	امام مختار نماز طہاٹے	۱۸۳	۱۹۶	۱۸۳
۱۸۴	خاتمہ کا مجموعہ نہ تھیں۔	۱۸۴	۱۹۷	۱۸۴
۱۸۵	تجربہ کے وقت انگلیاں کھینچ رکھنا۔	۱۸۵	۱۹۸	۱۸۵
۱۸۶	تجربہ ارادے کے فضیلت۔	۱۸۶	۱۹۹	۱۸۶
۱۸۷	نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے۔	۱۸۷	۲۰۰	۱۸۷
۱۸۸	بسم اللہ آہستہ پڑھنا۔	۱۸۸	۲۰۱	۱۸۸
۱۸۹	بسم اللہ بعد از نماز سے پڑھنا۔	۱۸۹	۲۰۲	۱۸۹
۱۹۰	سورہ فاتحہ سے قرأت شروع کرنا۔	۱۹۰	۲۰۳	۱۹۰
۱۹۱	سورہ فاتحہ کے بغیر نماز کمال میں ہوگی۔	۱۹۱	۲۰۴	۱۹۱
۱۹۲	آمین کہنا۔	۱۹۲	۲۰۵	۱۹۲
۱۹۳	آمین کہنے کی فضیلت	۱۹۳	۲۰۶	۱۹۳
۱۹۴	نماز کے دو رکعت۔	۱۹۴	۲۰۷	۱۹۴
۱۹۵	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۱۹۵	۲۰۸	۱۹۵
۱۹۶	رکوع اللہ سجدہ کا تجزیہ۔	۱۹۶	۲۰۹	۱۹۶
۱۹۷	رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا۔	۱۹۷	۲۱۰	۱۹۷
۱۹۸	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔	۱۹۸	۲۱۱	۱۹۸
۱۹۹	رکوع میں ہاتھوں کو پلوڑوں سے جدا رکھنا۔	۱۹۹	۲۱۲	۱۹۹
۲۰۰	رکوع اللہ سجدہ کی تسبیحات۔	۲۰۰	۲۱۳	۲۰۰
۲۰۱	رکوع اللہ سجدہ میں تلاوت قرآن کی	۲۰۱	۲۱۴	۲۰۱
۲۰۲	ممانعت۔	۲۰۲	۲۱۵	۲۰۲
۲۰۳	رکوع اللہ سجدہ میں ہاتھ سیدھی نہ رکھنا۔	۲۰۳	۲۱۶	۲۰۳
۲۰۴	رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے۔	۲۰۴	۲۱۷	۲۰۴
۲۰۵	اسی عنوان کا مدد سر باب۔	۲۰۵	۲۱۸	۲۰۵
۲۰۶	سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔	۲۰۶	۲۱۹	۲۰۶
۲۰۷	عنوان بالا کا مدد سر باب۔	۲۰۷	۲۲۰	۲۰۷
۲۰۸	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا۔	۲۰۸	۲۲۱	۲۰۸
۲۰۹	سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے۔	۲۰۹	۲۲۲	۲۰۹
۲۱۰	سات اعتقاد پر سجدہ۔	۲۱۰	۲۲۳	۲۱۰
۲۱۱	سجدے میں ہاتھوں کو پلوڑوں سے جدا رکھنا۔	۲۱۱	۲۲۴	۲۱۱
۲۱۲	سجدے میں اقبال۔	۲۱۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۱۳	سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا	۲۱۳	۲۲۶	۲۱۳
۲۱۴	کھڑا رکھنا۔	۲۱۴	۲۲۷	۲۱۴
۲۱۵	رکوع اور سجدے میں اٹھتے وقت کمر	۲۱۵	۲۲۸	۲۱۵
۲۱۶	سیدھی رکھنا۔	۲۱۶	۲۲۹	۲۱۶
۲۱۷	رکوع اللہ سجدے میں امام سے سبقت	۲۱۷	۲۳۰	۲۱۷
۲۱۸	نہ کرنا۔	۲۱۸	۲۳۱	۲۱۸
۲۱۹	دوسرے کے بعد رکوع کے بعد ان اقلہ گھنٹے	۲۱۹	۲۳۲	۲۱۹
۲۲۰	اقلہ کی اجازت۔	۲۲۰	۲۳۳	۲۲۰
۲۲۱	سجدوں کے درمیان کیا پڑھے۔	۲۲۱	۲۳۴	۲۲۱
۲۲۲	سجدے میں سلا لینا۔	۲۲۲	۲۳۵	۲۲۲
۲۲۳	سجدے سے اٹھنے کا طریقہ۔	۲۲۳	۲۳۶	۲۲۳
۲۲۴	عنوان بالا کا مدد سر باب۔	۲۲۴	۲۳۷	۲۲۴
۲۲۵	تشیہ کا بیان۔	۲۲۵	۲۳۸	۲۲۵
۲۲۶	عنوان بالا کا مدد سر باب	۲۲۶	۲۳۹	۲۲۶
۲۲۷	تشیہ آہستہ پڑھنا۔	۲۲۷	۲۴۰	۲۲۷

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۲۲	۲۳۷	۲۱۳	تشریحی کس طرح بیٹھے۔
۲۲۳	۲۳۸	۲۱۴	حوائی بلا کا مدخل باہر۔
۲۲۴	۲۳۹	۲۱۵	تشریحی اشاعت۔
۲۲۴	۲۴۰	۲۱۶	سہام پیرا۔
۲۲۵	۲۴۱	۲۱۷	حوائی بلا کا مدخل باہر۔
۲۲۵	۲۴۲	۲۱۸	سہام کردہ کچھ پیرا سہام ہے۔
۲۲۵	۲۴۳	۲۱۹	سہام کے بعد کیا بیٹھے۔
۲۲۶	۲۴۴	۲۲۰	مذہبیں اور ان میں فرق پیرا۔
۲۲۶	۲۴۵	۲۲۱	خوارق سے کافر تھے۔
۲۲۶	۲۴۶	۲۲۲	سج کی نماز میں تکرارت۔
۲۲۶	۲۴۷	۲۲۳	قبر و صخر کی تکرارت۔
۲۲۶	۲۴۸	۲۲۴	تکرار میں طریقہ۔
۲۲۶	۲۴۹	۲۲۵	نماز میں شام کی تکرار۔
۲۲۶	۲۵۰	۲۲۶	تراۃ خلف الامام۔
۲۲۸	۲۵۱	۲۲۷	پہری نماز میں تراۃ خلف الامام کی حالت۔
۲۲۸	۲۵۲	۲۲۸	سہام میں داخل ہونے کے وقت کیا کہا جائے۔
۲۲۹	۲۵۳	۲۲۹	قیۃ السہام کی حالت۔
۲۲۹	۲۵۴	۲۳۰	پہرستان اور حمام کے ساتھ زمین۔
۲۳۰	۲۵۵	۲۳۱	سہام ہے۔
۲۳۱	۲۵۶	۲۳۲	تعمیر مسجد کی تفصیل۔
۲۳۱	۲۵۷	۲۳۳	تعمیر مسجد میں کچھ ہے۔
۲۳۱	۲۵۸	۲۳۴	سہام میں سونے کا حکم۔
۲۳۲	۲۵۹	۲۳۵	مسجد میں غریب و فقیر، گم شدہ چیز کا۔
۲۳۲	۲۶۰	۲۳۶	اطلاق اور شعر گوئی محمود ہے۔
۲۳۳	۲۶۱	۲۳۷	وہ مسجد جس کی بنیاد قنویٰ پر رکھی گئی۔
۲۳۳	۲۶۲	۲۳۸	مسجد قبلہ میں خوارق کا ثواب۔
۲۳۳	۲۶۳	۲۳۹	کونسی مسجد افضل ہے۔
۲۳۳	۲۶۴	۲۴۰	مسجد کی طرف جانا۔
۲۳۳	۲۶۵	۲۴۱	مسجد میں بیٹھ کر انتظار بنار کی تفصیل۔
۲۳۳	۲۶۶	۲۴۲	پانی پر خار چھنا۔
۲۳۳	۲۶۷	۲۴۳	ٹھٹھ پر خار چھنا۔
۲۳۳	۲۶۸	۲۴۴	فرش پر خار چھنا۔
۲۳۳	۲۶۹	۲۴۵	بارگاہ میں خار چھنا۔
۲۳۳	۲۷۰	۲۴۶	سترہ رکعت۔
۲۳۳	۲۷۱	۲۴۷	نماز کی کئی کئی بار سونے کی۔
۲۳۳	۲۷۲	۲۴۸	ماضیہ۔
۲۳۳	۲۷۳	۲۴۹	نماز کو کئی (کئی) چیزیں۔
۲۳۳	۲۷۴	۲۵۰	توڑنا۔
۲۳۳	۲۷۵	۲۵۱	کچھ، گھبراہٹ سے کچھ اور کچھ۔
۲۳۳	۲۷۶	۲۵۲	چیز نماز کو نہیں توڑتی۔
۲۳۳	۲۷۷	۲۵۳	ایک کپڑے میں خار چھنا۔
۲۳۳	۲۷۸	۲۵۴	تہیٰ تہا۔
۲۳۳	۲۷۹	۲۵۵	شرقی و مغربی کے درمیان قبلہ ہے۔
۲۳۳	۲۸۰	۲۵۶	بادلوں کے سبب اگر کئی چیز قبلہ کی طرف۔
۲۳۳	۲۸۱	۲۵۷	نماز پڑھنے میں کلمہ۔
۲۳۳	۲۸۲	۲۵۸	کس مقام پر نماز پڑھنا کرنا ہے۔
۲۳۳	۲۸۳	۲۵۹	بکریوں اور سارنگوں کے بالوں سے۔
۲۳۳	۲۸۴	۲۶۰	نماز کا حکم۔
۲۳۳	۲۸۵	۲۶۱	سوار کی پر نماز پڑھنا اس کا شیخ بدھ۔
۲۳۳	۲۸۶	۲۶۲	بیجا چھ۔
۲۳۳	۲۸۷	۲۶۳	سوار کی کڑی سترہ بتاتا۔
۲۳۳	۲۸۸	۲۶۴	جہاں ہمارے جہاں ہمارے جہاں ہمارے جہاں۔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۴۷	غزلیں بالوں کا بندھا ہوا ہوتا۔	۲۴۳	لوگنے کی حالت میں غار چھٹا۔
۲۴۸	غزلیں خوش۔	۲۴۷	حالات غزلیں کی اجانت بغیر غار سے
۲۴۸	غزلیں تشنگ کردہ ہے۔	۲۴۳	چھٹا ہے۔
۲۴۹	طولی قیام۔	۲۴۵	امام کا صوف اپنے سے ملا گنا۔
۲۴۹	رکوع اور سجدہ کی کثرت۔	۲۴۵	مقتدیوں کے ناچہ تنبیہ امام کا حکم۔
۲۵۰	غزلیں سانپ اور گھوڑا مارا۔	۲۴۱	امام بیٹھ کر غار پر ہے تو مقتدی بھی بیٹھ کر
۲۵۱	سدا سے پہلے سجدہ ہو۔	۲۴۶	ہی بیٹھیں۔
۲۵۲	سدا اور کلام کے بعد سجدہ ہو۔	۲۴۷	غزلیں بالاکا دوسرا سدا۔
۲۵۲	سجدہ ہو میں تشہد۔	۲۴۳	امام کا دودھ کھانے کے بعد بول کر کھڑا
۲۵۲	غزلیں زیادتی اور کی کا تشنگ۔	۲۴۸	ہونا۔
۲۵۵	غزلیں دوسری دودھ کھانے کے بعد سدا	۲۴۹	پہلے قعدہ کا اندازہ۔
۲۵۵	پھر دینا۔	۲۴۰	غزلیں اشارہ کرنا۔
۲۵۶	جو قریب سمیت غار چھٹا۔	۲۴۷	مردوں کے سے تسبیح اور حلقی کے
۲۵۷	صبح کی غزلیں قنوت پڑھنا۔	۲۴۱	پہلے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔
۲۵۷	ترکب غزلیں۔	۲۴۱	غزلیں جمائی لینا کردہ ہے۔
۲۵۸	غزلیں چھینک آنا۔	۲۴۰	کھڑے ہو کر غار چھٹنے کا ثواب زیادہ
۲۵۹	غزلیں کلام کا حضور ہوتا۔	۲۴۱	ہے۔
۲۵۹	تو بہنے کے وقت غمانہ۔	۲۴۳	بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم۔
۲۶۰	بچے کو کتنی عمر میں غار کا کہا جائے۔	۲۴۳	بوسہ ہند حضرت غار چھٹا۔
۲۶۰	تشنگ کے بعد بے دھڑ ہو جانا۔	۲۴۳	بالقہ حرجت کی غار کے سے دودھ پشہ
۲۶۱	بارش کے سبب خیمہ میں غار پڑھنا۔	۲۴۳	حرجت تک ہے۔
۲۶۲	غمانہ کے بعد تسبیحات پڑھنا۔	۲۴۵	غزلیں سدا کردہ ہے۔
۲۶۳	کیچڑ اور بارش میں سرکاری پر غار چھٹا۔	۲۴۷	غزلیں کنگر لیں کا ادھر اُدھر کرنا کردہ
۲۶۳	غزلیں تکبیر اٹھانا۔	۲۴۵	ہے۔
۲۶۳	قیامت کے دن سب سے پہلے غزلیں	۲۴۶	غزلیں چھینک مارنا منہ ہے۔
۲۶۳	باز پر میں ہوگی۔	۲۴۷	غزلیں کمر پر ہاتھ رکھنا۔

نمبر شمار	مباحث	نمبر شمار	مباحث	نمبر شمار
۲۴۷	اثر کمال ہر رات خاص تو بہ فرما ہے	۲۴۲	۲۴۲	۲۴۰
۲۴۸	رات کی قرأت	۲۴۳	۲۴۵	۲۴۱
۲۴۹	گہری نفل پڑھنے کی فضیلت	۲۴۴	۲۴۶	۲۴۲
	البواب الوتر		۲۴۷	۲۴۳
۲۵۰	دروں کی فضیلت	۲۴۵	۲۴۸	۲۴۴
۲۵۰	دور فرض نہیں	۲۴۶	۲۴۹	۲۴۵
۲۵۱	دروں سے پہلے سنا کر دہرے	۲۴۷	۲۵۰	۲۴۶
۲۵۱	سات کے اولیٰ عا عود تر پڑھنا	۲۴۸	۲۵۱	۲۴۷
۲۵۲	سات رکعتوں کے ساتھ در	۲۴۹	۲۵۲	۲۴۸
۲۵۲	پانچ رکعت کے ساتھ در	۲۵۰	۲۵۳	۲۴۹
۲۵۳	دو تین رکعت ہیں۔	۲۵۱	۲۵۴	۲۵۰
۲۵۳	ایک رکعت سے در پڑھنا	۲۵۲	۲۵۵	۲۵۱
۲۵۳	دروں کی حرارت	۲۵۳	۲۵۶	۲۵۲
۲۵۵	دروں میں قنوت پڑھنا	۲۵۴	۲۵۷	۲۵۳
	دو رکعتوں کے ساتھ در پڑھنا	۲۵۵	۲۵۸	۲۵۴
۲۵۶	یہ کیا کرے۔		۲۵۹	۲۵۵
۲۵۶	سج سے پہلے دروں میں جلوس کرنا	۲۵۶	۲۶۰	۲۵۶
۲۵۶	ایک رات میں دو در نہیں۔	۲۵۷	۲۶۱	۲۵۷
۲۵۸	ساری پھر در پڑھنا	۲۵۸	۲۶۲	۲۵۸
۲۵۹	چاندی کی نماز	۲۵۹	۲۶۳	۲۵۹
۲۶۱	دعائ کے وقت نماز	۲۶۰	۲۶۴	۲۶۰
۲۶۱	ماجست کی نماز	۲۶۱	۲۶۵	۲۶۱
۲۶۲	نماز استغاثہ	۲۶۲	۲۶۶	۲۶۲
۲۶۳	نماز تسبیح	۲۶۳	۲۶۷	۲۶۳
۲۶۵	بگاہ رات میں دو در پڑھنے کے لیے پڑھنا	۲۶۴	۲۶۸	۲۶۴
			۲۶۹	۲۶۵
			۲۷۰	۲۶۶
			۲۷۱	۲۶۷
			۲۷۲	۲۶۸
			۲۷۳	۲۶۹
			۲۷۴	۲۷۰
			۲۷۵	۲۷۱
			۲۷۶	۲۷۲
			۲۷۷	۲۷۳
			۲۷۸	۲۷۴
			۲۷۹	۲۷۵
			۲۸۰	۲۷۶
			۲۸۱	۲۷۷
			۲۸۲	۲۷۸
			۲۸۳	۲۷۹
			۲۸۴	۲۸۰
			۲۸۵	۲۸۱
			۲۸۶	۲۸۲
			۲۸۷	۲۸۳
			۲۸۸	۲۸۴
			۲۸۹	۲۸۵
			۲۹۰	۲۸۶
			۲۹۱	۲۸۷
			۲۹۲	۲۸۸
			۲۹۳	۲۸۹
			۲۹۴	۲۹۰
			۲۹۵	۲۹۱

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳۱۱	نماز جمعہ کی قرأت	۲۹۵	درود ضریح کی فضیلت	۳۲۵
۳۱۱	جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت	۲۹۸	البواب الجمعة	
۳۱۱	جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز	۲۹۹	جمعہ کے دن کی فضیلت	۳۲۶
	جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا	۲۹۹	جمعہ کے دن سحرت قبولیت	۳۲۷
۳۱۳	کرسے۔	۲۹۹	جمعہ کے دن غسل کرنا	۳۲۸
۳۱۳	جمعہ کے دن تیل لہ کرنا	۳۰۰	جمعہ کے دن غسل کی فضیلت	۳۲۹
	جس کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی	۳۰۱	جمعہ کے دن صرغ و صرغ کرنا	۳۵۰
۳۱۴	جگہ بدلے۔	۳۰۲	نماز جمعہ کے پے جلوی کرنا	۳۵۱
۳۱۴	جمعہ کے دن سفر کرنا	۳۰۲	باختر ترک جمعہ کا گناہ	۳۵۲
۳۱۵	جمعہ کے دن سواک کرنا اور شہر لگانا	۳۰۳	کتنے فاصلے سے جمعہ کے پے جائے	۳۵۳
	البواب العیدین	۳۰۳	نماز جمعہ کا وقت	۳۵۴
۳۱۵	عید کی نماز کے پے پیدل چلنا	۳۰۳	منبر پر خطبہ دینا	۳۵۵
۳۱۶	عید کی نماز خطبہ سے پہلے	۳۰۵	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۳۵۶
	عیدین کا نماز کے پے اذان اور اقامت	۳۰۵	خطبہ مختصر پڑھنا	۳۵۷
۳۱۶	نہیں ہے	۳۰۵	منبر پر تکرار پڑھنا	۳۵۸
۳۱۶	عیدین کی قرأت	۳۰۶	خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا	۳۵۹
۳۱۷	تکبیرات عیدین	۳۰۶	دندان خطبہ آئے والا شخص دو رکعتیں	۳۶۰
۳۱۸	عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں	۳۰۶	پڑھے۔	
۳۱۹	نماز عید کے پے حررتوں کا چلنا	۳۰۷	خطبہ کے دندان کام منع ہے	۳۶۱
	عید گاہ کی طرف آتے ہاتھ راستہ	۳۰۸	جمعہ کے دن گریز میں پھلانگنا کر دہ ہے	۳۶۲
۳۲۰	بدلتا۔	۳۰۸	خطبہ کے دندان اعتبار منع ہے	۳۶۳
۳۲۰	عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھانی لینا۔	۳۰۹	منبر پر ہاتھ اٹھانا منع ہے	۳۶۴
	البواب السفر	۳۰۹	جمعہ کی افغان	۳۶۵
	سفر میں قصر نماز	۳۱۰	امام کا منبر سے اترنے کے بعد کام	۳۶۶
۳۲۱			کرنا۔	

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۳۳۱	نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرو۔	۳۲۹	کتے، بلی کے ستر پر تھکا سکتا ہے	۳۸۵
۳۳۱	رہلے سے پہلے حمد ثنا اور حمد شریف	۳۲۳	ستر میں نفل نماز	۳۸۶
۳۳۲	سجود کی پاک صاف رکعت	۳۲۵	دو نمازیں اکٹھی پڑھنا	۳۸۷
۳۳۲	رکعت اندویٰ کی غلطی کتنی ہے	۳۲۶	نماز استسقاء	۳۸۸
۳۳۲	رکعت کے نفل پڑھنے کا طریقہ	۳۲۷	سجود گھسی کی نماز	۳۸۹
۳۳۲	حد تک کے کپڑوں میں نماز پڑھنا	۳۲۹	نماز کسوف کی قراءت	۳۹۰
۳۳۲	نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے	۳۳۰	نماز غفلت	۳۹۱
۳۳۳	ایک رکعت میں دو سجود کی پڑھنا	۳۳۲	سجود کا صحت	۳۹۲
۳۳۳	سجود میں جانے کی نفی صحت اور غلطی	۳۳۲	حد تک کا سجود میں جانا	۳۹۳
۳۳۵	کوا ثواب	۳۳۲	سجود میں تھکاؤ اور سر نہ اٹھانے میں سجدہ	۳۹۴
۳۳۵	ستر پہ سجدہ کی نماز میں پڑھنا نفل ہے	۳۳۳	سجود خیم میں سجدہ	۳۹۵
۳۳۶	قبلہ احرام کے وقت نفل کرنا	۳۳۳	سجود خیم کا سجدہ نہ کرنا	۳۹۷
۳۳۶	بیت اللہ میں داخل ہونے کے بعد	۳۳۵	سجود صوم میں سجدہ	۳۹۸
۳۳۶	بسم اللہ پڑھنا	۳۳۶	سجود حج کا سجدہ	۳۹۹
۳۳۶	کیا صحت کے بعد اس صوم کا طاعت	۳۳۶	سجود کا صحت میں کیا ہے	۴۰۰
۳۳۶	آستان سجود اور طہارت کے آلات	۳۳۷	رکعت کا فیض نہ جانے تو رکعت کو پڑھنا	۴۰۱
۳۳۶	جہل گئے	۳۳۷	امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ	۴۰۲
۳۳۷	دوسری نماز میں اٹھانے سے ابتداء کرنا	۳۳۷	امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت کرنا	۴۰۳
۳۳۷	دوسری کتاب پانی کالی ہے	۳۳۸	گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت	۴۰۴
۳۳۷	دوسری پتہ نہ کے کے پتہ پر پڑھنے	۳۳۸	سجود کی غلطی کے بعد طہارح آداب تک	۴۰۵
۳۳۷	بسم اللہ	۳۳۹	سجود میں پیشینگی کی نفی صحت	۴۰۶
۳۳۸	بسم اللہ کے پہلے ذکر کر کے کھانے اور	۳۳۹	نماز میں ادھر ادھر توہر کرنا	۴۰۷
۳۳۸	اور سونے کی اجازت	۳۳۹	امام سجدہ میں ہونے لے لے لے لے لے	۴۰۸
۳۳۸	نفی صحت نماز	۳۳۹		
۳۳۹	دخول بنت کے ذرائع	۳۴۰		

سوال نمبر	سوال	سوال نمبر	سوال	سوال نمبر	سوال
۳۶۵	کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں	۳۵۰			الجاب الزکوٰۃ
۳۶۶	قرص دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۵۱			
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت	۳۵۲	۳۴۹		زکوٰۃ نہ دینے پر تنبیہ
	العیاذ کے غلاموں کے لیے زکوٰۃ		۳۵۰		زکوٰۃ کی ان نیکی سے مرض ادا ہو گیا
۳۶۷	لینا جائز نہیں۔		۳۵۲		سکھنے اور چاندی کی زکوٰۃ
۳۶۸	رشتہ داروں کو صدقہ دینا	۳۵۳	۳۵۲		اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ
۳۶۸	مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے	۳۵۴	۳۵۳		گائے کی زکوٰۃ
۳۶۹	صدقہ کی فضیلت	۳۵۵	۳۵۴		صدقہ میں عہدہ مال دینا منع ہے
۳۷۱	سائل کا حق	۳۵۶	۳۵۵		کیسے، کیسے اور غلہ کی زکوٰۃ
۳۷۱	موفین تلوپ کو صدقہ دینا	۳۵۷	۳۵۶		گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں۔
	صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث	۳۵۸	۳۵۷		شہر کی زکوٰۃ
۳۷۲	ہی سکتا ہے۔		۳۵۸		مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے
۳۷۳	صدقہ واپس لینا کر دہ ہے	۳۵۹	۳۵۸		پیسے زکوٰۃ نہیں۔
۳۷۳	میت کی طرف سے صدقہ دینا	۳۶۰	۳۵۹		سکھانے پر چیزیں نہیں
۳۷۳	جبری کا غلام کے گھر سے غصہ کرنا	۳۶۱	۳۶۰		زیر مائت کی زکوٰۃ
۳۷۳	صدقہ نظر	۳۶۲	۳۶۱		بہزیوں کی زکوٰۃ
۳۷۶	صدقہ نظر خانہ سے پیسے دینا	۳۶۳	۳۶۲		بہری زمین کی زکوٰۃ
۳۷۶	زکوٰۃ جلدی ادا کرنا	۳۶۴	۳۶۳		مال تقسیم کی زکوٰۃ
۳۷۷	سوال کرنے کی ممانعت	۳۶۵			چرواہے کا رخم ممانعت ہے اور دینے
۳۷۷			۳۶۱		یہاں پانچواں حصہ ہے۔
	الجاب الصوم		۳۶۲		تخمینہ لگانا
۳۷۸	۱۰ رمضان کی فضیلت	۳۶۶	۳۶۴		ایسا نماز مال کی فضیلت
	رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے	۳۶۷	۳۶۵		صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا
۳۷۹	کی ممانعت۔		۳۶۶		زکوٰۃ لینے والے کو غرض نہ کرنا
	شعب کے دن روزہ نہ رکھنا کر دہ	۳۶۸	۳۶۷		زکوٰۃ اسراف سے نہ کرنا یا دیکھنے
۳۸۰	ہے		۳۶۸		کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۳۹۵	باقی برچہ کر سقہ کر ڈرنا	۳۹۲	رہبان کے بے شہان سب پتہ کا خیال
۳۹۶	رہبان کے روزے کا کفارہ	۳۹۳	نکندہ
۳۹۷	سقہ دار کے بے سواں کا گم	۳۹۴	چاند دیکھ کر سقہ نہ کھتا اور سیر کرتا
۳۹۸	روزہ دار کا سر نہ لگا	۳۹۵	عینہ بھیجیں آجیں دن کا ہوتا ہے
۳۹۹	مالیت روزہ میں بر سر لینا	۳۹۶	گماہی پر روزہ نہ کھتا
۴۰۰	مالیت روزہ میں ہاشریت	۳۹۷	عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے
۴۰۱	مالیت کریت کرنا ضرور کا ہے	۳۹۸	ہر شے کے بے شہاد چاند دیکھ کر سواں ہے
۴۰۲	نفل روزہ کر ڈرنا	۳۹۹	کس چیز سے روزہ انظار کرنا اچھا ہے
۴۰۳	نفل روزہ سے کی تھا حاجت ہے	۴۰۰	عید انظار انظار کی اور عید انظار کی ترانی کی
۴۰۴	شہان روزہ بان کا انتقال	۴۰۱	میرہ ہے۔
۴۰۵	قیمت روزہ کے شہان کے دوسرے	۴۰۲	روزہ کھانے کا وقت
۴۰۶	نفل میں روزہ نہ کھتا	۴۰۳	انظار میں جلدی کرنا
۴۰۷	شہان کا پندرہویں روزہ	۴۰۴	سور کا دیر سے کھانا
۴۰۸	حرم کے روزہ سے	۴۰۵	صبح صادق تک نہ کھتا
۴۰۹	جمہور کا روزہ	۴۰۶	روزہ دار کا شہیت کرنا سخت گناہ ہے
۴۱۰	صرف جمہور کا روزہ کر رہا ہے	۴۰۷	سور کا کھانے کی نصیحت
۴۱۱	ہفت کھانے کا روزہ	۴۰۸	سور میں روزہ نہ کھتا
۴۱۲	سور دار و عورت کا روزہ	۴۰۹	سور میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت
۴۱۳	بہرہ و عورت کا روزہ	۴۱۰	بچاؤ کے لیے انظار کی اجازت
۴۱۴	حرف کا روزہ	۴۱۱	حاضر اور غائب ہونے والی حرمت کو
۴۱۵	سیلان حرمت میں حرف کا روزہ نہ کھتا	۴۱۲	انظار کی اجازت۔
۴۱۶	شیخ ہے	۴۱۳	سور سے کی طرف سے روزہ نہ کھتا
۴۱۷	ماشورہ کے روزہ کی تربیت	۴۱۴	روزہ دن کا کفارہ
۴۱۸	یوم ماشورہ کا روزہ چھوٹے کی	۴۱۵	مالیت روزہ میں سقہ کا گم
۴۱۹	ایمانت	۴۱۶	ہاں برچہ کو سقہ کرنا
۴۲۰	ماشورہ کو لانا ہے	۴۱۷	روزہ دار کا بھول کر کھانا لینا

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار
۴۱۵	شب قدر	۴۱۰	دعا انجیر کے دل سے	۵۱۵
۴۲۶	آخری شہرہ میں زیادہ عبادت	۴۱۰	دعا انجیر کے پتے دس ہفتوں کی فضیلت	۵۱۶
۴۲۷	سردیوں کا روزہ	۴۱۱	شہر کے چھ ہفتے	۵۱۷
۴۲۸	کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان	۴۱۲	بریسے سے تین روزے	۵۱۸
۴۲۸	روزہ دار کا تحفہ	۴۱۳	روزہ کی فضیلت	۵۱۹
۴۲۹	عید الفطر اور عید الفطر	۴۱۴	ہیشہ روزہ رکھنا	۵۲۰
۴۲۹	امکات بیٹھنے کے بعد باہر آنا	۴۱۵	تہتر روزہ رکھنا	۵۲۱
۴۳۰	محکمہ کا کسی فرست کے یہ باہر آنا	۴۱۶	حیدرین کا روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۲۲
۴۳۱	غار تراویح	۴۱۷	ایم تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۲۳
۴۳۲	روزہ اظہار کرنے کی فضیلت	۴۱۸	روزہ رکھنے کے سبب کی ممانعت	۵۲۴
۴۳۲	تراویح کا ترقیب اور فضیلت	۴۱۹	سیکھی گرانے کی اجازت	۵۲۵
	الجواب الحج	۴۱۹	دلالت روزہ رکھنا	۵۲۶
		۴۲۰	جنی کا روزہ رکھنا	۵۲۷
۴۳۳	کو کر سکتا حرت	۴۲۰	روزہ دار کا دولت قبول کرنا	۵۲۸
۴۳۳	حج اور عمرہ کا ثواب		قائد کی اجازت کے بغیر ملک کے	۵۲۹
۴۳۵	حج نہ کرنے کا گناہ	۴۲۱	رہلے کا حکم	
۴۳۵	سلطان مزارعہ سوار کا سے حج کی فضیلت	۴۲۱	تھانے مضامین میں تاخیر	۵۳۰
۴۳۵	حج گنتی باہر میں ہے		غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی	۵۳۱
۴۳۶	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک	۴۲۲	فضیلت	
	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے		سائنس پر روزہ کی کف سہے مذکور	۵۳۲
۴۳۷	عمرے کے	۴۲۳	نہیں	
۴۳۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے کہاں سے		روزہ دار تک میں پانی راجے ہرے	۵۳۳
۴۳۷	اعزام باندھا	۴۲۳	میاں تھہ کرے	
	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے		میزبان کی اجازت سے سفر نفل روزہ	۵۳۴
۴۳۸	باندھا	۴۲۴	رکعت چھ	
۴۳۸	حج افراد	۴۲۴	امکات	۵۳۵

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۵۵۷	حج و عمرہ میں کرنا	۵۸۲	حالت اضطرار میں طواف کرنا
۵۵۸	مستحب	۵۸۳	عمر اسعد کو رخصت کرنا
۵۵۹	تیمیر (ایکس) کرنا	۵۸۴	مغاسات سے شروع کرنا
۵۶۰	تیمیر اور عمرہ کی کیفیت	۵۸۵	مغاسات اور مردہ کے درمیان دوڑنا
۵۶۱	تیمیر کے ساتھ داز بلیز کرنا	۵۸۶	سوار پر طواف کرنا
۵۶۲	احرام ہائے وقت قبل کرنا	۵۸۷	طواف کی کیفیت
۵۶۳	غیر حلی کے لیے مقامات احرام	۵۸۸	طواف کرنے والے کا حج اور عمرہ
۵۶۴	حرم کے لیے کونسا لباس جائز نہیں	۵۸۹	کے بعد غار پڑھنا
۵۶۵	تیمیر اور عمرہ نہ چمکنا یا باہر سے	۵۹۰	غار طواف کی قرأت
	پہننا۔	۵۹۱	نگہ بر کر طواف کرنے کی ممانعت
۵۶۶	احرام کے بعد تیس اور جہانک دینا	۵۹۲	غار کعبہ میں داخل ہونا
۵۶۷	حرم کے لیے ہانسی کا قتل	۵۹۳	غار کعبہ میں غار پڑھنا
۵۶۸	حرم کے لیے سیب کی حکم	۵۹۴	تیمیر کعبہ
۵۶۹	حرم کو نکاح کی ممانعت	۵۹۵	حلیم میں غار پڑھنا
۵۷۰	حرم کو نکاح کی اجازت	۵۹۶	عمر اسعد اور مقام ابراہیم کی کیفیت
۵۷۱	حرم کے لیے شکار کھانے کا حکم	۵۹۷	منی کی طرف جانا اور سدواں ٹھہرنا
۵۷۲	حرم کو شکار کا گوشہ کھانے کی ممانعت	۵۹۸	منی سے پہنچنے والوں کا جگہ
۵۷۳	حرم کے لیے دیوانی شکار کا حکم	۵۹۹	منی میں غار قضا کرنا
۵۷۴	بجرا کا شکار	۶۰۰	حرمت میں ٹھہرنا اور دعا کرنا
۵۷۵	داخل کر کے یہے حل	۶۰۱	تمام عرفات شہرے کی جگہ
۵۷۶	کہ کعبہ میں داخل ہونا اور نکلتا	۶۰۲	عرفات سے واپس
۵۷۷	کہ کعبہ میں داخل کرنا	۶۰۳	مزدلفہ میں حشا اور عرب کا کٹھا پڑھنا
۵۷۸	بیعت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا	۶۰۴	امام کو مزدلفہ میں پاس نہ دے کر
۵۷۹	طواف کا طریقہ	۶۰۵	کو پالنا۔
۵۸۰	عمر اسعد سے جہاں تک مل کرنا	۶۰۶	مزدلفہ سے کو مدینہ کی طرف
۵۸۱	عمر اسعد کو مدینہ کی طرف	۶۰۷	مزدلفہ سے طواف آقا سے پہلے

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۴۸۴	بچے کا حج	۴۸۲	چھوٹی چھوٹی نگر میں ماری جائیں
۴۸۵	بہت بڑے سے اور بہت کم کی طرف سے	۴۸۳	ہوان، قناب کے بعد نگر میں مارنا
۴۸۶	حج۔	۴۸۴	سوار ہو کر نگر میں مارنا
۴۸۷	حوان بالا کا دھڑا باب	۴۸۵	نگریں مارنے کا طریقہ
۴۸۸	حوان بالا کا دھڑا باب	۴۸۶	نگریں مارنے سے وقت رگلی کر پڑنا کہہ
۴۸۹	عمروہ کی فضیلت	۴۸۷	ہے۔
۴۹۰	عمروہ کی فضیلت	۴۸۸	اوزٹ اور گائے میں شریک
۴۹۱	تغیم سے عمروہ کرنا	۴۸۹	اوزٹ پر نشان لگانا
۴۹۲	بجراحت سے عمروہ	۴۹۰	ہنگی کا جائزہ دینا
۴۹۳	ماہر جب میں عمروہ کرنا	۴۹۱	عظیم کا ہنگی کے گھے میں ہارٹا
۴۹۴	زی قعدو میں عمروہ	۴۹۲	بکریں کے گھے میں ہارٹا
۴۹۵	رمضان میں عمروہ	۴۹۳	ہنگی مارنے کے حربہ بر کر کیا کیا جائے
۴۹۶	احرام باندھنے کے بعد سرفہم ہونا	۴۹۴	ہنگی پر سوار ہونا
۴۹۷	حج میں شرط لگانا	۴۹۵	سر کے بال کس طرف سے منڈوانے
۴۹۸	شرط کرنا	۴۹۶	شرط کیے جائیں۔
۴۹۹	طواف زیارت کے بعد میں سے کہیں	۴۹۷	بال منڈوانا اور کترانا
۵۰۰	آٹہ	۴۹۸	عمد قس کے بال منڈوانا سے
۵۰۱	مائع صبح کے کوسے احمد دا کہے	۴۹۹	نفع سے پہلے سر منڈوانے اور نگر میں
۵۰۲	طواف و صبح	۵۰۰	مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم
۵۰۳	تمام صرف ایک طواف کہے	۵۰۱	احرام کھڑے پر طواف سے پہلے خبر
۵۰۴	طواف و صبح کے بعد کہ کر میں تین	۵۰۲	لگانا۔
۵۰۵	دن قیام کرنا۔	۵۰۳	حج میں تبلیہ ختم کرنے کا وقت
۵۰۶	حج اور عمروہ سے دلچسپی پر کیا کہے	۵۰۴	عمروہ میں تبلیہ کب ختم کیا جائے
۵۰۷	احرام کی حالت میں مرنے کا بیان	۵۰۵	راستہ کو طواف زیارت کرنا
۵۰۸	حرم کی دکن ہنگوں کا معبر سے علاج	۵۰۶	واپس آنا بطح میں آنا
۵۰۹	حالت احرام میں سر منڈوانے پر نہی	۵۰۷	واپس آنا بطح میں آنا کی دیر

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۵۱۲	اچھا کفن	۴۷۳	۴۹۷	چھوٹوں کے گھر میں مارنے کا بیان
۵۱۳	شیخ اکرم علی اشر علیہ وسلم کا کفن بزرگ	۴۷۴	۴۹۸	حج اکبر
۵۱۵	اہل میت کے لیے کھانا پکانا	۴۷۵		رکنین کو ہتھکڑی لے کر روانہ کرنے کا
	میت کے وقت رخصت پٹیا اور گریبان	۴۷۶	۴۹۹	نفیلت
۵۱۵	پھانسی منع ہے		۴۹۹	طواف میں کام کرنا کیسا ہے
۵۱۵	ممانعت از صر	۴۷۷	۵۰۰	حجر اسود
۵۱۶	میت پر رسدے کی ممانعت	۴۷۸	۵۰۰	زینم کا پانی سے نہانا
۵۱۷	میت پر رسدے کی اجازت	۴۷۹	۵۰۰	حج کے موقع پر مقامات خزار
۵۱۸	جنانہ کے آگے آگے جانا	۴۸۰		
	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کا	۴۸۲		الواب الجنائز
۵۱۸	ممانعت		۵۰۱	بیابان کے لیے ثواب
۵۲۱	جنانہ کے پیچھے چلنا	۴۸۳	۵۰۲	بیابان پر سی
	جنانہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کا	۴۸۳	۵۰۳	موت کی تمنا سے ممانعت
۵۲۱	اجازت		۵۰۳	بیلہ کے لیے پناہ مانگنا
۵۲۲	جنانہ جلوس کے جانا	۴۸۴	۵۰۵	دیسیت کی تحریک
۵۲۲	احد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۴۸۵	۵۰۵	تسائی اور عقیقہ کی مالک کی وصیت
۵۲۳	جنانہ میں حاضر ہونا	۴۸۶		موت کے وقت جلد کو تقیق اور اس
۵۲۳	مسلے غلے کی یاد	۴۸۷	۵۰۶	کے لیے دعا
۵۲۳	جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۴۸۸	۵۰۷	موت کے وقت جان کنی کی سختی
۵۲۳	میت پر میر کی نفیست	۴۸۹	۵۰۷	موت کے وقت امید و خوف
۵۲۵	تجکیر سے جنانہ	۴۹۰	۵۰۷	تجکیر سے موت
۵۲۶	جنانہ میں کیا پھانسی جائے	۴۹۱	۵۱۰	موت کے شرم میں صبر کرنا
۵۲۷	قلم جنازہ میں سونے کا تھوڑا ٹپکانا	۴۹۲	۵۱۰	سونا کو بوسیدنا
	قلم جنازہ اور میت کے لیے غذا و صحت کا	۴۹۳	۵۱۰	حل میت
۵۲۸	طریقہ		۵۱۲	میت کو خوشبو دینا
۵۲۹	طریقہ طرب کے وقت قلم جنازہ پھانسی	۴۹۴	۵۱۲	میت کو حل دے کر خود حل کرنا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۵۴۵	شہداء کون ہیں؟	۵۳۰	پچھلے پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۴۶	خاٹھوں سے بھاگنا منع ہے	۵۳۱	پیدا ہونے کے بعد بھی درمے قیاس کی
۵۴۶	اللہ کی طاقات چاہنا	۵۳۱	نہ ہوتی۔
۵۴۷	طرد کشی کر کے دے کا حکم	۵۳۱	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا
۵۴۸	قرض دار کی نماز جنازہ	۵۳۱	نماز جنازہ میں اہم کہیں کھڑا ہو
۵۴۹	خطاب قبر	۵۳۲	شہید کی نماز جنازہ دھڑکتا
۵۵۰	مہیت رعد کو قسمی دینا	۵۳۲	قبر پر نماز جنازہ
۵۵۰	جسد کے دھارے دے کی فضیلت	۵۳۲	بخاشی کی نماز جنازہ
۵۵۱	جنگہ جلدی لے جانا	۵۳۲	نماز جنازہ کی فضیلت
۵۵۱	فضیلت تعزیت	۵۳۵	غزوات بالا کا دوسرا باب
۵۵۱	نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	۵۳۵	جنازہ کے لیے کھڑا ہونا
۵۵۲	قرض کی داہیگی تک سونے کی جان بھلی	۵۳۶	جنازہ کے لیے نہ اٹھنا
	رہتی ہے۔	۵۳۷	لحد کی فضیلت
		۵۳۷	میت کو قبر میں اتارنے وقت کیا کہنا
		۵۳۸	قبو کی میت کے نیچے کپڑا پھانا
۵۵۳	ترک نکاح کی ممانعت	۵۳۹	قبر برابر کرنا
۵۵۳	نکاح کے لیے دیندار کا انتخاب	۵۳۹	قبول کر دینا اور ان پر مٹھنا
۵۵۵	تین مضامین پر نکاح	۵۴۰	قبر مل کر گچ کرنا اور ان پر رکھنا
۵۵۵	تکبیر کو دیکھنا	۵۴۰	قبرستان میں داخل ہونے کے وقت کیا
۵۵۶	اطمان نکاح	۵۴۰	کہے۔
	نکاح کرنے والے کو کیا، لفظ ہے	۵۴۱	زیادت قبور
۵۵۷	جائیں۔	۵۴۱	مرد کے لیے زیادت قبور کی ممانعت
۵۵۷	بیری کے پاس جائے تو کیل ہے	۵۴۲	موتی کے لیے زیادت قبور
۵۵۸	نکاح کے لیے اچھے امتیازات	۵۴۲	سات کو دفن کرنا
۵۵۸	دلیمہ	۵۴۳	میت کے لیے اچھے کلمات استعمال
۵۵۹	موت قبور کرنا	۵۴۳	جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا قلب

البواب النکاح

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۶۰۹	خودکشی سے حسن موکل	۵۹۲	کسی حریت کو دیکھئے اور وہ بھی معلوم ہو۔	۷۸۰
۶۰۹	باب کے کٹنے پر طلاق دینا	۵۹۳	خاندان کے حقوق	۷۸۱
۶۰۹	ایک حریت دوسری کو طلاق نہ دلائے	۵۹۵	بیوی کے حقوق	۷۸۲
۶۱۰	دیوانہ اور بے کھجک طلاق کا حکم	۵۹۶	حریت سے غیر نظری حرکت کرنا منع ہے	۷۸۳
۶۱۱	حاضر حریت کی حریت	۵۹۷	قتل کو زینت کے ساتھ برہانا منع ہے	۷۸۴
۶۱۲	بیوی کا حد	۵۹۷	غیرت	۷۸۵
	ظہار دینے کا کفارہ اور اگر نہ سے پہلے	۵۹۸	حریت کی ایسی سفر کرنا منع ہے	۷۸۶
۶۱۳	جناح کرنا۔		خاندان کا عدم رجوع کی کسی حریت	۷۸۷
۶۱۳	کفارہ ظہار	۵۹۹	کے پاس جانے کی مخالفت	
۶۱۳	محبت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۵۹۹	غزوہ بالا کا دوسرا باب	۷۸۸
۶۱۵	لعن کرنا	۶۰۰	حریت کا پردہ	۷۸۹
۶۱۷	بیوی حریت حدت کہاں گزاسے	۶۰۰	خاندان کو پریشان کرنا منع ہے	۷۹۰
	البواب البیوع		البواب الطلاق واللعان	
۶۱۸	مشقبات شیار کا ترک	۶۰۰	سنت طلاق	۷۹۱
۶۱۸	سودگان	۶۰۱	طلاق بائن	۷۹۲
۶۱۹	جھوٹ اور عرب کاری کی حرمت	۶۰۵	بیوی کو تیسرا معاہدہ تیسرے ہاتھ کے	۷۹۳
	۲ جہول کو ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجارت	۶۰۶	الفاظہ کتا۔	
۶۱۹	کا خطاب دینا	۶۰۳	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۷۹۴
۶۲۰	سود سے پر جہول قسم کھانا	۶۰۴	تین طلاق والی کے لیے مگر اور نفقہ	۷۹۵
۶۲۱	صبح سویرے تجارت کے لیے نکلتا	۶۰۵	نکاح سے پہلے طلاق نہیں	۷۹۶
۶۲۱	ایک مقرر وقت کے وعدہ پر خریداری	۶۰۶	لڑکی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۷۹۷
۶۲۳	خراش کا رد کرنا	۶۰۶	دل میں طلاق کا خیال آنا	۷۹۸
۶۲۳	تاپ تول	۶۰۷	طلاق میں سنجیدگی اور مذاق	۷۹۹
۶۲۳	نیلام کرنا	۶۰۷	خلع کرنا	۸۰۰
۶۲۳	دریہ خاں کا بیٹا	۶۰۸	خلع حاصل کرنے والی عورتیں	۸۰۱

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۴۴۳	کئی شخص منس مرقہ کے پاس پتا مال پائے کیا حکم ہے۔	۴۲۵	جملہ قافلہ کے قبضوں پہنچنے سے پہلے اس سے عادات کیا ہے۔
۴۴۳	مسلمان کسی ذی کار شراب پیچنے کے لیے شہر سے۔	۴۲۵	خبردار دیکھتا ہے اس کا سہارا نہیں
۴۴۳	اما جی امانت	۴۲۶	ملائے دروازہ کی ممانعت
۴۴۵	سختار پیر تاملی دیکھا ہے	۴۲۷	گجریں پکھنے سے پہلے بیچنا
۴۴۵	ذیو احمد مذکور	۴۲۷	مظاہرہ کا عمل نیچے کی ممانعت
۴۴۶	دعوتِ مذہب سے بغیر بالہ بیچنا	۴۲۸	دھرم کے کیا پتے دیکھا ہے
۴۴۷	مال سہا پیر کرنے کے لیے جبری قسم کھانا	۴۲۹	ایک سوسے میں دو سوسے
۴۴۸	بالع اور مشتری کا اجتماع	۴۲۹	۳ چیزیں دیکھا ہے
۴۴۸	منزلت سے نام نہ پانی بیچنا	۴۳۱	حق ملا کا بیچا اندر مہر کرنا ہے
۴۴۹	جنس کرانے کی اجرت لینا	۴۳۲	بالہ کے بیسے بالہ اور بیچنا
۴۴۹	سختی کی قیمت	۴۳۲	مدن ظالم کے بیسے ایک غلام غویا
۴۵۰	سیگی لگو سے لے کر کما کی	۴۳۳	گھیرنے کے بعد گھیرنے کا بیچنا
۴۵۰	سیگی لگو نے کہا جرت سے لے کر اجازت	۴۳۳	بیج صرف
۴۵۱	سختی لگو کی قیمت لینا	۴۳۴	پیرزادہ لگو کے بعد گجریں اور مالدار
۴۵۲	لگو نے مال برتنوں کی خرید و فروخت منع ہے	۴۳۴	لگو کا طریقہ کار
۴۵۲	نظام نیچے ملت مدد بھائیوں یا مال بیٹے میں تفویض کرنا۔	۴۳۶	بالع اور مشتری کو ان ترقی سے پہلے
۴۵۲	نظام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا۔	۴۳۸	جو آدمی بیچ میں دھوکہ کھا جائے
۴۵۳	سفر کا دستہ کے بارے میں کھانا	۴۳۹	دعوتِ مذہب سے بغیر بالہ بیچنا
۴۵۵	فروغ فرضی کا اشتہار کی ممانعت	۴۴۰	بالہ نیچے ملت سرائی کی شرط کرنا
۴۵۵	قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا	۴۴۰	رہن سے نفع اٹھانا
۴۵۵	اپنے بھائی کے سوسے پر سدا کرنا	۴۴۰	سوتے اور گھنے مال اور خریدنا
۴۵۶	شراب پیچنے کی ممانعت	۴۴۱	شرط ملا کی ممانعت
		۴۴۲	تجارت میں نفع
		۴۴۳	ملائے کے پاس اما جی کے لیے مال
		۴۴۳	پیرزادہ لگو ہے۔

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار
۶۵۹	ملک کا اجاعت وغیر مفصلہ وغیر	۶۵۹	۸۹۰	۶۵۹
۶۶۰	مردار کی کھانہ اور تہی کا بیچنا	۶۶۰	۸۹۱	۶۶۰
۶۶۱	بیمہ واپس لینے کی ممانعت	۶۶۱	۸۹۲	۶۶۱
۶۶۲	عزایا اور اس کی اجازت	۶۶۲	۸۹۳	۶۶۲
۶۶۳	دلی میں قیمت زیادہ لگانا	۶۶۳	۸۹۴	۶۶۳
۶۶۴	وکیل میں زیادہ دینا	۶۶۴	۸۹۵	۶۶۴
۶۶۵	تنگ دست کو صحت دینا اور اس سے	۶۶۵	۸۹۶	۶۶۵
۶۶۶	فرمان برتانا	۶۶۶	۸۹۷	۶۶۶
۶۶۷	مالدار کا اس کے قرض میں تاخیر کرنا	۶۶۷	۸۹۸	۶۶۷
۶۶۸	منازلہ اور طمع	۶۶۸	۸۹۹	۶۶۸
۶۶۹	غلام اور صل میں بیع مسلم	۶۶۹	۹۰۰	۶۶۹
۶۷۰	شرک زمین سے کہی اپنی حسرت پارسے	۶۷۰	۹۰۱	۶۷۰
۶۷۱	قرآن کا حکم	۶۷۱	۹۰۲	۶۷۱
۶۷۲	حجارت اور محالوت	۶۷۲	۹۰۳	۶۷۲
۶۷۳	بیع میں دھوکہ دینا	۶۷۳	۹۰۴	۶۷۳
۶۷۴	ادنیٰ اور دیگر جائز قرض لینا	۶۷۴	۹۰۵	۶۷۴
۶۷۵	قرض کا تقاضا کیسے کرنا	۶۷۵	۹۰۶	۶۷۵
۶۷۶	مسجد میں خرید و فروخت کا حکم	۶۷۶	۹۰۷	۶۷۶
۶۷۷	البواب الاحکام	۶۷۷	۹۰۸	۶۷۷
۶۷۸	کامیابی کی فضیلت	۶۷۸	۹۰۹	۶۷۸
۶۷۹	کامیابی کا مفصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی	۶۷۹	۹۱۰	۶۷۹
۶۸۰	کامیابی کے مفصلہ کو سے	۶۸۰	۹۱۱	۶۸۰
۶۸۱	عادل حاکم کی فضیلت	۶۸۱	۹۱۲	۶۸۱
۶۸۲	کامیابی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے	۶۸۲		
۶۸۳	مفصلہ نہیں کرنا چاہیے	۶۸۳		
۶۸۴	رعایا کی خبر گیری	۶۸۴		
۶۸۵	کامیابی حالت نفس میں مفصلہ نہ دے	۶۸۵		
۶۸۶	حاکم کا تحائف قبول کرنا	۶۸۶		
۶۸۷	مفصلہ سے حسن و شرفیت لینے اور لینے والا	۶۸۷		
۶۸۸	تخفہ اور دعوت قبول کرنا	۶۸۸		
۶۸۹	اگر خبر مستحق کے حق میں مفصلہ ہو جائے تو	۶۸۹		
۶۹۰	اس سے پیش لیا جائے نہیں۔	۶۹۰		
۶۹۱	ملک کے دام گواہ اور ملکی طریقہ پر قسم	۶۹۱		
۶۹۲	گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا	۶۹۲		
۶۹۳	شرک نظام میں سے اپنا حصہ سزا دکرنا	۶۹۳		
۶۹۴	غیر مسلم کے لیے کوئی چیز بیکرنا	۶۹۴		
۶۹۵	رہنما کا حکم	۶۹۵		
۶۹۶	لوگوں کے درمیان صلح کرانا	۶۹۶		
۶۹۷	فوجی کی دیوار میں کلوی لگانا	۶۹۷		
۶۹۸	بیکہ قسم	۶۹۸		
۶۹۹	اختلاف کی صورت میں دست بردار ہونا یا جملے	۶۹۹		
۷۰۰	بیکہ باپ کی جائی کی صورت میں لڑکے	۷۰۰		
۷۰۱	کو اختیار دیا جائے۔	۷۰۱		
۷۰۲	بیکہ بیٹے کے دل سے خرچ کر سکتا ہے	۷۰۲		
۷۰۳	کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو	۷۰۳		
۷۰۴	کیا حکم ہے۔	۷۰۴		
۷۰۵	مردار و محنت کی حد بلوغ	۷۰۵		
۷۰۶	مرد کی مال سے نکاح کا حکم	۷۰۶		
۷۰۷	ایک شخص کی زمین پرست جگہ پر ترپانی کا حکم	۷۰۷		
۷۰۸	نگہ مست کامرتے وقت غلام آزاد کرنا	۷۰۸		
۷۰۹	برشتہ عمار کا غلامی میں آ جانا	۷۰۹		

صفحہ نمبر	صفحہ	صفحہ نمبر	صفحہ
۷۰۳	سادہ کر قتل کرنا	۹۳۶	۹۸۵
۷۰۴	قتل کے دلی کو تسلیم کرنا	۹۳۷	۹۸۶
۷۰۵	شہر کی حفاظت	۹۳۸	۹۸۷
۷۰۵	جنس کی دیت	۹۳۹	۹۸۷
۷۰۶	کانر کے حصے سلطان کو قتل نہ کیا جائے	۹۴۰	۹۸۸
۷۰۷	ظلم کو قتل کرنا	۹۴۱	
۷۰۷	غلام کی دیت سے قیمت کا حصہ	۹۴۲	۹۸۹
۷۰۷	تعماس	۹۴۳	۹۸۹
۷۰۸	آپ کا میاں تہہ کرنا	۹۴۴	۹۹۰
۷۰۸	بیمہ مال کی حفاظت میں سرحد والا نہیں ہے	۹۴۵	۹۹۱
۷۰۸	تعماس	۹۴۶	۹۹۲
۷۱۰			۹۹۳
	البواب الحدود		۹۹۳
۷۱۱	جہاں پر حد واجب نہیں	۹۴۷	۹۹۵
۷۱۱	حد کا ساقط کرنا	۹۴۸	
۷۱۲	سلطان کی پردہ پرشی	۹۴۹	
۷۱۳	حد میں متیقن کرنا	۹۵۰	۹۹۷
	محرکات اپنے اپنے اقرار سے پھر جائے تو	۹۵۱	۹۹۸
۷۱۳	حد کا نقطہ ہر جال ہے		۹۹۸
۷۱۵	حد میں سنا کر سن کرنا	۹۵۲	۹۹۹
۷۱۵	حقیقی دم	۹۵۳	۹۹۹
۷۱۶	شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا	۹۵۴	۱۰۰
۷۱۸	خزان ہالہ کا دوسرا باب	۹۵۵	۱۰۰
۷۱۹	ہالی کتاب کو سنگسار کرنا	۹۵۶	۱۰۱
۷۱۹	حد داخل کرنا	۹۵۷	۱۰۱
۷۲۰	حد کو کھانا گنا دیں	۹۵۸	۱۰۲
۹۱۳	کسی کا زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا		
۹۱۴	انوار کو علیحدہ دیتے وقت سادات کا ٹھکانا		
۹۱۵	حق شفعہ		
۹۱۶	غائب کے لیے حق شفعہ		
۹۱۷	حد و حد سے متعلق دیت پر حق شفعہ		
	آئی نہیں رہتا		
۹۱۸	شریک کے لیے حق شفعہ		
۹۱۹	گرمی پڑی چیز اسگم شدہ مالہ کا حکم		
۹۲۰	احکام وقت		
۹۲۱	چمپا پیر کا زمین کرنا سات ہے		
۹۲۲	خبر زمین کا آباد کرنا		
۹۲۳	جاگیر بخشنا		
۹۲۴	دعوت لگانے کی غنیمت		
۹۲۵	کھیتی باڑی کرنا		
	البواب الدیات		
۹۲۶	دیت میں کٹھا دنٹ ہیں		
۹۲۷	نقد کی صلہ دیت		
۹۲۸	ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی نکلا ہو		
۹۲۹	انگیوں کی دیت		
۹۳۰	دیت سات کرنا		
۹۳۱	کسی کا سر قحڑ سے کھنڈے کا سزا		
۹۳۲	تہل مری		
۹۳۳	خون کا فیصلہ		
۹۳۴	بپ بیٹے کو قتل کرے کر کیا حکم ہے		
۹۳۵	تین آئل کے مالک سلطان کا قتل یا زخم		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
۷۶۳	تذکرہ لہذا	۷۶۳	۱۰۲۳	۱۰۰۲
۷۶۵	نہیں کر کے مندرجہ ذیل کی قسم کھاتے تھے	۷۶۵	۱۰۲۵	۱۰۰۳
۷۶۵	نظام آزاد کرنے کا کتاب	۷۶۶	۱۰۲۶	۱۰۰۴
۷۶۶	۵۵ کوٹلی پورہ اس کے کا کلاس	۷۶۷	۱۰۲۷	۱۰۰۵
۷۶۷	شقت میں ڈانٹنے والی نذر کا حکم	۷۶۸	۱۰۲۸	۱۰۰۶
۷۶۷	سیت کی طرف سے نقد پھینکا کرنا	۷۶۸	۱۰۲۹	۱۰۰۷
۷۶۸	نظام آباد کرنے کی فضیلت	۷۶۸	۱۰۳۰	۱۰۰۸
	الواب السیر	۷۶۸	۱۰۳۱	۱۰۰۹
۷۶۸	طوائف سے پہلے درجہ اسلم	۷۶۹	۱۰۳۲	۱۰۱۰
۷۶۹	حرمی لہجہ میں سبھر ہوا میں کسی کو قتل نہ کیا جائے	۷۷۰	۱۰۳۳	۱۰۱۱
۷۷۰	فوج میں ملتا اور نہ ملتا	۷۷۰	۱۰۳۴	۱۰۱۲
۷۷۰	آگ لگنا اور نہ لگنا	۷۷۱	۱۰۳۵	۱۰۱۳
۷۷۱	مال غنیمت	۷۷۱	۱۰۳۶	۱۰۱۴
۷۷۱	گھوڑا کا حصہ	۷۷۲	۱۰۳۷	۱۰۱۵
۷۷۲	چھوٹے لشکر	۷۷۲	۱۰۳۸	۱۰۱۶
۷۷۳	مال غنیمت سے کسی کو حصہ دیا جائے	۷۷۳	۱۰۳۹	۱۰۱۷
۷۷۳	کیا نظام کو حصہ دیا جائے گا	۷۷۴	۱۰۴۰	۱۰۱۸
۷۷۴	کیا دہلی کو حصہ دیا جائے	۷۷۴	۱۰۴۱	۱۰۱۹
۷۷۵	شرکیں کے برحق استعمال کرنا	۷۷۵	۱۰۴۲	۱۰۲۰
۷۷۶	فرجیوں کو انعام دینا	۷۷۶	۱۰۴۳	۱۰۲۱
۷۷۷	مقتول کا سالانہ قاتل کے لیے ہے	۷۷۷	۱۰۴۴	۱۰۲۲
۷۷۷	لقیم سے پہلے مل غنیمت خرچ کرنا	۷۷۸	۱۰۴۵	۱۰۲۳
۷۷۸	مادر قید کی حوصلہ سے صحبت نہ کرنا	۷۷۸	۱۰۴۶	۱۰۲۴
۷۷۸	شرکیں کے کھانے	۷۷۹	۱۰۴۷	۱۰۲۵
۷۷۹	قیدیوں کو ایک ایک کرنا			

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۷۹۴	فتح مکہ کے دن اعلان مکہ	۷۹۹	۱۰۴۸	قیدوں کو قتل کرنا اور قید لینا
۷۹۵	قرآن کے مستحب اور قات	۷۸۰	۱۰۴۹	مردوں اور بچوں کو قتل کرنا
۷۹۶	بدنہالی	۷۸۱	۱۰۵۰	کھار کو نہ جیلانا
۷۹۷	جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت	۷۸۲	۱۰۵۱	مال غنیمت میں خیانت
	الابواب فضائل الجہاد	۷۸۲	۱۰۵۲	مردوں کی جنگ میں شرکت
۷۹۸	جہاد کی فضیلت	۷۸۳	۱۰۵۳	خسروں کے تحائف قبول کرنا
۷۹۹	جہاد کی سمت	۷۸۳	۱۰۵۴	سجدہ مشرک
۷۹۹	جہاد میں روزہ رکھنا	۷۸۳	۱۰۵۵	محبت اور غلام کا کس کو ایمان دینا
۸۰۰	جہاد میں مال خرچ کرنا	۷۸۵	۱۰۵۶	جہاد شکنی
۸۰۰	جہاد میں غنیمتوں کی فضیلت	۷۸۵	۱۰۵۷	قیامت کے دن جہاد میں کون جیتا اور کون ہارے گا
۸۰۱	جہاد کرنا مان جنگ دینا	۷۸۶	۱۰۵۸	ناراضی کے حکم پر لڑنا ہونا
۸۰۲	اللہ کی راہ میں قتل کا بدلہ لینا اور ہونا	۷۸۶	۱۰۵۹	قسم کا پورا کرنا
۸۰۲	جہاد میں پہننے والی مرد و عورت	۷۸۶	۱۰۶۰	جور سے جبر لینا
۸۰۲	اللہ کے راستے میں جہاد پانا	۷۸۸	۱۰۶۱	زمین کے مال سے کس کو لینا جائز ہے
۸۰۳	جہاد کے لیے گھڑا رکھنا	۷۸۸	۱۰۶۲	جہاد
۸۰۳	اللہ کے راستے میں حیران فازی	۷۸۹	۱۰۶۳	بیعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
۸۰۳	اسلامی سرحدوں کی حفاظت	۷۸۹	۱۰۶۴	بیعت کرنا
۸۰۵	شہید کا ثواب	۷۹۰	۱۰۶۵	غلام کی بیعت
۸۰۶	اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہاد کی فضیلت	۷۹۰	۱۰۶۶	مردوں کی بیعت
۸۰۶	سندھ کے راستے جہاد کرنا	۷۹۰	۱۰۶۷	اصحاب بدر کی تعداد
۸۰۷	ریاکاری اور طلب دنیا کے لیے لڑنا	۷۹۱	۱۰۶۸	غص (یا خجواں حصہ)
۸۰۸	مخ دشام جہاد میں جانے کی فضیلت	۷۹۱	۱۰۶۹	تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا
۸۰۹	کون کون جہاد میں	۷۹۲	۱۰۷۰	اہل کتاب کو سام کرنا
۸۱۰	شہادت کی دعا مانگنا	۷۹۳	۱۰۷۱	مشرکین کے ساتھ لڑنا بیعت
۸۱۰	جہاد کا ثواب اور نیکوئی کے لیے اللہ تعالیٰ کی دعا	۷۹۳	۱۰۷۲	جزیرہ عرب سے بیرون ہونے کا اخراج
			۱۰۷۳	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۱۰۹۸	آلہ کی راہ میں زخمیں مٹانا	۸۱۱	۱۱۲۲
۱۰۹۹	کون عمل افضل ہے	۸۱۱	۱۱۲۳
۱۱۰۰	پتھر میں انیس	۸۱۲	۱۱۲۴
۱۱۰۱	شہید کا اعزاز	۸۱۲	۱۱۲۵
			۱۱۲۶
			۱۱۲۷
			۱۱۲۸
			۱۱۲۹
			۱۱۳۰
			۱۱۳۱
			۸۱۳
			۸۱۴
			۸۱۵
			۸۱۶
			۸۱۷
			۸۱۸
			۸۱۹
			۸۲۰
			۸۲۱
			۸۲۲
			۸۲۳
			۸۲۴
			۸۲۵
			۸۲۶
			۸۲۷
			۸۲۸
			۸۲۹
			۸۳۰
			۸۳۱
			۸۳۲
			۸۳۳
			۸۳۴
			۸۳۵
			۸۳۶
			۸۳۷
			۸۳۸
			۸۳۹
			۸۴۰
			۸۴۱
			۸۴۲
			۸۴۳
			۸۴۴
			۸۴۵
			۸۴۶
			۸۴۷
			۸۴۸
			۸۴۹
			۸۵۰
			۸۵۱
			۸۵۲
			۸۵۳
			۸۵۴
			۸۵۵
			۸۵۶
			۸۵۷
			۸۵۸
			۸۵۹
			۸۶۰
			۸۶۱
			۸۶۲
			۸۶۳
			۸۶۴
			۸۶۵
			۸۶۶
			۸۶۷
			۸۶۸
			۸۶۹
			۸۷۰
			۸۷۱
			۸۷۲
			۸۷۳
			۸۷۴
			۸۷۵
			۸۷۶
			۸۷۷
			۸۷۸
			۸۷۹
			۸۸۰
			۸۸۱
			۸۸۲
			۸۸۳
			۸۸۴
			۸۸۵
			۸۸۶
			۸۸۷
			۸۸۸
			۸۸۹
			۸۹۰
			۸۹۱
			۸۹۲
			۸۹۳
			۸۹۴
			۸۹۵
			۸۹۶
			۸۹۷
			۸۹۸
			۸۹۹
			۹۰۰

نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ
۸۵۰	ایک جتنا بین کر پنا کر رہے	۱۱۷۱	۸۳۵	۱۱۳۵	پرستین پنا
۸۵۱	ایک جتنا بین کر پنے کا جانت	۱۱۷۲	۸۳۵	۱۱۳۶	دباخت شد چڑے کا حکم
۸۵۱	پسے کس پاؤں میں جوتا پنے	۱۱۷۳	۸۳۷	۱۱۳۷	تہیز کو گھینا
۸۵۲	کپڑے میں پرند لگانا	۱۱۷۴	۸۳۷	۱۱۳۸	مر توں کو دامن ٹکانے کا اجالت
۸۵۲	گیسو مبارک	۱۱۷۵	۸۳۸	۱۱۳۹	اولی کپڑا پنا
۸۵۳	صوبہ کرام کی فریاں	۱۱۷۶	۸۳۸	۱۱۴۰	سیا و عمارت
۸۵۳	تہیز کلاں تک لگانا جائے	۱۱۷۷	۸۳۹	۱۱۴۱	سنے کی اگر ٹھی پنا شے ہے
۸۵۳	لڑی پہ عمارت	۱۱۷۸	۸۴۰	۱۱۴۲	ماری کی اگر ٹھی پنا
۸۵۳	سبے اور تیل کی اگر ٹھی	۱۱۷۹	۸۴۰	۱۱۴۳	بگڑ ٹھی کا مستحب ٹھیکہ
۸۵۳	ٹوٹی کپڑا پنے کے ممانعت	۱۱۸۰	۸۴۰	۱۱۴۴	ماریں باقریں اگر ٹھی پنا
۸۵۵	یہی چاند	۱۱۸۱	۸۴۱	۱۱۴۵	بگڑ ٹھی کا نقش
			۸۴۲	۱۱۴۶	تھوڑے کی ممانعت
	البواب الا طمر		۸۴۲	۱۱۴۷	تھوڑے سے لالہ کا منزل
۸۵۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ	۱۱۸۲	۸۴۲	۱۱۴۸	غداں لگانا
	کر کھایا کرتے تھے۔		۸۴۳	۱۱۴۹	بال رکھنا اور گیسو بڑھانا
۸۵۵	خود گوش کھانا	۱۱۸۳	۸۴۳	۱۱۵۰	معداد نگہی کرنے کی ممانعت
۸۵۶	گروہ کا کیا ہے	۱۱۸۴	۸۴۳	۱۱۵۱	سرور لگانا کہہ کس سرور پنا شے ہے۔
۸۵۶	بجرا کا کھانا	۱۱۸۵	۸۴۵	۱۱۵۲	مسنوی بال بگڑنا
۸۵۷	گھوڑے کا گوش کھانا	۱۱۸۶	۸۴۶	۱۱۵۳	ریشمی زین پر شیش کی ممانعت
۸۵۸	گھوڑے گروہ کے گوش کا حکم	۱۱۸۷	۸۴۶	۱۱۵۴	نیا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک
۸۵۹	کھار کے بڑوں میں کھانا	۱۱۸۸	۸۴۶	۱۱۵۵	کرتر پنا
۸۶۰	گھی میں چر ابر جائے تو اس کا حکم	۱۱۸۹	۸۴۸	۱۱۵۶	نیا کپڑا پنے وقت کیا ہے
۸۶۰	بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت	۱۱۹۰	۸۴۸	۱۱۵۷	چتر پنا
۸۶۱	انگلیاں چاٹنا	۱۱۹۱	۸۴۹	۱۱۵۸	ماتحتی پر سونا بٹوانا
۸۶۱	نقد مرچے کو کیا کیا جائے	۱۱۹۲	۸۴۹	۱۱۵۹	دھندلے کا کمال استعمال کرنا
۸۶۲	کھانے کے بعد دیاں سے کھانا کر رہے	۱۱۹۳	۸۵۰	۱۱۶۰	نعلین مبارک

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۸۷۵	مکھی کو کھجور کے ساتھ مارا گیا	۸۶۲	حسن اور حسینہ کا کھانا
۸۷۵	ادھر سے پھیلنے کا حکم	۸۶۲	پکا ہوا حسن کھانے کا اجازت
۸۷۶	کھانے سے پہلے اور بعد کا تہہ نہ کرنا اور	۸۶۲	کسے وقت پر تین ڈھانکنا نیز چلنے اور
۸۷۶	کھا کرنا۔	۸۶۳	آگ کو بجھا دینا
۸۷۶	کھانے سے پہلے وضو کرنا	۸۶۵	دھکچھوڑ کر مارا گیا
۸۷۷	کھانا کھانا	۸۶۵	کھجور کا استعمال
۸۷۷	تھیلے کا کھانا	۸۶۵	کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا
۸۷۸	غلام کے ساتھ کھانا	۸۶۶	ہندو کے ساتھ کھانا کھانا
۸۷۸	کھانا کھانے کی نصیحت	۸۶۶	دوسری ایک آنت میں کھانا ہے
۸۷۹	رات کے کھانے کی نصیحت	۸۶۷	ایک آدمی کا کھانا دودھ کو کافی ہے
۸۷۹	کھانے پر بیم اللہ پڑھنا	۸۶۸	دوسری کھانا
۸۸۱	پکے ہاتھ دھو کر کھانا کرنا	۸۶۸	خمس کھانے کے نام سے جانوروں کا گوشت
	البواب الاشریہ	۸۶۹	مرغ کھانا
	تربال کا حکم	۸۷۰	سرخاب کا گوشت کھانا
۸۸۲	برشتہ آگ پھر ملے	۸۷۰	بجنا ہوا گوشت کھانا
۸۸۲	میں کا نواہ پینا نشہ لگے اس کا تھوڑا	۸۷۰	ٹیک لگا کھانا
۸۸۳	پینا بھی ملے	۸۷۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹھی چیز اور
۸۸۳	بزرگھوڑے کا بیض	۸۷۱	شہد پسند تھا
	کھانے کے خلی چربی برتن اور بزرگوں	۸۷۱	شہد پر زیادہ نکلتا
۸۸۵	کھانے میں بیض بننے کی ممانعت	۸۷۲	شریر کی نصیحت
۸۸۵	تربال میں بیض بنانے کا اجازت	۸۷۳	گوشت خاتون سے لڑنا
۸۸۶	شکینہ سے بیض بننا	۸۷۳	چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت
۸۸۶	میں غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے	۸۷۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین
۸۸۷	بکی کی کھجور کا	۸۷۳	گوشت
۸۸۸	سناہ پھنکی کے بھننے میں چنی پینا	۸۷۴	سکھ
		۸۷۵	تربال کو کھانے کے ساتھ کھانا

سورہ نمبر	صفحہ نمبر	مضامین	سورہ نمبر	صفحہ نمبر	مضامین	سورہ نمبر
۹۰۱	۸۸۸	بچوں پر رحم کرنا	۱۲۶۲	۸۸۸	کلمہ جو کہہنے کی عادت	۱۲۶۸
۹۰۲	۸۸۹	لوگوں پر رحم کرنا	۱۲۶۳	۸۸۹	کلمہ جو کہہنے کی اجالت	۱۲۶۹
۹۰۳	۸۸۹	خیر خواہی	۱۲۶۴	۸۸۹	برحق میں سانس لینا	۱۲۷۰
۹۰۴	۸۹۰	مسلمان کی مسلمان پر شفقت	۱۲۶۵	۸۹۰	دیارِ راسخ کے کرپنا	۱۲۷۱
۹۰۵	۸۹۱	مسلمان کی پردہ پرشی	۱۲۶۶	۸۹۱	پانی میں پھر بکنا سچ ہے	۱۲۷۲
۹۰۶	۸۹۱	مسلمان سے مصیبت دور کرنا	۱۲۶۷	۸۹۱	برحق میں سانس لینا کر وہ ہے	۱۲۷۳
۹۰۷	۸۹۱	شرک عاقبات کی عاقبت	۱۲۶۸	۸۹۱	شکیزہ (دھیر) اندھا کہہ پانی پینا	۱۲۷۴
۹۰۸	۸۹۲	مسلمان بھائی کی غمخواری	۱۲۶۹	۸۹۲	منہ پر ہوا سسٹہ میں اجالت	۱۲۷۵
۹۰۹	۸۹۲	محبت	۱۲۷۰	۸۹۲	پیسے میں دھننی طرف داسے زیادہ مقدار میں	۱۲۷۶
۹۱۰	۸۹۳	حد	۱۲۷۱	۸۹۳	پلانتے والا آخر میں پیسے	۱۲۷۷
۹۱۱	۸۹۳	باہمی دشمنی	۱۲۷۲	۸۹۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی	۱۲۷۸
۹۱۲	۸۹۳	باہمی صلح کرنا	۱۲۷۳			
۹۱۳	۸۹۳	خیانت اور دھوکہ	۱۲۷۴			
۹۱۴	۸۹۳	پشیمانی کے حقوق	۱۲۷۵	۸۹۳	باب اب البر والصلۃ	
۹۱۵	۸۹۳	خادم سے اچھا سلوک کرنا	۱۲۷۶	۸۹۳	باب سے اچھا سلوک کرنا	۱۲۷۹
۹۱۶	۸۹۵	خادم کو مارنا اور گالی دینا	۱۲۷۷	۸۹۵	افضل اعمال	۱۲۸۰
۹۱۷	۸۹۵	خادم کا ادب	۱۲۷۸	۸۹۵	باب باپ کا رضا مندی کا فضیلت	۱۲۸۱
۹۱۸	۸۹۶	خادم کو معاف کر دینا	۱۲۷۹	۸۹۶	باب باپ کی نافرمانی	۱۲۸۲
۹۱۹	۸۹۶	اولاد کو ادب سکھانا	۱۲۸۰	۸۹۶	باب کے دو قول کا عزت کرنا	۱۲۸۳
۹۲۰	۸۹۷	بدیہ قبول کرنا اور اس کا بددینا	۱۲۸۱	۸۹۷	خانہ کے ساتھ نکی	۱۲۸۴
۹۲۱	۸۹۸	محسن کا شکر ادا کرنا	۱۲۸۲	۸۹۸	باب باپ کی دعا	۱۲۸۵
۹۲۲	۸۹۸	بچے کے کام	۱۲۸۳	۸۹۸	حقوق والدین	۱۲۸۶
۹۲۳	۸۹۹	حارثیت دینا	۱۲۸۴	۸۹۹	تفح رومی بطور رمی	۱۲۸۷
۹۲۴	۸۹۹	ماسحت سے تکلیف دہ چیز بٹانا	۱۲۸۵	۸۹۹	اولاد کی محبت	۱۲۸۸
۹۲۵	۹۰۰	جالس، اجالت کے ساتھ دینی	۱۲۸۶	۹۰۰	اولاد پر شفقت	۱۲۸۹
۹۲۶	۹۰۱	سخاوت	۱۲۸۷	۹۰۱	لوگوں پر خیر بکنا	۱۲۹۰
					یتیم پر رحم کرنا	۱۲۹۱

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	
۱۲۸۸	بخل	۹۱۲	۱۲۱۳	مظلوم کی دعا	۹۳۱
۱۲۸۹	الہامی خیال پر ضحاک کرنا	۹۱۴	۱۲۱۵	اشفاق نبوی	۹۳۲
۱۲۹۰	دعائی فیاضی	۹۱۴	۱۲۱۶	حسرت کا	۹۳۳
۱۲۹۱	حیرہ اندیشیم کی خبر گیری	۹۱۸	۱۲۱۷	بنیاد اخلاق	۹۳۳
۱۲۹۲	خندہ پیشانی اور خوش روئی	۹۱۹	۱۲۱۸	من مومن کرنا	۹۳۳
۱۲۹۳	عکس اور تصویر	۹۱۹	۱۲۱۹	زیادہ غصہ	۹۳۳
۱۲۹۴	بے خیالی	۹۲۰	۱۲۲۰	برہن کی تعلیم	۹۳۳
۱۲۹۵	نعت حسین	۹۲۰	۱۲۲۱	مدہام نامہ من آدمی	۹۳۳
۱۲۹۶	نسب کا تقسیم	۹۲۱	۱۲۲۲	صبر	۹۳۵
۱۲۹۷	اپنے بھائی کے لیے اپنی پشت دھاکرنا	۹۲۱	۱۲۲۳	درد مزدا کا	۹۳۵
۱۲۹۸	گمانی دنیا	۹۲۲	۱۲۲۴	چرخ غم	۹۳۶
۱۲۹۹	اچھی بات کہنا	۹۲۲	۱۲۲۵	کم گری	۹۳۶
۱۳۰۰	نیک غلام کی نصیحت	۹۲۳	۱۲۲۶	بعض بیان بامدہ است	۹۳۶
۱۳۰۱	گند کے ساتھ چاہا برتاؤ کرنا	۹۲۳	۱۲۲۷	تواضع	۹۳۷
۱۳۰۲	بگنا	۹۲۳	۱۲۲۸	ظلم	۹۳۷
۱۳۰۳	ظلم	۹۲۴	۱۲۲۹	نعت امیر المومنین علی	۹۳۸
۱۳۰۴	بھگوان	۹۲۵	۱۲۳۰	سوی کی تعلیم	۹۳۸
۱۳۰۵	خاطر خلاصہ	۹۲۶	۱۲۳۱	حجرت	۹۳۸
۱۳۰۶	مدتی اور مدنی میں میلز مدتی	۹۲۶	۱۲۳۲	برہن نبوی کی گناہوں کی بزرگ سے	۹۳۸
۱۳۰۷	نزد و دُجبر	۹۲۷	۱۲۳۳	بھی کے ساتھ تعریف کرنا	۹۳۹
۱۳۰۸	خوش اخلاق	۹۲۸			
۱۳۰۹	احسان کن اور مدد کرنا	۹۲۹			
۱۳۱۰	بھائیوں سے ملاقات	۹۲۹	۱۲۳۴	پرہیز کرنا	۹۳۹
۱۳۱۱	حیار	۹۳۰	۱۲۳۵	طبع کی تعریف	۹۴۱
۱۳۱۲	ترقی اور تہذیب	۹۳۰	۱۲۳۶	مربیان کو کیا کھانا پلے	۹۴۱
۱۳۱۳	نہی	۹۳۱	۱۲۳۷	بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو	۹۴۲

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۹۵۷	بھنگہ کا علاج	۱۳۶۴	۹۵۶	کونجی	۱۳۶۵
۹۵۷	ساکھ سے زخم کا علاج کرنا	۱۳۶۵	۹۵۶	اورٹھلے کا پیشہ بہرینا	۱۳۶۶
	الواب القرآن		۹۵۶	نہر کی کسی اور چیز سے خود کشی کرنا	۱۳۶۷
	جی نے مال چھوڑا وہ وائٹل کے لیے	۱۳۶۶	۹۵۶	نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت	۱۳۶۸
۹۵۸	ہے		۹۵۶	سحر و جادو	۱۳۶۹
۹۵۸	علم فرائض کا حصول	۱۳۶۷	۹۵۶	دماغ لگانے کی ممانعت	۱۳۷۰
۹۵۹	بیشیوں کی عداوت	۱۳۶۸	۹۵۶	دماغ لگانے کی اجازت	۱۳۷۱
۹۵۹	حقیقی بیٹی کے ساتھ پرانی کی عداوت	۱۳۶۹	۹۵۶	سیجی گھوانا	۱۳۷۲
۹۶۰	حقیقی بھائیوں کی ورثہ	۱۳۷۰	۹۵۶	ہندی کے ساتھ علاج کرنا	۱۳۷۳
۹۶۰	بیٹیوں کی بیٹیوں کے ساتھ ورثہ	۱۳۷۱	۹۵۶	تقریباً جہاز پھرنک کی ممانعت	۱۳۷۴
۹۶۱	بہنوں کی میراث	۱۳۷۲	۹۵۶	تقریباً عدم دینیوں کا بابت	۱۳۷۵
۹۶۱	عصبہ کی میراث	۱۳۷۳	۹۵۶	معوذتین کے ساتھ جہاز پھرنک کرنا	۱۳۷۶
۹۶۲	دادا کی میراث	۱۳۷۴	۹۵۶	تقریباً جہاز پھرنک	۱۳۷۷
۹۶۲	دادی کی میراث	۱۳۷۵	۹۵۶	تقریباً ہے	۱۳۷۸
۹۶۳	دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ	۱۳۷۶	۹۵۶	تقریباً میراث لینا	۱۳۷۹
۹۶۳	دامول کی میراث	۱۳۷۷	۹۵۶	جہاز پھرنک اور دادا کو	۱۳۸۰
۹۶۳	لامارٹ کا ترکہ	۱۳۷۸	۹۵۶	کھجی اور عجمہ (عجمہ بھگد)	۱۳۸۱
۹۶۳	آنا و کردہ غلام کو میراث دینا	۱۳۷۹	۹۵۶	کھن کی اجازت	۱۳۸۲
۹۶۵	مسلمان اور کافر کے درمیان میراث		۹۵۶	گلے میں تقریباً لگانا	۱۳۸۳
	خمس		۹۵۶	بخار کو ہائی سے ٹھنڈا کرنا	۱۳۸۴
۹۶۶	تائی کی میراث باطل ہے	۱۳۸۰	۹۵۶	ایام رخصت میں جاس کرنا	۱۳۸۵
۹۶۶	شرہر کی دیت سے بیڑی کی میراث	۱۳۸۱	۹۵۶	خونیہ کا علاج	۱۳۸۶
۹۶۶	میراث ہارٹھل کے لیے اور دیت	۱۳۸۲	۹۵۶	درد کا علاج	۱۳۸۷
۹۶۶	عصبہ کے زمرہ		۹۵۶	سستا سے علاج	۱۳۸۸
۹۶۷	جواہر کسی کے ساتھ مسلمان پر	۱۳۸۳	۹۵۶	شہر	۱۳۸۹
			۹۵۶	جیوار پرسی	۱۳۹۰

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار
	الواجب الاولاد والعبث	۹۶۸	طاد کا کتب وارشہ ہرگا	۱۳۸۳
			الواجب الوصایا	
۹۶۳	طاد آنا د کرنے واسے کیسے ہو	۱۳۹۲	تہائی مال کی وصیت	۱۳۸۵
	طاد کر نیچتے اندر برہ کر سنے کی	۱۳۹۲	وصیت کی ترتیب	۱۳۸۶
۹۶۴	مناقصہ	۹۶۰	نہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی	۱۳۸۷
۹۶۳	کسی چیز کا پتا باپ کا دل بٹا	۹۶۰	وراثت کے پہلے وصیت نہیں	۱۳۸۸
۹۶۵	باپ کا ارادہ سے انکار کرنا	۹۶۰	ترقی وصیت سے پہلے ادا کیا جائے	۱۳۸۹
	نہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر دینے	۱۳۹۶	موت کے وقت صدقہ کرنا یا خیر	۱۳۹۰
۹۶۵	پر رخصت دانا		آنا د کرنا۔	
۹۶۷	تیا فر جانے واسے رنگ	۱۳۹۷	حق واد کس کے لیے ہے	۱۳۹۱
۹۶۶	بہرہ واپس لینے کا برائی	۱۳۹۸		

الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسْتَقْبِلُوا الْقَبْلَةَ بِهَا يَدًا وَلَا تَقُولُوا وَلَا تَسْتَعْمِدُوا بِهَا
وَلَا تَقُولُوا فِي الْقَبْلَةِ مَا كَانَ فِي الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا
فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهَكَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي
بُرَيْدٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ يَسْتَقْبِلُ بِهَا يَدًا وَلَا يَقُولُ مَا كَانَ
إِسْتِقْبَالُ الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا مَا كَانَ لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ
وَلَا فِي الْقَبْلَةِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةَ

باب ما جاء من الرخصة في ذلك

۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَثَرِ قَالَ سَأَلْتُ
وَهْبَ بْنَ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَازِمِ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِقَبْلِهِ
قَبْلَ أَنْ يُقْبَلَ بِهَا يَدًا وَلَا يَقُولُوا فِي الْقَبْلَةِ مَا كَانَ
فِي الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا مَا كَانَ لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا
فِي الْقَبْلَةِ مَا كَانَ فِي الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا مَا كَانَ
لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا مَا كَانَ لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ
وَلَا تَقُولُوا مَا كَانَ لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا
مَا كَانَ لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ وَلَا تَقُولُوا مَا كَانَ لِقَبْلَةِ الْقَبْلَةِ

۹. حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ

تقر کر رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاکہ
تفصیل عبادت اور پیشاب کے وقت قبضہ کی طرف رخ اللہ
پر کر کے سے سر اور ہاتھوں میں ممانعت ہے آبادی کے
پائالوں میں قبضہ کرنے کی اجازت ہے، اسی کو بھی یہی
قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیشاب کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کی اجازت ہے
قبضہ رخ ہونے کی اجازت نہ لگوں میں ہے اور نہ آبادی

قبضہ رخ بیٹھنے کی اجازت

حنوت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے
منع فرمایا پھر میں نے آپ کو مدلل شریف سے ایک
سال قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے دیکھا، اس
باب میں حضرت ابو قتادہ، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حنوت
جابر کی حدیث من غریب ہے اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے
ابو زہرہ، جابر اور ابو قتادہ کے واسطے سے روایت کیا
ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبضہ رخ بیٹھنے
پیشاب کرتے دیکھا بعد قیام نے ابن ابی شیبہ کے واسطے سے اس
کی خبر دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن ابی شیبہ روایت
سے اس کے ابن ابی شیبہ کے نزدیک ضعیف ہے ابن ابی شیبہ
ابن ابی شیبہ کے واسطے سے اسے ضعیف کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں
ایک دن حنوت جابر رضی اللہ عنہ کے مکان پر بیٹھ کر ان سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں شام کیوں منہ کر کے کی طرف پیٹھ کر کے
دیکھا بعد قیام سے منع ہے۔

وَمَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ
وَمَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ
وَمَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ
وَمَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ
وَمَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ
وَمَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ مَا اسْتَعْنَى عَلَى الْبَشَرِ

مَنْ شَكَّ وَاسْتَشَقَّ مِنْ كَيْفَ أَحَدٍ وَاسْتَأْذَنَ لَكَ
عَلَيْكَ مِنْ عَيْنِ الشَّوْخِ وَحَالِدٍ يَتَمَدَّدُ حَاطَةً عِنْدَ أَهْلِ
الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمَّا قَامَ رَسُوْلُهُ
وَمِنْ كَيْفَ أَحَدٍ يُخْبِرُنِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْرَأُ هَذَا الْحَدِيثَ
إِلَّا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّ جَسَمَهُ فِي كَيْفَ أَحَدٍ فَهُوَ
تَحَارُفٌ وَإِنْ تَرَفُّهُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا.

باب فی تخلیل الدحیة

۲۸. حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ
الْكُرَيْمِ بْنِ أَبِي السَّخَاوَرِيِّ أَنِّي أَمَّيْتُ عَنْ حَسَّانِ بْنِ يَزِيدٍ
قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ كَوْطًا لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ فُلَانٍ
لَمَّا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتَحِيلُ لِعَمْرٍو قَالَ وَمَا يَحِيلُ
لَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِيلُ لَوْحَةً

۲۹. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي عَرُوبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ فِي الْبَابِ عَنْ
عَاطِلَةَ وَابْنِ سَلَمَةَ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ أَبُو يُونُسَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُسْهِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ
أَلَّا يَرَى مِنْ حَسَّانِ بْنِ يَزِيدٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ.

۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ
إِسْرَافِيلَ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
بْنِ مَكْنَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحِيلُ لَوْحَةً
قَالَ أَبُو يُونُسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الْحَدَّثُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ كُنْ فِي هَذَا النَّبِيِّ حَدِيثٌ كَثِيرٌ
شَيْبَةُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَكْنَانَ قَالَ لَيْسَ هَذَا كَلَامُ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَسْمَعُ
سَأَلَ التَّخْلِيلَ الدَّحِيَّةَ وَهِيَ وَهِيَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ
أَحْمَدُ إِنَّ سَهْلَ بْنَ التَّخْلِيلِ فَهُوَ جَاهِلٌ فَكَانَ رَسُوْلُهُ

حضرت خالد بن عبد اللہ کا ہے اور خالد، محمد بن کے نزدیک تھے ہیں
بعض علماء فرماتے ہیں ایک ہی ٹکڑے کی کرنا اور ٹاک میں پانی
ٹوٹنا جائز ہے بعض علماء کہتے ہیں دونوں کے لئے جدا جدا پانی
سے یہ جہلے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام شافعی فرماتے
ہیں اگر ایک ہی ٹکڑے دونوں کے لئے استعمال کیسے تو یہ جائز ہے
اگر جدا جدا کر کے تو یہ جہلے نزدیک محمد بن ترین ہے۔

باب فی تخلیل کرنا

حضرت حسان بن خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت خالد بن ولید رضی
اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے منہ میں دو ٹکڑے اور ایک کاغذ کاغذ کیا کسی نے پوچھا
یہ حسان کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کاغذ کاغذ کرتے ہیں؟
حضرت خالد نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سے اپنے ہی ہاتھ میں نے
حضرت خالد بن ولید سلم کر دیا کاغذ کاغذ کرتے دیکھا ہے۔

حضرت قتادہ نے بواسطہ حسان بن خالد حضرت حماد سے اس کے
ہم سنی معایت ذکر کیا ہے اس باب میں حضرت عائشہ ام المومنین
رضی اللہ عنہا ابی اسحاق اور ابو یوسف رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات ہیں امام ترمذی نے اسکی بنی منقولہ اور احمد بن حنبل
کے واسطے سے ابن حنیبل کا قول بیان کیا کہ عبد اللہ بن حسان
بن جہل سے "حدیث تخلیل" نہیں سنی۔

حضرت حسان بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت کرم اللہ وجہہ
و سلم رضی اللہ عنہ کاغذ کاغذ کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں مسلم بن شعیب
اور ابوداؤد کے واسطے سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح
ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہ قول ہے کہ وہ رضی اللہ عنہ کاغذ
کیا جاسے امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی حکم ہے امام
احمد فرماتے ہیں حلال کرنا جہل جاسے تو بھی و منہ جائز ہے
نام اسکی کا قول ہے اگر رسول کا چہرہ تھا تو یہ جان بوجھ
کر چہرہ توڑا ہے۔

[illegible]

ما جاء في الشياخ من لو ايسه ماء جديدا

٣٣. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ نَاعِدٌ اَنْشَرَهُ وَهَبُ
تَالُكُمُ رَوَى الْعَسَاوِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ الشَّوْقِ زَيْدٍ اَنْهُ رَأَى اَبِيَّ حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَوْمًا اَوْ اُمَّةً مَسْتَحَرَّةً اَسْرَبًا عَنِ رِجْلِ يَدِيهِ كَمَلِ
الْبُرْجُونِيِّ هَذَا اَسْوَدُ بَيْتٍ حَسَنٌ مِثْلُهُ وَرَوَى ابْنُ اَبِي
هَازِمٍ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الشَّوْقِ
زَيْدٍ اَنْ اَبِيَّ حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمًا اَوْ اُمَّةً
مَسْتَحَرَّةً اَسْرَبًا عَنِ رِجْلِ يَدِيهِ وَرَوَى اَبِي حَنِيفَةَ
عَنِ الْعَسَاوِي عَنْ حَكَّانٍ اَسْلَمَ اَنْهُ كَذَّبَ عَنْ
عَبْدِ الشَّوْقِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الشَّوْقِ زَيْدٍ وَهَبُ
اَنَّ اَبِيَّ حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً
جَدِيدًا وَاسْتَلَّ بِرَأْسِهِ هَذَا اِسْتَلَّ بِرَأْسِهِ اَلْيَقْلَمِ
ثُمَّ اَنَّ يَأْخُذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

ہیں آپ نے دوزخ فرمایا اس کا معنی ہے کہ کیا اللہ دوزخ
کے پیشروں کو دوزخوں کا ایک ایک مرتبہ مع فرمایا، اس باب
میں حضرت علی اور عمر بن مسعود بن عمرو کے دلائل سے بھی
مددیت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ربیع کی حدیث حسن
میں ہے کہ طرق کے ساتھ حضور علی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مع فرمایا اکثر صلہ
کرم اور تاجین کا ایسی پر علی تھا، جعفر بن محمد، سفیان
ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق
اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک ہی مرتبہ مع کا قول
کیا ہے، سفیان بن یحیٰی کہتے ہیں میں نے جعفر بن
محمد سے سند کے مع کے باب سے میں پرچھا کہ آیا
ایک مرتبہ کنایت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں!
بخاری کی قسم

مسح سر کے لیے نیا پانی لینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور ہاتھ کے
دبچے بھونکے (یعنی سننے) پانی سے سر کا مسح فرمایا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن ابیہ
نے اسی حدیث کو احباب بن واسیح بخاری سے اس کے والد
عبداللہ بن زید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو فرمایا اور اس پانی سے سر کا مسح کیا جو ہاتھوں
کا چا ہوا تھا۔ عمرو بن مارت کی بواسطہ احباب مطہرات
آج ہے کیونکہ انہوں نے عبداللہ بن زید کے واسطے
اس حدیث کو روایت کیا ہے اسے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے سر کے لئے نیا پانی لیا، اگرچہ ہاتھ کا اسی
پر عمل ہے کہ سنہرے کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَجَّابٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ

ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (یعنی) علماء کا اس بات پر عمل
ہو کہ دین میں پاؤں کی انگلیوں کا خیال کیا جائے، امام
احمد اور امام اسحاق کا بھی یہی قول ہے، امام ابی حنیفہ
ہیں، امام ابو یوسف اور پاؤں کی انگلیوں کا خیال کیا جائے۔
ابو ایوب کا ہم اس میں بہت کچھ ہے۔

۳۹. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین
کرتے وقت پاؤں اور پاؤں کی انگلیوں کا
خیال کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ

حضرت سیدہ ربنہ شہداء رضی اللہ عنہا فرماتے
ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
نے دین فرمایا اور چھل اٹھل سے پاؤں کی انگلیوں
کا خیال فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ
حدیث حسن ہے امام احمد اسے صرف ابن عباس کی روایت
سے پہنچتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَدِّ عَقَابٍ مِنَ النَّارِ

۴۱. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا كَقَوْلِهِمْ هَذَا وَابْنُ عَبَّاسٍ

ابو ایوب کے خشک رہنے پر تنبیہ
حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو ایوب! کسے اللہ سے ہلکت
ہے: خشک رہ جانے پر تنبیہ فرمائی گئی، اس باب میں
حضرت عبد اللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن
عمر، عیسیٰ بن خرقہ، زید، شریح بن عبد اللہ بن عباس
اور یزید بن سنان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث
حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا: "ابو ایوب! دین کے نمونوں کی پیروی

١١٠. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ
 بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَكُلَّ
 يَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّاتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَخَسَلَ بَوَاطِنِ
 قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَحَبُّهُنَّ حَسَنٌ صَاحِبُهُ وَقَدْ ذُكِرَ
 فِيهِ بِرُوحَانِي أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّنَ حَبْرًا
 مَرَّةً وَوَضَعَ ثَلَاثًا وَقَدْ رَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ
 لِرُفُوعِهَا سَائِلًا يَتَوَضَّأُ الرَّسُولُ بَعْضُ وَصُورِهِ ثَلَاثًا
 بَعْضُهُ مَرَّاتَيْنِ وَبَعْضُهُ مَرَّةً.

ہاتھ فی وضو النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان

٣٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَذَا قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
رَاسْحُونَ عَنْ أَبِي سَيْتَةَ قَالَ سَأَلْتُ بَيْنِيَا ثَوْبَانَ فَخَسِلَ الْخَبِيرُ
حَتَّى الْفُحْشَاءُ ثُمَّ مَقْعُصٌ يَزِيدُ قَالَ فَاسْتَشَى ثَلَاثًا وَفُتِلَ
وَرَجِعَ ثَلَاثًا وَفُتِلَ رَابِعًا وَفُتِلَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ
خَسِلَ فَدَمِيرَ إِلَى الْكُتَيْبِ بْنِ لُحْزَا مَرَّةً فَخَسِلَ فَفُتِلَ
مُطَوَّرًا فَخَسِلَ بِهِ وَهُوَ كَأَكْبَرُ مَرَّةً فَخَسِلَ فَخَسِلَ أَنْ
أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ كَانَ مُطَوَّرًا مَرَّةً لَوْلَا اللَّهُ فَخَسِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ
فَسُتِرَ وَلِيَ الْبَابَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي حَبَابٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدٍ وَوَالِدِ بْنِ الْأَشْجَبِ وَغَيْرِهِمَا
عَنْ قُتَيْبَةَ وَهَذَا قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
رَاسْحُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ
إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْيَدٍ قَالَ كَانَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُطَوَّرًا أَخَذَ
بِهِ فَخَسِلَ مُطَوَّرًا بِرَأْسِهِ كَثِيرًا ثُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
يَزِيدُ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
وَالْعَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
فَأَبِي حَبَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدٍ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَهَذَا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدٍ

حضرت عبد اللہؓ کا نذر فی حق منہ سے دعا میں ہے یہی اگر کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جو ہر قسم کے کرمین مرتبہ دھویا، و شنبہ کر و مرتبہ دھویا کر کے اس کی لہ پانک سا بک دھوئے اللہ تعالیٰ فرمائے۔
 ہیں یہ پیش من کج ہے دوسری روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احباء کو ایک مرتبہ لہو بعض کرمین مرتبہ دھویا بعض طہانے اس میں رخت دہی ہے لہو وہ بعض احباء کو ایک بار لہو بعض کرمین بلد دھونے میں کمال صحت نہیں سمجھتا
 فنا ایک لہو دھونے سے بھی دوزخ جانا ہے لیکن کلام احضار کرمین تین بار دھونا صفت ہے (مترجم)

یہ قول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک

[illegible]

جَبَدًا مِنْ عَمِيٍّ وَوَحْدَانَةٍ وَعَبْدٍ الرَّحْمَنِ فِي مَوْتِي وَ
أَنْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سُبْحَانَكَ يَا أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَا حَبِيبَكَ تَسْتَرْ
صَاحِبَهُ وَالْعَدْلَ بَيْنَ عَمِيٍّ وَسُلَيْمٍ خَرَأَيْنِ يَتَقَرَّبُ الْبَاقِي
وَيُحَرِّقُ وَتَدَا أَهْلُ الْفِتْنَةِ .

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت منقول ہیں امام ترمذی
فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح
ہے ۱۴۱۱ بخاری میں ہے مراد اس حدیث میں ہے کہ اللہ
مومن کے نزدیک محبوب ہے ۔

بَابُ الْيَسْبِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۱۴۱۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ مَا رَأَتْ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خِيَرَةٌ يَتَوَضَّعُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ
فِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

وضو کے بعد کپڑے کا استعمال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا
تھا جس کے ساتھ وضو کے بعد رخصت ہو کر آنا
کرتے تھے اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ
عنہ بھی روایت ہے ۔

۱۴۱۳ حَدَّثَنَا كَاتِبُهَا قَالَ لَتَأْتِيَنَّكَ مِنْ سَعْدِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُعَاذِ
الْبَزْجَلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى الْوُضُوءَ سَعَةً وَحَمَلَهُ بِهَا مِنْ تَوْبِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
خَدِيقٌ عَرَبِيٌّ وَابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ سَعْدٍ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ خَدِيقٌ عَرَبِيٌّ وَابْنُ سَعْدٍ
وَلَا يَصِحُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَوَضَّعُ بِهَا يَتَوَضَّعُ بِهَا يَتَوَضَّعُ بِهَا يَتَوَضَّعُ بِهَا
وَعَنْ أَهْلِ الْوُضُوءِ وَكَانَ رَحْمَةً لِمَنْ خَلَعَ أَهْلُ الْوُضُوءِ
وَمَنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ
بَعْدَهُمْ فِي الْيَسْبِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَمَنْ فِي الْوُضُوءِ
كِرْهًا مِنْ بَيْتِ اللَّهِ فِي الْوُضُوءِ يَتَوَضَّعُ بِهَا يَتَوَضَّعُ بِهَا
عَنْ سَيْبِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْأَخْبَارُ فِي حَقِّهَا كَثِيرٌ
مُسَيَّبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَخْبَارُ قَالَ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ جَدْرٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ دَاوُدَ
عَنْ قُسَيْبِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ دَاوُدَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ
وضو فرماتے کپڑے کے کنارے سے رخصت ہو کر
نکل جاتے ، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے اس کی سند ضعیف ہے اور رشیدین
ابن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن اسمعیل و غیرہ
حدیث میں ضعیف ہیں ، امام ترمذی فرماتے ہیں ،
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث قوی نہیں اور اس
باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بات ثابت
نہیں البتہ مراد سلمان بن ابراہیم سے اللہ وہ
مؤمن کے نزدیک ضعیف ہے بعض صحابہ کرام اللہ
عنہم نے وضو کے بعد کپڑے سے نکل کر
کی رخصت دی ہے جیسے کعبہ کے والوں کے نزدیک
طہر کر اہت ہے کہ کہا جاتا ہے وضو کا وزن کیا
جائے گا بعد یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام
ترمذی سے مروی ہے ، امام ترمذی کہتے ہیں اس سے
وضو کے بعد کپڑے کا استعمال مکروہ جانتا ہوں کہ وضو
کا وزن کیا جائے گا ۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۱۵ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقُرَيْنِ
ثُمَّ يَذُوبُ خُبَابٌ مِنْ عَذَارٍ وَمِنْ بَيْضِ الْبُحْرِ عَنْ رِيحَةٍ
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الدُّخَانِ مِثْلَ أَفَى إِذْ يَنْفَسُ الْخَوَلَاءُ وَآفَى
عُثْمَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ حَاسَنَ الْوُضُوءَ
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَكَ
لَمَّْا وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَتْلُمُ اسْمَ لَكَ
وَالشَّوَابِثِ وَاسْمُكَ مِنْ السَّطَرِجِ فَيَحْتَسِبُ
فَكَرِيْمًا اَنْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَنْفِهَا شَدُّ
بَنِي الْبَابِ عَنْ اَبِي وَهَّابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَامٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ
سَيِّدُ نَبِيِّنَا قَدْ خَلُوفُ زَيْدُ بْنُ خُبَابٍ وَهُوَ الْخَوَلَاءُ
تَذِي عَهْدِ اَنْتُمْ مِنْ صَالِحٍ وَكَوْنُكُمْ مَكْلُوبَةً بِنِصْفِ
عَنْ رِيحَةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الدُّخَانِ مِثْلَ أَفَى إِذْ يَنْفَسُ
عَنْ عُمَرَ وَهَذَا إِذَا عَمَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَكْرِ بْنِ عُمَرَ وَ
هَذَا اسْوَيْتُ فِي اسْنَادِهِ اِبْنُ مَرْثُومٍ لَا يَصِيحُ عَنِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْبَابُ كَلْبُورِ شَوْبِ مَتَّكَ
مُحَمَّدُ الْبُحْرَانِ لَيْسَ لَعْنَتُهُمْ مِنْ كَلْبُورِ شَوْبِ

بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَدِّ

۱۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا لَا يُسْمَعُ
إِلَّا بِسَلْبَةٍ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ عَنْ سَلْبَةٍ أَنَّ الْعَدِيَّ
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَقْبَلُ
بِالصَّامِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَآبِي بَرْ
مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا سَلْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
صَلْبَةٍ وَأَبُو رِيحَانَةَ اِسْمُهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْلٍ عَنْ
كَذَى بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ الْوُضُوءُ بِالْمَدِّ وَالْقَبْلُ بِالصَّامِرِ
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاحْتَدَّ قَرَأَتْهُ مِثْلُ مَعْلٍ هَذَا الْوُضُوءُ

وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت محمد بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ
الصلیۃ والسلام نے فرمایا جس نے بھی وضو کر کے شہادت
پڑھا وہ دعا ملے گی اسے اللہ بے غیب تو یہ کرنے والوں
اور غیب پاک ہونے والوں میں سے ہمارے اس کے لئے
جنت کے اللہ مدد دے کہوں میں سے بائیں کے جس
مدد دے سے چاہے داخل ہر اس باب میں حضرت
انس اور عبید بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت
منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کی اس حدیث کو زید بن حباب کی وجہ سے قبول نہیں
کیا کیونکہ عبد اللہ بن صالح نے یہی حدیث روایت کی اور
اس میں ابو عبد اللہ سے اور حضرت عمر کے مدعیان چاہے
واسطے ہیں اسی طرح ہر شان اور حضرت عمر کے مدعیان ایک واسطے
ہے بلکہ زید بن حباب کی روایت میں یہ مدنیوں والوں میں سے
اور ابن عمر ابراہیم راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے اس طرح اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اس باب میں حضرت
ابو عبد اللہ سے کہ نیاہ تفصیل ثابت نہیں ہے امام محمد بن اسماعیل
بخاری فرماتے ہیں کہ جو ابوبکر کی حدیث طوسی نے روایت کی اس میں نہیں

وضو کے لیے ایک تدبیرانی

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک کدو (دھیر) پر پانی سے وضو کر کے ایک
صاع (چادر) پر پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے اس باب
میں حضرت عائشہ ابوبکر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات ملے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
سفینہ میں صحیح ہے اور کدو کا نام عبد اللہ بن مطرب سے
ملتا ہے اس سے یہ کہ نزدیک سے مد جس ایک صاع سے
بڑا چاہیے امام شافعی امام احمد امام ابن حزم نے بھی اس حدیث

مَا لَيْتَ يَقُولُ كَانَ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
وَعِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ مَا تَكُونُ تَكُونُ قُلْتُ قَالَ
لَنَا صَلَواتُ الصَّلَاةِ كُلِّهَا يَوْضُوعٌ وَاحِدٌ مَا لَوْ كُنْتُ
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ نَوَائِلِ حَسَنٍ صَرِيحٍ

۵۶. وَهَذَا رَوَى فِي تَحْفِيفِ عَيْنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْيَقِي عَنِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ حَتَّى طَهَّرَ كُنْتُ
اللَّهُ لِي بِهِ عَشْرًا حَتَّى تَرَى هَذَا الْخَبْرَ وَتَذَرِيقِي
عَنْ أَبِي تَوَيْفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْيَقِي عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَكِيمِ ابْنُ مَرْوَانَ تَرْغِي وَتَرْهِي عَلَى حَدِّكَ
مَعْنَاهُ بَنِي يَرْزُبِي الْوَاوِي عَنِ الْأَزْدِيِّ وَهَذَا اسْتَأْذَنَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ
بَنِي مَرْوَانَ هَذَا الْخَبْرُ فَقَالَ هَذَا اسْتَأْذَنَ تَرْغِي

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُطْعِمُ الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ وَاحِدًا

۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَخْبُورٍ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
يَكُلُ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْقِسْرِ صَلَّى الصَّلَاةَ كُلَّ يَوْمٍ
وَاحِدًا وَتَمَسَّحَ حَتَّى تَحْفِيظَ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُلَ لَوْ
كُلَّ مَعَهُ لَكَالَ مَعَهُ فَهَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ
حَسَنٍ وَرَفَعَهُ هَذَا الْخَبْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ
الْوَرَقِيِّ وَرَأَيْتُ تَوْضِيعًا مَعَهُ وَرَوَى سُفْيَانَ الْوَرَقِيُّ
هَذَا الْخَبْرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاقٍ عَنْ سُفْيَانَ
بُرَيْدٍ لَا أَنَّ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ
يَكُلُ صَلَاةً وَتَمَسَّحَ حَتَّى تَحْفِيظَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاقٍ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مَخْبُورٍ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاقٍ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْغِي
وَهَذَا الْخَبْرُ مِنْ حَدِيثِ تَرْغِي وَتَرْهِي وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَكُونُ

کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم جب تک
سبے وضو نہ کر لیں، ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیا
کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے حضرت
ترمذی سلم نے فرمایا جس نے ضرور برائے کے باوجود پڑھا اس کے
لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھتا ہے، انفق نے بواسطہ ابروفیت
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی حسین بن مرثدہ
ترمذی نے بواسطہ محمد بن یزید واسطی انفق سے روایت کی اللہ
یہ سند ضعیف ہے لیکن ابن سیرین نے انفق سے نقل کرتے ہیں کہ ہشتم
اللہ کے اس حدیث میں کہ ان لوگوں کے کہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ
سے سورت نہیں کہ اہل کفر و لغو کی روایت ہے۔

ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا

سیدان بن جریہ اپنے واسطے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کہ تھے پنج کہ کے مثل آپ نے تمام
نمازیں ایک وضو سے ادا کیں اللہ عنہوں پر رحم فرمایا حضرت خلق
اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے وہ عمل فرمایا
جو اس سے پہلے نہیں کیا آپ نے فرمایا میں نے تصدق کیا کیا
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو
ابن قدام نے سنیاں ترمذی سے روایت کیا امام اس میں یہ ملاحظہ
ہوئے آپ نے ایک ایک مرتبہ وضو کر کے سنیاں ترمذی
نے اس حدیث کو طلب بن محمد ابن سیدان بن جریہ کے واسطے
سے بھی روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو
فرمایا کہ تھے۔ وکیع نے سنیاں، طلب، سیدان بن جریہ
ابو بکر کے واسطے سے ابو عبد الرحمن بن مہدی دینو نے سنیاں
طلب بن محمد ابن سیدان بن جریہ کے واسطے سے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے رسول روایت کی یہ حدیث اویس کی روایت سے
ایک ہے امام اس پر عمل ہے کہ تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھیں

صلى الله عليه وسلم على أن يتوضأ الرجل بفضل
طهور الماء أو قال يتوضأ قال أبو موسى هذا
حديث حسن أبو حنيفة وأحمد وسواده ابن ماجه
وقال محمد بن بشر في حديثه صلى الله عليه وسلم
على الله عليه وسلم أن يتوضأ الرجل فيسبغ
الماء أو ولو شئت فيرغص محمد بن بشر

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

١٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي أَرْوَاهُ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
عَنْ يَكْرِ مَوْلَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْقَلَ بَشَرٍ أَرَادَ
الْيَقِيَنَّ حَتَّى أَتَاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنْبِهِ فَأَرَادَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَطَلَّتِيَا
مَسْمُومٌ الْفَرِاقِي كُنْتُ مُبْهِمًا قَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجِبُ
قَالَ أَبُو بَرْدٍ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ حَسَنِ صَاحِبِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَ الشَّافِعِيِّ

مَا كَانَ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَمَلُ لَا يَنْجِسُ شَيْءًا

١٣١. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالتَّحْسَنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنِ ابْنِ جَدَلٍ وَ
 خَيْرٍ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَوْ أَسَامَةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ
 مُعْصِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ رَاجِحِ بْنِ
 حُوَيْرِثٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ وَالتَّحْسَنِ وَرِثَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 تَتَوَضَّأُ مِنْ يَدَيْكِ لِمَ؟ قَالِي يَدَايَ فِيهَا الْبَيْضُ وَ
 الْحُمْرُ الْكَلْبُ وَاللَّحْنُ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ طَهُورٌ لَا يَبْغِ شَيْءٌ فَكَانَ أَبُو سَهْلٍ
 هَذَا حَبِيبِي حَسَنٌ كَذَلِكَ بَرَزُوا أَبُو أَسَامَةَ هَذَا السَّعْدِيُّ
 ثُمَّ رَوَاهُ أَحَدُ حَبِيبَيْهِ أَخِي سَعِيدُ بْنُ يَسِيرٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ وَكَانَ
 تَدْنِي أَبُو أَسَامَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا السَّعْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
 مَنْ أَيْ سَعِيدٍ وَفِي الْبَابِ مِنْ ابْنِ عَتَّابٍ وَعَالِي شَيْءٍ.

ہے) سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ اہل ابو حنیفہ کا امام سوری بن عاصم ہے، محمد بن ہشام نے اپنی روایت پر بغیر مشک کے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے جوڑے پانی سے وضو کی محسالت فرمائی۔

اس میں رخصت

حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اگر مل
بذریعہ و سلم کی ایک نچو منچو نے ایک شخصے برتن میں غسل
کیا، پھر خود مل بذریعہ و سلم نے اس سے وضو کا اردہ فرمایا
انہوں نے عرض کی خود امی حالت جنابت سے تھی کہ آپ
نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ صفیان ترمذی، امام اکبر، امام ایام شافعی کا
یہی قول ہے

ہانی کو کھنی چیرتا پاک نہیں کرتی

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں باہاہ وراثت میں
عرض کی گئی یا رسول اللہ! کیا ہم بھاءہ کے کنوئیں سے دھو کر لیا
کریں۔ یہ وہ کنوئیں تھا جس میں بیض کے کپڑے، کھنڈی، لاکڑشت
اور بلیورہ چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ جنہاں کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابواسامہ نے اس
حدیث میں محمدؐ کی پہلا کی۔ یہ حدیث کے باہاہ حدیث پر سیکھار
عاجا کہ نسبت نہیں کی۔ یہ حدیث حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ
سے کئی طریق سے مروی ہے اور اس باہاہ میں
حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

۴۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادٌ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ رَأَى مِنْ حُرْمَةٍ
يُرِيحُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَالِبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي السَّجْدِ
فَرَجَّحَ رِجْلَهُ يَسْمُرُ فَلْيُحَرِّمْ حَتَّى يَسْمُرَ مَوْتًا أَوْ
يُجِدَّ رِيحًا .

۴۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الرَّاقِ عَنْ ثَمَرَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسَبِّحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ
حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرُمٍ وَثَوْبَانَ وَبُزْجَةَ وَبُزْجَةَ
وَأَبِي عَتَايَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ كَوْلُ النَّسَائِيِّ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَسْمُرُ مَوْتًا أَوْ يَجِدُ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ
الْمُبَارَكِ إِذَا شَدَّ فِي الْخَنْدَقِ وَكَانَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ
الْوُضُوءُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ سَبِيلًا أَوْ يَجِدُ رِيحًا يَجِبُ عَلَيْهِ
وَقَالَ إِذَا غَرَّ مِنْ قَبْلِ الْمَرْءِ الرِّيحُ وَجَبَتْ عَلَيْهِ
الْوُضُوءُ وَهُوَ كَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَحَقَّ .

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۴۳. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَهَنَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَعْنَى وَابْنِ أَبِي شَالِبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي
يَزِيدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَالِبَةَ عَنْ أَبِي
الْعَازَةِ عَنْ ابْنِ عَتَايَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہوا کے خارج ہونے سے وضو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
عہ وسلم نے فرمایا، وضو صرف آواز اور ہوا سے ہے،
امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح
ہے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی
سجود میں ہو اور اپنے سرخوں کے درمیان ہوا پائے
تو جب تک آواز نہ گئے یا بڑبڑائے، مسجود سے
بہرہ نہ نکلے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو، تو جب تک وضو نہ کرے
اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، علی بن قرق،
عائشہ، ابن عباس، ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات سنائی
ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور طحاوی کا بھی
قول ہے کہ جب تک آواز نہ پڑے اسے وضو واجب نہیں ہوتا،
ابن ماجہ کہتے ہیں شک سے وضو واجب نہیں ہوتا جب تک کسب نہ ہو
ہوئے کا مقدمہ تین روزہ میں نہ ہو، امام ترمذی کہتے ہیں ہلکے کا بھی بڑی
سہولت ہے کہ جب تک کسب نہ ہو، وضو واجب نہیں ہوتا، امام ترمذی کہتے
ہیں کہ اگر وضو نہ کرے تو کسب ہو کر وضو واجب ہوتا ہے، امام ترمذی کہتے
ہیں کہ اگر وضو نہ کرے تو کسب ہو کر وضو واجب ہوتا ہے، امام ترمذی کہتے

خند سے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حالت سوجھ میں سو
گئے یہاں تک کہ خندے پھینکے، (یعنی سانس نکالا)
پھر آپ نے کمر سے ہرگز نماز شروع کر دی، میں

عَنْ أَهْلِ الْخَيْمَةِ مِنْ أَصْحَابِ بَيْتِي عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَقْبَابِهِمْ وَأَمَّنْ بَعْدَهُمْ مَثَلُ سَيِّئَانِ وَبِهِمَا
وَالشَّارِبِي وَالْأَخْمَدِيُّ وَأَمَّا أَبُو مُرَّةَ الْوُضُوءِ وَمِثْلُهُ
بِكُلِّ وَهَذَا الْإِسْنَادُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
وَسَلَّمَ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ نَكْبَةً لِلْعَوْنِ الْأَوَّلِ
حَدِيثُ الْوُضُوءِ وَمِثْلُهُ

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَلِيٍّ عَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُكُمْ لَيْسَ وَتَمْلِئُ
عَيْنَ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ فَقَالَ لَا تَوَضَّؤُكُمْ وَتَمْلِئُ
وَلِي الْبَابُ عَنْ جَدِّهِ بْنِ سُرَّةَ وَكَسْبِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ
أَبِي عَمْرٍو وَكَانَ فِي الْفَتْحِ بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَلِيٍّ عَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُكُمْ لَيْسَ وَتَمْلِئُ
عَيْنَ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ فَقَالَ لَا تَوَضَّؤُكُمْ وَتَمْلِئُ
وَلِي الْبَابُ عَنْ جَدِّهِ بْنِ سُرَّةَ وَكَسْبِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ
أَبِي عَمْرٍو وَكَانَ فِي الْفَتْحِ بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَلِيٍّ عَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُكُمْ لَيْسَ وَتَمْلِئُ
عَيْنَ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ فَقَالَ لَا تَوَضَّؤُكُمْ وَتَمْلِئُ
وَلِي الْبَابُ عَنْ جَدِّهِ بْنِ سُرَّةَ وَكَسْبِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ
أَبِي عَمْرٍو وَكَانَ فِي الْفَتْحِ بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ابن سیرک نام شافعی امام احمد و امام ابو حنیفہ کی برائی میں
استعمال کرنے کے بعد وضو کرنے کا قول کیا ہے یہ کہ اگر وضو علی اللہ
عزیز نام کے وضو میں سے یہ دوسرا ہے کیا کہ اس حدیث سے
پہلی حدیث منسوخ ہے

فتاویٰ جلد نہ کہ کہ یہ ہذا ائمہ کا کہ ہے یہ حدیثیں جہاں
مذہب و مہذب ہوں وہاں اس میں ہذا حدیث کا ہونا ضروری نہ رہا

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے
بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا وضو نہ کرنا بکری کے
گوشت کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا وضو نہ کرنا اس
باب میں حضرت جابر بن سمرہ الحدادی بن حنظلہ سے بھی
روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن اریطہ
سے اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے بواسطہ جابر
بن ابی لیثی، اسید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے لیکن
برادر بن عازب سے مروی حدیث صحیح ہے امام احمد
لہ امام اسلمی کا بھی قول ہے اونٹ کے گوشت
سے وضو کا لازم ہونا عیدہ نبی سے یہ حدیث ابرار
عبد اللہ بن عبد اللہ مازی، عبد الرحمن بن ابی لیثی، عبد اللہ بن
روایت کی ہے، عبد بن سہل نے اسے جابر بن اریطہ
سے روایت کیا لیکن اس سے خطا واقع ہوئی وہ یہ کہ
اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی لیثی سے کہا، جو
برادر بن عبد اللہ اسید بن حنظلہ سے مروی ہیں لیکن یہ عبد اللہ
بن عبد اللہ مازی سے جو بواسطہ عبد الرحمن بن ابی لیثی حضرت برادر بن
سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اسے اس باب میں زائد کر دیا
میں میں اس ایک برادر بن سہل سے کہ اس میں کوئی نقص نہ تھا

شرنگہ کا ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم

بْنِ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَرْوَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَلَوْ بَوَّضْتُ لِهَذَا الْبَيْتِ أَيْضًا وَلَا تَعْرِفُ إِلَّا بَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
الْبَيْهَقِيِّ سَمِعَ عَمْرًا مَوْلَى مَرْثَدَةَ وَلَيْسَ يَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْبَابُ شَرْحٌ

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التُّبَى وَالزَّرْعَاتِ

أَبُو حَازِمَةَ يَرْوِي عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ التُّبَى وَالزَّرْعَاتِ أَيْضًا وَأَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُسَيْنِ السَّعِيرِيِّ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو
الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي رَافِعٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ
مَدَنِيٍّ عَنْ أَبِي طَالِحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا وَضَّأْتُ لَكُمْ الْوُضُوءَ
مُسْتَعِيدٌ بِمَشْقٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي لَكَ سَمِعْتُ
لَهُمْ كَلِمَةً قَالَ يَسْمَعُونَ مِنْ مَسْمُومٍ وَحَدَّثَنِي بْنُ عَمْرٍو قَالَ يَسْمَعُونَ
عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَكُنْ فِي طَلْحَةَ أَحَدُهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَأَى عَمْرٍو
هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرَوِي
عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الْوُضُوءَ مِنَ التُّبَى وَالزَّرْعَاتِ وَهُوَ تَلْكَ
الْقَوْلُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَهْلِ
الْبَيْتِ لَيْسَ فِي التُّبَى وَالزَّرْعَاتِ وَهُوَ قَوْلُ مَا يَرَوِي
الْحَدِيثُ وَكَانَ يَرَوِي عَنْ حُسَيْنِ السَّعِيرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَمْرٍو أَحَدُهُمْ عَنْ أَبِي هَذَا الْبَابِ وَنَدَوِي حَقَّقَ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَدَنِيٍّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا رَأَى وَقَالَ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَدَنِيٍّ
قَدْ رَأَى هُوَ مَدَنِيٌّ عَنْ أَبِي طَالِحَةَ

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّيِّبِ

کہ حضرت عروہ سے سنا ہے نہیں۔ ہر اہم تہی نے حضرت عائشہ
سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہر دینا اللہ
ضرر نہیں فرمایا یہ حدیث بھی صحیح نہیں نہ تو ہر اہم تہی کے
نے ام المومنین سے سنا ثابت ہے اللہ ہی اس باب
میں ضرر صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث مروی ہے۔

تے اور نکیر سے وضو کرنا

حضرت ابو حازمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے آئی پھر آپ نے وضو نہ کیا
رازیں ہر اہم تہی نے وضو کی مسجد میں حضرت ثوبان
کو کلمات کے بعد ان یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا
اللہم اعلیٰ علیٰ کما ہی نے لکھ لکھ اللہ علیہ وسلم
کے وضو کے لئے پانی لالہ۔ اسحق بن محمد نے
معدان بن عمار، امام ترمذی نے روایت ہے یہ میرے
ترمذی کہ ابن ابی حاتم نے روایت ہے کہ امام ترمذی نے فرمایا
ہی کنی حساب کرام اللہ تبارک و تعالیٰ نے تھے اللہ نکیر
سے وضو واجب ہوتا کہ قول کیا ہے مدینہ تبارک
ابن مسعود کہ امام احمد رحمہ اللہ اسحق کا یہی لکھتے
ہے بعض علماء کے نزدیک تھے اور نکیر میں وضو
نہیں، امام اکث اور امام شافعی کا یہی حکم ہے
صحن مسلم نے اس حدیث میں عمل پیدا کی اور حسین
کی حدیث اس باب میں اچھے معرے یہ حدیث
یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے لکھا کہ
اللہ کہ یحییٰ بن ولید برمودہ رحمہ اللہ بن سعد بن
ابو حازمہ سے روایت ہے اللہ ہی اللہ ہی کا ذکر نہیں کیا
نیر خالد بن معدان کہا حالانکہ وہ معدان بن ابی حاتم
ابن

تہمید سے وضو

أَتَشْرِكُ قَالَ أَتَعْبُدُكُمْ الصَّلَاةَ حَسْبُكَ يَوْمَ إِذَا الْقُرُوءُ
يُرْذَى عَنْ عَطَاةٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَالْحَقِيقِيُّ يَسِفُّ يَوْمًا

عطاء بن ابی رباع سے ساتھ دن کا قول منقول ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ
بِقِسْلٍ وَاحِدٍ

ایک ہی قس سے سرو کا تمام بیویوں کے پاس جانا

۱۳۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي قِسْلٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ مِنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ خَدِيجَةَ أُمِّ حَبِيبَةَ حَبِيبَةَ وَهِيَ كَرْنُ خَيْرٍ
وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْوَيْلِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصَرِيُّ أَنَّ لَهَا نِسَاءً
يَقْرُؤُهَا وَهَذَا رَوَاهُ مُعْتَمِدُ بْنُ يَسُوفَ هَذَا عَنْ مُعْتَمِدٍ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ رُوَيْحَةَ عَنْ رُوَيْحَةَ وَأَبِي الْوَيْلِ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ رُوَيْحَةَ عَنْ رُوَيْحَةَ وَأَبِي الْوَيْلِ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت انس بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی قس سے تمام انعامی مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے۔ اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی روایت صحیح ہے متعدد علماء جن میں حضرت حسن بصری بھی ہیں کامیاب مذہب ہے کہ نہ سنے بغیر بدلہ جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف نے اسے سفین سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ابوہریرہ نے براہ راست خطاب حضرت انس سے روایت کیا یا ابوہریرہ سے مراد صحابی راوی ہے ابو الغیب سے روایت ابن ماجہ میں ہے

دوبارہ محبت کا ارادہ ہو تو دہنو کیا جائے

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَحُولَ قَوْضًا

۱۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ بِالْقَدِيقِ عَنْ أَبِي
عَلِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَدْ قَضَى
أَرَادَ أَنْ يَحُولَ فَلْيَتَوَضَّأْ بِحَسَنٍ وَضُوءٍ أَوْ فِي الْبَيْتِ
عَمَّا قَالَ أَبُو بَرْزَةَ خَدِيجَةَ أُمِّ حَبِيبَةَ حَبِيبَةَ وَهِيَ كَرْنُ خَيْرٍ
وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْوَيْلِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصَرِيُّ أَنَّ لَهَا نِسَاءً
يَقْرُؤُهَا وَهَذَا رَوَاهُ مُعْتَمِدُ بْنُ يَسُوفَ هَذَا عَنْ مُعْتَمِدٍ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ رُوَيْحَةَ عَنْ رُوَيْحَةَ وَأَبِي الْوَيْلِ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ رُوَيْحَةَ عَنْ رُوَيْحَةَ وَأَبِي الْوَيْلِ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک مرتبہ جماع کے بعد بدلہ جماع کا ارادہ کرے اسے دہنو کر لینا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید خدری کی حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے کہ متعدد علماء اسی کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماع کے بعد بدلہ جماع پر تو دہنو کر لینا چاہیے ابوالمثنیٰ کا نام علی بن ولید ہے ابو سعید خدری کا نام سعید بن مسعود بن سنان ہے۔

قیام نماز کے وقت کسی کو قضا سے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے غاسغ ہوئے

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ حَاجَةً يَحْتَاجُهَا
الْحَلَاةُ فَلْيَتَوَضَّأْ بِالْحَلَاةِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُمْ مِنْ بَيْنِ
رَأْسَيْكَ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ كُنَّا نَقُولُ لَكَ وَأَنْتَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْرُهُمْ بِالْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْأَمْرِ بِالنَّهْيِ وَكَانَ مِنْهُ
بِهِمْ عَقْدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ تَحْتَهُ أَمْرُ
الْوَجْهِ وَالْكَفِّ فِي هَذِهِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الدَّلَالَةِ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۴. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بْنُ سُوَيْمَانَ مَنَا
حُسَيْنُ بْنُ مُعْتَمِدٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ
يُحْيَى مَوْلَى أَبِي سَبَّاحٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَعَالَى
اللَّهُ كَلَّمَ نَبِيَّكَ بِهَيْبَةٍ وَكَرَامَةٍ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
وَأَمْرٌ يَكُونُ فِي النَّهْيِ وَقَالَ فِي التَّحْقِيقِ فَاسْتَعْمَلُوا
بِرُوحِهِمْ وَأَمْرٌ يَكُونُ وَقَالَ وَالسَّارِفُ وَفَرَقَهُ
فَقَطَعُوا أَمْرَهُمْ بِهَيْبَةٍ فَكَانَتْ التَّحْقِيقُ إِلَهُ الْقَطِيعِ الْكَفِّ بِهَا
هُوَ الْوَجْهِ وَالْكَفِّ بِهَيْبَةٍ التَّحْقِيقُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا
سَوِيحٌ عَنْ صَيْحَةٍ مِنْ رُوحِهِ

چہرے اور ہاتھوں کا حکم دیا۔ اس کی دلیل حضرت
عمار کا کہنے سے ہے جو آپ نے حضور سے اللہ عید وسلم
کے وصال کے بعد تیمم کے بارے میں دیا۔ آپ
نے فرمایا مچھو اور بات "اس میں اس بات پر دلیل ملے
ہے کہ آپ نے وہاں تک بتایا جہاں تک حضور سے اللہ عید
و سلم نے تیمم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دستور کا ذکر کرتے
ہوئے فرمایا "اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہیں سیتا دھو
اور تیمم کے بارے میں فرمایا "چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا اللہ
فرمایا جو یہ کہنے والے مردود علت کے ہاتھ کا اور ہاتھوں
کے کونٹے میں کانٹوں تک کا ٹانسانست ہے۔ بسنا
تیمم میں دلیل حکم ہے کہ کہ جیسوں کا مسح کیا جائے،
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔

باب

غیر جنسی برعالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں حالت جنب کے سوا ہر حالت میں قرآن
پاک پڑھنے کی اجازت فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین
یہی کہتے ہیں کہ آدمی جب وضو بھی نہ پڑھائی (قرآن پاک
پڑھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر)
وضو کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ سہیلان ثودی،
امام شافعی، امام احمد، امام ابن حنفی (اور امام اعظم ابو حنیفہ)
یہی اللہ کا یہی قول ہے۔

زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت امام ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک ایرانی سجدہ پڑھتی

۱۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ الْأَعْمَشُ تَابِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ

باب ما جاء في البول يصب الأرض

۱۳۶. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ

قَالَا نَأْتِيَانِ مِنْ عَيْنَيْنِ خِزْفِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِمْ يَزِيدُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُو الْيَمَانِ أَخِي أَبِي بَكْرٍ قَالَ
قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَزِيدُ قَالَ لَا تَزُحْزَحْ مِنْ أَحَدٍ فَانْقَضَتْ إِلَيْهِمَا
الْمَكِينُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَعَجَّجْتُ وَلَيْسَ
فَكَمْ يَكُنُّ ابْنُ بَالٍ فِي السَّجْدِ مَا سَأَلَ الْيَمِينُ النَّاسَ عَنْ أَبِيهِ
فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْيَمِينِ سَجَلَاءُ مِنْ مَلِكٍ أَوْ
دَلُومٍ مِنْ مَلِكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يَكُونُ مَلِكٌ مِنْهُمْ إِذَا كَانُوا
مُعْتَصِمِينَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ كَيْسَانَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوُ هَذَا فِي أَبِيهِ عَنْ
عَمِّهِ ابْنِ مَسْرُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ جَابَلَةَ وَابْنِ سَعْدٍ
قَالَ أَبُو يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَأَمَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَحَدَّثَ
عَنْ أَبِي يَزِيدَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ
الْبَنِيِّ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

صَلَّى الصُّبْحَ وَبَيْنَ مَا كَانَ بَيْنَ كُلِّ صَلَاةٍ يَحْتَطُّ بِهَا بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ مَا كُنَّ أَعْيُنُهُمْ تَصَوِّرُهُمْ فِيهِ يَسْتَغْفِرُونَ
 بَيْنَ مَا بَيْنَ صَلَاةٍ إِلَى صَلَاةٍ يَسْتَغْفِرُونَ بَيْنَ صَلَاةٍ إِلَى صَلَاةٍ
 انْظُرُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَصَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوهَ انْظُرُوا إِلَى
 كَأَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحْتَ يَدَيْهِمْ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 الصُّبْحَ حِينَ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 الْأَوَّلِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ الْآخِرَةِ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 كُنْتُ فِي صَلَاةٍ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 وَالْوُجُوهَ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 وَتَحَابَّرُوا فِي صَلَاةٍ وَتَحَابَّرُوا فِي صَلَاةٍ

۳۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي مَوْضِعٍ مِنْ مَوْضِعِ صَلَاةٍ
 بَيْنَ الصَّلَاةِ ذَلِكَ الصَّلَاةُ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 وَحِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 بَيْنَ صَلَاةٍ إِلَى صَلَاةٍ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 انْظُرُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَصَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوهَ انْظُرُوا إِلَى
 كَأَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحْتَ يَدَيْهِمْ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 الصُّبْحَ حِينَ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 الْأَوَّلِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ الْآخِرَةِ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 كُنْتُ فِي صَلَاةٍ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 وَالْوُجُوهَ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 وَتَحَابَّرُوا فِي صَلَاةٍ وَتَحَابَّرُوا فِي صَلَاةٍ

کتاب چوتھم پڑھی سوچ کی نماز شروع ہونے کے وقت دعا کی حرکت دینا
 اور ہر نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 ہر نماز کے بعد ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 مرتبہ نماز کی نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 پھر نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 پھر نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 اس کے بعد نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 اور نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 نماز کے بعد نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 پھر نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر کے نماز شروع کر دینی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 ہر نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی
 نماز میں ہر ایک کے بعد سر کی حرکت کر دینی

اوقات نماز (۲)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا ایک وقت آٹھ گنا ہے اور ایک وقت
 آٹھ گنا ہے ابتدائی وقت سو گنا کا زمانہ ہے اور آخری وقت
 جب وقت نماز داخل ہو جائے عرصہ ابتدائی وقت چوبیس گنا

باب الثانی
 ۳۲. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي مَوْضِعٍ مِنْ مَوْضِعِ صَلَاةٍ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ ذَلِكَ الصَّلَاةُ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 وَحِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 بَيْنَ صَلَاةٍ إِلَى صَلَاةٍ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 انْظُرُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَصَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوهَ انْظُرُوا إِلَى
 كَأَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحْتَ يَدَيْهِمْ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 الصُّبْحَ حِينَ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 الْأَوَّلِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ الْآخِرَةِ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ
 كُنْتُ فِي صَلَاةٍ حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 وَالْوُجُوهَ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ يَحْتَطُّ بِرَأْسِهِ
 حِينَ تَوَضَّعَ لِلصَّلَاةِ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ كُنْتُ فِي صَلَاةٍ
 وَتَحَابَّرُوا فِي صَلَاةٍ وَتَحَابَّرُوا فِي صَلَاةٍ

رَجُلٍ مِنْ جُوفِي يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ وَإِذَا مِنْ قَيْسٍ عَنْ مَثَرَةٍ
 الَّتِي حَتَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَبِيبُ كُنِيَ قَيْسَ طَوِيلَ يَدَيْهِ
 اسْتَفْتَى أَهْلَ الْيَوْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْأَنْبِيَاءُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي التَّحْرِيقِ بَعْدَ الْيَتَامَى وَالْأَنْفُسِ
 فَكَانَ قَوْمُهُمْ التَّحْرِيقَ بَعْدَ الْيَتَامَى وَقَدْ خَصَّ بِهِمْ
 رُؤْيَا كَالَّذِي فِي مَقَالِ الْيَوْمِ وَمَا لَا يَكُونُ مِنَ الْخَوَارِجِ وَلَا
 الْمُتَعَدِّينَ عَلَى الْخَصْمَةِ وَكَانَ يُدْعَى بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالُوا سَمِعْنَا النَّبِيَّ أَوْ مَسَامِيرَ .

بِأَمْلَاجٍ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

١٩. حَتَّى تَنَالُوا الْوَيْحَ وَالْقُصَصِ مِنْ حَرْثِ نَارِ الْفَضْلِ وَهُوَ
مَعْرُوفٌ عَنْ عَجَبِ اللَّهِ فِي الْمَلِكِ فِي عِلْمِ الْفَائِزِ بِمَعْنَى
عَنْ عَجَبِ أَيْرُودُكَ مَا تَنَالَتْهُمُ الْيُسُوفُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَالَتْ
مُحَمَّدٌ الْيُسُوفَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَعْلَى الْفَضْلِ وَنَالَتْ
الْقَصَّةَ لَا قَوْلِي وَنَقَطَ.

[illegible]

١٥٢. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
الْمَنَظَرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ
قَالَ لَمَّا كُنْتُ فِي ذَلِكَ لَمْ أَتَقَرَّرْهَا إِلَّا أَنَا وَ
الْجَنَّةُ إِذَا أَصَحَرْتُ وَأَزْجَرْتُ إِذَا أَمْسَمْتُ لَهَا كَلَامُ
أَبْنَيْهِ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتْمٍ وَأَوْفَى وَتَوَلَّى لَمْ يَزَلْ الْإِمَامُ مِنْ حَيْثُ
خَرَّبَ اللَّهُ بَنِي عُمَرَ الْأَعْمَرِيَّ وَتَوَلَّى خَرَّبَ الْقُرَيْشِيَّ عِنْدَ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ وَاصْطَلَحَ بَرَاءُ ابْنُ هَذَا الْخَوْدِ يَنْبَغِي.

١٦٣. حَتَّى تَأْتِيَهُ نَارُ عَرُوانَ ابْنِ مَعَاوِيَةَ الْغَزَّارِ

براہ راست پرہیزم، عطر، تھیں جنی راہ میں تھیں، حضرت محمد صلی اللہ
عزہ وسلم ایک خلیفہ تھا جس میں سعادت کیا ہے۔ مصلیٰ کریم، جامعین اور
کے علماء کا نماز عشاء کے بعد گنگوڑا کے براہ و دم جوار میں افسانہ
ہے ایک جگہ کے اسے کہیں گھاٹہ بعض نے مشروط اہانت
دی، صیغہ حمید صوفی طاعت کے بارے میں گنگوڑا کہتی ہے
اکثر احادیث میں رخصت کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ہے یہ بھی سعادت ہے کہ عشاء کے بعد گنگوڑا صرف
تسکین نماز یا سائز کے لئے جائز ہے۔

اقل وقت میں قضایت

حضرت ام مرقہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرچھا گیا گون ساصل افضل ہے! آپ نے فرمایا: نازل کو اول وقت میں ادا کرتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو سبب اپنے آخر وقت (میں) اعمالیٰ رکھا (یعنی اسے) باب میں حضرت علیؑ ابن عمرؓ کا شہداء ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔"

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فزائے ہیں۔ مجھے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے علی ابن ابی طالب
ہیں اور یہ نہ کرو۔ (۱) نماز کا جب وقت ہو جائے
(۲) جتنا جب حاضر ہو۔ (۳) جو یہ کہیں جب رخصت نہ
ہو جائے امام ترقی فرماتے ہیں ام فروہ کی یہ حدیث
صرف عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے مروی ہے
لہذا وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ اس حدیث کی سند
میں اضطراب ہے۔

ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن مسعود

أصابت من ربه فقل قال النبي صلى الله عليه وسلم
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَكُونُوا تَرْوِينَ جُودَى يَسْتَوُونَ الصَّلَاةَ فَتَكُونُوا
 رُفُوحًا فَإِنْ سَبَّحْتُمْ بِرُفُوحٍ كَمَا سَبَّحَتِ اللَّامَةُ فَإِنَّكُمْ تَكُونُونَ
 أَجْرًا حَسَنًا وَتَكُونُ رُفُوحًا كَمَا تَكُونُ اللَّامَةُ وَتَكُونُونَ
 حَبَادَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 حَسَنٌ وَهَؤُلَاءِ غَيْرٌ وَأَجِدُ مِنْ أَهْلِ الْيَوْمِ يَسْتَجِزُونَ أَنْ
 يَمُتُوا فِي الرُّجُلِ الصَّلَاةَ لَيْسَ بِهَا رُفُوحٌ وَآخَرُهَا إِلَّا مَا رُفِعَ
 فِيهِ نَمُّ الْإِمَامِ وَالصَّلَاةُ الْأَقْوَى مِنْ أَلْفِ نَمٍّ يُعَذِّبُ
 أَكْثَرَ أَهْلِ الْيَوْمِ وَأَبْشَرُهَا أَنْ تَكُونَ أَسْفَلَ عِندَ
 الْمَلِكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

نماز کو رکنِ وقت سے اسرہ کر کے پڑھیں گے، ہذا اتم وقت پر نماز
 اور اگر آپس اگر کرنے وقت پر امام کے ساتھ (نماز) کر لی تو یہ فعل
 پورا جائے گا۔ ہذا تو نے رکعت ذکر (اپنی نماز کو غور کر لیا) اس باب
 میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور عباد بن مسعود رضی اللہ عنہما سے
 بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، کہی علماء کا یہی
 قول ہے کہ جب امام نماز میں تانیر کرے تو وقت پر نماز
 پڑھ لی جائے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی جائے یہی نماز
 فرض شہد ہوگی۔ ابو عمر علی کا امام عبد الملک بن حبیب
 ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَرِ عَنْ الصَّلَاةِ

۱۶۸ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَارِبِ بْنِ رَيْدٍ عَنْ شَارِبِ بْنِ
 قُلَيْبٍ عَنْ أَبِي دُبَايْرٍ الْأَطْمَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَهُُّوا مِنْ الصَّلَاةِ فَتَكُونُوا
 إِحْسَنَ لَيْسَ فِي التَّوَهُُّوَةِ بَطْلٌ بَلْ فِيهَا تَقْوَى وَتَقْوَى
 لَوْ أَحَدٌ كَرِهَ صَلَاةً أَوْ كَانَتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ إِذَا كَانَ هَذَا
 فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ وَأَبِي مُزَيْبٍ وَرَبِّهِ أَنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَجِبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَغَيْرِهِمْ أَمِيرُ النَّصْرَةِ
 وَفِي حَيْثُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي النَّجَّارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي
 أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنِي حَسَنٌ حَدَّثَنِي وَفِيهِ اخْتِلَافٌ أَهْلُ بَيْتِهِ
 فِي الرُّجُلِ يَتَأَمَّرُونَ مِنَ الصَّلَاةِ أَوْ يَسْأَلُهَا فَيَسْتَقِطُّ أَوْ
 يَدُكُورُ وَهُوَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ حَتَّى يَرَى عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ
 عِنْدَ غُرُوبِهَا فَتَكُونُ بَطْلًا فَتَكُونُ صَلَاتُهُ إِذَا اسْتَقِطَّ وَوَقْتُ
 فَإِنْ كَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَهُوَ قَوْلُ
 أَحْمَدَ وَابْنِ قَتَادَةَ وَابْنِ أَبِي مَالِكٍ وَكَذَا يَكُونُ بَطْلًا
 يَسْقِي شَيْءًا تَطْمَنُّ الشَّمْسُ أَوْ قَلْبُكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے ہذا
 روایت میں امام سے سربا لے کر کیا آپ نے فرمایا کہ
 سربا لے میں نہیں بکرا جائے میں ہے ہذا جب تم میں سے
 کسی کو نماز کا پڑھنا بھول جائے یا وہ نماز سے سربا لے
 تو جب یاد آئے پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن مسعود
 ابو موسیٰ، طرار بن حصین، جابر بن مطعم، ابو ہریرہ، عمرو بن
 ہریرہ، عمر بن عبد العزیز، ربیع بن خثیمہ، ربیع بن خثیمہ، ربیع بن خثیمہ، ربیع بن خثیمہ
 روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ کی حدیث حسن ہے، علماء کا اس مسئلے میں اختلاف
 ہے کہ اگر کوئی شخص نماز سے سربا لے یا بھول جائے تو پھر
 پورے یا یاد کرنے کے وقت نماز کا وقت نہ ہو مثلاً طلع شمس
 یا غروب آفتاب کا وقت ہو تو بعض کے نزدیک اسی وقت ادا
 کرے، امام احمد، اسحق، مشافعی، ابو ذکوان، رحمہم اللہ
 یہی قول ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس طرح کے کئی آئے
 یا غروب ہو جانے کے بعد پڑھے۔

نماز بھولنے والا کیا کرے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ أَنْ حَلَلْتُمْ أَنْ تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ
لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ
وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ
وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِكُمْ

بلان میں اتھوے رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب
نے وضو کیا، پھر حضرت سے اللہ علیہ نے عزوب آفتاب
کے بعد نماز عصر ادا کی اور پھر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ یہ
حدیث صحیح ہے۔

صلوة وسطیٰ نماز عصر ہے

باب ما جاء في الصلوة الوسطى أنها العصر

۱۴۱. حَدَّثَنَا هُشَاةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي جَنْدُبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
وَسْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ
۱۴۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
أَبِي الْعَاصِمِ عَنْ مَكِّيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ عَنْ رَسِيدِ بْنِ
مُثَرَّةٍ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ
قَالَ أَبُو يُونُسَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ صَحِيحٌ وَفِي ثَلَاثٍ حَقٌّ وَ
حَالِيقَةٌ وَحَصَّةٌ وَأَبُو حَرِيرَةَ وَأَبُو هَاشِمٍ بَيْنَ حَبِشَةَ
أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ مَسْرُودٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۴. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۶. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۸. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۴۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْرِئَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسِيدِ بْنِ مَثَرَةَ الْقَدِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَهَذَا قَوْلُ
الْأَكْبَرِ الْعَلَاءِ بْنِ أَصْحَابِهِمَا يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ
وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، مندرجہ ہے وہی وسطیٰ نماز سے مراد عصر کی نماز
ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر وہی وسطیٰ ہے مراد نماز عصر ہے ام
ترذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی، عائشہ
حضرت ابوہریرہ اور جبرائیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
موجود ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث صحیح ہے لیکن حدیث
کا قول نقل کیا کہ حضرت ابوہریرہ سے حدیث صحیح ہے اور انہیں اس
مائل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث صحیح ہے اس کے بارے میں
کی حدیث صحیح ہے اگر صحابہ کرام اور دیگر اصحاب کا یہی قول ہے
حضرت زید بن جہت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں حدیث صحیح ہے مراد لہر کی غائب ہے جبکہ حضرت ابن عباس
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد صبح کی نماز
ہے۔

جسب بن شیبہ کہتے ہیں مجھے محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت
حسن سے پوچھا انہوں نے حدیث حقیقہ کس سے سنی
فرماتے ہیں امی نے من سے پوچھا انہوں نے جواب دیا
میں نے سمرہ بن جندب سے سنی ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں مجھے امام بخاری نے علی بن عبد اللہ اور قریش بن انس
کے واسطے سے خبر دی ہے امام بخاری اسی کا قول نقل کرتے
ہیں کہ حدیث سمرہ صحیح ہے اور اسی سے انہوں نے استدلال
کیا ہے۔

رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بِاللَّحْلِ
الْمُشْرُؤَةُ خَيْرٌ مِنَ التَّحْرِيمِ وَرَوَى عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ تَحَنَّنْتَ
عَمَّ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَمِّ مَسْعُودٍ أَوْ قَدْ أَلَانَ وَنَبِيٌّ وَتَحَنَّنْتَ
أَلَا تُسَبِّحُ إِلَهَكَ فَتَكُونُ مِنَ الْمُرْتَدِّينَ فَتَقْرَأَ حِينَئِذٍ لَعْنَةً
مِنَ التَّسْبِيحِ وَقَالَ الْفَرَزْدَقُ يَنْبَغِي فِي هَذَا التَّسْبِيحِ
وَلَا تُعَرِّضُ لِي وَنَبِيٌّ قَسَا كَيْ مَعْبُودٍ لَعْنَةً عَمَّ الْفَرَزْدَقُ
الْبُيُوتُ أَسْتَنْدَتْ لَهَا كَيْ هَذَا.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذِنَ فَلَوْ يَنْبَغِي

۱۹۰. حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَبْرِ مَرْثُوبٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وَضْعٍ

۱۹۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ شَيْخٍ عَنْ مُنَادٍ
بْنِ يَسْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي

۱۹۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَبْرِ مَرْثُوبٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي

طاعت سے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ہوا میں ہیں وہی
ہو انہوں پر کہ محمد بن نافع سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسی کے پاس سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اسے تو یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے درمیان سے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۱. حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَبْرِ مَرْثُوبٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي

حضرت ابوبکر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بجے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسی کے پاس سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اسے تو یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے درمیان سے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَبْرِ مَرْثُوبٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي

حضرت ابوبکر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بجے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسی کے پاس سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اسے تو یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے درمیان سے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن شہاب کہتے ہیں حضرت ابوبکر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہاں سے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اسے تو یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے درمیان سے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَبْرِ مَرْثُوبٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَذِنَ فِي صَلَاتِهِ فَتَكُونُ لَعْنَةً عَلَيْهِ وَهُوَ كَمَا رَأَى
يَوْمَئِذٍ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْتَهِيَ عَنْهُ فَلَوْ يَنْبَغِي

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ حَزْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ أَصْحَابُ بَيْتِ
حَبِيبَتِ الْوَلَدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَالْقُرْبَى الْكَلْبِيَّةُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
وَأَسْتَفْتِ أَهْلَ الْبَيْتِ فِي أَزْمَانٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ يَقُولُ الْقُرْبَى الْكَلْبِيَّةُ وَاسْتَفْتِ النَّبِيَّ ﷺ
فِي ذَلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ يَقُولُ يَقُولُ سَيِّدُكُمْ وَآلُكُمْ
الْبَيْتِ الْكَلْبِيَّةُ.

مجھے ابی دہب نے مرفوعاً بیان نہیں کیا اور ابی دہب نے مسلم کی روایت
کی نسبت اس پر ہے نہ ہی کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سراج حاصل نہیں ہے بلکہ وہاں کہنے میں علماء کا اختلاف ہے
بعض کہتے ہیں کہ وہ ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہتے ہیں
جبکہ بعض علماء نے غصت دی ہے سفیان ثوری ابی ہریرہ کا
امام احمد کا یہاں تک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ بِالْإِقَامَةِ

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَوْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ يَقُولُ كُنَّا
مَعَ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَقُولُ
عَلَى إِذَا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ سَمِعْنَا مِنْهُمْ كَلِمَةً
أَقَامَ فَسَمِعْنَا جَعْفَرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا
مَنْ سَمِعَ حَدِيثَ حَسَنٍ وَحَدِيثَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ
هَذَا الرَّجُلِ وَهَذَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَهْلُ الْبَيْتِ الْكَلْبِيَّةُ
أَمَّا يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

امام، اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

مساک بن حبیب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں
نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن، اقامت میں تاخیر کرتا
یہاں تک کہ جب آپ کہتے ہوئے دیکھتا تو فغان کے لئے اکھٹے
کہتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث من ہے۔ وہ
مساک کی روایت کہ ہم مرث اسی سند سے پہنچتے ہیں۔
بعض علماء کا یہی شک ہے کہ مؤذن، اذان کا زیادہ مانگ
ہے۔ اور امام اقامت کا زیادہ حقدار
ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْلُومٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَقُولُ
عَلَى إِذَا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ سَمِعْنَا مِنْهُمْ كَلِمَةً
أَقَامَ فَسَمِعْنَا جَعْفَرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا
مَنْ سَمِعَ حَدِيثَ حَسَنٍ وَحَدِيثَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ
هَذَا الرَّجُلِ وَهَذَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَهْلُ الْبَيْتِ الْكَلْبِيَّةُ
أَمَّا يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

رات کو اذان گنا

حضرت سالم اپنے والد ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحت حال رات کو بھی اذان
دے دیتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھایا پیا
کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ
عنہما، انس، ابو قتادہ صریحاً حدیث میں سے بھی روایت مذکور ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صحیح ہے علماء
کرامت کو اذان دینے میں شکات ہے بعض علماء کہتے ہیں اگر
رات کو بھی (صبح کی) اذان دے دی جائے تو جائز ہے ورنہ
جائز ہے۔ امام مالک، ابی ہریرہ، امام شافعی، امام احمد اور ابی
حانیہ کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک رات کو بھی اذان
ورنہ جائز ہے سفیان ثوری کا یہی شک ہے عمار بن مسلم نے

سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قُضِيَ
هَذَا الْيَوْمَ عَلَى صَلَاةِ الرَّسُولِ وَخُدَّةِ الْبَيْتِ وَ
عَشِيرَتِهِ مَدِينَةٍ وَمَنَازِلَةٍ مِنْ دُونِ النَّبِيِّ خَلَّى اللَّهُ تَلْبُورَ
وَسَلَّمَ بِشَاكَا الْوَأَحْسَنَ طَعْمًا مِنْ إِذَا مِنْ عَدَدٍ يَأْتِيهِ فَكَانَ
يَسْبِقُ وَرَعِيَّتِهِ بِنَ

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْأَخْصَارِيُّ سَمِعَ نَا
جَابِلًا حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَيْبٍ عَنْ ابْنِ
أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ صَلَاةَ الرَّسُولِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ
بَعْدِهِ وَطَعْمُهُ مِنْ طَعْمِ هَذِهِ بَيْتِ حَسَنٍ
صَحِيحٌ

باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ
يَكْرِيدَ ابْنِ الْأَصْبَغِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِمَنْ يَنْتَهِي أَنْ يَجْعَلَ أَحَدُكُمْ
قَرَأَ أَمْرًا يَنْتَهِي لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَخَرَّ أَمْرًا يَنْتَهِي
أَمْرًا يَنْتَهِي وَفِي الْبَابِ مِنْ ابْنِ سَعْدٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ
هَبَّابٍ وَمَعْنَاهُ فِيهِ أَتَيْنَا وَجَاهِرَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ صَحِيحٌ
هَذِهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا زَوْي عَنْ غَيْرٍ وَاجِدٍ
هَذَا الْحَدِيثُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا سَمِعَ
النَّوَادِيَ أَنْ تَقْرَأَ بِحَيْثُ هَذَا صَلَاةٌ لَمْ يَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ هَذَا أَصْلُ الْخَطِّ وَالْقِسْمُ يَوْمَ وَكَرَّغَةً لَا حَيْثُ فِي
تَوَلَّى النَّبِيُّ لَمَّا تَوَلَّى الْأَمْرَ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَبَنِي ابْنِ
عَلِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ مَالِكٌ لَا يَشْهَدُ
بِحَدِيثِهِ وَلَا يَحْمَدُهُ فَقَالَ تَوَلَّى النَّبِيُّ حَتَّى بَدَأَ بِقَوْلِهِ هَذَا
فَلَمَّا سَمِعَ مِنْ لَدُنِّي عَنْ مَجَاهِدٍ وَتَمَّيْنِ الْقِسْمُ وَبَنِي
لَقَدْ شَهِدْتُ الْجَمَاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ رَكْعَةً مِنْهَا وَكُنْتُ مَعَهَا
لَمَّا تَوَلَّى النَّبِيُّ

ابن عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اجتماعت کی
نقصیت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ
ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عام دعا کرنے
پچیس درجات کا قول نقل کیا صرف حضرت ابن عمر سے،
ستائیس درجات کہلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اجتماعت
کے ساتھ مساز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے
زیادہ نقصیت رکھتی ہے، امام ترمذی منسب کرتے
ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

جرادان سن کر جواب دے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض زبوانوں کو گھڑیل
کا انداز کر کے کہیں چھوڑ دوں کہ فرمادے اللہ کے لئے امانت کی پابندی
پھر ان کے گھڑیل کو الگ کر دوں گا کہ صلوات اللہ علیہ انہیں میں سے ہے، اس باب
میں حضرت بن مسعود، ابو سعید الخدری، ابی ہریرہ، ابن مسعود، ابن عمر، ابن عباس
سے بھی روایت ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے کہ
کئی کہلے سے مروی ہے کہ بعض انکسیر کہ اسے قبول کرے کہ اسے نہیں
یہ نہ کہے، اس کی نافرمانی نہیں، بعض علماء کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں
پر میں نے حدیث کیے بلکہ حدیث کی نصحت نہیں بلکہ عام پابندی
میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص دن بھر ہونے
رکعت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کا کہنا ہے لیکن جمعہ جمعہ اجتماع میں
حاضر نہیں ہوتا اس کا کیا حکم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنم میں ہار
پاہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اجتماع جمعہ
سے اصرار کرتے ہوئے ان کے حق کو کم سمجھتے اور
ان میں شکیستی کہتے ہوئے حاضر نہیں ہوتا اور

بہنہ ہے

صَحْبُهُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَكُونَ
بَيْنَ أَهْلِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ قَوْمٍ يَكُونُ أَحَدُهُمَا سَعَادَةً وَكَانَ رَجُلٌ
قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا.

نے ستروں کے درمیان صف بندی کو مکروہ کہا ہے
نام احمد اسنی بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کہ بعض
علمائے اس کی اجازت دی ہے۔

باب ما جاء في الصلوة خلف الصف

صف کے پیچے تنہا آدمی کی نماز

وَحَدَّثَنَا

۲۱۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ مَّا أَتَى الْأَعْرَابِيَّ عَنْ حَصَنِ بْنِ
عَنْ هَذَا بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِكَأْسٍ أَيْ
الْبَحْرِ بِيَرِي وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ قَدَامَ رِيٍّ مَنِ شَيْخٍ
لَقَالَ كَرِهَ الْبَصَّةُ مِنْ مَعْبُدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ
رِيًّا لَمَّا لَقِيَ هَذَا الشَّيْخَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ حَفِيفِ الصَّفِّ
وَحَدَّثَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَحْيَى الصَّلَاةَ فِي كَلْبٍ عَنْ بَنِي حَنْبَلٍ
أَبْنِ مَكْلَبٍ قَالَ أَبُو يَلْقَى حَدِيثُ الْبَصَّةِ حَدِيثٌ
عَنْ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَكُونَ
حَلْفُ الصَّفِّ وَحَدَّثَهُ وَقَالَ الْبَصَّةُ إِذَا صَفَّ حَفْظُ
وَحَدَّثَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمْ وَأَسْفَقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُحِبُّونَ إِذَا صَفَّ حَفْظُ الصَّفِّ وَحَدَّثَهُ
وَهُوَ كَوْنُ سَتْرَيْنِ الْفَرُوقِ وَابْنِ السَّبَّاحِ وَابْنِ
هَذَا حَفْظُ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ حَدِيثِ الْبَصَّةِ
بَيْنَ مَقْبَلِيهِمَا الْوَأَمْنُ حَلْفُ الصَّفِّ وَحَدَّثَهُ
وَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي يَسَافٍ وَكَانَ
تَقْرَى حَدِيثُ حَصَنِ بْنِ هَذَا بْنِ يَسَافٍ بِمَنْزِلِهِ
بِخَلِّ بِرَأْيِهِ الْبَايَ الْأَعْرَابِيَّ عَنْ رِيَّا بَنِي الْبَصَّةِ عَنْ
وَالْبَصَّةُ فِي حَدِيثِ حَصَنِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رِيَّا بَنِي
أَهْلِكَ وَالْبَصَّةُ فَاسْتَشَارَ أَهْلُ الْبَيْتِ فِي هَذَا حَدَّثَهُ
بِمَنْزِلِهِ عَنْ رِيَّا بَنِي وَابْنِ مَرَّةٍ عَنْ هَذَا الْوَيْسَانِي عَنْ
حَدَّثَهُ وَابْنِ رُوَيْدٍ عَنْ رِيَّا بَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ بَقِيَّةُ
حَدِيثُ حَصَنِ بْنِ هَذَا بْنِ يَسَافٍ عَنْ رِيَّا بَنِي

ہلال بن یساف کہتے ہیں ہم مقام رتہ میں تھے کہ نیا بن ابی
جحد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اٹھا کر ایک شیخ واپس بن مسجد
اسدی کے پاس لے گئے۔ اور کہا ریت سے (کہ مجھ سے
میں بڑگ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچے
تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے نماز پڑانے کا حکم فرمایا اور اس بات کو وہ ریت گام
سُوس رہے تھے۔ اس باب میں حضرت علی بن شیبان
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ہدایات مذکور ہیں
نام ترمذی فرماتے ہیں والبر کی حدیث سسن ہے اور
علماء کی ایک جماعت نے صف کے پیچے تنہا آدمی کی نماز
کو ناجائز کہا اور اسے پڑانے کا حکم دیا۔ نام احمد اور
اسنی کا بھی یہی مسلک ہے بعض علماء کے نزدیک یہ
نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور نام شافعی
اس بات کے قائل ہیں۔ ابی کوفہ کی ایک جماعت کا
بھی واپس بن مسجد کی حدیث پر عمل ہے اور صف
کے پیچے اکیلے آدمی کی نماز کو واجب الاعداء سمجھتے ہیں
عمر بن یساف ابن ابی یساف اور دیکھ بھی ان ہی تائید میں
سے ہیں صحیح حسین کہ ہلال بن یساف سے متعدد روایات
نے ابوالحسن واسطہ نیا بن ابی جحد والبر کی حدیث
کی شکل ہدایت کیا۔ حسین کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ
ہلال نے واپس سے حدیث کی عمر میں اس میں اختلاف
ہے بعض کہتے ہیں عمرو بن عرس واسطہ ہلال بن یساف
اور عمرو بن راشد والبر سے جو حدیث ہدایت کی ہے

الْحَبِيبُ مِنْ قَائِلِهِمْ أَنَّهُمْ قَتَلُوا أَحْمَدَ قَالَ أَبُو عَرَبٍ وَمَا
 يَكُونُ أَحْمَدُ مِنْ حَبِيبٍ قَبْلَ ذَلِكَ مَرَّةً لَوْلَا أَنَّ رُؤُوسَ بَنِي
 حَبِيبٍ هَلَالُوا لَبْنِي يَسَافٍ عَنْ بَنِي إِدْرِيسَ بْنِ قَاهِشَةَ
 ابْنِ عَمْرِو حَلَالًا مَحْتَدُونَ بِشَارِبَا مَحْتَدُونَ بَنِي عَمْرِو
 حَمْدًا عَنْ حَكِيٍّ وَبَنِي مَرْثَدُونَ بِأَجَالِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ عَنْ مَرْثَدٍ
 قَالَ قَتَلَهُمْ كَمَنْ بَنِي نَهَارٍ مَحْتَدُونَ سَهْرًا فَالْحَبِيبُ عَنْ
 عَمْرِو وَمَرَّةً عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو وَبَنِي يَسَافٍ
 عَنْ قَائِلِهِمْ بَنِي مَعِيَدٍ أَنَّ رَجُلًا مَضَى خَلَفَ الْحَبِيبَ وَجَدَهُ
 فَأَمَرَهُ بِالْإِسْقِاقِ إِنَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَسَّرَ أَنَّ يَسِيدَ الْإِسْلَامِ قَالَ
 أَبُو يَسَافٍ سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَنَا
 عَنْ النَّجَّافِ وَجَدَهُ خَلَفَ الْحَبِيبَ كَيْفَ كَانَ .

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ بِصَلَاتِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ بِصَحَابَةِ الرَّجُلَيْنِ

[illegible]

ایم ہے، جب کہ بعض کے نزدیک مالہم بن مہدی سے صحیح
کی روایت بواسطہ اہل بن یساک اند تیار ہیں جہد، ام
ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن مروہ کی حدیث کے
متنبہ میں یہ روایت میوے نزدیک ام ہے کیوں کہ یہ
اہل بن یساک کے علامہ بھی (مردہ) استقامت
مردی ہے، حنوت مالہم بن مہدی بن شدہ سے روایت
ہے، اگر ایک شخص نے صفت کے چچو تنبا ناز پڑھی،
تو اسے بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑانے کا حکم
فرمایا، امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے بواسطہ ہارود کیج
کو قول سنا کہ اگر کوئی شخص صفت کے چچو تنبا ناز پڑھے
تو اسے پڑائے۔

ایک آدمی کے ساتھ فکر تماشہ پڑھنا

حضرت بنی عباس رضی اللہ عنہما سے مدایت ہے فرماتے
ہیں ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز
پڑھیں میں آپ کے انیس وقت کھڑا ہو گیا تو حضرت اللہ علیہ وسلم
نے میرے سر پر ہاتھ رکھے کہ طرف سے پیکر کے مجھے اپنی طرف
کر لیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس کی حدیث میں
مجھ سے صحابہ کرام اور تبعہ کے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب
کوئی آدمی راکیلا، امام کے ساتھ کھڑا ہو تو اسے داہنی
طرف کھڑا ہونا چاہئے۔

اہم کی دو آدمیوں کے ہمراہ تھانہ

حضرت مسعود بنی مہصب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب ہم عین آدمی جہاں تو ایک کھگے کھڑا ہو۔ اس باب میں حضرت عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث مسود غریب ہے اللہ اعلم بالصواب

فَرَدَّ يَدَهُ وَاعْتَمَلَ عَلَى هَذَا أَيْ عُنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ عَمَّا قَالُوا أَنَّهُمْ
ثَلَاثَةٌ فَأَمَرَ مُحَمَّدٌ خُفَّاءَ الْإِمَامِ وَأَمَرَ وَرَوَى عَنْ ابْنِ
مُسْجُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَمْنَعُهُ وَالْأَسَدُ قَالَ لَمَّا جِئْتُمَا
عَنْ يَمِينِهِمْ وَالْأَجِيرُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَدْ أَدَّيْتُمَا بِمَا جِئْتُمَا
عَلَيْهِ وَكَفَرُوا وَقَدْ تَكَلَّمُوا بِهَذَا الْمَذْهَبِ فِي الْمَسْجِدِ
مُسْلِمِينَ قَبْلَ هَذَا فَطُفِلَ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ بِصَلَاتِهِ وَمَعَهُ
رِجَالٌ وَسَاءُ

٢٣٣- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي أَنْتَبِهُنَّ لَكُمْ ثَلَاثًا: أَنْتَبِهُنَّ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَالْأَنْصَارِ فِي تَأْمِينِ نَافِثَاتِ الْوَسْوَاسِ، وَأَنْتَبِهُنَّ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَالْأَنْصَارِ فِي تَأْمِينِ نَافِثَاتِ الْوَسْوَاسِ، وَأَنْتَبِهُنَّ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَالْأَنْصَارِ فِي تَأْمِينِ نَافِثَاتِ الْوَسْوَاسِ».

ہے کہ جب تین آدمی پہلی تورود امام کے چچے کھڑے ہیں حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فقرہ
مرد رضی اللہ عنہما کو قاز پڑھائی تو ایک آپ کی وہی حوت اورد
دوسرا بائیں حوت کھڑا ہوا اور اس کو حضور علیہ السلام
سے روایت کیا۔ جس لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حوالہ
میں کلام کیا ہے۔

امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو کس طرح صفیں پابندی جائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی
 عیسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا اور آپ کے لئے تیار کھا
 گیا۔ تہ کھا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا: اظہر تم سے ساتھ نماز
 پڑھیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اُس کے ایک چٹائی لے آیا اور بکثرت
 استعمال کی جب سے یہاں پہنچا مٹی میں نے اس پر پاؤں پھیرا تو پھر حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے میں نے ایک پیچ اس کے جال،
 آپ کے پیچے صفت بانٹ دی جبکہ (جیسا اللہ ہی جانتے) پیچے کھڑکی
 پر لگیں، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں، اسی کے
 اٹھیں تشریف لے گئے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ
 عنہ کی حدیث صحیح ہے اور ادا کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں باب
 امام کے ساتھ ایک سولہ ایک حرکت جو ترمذی امام کی راہیں جانب کھڑا
 ہو کر حرکت ان دونوں کے پیچے کھڑکی جو بعض روایت ہے اس
 حدیث کی حد سے صف کے پیچے تنہا آدمی کی نماز کو جائز کہا کہ کہتے ہیں
 کہ پیچے پر نماز فرض نہیں بلکہ حضرت انس تنہا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پیچے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پیچے کے ساتھ لٹکا اپنے پیچے کھڑا
 کیا اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بچے کی نماز مقبوضہ ہوئی
 آپ سے حقیت انس کہتا کہ تمہارے لئے بلکہ وہی جانب کھڑا کرتے
 مگر انس بن مالک نے بھی اپنے والد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں آپ نے اپنے پیچے کو اپنے پیچے کھڑا کیا

بنی یمنی سوسائٹی

ہدایتِ خفا ہے۔

باب في فضل التكبيرة الأولى

٢٢٩ . حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مَكْرُمٍ وَنُصْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا سَأَلْنَا
سَمَّ بْنَ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمِيٍّ عَنْ جَيْبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ جَيْبٍ وَسَمْعَرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يُونَانَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ
الْبَيْتِ أَنَّ الْأَوَّلَى قُتَيْبٌ لَهَا بَرَاءَةٌ كَلَى بَرَاءَةً مِنْ مَالِكٍ وَهَذَا
مِنْ الرِّثَاءِ قَالَ أَبُو بَرِئٍ كَذِبٌ هَذَا الْقَوْلُ يَكُونُ
أَنَّ مَوْلَاهُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا وَهَذَا الْأَمْرُ فِي سَمَّ بْنِ
قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمِيٍّ وَاسْتِثْنَاءُ هَذَا عَنْ
جَيْبِ بْنِ أَبِي جَيْبٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَوْلُهُ حَدَّثَنَا يَدُكَ هَذَا كُنَّا وَكَيْفَ مَعْنَى جَالِدٍ بِنِ
كُلَّمَا كَانَ عَنْ جَيْبِ بْنِ أَبِي جَيْبٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي
قَوْلِهِ وَلَمْ يَرْكَبْهُ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا
الْعَصِيْبُ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ جَرْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ سَمَّ بْنِ الْقُتَيْبَةِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يُونَانَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ
أَهْلِ الْبَيْتِ هَذَا وَهَذَا أَحْكَمُ شَيْءٍ مَسْخُوطٍ وَهُوَ
مَسْخُوطٌ مِنْ قَوْلِ عَمَّارَةَ بِنْتِ عَبْدِ رَيْثٍ لَعْنَةُ أَبِي رَيْثٍ
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .

مکبیر اہل کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے وہاٹے اٹھائے کے لئے پچاس دن تک تکبیر اٹھانے کے ساتھ جماعت غار اراک اس کے لئے وہاٹے اٹھائے نہیں۔ ایک نجات جہنم سے اللہ دوسری طاقت سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے۔ مسلم بن قیس بواسطہ میں حمزہ کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ہمارے علم میں نہیں، میں نے اسے مرفوعاً بیان کیا جو یہ حدیث، حبیب بن ابو حبیب، یحییٰ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کی سند یوں ہے ہناد نے بواسطہ یحییٰ خالد بن ابلان۔ حبیب بن ابو حبیب، یحییٰ، حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی، اسماعیل بن عیاض نے انس حدیث کو حمزہ بن خزیمہ لحد انس بن مالک کے واسطہ سے حضرت حمزہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ لحد مرسل ہے حمزہ بن خزیمہ نے انس بن مالک کو نہیں۔

باب مَا يَقُولُ عِنْدَ إِقْبَاكِ الصَّلَاةِ

١٣٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ
ابْنَ سَيَّانَ الطَّبْرَسِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَامَرَ إِلَى الصَّلَاةِ بِالنَّيْلِ كَبَّرَ
ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَبِجَاءِكَ
اسْتَنْدَ وَكَفَافِي حَيْثُكَ وَكَذَا إِلَى خَيْرٍ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ

غماز شرمع کرتے وقت کیا کہا جائے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتے تو بخیر کہہ کر اس طرح پڑھتے "سبحانک الہم وبحمک وتبارک اسمک وتعالی جبرک ولا الہ غیرک" پھر کہتے "سبحکربیرا" پھر پڑھتے "ہوذا اللہ اسبح الہیم من الشیطن الہیم من ہمزہ وانفرد نفسه" اس باب میں حضرت علی عبداللہ بن مسعود ماکش

الْبَيْتِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَوَقْعِهِمْ وَ
قُلُوبِهِمْ وَفِي بَابِ عَنْ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ
حَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ وَجَبْرِ بْنُ مَطْعَمٍ وَابْنُ عَمْرٍو قَالَ لَبَّ
يُحْيَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ حَدِيثِي هَذَا
الْبَابِ وَهَذَا أَخَذَهُ مُؤَرِّفٌ مِنْ أَهْلِ الْوَلَعِ وَهَذَا الْوَلَعُ
وَأَمَّا الْخَرُّ أَهْلُ الْوَلَعِ فَكُلُّ مَنْ يَتَّبِعُ رُؤْيَى بَنِي إِسْرَافِيلَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا كَانَ يَكُونُ مَسْحًا بَعْدَ
الْعَمَلِ وَبِحُجْرِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ وَتَقَالِي جَدُّكَ وَ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَهَكَذَا رُويَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُطَيْبٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا آيَةُ الْوَلَعِ
أَهْلُ الْوَلَعِ مِنَ الثَّالِثِينَ وَخَيْرُهُمْ هَذَا فَكُلُّ مَنْ
يَتَّبِعُ حَدِيثِي فِي سَبِيحٍ كُلِّ يَوْمٍ غَدَاةً يَنْتَهِي بِكَلَمَةٍ
فِي مَعْنَى بَنِي إِسْرَافِيلَ وَكَانَ أَحَدُهُمْ لَا يَجْعَلُ هَذَا
الْحَدِيثَ

بابو یسویں علم اصحابین حر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مستور ہیں، امام ترمذی منسراواتے ہیں اس باب
میں ابو سعید کی حدیث زیادہ مشہور ہے، علماء
کی ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کیا لیکن اکثر
علماء منسراواتے ہیں کہ حدیث سے اللہ علیہ وسلم سے اس
 طرح مروی ہے، کہ بھلا کون انہم طوطے تھے جس کے
بہرہ کبر کبیر نہیں پڑتے تھے، حضرت فاروق اعظم
لہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے اسی طرح
مروی ہے۔ اکثر تابعین و دیگر علماء کا اس سن پر
عمل ہے۔ ابو سعید کی حدیث میں کلام کیا
گیا ہے۔ لیکن ابن سعید نے علی بن ابی طالب کے بارے
میں کلام کیا، امام احمد منسراواتے ہیں، یہ حدیث صحیح
نہیں،

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِيُّ بْنُ مُوسَى
قَالَا أَبُو مُسْلِمٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّحْبِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ قُطَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ
وَسَمِعُهُ إِذَا افْتَتَحَ الْعُضْرَةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحُجْرِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ وَتَقَالِي جَدُّكَ وَتَقَالِي
جَدُّكَ قَالَ أَبُو يَحْيَى هَذَا أَحَدُ بَنِي إِسْرَافِيلَ
هَذَا الْوَلَعُ فَكُلُّ مَنْ يَتَّبِعُ هَذَا فَكُلُّ مَنْ
يَتَّبِعُ هَذَا فَكُلُّ مَنْ يَتَّبِعُ هَذَا فَكُلُّ مَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے
وقت "سبحانک اہم دھوکہ و تبارک اسمک و تعالی
ہرک و لا الہ الا انت" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی
منسراواتے ہیں، اسی حدیث کو ہم صرف اسی طریق
سے پہچانتے ہیں۔ حدیث کے خلاف میں کلام کیا
گیا ہے، ابو رحبان کا ہم محمد بن عبد الرحمن
سے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ"
آہستہ پڑھنا

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِيُّ بْنُ مُوسَى
قَالَا سَمِعْتُ الْجَدْرِيَّ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عُبَايَةَ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ دَاوُدَ فِي الْقَدْوَةِ يَقُولُ
يُسَبِّحُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ فَقَالَ فِي أَيِّ مَجْزِيَةٍ تَبَيَّنَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ
واللہ نے مجھے نماز میں "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" پڑھنے سے
سننا تو فرمایا اسے بیٹے! یہ دعوت ہے دعوت سے
بہتر منسراوا میں نے صحابہ کرام کو اس سے زیادہ

۲۳۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ
عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خَالٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كُنَّا فِي حُلَّةٍ
بَيْنَهُمْ قَالَ فِي أَصَابٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُجْرٍ مَقْبُورٍ
لِابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ سَعْدٍ وَتَمِيمٍ
لِابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا هَلْبُ بْنُ
حَسَنٍ وَالتَّمِيمُ عَنْ هَذَا إِعْدَادُ أَبِي الْيَمِينِ أَصْحَابُ
الْبَيْتِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ
يَزِيدَ أَنَّ يَتِيمَ الرَّجُلِ يَتِيمٌ عَلَى عِلْمِهِ فِي الْمَدِينَةِ وَ
قَالَ يَتِيمٌ مَنْ لَا يَتَعَرَّفُ أَهْلَ الشَّجَرَةِ وَرَأْفَتُهُمْ
لَنْ يَتَعَرَّفُوا أَهْلَهُ الشَّجَرَةُ وَكُلُّ مَالَةٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَهُمْ هَلْبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قُتَيْبَةَ الْقَلْبِيِّ.

قیصر بن ابیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے
ابن ابیہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے پکڑتے اس ابیہ میں حضرت
عادل بن عمر، حنفیہ بن مسعود، ابن عباس،
ابن سعد، عدہ سہل بن سہل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں: ابیہ کی حدیث
مسن ہے بعض صحابہ کرام، تابعین اور دیگر نقباء و کا
بھی مسک ہے کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ
پر رکھے، بعض کہتے ہیں ہاتھ کے اوپر رکھے، اور
بعض کے نزدیک ہاتھ کے نیچے رکھے، ان کے
ترکیب مدونوں پر گننا شش ہے۔ ابیہ کا نام یزید
بن قنفذہ ہے۔

رکوع اور سجدہ کی تکبیر

باب ما جاء في التكبير عند الركوع و
التسجود

۲۴۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَحْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كُنَّا فِي حُلَّةٍ
بَيْنَهُمْ قَالَ فِي أَصَابٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُجْرٍ مَقْبُورٍ
لِابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ سَعْدٍ وَتَمِيمٍ
لِابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا هَلْبُ بْنُ
حَسَنٍ وَالتَّمِيمُ عَنْ هَذَا إِعْدَادُ أَبِي الْيَمِينِ أَصْحَابُ
الْبَيْتِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ
يَزِيدَ أَنَّ يَتِيمَ الرَّجُلِ يَتِيمٌ عَلَى عِلْمِهِ فِي الْمَدِينَةِ وَ
قَالَ يَتِيمٌ مَنْ لَا يَتَعَرَّفُ أَهْلَ الشَّجَرَةِ وَرَأْفَتُهُمْ
لَنْ يَتَعَرَّفُوا أَهْلَهُ الشَّجَرَةُ وَكُلُّ مَالَةٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَهُمْ هَلْبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قُتَيْبَةَ الْقَلْبِيِّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے بیٹھے جگتے اور پڑھتے
وقت نیز قیام اور قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے،
اس ابیہ میں حضرت ابوبریر، انس، ابن عمر،
ابراہیم اشعری، ابو موسیٰ، عمران بن حصین، ادائی
بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود
کی حدیث مسن ہے، اور اس پر صحابہ کرام اور تابعین
عمر، عثمان اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کا عمل ہے تابعین
اور عام نقباء و کا بھی یہی مسک ہے۔

حضرت ابوبریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے لئے
جگتے ہوئے تکبیر فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی

۲۴۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ
بْنَ الْأَعْيُنِ قَالاً سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَحْمَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْبُرُ وَهُوَ يَقْرَأُ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا أَحَدُ مِثْقَاتِ عِلْمِي وَهُوَ كَرُّ الْإِقْلَامِ
لِلْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَدَّلَهُ
فَكَأَنَّهُ يَكْبُرُ الرَّجُلُ لَهُ هَرَفٌ يُفْرِي بِلِقَائِهِ وَالْجَوْدُ

فرماتے ہیں یہ مریض حسن بھیج ہے۔ ہمارے گرام
حد جدید کے عمارت کا یہی قول ہے، کہ تفسیر
مکمل و سکھ کے لئے چکے ہوئے تفسیر
کے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ التَّكْوِينِ

[illegible]

رکوع کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
ملدی ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کب
خارج شروع فرماتے وقت ہاتھوں کو گنڈھوں تک اٹھاتے
اسی طرح رکوع کے لئے جاتے اور اٹھتے وقت بھی اٹھ
اٹھتے، ایسی ہی علامت اپنی ہدایت میں یہ اضافہ کیا کہ وہ
سجود کے مدیوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے امام قرظی،
فرماتے ہیں ہم سے فضل بن صبرہ بغدادی نے بواسطہ سفیان
بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عمر کی ہدایت
کے ہم معنی ہدایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ،
مالی بن عجر، ملک بن وریث، انس، ابو ہریرہ، ابو سعید الخدری،
سہل بن سعد، محمد بن مسلم، ابوشامہ، ابو موسیٰ اشعری، ہامد
بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم سے بھی ہدایت مذکور ہے۔ امام
قرظی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے بعض
صحابہ کرام مثلاً ابن عمر، ہامد بن عبد اللہ، ابو ہریرہ، انس، ابن
عباس، عبد اللہ بن زہیر و حذیفہ رضی اللہ عنہم اسی کے ساتھ
ہیں۔ تابعین میں سے من لہدی، عطاء، طاہس، ہامد، تابع،
سالم بن عبد اللہ، سعید بن جبیر و جعفر بن عبد اللہ مسک ہے عبد اللہ
بن مبارک، شافعی، احمد و ابی حنیفہ کا بھی یہی نظریہ ہے عبد اللہ
بن مبارک فرماتے ہیں رفع یدین مالی حدیث ثابت ہے
بجہ زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا
ابن سعد کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف
پہلی مرتبہ رفع یدین کیا، ثابت نہیں۔

حضرت علقمہؓ سے دعا ہے کہ حضرت عبداللہؓ میں شمول

وَهُبَّ بَيْنَ رُحْمَةٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْمُبَارَكِ لَوْ

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُلَيْفَةَ قَالَتْ
كَانَ عَيْدُ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا أُصْبِحَ يَكْتُمُ صَوْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَقْرَأُ فِي
أَوَّلِ مَرْجُو قَالَتْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَتْ
يَكْتُمُ صَوْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكُونُ لِحْجَةً
وَأَجْرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ الْبَيْتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَامٌ وَالْقَائِمِينَ وَهُوَ كَرْلُ سُلَيْمَانَ وَآهْلُ الْكُوفَةِ

باب مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى
الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَتْ كَانَ كُنَّا
عندَ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ الرُّكْبَتَيْنِ سُدَّتْ نَفْسُهُ وَبَايَعَهُ
قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُفْيَانَ وَآلِهِ وَآلِ حُسَيْنٍ وَآلِ عَلِيٍّ
وَسَلَامٍ وَنُفُوسِهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَكَانَ مَسْرُومًا قَالَتْ
أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ الْبَيْتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ
وَالْقَائِمِينَ وَهُوَ كَرْلُ سُلَيْمَانَ وَآهْلُ الْكُوفَةِ وَآهْلُ
إِلَّا مَا رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ وَآلِهِ وَآلِ حُسَيْنٍ
وَالْقَائِمِينَ وَهُوَ كَرْلُ سُلَيْمَانَ وَآهْلُ الْكُوفَةِ وَآهْلُ
بَيْنَ آيَةٍ وَقَالَ كُنَّا سَمْعًا ذَلِيلًا فَهَيَّا هَذَا وَآهْلُ الْكُوفَةِ
نَحْنُ لَا كُنَّا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ

باب مَا جَاءَ فِي أَنَّ يَجْزِي يَدَيْهِ عَنْ

یعنی ہاتھ نہ ڈالنا۔ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غار پر حکم
نہ دیا کہ اس میں نہ جاؤ؟ یہی وہی حکم ہے جس میں اس کا حکم
اس باب میں حضرت مراد بن ہارث نے بیان کیا ہے جسے بھی روایت
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی سند میں ہے کہ
کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل ہیں انہیں ثوبی ۱۱۰
الہی کو رہا کہ ہم نے اس کے متنبہیں کہ یہی سبک ہے۔

فان لا یستویہم من یحکمون فی حدیثہما من حدیثہما من حدیثہما من حدیثہما
یہی کہ ہم نے حدیث میں سے حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر
کرتے ہوئے حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر
مزید حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر حدیث لے کر

رکعت میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

ابو عبد الرحمن مسلمی کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا تباہی کے باعث
ہے پس گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھا کرو۔ اس باب میں حضرت سعد
السنہ، ابو سعید، ابو اسید، سهل بن سعد، احمد بن مسعود، ابو جہر
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث میں صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے
لوگوں کا اسی پر عمل ہے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں
البتہ ابن مسعود اور آپ کے بعض اصحاب کے بارے میں ہے کہ
وہ تطبیق کرتے تھے یعنی دونوں ہاتھوں کو بائیں ہاتھ کے
درمیان چبھاتے، اہل علم کے نزدیک تطبیق فاسد ہے حضرت
مسجد بن ابی ہاشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تطبیق کرتے تھے پھر بھی
اس سے کچھ گلیاں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت سعد بن ابی ہاشم کی روایت تیسرے نے بواسطہ ابو جہر
جو یمن سے ہے صحابہ بن سعد بیان کی۔

رکعت میں ہاتھوں کو پسپا کر کے بڑھ کر رکھنا

جَنَابُ رَافِی الزُّكُوعِ

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أَجْرُ السَّيِّئِ وَالْجَلِيلِ أَيْنُ السَّيِّئِ وَمَعْتَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 أَتَانَا فَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ
 فَقَالَ اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ
 وَلَيْسَ بِكَ مَا تَقُولُونَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرَيْشُ يَمُرُّونَ بِهَا
 جَنَابُ رَافِی الزُّكُوعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أَجْرُ السَّيِّئِ وَالْجَلِيلِ أَيْنُ السَّيِّئِ وَمَعْتَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 أَتَانَا فَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ
 فَقَالَ اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ
 وَلَيْسَ بِكَ مَا تَقُولُونَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرَيْشُ يَمُرُّونَ بِهَا

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الزُّكُوعِ
وَالشُّجُودِ

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أَجْرُ السَّيِّئِ وَالْجَلِيلِ أَيْنُ السَّيِّئِ وَمَعْتَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 أَتَانَا فَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ
 فَقَالَ اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ
 وَلَيْسَ بِكَ مَا تَقُولُونَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرَيْشُ يَمُرُّونَ بِهَا
 جَنَابُ رَافِی الزُّكُوعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أَجْرُ السَّيِّئِ وَالْجَلِيلِ أَيْنُ السَّيِّئِ وَمَعْتَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 أَتَانَا فَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ
 فَقَالَ اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ وَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ
 وَلَيْسَ بِكَ مَا تَقُولُونَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرَيْشُ يَمُرُّونَ بِهَا

عبد الرحمن بن سعید کہتے ہیں، ابو حمزہ، ابو سعید، ابن مسعود
 اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی غار کا ذکر کرنے لگے۔ ابو حمزہ نے کہا میں
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غار کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں پھر
 انہوں نے بیان کرنے پر آمادہ ہوئے کہ آپ نے رکوع فرمایا اللہ
 انہوں کو گنتوں پر رکھا اگر آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے
 آپ نے انہوں کو گناہ کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے
 بہرہ رکھا اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے
 امام ترمذی فرماتے ہیں ابو حمزہ کی حدیث میں صحیح ہے اور علماء کا
 یہی فتاویٰ ہے کہ ان کی حدیث میں ہے انہوں کو پہلوؤں سے بہرہ

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب رکوع کرے
 اے اس میں تین مرتبہ سبحان للہ العظیم کہے اس کا ایک عمل
 ہوگا اور تین مرتبہ کم بزم ہے اور جب سجدہ کرے اور
 سجدہ میں تین مرتبہ سبحان للہ العظیم کہے اس کا سجدہ مکمل
 ہوگا اور یہ رکوع اور سجدہ سے کم ہے اس باب میں حضرت
 حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی
 امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود کی سند متصل نہیں ہے
 حذیفہ بن یمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 ملاقات نہیں کی علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ رکوع اور سجدہ میں
 تسبیحات تین مرتبہ کم نہ پڑھیں کہ مستحب ہے کہ تین
 صدیک کا قائل ہے کہ امام کو پانچ تسبیحات پڑھنی چاہئیں تاکہ مستحب
 تمام تسبیحات پانچ۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی اسی طرز

عَنْ أَبِي سَالِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ كُمْ جَمَعَهُ اللَّهُ لَيْسَ حَبْرُهُ
مُحْكَمٌ أَوْ إِنَّا لَكُمُ الْعَمَدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَرَأَ
السُّبْحَ مِائَتَيْنِ لَمْ يَمُتْ لَهُ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْفَصْلُ فِي تَعْيِينِ مَنْ يَحْمِلُ الْقِيَمَ
مِنْ أَصْحَابِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَحْمِلُهُمْ
أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَبْرِهِ وَيَقُولَ مَنْ
خَلَفَ الْإِمَامَ سَمِعَ ذَلِكَ الْعَمَدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ
قَالَ يَرْيَسُ بَيْنَ وَغَيْرِهِ يَقُولُ مَنْ طَعَنَ الْإِمَامَ
فَتَمَّ اللَّهُ لَنْ حَبْرُهُ تَهَاوَنَ ذَلِكَ الْحَبْرُ وَمَنْ
يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام مسیح اللہ لمن حمدؑ کے
تم رہا دھڑلہ کرے کہ یہ کون ہے اس کی بات فرشتوں کی بات ہے
موافق ہو گئی۔ اس کے ساتھ گناہ معاف ہو جاتے ہیں،
امام ترمذی منسرواتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، بعض
صحابہ کرام تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ جب امام مسیح اللہ لمن حمدؑ
کہے چمے دے ”رہا دھڑلہ“ کہیں امام احمد کا بھی یہی
قول ہے ابن سیرین دینو کہتے ہیں مقتدی یہ دونوں کلمات
کہیں جس طرح امام کہتا ہے امام شافعی اہل اہل کتاب کا یہی
منک ہے،

فت و امام نوریہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام مومن مسیح خدائے
میں سے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں یا نہیں، (ملاحظہ فرمائیے)

سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

مَا بَكَ مَا جَاءَنِي وَضَعْتُ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ
الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

[illegible]

حضرت مائل بن جحر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صبحہ فرماتے وقت اعتوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے، احسن بن علی نے اپنی حدیث میں یزید بن ابیہن کے یہ الفاظ زادہ نقل کئے ہیں کہ شریک نے مامح بن عقیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی منسب فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے شریک کے سوا کسی دوسرے نے اس کو روایت نہیں کیا۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر مسلسل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھتے وقت گھٹنے پہلے اور ہاتھ بعد میں رکھے اور اٹھتے وقت اس کے خلاف کرے، ہمام نے یہ حدیث مامح سے مرسل روایت کی، احمد داؤد بن جحر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ الْخُرُوجِ

محتوان بالا کا دوسرا باب

يَكْرَهُونَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهِمْ وَلَئِنْ تَوَلَّوْا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنُعَذِّبَنَّهُمْ بِالْعَذَابِ الشَّدِيدِ الَّذِي فِيهِمْ وَلَئِنْ تَوَلَّوْا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنُعَذِّبَنَّهُمْ بِالْعَذَابِ الشَّدِيدِ الَّذِي فِيهِمْ وَلَئِنْ تَوَلَّوْا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنُعَذِّبَنَّهُمْ بِالْعَذَابِ الشَّدِيدِ الَّذِي فِيهِمْ

مذکورہ الفاظ بیانِ الشہدہ ہیں۔
 اقامہ کہہ رہے ہیں۔
 مٹا دیاں اور یہاں سے مراد سرخوں پر مٹھلاؤ نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر مٹھنا ہے اور یہ ضمنی
 مسک کے مطابق لکھو ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٢٦٨ حَدَّثَنَا سَمْعَةُ بْنُ مَيْمُونٍ تَابِيءُ بَنِي حَبَابٍ
عَنْ كَاهِلِ بْنِ الْوَلَدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَارِبٍ عَنْ
مَيْمُونِ بْنِ جَنْدَبٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ أَنَّ لَيْثَ بْنَ الْحَكِيمِ
وَسَلَمَ كَانَ لَهَا زَوْجٌ يَتَنَزَّهُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْوُجُوهِ فَرَأَى
وَأَجْلَسَ فِي دَاهِيَةِ دَائِلَةِ نَفَقِ

١٣٧٩ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ كَامِلٍ أَيْ الْعَلَاءِ وَنَحْوَهُمْ أَنَّ
نُبَيْرَ بْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا قَوْلِي عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ قَدْ اسْتَحَقَّ يَرُدُّ هَذَا جَزْأً
فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالشُّكُّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ كَامِلٍ أَيْ الْعَلَاءِ مِنْ سَلَا

بَابُ مَلَجَاءِ فِي الْإِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

[illegible]

اقتصاد کو بڑھانے کے لیے

بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر میٹھا ہے اور یہ ضعیفی

محبوں کے درمیان کیا پڑے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے بخش دے اے اللہ! پرہیزگرا، میرے نقصان کو کٹا کر دے، میرا بھروسہ ہے اللہ پر۔

حسن بن علی غلام کے برادر بزرگوار ہیں، اس لئے تہذیب و
 کامل اور عظیم ہے۔ اسی کے ہم عصر حدیث و روایت کی سب سے نام
 تہذیبی عزائم ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس طرح حدیث ال
 نبوی (ص) سے بھی سوئی ہے نام و نامی، احمد و ابی اسلم بھی یہ قول ہے
 احمد اسے غریب و نادر و منفرد و نامعلوم، یہ جائز قرار دیتے ہیں
 حسن و حسین نے اس حدیث کو کمال اور عظمت سے مرسل روایت کیا ہے

محمد سے ہیں مہمان الینا

حضرت جبریل علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب کے پاس دیکھا۔ وہ ایک نورانی مخلوق تھے جس کا لباس سفید تھا اور اس کے ہاتھوں پر زنجیریں تھیں جو زمین سے لڑکھنڈ تک پہنچتی تھیں۔

أَشْهَرُ أَرْوَاحِ السَّارِكَةِ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فِي الْبَابِ بَيْنَ ابْنِ طَمْرٍ وَجَاهِرٍ وَابْنِ
رَقَائِقَةَ قَالَ ابْنُ رُبَيْعٍ حَدَّثْتُ ابْنَ حَسَنٍ قَدْ رَوَى
عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهُوَ أَحْسَنُ حَوَالِي بَيْنَ ابْنِ يَزِيدَ
وَالْحَكِيمِ وَكَتَبْتُ فِي الْفَتْوَى وَالْفَقْلُ مُكْتَبَةٌ فِي الْفَتْوَى
فِي الْفَتْوَى مِنْ أَحْوَابِ ابْنِ يَزِيدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَعْدَ هَؤُلَاءِ الْفَاتِمِينَ وَهُوَ كَرَمُ سُبْحَانَ الْفَتْوَى
وَالْفَتْوَى الْبَارِكَةِ وَالْحَمْدُ وَالسَّلَامُ .

بِأَمْرٍ مِنْ رَبِّكَ

١٤٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَارِقِ بْنِ ابْنِ عَكَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا الشَّهَدَ كَمَا
يَمِينُ الْقَوْمُ إِنْ كَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ النَّاسُ كُ
الْعَنَتُ الْكَلْبَتَاتُ وَلَوْ سَلَّمَ صَدِيقُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ
رَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَّكَاتُهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ
الْعَالِمُ بِمَا شَاءَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ حَدِيثَ ابْنِ عَكَّاسٍ
حَدِيثُ حَكِّ بْنِ حَبِيبٍ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَعِيدِ الزُّوَّارِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَحَدِيثُ
الْقُتَيْبِيِّ بِهِ سَعِيدٌ وَرَوَى آئِينَ بْنُ مَاهِلٍ الْمَكِّيُّ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ
رَاحِمِ بْنِ النَّسَائِيٍّ إِلَى حَدِيثِ ابْنِ عَكَّاسٍ فِي الشَّهَادَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ يُغْنِي التَّشَرُّدَ

٢٤٥. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَدْمِيُّ أَنَّ يُونُسَ بْنَ يَكْرِيدَ
عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ
عَنْ أَبِيهِ هَبِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَخْرُجَ
النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَكْرِيدَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ اور مسطحہؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے ہیں۔
علم تفسیر فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ حدیث شریفہ کے بارے میں حاکم و امام بیہقی سے یہ ایک ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ و تابعینؓ کا اس پر عمل ہے۔ حدیث سفیان ثوریؓ، ابن ماجہؓ، احمدؓ اسناد و احادیث ائمہؓ کا مجموعہ ہی قول ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جس اسی طرح تشہید کھاتے جس طرح آپ ہمیں قرآن پاک کی قسیم فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے جس تشہید اس طرح سکھایا وہ القیات البریات الخ" امام ترمذی منہجاً ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمن بن عسید مدنی نے بھی اس کی ابو ذر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ یمن بن یزید نے بواسطہ ابو ذر اجناس سے یہ حدیث روایت کی لیکن وہ غیر محفوظ ہے، امام مشافعی کا تشہید میں حضرت ابن عباس کی حدیث پر عمل ہے۔

تشیع و سنی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اقصیٰ آخرت پڑھا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے لہذا اہل علم کا

٢٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ بِرُتْبَتِهِ قَالَ
قَالَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّفُ فِي الصَّلَاةِ كَلِمَةً وَاحِدَةً
يُعَلِّقُهَا فِيهَا ثُمَّ يَبْدَأُ بِالشَّيْءِ الْأَيْمَنِ شَيْئًا كَقَالَ
وَالْبَابُ عَنْ سَلِيلِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَتَوَّجِدُ وَحْدَهُ
عَائِشَةَ لَا تَقْدِرُ أَنْ تَزُورَهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ كَقَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لِيَعْنِيَنَّ مَعْتَبِدُ أَهْلِ الْمَغَائِبِ هُوَ
عَنْهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِيهِ أَهْلُ الْبَغْدَادِ فِي أَشْهُ خَالِ مُحَمَّدٍ
وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ كَانَ لِعِيسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ
كَانَ وَكَرَّ عِنْدَهُ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ الْوَلَدُ فَيُرِثُهُ خَدْمُهُ أَيْمَرُ
كَانَ رَجُلًا آخِرَ قَبْلِهِ الْأَسَدُ فَقَدْ قَالَ بِهِ يَحْنُ
أَهْلُ الْبَغْدَادِ فِي الدَّلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَصْلُهُ الْوَلَدُ أَيْتُ عَنْ
أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَيْنِ وَحْدَةٍ الْكَلِمَةُ
أَهْلُ الْبَغْدَادِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمَغَائِبِ مَنْ هُوَ وَكَانَ كُوفِيًّا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَغَائِبِ مَنْ هُوَ كَلِمَتُهُ
وَاحِدَةٌ فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ الْمَغَائِبِيُّ إِنْ شَاءَ سَمِعَ
كَلِمَةً وَاحِدَةً فَإِنْ شَاءَ سَمِعَ كَلِمَتَيْنِ.

مَا لِي مَاجَاءَ أَنْ حَذَنَ السَّلاوِسُ

٢٨١. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ سَمِعَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قُرَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ
السَّلَامَةَ قَالَ يَقُولُ بْنُ حَبِيبٍ وَقَالَ ابْنُ التَّبَرِيِّ
إِنْ لَا يَمْدُ لِمَا قَالَ أَبُو بَرَكٍ هَذَا أَحَدُ ثَمَرَاتِ حَسَنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ أَهْلُ الْبَيْتِ وَوَقَفَ عَنْ
أَبِيهِمُ الْخَبَرِ أَنَّكَ قَالَ التَّيْمِيُّ وَكَانَ بَرَكٌ يَقُولُ
بْنُ كَاتِبِ الْأَوْزَاعِيِّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غازی، ایک ہی سلام ماننے کی طرف پھرتے پھر توبہ اسامائیں طرف اٹھ جراتے اس باب میں حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منکد ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، امام ابوحنیفہ کی حدیث کو مرزوقا ہم صحت اسی طریق سے پہچانتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، زبیر بن عوف سے اہل شام منکر حدیث روایت کرتے ہیں، اہل عراق کی روایات اس سے اچھی ہیں۔ امام بخاری نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل فرمایا کہ زبیر بن عوف جس سے اہل شام روایات نقل کرتے ہیں وہ ہیں جس سے اہل عراق کی روایات منقول ہیں وہ وہ شخص ہے۔ ہم میں مدد بدل ہو گیا۔ بعض علماء نے سلام کے بارے اس قول کو اختیار کیا لیکن، اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اصح روایات، مدد سلاموں کے بارے میں ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام نے مرض فسادوں میں ایک سلام کو جائز کہا، امام شافعی فرماتے ہیں، چاہے ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف اسے اختیار ہے۔

سلام کوہ کنیریا مفت ہے

حضرت ابو سہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
 سلام کا حنف (نہ گینہا) اسنت ہے۔ علی بن
 جریر نے ابن مبارک کا قول نقل کیا کہ حنف کا
 مطلب "زیادہ نہ گینہا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں
 یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابن علی نے اسے پسند
 کیا، ابو ابراہیم حنفی سے مروی ہے کہ بلکیر جزم ہے اللہ
 سلام بھی جزم ہے (زیادہ نہ گینہا بائیں) جتنی اللہ تعالیٰ
 کا کتاب تھا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ

۲۸۹... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَفَعْلَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ

بجملہ سے اچھے وقت امامت اٹھاتے کا مطلب یہ ہے۔
کہ جب حدیثوں کے بارگاہ کرکھڑے ہوتے،
تو یہی عربوں کا رکھتے ہیں میں نے دس سہاگم
میں میں عربستان بن رہی بھی تھی کی موجودگی میں جو یہ
ساحری سے کتا اس کے بعد میں بن سہید کی
عایت کے ہم معنی مذکور ہے البتہ اس میں اور مضمون
براہ عبد الحمید بن جعفر بن العلاء زائد نقل کئے۔ پھر
ان صاحب نے کہا تو نے سچ کہا، حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہی منشاء اور
منشاء ہے۔

صبح کی نماز میں قرات

حضرت قطب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اگر کسی نماز کی قرات میں
"واللہ اعلم" پڑھتے ہوئے سنا، اس باب میں حضرت
عروین حریث جابر بن سمور عبد اللہ بن مالک، جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہم سے یہ روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں قطب بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ آپ صبح کی نماز میں سورۃ
واقعہ پڑھیں، عایت ہے کہ آپ صبح کی نماز میں سورۃ
تک آیات پڑھا کرتے تھے۔ علامہ ازہری "تائید شمس کما
کی قرات بھی سنتی ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے جو یہی کرکھ کر صبح کی نماز میں فوال مفصل سورۃ
جبرائیل سے سورۃ بیکہ کہ، سے پڑھا کرتے امام ترمذی فرماتے
ہیں علامہ اس پر فرماتے ہیں حدیثان شریفی ابن مبارک حد
امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

ظہر و عصر کی قرات

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

باب ماجاء فی القراءۃ فی الصبح

۲۹۰... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ وَشَّاحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
لُيَاذٍ عَنْ حَلَفَةَ عَنْ سَيْبِ بْنِ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ
وَالْقَلْبِ مَا سَمِعْتُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْبَابِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ
بَيْنَ الشَّائِبِ وَآيَةِ مَدْرَةَ وَآيَةِ مَدْرَةَ وَآيَةِ مَدْرَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ
وَالْقُرْآنِ مَا سَمِعْتُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْبَابِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَيْلٍ
وَالْقُرْآنِ مَا سَمِعْتُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْبَابِ

باب ماجاء فی القراءۃ فی الظہر والعصر

۲۹۱... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

اللَّهُ لَنَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

۳۰۲ . حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى بَيْتِي فِي حَرٍّ أَوْ قَيْظٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَمْسُكْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِي إِلَّا بِرَأْسِهِ أَوْ بِإِصْبَعِهِ أَوْ بِأُذُنِهِ أَوْ بِأَنْفِهِ أَوْ بِرِجْلِهِ أَوْ بِأَمْرٍ مِنْ ذَلِكَ كَانَ لَهُ أَجْرُ عَشْرَةِ حُمْدٍ .

بائے مسجد

قیس بن سعید نے بواسطہ فرار بن قیس، عبد الرحمن بن قیس کا کلام اور زیادہ زبیری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کی۔ محمد بن سعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور محمد بن ریح نے بنی پاک علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی یہ دونوں اس وقت چھوٹے بچے تھے، اور مزید طبر کے رہنے والے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْقَابِ مَسْجِدًا .

۳۰۳ . حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى بَيْتِي فِي حَرٍّ أَوْ قَيْظٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَمْسُكْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِي إِلَّا بِرَأْسِهِ أَوْ بِإِصْبَعِهِ أَوْ بِأُذُنِهِ أَوْ بِأَنْفِهِ أَوْ بِرِجْلِهِ أَوْ بِأَمْرٍ مِنْ ذَلِكَ كَانَ لَهُ أَجْرُ عَشْرَةِ حُمْدٍ .

قبر پر مسجد بنانا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں کو قبر پر مسجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مکرر ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کا روایت میں ہے کہ حجۃ الوداع کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر مسجد بنائی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَهُُّدِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۴ . حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى بَيْتِي فِي حَرٍّ أَوْ قَيْظٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَمْسُكْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِي إِلَّا بِرَأْسِهِ أَوْ بِإِصْبَعِهِ أَوْ بِأُذُنِهِ أَوْ بِأَنْفِهِ أَوْ بِرِجْلِهِ أَوْ بِأَمْرٍ مِنْ ذَلِكَ كَانَ لَهُ أَجْرُ عَشْرَةِ حُمْدٍ .

مسجد میں سونے کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم جبہ رسالت میں مسجد میں سونا کرتے تھے اس وقت ہم جوان تھے امام قزوینی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث میں ایک عمار کی ایک جلالت نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد کو رات کو سونے کے بجائے نہ بنائے (یعنی عمارت نہ بنائے) بعض علماء کا حضرت ابن عباس کے قول پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرْكِ وَانْتِزَاعِ الضَّالَّةِ وَالشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ .

۳۰۵ . حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى بَيْتِي فِي حَرٍّ أَوْ قَيْظٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَمْسُكْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِي إِلَّا بِرَأْسِهِ أَوْ بِإِصْبَعِهِ أَوْ بِأُذُنِهِ أَوْ بِأَنْفِهِ أَوْ بِرِجْلِهِ أَوْ بِأَمْرٍ مِنْ ذَلِكَ كَانَ لَهُ أَجْرُ عَشْرَةِ حُمْدٍ .

مسجد میں خرید و فروخت، لگم شدہ چیز کا اعلان اور شعر گولی ممنوع ہے

محمد بن شعیب بواسطہ والد اپنے والد سے روایت

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسجد میں سونا کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مکرر ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کا روایت میں ہے کہ حجۃ الوداع کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر مسجد بنائی۔

قَالَ يَرْثِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُّصَنَّفٌ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالَتِ بْنِ
يَعْقُوبَ عَنْ مَعْقُودٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ
يُحْيَى بْنِ يَسَارٍ وَأَخُوهُ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْبَكِّي
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
مصحح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جو کہنے والی بن عبد اللہ کا قول
نقل کیا ہے فرماتے ہیں میں نے علی بن سعید محمد بن ابی اسلمی
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں کئی مرسل نہیں ہیں
اس کا بھائی انیس بن ابی اسلمی اس سے ثابت ہے۔

مسجد قبار میں نماز کا ثواب

حضرت اسید بن جبیر القندی رضی اللہ عنہ (محمالی تھے)
مدینہ کو تھے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مسجد قبار میں نماز (کا ثواب) عروہ کے برابر ہے۔ اس باب
میں حضرت سہل بن نبیت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں اسید کی حدیث حسن غریب
ہے، اور اس حدیث کے مواء اسید بن جبیر
سے کر لی ہیں روایت سعید نہیں۔ اور امام اسلم
حدیث کو صرف اہم اسلم براسطہ عبد الحمید بن جعفر
کی روایت سے جانتے ہیں، ابو البرد کا نام زیادہ نہیں
ہے۔

کونسی مسجد افضل ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز
(کا ثواب) مسجد حرام کے سوا دیگر مسجد میں ایک ہزار
گنا (کا ثواب) کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں قبیۃ بنہ اپنی حدیث میں عبد اللہ سے روایت نہیں کیا
کہ براسطہ زید بن ابی جراح، ابو عبد اللہ ان سے روایت کی ہے،
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ
کا نام سلمان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث
دیگر کئی طرق سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت علی
میرزا، ابو سعید، جبیر بن مطعم، عبد اللہ بن زبیر، ابن عمر اور

باب ماجاء فی الصلوة فی مسجد قباء

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مَرْثِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَبِهِمَا لَنَا أَبُو نَافِعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرٍ
أَبُو الْأَكْبَادِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ عَنْ سَمِيعٍ أَسَدٍ بْنِ طَلْحَةَ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَانٍ مِنْ أَصْحَابِ الْأَنْبِيَاءِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ يَرْثِيهِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ خَيْرٌ مِنْ هَذَا حَدِيثٍ سَوَاءٌ هُوَ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ أَمْ مِنْ
خَيْرِ هَذِهِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا هِيَ هَذِهِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ خَيْرِ
أَسْمَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالَتِ بْنِ
يَعْقُوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب ماجاء فی آبی المساجد افضل

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ كَانٍ مِنْ أَصْحَابِ الْأَنْبِيَاءِ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ يَرْثِيهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ خَيْرٌ مِنْ هَذَا حَدِيثٍ سَوَاءٌ هُوَ مِنْ
الْأَنْبِيَاءِ أَمْ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا هِيَ هَذِهِ
الْأَنْبِيَاءِ مِنْ خَيْرِ أَسْمَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
سَالَتِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَعْقُودٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ وَأَخُوهُ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْبَكِّي
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ سَمِيعِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَهَذَا أَحَدُ
مِنْ حَوَائِثِ يَرْقِيهِ مِنْ دَرَجَةٍ

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعُنا عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ
عَنْ سَمِيعِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَتَشْرَعُ لَكُمْ

نفل کیا ہے اور یہ یزید بن زریج کی حدیث سے اس
ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ازہری اسعد بن سہب
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث
مرفوعہ نقل کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي السَّجْدِ
لَا يُقْطَرُ الصَّلَاةُ مِنَ الْفَضْلِ

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو تَابِعُنا عَنْ ابْنِ
تَابِطٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُثَنَّى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ قَالَ أَحَدُكُمْ لَوْ
صَلَّوْهُ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَرَأَى أَنَّ اللَّهَ يَكُونُ كَصَفِيٍّ
عَلَى أَسْبَاطِهِ مَا دَامَ فِي السَّجْدِ لَمْ يَزَلْ يُحْيِيهِمْ اللَّهُ
إِنْ حَبَسَ عَلَيْهِمْ رُجُلٌ مِنْ رَجُلٍ مِنْ حَضْرَةِ رَسُولِهِ
مَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَذَلِكَ كَذَلِكَ أَوْ كَذَلِكَ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا تَبَيَّنَ وَحَسِبْتُ أَنَّ اللَّهَ يَكُونُ
وَسُجْدًا لَوْ كَانَ أَبْرَئِيهِمْ سَكُونَتْ لِي هَذِهِ يَرَى
حَدِيثُ جَدِّكَ حَرِيصٌ

مساجد میں بیٹھ کر استسکار نماز کی فضیلت

حضور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں بیٹھ رہتا ہے
جب تک نماز کی استسکار کرتا رہے اور جب تک کوئی مسجد میں
فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے اور اللہ تعالیٰ اسے
اس حدیث میں ہے۔ اسے مثلاً اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔
حضور رسالت کے ایک شخص نے عرض کیا۔ اے ابو ہریرہ! حدیث کیا
ہے؟ آپ نے فرمایا۔ جو استسکار کرے اس باب میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ، عبد اللہ بن مسعود، ابن عباس، ابن عمر
جنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام احمدی فرماتے ہیں حدیث
ابو ہریرہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْخَصْرِ

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفِي عَلَى الْخَصْرِ يَخْرُجُ قَلْبُ
عَنْ أَوْصِيَّتِهِ وَأَبْجَعَتْ وَأَبْجَعَتْ وَخَافَتْ
سَعْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
بَعَثَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ أَحَدٌ وَرَأَى كَذَلِكَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

پیشانی پر نماز پڑھنا

حضور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی پر نماز پڑھا کرتے تھے،
اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابن عمر، ام سلمہ، عائشہ
یسرہ، ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات ملکتی ہیں۔ امام کلثوم کو انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے صلح حاصل نہیں، امام احمدی فرماتے
ہیں ابن عباس کی حدیث صحیح ہے۔ بعض علماء کا بھی
یہی قول ہے امام احمدی بھی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے پیشانی پر نماز پڑھنا ثابت ہے امام احمدی فرماتے

ایرانیوں والے کسی آفریں پر غیاب

ہیں۔ عمرو: پھل پٹان کر کتے ہیں۔

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

[illegible]

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُطُونِ

٣١٩ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَكَيْسَرٌ عَنْ هُفَيْفَةَ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ مَاءِ بْنِ يَكُورَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخَالِطُهَا
سَقَى كَانَ يَقُولُ لِي فِي حَبْنِي مَا أَمَّا حَبْنِي وَمَا عَمَلُ الْحَبْنِ
عَالِي الْوَعْدِ بِسَاطِ مَا فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَبْرِ عَنْ حَبْنِ أَكْبَرِ حَبْنِ عَنْ
حَبْنِ وَأَعْمَلُ عَلَى هَذَا عَمَلُ أَكْبَرِ أَهْلِ الْحَبْنِ
أَمَّا عَمَلُ الْبَنِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَدَبَّرُ
لَمْ يَرَوْا بِالْمَطْلُوعِ عَلَى الْمَسَاوِدِ وَالْمَطْلُوعَةِ بِأَسَاوِ
يَا يَقُولُ أَسْمَاءُ وَابْنُ وَأَسْمَاءُ إِلَى النَّبِيِّ يَلِيهِ
حَبْنِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْخَطَايَا

٣٤. حَقَّقْنَا مَعَهُ وَمِنْ تَحْتِ الْأُكُودِ الْفُكُورَ
الْحَسَنَ مِنْ أَرَى جَدِّهِ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْفُكَيْلِ
عَنْ مُنَا وَبْنِ حَبِيلٍ أَنَّ الْعَيْنَ حَقَّقَ اللَّهُ مُسِيرَ وَسَمِعَ
كَانَ يَسْتَعِيبُ لَمَنْزِلَةِ فِي النَّهْيِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ الْأَدْبِيُّ

طاعت پر نماز پڑھنا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز پڑھا فرمائی۔ اس
باب میں حضرت انس اور صفیر بن شعبہ
رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی
مسند میں ہے ابو سعید کی حدیث حسن ہے ابوداؤد
ترمذی اس پر عمل ہے البتہ علامہ کی ایک جماعت نے
ذہین پر غلط فہمی کو اچھا سمجھا ہے۔

فرض بر نماز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھنٹن کر رہتے تھے یہاں
تک کہ آپ صبح چھوٹے بجائے سے (مزمنا) اترتے،
اسے نیرا تہا ہے نفیر ایک پرندہ اگر کہا ہوا "حضرت
انس فرماتے ہیں ہمارے فرش پر پانی چھڑکا گیا بعد آپ نے
اس پر ناز چڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
حریث انس رضی اللہ عنہ سے اکثر صحابہ کرام بعد تابعین کا اس پر
عمل ہے کہ وہ فرش بعد عین پر ناز چڑھنے میں کوئی حد نہیں
سمجھتے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا یہی مسک ہے اور ایضاً
کا نام یزید بن عبد اللہ ہے۔

بلغ میں نماز پڑھتا

حضرت عطاء بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے معافیت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارخ میں نماز پڑھتے تو کہیں
منبر لگاتے تھے ہر ماور کہتے ہیں۔ "عیطان" کو منبر
"بساتین" (بارخ) ہے الہم تم ہی فرماتے ہیں حدیث مطابقت

سُئِلَ عَنْ صَلَاتِهِ بِرُفْقَةٍ أَوْ لَيْسَ بِرُفْقَةٍ وَخَبَرُوا أَنَّهُ كَانَ يَخْلُفُ فِي صَلَاتِهِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ بِرُفْقَةٍ أَوْ لَيْسَ بِرُفْقَةٍ حَسْبُ صَلَاتِهِ
وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
لَا يَلْبَسُ أَحَدًا كَثْرًا وَاسْتَأْذَنَ مِنْهُ خَيْرٌ لَدَيْنَهُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَخْلُفَ فِي صَلَاتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایات
مستقول ہیں امام ترمذی مندرجاتے ہیں ابوہریرہ کی حدیث
میں بھی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی
مروی ہے کہ تم میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا
اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نماز کی جگہ کے آگے سے گزرنے
علاوہ اسی پر عمل ہے کہ وہ نماز کی آگے سے گزرنے
کو کہہ جاتے ہیں لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

باب ۳۳۰ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَ صَلَاتِهِ وَبَيْنَ صَلَاتِهِ ثَلَاثُ شَيْءٍ يَنْقُضُهَا
دَوْبٌ أَوْ قُتْلُ نَفْسٍ أَوْ قُتْلُ نَفْسٍ
وَلَمْ يَخْلُفْ فِي صَلَاتِهِ بِرُفْقَةٍ أَوْ لَيْسَ بِرُفْقَةٍ
فَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا يَلْبَسُ أَحَدًا كَثْرًا وَاسْتَأْذَنَ مِنْهُ خَيْرٌ لَدَيْنَهُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَخْلُفَ فِي صَلَاتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ فرماتے ہیں میں ایک گدی پر فضیل بن عباس کے
پچھے تھا۔ ہم سٹی میں پہنچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
کرام کو نماز پڑھتا دیکھا۔ فرماتے ہیں ہم اگر صرف
میں جاتے کہ میں ان کے بلنے سے گزری، ہیں ان کی نماز
نہیں ٹوٹتی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں نے
نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ میں نے
نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ میں نے
نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ میں نے

باب ۳۳۱ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْجَمَارُ وَالْمَرْأَةُ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيْنَ صَلَاتِهِ وَبَيْنَ صَلَاتِهِ ثَلَاثُ شَيْءٍ يَنْقُضُهَا
دَوْبٌ أَوْ قُتْلُ نَفْسٍ أَوْ قُتْلُ نَفْسٍ
وَلَمْ يَخْلُفْ فِي صَلَاتِهِ بِرُفْقَةٍ أَوْ لَيْسَ بِرُفْقَةٍ
فَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا يَلْبَسُ أَحَدًا كَثْرًا وَاسْتَأْذَنَ مِنْهُ خَيْرٌ لَدَيْنَهُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَخْلُفَ فِي صَلَاتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

کتنے اگرچہ ان چیزوں کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتا
ہو اور اس کے سامنے کتا یا بیل یا اونٹ یا گاوڑی
نہی کرے کہ وہ نماز کو نہیں توڑے تو اس کی نماز کو یہ

اَسْتَبَانَ لَنَا بَعْدَ مَا صَلَّى اَنَّمَا صَلَّى لِلْقَبْرِ الْقَبِيَّةِ
وَأَنَّ صَلَاتَهُ مَا جَاءَهُ لَا كَرِهَ يَقُولُ مَسِيحُ الْقَوَارِ
وَأَبْنُ السَّيَّارِ لَمْ يَأْتِ وَلَا مَسِيحُ.

فَمَا أَتَى كَرِهَ مَا جَاءَهُ بَعْدَ مَا صَلَّى بَعْدَ مَا صَلَّى بَعْدَ مَا صَلَّى
فَمَا أَتَى كَرِهَ مَا جَاءَهُ بَعْدَ مَا صَلَّى بَعْدَ مَا صَلَّى بَعْدَ مَا صَلَّى

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُكْرَاهِيَةِ مَا كَيْفَ إِلَيْهِ وَفِيهِ

کس تمام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا يَأْتِيَنَّ مِنْ أَكْرَبٍ مِنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ
بَنِي الْمُخَصَّلِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ أَنْ يُعَلِّقَ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَسْجِدِ
وَالْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْهُ النَّبِيُّ فِي النَّسَمِ
وَمَعْلُومُ الْإِبِلِ وَكَانَ قَلْبُهُ يَتَبَعُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے
سے منع فرمایا۔ کوشے کرکٹ کی جگہ میں، ہانڈل کے
زنج کرکٹ کی جگہ میں، قبرستان میں، راستے کے دریا
میں حمام میں، اونٹ یا گھوڑے کی جگہ میں اور کبت اللہ
کی چھت پر۔

۳۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا يَأْتِيَنَّ مِنْ أَكْرَبٍ مِنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ
بَنِي الْمُخَصَّلِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ أَنْ يُعَلِّقَ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَسْجِدِ
وَالْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْهُ النَّبِيُّ فِي النَّسَمِ
وَمَعْلُومُ الْإِبِلِ وَكَانَ قَلْبُهُ يَتَبَعُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اسی کے ہم معنی روایت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے اس باب
میں حضرت ابو ہریرہؓ، جابر اور انسؓ، رضی اللہ عنہم سے
بھی روایت سنائی ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں صحیح
ابن عمر کی سند قوی نہیں زید بن جبر کے حلقہ میں تمام کیا
گیا ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کی مثل بواسطہ
عبد اللہ بن عمرؓ، تابعی الامم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
حضرت ابن عمرؓ کی حدیث، لیث بن سعد کی
حدیث کے مستند ہا مشابہ اور آج ہے،
عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث کہ بعض محدثین یحییٰ بن سعید
قطان وغیرہ نے حلقہ کے اعتبار سے ضعیف قرار
دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

وَأَعْطَى الْإِبِلَ

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا يَأْتِيَنَّ مِنْ أَكْرَبٍ مِنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ
بَنِي الْمُخَصَّلِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ أَنْ يُعَلِّقَ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَسْجِدِ
وَالْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْهُ النَّبِيُّ فِي النَّسَمِ
وَمَعْلُومُ الْإِبِلِ وَكَانَ قَلْبُهُ يَتَبَعُهُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرْجِعُ الْعَالَمِينَ

[illegible]

٢٣٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
ثُمَّ عَنْ أَبِي الثَّيَابِ الطَّبَّاسِيِّ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي
مَرَاتِعِ الذَّكْرِ قَالَ أَبُو ثَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ
أَبُو الثَّيَابِ أَسْمَاءُ بْنُ سَعِيدٍ .

هَلْ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّائِرَةِ
حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ بِهِ .

٣٣٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَكَثِيرٌ غَيْرُهُمْ
أَنَّ مَرْثَانَ تَابِعًا عَنْ أَبِي الزَّمْبَرِ عَنْ بَابِ بْنِ أَبِي
الْمُنْكَثَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَكْرَةَ عَنْ جَدِّهِ قَبِيصَةَ وَهُوَ
يُحْتَمِلُ عَلَى إِحْدَى بَنَاتِ النَّسَائِي وَالتَّحْدِيدُ أَشْفَقَ مِنْ
هَذَا كَذِبُهُ فِي الْإِلَاقِ عَنْ أَبِيهِ وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَ
عَابِرُ بْنُ رَسْمَانَ فَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا بِأَبِيهِمْ وَهُوَ
صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ عَنْ أَبِيهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِمْ

ہمارے میں منہ ساز بچہ سوا لیکن اونٹوں کے چلے
میں نہ چھو۔

ابو کریبہ نے بھی متعدد راویوں کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت جابر بن سمروہ، براء بن مہزیہ، عبد اللہ بن مسعود، ابن عمر، انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے، چار سے احباب کا اسی پر عمل ہے امام احمد، احمد اسحاق بھی اسی کے تابع ہیں، بواسطہ ابوسالح، ابو حصین کی حدیث غریب ہے، اسرائیلی نے اسے بواسطہ ابو حصین، ابوسالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ ابو حصین کا نام عثمان بن مہم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں روکے باٹے میں غصہ از چہرہ لیا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو الیقاع کا نام زید بن عابد ہے۔

سوالیہ نمائندہ پڑھنا اس کا نسخہ جدید مری ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا جب میں
آیا تو آپ صوری پر مشرق کی طرف منہ کئے نماز پڑھ
رہے تھے۔ اور سجدہ کے لئے رکوع کی نسبت کچھ زیادہ
چمکتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس و ابن عمر رضی اللہ عنہما
اور طبر بن ربیع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر من صحیح ہے اور آپ

عَاشَتْ أَهْلُ الْبَيْتِ زَانِعَاتٍ مِينَهَا أَيْزِلَافًا لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ
أَنْ يُسَبِّحَ الرَّحْمَنُ عَلَى أَيْدِيهِمْ كَقَوْلِ عَاشِيَتِ مَا كَانَتْ
فَرَجَّحُوا إِلَى الْإِبْدَانَةِ أَوْ كَقَوْلِهَا.

سے کئی فرقہ سے ملے ہیں۔ عام علماء کا میں یہ چل رہا ہوں کہ اس میں
 علماء کا اختلاف نہیں۔ وہ سب سولہ پر نقل نماز پڑھتے ہیں۔ کھڑے
 نہیں۔ جیسے سولہ کے تحت کیڑوں پر یا کسی دوسرے طریقے پر

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

٢٣٠ - حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ وَكَيْهٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسَدِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ مَا لَوْ جُفَّتْ بِهِ مَلَكَ الْأَرْضِ يَوْمَ
هَذَا أَحَدُكُمْ حَتَّى يَصْبِيحَ وَهُوَ كَوَلُّ بَعْضِ أَهْلِ الْيَعْلَمِ
يُرَدُّ رَأْسُهُ إِلَى الْيَوْمِ مَا سَأَلَ يَسْتَتِرُ بِهِ -

سواری کو سترہ بتاؤ

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اسے کی طرف نماز پڑھیں۔ (یعنی اسے سترہ بتایا) اور آپ صراحتی پر نسا نہ پڑھتے وہ جہر بھی تہجد ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہ انداز ہے کہ وہ غلط ہے بلکہ نماز پڑھنے کی کوئی حجت نہیں ملتی،

باب مَا مَنَعَكَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأَقْبَمْتَ
الصَّلَاةَ قَائِدًا مَوْلَى الْعِشَاءِ

[illegible]

جب شام کا گناہ حاضر ہوا اور نماز کا تم ہو جائے
تو پہلے گناہ کا گناہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا حاضر ہو اور عبادت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام ربیعؒ، امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس، من صحیح ہے بعض مہلہ کلام، احسن تبرک، صحیح، الامام علیؓ، ابن عمرؓ، ورفیہؓ، ابن عمرؓ، قہم کا اسی پر عمل ہے امام احمدؒ، اسحاقؒ بھی اسی کے تابع ہیں وہ مدنیؒ فرماتے ہیں پیچہ کھانا کھایا چلے اگرچہ نان باجاعت، غلتہ ہو ہی جو۔ جلد کہتے ہیں میں نے دیکھ کے سنا ہے اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہو نہ کھڑ ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام صریحاً یہ قول اتباع کے زائد ہاتھ سے کرنا ان کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نفل کے لئے کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی چیز میں مشغول ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب جلد سے ملے کہ کھانا کھیں

إِلَى الْعَرْشِ ذَرَفْنَا نَفْسًا شَاقَّةً

٢٣٦- وَرَوَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِذَا دُعِيتَ إِلَى عَمَلٍ فَاقْبَلْهُ فَإِنَّهُ
بِالنَّسَاءِ قَالَ وَتَنَسَّيْتُ عَنْهُ وَهُوَ يُسَمَّى بَرَاءَةً وَهُوَ
حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هُنَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّعَاسِ .

٣٢٤. حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَدَنِيُّ أَنَّهُ قَالَ
 إِنَّ سُلَيْمَانَ الْكَلِيلَةَ عَنْ هِشَا وَابْنِ هُرَ وَابْنِ أَبِي
 حَارِثَةَ كَذَبَتْ قَالَ زُرْعُونَ اللَّهُ هَبْ لِي وَابْنِ هِشَا
 فَتَسْ أَعْدَاكُمْ وَهَرَقُوا لِي لِي هَبْ لِي هَبْ لِي
 الْقَوْمُ فَإِنَّ أَسَدًا كَرَامًا هَبْ لِي وَابْنِ هِشَا
 يَسْتَفِرُّ لِي هَبْ لِي الْبَابُ مِنْ أَفْسَ وَابْنِ هِشَا
 قَالَ أَبُو بَرَكَةَ هَبْ لِي هَبْ لِي هَبْ لِي هَبْ لِي

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ ذَرْقُو مَا فَنَدَّ يُصَلِّ بِهِمْ

[illegible]

نہر کے لئے نہیں کھڑے ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب شام کو کھانا سناں رکھا گیا ہو اور نماز کو ختم ہو جائے تو پیسہ کھانا کھا
و حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں کھا گیا کیونکہ پیسہ کھا کر ان کو حق تعالیٰ سے ملے
تم دعا کرتے ہو مگر آج شام کو کھانا کھاؤ، عید کے دن حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں کھا گیا

اوسنگئے کی حالت میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی نماز میں اور گھنٹے کے قریب آجے تو کہو آمین (تسبیح) دیر سہولے تاکہ اس سے خیر حاصل ہو جائے کیونکہ جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے ارنگہ آجائے تو ہر کتابہ پر دو بخشش لگنے کی بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہو اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں اہم ترمذی نقل کرتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

مہمان ہامیزبان کی ہجارت بنیر تھانہ پڑھائے

اور علیہ کہتے ہیں ملک بن حریث ہمدانی صحابی آئے۔
اور ہمدانی بیان فرماتے ایک دن ناز کا وقت ہوا تو ہم نے
کہا کہ آگے ہو جائیے، جنہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی نیک آگے
ہو جائے پھر میں جلدی گا کروں گے کیونکہ میں بڑھا ہوا ہوں
میں نے اپنے اہل بیت سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی
قوم کے پاس دعوت کے لئے جائے تو راہ خدا میں کامیاب نہیں
جائے بلکہ حق میں سے کوئی نجات کرے، امام ترمذی فرماتے
ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر محاسب کلام و تابعین
کا اس پر محمل ہے، وہ فرماتے گھر والا آئے
عاسے کی نسبت امامت کا زیادہ مستعد ہے
بعض علماء فرماتے ہیں، صاحب منزل بہارت
سے تو کوئی مستعد نہیں۔ امام اسحق نے اس
بارے میں سخت سے کام لیا اور اسی حدیث کو اپناتے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطُحَيْفَةَ وَحَبِيبَةَ بْنِ عَبَّاسٍ وَنَافِعٍ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَحَبِيبَةُ وَطُحَيْفَةُ وَحَبِيبَةُ وَطُحَيْفَةُ وَحَبِيبَةُ وَطُحَيْفَةُ
أَنَّ يَوْمَ الرَّجُلِ مَلُومًا دَعَاهُ نِسَاءُ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ
عَوْنِهَا لَمْ يَأْتِهَا إِلَّا كُرْهُ عَنِ مَنْ كَرِهَتْهُ وَكَانَ اسْتِئْذَانُ
النِّسَاءِ فِي هَذَا إِذَا أَخْبَرَتْ بِأَمْرٍ أَرَادَتْ أَنْ تَكُنَّ فِيهِ
بِأَمْرٍ أَنْ يَتَّبِعُوا بِهَذَا سَبْعَ يَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ الْفَرْقُ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ هَدَلٍ
بْنِ يَسَافٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الْفَرْقُ
أَمْرًا لَمْ يَكُنْ فِيهِ قَوْمٌ دَعَاهُ نِسَاءُ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ
عَوْنِهَا لَمْ يَأْتِهَا إِلَّا كُرْهُ عَنِ مَنْ كَرِهَتْهُ وَكَانَ اسْتِئْذَانُ
النِّسَاءِ فِي هَذَا إِذَا أَخْبَرَتْ بِأَمْرٍ أَرَادَتْ أَنْ تَكُنَّ فِيهِ
بِأَمْرٍ أَنْ يَتَّبِعُوا بِهَذَا سَبْعَ يَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ الْفَرْقُ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الْفَرْقُ
أَمْرًا لَمْ يَكُنْ فِيهِ قَوْمٌ دَعَاهُ نِسَاءُ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ
عَوْنِهَا لَمْ يَأْتِهَا إِلَّا كُرْهُ عَنِ مَنْ كَرِهَتْهُ وَكَانَ اسْتِئْذَانُ
النِّسَاءِ فِي هَذَا إِذَا أَخْبَرَتْ بِأَمْرٍ أَرَادَتْ أَنْ تَكُنَّ فِيهِ
بِأَمْرٍ أَنْ يَتَّبِعُوا بِهَذَا سَبْعَ يَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ الْفَرْقُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا صَلَّيْتَ إِلَى مَا مَرَّكَ عَدَا
فَصَلِّ مَا تَوْجَّهَ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الْفَرْقُ
أَمْرًا لَمْ يَكُنْ فِيهِ قَوْمٌ دَعَاهُ نِسَاءُ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ
عَوْنِهَا لَمْ يَأْتِهَا إِلَّا كُرْهُ عَنِ مَنْ كَرِهَتْهُ وَكَانَ اسْتِئْذَانُ
النِّسَاءِ فِي هَذَا إِذَا أَخْبَرَتْ بِأَمْرٍ أَرَادَتْ أَنْ تَكُنَّ فِيهِ
بِأَمْرٍ أَنْ يَتَّبِعُوا بِهَذَا سَبْعَ يَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ الْفَرْقُ

ہی حضرت ابن عباسؓ، طحیفہؓ، حبیبہ بن عباسؓ و نافعؓ
عنہم سے ہیں روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
اس صحیح نہیں کیونکہ یہ حضرت من سے مراد بھی مروی ہے امام
ترمذی فرماتے ہیں حبیبہ کا اسم کے بارے میں امام حسینؓ طہلی
نے کہا کہ امام اسے ضیف قرار دیا۔ حدودہ مالک بھی نہیں
بعض علما نے اس بات کو نا پسند کیا کہ کوئی شخص اس حالت
میں اہستہ کرے کہ لوگ اسے نا پسند کرتے ہیں۔ البتہ
جب امام ظالم نہیں ہوگا تو گناہ نا پسند نہ کرے بلکہ امام عادل ہی فرماتے
ہیں ایک یحویا بن کثیر کا نا پسند کہ تمہیں جسک کثرت نا پسند کہو
عمر بن حنفیہ بن مصطلق فرماتے ہیں کہ جیسا ہے کہ آدمی
کو سب سے زیادہ مذاب ہوگا۔ غرض کہ اگر ان حالت میں
قوم کی پسند بظاہر اہستہ کرے مگر برائے تصور کا قول
نقل کیا کہ ہم نے امام کے بارے میں یہ چاہا تو بتایا گیا اس سے
مراد ظالم امام ہیں، اگر وہ سنیست کہ قائم رکھے
جو تو گناہ نا پسند کرنے والوں پر ہوگا۔

ابو غالب کہتے ہیں میں نے ابوالامہ سے روایت
سنی کہ نبی کریمؐ سے اشعریہ وسلم نے فرمایا
تین آدمیوں کی نماز ان کے کاروں سے آگے نہیں
پڑھتی، پہلا وہاں جہاں جب تک واپس نہ آجائے
وہ حدت بر اس حالت میں مات گنارے کہ اس کا خادم
اس پر مراض ہو کہ کسی قوم کا امام ہے وہ نا پسند کہتے
ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے
میں غریب ہے ابو غالب کا نام حنفیہ ہے۔

امام بیہق کرناں نے تو مقدمی بھی بیہق کر ہی پڑھیں

حضرت ابن بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت ہے
کہ نبی کریمؐ سے اشعریہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے تشریف

وَسَمِعَ عَنْ مَنْ هُوَ أَجْوَدُ مِنِّي بِمَا قَالَهُ
فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَعُوذًا مَعَهُ انْصَرَفْتُ فَقَالَ إِنَّمَا الزَّهَامُ
أَوْ قَالَ إِنَّمَا جَوَلْتُ إِلَيْهَا مُلَوِّحًا خَرَمٌ يَا ذَا الْقُرْبَى
وَلَا أَرَاكُمْ كَارِكَةً أَوْ إِذَا رَفَعْتُمْ قُلُوبَكُمْ قَالُوا قَالِ سُبْحَانَ
اللَّهِ لَمَنْ سَمِعَهُ هُوَ هُوَ نَوَافِلُ رَبَّنَا وَلِلَّهِ الْغَنَاءُ وَإِذَا
سَمِعْتُمْ مَا سَمِعْتُمْ قَالُوا إِذَا سَمِعْتُمْ قَالُوا قَالُوا قَالُوا
أَبْتَعْتُمْ بِهَذَا فِي الْبَابِ مَلِكًا غَائِبًا رَأَى الْهَرِيرَةَ
جَاءَ بِرَأْيِهِ خَيْرٌ وَشَاءَ رِيَّةً قَالِي أَتُورِثُنِي خَيْرٌ مِنِّي
أَكْبَرُ أَنَّ الْيَقِينَ سَمِعَ اللَّهُ نَبِيًّا وَسَمِعَ كَرَمًا وَرَبِّ
فَكَيْفَ تَسْأَلُ سَمِعَ سَمِعْتُمْ وَكَذَلِكَ رَأَى الْهَرِيرَةَ
الْيَقِينَ سَمِعَ اللَّهُ نَبِيًّا وَسَمِعَ إِلَى هَذَا التَّوْبَةِ جِئْتُمْ
جَاءَ بِرَأْيِهِ خَيْرٌ وَشَاءَ رِيَّةً قَالِي أَتُورِثُنِي خَيْرٌ مِنِّي
وَعَيْنُ هَرِيرَةٍ وَهَذَا التَّوْبَةِ يَقُولُ أَسَمِعْتُ وَاسْمِعْ
كَأَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْيَقِينِ رَأَى أَصْحَابَ الْأَمَامِ جَاءَ بِرَأْيِهِ
لَمْ يَسْمَعْ مِنْ خَلْقٍ وَلَا نَبِيٍّ مَا كَانَ مَلَكًا فَعُوذًا
لَمْ يَكُنْ هَرِيرَةً وَهُوَ كَرَمٌ وَسَمِعَ الْيَقِينَ وَشَاءَ رِيَّةً
أَكْبَرُ وَابْنُ الْبَنَاءِ وَابْنُ الْبَنَاءِ

سے اُسے بعد دینی چوسنے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر پانی
پہننے میں آپ کی ہتھکڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھا کی پھر آپ ہماری
طرف متوجہ ہوئے حضرت ابوبکرؓ تک امام اس سے ہے کہ اس کی
اقتدار کی جیسے جب وہ بخیر کہے تم بھی بخیر کہو۔ جب بد کہے
کرے تم بھی بد کہو۔ جب دکر کہے اسے تم بھی اسے۔
جب وہ صبح اذکار میں حمد کہے تم کہو ربنا وعلی الحمد کہو
جب وہ حمد کہے تم بھی حمد کہو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز
پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ بھی پڑھیں
جابرؓ ابن عمرؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ سے بعض صحابہ
کلام نے اس حدیث پر عمل کیا ان میں سے حضرت ہارون بن جریج
اسید بن خثیرؓ جو ہریرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں امام احمد
لہذا کہن بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔
امام بیہقؓ کہ پڑھانے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں ان
کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؓ، مالک بن
انسؓ، ابن مسبارؓ لہذا مشافہی رحمہم اللہ کا
بھی ممکن ہے۔

باب الثانی

۳۳۳۔ سَمِعْتُ مَعَهُ مَعَهُ لَمْ يَكُنْ هَرِيرَةً قَالِي أَتُورِثُنِي خَيْرٌ مِنِّي
ثُمَّ بَعَثَ عَنْ لُقَيْمِ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ خَالَتِ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ
اللَّهُ مَلِكِي وَسَمِعَ مَعَهُ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرْثِيَةِ النَّبِيِّ
مَا كَانَ فِيهِ قَائِدًا قَالَ أَتُورِثُنِي خَيْرٌ مِنِّي مَا كَانَ فِيهِ
خَيْرٌ مِنِّي سَمِعْتُ مَعَهُ خَيْرٌ مِنِّي وَكَذَلِكَ رَأَى الْهَرِيرَةَ
عَنِ الْيَقِينِ سَمِعَ اللَّهُ نَبِيًّا وَسَمِعَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ
إِلَى مَا مَرَّ بِأَبَا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَدْ رَوَى عَنْهَا أَنَّ الْيَقِينَ
سَمِعَ اللَّهُ نَبِيًّا وَسَمِعَ مَعَهُ فِي مَرْثِيَةِ وَابْنِ بَكْرٍ
لَقَيْمِ بْنِ الْبَنَاءِ فَحِينَئِذٍ جَاءَ بِرَأْيِهِ خَيْرٌ مِنِّي وَالنَّاسُ

عنوان بالاکادہ سراباب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مرضی وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
عائشہؓ میں بھی غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔
ابو ہریرہؓ ام المومنینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مرضی وصال میں ابو بکرؓ سے لاکے حضرت ابو بکرؓ
لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے ایک پہلو
میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی، لوگ حضرت ابو بکرؓ کی

مَنْ كَانَ لَهُ عَدُوٌّ مِنْكُمْ فَأَغْنِي عَنْهُ جَارِيَةً
فَلَمْ يَأْمُرْ بِأَجْرِ الْقَاتِلِ وَكَذَلِكَ رَوَى فِي بَعْضِ الْخَبَرِ
بِشْرُكَ قَوْلِ سَفِيَّانَ الْخَوَافِ.

باب فی من یطعم جارا

٢٥٩. حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَنْ ثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنِ ابْنِ غُبَابٍ عَنْ الْأَشَّابِيِّ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ الْمُطَّلِبِ
ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حُصَيْنَةَ زَوْجَةِ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ مَا رَأَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ قَائِمًا
حَتَّى كَانَ لَيْلٌ فَكَاتِبَهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا بِرَأْيَانَهُ كَانَ يَصْنَعُ فِي مُنَاجَاتِهِ قَائِمًا وَتَسْمُرًا
بِالنَّشْرِ وَذِي رَأْيَانِهَا حَتَّى تَكُونَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَهْلُ الْمَقَامِ
الْبُكَابِ عَنْ أَبِي رَسَمَةَ وَأَبِي بَنْيٍّ قَالَ أَبُو بَكْرِ
بَعْدَ ذَلِكَ حُصَيْنَةَ حَتَّى حَسَّ صَبْرُهَا وَهَذَا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنْ
الْبَيْتِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ مِنْ قِيَامِهَا قَدْرُ ثَلَاثِينَ
أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً حَامَرَهَا حَتَّى إِذَا هَوَّاهَا نَعَسَ فِي
الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ
يُحِبُّ قَائِمًا إِذَا أَهْرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ لَكُمْ وَسَجَدَ
هُوَ قَائِمٌ وَإِذَا كَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ لَكُمْ وَسَجَدَ
هُوَ قَائِمٌ كَالَّذِي أَعْتَدَ لِلسُّجُودِ وَالْقِيَامِ عَلَى كُلِّ
الْحَدِيثِ ثَلَاثِينَ كَاتِبًا رَأَى أَيْ كَاتِبًا لَمْ يَكُنْ يَكُنْ
مُعْتَمِدًا بِهِمَا.

٣٥٤ رَحِمَهُمَا الْأَنْصَارِيُّ فَأَمَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْيَهُودِ
الْفُتُورُ عَنْ رَأْيِ سَنَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ جَلَسًا قِيَمًا وَهُوَ جَاهِلِلٌ
كَأَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ أَيْتَهُ قَدْرًا مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ
أَرْبَعِينَ آيَةً فَأَمَّا قِيَمًا وَهُوَ قَائِمٌ لَمْ يَلَمْزْهُ

سے بیٹھ کر پڑھے، تو اس کے لئے بھی اُنساہی ثواب ہے، جبکہ کھڑے ہو کر پڑھے تو اسے کے لئے ہے یعنی ہمارے
 میرا اس طرح ہے جس طرح سفیان ثوری نے فرمایا۔

بیٹہ کو نقل پر پڑھنے کا حکم

امام بلوچینی حضرت صفدر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ نے دلائل مبارک سے ایک ماں قبیل (روافق) بیٹھ کر پڑھنے شروع کئے بعد صلات کو اس تہن سے پڑھتے کہ وہ قرآن پاک کی نہایت لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل ہو جاتی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حضرت حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے۔ جب قرات سے تین یا پانچ آیات باقی رہتی کھڑے ہو جاتے قرات فرماتے پھر رکوع میں جاتے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کہتے یہ بھی مروی ہے کہ آپ بیٹھ کر شروع فرماتے پھر جب کھڑے ہو کر قرات کہتے تو اسی حالت میں کھڑے بعد سجدہ بھی کرتے بعد اگر قرات بیٹھ کر فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی صحت میں کرتے امام احمد اور اسلمی فرماتے ہیں دونوں حدیثیں پر محمل ہے مگر یا کہ ان کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں بعد ان پر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی صحت میں قرأت کرتے، جب ہمیں یا پاپائیس آیات باقی رہ جاتیں کھڑے ہو جاتے اسی حالت میں قرأت فرماتے اور رکوع و رکوع بھی اسی صحت میں کرتے پھر دوسری

سَجَدَ ثُمَّ مَضَىٰ فِي الرَّكْعَةِ الْثَانِيَةِ يَمْشِي رِجْلًا وَرِجْلًا
أَبُو عِيْنٍ هَذَا مِنْ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ هَاهُنَا
وَهُوَ الْحَدَّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَيْبَةَ عَنْ مَالِكٍ
كَانَ سَأَلَكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ تَطَوُّعِهِ كَالَّتِي كَانَ يُصَلِّي بِهَا طَوِيلًا
كَأَيْمًا وَيَكْثُرُ تِلْكَ طَوِيلَةٌ أَحَدُهَا أَكْبَرُ وَهُوَ
قَائِمٌ رُكْعَةً وَسُجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَإِدَائِهِ أَوْ هُوَ
جَائِسٌ رُكْعَةً وَسُجْدًا وَهُوَ جَائِسٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَلِي لَا يَسْمَعُ بِكَاءِ الصُّبْحِيِّ فِي الصَّلَاةِ نَسِيتُ
۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
أَنَسٍ عَنْ أَبِي جَرِيٍّ عَنْ أَبِي نَسْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلِي لَا يَسْمَعُ
بِكَاءِ الصُّبْحِيِّ فَإِنَّمَا فِي الصَّلَاةِ مَا عَرَفْتُ مَخَافَةَ
أَنْ لَمْ تَكُنْ أَتَى فِي الْبَابِ عَنْ قَدَادَةَ وَرَأَى
مُحَمَّدٌ وَابْنُ هُرَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ
إِلَّا بِخِيَارٍ

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ قَبَيْصَةَ عَنْ حُثَاوٍ عَنْ
يَسْمَعَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ
الْعَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْمَحَائِضِ إِلَّا بِخِيَارٍ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

رکعت میں بھی بھی محل نماز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبد اللہ بن شعیب فرماتے ہیں میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے
بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بعض اوقات آپ سات کو
کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھتے تھے بعض مرتبہ بیٹھ کر طویل نماز
لے کر نماز کرتے جب کھڑے ہو کر قرات فرماتے تو اسی حالت
میں رکوع و رکعت بھی کرتے تھے بعض قرات ہوتی تو رکعت
و رکوع بھی اسی صورت میں فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو جعفر محمد بن یحییٰ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں نیچے
رہنے کے کو لازم سمجھتا ہوں، اور اس وقت سے نماز مختصر
کر رہا ہوں کہ کہیں اس کی بات غلطی میں نہ جتا ہو جائے
اس باب میں حضرت ابوسارہ، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات ملے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔
حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بالغیرت کی نماز کے لیے حدیث
مرد کی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغیرت کی نماز حدیث کے بغیر
قبول نہیں ہوتی، اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث عائشہ حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ
محبت جب بالغیر ہو جائے تو نماز پڑھے تو نیکہ باروں سے

أَهْلِي الْعِلْمِ أَنْ السَّوَادَ إِذَا تَلَفَتْ حَسْبُكَ مِنْ شَرِّهَا
مَكْتُوبَاتُ الْبُحُورِ صَلَوَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَنَا فِي قَالِ
لِيُؤَدَّ صَلَوَاتُ السَّوَادِ وَفِي مَنْ يَسْبُوها مَكْتُوبَاتُ
قَالَ الْعَدَوِيُّ وَفَدَّ يَمْلُ مِنْ كَانَ سَلَمٌ كَذِيهًا
مَكْتُوبَاتُ أَصْلًا مَكْتُوبَاتُ

نماز بائز نہیں ہوگی، امام شافعی کو یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، اجماعت کے جسم سے کچھ قطع بھی نہ ہو فساد نہ ہوگی، نیز آپ فرماتے ہیں، اگر اس کے قدم کا پچھلہ قطع کھلا رہ جائے تو نماز ہو جائے گی۔

نمازیں سہل کرو۔

نوٹ: اسکی مختلف چاندروں کے گے میں مسطح اور بائیکاٹ کے
سورے ٹک ہے۔ ہر ایک کتاہ و شری طوت نہ ڈاگیا پر تو یہ
ہے اس طرح کٹ و غیر کہ کا نہ صول پر ٹانہ آسینوں میں اوند
نہی ان بھی ملے ہے۔ و مزمرا

[illegible]

نمازیں نکلنے والوں کا ادھر ادھر کرنا مکروہ ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
 میں نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
 سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو کنگریوں کو اور صر
 وں کو دیکھ کر سے کیونکر رحمت اسس کی طرف متوجہ
 ہوتی ہے۔

حضرت سید قطیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

١٩٨. حَدَّثَنَا هُكَاةُ بْنُ أَبِي صَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ
 حَنْزَلَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَلْبَسَ جُبَّيْنَةَ
 قَالَ أَبُو سَلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمُرُّ بِهَا مِنْ
 حَيْثُ عَطَايَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرُّوا عَلَى الْأَمْرِ حَبِيبِ
 وَهَلْ بَنِي سُلَيْمَانَ فَحَتَّى أَتَوْا أَهْلَ الْخَيْبَرِ فِي السَّبِيلِ
 فِي الصَّبَا وَفَكَرَ بَعْضُهُمُ السَّبِيلَ فِي الصَّبَا وَ
 قَالَوا هَذَا الصَّبَا الْمَعْرُوفُ وَهَذَا نَمَتْهُمْ رَأْسُ الْبَرَاءِ
 السَّبِيلَ فِي الصَّبَا وَإِذَا لَمْ يَكُنْ خَيْبَرُ الْأَنْبَاءِ وَاجِدَ
 طَائِفًا إِذَا السَّبِيلَ عَلَى الْفَيْسِ فَلَا قَالَ هَذَا كَرْنُ
 أَهْلَهُمْ وَكَلِمَةُ الْبَرَاءِ إِلَى السَّبِيلِ فِي الصَّبَا .

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي تَكْرَاهِيَةِ مَسْجِدِ الْحَقِ
فِي الصَّلَاةِ .

٣٤٦. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ الرَّحْبِيُّ السَّخَرِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الزَّاهِدِيِّ عَنْ أَبِي الْأَرْخِمْ
عَنِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى
كَأَمْرٍ أَسَدٌ كَثُرَ إِلَى السُّبُورِ فَلَا يَسْمُرُ الْخَطْمُ حَرًّا
الرَّحْمَتُ تَوَاجُهُ.

٣٠٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ
مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ

بارے میں درجہ آپ نے فرمایا اگر ترمذی ہر ایک شے کر لیا کہ
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت ابی
بن ابی طالب، حذیفہ، جابر بن عبد اللہ، عقیب رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جو زر کی
حدیث میں ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فلذ میں لکھی صحت کرنا کہ وہ جانتے تھے، اور آپ
سے سنسرایا اگر تیرے سے ترمذی ہے تو مرث
ایک مرتبہ کر گویا کہ آپ کی طرف سے ایک
دفعہ کی اجازت ہے، اور اس پر علماء کا
عمل ہے۔

نازیں چوٹ مارنا منع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہاتھ ایک انچ اسی فلام کر دیکھا کہ وہ ہاتھ میں
پھر نہیں ملتا ہے آپ نے فرمایا: اسے اللہ تیرا منہ تاک
اور جوہرہ احمد بن حنبلہ کہتے ہیں جابر بن حاتم، نازیں چوٹ
ہاتھ کر کہ وہ جانتے تھے اور فرماتے تھے پھر نکلنے سے
نازیں نہیں لڑتی، احمد بن حنبلہ کہتے ہیں ہمارا بھی یہی مسک
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض نے ابو حمزہ سے یہ حدیث
روایت کی ہے اس میں غلام کا نام "سراج" ذکر
کیا گیا ہے۔

حدیث میں زید بن یحییٰ جو حمزہ سے اسی مذکور کے ساتھ
اس حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس میں غلام کا
نام "سراج" مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہم
کی سند کچھ نہیں اور یحییٰ جو حمزہ کو بعض علماء نے ضعیف
کہا ہے نازیں پھر نکلنے کے بارے میں علماء کا اختلاف
ہے بعض کے نزدیک اس حدیث میں دوبارہ نماز
پڑھے، سفیان ثوری نے اس کو اسی بات کے قائل
ہیں بعض علماء کے نزدیک نازیں پھر نکلنا مکہ ہے

أَبُو سَمَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَقِيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعِ الْفَلَاحِ فِي
الْفَلَاحِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا تَهْدِي كَمَا كُنْتَ تَهْدِي وَاجِدْتَ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَخُوَيْثُ حَبِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
عَقِيْبٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَرَبِيعُ بْنُ حَنْظَلٍ
وَعَدْلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَقِيْبٍ وَنَعْمَ أَمْسَ
كَبْرَهُ الْكَبْرُ فِي الْفَلَاحِ وَكَانَ إِنْ كُنْتَ لَا تَهْدِي فَلَيْلًا
هَكَذَا وَاجِدْتَ كَمَا تَهْدِي هَكَذَا وَاجِدْتَ فِي الْوَجْدِ
وَالْفَلَاحِ هَكَذَا وَاجِدْتَ أَهْلَ الْفَلَاحِ

باب ما جاء في كراهية التفرغ في الصلوة

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
أَبِي سَمَّةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا مَا نَأْتِيَقَالُ لَنَا أَفَلَا إِذَا سَجَدْنَا فَقَالَ يَا كَلْبُ
تَوَيْتَ وَجَعَلَكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَرِهَ عَقَابُ بْنُ
الْفَلَاحِ وَكَانَ إِنْ كُنْتَ لَا تَهْدِي كَمَا تَهْدِي وَاجِدْتَ
عَقِيْبٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
أَبِي حَتْمَةَ عَنْ هَذَا الْفَلَاحِ وَكَانَ مَوْلَى سَأَلْتُ لَنَا
وَبَا عَمْرٍو

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
وَعَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
عَبْدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
عَقِيْبٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَرِهَ عَقَابُ بْنُ
الْفَلَاحِ وَكَانَ إِنْ كُنْتَ لَا تَهْدِي كَمَا تَهْدِي وَاجِدْتَ
عَقِيْبٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
أَبِي حَتْمَةَ عَنْ هَذَا الْفَلَاحِ وَكَانَ مَوْلَى سَأَلْتُ لَنَا
وَبَا عَمْرٍو

فِي الصَّلَاةِ وَذَاكَ لَمْ يَكُنْ فِي صَلَاتِهِمْ لَمْ يَكُنْ صَلَاتُهُمْ
وَهُوَ كَوْنُ أَحَدٍ وَلَا شَعْنٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِحْتِصَارِ
فِي الصَّلَاةِ

۳۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ مَالِكُ بْنُ سَامَةَ عَنْ جِشَارِ
بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ رَسِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَكُونُ الرَّجُلُ
مُحْتَصِرًا فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ أَبُو جَرِيْدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَهْلِ الْوَيْلِ الْوَيْلُ لِلْإِحْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِصَارُ هُوَ
أَنْ يَصْعَقَ الرَّجُلُ مِرَّةً أَوْ عَلَى سَاحِرٍ فِي الصَّلَاةِ وَذِكْرُهُ
بَعْدَ هَذَا أَنْ يَكُونُ الرَّجُلُ مُعْتَكِرًا أَوْ يَتَرَدَّدَ أَوْ
يُتَلَوِّسَ أَوْ مَا شَاءَ يُكُونُ مُحْتَصِرًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَيْفِ الشَّعْرِ
فِي الصَّلَاةِ

۳۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ تَالُفِيْدُ الرَّارِثِ
أَخْبَانِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ
ثَيْبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ ثَيْبٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
مَوْلَى الْأَحْمَشِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ يَحْيَى وَكَانَ عَظَمَ صَوْتُهُ
فِي قَعَاءِ كَعْبَةٍ كَانَتْ لِنَبِيِّ الْأَحْمَشِ مُتَوَسِّلًا
أَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَلَا تَقْصِبُ رَأْسَهُ سِوَا رِجْلَيْهِ
فَلَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَا الْقُرْآنَ كُنَّ الْخَطَرُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَلَا اللَّهُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو جَرِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشَّعْرِ وَالْعُكُلِ
عَنْ هَذَا رِوَاةُ أَهْلِ الْعَمَلِ عَنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى صَلَاتِهِ أَوْ يَمُوتُ أَوْ يَمُوتُ لَمْ يَكُنْ يَتَرَدَّدُ
الْبَيْتُ وَهُوَ أَحَدُ الْبَابِ مِنْ مَوْسُو.

اس نے اس سے نماز کا نہ نہیں ہوگی، امام احمد اس سے
کا یہی قول ہے۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکنا

صحت جوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع
فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ
میں صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک نماز میں احتصار
کرمہ ہے احتصار کے معنی کمر پر ہاتھ رکھنا ہیں بعض علماء
نے نماز کے طلاق پلنے میں بھی احتصار کو کرمہ کہا روایت
ہے اگر شیطان اس سے تسبیح پڑھتا ہے۔

نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا

حضرت ابو داؤد کا حضرت حسن بن علی پر گزرا ہوا نماز
پڑھ رہے تھے وہ انہوں نے اپنے بالوں کو کچھل کر من سے
گرم کر رکھا تھا ابو داؤد نے بالوں کو من سے اس پر من نے
ختم کے ساتھ من کی طرف دیکھا تو ابو داؤد نے کہا نماز کا کریں اور غصہ
نہ ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
نے فرمایا یہ شیطان کا حصہ ہے اس باب میں حضرت ام سلمہ
اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ وہ ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی مانیع احسن ہے واللہ
عما کہ اس پر عمل ہے من کے نزدیک نماز میں بالوں
کا ہاتھ ہوا ہونا کرمہ ہے عمران بن مرسے قرشی
کی ہیں اللہ اعلم رب العالی کے بحسبانی

قَوْلُهُ أَحَدٌ كَثْرًا حَسَنٌ وَهُوَ كَثْرَةُ خَيْرٍ عَلَيْهِ
إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَكُونُ بَيْنَ أَحَادِيثِهِ قِيَامٌ
صَلَاةً كَالْأَوَّلِ عِلْسٌ حَيْثُ كُنِيَ بَيْنَ عِلْسٍ وَدَعَا
كَتِيرٌ وَاجِبٌ بَيْنَ أَهْلِ مَجْدَلَانَ بِشَلِّ حَوْثِ الْبَيْتِ وَدَعَا
شَرِيكَهُ مَعَهُ بَيْنَ مَجْدَلَانَ عَنْ أَهْلِ مَجْدَلَانَ وَدَعَا
عَنْ الْبَيْتِ حَسَنٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ هَذَا الْعِلْسُ
وَقَوْلُهُ هَرَمٌ غَيْرٌ مَشْهُورٌ

کہتے ہیں باہر کے ترجمہ قرآن میں انھیں کوئی کثرت
میں نہ ڈالے، امام قرنی فرماتے ہیں کہ
بن عمرو کی حدیث کو کوئی ملازم نے ابن عباس
سے حدیث بیٹ کی مثل روایت کیا ہے، شریک
نے جو بیان حد میں کے مالک کے واسطے سے حضرت
جو ہرگز دینی حد میں کے ہم سے حدیث روایت کی
ہے۔ حدیث شریک غیر مشہور ہے۔

باب ما جاء في طول القيام في الصلوة

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَبًا عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَنْ أَبِي الْمَدِينِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ أَقْبَلُ قَالَ طَوَّلَ الْخُشُوعَ وَفِي
أَبَايَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ وَأَقْبَلَ بَيْنَ مَا بَيْنَ قَالَ
أَبُو بَرْزَةَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ
بَيْنَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

طویل قیام
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ نبی نماز اقصیٰ ہے؟ آپ نے
فرمایا طویل قنوت رجب قیام والی نماز اس باب میں حضرت
عبد الرحمن بن حبیب الحدادی بن ابی امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی
روایت ہے امام قرنی فرماتے ہیں حدیث باہر حسن صحیح
ہے امام حضرت جابر بن عبد اللہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

رکوع اور سجدہ کی کثرت

سعدان بن عمر ہماری کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے آنکارہ غلام حضرت ثوبان سے طاقات کی
حد پوچھا کہ کیا اس میں جتنے میں سے اللہ تعالیٰ بے
نقص بچے ہو جنت میں داخل فرمائے حضرت ثوبان کہ
دریافتش رجب کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور
فرمایا "سجدہ لازم پکڑو" میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے "سجدہ کر لی شخص اللہ تعالیٰ
کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا
درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے" سعدان کہتے ہیں پھر میں
سے جو طاقات کی حد ان سے پوچھی وہ فرمایا کہ "سجدہ
جو ثوبان سے کیا تھا اسوں نے مجھ سے بھی سنا کہ سجدہ
لازم پکڑو" امام جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی کہ وہی

باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ أَبِي أَرْوَيْدٍ بْنِ مَسِيرٍ عَنْ
أَبِي قُرَيْبٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو أَرْوَيْدٍ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ
كَانَ حَدَّثَنَا عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْبَصْرِيِّ قَالَ
لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ الْجَدُّ كَكَتْ عَمْرُو مَيْتًا مَعَهُ لَقِيتُ ابْنَ قَدَاقَةَ
بِالنَّجْدِ حَتَّى مَسَّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَضَعَهُ
اللَّهُ مِنْ حَلَاوَةِ رَجَبٍ وَحَقَّقَ عَلَيْهِ بِهَا عَظِيمَةً قَالَ مَعْدَانُ
عَلَيْتُ أَمَّا لَدُنِّي وَفَسَا لَتَمَعْنَا مَا لَتَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ
كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً

کہہ رہے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا نماز میں شکی ہے
پیدا توں کیا ہے۔

سلام سے پہلے سجدہ سو

عبد اللہ بن حمزہ السدی (جعفیہ بن عبد المطلب) سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں قعدے کی
جگہ پر کھڑے ہوئے جب آپ نماز پڑھی کر چکے تو سجدہ
کئے ہر سجدہ میں تحمیر فرمائی۔ اس وقت آپ بیٹے پر کئے تھے
اور ابھی سلام نہیں پڑھا تھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ
سجدے کئے یہ سجدہ اس بیٹے کے بدلے میں تھے جس
میں بعد ازاں واقع ہوئی تھی۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

عبد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
ساتھ کھڑی رضی اللہ عنہا سلام سے پہلے سجدہ سو کرتے تھے
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث ابن حمزہ میں ہے بعض علماء
کا اس پر حق ہے اللہ اللہ شاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے
تالی میں ان فرماتے ہیں سجدہ سو سلام سے پہلے ہے
اور یہ حدیث دیگر احادیث کے لئے ناسخ ہے نیز آپ
فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اسی
طرح تھا۔ ام المومنین فرماتے ہیں جب کوئی شخص
رہیں کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سلام سے
تین سجدے کرے جس طرح حدیث ابن حمزہ کا
تکاف ہے۔ عبد اللہ بن حمزہ کے والد کا نام ایک آدمی تھا
کا نام حمزہ ہے اس نے یہ عبد اللہ بن ایک ابن حمزہ میں
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اہل بن عمرو سے واسطہ
ہو بن مہدی اسی طرح معلوم ہوا ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں سجدہ سو کے وقت میں علماء کا اختلاف ہے سلام
سے پہلے کیا جائے یا بعد میں۔ بعض کے نزدیک سلام
کے بعد کیا جائے سفیان ثوری نے ابی کوثر کا یہی قول

وَالْبَقِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ
لَحْدًا وَفَعَلَ الْآخِرَ لَأَسْمَ.

باب ماجاء في سجدة قبل التسليم

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْدَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ
فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَكَانَ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْجُدَ
وَهُوَ جَائِسٌ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ وَكَانَ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْجُدَ
حَتَّى يَسْجُدَ مَا بَيْنَ وَبَيْنَ الْجُودِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْدَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْدَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ
فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَكَانَ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْجُدَ
وَهُوَ جَائِسٌ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ وَكَانَ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْجُدَ
حَتَّى يَسْجُدَ مَا بَيْنَ وَبَيْنَ الْجُودِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

وَهُوَ قَوْلُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ وَكَانَ
يَعْتَهُمْ يُعْجِدُ هَذَا قَوْلُ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ تَحْفِظُ
الْفَقَاهُ مِنْ أَهْلِ السِّيَرَةِ بِكُلِّ يَتَقَى فِي سَبْعٍ وَ
تَبِيْعَةٍ وَخَيْرُهُمْ تَأْوِيهِمْ يَكُونُ الشَّامِ فَقَالَ بَسْمَلَهُمْ
إِذَا كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي السَّلَامِ وَبَعْدَ السَّلَامِ قَرَأَ الْكَلِمَ
مُتَّصِلًا فَتَبَلَّ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَا لَكَ مِنْ أَشْرَقِ
قَالَ أَحَدُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ أَنَّهُ عَلِيٌّ وَنَعَمَ
فِي مَجْدِي الشَّهِيدِ فَيَسْمَعُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُ مِنْهُ إِذَا
كَانَ فِي الزَّكَاةِ مِنْ عِلْمِي حَقِّ ابْنِ تَحِيَّةٍ وَكَانَ يَجْعَلُهَا
قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمَّا أَصْبَحَ الظُّلُمُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَسْجُدُ هَذَا
بَعْدَ السَّلَامِ فَلَمَّا اسْتَعْرَفَ الزَّكَاةَ مِنْ الظُّلُمِ وَ
الْحُسْبِ فَلَمَّا يَسْجُدُ هَذَا السَّلَامِ وَهُوَ يَسْمَعُ
عَلِيٌّ حَقِّهِمْ فَكُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ مِنْ عِلْمِي حَقِّ ابْنِ تَحِيَّةٍ
عَلِيٌّ وَنَعَمَ وَكَانَ هَذَا مَجْدِي الشَّهِيدِ قَبْلَ السَّلَامِ
وَكُلُّ مَنْ تَعَرَّفَ قَوْلُ أَحْسَنِي هَذَا كَلِمَ إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ مِنْ عِلْمِي حَقِّ ابْنِ تَحِيَّةٍ وَنَعَمَ
وَكُلُّ مَنْ كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي السَّلَامِ يَسْجُدُ هَذَا بَعْدَ
السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ لَكُمَا يَسْجُدُ هَذَا قَبْلَ السَّلَامِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَجْدِي الشَّهِيدِ بَعْدَ السَّلَامِ
وَالْكَلامِ

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ
فِي مَجْدِي الشَّهِيدِ أَنَّهُ عَلِيٌّ وَنَعَمَ
عَلِيٌّ وَنَعَمَ وَكَانَ هَذَا مَجْدِي الشَّهِيدِ قَبْلَ السَّلَامِ
وَكُلُّ مَنْ تَعَرَّفَ قَوْلُ أَحْسَنِي هَذَا كَلِمَ إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ مِنْ عِلْمِي حَقِّ ابْنِ تَحِيَّةٍ
عَلِيٌّ وَنَعَمَ وَكَانَ هَذَا مَجْدِي الشَّهِيدِ قَبْلَ السَّلَامِ

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ
فِي مَجْدِي الشَّهِيدِ أَنَّهُ عَلِيٌّ وَنَعَمَ وَكَانَ هَذَا مَجْدِي الشَّهِيدِ قَبْلَ السَّلَامِ

سبح و الحمد اور غیر مرتبہ کا یہ مسک ہے، بعض علماء
فرماتے ہیں سلام سے پہلے یہ کہہ دیا جائے اگر فقہاء
مذہب اسی کے تاق ہیں مثلاً یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ
نام شافعی مرتبہ اللہ کا بھی یہی مسک ہے بعض علماء کا
خیال ہے کہ اگر غلظی کہ زیادتی ہوگئی ہو تو سلام کے بعد
اور اگر نقصان برابر تو سلام سے پہلے یہ کہہ دیا جائے
جائے تاکہ بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی نظریہ ہے
امام احمد فرماتے ہیں یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے
عید و سلم سے جو روایتیں ہیں سب کراچے اپنے
مقام پر رکھا جائے، آپ فرماتے ہیں جب دو رکعتوں
کے بعد کھڑے ہو تو حدیث ابن عباسؓ پر عمل کرتے ہوئے سلام
سے پہلے یہ کہہ دیا جائے اگر غلظی ہوگئی ہو تو سلام
کے بعد یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ کہہ دیا جائے کہ میں نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ

سلام اور کلام کے بعد یہ کہہ دیا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
بنی کریم علیہ السلام نے ظہر کی پانچ رکعتیں لیا
فرمانی عرض کیا گیا۔ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ
سے بھرنا واقع ہو گئی اس کے بعد آپ نے
یہ کہہ دیا فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
صحیح ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّكَ مَجْجَةً
لِلشَّعْرِ فَقَالَ الْكَلْبُ فِي الْبَابِ عَنْ مَعَارِيزَ وَهَبِ
الْبُخَيْرِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ذَا ابْنٍ هَذَا يَرْكَأُ .

۳۴۴ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ
بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَعْمَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَةً ثَلَاثِينَ
كَالَ بَرَجٍ هَذَا اسْتَدْرَجَ حَسَنًا صَبِيغًا وَحَدَّثَ
رَوَاهُ أَبُو بَرٍّ وَفِيهِ وَاجِبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَسَيِّدٌ
أَيْضًا مَعْمَدُ بْنُ حَسَنٍ مَعْمَدُ بْنُ الْقَلْبِ عَنْ هَذَا
عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ الظُّلْمَ
عَشْرًا فَصَلَاةٌ أَجْرُهَا دَسْتُورٌ مَعْرُوفٌ فِي الشَّهْرِ وَزَنْ
لَمْ يَمْسَسْ فِي الرُّبَاعِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَدَّ
إِسْنَادُهُ فَكُلُّ مَنْ يَحْتَدُّهُ فَاصِلٌ الظُّلْمَ عَشْرًا نَزَلَتْ
فِي الرُّبَاعِيَّةِ وَفَدَّرَ الْكَلْبُ كَسَدَتْ صَلَاتُهُ فَهُوَ قَوْلُ
سَيِّدَاتِ الْخُرُوفِ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُرْفَةِ .

باب ما جاء في التشديد في سجدة الفلو

۳۴۸ . حَدَّثَنَا مَعْمَدُ بْنُ يَحْيَى نَا مَعْمَدُ بْنُ هُشَيْمٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى بِمَنْزِلِهِ فَسَجَدَ سَجْدَةً ثَلَاثِينَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
سَكَّرَ كَالْأَبْرِجِيِّ هَذَا اسْتَدْرَجَ حَسَنًا صَبِيغًا
وَرَوَى ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ عَشْرٌ
أَوْ ثَلَاثِينَ غَيْرَ هَذَا الْخَبَرُ وَرَوَى مَعْمَدُ
هَذَا الْخَبَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَبِي أَنَسٍ وَابْنِ مَعْمَدٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ أَيْضًا مَعَارِيزَ بْنِ قَمْ وَكَهْنُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَلَوِيَّ وَفِيهِ وَاجِبٌ هَذَا

کے بعد مجھ سے سب سے زیادہ اس باب میں حضرت معاویہ
عبداللہ بن جعفر اور ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
مستقل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد پھر سو مرتبہ نماز
فرماتے ہیں یہ حدیث من گھڑی ہے ایوب احمد کئی دوسری روایات
سے اسے ابن سیرین سے روایات کیا ہے حدیث ابن مسعود
حسن صحیح ہے حدیث طارک اسس پر مبنی ہے وہ
فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے، بارز
ہے آخری سجدہ ہو کر لے اگر چہ چوتھی رکعت کے بعد قنوت
ذکر ہو۔ امام شافعی، امام احمد اور امام ابن کثیر نے فرمایا ہے
بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں
اصول پر چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار نہیں جیسا اس کی نماز
فائدہ برائے گی، سفیان ثوری حدیث میں بھی ایسی کو نہ لکھی
سکتا ہے۔

سجدہ سوم میں تشدید

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کلام کرنا پڑھنا اور اس
میں بھول واقع ہوئی تو آپ نے سجدہ ہو کر، پھر تشہد
پڑھی اور سلام پیرا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
غریب ہے ابن سیوطی نے ابو حنیفہ کے چچا ابو حنیفہ
سے اسس کے طاقہ روایت کیا ہے محمد بن سیرین نے
اس حدیث کو خالد خزاز نے ابو حنیفہ کے واسطہ سے ابو حنیفہ
سے روایت کیا ابو حنیفہ کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے
اور معاویہ بن عمرو بھی کہا گیا ہے عبد الوہاب ثقفی ہشتم
اور دیگر کئی معاد کے واسطہ خالد خزاز، ابو حنیفہ
سے یہ حدیث طریق نقل کی ہے، اور وہ عمران
بن حصین کی روایت سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

كُلُّ الْبَاقِ وَطَعْنُ مَعْنَى هَذَا إِذَا مَرَّ بَيْنَ عَيْنَيْكَ حَسْبُ
عَيْنَيْكَ وَانْصَلَفَ أَهْلُ الْبَلَدِ فِي هَذِهِ الْحَبِيبَةِ فَكُنْ
بَعْدَ أَهْلِ الْبُكَرَةِ إِذَا انْصَلَفَ فِي الصَّلَاةِ مَا سِوَاكَ
مَعَايِدًا أَوْ مَا كَانَ قَدْرًا مُبِينًا الصَّلَاةِ وَالْمُتَوَكِّلِينَ
هَذِهِ الْعُرُوفُ كَانَ حَقٌّ تَحْوِيلُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ
فَإِنَّ الصَّالِحِينَ كَرَامَ هَذِهِ بِمَا عَمِيحًا فَكُنْ مَعَهُ
فَكُنْ هَذَا أَحْسَنُ مِنَ الصَّالِحِينَ الْكَلَامُ فِي مَرْقٍ خَوَافِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَلَفَ فِي الصَّالِحِينَ إِذَا أَكَلَ مَا سِوَاكَ
لَا يَكْفِي وَاسْتَلَفَ رَأَى وَرَفَعَهُ اللَّهُ قَالَ الصَّالِحِينَ وَ
فَرَفَعَهُ إِلَى آيَاتِ السُّورَةِ وَالنَّبِيِّانِ فِي أَهْلِ الصَّالِحِينَ
يَكُونُ لَهُ فِي الْحَقِّ يَزِيدُ قَالَ أَحْسَنُ فِي حَبِيبَةِ أَيْمَنَ يَزِيدُ
بَيْنَ تَكْفِيرِ الرِّجَالِ فِي كَيْفٍ مَوْجِلًا وَهُوَ يَزِيدُ أَنْتَ
كَذَلِكَ الْكَلَامُ وَلَمْ أَنْتَ لَمْ يَكُنْ لَهَا حَقٌّ وَفِي تَكْفِيرِ
خَفَ فِي مَا مَرَّ وَهُوَ يَكْفِي أَنْ عَلَيْهِ يَكْفِي مِنَ الصَّلَاةِ
تَسْلِيُونَ تَسْتَفِيدُهَا وَاسْتَحْمَ بِأَيِّ الْقَلْبِ مِنْ كَفَرَتْ تَزَادُ
وَتَقْصُرُ مِنْ خَلْقِ تَحْوِيلِ الْكَلَامِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَرَامًا تَكْفِيرًا وَالْيَدَيْنِ وَهُوَ فِي يَدَيْنِ مِنْ مَسْلُومَةٍ
أَنْتَ أَكْثَرُ لَيْسَ هَكَذَا الْيَوْمَ لَوْسَ بِمَعْنَى تَكْفِيرِ
حَقٌّ مَعْنَى مَا تَكْفِيرًا وَطَيْبَتِ يَدَيْنِ بِأَنَّ الْقَلْبَ يَكْفِي الْبَعْدَ
لَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يَنْقُصُ قَالَ أَحْسَنُ نَعْمًا مِنْ هَذَا الْكَلَامِ
فَكُنْ بِمَعْنَى نَعْمًا قَوْلِي أَحْسَنُ فِي هَذِهِ الْبَابِ .

هَكَذَا مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي التَّعَالِ

٣٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ شَيْخُنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ كَلْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 مَا يَكُنَّ إِلَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَيِّنُ
 فِي تَسْبِيحِكُمْ قَالَ فَمَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ عَنِ الشُّبُوحِ كَسَرَهُ
 وَخَسِرَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَسِرَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 خَسِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَسِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَخَسِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر عمل کرنا ہے۔ یہ حدیث الیہ میری
 میں کی ہے۔ لہذا اس حدیث پر عمل کے بارے میں اختلاف ہے
 بعض اہل کفر کہتے ہیں جب نماز میں غش کر لی جائے پھر بھی کرا
 تارانی سے یا جس طرح بھی پڑھ دہاؤ نماز پڑھے وہ نماز اتنی
 ہیں یہ حدیث انہوں نے کلام کے تابع قرار دے کر اسے اس کی جگہ پر
 شافعی اس حدیث سے اٹھا کر اس میں نماز ادا کیا کہ یہ حدیث کو کلام
 کلام سے الگ پر قضا نہیں کیا گیا کہ یہ حدیث ہے جو اللہ تعالیٰ نے
 اسے کلام الہام شافعی قرار دے دی ہے اور اہل علم نے اسے دلائل کے
 کلام کے بارے میں حدیث الہامیہ کی بنا پر رد کیا ہے۔ لہذا
 فیما بین کفر و ایمان کلام الہامیہ حدیث الہامیہ کے ضمن میں قرار دے
 ہیں مگر کلام نے نماز میں کلام کیا کہ وہ کلام نماز میں پڑھنا ہے پھر
 معلوم ہوا کہ یہی نماز میں نہیں پڑھتی تو اس صورت میں نماز پڑھ کر
 کہ اگر مقتدی نے کلام کیا کہ اسے معلوم ہے کہ اس کے نزدیک نماز
 اتنی ہے تو اس کو پڑھنے کے لئے صحت سے شروع کرے کلام الہامیہ
 نے اس بات سے پہلے پڑھ کر کہ صحت سے شروع کرے کلام کے ساتھ
 اللہ تعالیٰ میں فراموشی کہ نماز پڑھ کر رہتے تھے حضرت زبیرؓ
 کو کلام کہتے وقت یقین تھا کہ ان کی نماز مکمل ہو گئی ہے۔ لیکن
 اب ایسا نہیں ہے کہ کسی کو اس معنی میں کلام کرنے کا حق
 نہیں جس کے تحت حضرت زبیرؓ نے کلام نماز ادا کیا کہ
 انہوں نے تو فراموشی میں زبیرؓ کی برائی ہے اور نہ ہی کسی امام
 اہل کفر کا بھی یہ حق ہے۔

جوتوں میں بیٹے نماز پڑھنا

سید بن یزید اسل فرماتے ہیں میں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تعین مبارک پہنے نماز پڑھتے تھے ؟
انہوں نے فرمایا : ہاں ۔ اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن مسعود ، عبد اللہ بن ابی جہید ، عبد اللہ بن عمر
عمر بن حریث ، مشد بن موسیٰ ، اسس نقضی ،

وَعَنْ أَبِي نَجِيلٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَسْرَيْتُنِي حَبِيبُ
أَتَيْتُ حَبِيبُكَ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَالْقَلْبُ عَلَى هَذَا عِندَ
كَهْلِ الْبَلَدِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک آدمی ملے بھی روایت
مذکورہ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس احسن
صحیح ہے۔ اور حدیث اس پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْمٰقٍ قَالَا
مَعْنَدُ ابْنِ جَدْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنِ ابْنِ
أَبِي نَجِيلٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ الْبُقْعَةَ عَلَى اللَّهِ تَكْبِيرًا
وَسُكْرًا كَانَ يَكُونُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي
الْبُحَاثِ عَنْ يَحْيَى وَ أَحْمَدَ وَ ابْنِ مَرْزُوقٍ وَ ابْنِ عَدَى
عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ لُؤْلُؤٍ عَنْ كَلْبِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنِ ابْنِ جَدْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَسَنٍ صَرِيحٌ أَنْفَضَ أَهْلَ
الْبَلَدِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ كُلُّ مَنْ هَلَّى
الْيَوْمَ مِنْ أَصْحَابِ الْبُقْعَةِ عَلَى اللَّهِ تَكْبِيرًا وَسُكْرًا
فَعَبَّرَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ مَقُولُ
الْبُقْعَةِ وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَسْجُدُ لَا يَقُومُ فِي الْفَجْرِ
إِلَّا عِنْدَ تَكَاثُرِ تَكْبِيرِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا انْقَضَتْ تَأْيِيدَةُ
قُلُوبِ مَا هِيَ أَيْدِي مُؤَيَّدُونَ فِي السُّبُوحِ.

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

حضرت ہشام بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت
پڑھا کرتے تھے اس سبب میں حضرت علی، انس، ابو ہریرہ
ابن عباس اور خلف بن ایملہ بن زبیر انصاری رضی اللہ عنہ
منہم سے بھی روایات مذکورہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
براء من صحیح ہے صحیح کی نماز میں قنوت پڑھنے میں عمار کا
اقتداء ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین
اس کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی
کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور
اسحاق منہماتے ہیں، صبح کی نماز
میں قنوت نہ پڑھی جائے، البتہ جب
مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو پابندی کر
وہ اسلام کو فکر کرنے سے رہا مانگے۔

بَابُ فِي قِرَاءَةِ الْقُنُوتِ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ
عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ قُلْتُ لِرَافٍ يَا بَسْمَ
إِنَّكَ كَذَّابٌ صَبَّحْتَ حَدَّثْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنْتَ كَذَّابٌ وَمَنْ كَذَّبَ وَكَفَرًا وَكَفَرًا لِيَأْتِيَهُ الْكَرْبُ
هَلْ تَأْتِي الْكَرْبَ نَحْنُ أَوْ خَلَسَ رَيْبُنَا أَتَكْفُرُوا
بِقِسْمَتِي قَالَ أَيْ نَعْنَى مَعْنَدُكَ.

ترک قنوت

ابراہیم اشجی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پرچہ
باجان آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہما کے پاس پڑھی ہے وہ بیان کر دے
میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پڑھی ہے آپ نماز
پڑھتے رہے کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا
”اے میرے بیٹے! یہ بعثت ہے“

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا حَزْرَقَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ كَلْبِ
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَسَنٍ صَرِيحٌ وَالْقَلْبُ عَلَى

عاصم بن عبد اللہ نے بواسطہ ابو حواریہ ابراہیم اشجی
سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من صحیح ہے

بَابُ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ أَبِي سَعِيدٍ
بْنُ أَبِي خَالِدٍ مَنِ الْعَصَابِيُّ عَنْ بَنِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي
الْحَكْبَاءِ عَنْ مَنْ زَيْدٍ عَنْ زَوْجِهِ قَالَ لَنَا تَحْتَرُ حَقٌّ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ
الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى تَزِلَّ وَكَلَّمَ
يَلُوقًا بَيْنَ خَاتَمَيْهَا الْكَلَامُ وَكَهْنًا لِي الْكَلَامِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَمُتَّوِّفٍ عَنْ أَبِي
كَرْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ
فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَاسًا أَعَادَ الصَّلَاةَ وَقَالَ قَوْلُ النَّبِيِّ
وَأَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا تَكَلَّمَ نَاسًا فِي
الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ نَاسًا أَوْ جَاهِلًا
أَعَادَ قَوْلَهُ يَقُولُ الْكَلَامُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَلَّمَ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِهِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَاسًا أَعَادَ الصَّلَاةَ وَقَالَ قَوْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ نَاسًا فِي
الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ نَاسًا أَوْ جَاهِلًا
أَعَادَ قَوْلَهُ يَقُولُ الْكَلَامُ

نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں گفتگو کرتے تھے ایک
جگہ کھڑے ہوئے مدح میں ہاتھ کھٹکتے پھر آت کر پڑاؤ
ہوئی۔ موقوفہ اجتہاد قیاسی "اور اللہ اللہ کے لئے ہاتھ کھٹکتے ہو
جاؤ" اس کے بعد میں غم میں رہنے کا حکم دیا گیا، اللہ گفتگو
کرنے سے منع دیا گیا۔ اس باب میں حضرت امیر مومنین علی
بن حکم رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث زید بن ارقم اس کی ہے اللہ کھٹکتے جاؤ اس پر عمل
ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نماز میں بیان بر جو کرے
بول کر کلام کہے وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ سنن ابن ماجہ
اس کے کمال میں بعض علماء فرماتے ہیں قصد گفتگو سے، عارہ نماز ہے
لیکن بول بولہ علی کو پکارنا گفتگو سے دوبارہ پڑھنے کا لزوم نہیں
امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی حکم ہے۔

توبہ کے وقت نماز

حضرت امیر ابن حکم فرمادی کہتے ہیں میں نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ نے فرمایا جب میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ
مجھے جس حد پڑھتا تھا نماز پڑھتا تھا جب میں کسی کمال سے
حدیث سنتا تو اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی
تصدیق کرتا ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ
سے حدیث بیان کی۔ اللہ آپ نے سچ فرمایا اور راستہ ہیں میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص
گناہ کہے پھر با وضو کر نماز پڑھے اور گناہوں کی بخشش
مانگے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے
آیت پر صحیح "وَلَمْ يَنْبَغِ إِذَا قُضِيَ مِنَ الْغَايَةِ رَجُوعُكَ إِلَى مَا كُنْتَ
تَعْمَلُ بِهِ" پھر اللہ تعالیٰ کو

وَأَكْبَهُ وَأَتَى مَدِينَةَ وَمَعَادٍ وَوَالِدَتَهُ وَأَبَى الْبَيْتِ وَاسْتَدْعَى
كُتُبَهُ ثُمَّ قَعَبَهُ وَقَالَ أَبُو بَيْشٍ حَبِيبُ اللَّهِ حَبِيبُ اللَّهِ
حَسْبُ صَاحِبِهِ لَا نَعْبُدُكَ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّحِيمِ مِنْ حَبِيبِ
قُتَيْبَانَ بْنِ النَّبِيِّ قَدْ رَوَى عَنْهُ شَيْخُهُ وَغَيْرُ قَاصِدٍ
فَرَحَهُمْ كَرُخْلَ حَبِيبِ أَبُو عَوَّاسٍ وَهَوَا الْأَسْلَمِ لَقَطُورًا
وَيَسْمُرُ قَدْ وَفَّقَنَا قُلُوبَنَا وَأَبَى الْبَيْتِ حَتَّى أَشْفَى
عَلَيْهِ وَسَمِعَ وَذَكَرَ رَوَى عَنْ مِثْقَى هَذَا النَّحْوِ يَوْمَ
مَرْفُوعًا أَيْضًا

زیر کسب (اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور معاذؓ واپس
ابو ابرہہؓ سے روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حبیبو علی
میں ہے احبم اسے موت اسی طریق یعنی عثمان بن عفیر
کی روایت سے ہے یہ کہتے ہیں شعبہ وغیرہ نے اسے عثمان
سے ابو ہریرہؓ کی حدیث کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ سفیان ثوری
ابو سعیدؓ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا اور بنی پاک علیؓ سے حدیث
نہیں پہنچا یا سعیدؓ سے یہ حدیث مرفوعاً ہی روایت ہے۔

بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کما جائے

عبد الملک بن ربیع بن سبہؓ براسہ والد اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو
سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز
پڑھنے پر آمادہ۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو یوسف
سبہؓ حسن صحیح ہے احمد بن حنبلؓ علاء کا اس پر عمل ہے
امام احمدؓ اسحاقؓ اسی کے تابع ہیں یہ دونوں فرماتے
ہیں دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازی ترک کرے
ان کی قضاء ہے۔ امام ترمذی منہجاً ہے،
سبہؓ سے مراد سبہؓ ابن مسعودؓ جہاں ہیں ابن عمرؓ
بھی کہا گیا ہے۔

نشد کے بعد بچے وضو پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص
آخر کی قسم میں سلام پھیرنے سے پہلے وضو پڑھائے
اس کی نماز جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس
حدیث کی سند قوی نہیں اس میں اضطراب ہے، بعض

باب مَا جَاءَ مَنِ يُؤْمَرُ الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
تَيْمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ سَمُرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَتَبَةَ حَبِيبٍ لَيْثِ بْنِ
الرَّحِيمِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ قَالَ قَالَ لَدُنَّ
الْبُيُوتِ أَنَّ عَتَبَةَ حَبِيبٍ لَيْثِ بْنِ سَبْرَةَ
وَلَعَنَ ابْنَهُ عَتَبَةَ قَالَ وَلِي نَسِيبٌ عَنْ عَتَبَةَ
بْنِ عَمٍّ وَقَالَ أَبُو بَيْشٍ حَبِيبُ اللَّهِ حَبِيبُ اللَّهِ
حَسْبُ صَاحِبِهِ لَا نَعْبُدُكَ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّحِيمِ مِنْ حَبِيبِ
قُتَيْبَانَ بْنِ النَّبِيِّ قَدْ رَوَى عَنْهُ شَيْخُهُ وَغَيْرُ قَاصِدٍ
فَرَحَهُمْ كَرُخْلَ حَبِيبِ أَبُو عَوَّاسٍ وَهَوَا الْأَسْلَمِ لَقَطُورًا
وَيَسْمُرُ قَدْ وَفَّقَنَا قُلُوبَنَا وَأَبَى الْبَيْتِ حَتَّى أَشْفَى
عَلَيْهِ وَسَمِعَ وَذَكَرَ رَوَى عَنْ مِثْقَى هَذَا النَّحْوِ يَوْمَ
مَرْفُوعًا أَيْضًا

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحَدِّثُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي الْوَلَدِ
حَبِيبِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَتَبَةَ الرَّحْمَنِ
تَيْمٍ وَرَأْسَهُ وَبَكْرَةَ سَرَادَةَ تَشْبَرَةَ عَنْ تَقِيٍّ اللَّهِ بْنِ
عَمٍّ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسُكَ كَعَدَدَةِ الرَّجُلِ وَكَدَّ حَبَسَ فِي الْخَبَرِ

عَلَيْهِمْ دَسْتَكُمْ ذَاكَ حَقُّ الْعُقُولِ تَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَطَمَعْتُ نَفْسِي
 انْفَرَجَتْ الْبُحْبُوحُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِدِينِ أَسْتَبِي
 فَقَالَ مَهْلًا يَا قَتِيلُ أَصْلًا ثَابِتًا مَهْلًا ثَابِتًا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ
 إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ قَالَ فَلَا أَكُنْ
 أَبْرَئِيكَ حَتَّى يَخْرُجَ الْبُرْجَانُ بَرَاءً وَهَيْمٌ لَا تَمُرُّ حَتَّى يَكُنْ
 هَذَا الْأَمْرُ حَدِيثِي سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدِي
 ابْنُ عَمِيْرٍ سَيْمٌ نَهْلًا أَبُو ابْنِ زَيْلَجٍ مِنْ سَعْدِ
 بَنِي سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَاسْتَأْذَنَ تَرْذِي هَذَا
 الْحَدِيثُ مُؤَسَّلًا وَهَذَا كَالْقَوْمِ مِنْ أَهْلِ
 مَكَّةَ هَذَا الْحَدِيثُ تَرْذِي أَمَّا أَنْ يَصْلِيَ الْفَجْلُ
 أَوْ كَتَبْتَ هَذَا السُّكُوتُ بَعْدَ الْقِيَامِ تَعْلَمُ الْفَقِيْهُ
 قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَسَعْدُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ بَنِي
 سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَفَقِيْهُ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ
 وَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ بَنِي هَيْمٍ وَوَلَدُ هَذَا هُوَ كَتَبْتَ
 وَاسْتَأْذَنَ هَذَا الْحَدِيثُ بَعْدَ الْقِيَامِ تَعْلَمُ الْفَقِيْهُ
 أَبُو إِدْرِيسَ النَّخَعِيُّ تَرْذِي مِنْ فَقِيْهِ وَوَلَدُ جَدِّهِمْ
 هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ
 أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ الْبُحْبُوحَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِدِينِ
 فَمَا لِي قَتِيلًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَأْعَادِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ
 الشَّمْسِ.

۴۴۴ مَحْمُودُ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ مَكْرُمِ بْنِ الْوَيْلِيِّ الْبَصْرِيِّ
 قَالَ سَمِعْتُ مِنْ جَدِّهِ مَا هَذَا مِنْ عَمَلِ النَّصْرَةِ بَنِي الْأَنْبِيَا
 عَنْ أَبِيهِ الْوَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدُ عَنْ هَذَا قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ لِي
 الْفَجْرَ فَيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَعْلَمُ الْفَقِيْهُ كَالْبُحْبُوحِ
 هَذَا أَحْوَدُ رَأْيٍ مِمَّا رَأَيْتُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَأَيْتُ
 هُوَ رَأْيُ عَمْرِو بْنِ أَسَدٍ فَهَذَا وَالتَّحْقِيقُ هَذَا إِجْمَاعُ بَعْضِ

ہوئی قرآن نے بھی آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر
 جب عصر نے پٹ کر دیکھا قرآن نماز پڑھ رہا تھا،
 آپ نے فرمایا: تمہارا اسے قیس! وہ نمازیں کبھی؟ میں
 نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فجر کی دو رکعتیں نہیں
 پڑھ سکتا تھا آپ نے فرمایا پھر کرنی عرصہ نہیں ۱۰ امام
 ترمذی فرماتے ہیں حدیث محمد بن ابراہیم اس طرح منقول
 محمد بن سعید کی روایت سے معروف ہے اسناد
 بن یحییٰ کہتے ہیں عطاء بن ابی رباح نے محمد بن سعید
 سے یہ حدیث سنی ہے یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے
 ابی کہ میں ایک جماعت اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ
 صبح کی تہجد و شہد سنتوں کو مسنونہ کے بعد طلوع آفتاب
 سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے امام ترمذی فرماتے
 ہیں محمد بن سعید ابی بن سعید الفراء کے بھائی ہیں
 اور حضرت قیس ابی بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے
 وہ تیس بن عمرو بن محمد بن قیس بن قیس ہیں کہا جاتا ہے اس
 حدیث کی سند متصل نہیں ہے امام بن ابراہیم قیس کی حضرت
 قیس سے سماع حاصل نہیں ہے بعض محدثین نے یہ حدیث محمد
 بن سعید کے واسطے سے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ
 حضرت امام حیدر سلم ترمذی کے والد آپ سے قیس کو دیکھا۔

صبح کی نوبت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد
 پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی سنتیں پڑھی ہر روز ہر روز
 آفتاب کے بعد پڑھو امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم
 صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
 پاس سے میں روایت ہے کہ آپ نے ایسا ہی کیا بعض علماء کا اس
 پر عمل ہے، سفیان ثمالی، شافعی، احمد ابی بن ابی بک اس
 کے تابع ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن عاصم کلابی کے سوا کوئی

أَهْلُ الثَّلَاثَةِ فِيهِمْ يَكُونُ سِتْرٌ لِّلْأَوَّلِينَ فَإِذَا لَقُوا
وَأَسَدُوا وَأَمْسَنُوا وَأَبْنَى لِّسَانٍ لِّسَانِي قَالَ وَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا
مَعِيَ هَذَا الْحَدِيثَ غَضَبًا بِهَذَا الْإِسْمَاءِ مَعَهُ هَذَا
بِالْأَعْيُنِ وَبِحَسْبِ سِرِّ الْكَلَامِ وَالسَّعْيِ وَوُفِّقَ مِنْ حَدِيثِ
لَقَاءِ مَا عَلَيْهِ النَّظِيرُ فِي أَسَى عَنْ بَيْتِ بَيْتٍ نَهَى عَنْ قَاتِلِي
هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَعْلَمُ
وَكُنْتُ مِنْ حَلَاةِ الصَّبَاحِ كَيْدًا أَنْ تَعْلَمَ النَّفْسُ فَقَدْ
(وَرَأَى السَّهْمَ -

باب ماجاء في الأربع قبل الظهور

٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ تَابَتْ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْكَلْبِ أَرْبَعًا
وَبَعْدَهُ سَلَامَتَيْنِ وَلَوْ لَهَا بَعْدُ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ
كَانَ الْوَسْطَى حَتَّى يَكُونَ يَحْيَى بَعْدَ حَسَنَةَ حَتَّى تَكُونَ
أُمُّ حَبِيبَةَ لَهَا كَانَ كَالْقَوْلِ مَنْ تَقْبَلُ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى
فِي صَلَاتِهِ عَنْ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا نَمُتُ مُسَلِّينَ حَتَّى
يَخْرُجَ فِي صَلَاتِهِ عَنْ حَتَّى يَخْرُجَ الْكَلْبُ مِنْ أَمْعَالِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْرُجُ عَنْ أَمْعَالِهِ النَّبِيُّ
يُصَلِّي الرَّجُلُ قَبْلَ الْكَلْبِ أَرْبَعًا سَلَامَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ
مُسْلِمٍ وَالْقَوْلُ فِي وَابْنِ السَّيِّدِ قَرَأْتُ عَنْ قَدْحَانَ بَصْرُ
أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَاتُهُ الْبَيْتِ وَالْمَقَامُ مَعْنَى مَنْ يَرُدُّ
الْفَضْلَ بَيْنَ كُلِّ مَالِكَيْنِ وَهُمْ يَقُولُ الشَّيْخَانِ وَأَهْلُ

باب ۳ ماجاں فی الرکعتین بعد الظہر

م حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ
لِزَاهِرٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ

مدرسہ اسلامی جس میں علوم دینی ہیں نے ہمارے یہ خط بھی
 افسوس کے ساتھ معاہدہ معاہدہ کی جو۔ قادیانہ کی معاہدہ براستہ
 تقریباً ہفتہ، بشیر بن شعیبہ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت
 ہے جس میں حضرت علیؓ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے
 صبح کی نماز سے ایک رکعت مسنونہ کے پڑھنے سے پہلے
 پہلے پائی، اس نے صبح کی نماز پائی۔
 عشاء، امام اعظم جو نہایت عزم و شہادت کے نزدیک صبح کی سنتیں مضبوط
 ماننے سے نقل میں آتی ہیں، اسے ترجمہ آداب کے بعد شیعہ کے بعد پڑھنا

ظہر سے پہلے چار نشستیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہر سے پہلے چار رکعت بھی
مدرکتیں رکنست، پڑھا کرتے تھے، اس
باب میں حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا
سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے، سفیان
فرماتے ہیں ہم عمارت کی حدیث سے جو امام بن
عمرہ کی حدیث کی نفیست بنا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ
کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ اسے
پسند کرتے ہیں کہ آدمی طہر سے پہلے چار رکعت
پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسلمی کا بھی
قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات اور دن
کی نمازیں دو مدرکتیں ہیں ہر مدرکت کے دو میان
فصل ہے امام شافعی اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔

ظہر کے بعد دو گنتیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں رفقِ اقدس سے پہلے اہم و مستحب بعد میں پڑھی۔

یہ حدیث اسس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ امام عبد الرحمن کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں، شامی ہیں، اور ابواسلمہ کے شاگرد ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافِظًا عَلَى أَرْكَامِ رُكُوعِ قَبْلِ التَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ يَحْتَسِبُ مَا خَرَّصَهُ اللَّهُ عَلَى التَّكْبِيرِ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ يَبْهِي مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَالْقَائِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحْتَسِبُ مَا خَرَّصَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ حَاجِبُ ابْنِ أَسَامَةَ

حصرے پہلے چار سنتیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حصرے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، بعد ان میں ایک سلام کے بعد یہ فصل کیا کرتے تھے یہ سلام مقررین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے برتا۔ اسس باب میں حضرت ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی مندرجاتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور اسکی بن ابراہیم نے ان کے درمیان فصل کر لیا نہیں کیا اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد تشهد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دن بعد از نماز کی مدد رکعتیں ہیں اور ان میں فصل کوئے کرنا پسند کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حصرے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر تشهد پڑھنے کے بعد منبر اسے، امام ترمذی مندرجاتے ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي الْأَرْكَامِ قَبْلَ الْعَصْرِ

۴۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عِيْسَى عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيرٍ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْكَامَ رُكُوعٍ يَفْعَلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّكْبِيرِ عَلَى الْمَلَأَ يَكْبِتُ الْمَكْرُورِينَ وَمَنْ يَجْعَلُهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَفِي النَّبَا يَكْبِتُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَفِي هَذَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالثَّقَاتُ ابْنُ إِسْحَاقَ بْنَ إِدْرِيسَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ إِدْرِيسَ قَبْلَ الْعَصْرِ مَا خَرَّصَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لِقَالَ مَعْنَى قَوْلِهِ أَنَّ الْفَصْلَ بَيْنَهُنَّ بِالتَّكْبِيرِ يَعْنِي الشَّهَادَةَ وَتَرَأَى الشَّاهِدِينَ وَأَحْمَدُ صَلَاةَ الْبَيْتِ وَالنَّهْأَ يَكْبِتُ مَعْنَى يَكْبِتُ أَيْ الْفَصْلَ

۴۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هُرَيْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمَعْمُودُ بْنُ هَيْلَانَ وَخَلِيدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالُوا أَمَّا أَبُو دَاوُدَ الطَّلَبِيُّ فَأَخْبَرَنَا عَنْ مَسِيرِ بْنِ مِهْمَانَ سَمِعَهُ جَدُّهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عِيْسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَثِيرٍ خَالَ سَمِعَهُ اللَّهُ إِعْرَافُ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْكَامَ رُكُوعٍ وَفِي هَذَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هُرَيْرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَاجِدُ بْنُ أَبِي عَفْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى مَا سَأَلْتُ مِنْ رُكُوعٍ أَوْ رُكْعَتَيْنِ، أَمْسَكَتُ لَهُ أَجْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَسَمْتُ بِمَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، الْقُمْرُ بِقُلٍّ، يَا أَيُّهَا النَّكَارُ، وَكَانَ وَحْدَهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا، وَفِي الْبَابِ مِنْ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ أَبُو عِيْنٍ: حَدَّثَنَا بَنُو مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْفَيْسَلُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْبَيْتِ

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَفْرَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي الْبَيْتِ، وَفِي الْبَابِ مِنْ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ أَبُو عِيْنٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْفَيْسَلُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ أَبِي عَفْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي الْبَيْتِ، وَفِي الْبَابِ مِنْ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ أَبُو عِيْنٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْفَيْسَلُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ

مغرب کی سنتیں اور ان کی قرات

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سنة رسولنا" اور "سنة الناس" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود، من غریب ہے، ہم اسے صرف عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے مانتے ہیں، انہوں نے عام سے روایت کی ہے۔

مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھیں، اس باب میں حضرت رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں یاد ہیں جو آپ دن رات میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو بعد میں۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مسالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

وَلَمْ يَكُنْ يَتَعَلَّقُ بِأَرْبَعٍ فَلَا تَسْتَلِ عَنْهُ حَتَّى يَفْقَدَ وَحْدَهُ
فَكَرَّ يَتَعَلَّقُ أَرْبَعًا فَلَمْ تَسْتَلِ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَرِيقٍ
فَكَرَّ يَتَعَلَّقُ ثَلَاثًا فَلَمْ تَسْتَلِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَنَا مَقِيلٌ أَنْ تَقُولَ فَكُلْ يَا حَارِثَةَ إِنَّ
عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَأْكُلُ مَقِيلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
خَوْدِيكَ حَسَنٌ حَسِينٌ

۳۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَرْوَانَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
مَعْنٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَعَلَّقُ مِنَ اللَّيْلِ بِحُفْرَةٍ وَرَكَعَةً يَتَوَضَّعُ فِيهَا
يُؤَاجِدُهَا فَإِذَا طَرَفَ مِنْهَا اسْتَعْلِمَهُمْ عَنْ شَيْبَةَ الْأَيْمَنِ
ثُمَّ لَحِقَ بِهَا مِنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ هَذَا خَوْدِيكَ حَسَنٌ حَسِينٌ

باب ۳۳۱ منہ

۳۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ عَنْ تَائِيٍّ عَنْ شَيْبَةَ
عَنْ أَبِي جَدْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَعَلَّقُ مِنَ اللَّيْلِ بِحُفْرَةٍ وَرَكَعَةً يَتَوَضَّعُ فِيهَا
يُؤَاجِدُهَا فَإِذَا طَرَفَ مِنْهَا اسْتَعْلِمَهُمْ عَنْ شَيْبَةَ الْأَيْمَنِ
ثُمَّ لَحِقَ بِهَا مِنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ هَذَا خَوْدِيكَ حَسَنٌ حَسِينٌ

باب ۳۳۲ منہ

۳۳۵- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ شَهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَعَلَّقُ مِنَ اللَّيْلِ بِحُفْرَةٍ وَرَكَعَةً يَتَوَضَّعُ فِيهَا
يُؤَاجِدُهَا فَإِذَا طَرَفَ مِنْهَا اسْتَعْلِمَهُمْ عَنْ شَيْبَةَ الْأَيْمَنِ
ثُمَّ لَحِقَ بِهَا مِنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
عَنْ هَذَا خَوْدِيكَ حَسَنٌ حَسِينٌ

فرمان کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے
پچھے سر جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اسے مالک! میری آنکھیں
سوتی ہیں مالک! اسے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
مسن صحیح ہے۔

خدا پر گیدہ کا تختہ نہ پڑے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
نہیں پہلے ہم لوگوں نے دیکھا اسے اس وقت کہ تراویح میں کہ ایک نہیں بھی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیدہ رکعات پڑھتے، اور
ایک لاکھ نہیں دیکھا دیتے، جب ان سے مناد غ
برکتے کہ وہ انہیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے
ماک بن شباب سے اس کے ہم سن حدیث
مدایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ
حدیث مسن صحیح ہے۔

رات کو تیرہ رکعات پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات
کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے، امام
ترمذی منسراہتے ہیں، یہ حدیث مسن
صحیح ہے۔

رکعات پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدایت
ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے،
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، زید
بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم
سے بھی مدایات مذکور ہیں، امام ترمذی
منسراہتے ہیں۔ حدیث عائشہ اس طریق سے

نَحْوُ هَذَا.

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ
أَبُو جَعْفَرٍ مَالُ بْنُ مَعْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَاةِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ عَشَرَ دَرَكَةً مَعَ الْوُثْقِ وَأَقْلُ
مَا وَصِفَتْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ الْبَيْتِ يَسْتَرِبُّ كَقَابِ.

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ
أَبُو جَعْفَرٍ مَالُ بْنُ مَعْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَاةِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ عَشَرَ دَرَكَةً مَعَ الْوُثْقِ وَأَقْلُ
مَا وَصِفَتْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ الْبَيْتِ يَسْتَرِبُّ كَقَابِ.

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ
أَبُو جَعْفَرٍ مَالُ بْنُ مَعْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَاةِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ عَشَرَ دَرَكَةً مَعَ الْوُثْقِ وَأَقْلُ
مَا وَصِفَتْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ الْبَيْتِ يَسْتَرِبُّ كَقَابِ.

يَا أَيُّهَا مَاجِلُ فِي تَزْوِيلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّ لَيْلَةٍ

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ
أَبُو جَعْفَرٍ مَالُ بْنُ مَعْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَاةِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ عَشَرَ دَرَكَةً مَعَ الْوُثْقِ وَأَقْلُ
مَا وَصِفَتْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ الْبَيْتِ يَسْتَرِبُّ كَقَابِ.

من خربا ہے۔

سفیان ترمذی نے اہلس سے اس کے ہم معنی روایت نقل
کی ہے اس کی سند یہ ہے محمد بن قیمان بواسطہ یحییٰ بن آدم و
سفیان اہلس سے مدعی ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یحییٰ کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی بات کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں رخصت یا
کو ٹھکرا اللہ کم در کم نور کثرت مع وتر منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
فرماتے ہیں اگر کسی خیر علیہ السلام رات کو نیند کے غلبہ
کی وجہ سے نماز رجبہ نہ پڑھ سکے تو دن کو بارہ
رکعت پڑھتے، امام ترمذی منسرا تے
ہیں، یہ حدیث من صح ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کہتے ہیں نداء بن ادنیٰ بعرو
کے کاخی تھے ابو بن قشیر کی امامت کرتے تھے، ایک
دن آپ سے صبح کی نماز میں آیت کریمہ نَادِ الْفَرَقِیْنَ اذْهَبْ
الْاِلٰهَیْہِ رَجَبِہِ صَدِّیْقِہِ چھڑکا جانے کا توروہ بڑا تکل کا
دن تھا، پڑھی توروہ چودہ کر گئی اور آپ گر پڑے،
بہز بن حکیم فرماتے ہیں میں بھی ان کو اٹھانے والوں میں
تھا، امام ترمذی منسرا تے ہیں سعد بن بشام، عامر غضاری کے
بیٹے ہیں اور ہشام بن عامر صحابی تھے۔

اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ
منسرا تے

حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرات اللہ تعالیٰ
کی رعایت، رحمت، امات کی پہل تہائی کے آخر تک قری
ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بار شاہ ہوں کون ہے
جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اسے قبول کروں کون ہے
جو مانگے اسے عطا کروں کون ہے جو بخشش مانگے

[illegible]

باب ماجاء في فضل صدقة التطوع

فِي الْبَيْتِ

[illegible]

۴۴۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ مَالِغِي الْأَثَرِ
 عَنْ لُؤْلُؤِ بْنِ قَبِيْرٍ الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ دَاكُدٍ عَنْ أَبِي ثَمَرَةَ
 عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ قَالِيسَةَ ابْنَةِ أَبِي حَتْمَةَ
 وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ صَوِيحٌ

رویت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بیک مرتبہ) حالت کو مرنے ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا۔ اسامہ قرظی منروا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن فرمایا ہے۔

محرمین نقل پڑھنے کی
فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرسوں کے سوا داخل
نماز نہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت
عمر بن خطاب، جابر بن عبد اللہ، ابوسعید، ابوہریرہ،
ابن عمر، عائشہ، عبد اللہ بن مسعود، زید بن خالد، جابر
رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث زید بن ثابت حسن ہے اس حدیث
کی روایت میں اختلاف ہے، مگر ابن عقبہ
ابوہریرہ بن ابی نعصر نے موقوف روایت کیا
جب کہ بعض نے موقوف روایت کی ہے،
امام نے ابی نعصر سے موقوف روایت کی ہے
حدیث موقوفہ اس ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے
گھروں میں مناز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان
نہ بناؤ، امام ترمذی منسخت کرتے ہیں یہ حدیث حسن
میں ہے۔

قَالَ الْوَيْلُ لَيْسَ بِحَقِّكَ لَهَيْتَهِ الصَّلَاةُ الْكَلْبُورُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۳۲۷. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ
 أَبِي بَكْرِ بْنِ شَيْبَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ سَعْدُ بْنُ
 الْأَدْنَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ شَيْبَةَ

ہم بن عمر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے
 فرمایا وہ تو فرض نماز کی طرح فرض نہیں لیکن
 آنحضرت کی خدمت میں پہنچ کر وہ سنت راجبہ میں
 بندہ کے واسطے عبد الرحمن بن سہدی سفیان سے پہنچا دیا گیا
 عدیہ ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے اس سے منقول ہے
 نے بھی جوہر بن عیاش کی روایت ہم سے منقول ہے

وتمل سے پہلے سونا کر دیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت
 سے اللہ علیہ وسلم نے کچھ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا
 حکم فرمایا جیسی بن عمر فرماتے ہیں ”بسی رات کے پہلے
 مجھے میں وتر پڑھتے اور پھر سوجاتے اس باب میں حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ام توفیق فرماتے
 ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے
 ابو ہریرہ ازدی کا نام حبیب بن ابی علیہ ہے بعض صحابہ
 کرام اور تابعین کو سونے سے پہلے وتر پڑھنا پسند
 ہے بنی اکرم سے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت
 ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو رات کے آخر میں نہ
 جاننے کا خوف ہو وہ شروع میں وتر پڑھے اور جسے
 پچھلی رات سونے کی امید ہو وہ رات کے آخر
 میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت قرآن پڑھنے سے
 فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل
 ہے۔

یہی حدیث امشش نے کوسطہ ابو سفیان
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی
 ہے۔

رات کے اوّل اور آخر وتر پڑھنا

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ام ہانئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّوَرُّعِ قَبْلَ الْوُتْرِ
 ۳۲۸. حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ نَازَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ
 عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيْنِي عَنْ أَبِي عَدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ
 عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ الْأَشْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ تَوَرُّعٍ قَبْلَ
 أَنْ أَتَى قَامَ قَالَ عِيْنِي ابْنُ أَبِي عَدَةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ
 يُزِيدُ أَكُلَ اللَّيْلِ كَرَاهِيَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
 قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ
 يُونُسَ هَذَا التَّوَرُّعُ وَأَبُو كُرَيْبٍ الْأَشْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ
 بْنُ أَبِي مُبَيْلَكَ وَفِي اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
 مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ
 يَتَوَرَّعُ أَنْ لَا يَتَيَسَّمَ الرَّهْلُ حَتَّى يُزِيدَ رُغْوَى عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَتَّى يَتَيَسَّمَ أَنْ لَا
 يَسْتَيْقِظَ مِنَ الْوُتْرِ الْمَيْلُ فَيُزِيدَ رُغْوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَوَرُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ الْقُرْآنُ
 فِي الْوُتْرِ الْمَيْلُ مَحْضُورٌ وَفِي الْفَصْلِ

۳۲۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 عَنْ الْأَشْجَثِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْوَيْلِ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ مِنْ أَكْلِ اللَّيْلِ وَالْخَبَرِ

۳۳۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ شَيْبَةَ

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ كَثِيرٍ، مَا هَكَذَا مِنْ مَنْ وَدَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ
 قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً يُتْرَكُ مِنْ ذَلِكَ
 بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهَا
 فَإِذَا أَذَانَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَمَامُهَا فَكَانَ خَوَافُ الْمَشَايِخِ
 فِي الْبُيُوتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو يُونُسَ وَحَدِيثُ
 عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَكَانَ رَأْيُ بَعْضِ أَهْلِ
 الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 غَيْرِهِمْ أَنَّهُ تَرْتِيبُ خَمْسٍ وَهَذَا لَوْ كَانَ يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ
 مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی
 تھیں جن میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، انکے
 درمیان میں نہیں بلکہ صرت آخر میں سلام کے لئے
 بیٹھتے۔ جب سوزن اذان دیتا آپ کھڑے ہو جاتے
 نہایت بک پیٹکی مد رکعتیں پڑھتے اس باب میں حضرت
 ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی
 فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور
 تابعین کا یہی مسلک ہے کہ وتروں کی پانچ رکعتیں
 ہیں۔ جن میں مسنون آخر میں بیٹھتے۔

باب ۳۴۳ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ
 إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهَا
 بِتِسْعِ سُوْرٍ مِنَ الْمُفْصِلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ
 بِثَلَاثٍ سُورَةٍ آخِرُهَا كُلُّ هُوَ آتَهُ أَحَدُ زَوَاجِلِ
 عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ حُصَيْنٍ وَكَأَنَّهُ قَالَ فِيهَا
 وَأَبُو أَيُّوبَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ
 وَبُزْؤِي أَنَّهُ صَلَّاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ
 عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَرَوْهُ بَعْضُ مَنْ
 يُدْعَى عَنْ أَبِي ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْوُتْرُ عَشْرٌ وَكَانَ
 وَكَانَ الْوُتْرُ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ قَطْرٌ هَذَا هَذَا أَوْ كَمَا يُقَالُ الْوُتْرُ ثَلَاثٌ
 قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ يَزِيدَ يَكْفُرُ قَالَ سَمِعْتُ
 وَابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَكَانَ
 ابْنُ أَبِي بَكْرٍ يَكْفُرُ بِثَلَاثٍ وَكَانَ

وتر تین رکعات ہیں

حضرت ابی کرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 تین وتر پڑھا کرتے تھے جن میں تیس مفصل کی (سورتیں پڑھتے
 ہر رکعت میں تین سورتیں ہوتیں، سورہ اعراس ان میں سے
 آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، عائشہ
 ابن عباس، ابوایوب مد عبد الرحمن بن بکر بواسطہ ابی بکر
 رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے ہیں عبد الرحمن بن ابی بکر
 سے براہ راست نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسے
 روایت کیا ہے جس میں ابی بکر کعب کا ذکر نہیں، بعض
 روایات میں عبد الرحمن بن ابی بکر اپنے والد کے واسطے سے
 روایت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام
 اور دیگر نقباء کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھے
 جائیں۔ سفیان ترمذی فرماتے ہیں اگر چاہے تیرا پانچ
 وتر پڑھ لے چاہے تین وتر پڑھے چاہے
 ایک پڑھے، تہی رکعات کا پڑھنا اچھا ہے جن
 مسلک اور اہل کوہ کا یہی مسلک ہے۔
 محمد بن سیرین فرماتے ہیں، صحابہ کرام

بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِمَا يَقُولُ سُفْيَانُ
الشُّوْرِيُّ

يَابُتُّ مَا جَاءَ فِي مَبَادِرَةِ الصَّبْرِ بِالْوُتْرِ

۳۵۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
۳۵۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
۳۵۲. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ

۳۵۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
۳۵۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ

بَابُ مَا جَاءَ لَا وَتُرَّانِ فِي كَيْلَةٍ

۳۵۵. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
۳۵۶. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ زَكْرِيَّا
أَخْبَدَ لَنَا قَائِدُ كَاتِبِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ الْوُتْرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ
بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا صَبْرٌ كَمَا وَدَّ اللَّهُ

بصرہ و سفیان شری بھی فرماتے ہیں۔

صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
صبح بھنے سے پہلے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن و صحیح
ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
بے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح
بھنے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح صادق
ہو جائے تو نماز کی تمام نمازوں بعد وتروں کا وقت ختم
ہو جائے لہذا اگر نماز فجر سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن و صحیح
ہے۔ یہ الفاظ نقل کئے ہیں ایک روایت میں ہے کہ بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے
بعد وتر نہیں سنتے و نماز کا بھی بھی توڑ ہے، امام شافعی
و احمد و اسحاق صبح کی نماز کے بعد وتروں کو جائز نہیں
سمجھتے۔

ایک رات میں دو وتر نہیں

تیس بن علی بن سہ و لا علی بن علی سے روایت کرتے
ہیں کہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا ایک رات میں دو وتر (مقترباً وتر
نہیں) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن و صحیح
ہے، علامہ کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے

جو شروع رات میں وتر پڑھے اللہ پھر پکی رات کھڑا ہوگا
یعنی حساب کرام اور تابعین فرماتے ہیں وتروں کو گڑبڑ والے
اللہ ان سے ایک رکعت طے پھر صبح جاگے گا پھر نماز پڑھے
کر آخری وتر پڑھے۔ کہہ چکا ایک رات میں دو وتر نہیں
تمام اتنی کوئی قول ہے بعض حساب کرام اور تابعین کے
نزدیک مگر شروع رات میں وتر پڑھے لئے ہر گز برا نہیں
رات کو اٹھا تو وہ جس قدر چاہے نماز پڑھے لیکن
وتروں کو نہ توڑے اسی طرح چھوڑ دے، سفیان ثوری
اکب بن منس، احمد بن حنبل اللہ ابن مسبار کہ اسی
کے تابع ہیں، احمد یہ اراج ہے کیونکہ متعدد روایات
یہاں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں
کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

يُؤْتِيهِمْ مِنْ أَقْلِ الْبَيْلِ ثُمَّ يَذُرُّ مِنْ آخِرِهِمْ قَرَأَ
بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ أَحْسَنَ أَبِي الْيَقِينِ عَنْ شُعْبَةَ
وَسَمِعَ مَنْ يَذُرُّهُمْ يَقْضِي الْوُتْرَ وَقَالَ الْوُتْرُ ابْنُ
رَافِعٍ رَكْعَتٌ وَبَيَّنَّتِي مَا بَدَأْتُ فَكُنْتُ فِي أَوَّلِ
صَلَاتِهِ لَأَنَّهُ لَمْ يَذُرْ فِي لَيْلَتِهِ وَهُوَ الَّذِي
كَانَ يَذُرُّ لِيَوْمَئِذٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ
أَحْسَنَ أَبِي الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ رَأَى
أَوْ تَرَى مِنْ أَقْلِ الْبَيْلِ ثُمَّ تَأْمُرُ كُلَّ كَامٍ مِنْهُمْ
أَنْ يَذُرُّوا مَا بَدَأُوا وَذَلِكَ يَنْقُضُ وَتَرَهُ وَتَذُرُّهُ
حِينَ مَا كَانَتْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَا بَدَأَ بِنِ
أَبْنِ وَأَحْمَدُ وَالْإِسْنَانُ لَوْ وَهَذَا أَحْسَنُ ذِكْرُهُ
فَكَذَرْتُ مِنْ تَعْمِيرِهِمْ أَنَّ الْوُتْرَ هُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ صُنِيَ بَعْدَ الْوُتْرِ -

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ مَالِئًا بِمَوْلَانَا
عَنْ مَيْسُونِ بْنِ مَوْسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَمِينَةَ أَنَّ الْوُتْرَ هُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُخْبِرُهُمْ بَعْدَ الْوُتْرِ كَتَبُوا لَهُ وَكَانَ يَذُرُّ هَذَا
عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا بَدَأَ وَكَانَ يَذُرُّ وَهُوَ عَنْ أَبِي الْيَقِينِ
عَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نسراۃ ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد
دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابراہیم
خالشہ اللہ عنہ دیگر حساب کرام رضی اللہ عنہم
سے اسی طرح مروی ہے۔

سواری پر وتر پڑھنا

حضرت سیدہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ
تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا فرمایا کرتے
کہاں تھا؟ میں نے عرض کیا میں وتر پڑھ رہا تھا
حضرت ابن عمر نے فرمایا کیا تیرے لئے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی زندگی بہترین نزدیکی نہیں؟ میں نے آپ کو
سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے؟ اس باب میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

باب ۱۱ ملجائی فوج علی الرجلین

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الْيَقِينُ نَا مَالِكُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ
بِكْرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ سَيِّدِ بْنِ يَسَّارٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ
فَكَانَ آيَةً كُنْتُ فَخَشْتُ أَوْ تَرَمْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ
لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُ حَسْبَةً رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي عَلَى مَلِجَاتِهِ وَفِي أَفْجَاءِ
عَيْنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ الْوُتْرُ هُوَ حَدِيثُ ابْنِ عَمَرَ
حَدِيثُ حَسَنٍ حَبِيبٍ وَقَدْ هَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ

وَمِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْلِيمُهُمْ
إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنَّهُ يُؤْتِي الرَّحِيلَ عَلَى رَأْسِهِ وَيَمِ
يَقُولُ الْمَدْرُفِيُّ وَأَعْنَدُ وَلَا سَمْعِي وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ لَا يُؤْتِي الرَّحِيلَ عَلَى الرَّاسِ طَرَاةً أَرَادَ أَنَّهُ
يُؤْتِي نَزْلًا خَاوَتَرَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ كَقَوْلِ بَعْضِ
أَهْلِ الْكُوفَةِ .

باب ما جاء في صلوة الطلعي

۳۵۶ . حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُعْتَدِي الْقَلَاءِ مَا
يُؤْتِي بَنِي كَيْسَانَ مِنْ مَشْرِيقِهَا سَعْدُ بْنُ
شُرَيْبٍ بْنُ كَيْلَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ شَمَةَ بْنِ
أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الطَّلُعِ لَمْ يَكُنْ
مُعْتَدِي رَكْعَةٍ عَلَى اللَّهِ لَهُ فَصَلَّاهُ فِي الْفَجْرِ وَنَ
كَتَبَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ كُرَيْبٍ وَ
لَعْنِمُ بْنُ هُشَيْرٍ وَكَانَ فِي مَدِينَةِ مَدِينَةِ الْإِسْلَامِ مَا مَنَعَهُ
مَنْعَةً مِنْهُ فَصَلَّاهُ الْكَلْبَيْنِ وَالْأَجَلِ الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ
وَالْإِسْلَامِ أَرْحَمَ وَالْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الطَّلُعِ لَمْ يَكُنْ مُعْتَدِي رَكْعَةٍ
بَنِي كَيْسَانَ نَاكِبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ شَمَةَ بْنِ
الْإِسْلَامِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدًا أَنَّهُ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي
الطَّلُعِ إِلَّا بِرَكْعَتَيْنِ فَإِنَّمَا حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَكُونُ يَوْمَ مَدِينَةِ
مَدِينَةِ فَكَانَ يَكُونُ كَيْسَانَ كَيْسَانَ كَيْسَانَ كَيْسَانَ
صَلَّى صَلَاةً فَطَرَاخَتْ مِنْهَا عَيْرًا أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ يَوْمَ
وَالشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ شَمَةَ بْنِ
وَكَانَ أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَهُمْ فِي هَذِهِ الْبَابِ كَوْنَهُ

امام ترمذی منسب کرتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے،
بعض اصحاب کرام و تابعین کا یہی مسلک ہے کہ روزی
پر دو رکعتیں پڑھیں، امام شافعی، احمد اور اسحاق
رحمہم اللہ بھی اسی کے تائید ہیں جبکہ بعض علماء منسب کرتے ہیں
سودہی پر دو رکعت پڑھے، جبکہ زمین پر اتنے بعض اہل
کوفہ بھی کہتے ہیں۔

چاشت کی نساہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص
چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ
جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس باب میں حضرت
ام ہانی ابی ہریرہ، نعیم بن ہار، ابوذر، عائشہ،
ابو اسیر، عقبہ بن عبد سلیمان، امین ابی ادنی، ابوسیدہ
خدیجہ بن ارقم، امہ ابن جاسس رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی منسب کرتے ہیں،
حدیث انس بن مالک صحیح ہے ہم اسے مسند
اسی طریق سے جانتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی یونس منسب کرتے ہیں مجھے کسی نے
نہیں بتایا کہ اس نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے البتہ حضرت ام ہانی
رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم کے دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے غسل فرمایا
اور آٹھ رکعتیں پڑھیں (مراقبہ) میں نے یہی
فقیر و ضعیف نسب نہ پڑھتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں
دیکھا، اختصار کے باوجود مذکورہ حدیث سب سے مکمل تھا،
امام ترمذی منسب کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے،
امام احمد کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانی کی حدیث

باب ۳۱۱ ماجاء فی صلوة الترمیم

نماز تسبیح

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَائِبٍ
 عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 سَوْدَةَ عَنْ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَسَمْتُ لَكُمْ بِمَا بَيْنَ يَدَيَّ أَوْ أُخْبِرُكُمْ إِلَّا خَيْرًا وَلَا
 أَلْفَعُكُمْ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا خَيْرُ صَبِرَ الَّذِينَ
 رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَلَيْسَ لِكُلِّ نَفْسٍ بِمَا تَعْبَرُ الْكِتَابُ وَتُسَوِّدُ
 بِهَا أَلْفَ الْمَشَاطِيقِ أَلَيْسَ لِكُلِّ نَفْسٍ أَكْبَرُ وَأَلْحَدٌ
 وَسُحُفَاتُ اللَّهِ عَشْرَ حَقَرَةٍ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تُرَاقَمَ
 ثُمَّ أَرَكُمُ فَعَلْنَا عَشْرًا ثُمَّ أَرَكُمُ تَامَكَ فَقَعْنَا
 عَشْرًا ثُمَّ أَمْسَجَدْنَا عَشْرًا ثُمَّ أَرَكُمُ رَأَسَكَ فَقَعْنَا
 عَشْرًا ثُمَّ أَمْسَجَدْنَا عَشْرًا ثُمَّ أَمْسَجَدْنَا عَشْرًا فَقَعْنَا
 عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ حَقَرَةٌ وَسُحُفَاتُ
 بَلَى تَكُونُ وَهِيَ كَذَلِكَ مَا لَيْسَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَتَكُونُ
 دُونَ ذَلِكَ بَلَى مَا تَعْبَرُ النَّفْسُ مَا لَيْسَ فِيهَا

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 اسے چھ اکیاسی آپ سے صلہ کی ذکر کروں اکیاسی آپ کو صلہ
 نہ دوں اکیاسی آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا
 ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا چار رکعت
 راستہ پر چھ رکعت میں سوہا فاکرہ رکعت اور سری
 صورت پر چار رکعت مرتبہ اللہ اکبر الحمد للہ سبحان اللہ تکبیر
 ہر رکعت میں بائیس عدد دس مرتبہ یہ رکعت پڑھیں رکعت سے
 اٹھنے کے بعد بھی دس مرتبہ پھر کبھی دس مرتبہ
 ہے سرخار کی مرتبہ چار سو چار سو چار سو چار سو چار سو
 چار سو چار سو چار سو چار سو چار سو چار سو چار سو
 مرتبہ پھر کبھی دس مرتبہ پھر کبھی دس مرتبہ پھر کبھی
 برابر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس میں بخش دے وہ حضرت
 عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص عشاء
 پڑھ کر سوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر دوزخ ہے۔ ہر گز نہ پہنچے
 میں ایک مرتبہ نرود اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو پھر بھی میں ایک مرتبہ
 اللہ یہ بھی نہ ہو گے تو میں میں ایک مرتبہ پڑھے۔ امام ترمذی
 سنن میں یہ حدیث اہل اہل کی روایت سے فرماتا ہے۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّارِ كَيْسٍ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي
 بَكْرٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
 قَسَمْتُ لَكُمْ بِمَا بَيْنَ يَدَيَّ أَوْ أُخْبِرُكُمْ إِلَّا خَيْرًا وَلَا
 أَلْفَعُكُمْ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا خَيْرُ صَبِرَ الَّذِينَ
 رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَلَيْسَ لِكُلِّ نَفْسٍ بِمَا تَعْبَرُ الْكِتَابُ وَتُسَوِّدُ
 بِهَا أَلْفَ الْمَشَاطِيقِ أَلَيْسَ لِكُلِّ نَفْسٍ أَكْبَرُ وَأَلْحَدٌ
 وَسُحُفَاتُ اللَّهِ عَشْرَ حَقَرَةٍ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تُرَاقَمَ
 ثُمَّ أَرَكُمُ فَعَلْنَا عَشْرًا ثُمَّ أَرَكُمُ تَامَكَ فَقَعْنَا
 عَشْرًا ثُمَّ أَمْسَجَدْنَا عَشْرًا ثُمَّ أَرَكُمُ رَأَسَكَ فَقَعْنَا
 عَشْرًا ثُمَّ أَمْسَجَدْنَا عَشْرًا ثُمَّ أَمْسَجَدْنَا عَشْرًا فَقَعْنَا
 عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ حَقَرَةٌ وَسُحُفَاتُ
 بَلَى تَكُونُ وَهِيَ كَذَلِكَ مَا لَيْسَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَتَكُونُ
 دُونَ ذَلِكَ بَلَى مَا تَعْبَرُ النَّفْسُ مَا لَيْسَ فِيهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 ام سلمہ نے حج کے وقت بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا
 یا رسول اللہ! مجھے کچھ رکعات سکھائیے جنہیں میں نماز میں پڑھا
 کروں؟ آپ نے فرمایا دس مرتبہ اللہ اکبر! دس مرتبہ سبحان اللہ
 اللہ دس مرتبہ الحمد للہ کبھی پھر اپنی حاجت ادا کر اللہ تعالیٰ
 (رانے گا۔ ان میں (یعنی قبول فرمائے گا) اس باب میں حضرت
 ابن عباس، احمد بن حنبل، ابو نعیم، ابن ماجہ، ابن کثیر، ابن
 رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے

الْفَضِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
النَّبِيَّ حَبِيبًا حَسَنًا قَرِيبًا وَكَدُّهُ يَدُ حِينَ السَّيْفِ
حَسَنًا مَلِكًا عَظِيمًا وَشَدِيدًا عَزِيمًا حَبِيبًا قِيَّامًا
وَلَا يَهْجُرُ مَشِيئًا كَيْدًا شَدِيدًا وَكَدُّهُ يَدُ ابْنِ السَّارِكِ
وَعَزِيمًا وَاجِدًا مِنْ أَهْلِ النَّوْمِ صَلَوةُ الْكَسْبِ
ذَكَرُوا الْفَضِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .

[illegible]

ابودھیب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن
سبارک سے تسبیحات والی غار کے بارے میں پوچھا
آپ نے فرمایا تنگیس کہ کہ سمجھاؤ اہل بیتؑ
پھر پندہ مرتبہ دسہان اللہ والحمد للہ دلائل اللہ اللہ
اکبر کہے پھر الحمد للہ کہے "ابیم اللہ" پڑھے
سودہ خانہ کوئی دسویں صحت پڑھے اللہ
پھر دس مرتبہ تسبیحات (تسبیح) والا کہے مگر
میں دس مرتبہ رکعت سے اللہ کر دس مرتبہ
سہا میں دس مرتبہ سہا سے اللہ کر دس
مرتبہ اللہ پھر دسویں صحت میں دس مرتبہ
تسبیحات کہے یوں چار رکعتیں پڑھے اس
طرح ہر رکعت میں پندرہ تسبیحات ہوں
گی ہر رکعت کے شروع میں پندہ مرتبہ اللہ پھر قرأت
کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اگر سات
کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر جائے
پسند ہے اگر دس کو پڑھے تو یہاں ہے
سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے ابودھیب
منقول ہے کہ ابودھیب عبداللہ بن عباسؑ نے فرمایا کہ
عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ رکعت میں پڑھے
سبحان رب العظیم کہے اللہ سمجھے میں پڑھے سبحان
رب العظیم کہے پھر تسبیحات پڑھے ابودھیب
عبداللہ بن عباسؑ نے فرمایا کہ عبداللہ بن مبارک سے
پوچھا اگر سو سو جائے تو کیا سبحان سو میں بھی دس تک

سے دود شریفین پڑھتا رہا امام ترمذی
نہ دیتے ہیں یہ حدیث حسن عزیز ہے نیز
یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص فجر پر ایک مرتبہ دود شریفین
پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال میں اس
نیکان تحریر فرمائے گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مدائیت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ حج پر مسدیکے ہنتر قالی
اس پر نماز تیر رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت
عبد الرحمن بن حلف امویہ، عبد الوہاب، ابن عبد الوہاب
رضی اللہ عنہم سے بھی مدائیت مذکور ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں وحیث
ابن ہریرہ حسن صحیح ہے، سفیان ثوری حدیث بخیر حدیث فرماتے
ہیں صحیح کی نسبت صحیح کی طرف ہر قرع رحمت مراد ہے اللہ
دوستوں کی طسرت ہر قرع طلب مغفرت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ولاء نہیں
 و اسلام کے مد بین مشرک رہتی ہے۔ اور یہ کہ عزت نہیں جاتی
 (قبل نہیں جاتی) بلکہ تو اپنے بنی علی رضی اللہ عنہم پر مدد دینا صحیح
 نام تہذیب فرماتے ہیں: ابن عبد الرحمن یعتوب کے بیٹے عتوبہ کے
 خیم ہیں۔ ظار کا بیٹا ہے۔ انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 دیگر صاحب کرم رضی اللہ عنہ سے سلام حاصل ہے۔ ان کے والد
 عبد الرحمن بن عتوبہ بھی تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت
 جابر بن عبد الرحمن بن سیدہ رضی اللہ عنہ سے سلام حاصل کیا
 عتوبہ رضی اللہ عنہ کے والد بھی تابعین میں سے ہیں انہوں نے
 حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے طاعات کا شرف حاصل کیا اور
 ان سے حدیث بھی روایت کی۔

حضرت صادق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے بزرگ ہیں وہی خدیوہ فرشتہ کہے، جو دین کی سب سے رکست ہے،

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدُلُّكَ التَّائِبِينَ
فِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُ مِنْ عَنِّي صَلَوةً قَالَ
أَبُو جَيْشٍ هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ فَيَرْيَبُ وَدُرِّي مِثْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى
عَلَى صَلَوةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبِهَا عَشْرًا وَكُتِبَ لَهُ
عَمَلُهَا ۝

٣٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَبِيرَةَ السَّجِسْتِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ
الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَحِبَ عَقْلًا صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَقْلًا وَأَمَّا الْإِلَهِيَّةُ مِنْ
عَقْلِ الرَّحْمَنِ بَيْنَ عَرَفٍ وَعِلْمٍ بَيْنَ شَيْءٍ وَخَلْقٍ
وَأَمَّا طَلْعَةُ الْأَيْسِ وَالْبَيْتُ كَتَبَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
سَوِيَّةُ أَبِيكَ يَوْمَ عَوِيَتْ حَسَنٌ حُجْرَتُهُ وَرَأَى وَفَتْحَ
سُورَانَ الْأَرَبِيَّ وَلَعَنَ قَارِضَهُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَالْوَصَلَةَ
بَكَتْ بِلَا حَسَنَةَ فَحَسَدَ الْمَلِكُ يَوْمَ لَوْ سَمِعْتُمْ

٥٠. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَيْبَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْيَمَنِيُّ
مُتَّصِعَانِ مَا انْطَرَفَ مِنْ شَيْءٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِ قَالَ قَالَ
رَبُّنَا اللَّهُ مَا عَزَّ ذَرْعُكَ وَمَنْ لَنَا مِنَ الْكَفَّارَةِ وَالْكَافِرِينَ إِلَّا هُمُ
وَبَدُّ قَوْلِي حَقًّا كَقَوْلِي عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْإِسْلَامُ وَالْقَلْبُ لَمْ يَنْحَرْهُ الرَّحْمَنُ هُوَ لَمْ يَكْلُمُوا
هُوَ مَوْلَى الْعَرْشِ وَالْمَلَأَ هَوْنًا الْغَايِبُونَ سَمِعَ مِنْ
أَبِي بَرْزَاءٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى قَالَ
السَّلَامُ هَمَّ مِنَ الْغَايِبُونَ سَمِعَ مِنْ أَبِي رَافٍ وَكَرَّةَ دَاوُدَ
وَالْعَدْنِيِّ وَيَعْقُوبَ هُوَ لَسَانُ الْخَلْقِ مِنْ قَدِ امْرَأَةٍ
عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِ وَوَعْدُكَ

٣٤١. مَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ - عَنْهُ سَلَامٌ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ كَالِدِ بْنِ أَيْسَازٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

أَهْلِي فَعَلِمُوا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنِيَ بِهِمْ أَنْ السَّاحِرَ الَّذِي تَوَهَّى بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ
تَكُونَ الْقَسَمُ فِيهِ يَقُولُ أَحْمَدُ فَاسْتَوْفَى وَكَانَ
أَحْمَدُ الْكُرَّاهِيَّةُ فِي السَّاحِرِ الَّذِي تَوَهَّى فِيهَا
إِحْمَالُهُ الْمَشْقُوقُ فَتَأْتِيهِ صَلَوةُ الْعَصْرِ وَتُرَافِقُ
بَعْدَ مَا قَالَ الْقَسَمُ .

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
عَامِرَ الْقَعْقَرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ
عُزْرِ بْنِ الشَّافِعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّاتِقِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَالٍ أَنَّ فِي الْأَجْمَعَةِ سَاعِدَةً لَا
يَسْكُنُ اللَّهُ الْعَقَبَةَ فِيهَا أَحَدًا إِلَّا أَكَلَهُ اللَّهُ آيَةً هَكَذَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةً سَاعِدَةٍ هِيَ قَالِ جَبْرُ بْنُ كَالٍ
الْمَشْكُورِيُّ أَنَّ السَّاحِرَ إِذَا سَاحَ فِي الْبَابِ مِنْ آيَةِ
عَمْرٍو وَآيَةِ دَاوُدَ وَتَمَنَّنَ وَتَقَبَّلَ اللَّهُ بِجَنَابِهِ
وَأَنَّ كِبَابَهُ فَسُحُورُ عَمْرٍو فَكَانَ أَبُو كُرَيْبٍ يَحْمَدُ
عَمْرٍو وَبِهِ عَزْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَالٍ .

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ أَبِي حَتْمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ
بْنَ الْأَسَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الْقَسَمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
يَوْمَ خَلَقَ آدَمُ وَوَضَعَهُ أَمِيلًا الْجَنَّةَ وَرَفَعَهُ أَمِيلًا
مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهِ سَاعِدَةٌ لَا يَرَى فِيهَا عَبْدٌ سَبْعًا يَتَقَرَّبُ
فِيهَا إِلَى اللَّهِ فِيهَا خَيْرٌ إِلَّا أَنْعَاءُ إِنَّا كُنَّا بِمَكَّةَ
فَكَفَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَوْمَ مَكَّةَ حَتَّى كُنَّا مَكَّةَ هَذَا
الْمَقْدُورُ فَقَالَ أَنَا أَنْتُمْ بِرَأْسِ السَّاحِرِ فَتَلَّتْ
أَخْبَرْتُ بِمَا وَفَّقْتَنِي بِمَا خَوَّ كَالٍ هِيَ بَعْدَ
الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَكُونَ الْقَسَمُ قُلْتُ كَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقبول سماعت ، عصر سے گزرتے ہوئے
آداب تک ہے ، امام احمد اور اسنی
ہی قول ہے ، امام احمد فرماتے ہیں مقبول سماعت
جس میں دعا قبول ہوتی ہے ، اکثر احادیث کے مطابق
نماز عصر کے بعد ہے ، یہاں آداب کے بعد ہی اس
کی بات کی ہے ۔

کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن مزیل بواسطہ ولایت
اپنے دار اسے دعایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ، جو کہ دن ایک ایسی سماعت ہے کہ اس میں
بند ہو کہ اٹھتا ہے ، اللہ تعالیٰ ملامت فرماتا ہے
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ کسی سماعت ہے ؟
آپ نے فرمایا : " نانی کہیے کھڑا ہونے سے کہ
قلم ہونے تک " اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور
سلیمان بن عبد اللہ بن سلام ، ابو ہریرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے جو دعایت منقول ہے ، امام ترمذی فرماتے ہیں صحیح
عمر بن حفص ، حسن غریب ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دعایت ہے ،
فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن سلام سے طاعات کی سنت
یہ حدیث ذکر کی کہ انہوں نے فرمایا : " مجھے ۷۰ سماعتیں آتی
معلوم ہے " میں نے عرض کیا مجھے بھی بتائیں اللہ اس کے
بتانے میں مجھ سے تمہیں ذکر کریں : " عبد اللہ بن سلام
نے فرمایا وہ سماعت (صوت) جس کے بعد سے قربت اللہ
تک ہے ، میں نے عرض کیا صبر کے بعد کیے جو
سکتی ہے ، جب کہ آخرت سے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا : " کسی مسلمان کی حالت نماز
میں ۷۰ سماعت اس سے موافق ہوتی
ہے الخ " اللہ اس وقت تو فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم : " اس پر عبد اللہ بن سلام
نے فرمایا : " کیسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وہم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص اس قدر نماز میں بیٹھے وہ نماز
میں شمار کرتا ہے؟ یہی مسئلہ تھا۔ اسے فرمایا ہے
مزا نے کہ۔ پس وہ یہی ہے۔ اسے
حدیث میں طویل واقعہ ہے امام ترمذی
منسراتے ہیں یہ حدیث صحیح سے اور ان
کو کہتے تھے کہ لا تقضن بمانیہ یعنی بغیر
تکرار نہ قننیں، بغیر تکرار کہہ جاتے۔ قننیں
اسے کہا جاتا ہے، جیسے تہمت نکال کر ہر۔

لَا يُؤْتِيهَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ وَهُوَ يَتْلُو وَرَبُّكَ الْكَافِرُ
كَالْجَنِّ فِيهَا مَكَانٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَبَرُ كَذِبٌ
هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَلَى
مَجْلِسًا يَتْلُو الْمَسْجِدَ تَهْوِي الْمَقْلُوبَةُ فَتَنْتَبِهُ
قَالَ وَهَوَّاءُ أَلَمْ تَرَ فِي الْحَدِيثِ قَعْدَةً طَوِيلَةً
قَالَ أَيْزِيدُ عِيْنِي وَهَذَا أَحَدُ يَوْمٍ صَبِيحَةٍ قَالَ وَمَنْ
قَرَأَ آخِرَ بَابٍ مِّنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَمُتْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
لَا تَهْلِكُ بِهَا عُنَى وَالْعَرَبِيُّونَ الْبُخَارِيُّونَ وَ
الطَّنْبُزِيُّونَ الشَّاهِدُ

مجموعہ دنِ فضل کرنا

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی
اکرم سے اللہ علیہ وسلم سے من آپ سے فرمایا، جو جمعہ
رک نماز اس کے لئے کہ اسے غسل کر لینا چاہئے اس
باب میں حضرت ابوسعید، عمر، جابر، ابراہیم، عائشہ، ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما صحیح ہے، انہی نے بھی یہ حدیث روایت
عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب ابو عبداللہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل حدیث
روایت کی۔ امام زہری فرماتے ہیں حدیث زہری ابو عبداللہ
مذکور صحیح ہیں امام زہری کے بعض شاگردوں نے بواسطہ
امام زہری عبداللہ بن عمر کی روایت کا بیان نقل کیا کہ
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس روز میں کہ حضرت فاطمہ
انہم رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن عید سے ہے سب سے ایک پہل
نشر لیت لائے، آپ نے فرمایا یہ آئے گا کہ نسا و کت
سے؟ آئے دس لے لے گا میں نے اتنا سنی، اہل
موت و زکوٰۃ (دعا کی) آپ نے فرمایا کیا صبر و خیر؟

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّغَائِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْسَى نَاسِئَانُ بْنُ قَبِيَّةَ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقَى الْجُمُعَةَ طَلْعًا
وَلَمَّا بَلَغَ مِنْ لَفِي مَعِيهِ وَنَمَّ وَجَاهُ بِرُؤُوسِ الْبَرَاءِ وَ
عَلَيْهِ ثِيَابُ الْإِسْلَامِ دَأَاهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَبِيبُ بْنُ
عَمْرِو حَدَّثَنِي حَسَنٌ حَدَّثَنِي وَكَانَ يَوْمَئِذٍ مَعَ الزُّهْرِيِّ مَنِ تَوَدَّ
اللَّهُ لِيَعْبُدَ اللَّهَ فِي حُدُودِهَا يَلْبِسَ الْبُيُوتَ حَسَنٌ لَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ يَكُنْ أَيْضًا

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قَبِيَّةَ نَاسِئَانُ بْنُ قَبِيَّةَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ عَمْرِو
أَبِيهِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو اللَّهِ وَحَدَّثَنِي
بُكَالُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَمْرِو وَكَانَ يَوْمَئِذٍ مَعَ
الزُّهْرِيِّ مَنِ تَوَدَّ اللَّهُ لِيَعْبُدَ اللَّهَ فِي حُدُودِهَا يَلْبِسَ
الْبُيُوتَ حَسَنٌ لَّهُ حَدَّثَنِي وَكَانَ يَوْمَئِذٍ مَعَ الزُّهْرِيِّ مَنِ تَوَدَّ
اللَّهُ لِيَعْبُدَ اللَّهَ فِي حُدُودِهَا يَلْبِسَ الْبُيُوتَ حَسَنٌ لَّهُ
يَلْبِسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ
الْبُيُوتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَيْضًا سَاحِدٌ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْتِيبٍ فَتَحَنَّنَ الرَّحْمَنُ عَلَى رَسُولِهِ
الْبَيْتُ كَذَلِكَ تَرْتِيبُكُمْ وَالْبَيْتُ كَذَلِكَ تَرْتِيبُكُمْ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أَتَاكُمْ مِنْ مَسْأَلَةِ الْعَصَى فَقَدْ
تَنَاكَالَ الْبَيْتُ هَذَا حَتَّى حَسَنَ صَبْرُكُمْ

جو امام کے قریب ہو کر بیٹھنا ارشاد کے ساتھ خود سے غلبہ نہ کرے
اس جمعہ سے دوسرے بعد تک بلکہ تین دن زید تک کے گنہ
پر بھی بخش دیا جائے گی اس میں سے کنکریوں کو چھڑا اس نے
خفیہ ہو کر امام تہذیب کے لیے یہ حدیث من جمیع ہے۔

باب ثانی من جمیع التبرکات فی الجمعۃ

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَرَسٍ النَّضَارِيُّ نَا سَمْعَانَ
قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي سَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
مُسْتَلْبِئًا لِبَاسَهُ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَكُونَ قَرِيبًا مِنَ اللَّهِ وَمَنْ رَأَى
فِي السَّاعَةِ الْفَرَسَ فَكَاثَمَ قَتَبَ تَقَرَّاهُ وَمَنْ رَأَى
السَّامَةَ الْخَالِيشَةَ فَكَاثَمَ قَتَبَ كَيْفَا أَقْرَنَ وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الْبَيْتَ فَكَاثَمَ قَتَبَ مُجَاعِدَةً وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الْخَالِيشَةَ فَكَاثَمَ قَتَبَ بَيْضَةً فَإِنَّهُ يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ
حَدَّثَنَا الْإِسْلَامِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي سَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتُ حَتَّى
يَكُونَ قَرِيبًا مِنَ اللَّهِ وَمَنْ رَأَى فِي السَّاعَةِ الْبَيْتَ فَكَاثَمَ قَتَبَ
بَيْضَةً فَإِنَّهُ يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ

فصل جمعہ کے لئے مجلسی چاہا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر
روزہ جمعہ کے سچ لیا لگا اس نے اونٹ کی قرانی دی جو روزی
گھڑی میں آیا اگر اس نے گائے کی قرانی دی تو سبھی سماعت
میں آئے اس نے سنگوں کا سہا سہا کی قرانی کا ثواب ہے اگر
پھر سماعت میں آیا اس کے لئے ایک مرغی کی قرانی رحیمات
کا ثواب ہے جو انہیں گھڑی میں آئے اس کے لئے ایک اٹھ
کی قرانی کا ثواب ہے اور جب امام رجب کے لئے انکل آئے
فرشتے پہلے سے اس کے لئے مقررہ جاتے ہیں اس باب میں حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں امام
ترمذی نے اسے ہی حدیث ابی ہریرہ من جمیع ہے۔

باب ثالث من جمیع التبرکات فی ترویج الجمعۃ من غیر

عذر

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَرَسٍ نَا سَمْعَانَ
قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي سَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
مُسْتَلْبِئًا لِبَاسَهُ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَكُونَ قَرِيبًا مِنَ اللَّهِ وَمَنْ رَأَى
فِي السَّاعَةِ الْفَرَسَ فَكَاثَمَ قَتَبَ تَقَرَّاهُ وَمَنْ رَأَى
السَّامَةَ الْخَالِيشَةَ فَكَاثَمَ قَتَبَ كَيْفَا أَقْرَنَ وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الْبَيْتَ فَكَاثَمَ قَتَبَ مُجَاعِدَةً وَمَنْ رَأَى فِي
السَّاعَةِ الْخَالِيشَةَ فَكَاثَمَ قَتَبَ بَيْضَةً فَإِنَّهُ يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ
حَدَّثَنَا الْإِسْلَامِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي سَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتُ حَتَّى
يَكُونَ قَرِيبًا مِنَ اللَّهِ وَمَنْ رَأَى فِي السَّاعَةِ الْبَيْتَ فَكَاثَمَ قَتَبَ
بَيْضَةً فَإِنَّهُ يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ

بلا غدار ترک جمعہ کا

مجلس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر
روزہ جمعہ کے سچ لیا لگا اس نے اونٹ کی قرانی دی جو روزی
گھڑی میں آیا اگر اس نے گائے کی قرانی دی تو سبھی سماعت
میں آئے اس نے سنگوں کا سہا سہا کی قرانی کا ثواب ہے اگر
پھر سماعت میں آیا اس کے لئے ایک مرغی کی قرانی رحیمات
کا ثواب ہے جو انہیں گھڑی میں آئے اس کے لئے ایک اٹھ
کی قرانی کا ثواب ہے اور جب امام رجب کے لئے انکل آئے
فرشتے پہلے سے اس کے لئے مقررہ جاتے ہیں اس باب میں حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں امام
ترمذی نے اسے ہی حدیث ابی ہریرہ من جمیع ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَفَ وَأَنْ يَخْطُبَ فَقَامَ يُصَلِّي بِجَانِبِ الْحَرَمِ
يُحْيِي سِدْرَةَ فَقَالَ عَقْبُ بْنُ مَالِكٍ انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا
وَمَكَرَ اللَّهُ كَادُوا لِيَعْمُوا إِلَيْنَا فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكُهَا
بَعْدَ هَذِهِ آيَاتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّ لَنَا أَنْ يَخْلُجَ إِذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَدَا
وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
فَصَلَّى رَأْسَيْنِ وَالْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَلَا
إِلَّا فِي عَمَلٍ أَنْ يُبَيِّنَ يُصَلِّي رَأْسَيْنِ إِذَا جَاءَ
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْتِيهِمْ وَكَانَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ
الْمَكِّيُّ يَبْرَأُ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ وَسَيِّدُ بَنِي أَبِي هَنْدٍ
يَقُولُ طَالُ بْنُ حَيْثَمَةَ كَانَ مُحْتَمِدًا بِتَحْضُرِ
رَأْسَيْنِ مَا مَرَّ فِي التَّحْدِيثِ فِي بَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي
هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا أَبِي
سُؤْيِدُ الْقُدْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ حَنْظَلَةَ وَابْنِ عَمْرٍو
هَذَا جَدُّ أَبِي أَهْلِ الْوَيْلِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ
وَأَحْمَدُ قَالَا هُنَّ خَالَ بَعْضُهُمَا إِذَا دَخَلَ الْإِمَامُ
يَخْطُبُ كَمَا تَدْرِكُ لَوْسَ وَكَانَ يَنْتَهِ وَهُوَ قَوْلُ
سُكَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِي الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ
الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَأَلْتُ النَّسَائِيَّ وَخَلَّ النَّسَائِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
عَلَى الْمَكَّةِ يَخْطُبُ فَصَلَّى رَأْسَيْنِ ثُمَّ جَسَّ رَأْسَهُ
الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْهَوَيْتِ هُوَ سَأَلَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ

الْإِمَامُ يَخْطُبُ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

وَأَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا شَرَعَ كَرَاهِيَةً لَكُلِّ شَيْءٍ إِذَا جَاءَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ
ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ ذَلِكَ وَهِيَ مَرْقُومَةٌ أَكْرَمِي
كَلَامُ أَبِي جَابِرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
بَعْدَ هَذِهِ آيَاتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّ لَنَا أَنْ يَخْلُجَ إِذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَدَا
وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
فَصَلَّى رَأْسَيْنِ وَالْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَلَا
إِلَّا فِي عَمَلٍ أَنْ يُبَيِّنَ يُصَلِّي رَأْسَيْنِ إِذَا جَاءَ
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْتِيهِمْ وَكَانَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ
الْمَكِّيُّ يَبْرَأُ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ وَسَيِّدُ بَنِي أَبِي هَنْدٍ
يَقُولُ طَالُ بْنُ حَيْثَمَةَ كَانَ مُحْتَمِدًا بِتَحْضُرِ
رَأْسَيْنِ مَا مَرَّ فِي التَّحْدِيثِ فِي بَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي
هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا أَبِي
سُؤْيِدُ الْقُدْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ حَنْظَلَةَ وَابْنِ عَمْرٍو
هَذَا جَدُّ أَبِي أَهْلِ الْوَيْلِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ
وَأَحْمَدُ قَالَا هُنَّ خَالَ بَعْضُهُمَا إِذَا دَخَلَ الْإِمَامُ
يَخْطُبُ كَمَا تَدْرِكُ لَوْسَ وَكَانَ يَنْتَهِ وَهُوَ قَوْلُ
سُكَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِي الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ
الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

فَدَعَا إِلَيْكَ بِكُلِّ شَيْءٍ مِمَّا يَكُونُ فِيهِ كَلَامٌ إِذَا جَاءَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ
ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ ذَلِكَ وَهِيَ مَرْقُومَةٌ أَكْرَمِي
كَلَامُ أَبِي جَابِرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
بَعْدَ هَذِهِ آيَاتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّ لَنَا أَنْ يَخْلُجَ إِذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَدَا
وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
فَصَلَّى رَأْسَيْنِ وَالْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَلَا
إِلَّا فِي عَمَلٍ أَنْ يُبَيِّنَ يُصَلِّي رَأْسَيْنِ إِذَا جَاءَ
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْتِيهِمْ وَكَانَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ
الْمَكِّيُّ يَبْرَأُ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ وَسَيِّدُ بَنِي أَبِي هَنْدٍ
يَقُولُ طَالُ بْنُ حَيْثَمَةَ كَانَ مُحْتَمِدًا بِتَحْضُرِ
رَأْسَيْنِ مَا مَرَّ فِي التَّحْدِيثِ فِي بَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي
هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا أَبِي
سُؤْيِدُ الْقُدْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ حَنْظَلَةَ وَابْنِ عَمْرٍو
هَذَا جَدُّ أَبِي أَهْلِ الْوَيْلِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ
وَأَحْمَدُ قَالَا هُنَّ خَالَ بَعْضُهُمَا إِذَا دَخَلَ الْإِمَامُ
يَخْطُبُ كَمَا تَدْرِكُ لَوْسَ وَكَانَ يَنْتَهِ وَهُوَ قَوْلُ
سُكَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِي الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ
الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

عَلَّامُ بَنِي قُرَيْشٍ كَيْتَ فِي مَنَاسِكِهِ مَنْ جَاءَ رَحْمَةً
كَدَّ كَلَامُ أَبِي جَابِرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
بَعْدَ هَذِهِ آيَاتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّ لَنَا أَنْ يَخْلُجَ إِذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَدَا
وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَعْدَ الْبَيْتِ فَكُنَّا
فَصَلَّى رَأْسَيْنِ وَالْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَلَا
إِلَّا فِي عَمَلٍ أَنْ يُبَيِّنَ يُصَلِّي رَأْسَيْنِ إِذَا جَاءَ
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْتِيهِمْ وَكَانَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ
الْمَكِّيُّ يَبْرَأُ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ وَسَيِّدُ بَنِي أَبِي هَنْدٍ
يَقُولُ طَالُ بْنُ حَيْثَمَةَ كَانَ مُحْتَمِدًا بِتَحْضُرِ
رَأْسَيْنِ مَا مَرَّ فِي التَّحْدِيثِ فِي بَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي
هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ أَبُو هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا أَبِي
سُؤْيِدُ الْقُدْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ حَنْظَلَةَ وَابْنِ عَمْرٍو
هَذَا جَدُّ أَبِي أَهْلِ الْوَيْلِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ
وَأَحْمَدُ قَالَا هُنَّ خَالَ بَعْضُهُمَا إِذَا دَخَلَ الْإِمَامُ
يَخْطُبُ كَمَا تَدْرِكُ لَوْسَ وَكَانَ يَنْتَهِ وَهُوَ قَوْلُ
سُكَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِي الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ
الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

قطب کے دوران کلام منع

۳

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے نبی کریم صلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ السَّيِّدِ عَنْ عُرَيْشِ بْنِ
مَرْثَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ أَنْفَسْتُ حَقَّقْتُ
لِقَائِي النَّبِيَّ عَزَّ وَجَلَّ لِيَأْتِيَ أَوْفَى وَجَابِرِي عَنِ اللَّهِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
وَالْعَمَلُ مَعَهُ وَجَدْتُ أَهْلَ الْجُمُعَةِ كَرِهُوا أَنْ يَخْلُفَ الْإِمَامُ
وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ ذَلِكَ فَكُلُّكُمْ
عَنْ رِوَايَةِ الْإِمَامِ فِي مَا حَتَمُوا فِي تَوَاتُ الْإِسْلَامِ وَكَثِيرٌ
لَا يَلْبِسُ كَرِهُوا أَنْ يَخْلُفَ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ
كَثِيرٌ يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ
كَثِيرٌ يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ
كَثِيرٌ يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ

خبر دیکھ کر فرمایا " جس نے جمعہ کے دن
خطبہ نام کے دوران یہ الفاظ بھی کہے کہ "چپ برباد"
اس نے نیک کام کیا۔ اس باب میں حضرت ابن ابی ارفی
ابو جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح
ہے۔ اس پر علماء کا عمل ہے کہ خطبہ کے دوران
گفتگو کرنا مکروہ ہے فرماتے ہیں اگر کوئی دوسرا
بات کر دے تو اسے بھی صرف اظہار سے
دعا جائے۔ سلام۔ وہ چپکے کا جواب دینے
میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کی
اجازت ہے امام احمد رحمہ اللہ اس کے قائل ہیں بلکہ بعض تابعین امام
دوسرے علماء کے نزدیک بھی مکروہ ہے امام شافعی کا بھی منکھ ہے۔

باب فی کراہیۃ التَّخَفُّفِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ نَائِبُ شَدِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عُرَيْشٍ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُرَيْشِ بْنِ
مَرْثَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ تَخَفَّفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَفْجَسْتُ حَقَّقْتُ
لِقَائِي النَّبِيَّ عَزَّ وَجَلَّ لِيَأْتِيَ أَوْفَى وَجَابِرِي عَنِ اللَّهِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
وَالْعَمَلُ مَعَهُ وَجَدْتُ أَهْلَ الْجُمُعَةِ كَرِهُوا أَنْ يَخْلُفَ الْإِمَامُ
وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ ذَلِكَ فَكُلُّكُمْ
عَنْ رِوَايَةِ الْإِمَامِ فِي مَا حَتَمُوا فِي تَوَاتُ الْإِسْلَامِ وَكَثِيرٌ
لَا يَلْبِسُ كَرِهُوا أَنْ يَخْلُفَ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ
كَثِيرٌ يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ
كَثِيرٌ يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ الْإِمَامُ وَكَثِيرٌ لَا يَلْبِسُ

جمعہ کے دن گزریں پھاگنا مکروہ ہے

حضرت سہیل بن معاویہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد
معاویہ بن انس جنسی سے روایت کی ہے ابی کریم صل اللہ
عیر وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ دن لوگوں کی گزریں
پھاگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنالیا اس باب
میں حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن معاویہ ضعیف ہے
ہم اسے صرف رشید بن یحییٰ کے روایت سے کہتے ہیں علماء کا
اس پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن لوگوں کی گزریں پھاگنا مکروہ جانتے ہیں
معاویہ بن انس نے بھی روایت ہے ابی کریم صل اللہ عنہما نے روایت
کی ہے اس میں کلام کیا اور اسے خطبہ کے اعتبار سے
ضعیف قرار دیا ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِحْتِيَالِ وَ

الْإِمَامُ يُخْطَبُ

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسِيدٍ الرَّازِيُّ وَالْحَبَّاسُ

خطبہ کے دوران احتیاء منع

ہے

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الرَّضِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْوَيْثَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْثُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَفَّالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَيْنِ الْحَبِيبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ وَحُكْمٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْأَوَّلُ مَوْجُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ عَبْدِ مَنُورٍ وَكَانَ حَكِيمًا قَوِيًّا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْحَبِيبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِمَامُ رِجَالِهِ وَحُكْمٌ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ وَغَيْرُهُ قِيَاهُ يَقُولُ أَحْمَدُ قَدْ سَمِعْتُ لَا يَرْوِيَانِ بِالْحَبِيبَةِ وَالْإِمَامِ رِجَالِهِمْ بِأَسَا.

جسے بدستور روایت کرتے ہیں۔ (مستدرک)
حضرت سہل بن سہل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہی امام سے روایت کیا گیا ہے جو کہ دن غلبہ کے دوران اقتدار سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث میں ہے کہ جو عروج کا امام عبدالرحیم بن یحییٰ ہے ایک جماعت نے جو کہ دن غلبہ کے دوران اقتدار کو مکرہ کہا ہے جب کہ بعض نے اجازت دی ہے ان میں عبد اللہ بن عمر و دیگر صحابہ کرام شامل ہیں امام احمد رحمہ اللہ اس حدیث کو غلبہ کے دوران اقتدار میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

باب ما جاء في كراهية ساقم الأيدي على المنابر

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ شَيْخُ الرَّضِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ أَبِي سَعْدٍ وَبَشَرَ بْنَ مَرْثُومٍ يَخْطُبُ مَرْحُومٌ يُدْعِي إِلَى الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قِيمَ لَكُمْ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقَصْرِ تَلِيكَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَمَا يَمُدُّ يَدَيْهِ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا أَوْ يَشَارَ حَتَّى يَمُوتَ بِالسَّابَةِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَدِيقٌ.

تہریر ہاتھ اٹھانا منع ہے

حضرت حسین فرماتے ہیں میں نے علما میں روایت سے سنا کہ بشر بن مروان نے غلبہ دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عمارہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو بدھائے یا ان کو دلوں کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کہتے نہیں دیکھا ایشیم ہادی اس نے مشکوٰۃ شریف سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث میں صحیح ہے۔

باب ما جاء في أذان الجمعة

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ شَيْخُ الرَّضِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ أَبِي سَعْدٍ وَبَشَرَ بْنَ مَرْثُومٍ يَخْطُبُ مَرْحُومٌ يُدْعِي إِلَى الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قِيمَ لَكُمْ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقَصْرِ تَلِيكَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَمَا يَمُدُّ يَدَيْهِ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا أَوْ يَشَارَ حَتَّى يَمُوتَ بِالسَّابَةِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَدِيقٌ.

جمع کی اذان

حضرت سہل بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صہبا کے نماز میں اذان، امام کے نکلنے بعد نماز کھڑی ہونے کے وقت اہوا کرتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دودھ آیا تو بلند مقامات پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا۔ امام ترمذی سند سے اسے اپنی حدیث میں سن

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْجُمُعَةِ

۵۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَيِّدِ الدُّنْيَا أَبِي دَاوُدَ
سُؤْلُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَحْلَفْتُ رَدَّانَ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى النَّاسِ فِي الْجُمُعَةِ إِلَى حُكْمَةٍ فَسَمِعَهُمَا يَقُولَانِ
هَذِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَالْثَّانِيَةُ إِذَا جَاءَ ذَلِكَ فَتَوَارَّكَانِ قَبِيلًا اللَّهُ مَا دَلَّكَ
أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَكَ تَقَرُّ بِسُورَةٍ تَجْنِبُكَ عَنْ يَوْمٍ أَهْمًا
بِالْكَرْبَةِ فَكَفَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِمَا سَمِعْتَهُمَا وَلَمْ يَتَوَصَّلَا
اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَتَسَمَّيَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الْبَابِ هَذَا مِنْ جَعْفَرِ
وَالْثَّانِيانِ يَجْعَلُ شَيْءًا فَإِي هَبَّ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ ابْنُ
حَبِيبٍ لَوْ أَنَّ هَذِهِ حَبِيبَتَا حَسَنٌ صَبِيحٌ وَبَدِئَ الْيَوْمَ
عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ لِي فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَبِشْرٍ
بِشْرٍ رَبِّكَ الْإِنَّمَا وَهَذَا أَشَدُّ حُورٌ مِنَ الْكَلْبِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ

الْجُمُعَةِ

۵۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَيِّدِ الدُّنْيَا أَبِي دَاوُدَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْبُحْرِ تِلْكَ الْجُمُعَةِ
وَهَذَا فِي حَقِّ الْإِنْسَانِ فِي الْبَابِ هَذَا مِنْ جَعْفَرِ
وَالْثَّانِيانِ يَجْعَلُ شَيْءًا فَإِي هَبَّ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ ابْنُ
حَبِيبٍ لَوْ أَنَّ هَذِهِ حَبِيبَتَا حَسَنٌ صَبِيحٌ وَبَدِئَ الْيَوْمَ
عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ لِي فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَبِشْرٍ
بِشْرٍ رَبِّكَ الْإِنَّمَا وَهَذَا أَشَدُّ حُورٌ مِنَ الْكَلْبِ

بَابُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۵۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

نماز جمعہ کی قرأت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنند کہہ غلام حضرت حمید رضی
بہی الیہ الخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کو دیکھا۔ طبعہ کو دانی مقرر کیا بعد ازاں کہہ کر مردان کی حضرت
جو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جس جمعہ کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں اس
جمعہ کی رکعت قرأتی اسد دسویں رکعت میں "اذا ہارث ابن نفیر"۔
پڑھی۔ حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے دعا کی کہ آپ نے وہی دسویں رکعت پڑھی میں نہیں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا پڑھا کرتے تھے آپ نے
قرآن پڑھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ میں نے دسویں رکعت پڑھتے ہوئے کہہ اس
باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے
بھی مدایت نہ کہہ میں امام ترمذی فرماتے ہیں مدایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
ہے یہ بھی مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورہ
اسم بک لای "لہ فی آتک حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے تھے،

جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز فجر کی نماز میں سورہ بقرہ
اور "ہی ائی علی انسان" پڑھا کرتے تھے اس باب میں
حضرت سعد ابن سعد، احمد بن حنبلہ رضی اللہ عنہما سے بھی
مدایت نہ کہہ میں امام ترمذی فرماتے ہیں مدایت
ابی عباس حسن بھی ہے، سفیان ثوری احمد بن حنبلہ
مروان بن نے یہ حدیث حضرت حوال سے بھی مدایت
کی ہے۔

جمعہ سے پہلے جمعہ کی نماز

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّينَ إِنَّهُ الْجَمْعُ وَالْمَجْمَعُ
فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ الْمَجْمَعُ أَرَأَيْتُمْ؟

[illegible]

بِأَنَّكَ فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمْهُورِ كُفَّةً

٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى وَبُيُوتُهُ مِنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ
قَالُوا رَأَوْا جَدَّنا أَسْفِيَانِ بْنِ قَيْسَةَ بْنِ الرَّهْبِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ ثَلَاثَةً فَقَدْ أَهْرَقَ
الْعَمَلُ عَنْهُ هَذَا وَهَذَا أَهْلِي الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيْرُهُمُ الْوَأَمَنُ وَأَنَّ
ثَلَاثَةً مِنَ الرُّجُوعَةِ عَلَى الْيَدِ الْآخِرَى وَمَنْ أَدْرَكَهُمْ
وَجَدَهُمْ عَلَى أَرْبَعَةٍ لَمْ يَكُنْ سَفِيَانِ الْخَيْرِ فَإِنَّ
لِلْعَمَلِ وَأَشْرَافِهِ وَأَحْمَدَ وَأَسْفَحَهُ.

بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ أَيْبُ بْنُ سَعْدٍ رَأًى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي
حَكِيمٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَفْصٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَهْبٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

فازِ جہد کے بعد پہلے در درگتیں اور پھر عمارتِ گتیں
مسجد میں پڑھائی جا رہی تھی۔

حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے جھوٹے جہاد کے بارے میں دو رکعتیں اور پھر پانچ رکعتیں پڑھیں اور دین دیکر فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھاننے والا کر لی نہیں دیکھا۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ روئے کو بے قہر جاننے والا بھی کر لی نہیں دیکھا ہے۔ تکبیر کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح دونوں کی نیکیوں کا ذخیرہ نہ تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو عمر سے سنا کہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

مجموعہ کی ایک برکت پانے والا کیا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز
 کی ایک رکعت پال، اس نے تمام نماز
 امام ترمذی فرماتے ہیں : حدیث حسن صحیح ہے۔ اگر
 صحابہ اہل تابعین کو اس پر عمل ہے وہ فرماتے
 ہیں جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کے
 ساتھ درستی ملائے اللہ جو بیٹے کی حالت میں
 شامل ہوا وہ چار ٹھوسے، سفیان ثوری، ابی
 مبارک، شاہی، احمد، اسحق رحمہم اللہ کا یہی
 قول ہے۔

جموں کے دن قبول کرنا

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جدید رسالت میں اہم عباد کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
امام ترمذی سنہراتے ہیں حدیث اس میں حسن
میں ہے۔

پس جمعہ کے دن لوگو آئے وہ اپنی
جگہ بدل لے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کسی کو جمعہ کے دن ادنگہ آئے وہ اپنی
جگہ بدل لے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
میں صحیح ہے۔

جمعہ کے دن سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ایک
لنگر میں بیٹھا اتفاقاً جمعہ کا دن تھا۔ وہ سب ساتھی بیچ بیچ
چلے گئے لیکن انہوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ پھر ان سے باہر نکلتے
تھے اللہ علیہ وسلم نے مسجک کی نماز میں ان کو روک لیا تو فرمایا
تو میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وقت بیچ جانے سے
کس نے روکا انہوں نے عرض کیا میں نے پایا کہ آپ
کے ساتھ نماز پڑھیں پھر میں سے باہر نہ گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کچھ زمین میں ہے سب خیر کر دے تب بھی وہ
ثواب نہیں پاسکتے۔ جو حج کے وقت روانگی میں ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق
سے چھانتے ہیں شعبہ فرماتے ہیں حکم نے قسم سے عورت
پانچ حدیثیں سنیں ہیں ان پانچ کو شعبہ نے مذکور کیا
ان میں یہ حدیث نہیں ہے اللہ یہ حدیث حکم نے قسم سے
نہیں سنیں جمعہ کے دن سفر کرنے میں عدا کا اختلاف ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُقْبَلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ عَسَى عَنْ عُرَيْشٍ
سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ

يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۵۱۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ حَكَمٍ عَنِ ابْنِ عَسَى عَنْ عُرَيْشٍ قَالَ إِذَا
لَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَهْرَأْ الْجُمُعَةَ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ وَلَوْ
كَانَ ابْنُ عَسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّكْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۱۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ الشَّكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ حَكَمٍ عَنْ ابْنِ عَسَى عَنْ عُرَيْشٍ قَالَ إِذَا
لَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَهْرَأْ الْجُمُعَةَ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ وَلَوْ
كَانَ ابْنُ عَسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا يَنْتَهَى عَنْهُ مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْمَشْرِقِ مَا لَمْ يَكُنْ
الْمَشْرِقُ قَدْ كَانَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَحْبَبُوا فَلَا يَغْرَهُ حَتَّى
يَقْبَلُوا الْجَنَّةَ.

بعض کے نزدیک کئی چیزیں ہیں جن سے منع ہے کہ اگر وہ
بعض عبادت گزاروں کے ہیں جو جہنم کے بعد نماز جہنم سے
قبل نہ گئے۔

بعض کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت ہارون بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک
پر لازم ہے کہ جہنم کے بعد غسل کریں اور اپنے گھر کی
خوشبو سے خوشبو لگائیں اگر خوشبو نہ ملے تو پانی
ہی اس کے لئے خوشبو ہے اس باب میں حدیث
چند ایک انصاری نسخ سے بھی روایات ملے
ہیں۔

یہ حدیثیں نہیں ہیں اس کے ہم معنی روایت منقول
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہارون بن عازب
بن ہریم بن عیسیٰ کی روایت سے حدیث کی روایت الحسن
سے۔ امام اسماعیل بن ہریم بن عیسیٰ کی روایت میں حدیث
کہا گیا ہے۔

بَابُ فِي السَّوَالِ وَالْعَلِيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي الْحُسَيْنِ الْكُرِّيِّ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُتَيْبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَيْفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَلْبَسُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِيَابًا طَيِّبَةً
وَيَنْظِفُوا أَهْلَهُمْ فَإِنَّ لَكُمْ جَدًّا لِمَاءَهُ لَمْ يَلْبَسُوا
الْبَابُ عَنْ أَبِي مُوسَى وَتَلْبِيسٍ وَنَظْفِيرٍ

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي الْحُسَيْنِ الْقُتَيْبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَيْفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَلْبَسُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِيَابًا طَيِّبَةً
وَيَنْظِفُوا أَهْلَهُمْ فَإِنَّ لَكُمْ جَدًّا لِمَاءَهُ لَمْ يَلْبَسُوا
الْبَابُ عَنْ أَبِي مُوسَى وَتَلْبِيسٍ وَنَظْفِيرٍ

ابواب العیدین

باب فی العیدین

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَلْبَسُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِيَابًا طَيِّبَةً
وَيَنْظِفُوا أَهْلَهُمْ فَإِنَّ لَكُمْ جَدًّا لِمَاءَهُ لَمْ يَلْبَسُوا
الْبَابُ عَنْ أَبِي مُوسَى وَتَلْبِيسٍ وَنَظْفِيرٍ

ابواب عیدین

عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز عید کے لئے
پیدل چلنا اور نماز کے پہلے کھانا کھانا سنت ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اکثر
عباد کا اس پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں
کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ چلا جائے
اور بلا نقد سوار کی پر نہ بیٹھے

باب ۳۱ فی صلوة العید قبل الخطبة

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّسْجِيِّ مَا لَمْ يَرْوَاهُ سِوَاهُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِجِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
مَلِكٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُؤَيْبِيُّ وَحُمَرَاءُ يَصَلُّونَ
فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَخْرُجُونَ فِي ثِيَابٍ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا سَوِّجَعُ بْنُ الْحَمَلِ عَنْ هَذَا أَهْلُ
أَهْلِ الْيَمَامَةِ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرِهُوا أَنَّ صَلَاةَ الْيَوْمَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَقُولُ
لَقَدْ وَلَدَتْ خُطْبَةُ هَذِهِ صَلَاةَ مَرَقَانِ مِنَ الْحُكَمَاءِ

باب ۳۲ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ
أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ مَا لَمْ يَرْوَاهُ سِوَاهُ عَنْ
أَبِي حَرِيبَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَيْنِ مَرَّةً وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ
أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ وَفِي الثَّيَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ
حَدَّثَنَا عَنْ سَوِّجَعِ بْنِ الْحَمَلِ حَدَّثَنَا أَهْلُ الْيَمَامَةِ
أَنَّ أَهْلَ الْيَمَامَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَرُّوا بِهَا
يَصَلُّونَ الْيَوْمَيْنِ وَلَا يَدْعُونَ وَلَا يَمْدَحُونَ

باب ۳۳ الرِّقَاعُ فِي الْعِيدَيْنِ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ مَا لَمْ يَرْوَاهُ سِوَاهُ عَنْ
بَنِي مَكْحُومٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْيَوْمَيْنِ
عَنِ الْمَدِينَةِ فِي رِجْلَيْهِ قَالِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ فِي الْيَوْمَيْنِ فِي الْجَمْعَةِ يَخْرُجُ فِي رِجْلَيْهِ الْأَمْلَى وَ
عَنْ أَشْجَثِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ

عید کی نماز عطلہ سے پہلے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے نماز عید پڑھتے پھر خطبہ پڑھتے فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ملے گی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر متفق ہے کہ عیدین کی نماز عطلہ سے پہلے ہے اور مروان بن حکم نے نماز عید سے پہلے عطلہ دینے کی ابتداء کی۔

عیدین کی نماز کے لئے اذان و اقامت نہیں ہے

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے عیدین کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اذان و اقامت کے بغیر پڑھی ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ملے گی امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن عمر حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر متفق ہے کہ عیدین کی نماز اذان و اقامت کے لئے اذان نہ دیا جائے۔

عیدین کی قرأت

حضرت عثمان بن بشر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے بعد نماز میں سورہ اہدٰی اور سورہ ازلہ پڑھتے تھے بعض روایات میں سورہ ازلہ اور سورہ نیک و نیک پڑھتے تھے قرآن مدنی میں سورہ نیک پڑھتے۔ اس باب میں حضرت ابو داؤد اسمرہ بن جندب اور

وَمَنْ دَلَّ عَلَى سُلَيْمَانَ الْخُرَاقِي أَوْ شَيْءٍ مِمَّا فِي الْخُرَاقِي لَيْسَ بِالْمُتَّبَعِ -

جو شخص کسی کو بتائے کہ سُلیمان بن ابراہیم نے ایسا کیا ہے یا اس سے روایت کی ہے، تو اس کی روایت کو نہیں لیں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجَبَلِ فِي طَرَفَيْهِ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرَفَيْهِ الْآخَرِ -

عید گاہ کی طرف کتے جاتے
ماسٹر برکت

۵۲۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نُوَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْجَبَلِ فِي طَرَفَيْهِ وَرُجُوعَهُ مِنْ طَرَفَيْهِ الْآخَرِ -

حضرت ابو نعیم نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو اور ابو رافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن ہریرہ احسن غریب ہے ابو نعیم اور یونس بن محمد نے یہ حدیث برابر روایت کی ہے۔ حدیث ابن سعید بن عامر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بعض علماء نے آتے جاتے وقت ماسٹر برکت کر اس حدیث کی اتباع میں مستحب قرار دیا ہے امام شافعی کا یہی قول ہے گویا کہ حضرت جابر کی حدیث اصح ہے۔

بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ -

عید الفطر نماز عید سے پہلے کچھ کھانا لینا

۵۲۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُرَّابٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَكْعَمُ إِزْمَ الْأَطْعَمِ حَتَّى يُصْبِيَ وَيَلْبَسَ عَنْ يَمِينِهِ وَآخِرُ الْأَطْعَمِ عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَخْرُجُونَ مَعَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ -

حضرت ابو نعیم بن ہریرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھاتے بغیر عید گاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الفطر کے دن کچھ کھاتے۔ اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہریرہ بن حبیب اصح غریب ہے امام بخاری فرماتے ہیں ثواب بن عتبہ سے اس حدیث کے سوا کوئی روایت نہیں ہے علم میں نہیں۔ بعض علماء نے ایک یہ خوب کر عید الفطر کے دن کچھ کھاتے بغیر عید گاہ کی طرف نہ

بلے اور کچور کا انتخاب ہے عیدِ قاضی کے سوا غلام سے چاہیں پڑا کرے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدِ الفطر میں
مسیرگاہ کی طرف جانے سے تین چند کچوریں تکی
فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح طریق
ہے۔

فَقَسَمْتُ لَكُمْ عَيْنِي قَالَ قُلْتُ لِمَ أَقَامَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ حَضَرًا وَ
 فِي الْبَابِ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبُ اللَّهِ تَوْحِيدُ حَبِيبِ
 أَبِي حَبِيبٍ حَسَنٌ حَسَنٌ وَهَذَا رَوَى عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَقَامَ مَرَّةً فِي
 أَصْبَاهِ يَوْمٍ عَشْرَةً بِعَيْنِهِ كَتَبْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا
 رَأَى أَقَامَ مَا لَنَا وَبَيْنَ يَوْمٍ يَوْمٍ عَشْرَةً سَلْبًا لَمَّا
 قَرَأَ يَوْمَ سَاعَتِي ذَلِكَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْ
 عَيْنِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَقَامَ عَشْرَةَ أَيَّامًا الصَّلَاةَ
 رَوَى عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ مَنْ أَقَامَ عَشْرَةَ عَشْرَ
 يَوْمًا الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْ عَيْنِ يَوْمٍ عَشْرَةَ وَرَوَى
 عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَقَامَ رَجُلًا
 أَرْبَعًا وَرَوَى ذَلِكَ عَنْهُ فَتَدَا وَوَعَدَ بِالْخَيْرِ مَا
 وَرَوَى عَنْهُ هَذَا وَرَوَى ابْنُ وَهْبٍ جَدُّهُ هَذَا وَوَعَدَ
 أَهْلُ تَيْمِيمٍ بِهَذَا فِي ذَلِكَ مَعَنَا مَسْئَلَةُ الثَّوْرِي
 وَهَذَا مَكْرُوفَةٌ فَهَذَا هُوَ الَّذِي تَوَقَّعْتُ حَسَنَ عَشْرَةٍ
 وَفَكَرْتُ إِذَا أَجَمَعْتُ عَلَى إِحَادَةٍ عَشْرَ عَشْرَةٍ أَتَمَّ
 الصَّلَاةَ بِكُلِّ الْأَرْبَعِ يَوْمٍ إِذَا أَجَمَعْتُ عَلَى الْأَرْبَعِ
 عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَفَكَرْتُ مَالِكٌ وَالْحَافِي وَوَعَدَ
 إِذَا أَجَمَعْتُ عَلَى إِحَادَةٍ أَرْبَعٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَأَنَا أَجَمَعْتُ
 قَرَأَ أَقْرَبُ الْمَنَاجِيبِ فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ
 قَالَ يَوْمَ رَوَى عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 قَرَأَ بَعْدَ ذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجَمَعْتُ
 إِحَادَةً يَوْمٍ عَشْرَةً أَتَمَّ الصَّلَاةَ كَثَرَتْ أَجَمَّ أَهْلُ
 التَّيْمِيمِ عَلَى أَنَّ يَمْسُكُوا أَنْ يَقْصُرَ صَلَاةً وَجَعَلَ أَهْلُ
 وَرَأَى أَنِّي عَيْنُ يَوْمٍ

۳۱۴ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ قَالِبِ
 الْأَحْمَلِيِّ عَنْ يَوْمٍ عَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَكْثَرَ يَوْمٍ

سے پرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ کمر کرتی مدت طہر؟
 انہوں نے فرمایا "وہ دن" اس باب میں حضرت ابن عباس
 اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے
 ہیں حدیث ابن عباس کہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سفر
 میں انیس دن ٹھہرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس
 فرماتے ہیں اگر ہم انیس دن تک ٹھہرتے تو دو رکعتیں پڑھتے
 اگر زیادہ ٹھہرتے تو تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو کسی دن ٹھہرے پوری نماز پڑھے
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا
 جو آدمی پندرہ دن سفر میں رہے وہ پوری نماز پڑھے آپ
 سے بڑے دن بھی مروی ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں چار دن ٹھہرے تو چار رکعتیں پڑھا کرے تندرہ اور
 عطا فرمائی ہے آپ سے یہ روایت نقل کی ہے ملازمین
 الی من بعد آپ سے اس کے خلاف روایت بیان کی ہے جس کے
 ہوا کہ ایک ایسی اختلاف ہے میان تین اماموں کو کہ
 شکیک پندرہ دن کا نہیں ہے وہ فرماتے ہیں جب پندرہ دن ٹھہرے
 کا امام بخاری پڑھتا ہے امام احماد فرماتے ہیں ابان دن تمام کے
 نماز سے پوری نماز پڑھی جائے امام مالک مشافہ بر امام احمد
 ٹھہر فرماتے ہیں چار دن تمام کا اور ہر روزی نماز ہے امام اشعری
 نے اس باب سے حدیث ابن عباس گرائی کہ جب تندرہ یا ہے
 فرماتے ہیں اس کے کہ انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بعد ہی پڑھی
 کیا کہ جب تین دن ٹھہرے گا اور ہر روزی نماز پڑھی جائے امام اس
 پر بھی اس کے بعد تندرہ نماز پڑھتا ہے جب تک کہ اقامت کی
 نیت نہ کرے اگر یہ کوئی دن گزرا جائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں
 سے گئے تو آپ نے انیس دن دو دو رکعتیں نماز پڑھی

پھر رکوع کیا تو اس مرتبہ ہی طرح کرنے کے بعد وہ مجھ سے گئے
دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابی
عالمہ، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن بشر، سفیان بن عیینہ، ابو سعید
ہریرہ، اسحاق بن سنان، احمد بن حنبل، ابی جعفر ابن عمر
قبییر، علی، جابر بن عبد اللہ، ابو موسیٰ، عبد الرحمن بن
سمرہ، ابو ابی بن کعب، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مستوفی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس میں
صحیح ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسٹ پڑ رکوع اور رکوع اور رکوع
میں پڑھی ہے امام شافعی، احمد بن حنبل، رحمہ اللہ فرماتے
ہیں۔ مسجد کعبہ کی نماز میں قرات کے بعد میں نماز کا
انتظام ہے بعض علماء کے نزدیک دن کو سب نماز
سے قرات کی جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نماز میں
بعد کی طرح یہاں بھی بڑا اور اسے قرات کی جائے۔ امام
مالک، احمد بن حنبل، جبری قرات کے ہی قائل ہیں۔ امام
شافعی فرماتے ہیں جبر کی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ آپ
سے پڑ رکوع پڑ رکوع کے ساتھ کہے اللہ یہ بھی
صحیح ہے کہ آپ نے سات رکوع پڑ رکوع پڑ رکوع
کے ساتھ کہے۔ علماء کے نزدیک کہیں کے مطابق
جائز ہے اگر کسوف یا بر جائے تو اگرچہ چوتھی پڑ رکوع
میں اٹھ کر یہ جائز ہے اگر پڑ رکوع پڑ رکوع کے
ساتھ کرے اور قرات بھی کرے تو یہ بھی جائز
ہے بلکہ اصحاب کے نزدیک مسجد کعبہ میں پڑ
کہیں کی مناسبت جماعت کے ساتھ ادا کی
جائے۔

حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
نماز میں مسجد کعبہ میں گئی اپنے گھر کو نہ پڑ رکوع پڑ رکوع
دو قرات فرمائی پھر رکوع پڑ رکوع اسے بھی دہلی کیا پھر رکوع

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی الا بعد ان یصلی
سجدة تین قال لا یصلی الا بعد ان یصلی
وعد اللہ فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
انہ یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
مستوفی وانشاء انہ یصلی بکرة وکرة وکرة
الصلی وکرة وکرة وکرة وکرة وکرة
انہ یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
کسوف وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف
الصلی وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف
فی غیرہ وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف
ان یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
قرب یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
وولیعہ ان یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
انہ یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
عند اہل بیتہ وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف
الصلی وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف
جائز وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف وکسوف
انہ یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
وولیعہ ان یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی

۴۵۰۔ حدیثنا عن عبد اللہ بن ابی
الظہر انہ یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی
عن عبد اللہ بن ابی الظہر انہ یصلی فی غیرہ وولیعہ ان یصلی

بَيْنَ صَدَقَةٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّهْضِيِّ عَنْ
مُروِّجٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَجَعَلَ يَأْتِي بِرَأْسِهِ قَالُوكَ أَتَرَى
جِئْنِي هَذَا حَبِيبُكَ حَسَنٌ صَبِيحٌ وَتَلَى آخِرُ اسْتَحْقَ
الْقَدْرِ فِي عَمَلِ صَلَاتِهِ فَتَرَى حُسَيْنٌ بِأَخْرَافٍ وَهَذَا الْعَمَلُ
يُؤْتِي مَرَاتِكُمْ وَأَعْمَدُ مَرَاتِكُمْ.

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ صلیب میں بھی ہے البتہ
اسحاق غریزی نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم
معنی روایت نقل کی ہے امام ابوبکر احمد اور اسحاق
مجموعہ ائمہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْخَثَّابِ
نَا يُزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعْدُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ
يَاخُذُ فِي الظَّاهِرَةِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْظَّاهِرَةُ الْأُخْرَى
مُزَاجَعَةً لِلْعَدُوِّ وَفِي الْمَقَامِ مَرَاتِكُمْ قَالُوا مَرَاتِكُمْ
أَوَّلِيكَ وَجَاءَ أَوَّلِيكَ فَصَلَّى بِحِجْرٍ ثَلَاثَةً ...
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
رَكْعَتِهِ قَالُوا مَرَاتِكُمْ قَالُوا مَرَاتِكُمْ سَلَّمَ عَنْ أَبِي الْخَلْبِ
عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَ يَمِينٌ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ
فَجَاءَ فِي الظَّاهِرَةِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْظَّاهِرَةُ الْأُخْرَى
مُزَاجَعَةً لِلْعَدُوِّ وَفِي الْمَقَامِ مَرَاتِكُمْ قَالُوا مَرَاتِكُمْ
أَوَّلِيكَ وَجَاءَ أَوَّلِيكَ فَصَلَّى بِحِجْرٍ ثَلَاثَةً ...
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
رَكْعَتِهِ قَالُوا مَرَاتِكُمْ قَالُوا مَرَاتِكُمْ سَلَّمَ عَنْ أَبِي الْخَلْبِ
عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَ يَمِينٌ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ
فَجَاءَ فِي الظَّاهِرَةِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْظَّاهِرَةُ الْأُخْرَى
مُزَاجَعَةً لِلْعَدُوِّ وَفِي الْمَقَامِ مَرَاتِكُمْ قَالُوا مَرَاتِكُمْ
أَوَّلِيكَ وَجَاءَ أَوَّلِيكَ فَصَلَّى بِحِجْرٍ ثَلَاثَةً ...

نماز خوف

حضرت مسلم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک گروہ کو درگتوں میں سے ایک رکعت پڑھانی جبکہ
دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا پھر یہ لوگ واپس جا کر ان
کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا آپ نے ان کو دوسری
رکعت پڑھائی اور سلام پیر دیا انہوں نے اظہر کہ اپنی نماز مکمل
کی اور دوسری جماعت نے بھی اپنی اپنی امامہ رکعت پڑھ کر
نماز مکمل کی۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت
بن جراح، جہیر بن جہیر، سعد بن ابی ہشام، ابی ہشام
نہدی، یونس کاظم زید بن ثابت (ابو بکرہ رضی اللہ عنہما)
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
ابوبکر بن انس نے نماز خوف کے بارے میں اس
بن ابی شریک سریت کو اپنا پاسہ امام شافعی بھی اس
کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں کئی طریقے مروی
ہیں اور مجھے کوئی بھی حدیث معلوم نہیں، نیز آپ کے
نزدیک نماز خوف کا ہر مروی طریقہ جائز ہے اور یہ مقتدر
نوت ہے، امام اسحاق منہج فرماتے ہیں
ہم حدیث سہیل کو دیگر روایات پر ترجیح
نہیں دیتے۔ حدیث ابن مسعود میں بھی
ہے، حوٹے بن عتبہ نے حضرت تابع

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ لَا تَأْتُوا فِي
الْبَابِ عَنْ أَبِيهِمْ يَوْمَئِذٍ وَتَنْتَظِرُ أَمْرًا فَتُؤْتَى بِهِ
بِئْسَ مَسْجُودًا وَقَدْ رَوَى ابْنُ خَالٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَسَنٍ مَوْحِيَةً

کیا میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم اجازت نہیں
دیتے اس باب میں حضرت جوہر بن جریب نے جوہر بن جریب سے روایت فرمائی
بن خالد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت فرمائی کہ میں امام ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابن عمر میں صحیح ہے۔

مسجد میں تنویر منجس ہے

حضرت طارق بن عبد اللہ عماد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ترمذی میں
پر قرآن پڑھیں قرآن تنویر کے لئے اپنے پیچھے یا بائیں طرف یا
بائیں طرف کے نیچے ٹھک۔ اس باب میں حضرت جوہر
ابن عمر انس حد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طارق حسن
صحیح ہے اور علامہ اس پر معنی ہے میں نے جلد سے سنا
وہ فرماتے ہیں میں نے دیکھ کر فرماتے ہر سنا
کر رہیں بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔
عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں ابی کریم میں سے نسخہ
میں مستر اشبہ ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تنویر گناہ ہے اور اس
کا کفارہ اس کو چھپا دینا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

”سورۃ الشقاق اور سورۃ المعلق“ میں سجود

حضرت جوہر بن جریب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورۃ
الشقاق ”اور سورۃ المعلق“ کا سجدہ کیا۔

سفیان نے متعدد ماسطور سے

باب فی کراہیۃ البزاق فی المسجد

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْعُومٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ
طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّخَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَنْفُخْ مِنْ
بِئْسَ نَفْثٍ وَلَكِنْ خُذْ مَلِكًا أَوْ تَلْطَمْ شِمَاكَ أَوْ غُثَّ فَمُحِ
أَلْيَسَ رَأْيِي فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَابِ بْنِ عَمْرٍو وَآلِ
وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا طَارِقُ حَدَّثَنَا
حَسَنٌ مَوْحِيَةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِذَا خَلَّى الْفَوَازَ
سَبَّحْتَ الْجَارَ قَدْ يَقُولُ سُبْحَتُ وَكَيْفًا يَقُولُ لَوْ يَكُونُ
رَبِّي بَنِي خِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَيْفَ يَدْعُو قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْجُورٍ أَفْهَمَ أَهْلَ الْكُوفَةِ مَسْجِدَهُمْ أَلَسْكُمْ
۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ قُتَيْبَةَ
عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلِّمُوا الْبَزَاقَ فِي الْمَسْجِدِ غَرِيبٌ وَلَكِنْ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُرَوِّجٌ

باب فی السجدة فی إذا السماء انشقت

وَأَقْرَأْ بِأَسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ
عَنْ أَبِي رُوَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رِيثَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَسْمَاءِ رَبِّكَ قَرَأَ أَلَسْكُمْ أَلَسْكُمْ
۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی
میں حدیث روایت کی اور اس میں چار
تائیین ایک دوسرے سے روایت کرتے
ہیں، امام ترمذی مندرجات ہیں حدیث
ابو ہریرہ حسن صحیح ہے، اکثر علماء کا
اس پر عمل ہے اور وہ ان دونوں
محدثوں میں سجدہ کے قائل ہیں۔

مسجد انجم میں سہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم کا سورۃ فرمایا، مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور منافقوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مذاہبات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ سورۃ نجم میں سورۃ کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں منقولہ میں سورۃ نہیں ہے بلکہ بن النبی کا یہی قول ہے، پہلا قول اگرچہ صحیحان تفسیر، ابن مساک، اشعری، احمد اور شیخ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

سورة نجم کا سجدہ نہ کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو نوعم
صحبت کی لیکن آپ نے مجھ کو فرمایا۔ اے امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث زید بن ثابت صحیح ہے بعض علما نے اس کی
تادیل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت زید نے صحابہ کرام

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّجْدِيدِ فِي التَّجْمِيرِ

عَدُوٌّ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْهُمَا تَعْبِيرُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ شَكَائِي عَنْ أَبِي رَبِّ حَقِّ
عَنْهُمَا تَعْبِيرُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ شَكَائِي عَنْ أَبِي رَبِّ حَقِّ
اللَّهُ عَلَيْهِمَا سَلَامٌ فِيهَا آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَآيَاتُ كُرْنِ
قَالِمُنْ وَأَلَسْ وَفِي الْبَابِ عَيْنُ بَيْنِ مَعْرِفَةٍ وَأَيُّ هَبِيرَةٍ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى سَهْلٍ أَيْ خَتَا بِي حِينَ نَوَيْتُ مَعَهُ
وَأَعْلَلْتُ لَهُ هَذَا أَيْ عِنْدَ نَفْسِ أَهْلِ قَوْمِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِي سَوَادَةِ الدَّجَرِ فَقَالَ بَصْنُ أَهْلِ الْقَوْمِ مِنْ
أَهْلِ بِلَالِ بْنِ الْوَيْهَقِيِّ عَلَيْهِمَا سَلَامٌ وَفِيهَا آيَاتُ كُرْنِ
لِي تَعْبِيرُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ شَكَائِي عَنْ أَبِي رَبِّ حَقِّ
الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَحْسَنُ مِنْهُمَا يَقُولُ الْقَوْمُ وَلَقَدْ كُنَّا
قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاحْتَمَلَ مَا سَمِعْتُ.

بِأَيْتٍ مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِالْحَسَنَةِ قَالُوا هَذِهِ لَنَا وَبِئْسَ لَهُمُ الْقَوْمُ يَكْفُرُونَ
بِهَا وَلَئِنْ أُتُوا بِسَاءَةٍ أَوْ بَأْسٍ قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا مُنْجِلِينَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ ظَلَامٌ
كَبِيرٌ

بَابُ مَا ذَكَرَ مَعَ السُّجُودِ مِنْ الْجُلُوسِ
فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَواتِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَفْوَةَ عَنْ سَيِّدِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى الْعَجْرَ لَعَنَ فِي مُسَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ
الْبُخَارِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةٍ أَوْفَى النَّاسِ فِي
جَمَاعَةٍ شَرَفَ قَدِيمًا لَمْ يَلِدْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ
صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَقِيَّةٍ وَطَمَرَةٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيهِ تِلْكَ تِلْكَ
قَالَ الْبُخَارِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَتْ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي يُونُسَ قَالَ هُوَ قَائِدٌ
لِلْحَدِيثِ قَالَ مُتَّفَقٌ وَاسْتَمْرَ هَذَا

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد
میں بیٹھنے کی نصیحت

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے
محل پر بیٹھے رہتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب
تک مسجد میں بیٹھ کر رہنا، پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کے لئے پڑھے
مج سے اور وہ کہتا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں حضور نے تین مرتبہ
لفظ "تکبر" ادا فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
غریب ہے اس میں نے امام بخاری سے ابن ابی شیبہ کے واسطے
میں پرچھا "انہوں نے فرمایا وہ مقارب حدیث
ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں ان کا نام بدل
ہے۔

نماز میں ادر اور ادر توجہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں
دیکھتے لیکن گردن مبارک کمر پیچھے کی طرف نہیں
مڑتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے۔ دیکھنے سے غفلت بن سکتی ہے
روایت میں ان کی غصا لغت کی

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد سے
روایت ہے اس میں حدیث سابق کی طرح کے الفاظ
ہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الْإِتِّفَاقِ فِي الصَّلَاةِ

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كُوفٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَلُ فِي الصَّلَاةِ
يَمِينًا قَبْلَهَا الْأُذُنَ يَمِينًا خَلْفَهَا طَلِبًا وَقَالَ أَبُو
جَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ طَرِيفٌ وَكَانَ يَلْعَلُ وَكَانَ يَلْعَلُ وَكَانَ يَلْعَلُ
بْنُ مَسْعُودٍ فِي يَمِينِهِ

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَلُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ

السُّبُحَةُ حَقٌّ يُقَرَّرُ لَهُ .

اس کی مغفرت ہوتا ہے۔

نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی استقامت
مکمل ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے
والد سے ہدایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب امامت برپا ہے تو جب تک بچے نکلتے ہر آدمی
دیکھ کر مت کھڑے ہو۔ اس باب میں حضرت انس رضی
اللہ عنہ سے بھی ہدایت ہے کہ حدیث انس پر
محفوظ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ
منہج ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت
نے کھڑے ہو کر امام کی استقامت کو مکمل کہا ہے
بعض علماء فرماتے ہیں جب امام مسجد میں
ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ
تلاوت المسبوحۃ "پہ کھڑے ہوں۔ یہ ابن
ہشام کا قول ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ
وَهُوَ قِيَامًا عِنْدَ أَهْلِ تَارِخِ الصَّلَاةِ .
۵۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَسَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْرَأُوا حَتَّى
تَرَوْهُ خَرَجَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ
كَثِيرٌ مَحْفُوظٌ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ حَدَّثَنَا
حَسَنٌ حَدَّثَنَا وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ
الْحَبَابِ الْبَيْتَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُونَ فِيهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ
النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُوَ قِيَامًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ
فِي السُّبُحَةِ وَأَقْبَسَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقْرَأُونَ بِرَدِّهِ
الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَ
هُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ تَوْ

دعا سے پہلے حمد و ثنا اور

حمد و شریف

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز
میں تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق مظلوم رضی
اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا پڑھنے کی ہرگز گوارا نہ دیا یہی وجہ ہے کہ وہ بھی
انکھلے ہوئے رہا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سالو
تہیں کیا جائے گا "مدرستہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت
نضال بن حیدر رضی اللہ عنہ سے بھی ہدایت منقول ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ منہج ہے امام
احمد بن حنبل نے بھی بن آدم سے یہ حدیث منقول ہدایت
کی ہے۔

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي التَّنْبِيْهِ عَلَى الْإِمَامِ وَالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ التَّلَاوَةِ
۵۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْرَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُوَيْلَحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ أَمَّنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُؤْيُوكُ وَ
عَمَّا مَعَهُ لَمْ نَجِدْ لَهُ أَمَّا بِالشَّامِ عَلَى هَذِهِ مَقَرَّةُ
الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَدُّ عَوْتِ
لِنَفِيضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَفْعٍ
سَلَا نَفْعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
وَرَأَى أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ الْكَلْبِيِّ
مُحَمَّدٍ عَنْ

مسجدوں کو پاک مانند گناہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی اکرم سے اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے اور انہیں پاک گناہ رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت بشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اسی کے حکم حدیث روایت کی ہے کہ وہ یہ پہلی حدیث سے اجماع ہے۔

بشام بن عروہ نے بواسطہ والد بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے اجماع حدیث روایت کی ہے سفیان بن زنا نے بھی گھروں میں مسجد بنانے سے مراد محلوں اور قیوں میں مسجد بنانے ہے۔

رات اور دن کی نماز دودھ گھٹ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دودھ گھٹ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شاگردان شعبہ کہ حدیث ابن عمر میں اختلاف ہے بعض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد نماز کی بعض نے سورت بیان کی۔ عبد اللہ بن عمر نے بواسطہ تاج حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل مرفوع حدیث بیان کی صحیح روایت وہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گناہ کی نماز دودھ گھٹ ہے کئی ترمذی روایت سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث روایت کی جس میں دن کی نماز کو ذکر نہیں ہے۔ حضرت عبید اللہ نے بواسطہ تاج بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دودھ گھٹ اور دن کو پھر پھر گھٹ پڑھا کرتے تھے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دن اور رات (دو گنا) کی نماز دودھ گھٹ ہے امام

باب ما ذکر فی تطہیر المساجد

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَفَيْدُ بْنُ أَعْلَى عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

باب ما جاء أن صلوة الليل والنهار مثنى

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَفْشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ الْيَقِينِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَوَسَّوْهُ بِهَا أَنَّ الْمَسَاجِدَ فِي الدُّرُوكِ تُطْفَأُ وَتُطَيَّبُ.

علی بن مریم بواسطہ یحییٰ بن سعید قدس سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم حدیث حدیث پر حدیث ماسم کی حقیقت پہچانتے ہیں،

حدیثوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیثوں کے کپڑوں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت بھی ملتی ہے

نفل نماز میں کس قدر حرکت ہائز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے کھڑے ہونے کے بعد اپنے سر سے بند تھا آپ آگے آگے تھیلے لگاتے کہ مدانہ کہو پھر اپنی جگہ واپس تشریف لے گئے مدانہ جبکہ کباب تھا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایک رکعت میں دو سو مرتبہ پڑھنا

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں پوچھا "خیر من" یا طبرستان ہے آپ نے فرمایا تو نے اس کے بارے میں قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا بعض لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ جس جگہ کہہ کر آتے ہیں وہی جگہ پہنچ جاتے

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا ثَلَاثَ فَضْلَ حَدِيثٍ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمِنْ ذَلِكَ حَدِيثُ الْحَبَابَةِ.

ہاتھ پر گراہیہ الصلوۃ فی الحوض النہار

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى أَخْبَانِي عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ تَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِي لَحُونٌ يَنْتَابُهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَكَانَ رَوَاهُ فِي ذَلِكَ مَخْصَصًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ الشُّطْرَيْنِ

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَانِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ تَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ لِي الْبَيْتَ وَالْبَابَ عَلَيْهِمَا فَكَانَ يَقُولُ لِي كُنْ رَجُلًا مَكَارَةً فَقَصَصْتُ الْقَابَ فِي الْوُجُوهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ.

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَانِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ تَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ لِي الْبَيْتَ وَالْبَابَ عَلَيْهِمَا فَكَانَ يَقُولُ لِي كُنْ رَجُلًا مَكَارَةً فَقَصَصْتُ الْقَابَ فِي الْوُجُوهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ.

پڑھتے رہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے دو نفل مسجد میں
پڑھے ہیں۔

قبول اسلام کے وقت غسل کرنا

حضرت قیس بن مہم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ اسلام لانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
پانی اور پیو کے پھل کے ساتھ غسل کرنے کا حکم فرمایا۔
اس باب میں حضرت جوہرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے
صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حالانکہ اس پر عمل ہے وہ
اسے اچھا سمجھتے ہیں کہ جب کبھی اسلام لانے کو غسل بھی
کرتے اور کپڑے بھی دھو لے۔

بیت الخلاء میں داخل ہر سگوت بدبوسانہ پڑھنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں کی نگاہوں
حد انہوں کی شرکاءوں کے درمیان پہنچا دیتا ہے کہ
جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو
تو بسم اللہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث ضعیف ہے ہم اسے صرف اسی
طریق سے پہنچاتے ہیں اور اس کی سند
قری نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس
باب سے میں روایت ملے۔

قیامت کے دن اس است کا خاص نشان

مجدول اور طہارت کے اثرات ہونگے

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہیسی

لَوْ حَفَا الْأَجْرَةُ فَبَيْنَ هَذِهِ الْأَعْرَابِ خَلَالَهُ أَتَى لَيْقَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْلَى لَمْ يَكُنْ يَرَى بَعْدَهُ تَعْقِبُ رِبِ
فِي الْمَسْجِدِ.

باب ۱۱ فی الاغتسل عند ما یسلم الرجل

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَخْرُومٍ
كَتَبَ عَلَيْنَا عَنْ الْأَخْبَرِ الصَّابِرِ عَنْ خَبِيرَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْجَانٍ أَنَّ أُمَّهُ كَانَتْ تَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ لَا يَكُنْ حُكْمًا لِأَمِينٍ هَذَا الْمَرْجُوءُ الْعَقْلُ عَلَيْهِ
بَعْدَ أَهْلِ الْجَاهِ لَا تَسْجُدُ رَجُلًا إِذَا اسْتَمَّ أَنْ
يُقْتَبَلَ وَيُغْتَسَلُ فِيهَا.

باب ۱۲ مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي مَحْوِلِ الْخَلَاءِ

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسْبٍ الرَّامِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا
بْنُ بَكْرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الصَّغَانِيُّ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ
حَبِيبٍ وَهُوَ يَقُولُ فِي مَنْ أَمَّا إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَخَلْدَتِ بَيْنَ أَمْرِ
إِلَّا وَجَلَّ أَحَدُهُمْ الْقَلْبَ أَنْ يَكُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا
أَبْرَأَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ يَرْوَاهُ هَذَا الْأَمِينُ هَذَا
الْوَجْهَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِي بِذَلِكَ وَكَذَلِكَ وَفِيهِمْ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذَا.

باب ۱۳ مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي مَحْوِلِ الْخَلَاءِ

أَكْبَرُ الشُّجُودِ وَالظُّلُومِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ مَسْرُوقٌ أَخْبَرَنِي وَأَخْبَرَنِي يَزِيدُ

بُنَا خَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْبَغِي يَوْمًا لَيْسَ يَسْتُرُكَ مِنْ شَيْءٍ وَتُحَاجُّونَ مِنَ الْمَوْتِ قَالَ الْبُرَيْثِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرَّحَ بِهِ يَرْبُوعٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ

امت قیامت کے دن کھدوں کی جگہ سے روشنی اور دھڑکی وجہ سے پہنچ گھیاں ہر کی ۔ اور افسانہ وضو چمک دہر ہوں گے (امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ یعنی عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے صحیح حسن طریق ہے ۔

بَابٌ مَلَّاسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الظُّلْمِ
۵۹۰۔ حَدَّثَنَا هَذَا زَيْنُ الْعَبْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَرَأْتَ فِي صَلَاتِكَ إِذَا تَلَّعْتَ وَأَبُو الشَّيْخِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُ

دھڑکی رائیں افسانہ سے ابتدا کرنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دھڑکتے ، کھنکھاتے اور طہین مہلک پہنچتے وقت رہیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے ۔ ابو شعباہ کا نام سلیم بن اسود کا بانی ہے امام ترمذی سند اسے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بَابٌ فِي كَيْفَ قَدَّرَ مَا يَجْزِي مِنَ الْمَلَايِكَةِ
۵۹۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا زَيْنُ الْعَبْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَرَأْتَ فِي صَلَاتِكَ إِذَا تَلَّعْتَ وَأَبُو الشَّيْخِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُ

دھڑکی رائیں افسانہ سے ابتدا کرنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دھڑکتے ، کھنکھاتے اور طہین مہلک پہنچتے وقت رہیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے ۔ ابو شعباہ کا نام سلیم بن اسود کا بانی ہے امام ترمذی سند اسے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بَابٌ مَلَّاسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الظُّلْمِ
۵۹۲۔ حَدَّثَنَا هَذَا زَيْنُ الْعَبْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَرَأْتَ فِي صَلَاتِكَ إِذَا تَلَّعْتَ وَأَبُو الشَّيْخِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُ

دھڑکی رائیں افسانہ سے ابتدا کرنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دھڑکتے ، کھنکھاتے اور طہین مہلک پہنچتے وقت رہیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے ۔ ابو شعباہ کا نام سلیم بن اسود کا بانی ہے امام ترمذی سند اسے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَدَّ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ

حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

۶۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَا هَارُوتُ بْنُ حَبِيبٍ
الطَّلَبِيُّ نَحْنُ الْقُحَيْشِيُّ بْنُ نَيْلٍ وَبْنُ أَسَمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ بَنِي عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلُمَّ عَلَيْكُمْ
مِنْ اسْتِفَادَ مَا لَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ
وَلِيَّ الْبَابِ عَنْ سَيِّدِي بَنِي نَهْلَانَ .

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبَغْدَادِيُّ
نَا الْوُكْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
هَلُمَّ زَكَاةَ زَيْمٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ جَدَّ رَبِّهِ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ نَا
أَسَمٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَدَعَاهُ الْوُكْبَ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ
وَالْحَبَشِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْفُوقًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ زَيْدٍ بَزَاءُ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ ضَعُفًا أَخْبَرَهُ
بْنُ حَبِيبٍ وَحَدَّثَنَا بَنُو الْمَوْدُبِيِّ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ
وَهُوَ يُدْعَى الْأَنْطَلِ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ جَدِّهِ أَحْمَدُ
الْحَبَشِيُّ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا زَكَاةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ
حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَبِّهِ يَقُولُ مَا لَيْلَى بْنُ أَنَسٍ وَ
الْبَغْدَادِيُّ قَا حَمْدُ بْنُ حَبِيبٍ قَا سَخُو وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ إِذَا كَانَ رَعْنَدَ لَا مَالٍ لِيَجِبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ فَذَلِكَ
الزَّكَاةُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رَعْنَدَ بَوَاحُ الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ
مَالٌ لِيَجِبَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ
عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنْ اسْتَفَادَ مَا لَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ
الْحَوْلُ فَزَكَاةُ بَنِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَعَ مَالِ الْبَدَنِ
وَجَبَتْ لَهُ الزَّكَاةُ فِيهِمْ يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْقُشَيْرِيُّ وَأَهْلُ
الْكُوفَةِ .

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى السَّالِمِينَ جَزِيَّةٌ

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى السَّالِمِينَ جَزِيَّةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا میں نے
ان مائل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ واجب
نہیں۔ اس باب میں حضرت سر بنبت نبیان رضی اللہ عنہا
سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مائل پر اس پر زکوۃ واجب
نہیں جب تک تک ایک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے
یہ حدیث پہلی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے۔ امام
ترمذی مستدریساتے ہیں اسے ایوب، مسند الشریعہ
کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ تابع حضرت
ابن عمر سے سوات روایت کیا ہے عبد الرحمن بن
زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے امام احمد بن
حنبل، علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء حدیث
سے اسے ضعیف کہا ہے امام یحییٰ بن القطیب
مشہور صحابہ کرام سے مروی ہے کہ مائل مشہور
ال پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ نہیں۔ ایک
بن النسل، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہ اللہ
کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر اس کے
پس ایسا مال ہو جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اس
میں بھی زکوۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے طارہ کوئی مدد
مائل نہیں جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ
واجب نہ ہوگی اگر لیل زکوۃ پہلے پہنچے ہے کہ حال میں ہوگا تو
پہلے گزرنے سے پہلے زکوۃ بھی دینی ہوگی لیکن اگر لیل زکوۃ پہنچے

مسلمانوں پر جزیہ نہیں

نزیب کے بیٹے ہیں، عمرو بن شعیب بواسطہ
خالہ اپنے دادا سے مرزوا روایت کرتے
ہیں، کہ زکوٰۃ میں زکوٰۃ ہے اس کی
سند میں کلام ہے عمار کا اس مسئلے میں،
اقتلاں ہے بعض صحابہ اور تابعین کے
نزدیک سونے اور چاندی کے زکوٰۃ میں
زکوٰۃ ہے صفیان ثرمذی، اور عبد اللہ بن مبارک
کامی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں ابن عمر
ماتشہ، طاہر بن جندبہ اور انس بن مالک رضی اللہ
عنہم بھی ہیں کے نزدیک زکوٰۃ میں زکوٰۃ
نہیں، بعض ہمیں فقہاء سے بھی بیسوطہ مروی ہے بلکہ ابن
انس، شافعی، احمد اور احمدی رحمہم اللہ کا بھی یہی حکم ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ خالہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہے کہ مدینہ میں بنی اکرم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے بن
کعبہ ہاتھوں میں سونے کے ٹکڑے اپنے فرمایا۔ کیا تم ان کی
زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا
کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے ٹکڑے پہناتے،
عرض کیے گئے: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر زکوٰۃ ادا کرو،
نام ترمذی نواتے ہیں اس حدیث کو شیخ بن مبارک نے بطور نزیب سے
ایک ہم معنی روایت کیا ہے شیخ ابی مبارک احمد بن حنبلہ اور ابن ماجہ
میں شیخ ابی بابہ میں بھی یہی حدیث مسلم کئی جگہ روایت ثبت نہیں ہے۔

سبزوں کی زکوٰۃ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ میں بنی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سبزوں کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا
سبزی سے مراد ترکاری ہے آپ نے فرمایا اس میں کچھ
نہیں، نام ترمذی نقلتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں
اور اس باب میں بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی جگہ
روایت ثابت نہیں۔ یہ حدیث معاذ بن عمار بن عوف سے بھی اکرم صلی

عین ابن ابی زبیب قال صحیحہ اسماء بنت ابی بکر
بن ابی زبیب وقد روي عن عمرو بن شعیب عن
بشیر بن خنیس عن ابن ابی شیبہ عن ابن عمر
عن ابی بن الحنفی کہ کوئی زکوٰۃ زکوٰۃ من قال لا اجعل
فعل انما فی ذلک قولہ فی بعض اهل العلم موت
اصحاب البیت صلی اللہ علیہ وسلم و انما یمنون
فی البیت زکوٰۃ ما کان من ذلک و ذلک وہو یقول
سفیان الثوری و عبد اللہ بن ابی شیبہ و قال بعض
اصحاب البیت صلی اللہ علیہ وسلم و انما ابن عمر
ما یقول و جابر بن عبد اللہ و انس بن مالک لیس فی
البیت زکوٰۃ و لکن زکوٰۃ من بعض فقہاء التابعین و انہم
یقولون ما یلک بن النیر و الشافعی و احمد و فرامی۔

۶۱۶۔ حدثنا قتیبہ بن سعید عن یحییٰ بن یزید عن حماد بن عمار
عن ابیہ عن جندبہ ان امرأۃ من اہل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی ایدیہا سوادین من ذهب
فقال لہما اتوا زکوٰۃ فقامتا لا لذلک لکن لیسوا
بالنیر و انہ علیہ وسلم اتھا بن یسیر لکن لیسوا
بن نیر فالت لکل فادیا زکوٰۃ قل لہن من ہذا حدیث
حدثنا احمد بن النضر بن عمر بن عقیب عن جندبہ
و النضر بن اشجاء و ابن یزید عن یحییٰ بن یزید
و لا ینبغی فی ہذا عن ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی۔

باب ما جاء فی زکوٰۃ الخضروات

۶۱۷۔ حدثنا یحییٰ بن خضر عن یحییٰ بن یزید
عن الحسن بن محبوب عن عبد الرحمن بن عقیب عن یحییٰ
بن طلحہ عن معاذ بن انیس عن ابی بنی صلی اللہ علیہ
و سلم یسأل عن الخضروات و عن ابی بکر عن ابی بنی
فیہا اشجاء قال لا ینبغی زکوٰۃ ہذا الحدیث لیس فیہ
و لیس فیہ زکوٰۃ الباب عن ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی۔

ابن عربیہ وسلم سے مرسل ہدایت کی ہے علامہ کا اس پر عمل ہے کہ سبزیوں میں نہ کوکا لیں امام ترمذی ہدایت ہیں حسن سے مراد ابن عمار ہے اور ان لوگوں کے نزدیک ضعیف ہے شہرہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا لیکن ابن عربیہ نے اسے ترک کیا۔

منہجی زمین کی ذکوۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زمینوں کو
بارش بعد چشموں کا پانی سیراب کرے ان میں
دسواں حصہ اللہ جنہیں رحمت و ظہیر کے پانی دیا
جائے ان میں بیسواں حصہ ہے اس باب میں
حضرت انس بن مالک، ابن عمر، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات منقول ہیں اہم ترمذی، حذافہ
ہیں یہ حدیث تھکیر بن عبد اللہ بن اشجہ، سلیمان بن
یوسف اور ہریر بن بحسبہ سے بھی مرسلہ سردی
ہے اللہ وہ اح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اللہ عام فقہاء کا
اسی پر عمل ہے۔

حضرت سلیم اپنے والد سے دعایت کرتے ہیں بنو کریم سے اللہ علیہ وسلم نے بارشِ امد چشموں سے سیراب کرنے والی زمین یا عسری زمین میں دھواں ختم مقرر فرمایا اللہ جنہیں فضل و رفیع سے پانی دیا جائے ان میں جیسا کہ حصہ ام تمذہبی قبول کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مالِ خیر کی زکوٰۃ

عمر بن شعیبؓ پہنچا لہا اپنے دادا سے رسالت

وَأَنذَارُ يَوْمِي هَذَا لَكُمْ مُرْسِي بِنِ الْخَلْعَةِ عَنِ الْيَوْمِ
الْمُحْتَمِلِ بِكُمْ مُرْسِيًا وَالْقَتْلَ عَلَى هَذَا يَوْمِ الْخَلْعِ
فِيهِمْ أَلَمْ يَكُنْ فِي الْخَطَرِ وَأَبْصَرَ قَدْ قَالَ الْيَوْمِ
وَالْخَلْعُ هُوَ الْخَلْعُ وَهُوَ خَلْعُ الْيَوْمِ
مُحْتَمِلٌ خَلْعٌ وَهُوَ خَلْعُ الْيَوْمِ الْخَلْعُ الْيَوْمِ الْخَلْعُ الْيَوْمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ مِنْهُمَا يُسْقَى

بِالْأَكْثَرِ عِلْمًا

[illegible]

١٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ تَابِعِيٌّ عَنْ أَبِي
مَرْثُومَةَ أَنَّهَا رَأَتْهُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي قُيَاسٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ يَسْرِينَ عَنْ النَّعْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
كَرِيمٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
عَلَى الْبَيْتِ الْبَيْتِ وَفِيهِمَا سُبُوحُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ
وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيهِمَا سُبُوحُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ
وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيهِمَا سُبُوحُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

۶۳۔ مُحَمَّدٌ تَمَامٌ مَعْدُودٌ لَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ

مَوْحِيًا مَّا يُؤْتِيهِ مِنْ مَّيْمَنٍ مِّنَ الْمَشْرِقِ عَنْ الْمُشْرِقِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِبُوا النَّاسَ فَقَالَ الْإِسْلَامُ دُنِيَ
يُؤْتِيَانِي مَالًا فَلَيْسَ يَحْرُفِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ حَقًّا تَأْكُلُهُ
الْفَسَادُ فَقَالَ الْإِسْلَامُ نَسِيَ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ هَذَا الْوَعْدُ
هَذَا الْوَعْدُ فِي لِسَانِهِمْ وَمَثَلُ الْإِسْلَامِ كَمَثَلِ الْوَعْدِ
يُعْتَقَلُ فِي الْوَعْدِ وَدُونَهُمْ هَذَا الْوَعْدُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ كُنْهُ
لِكُلِّ بَيْتٍ وَكُلِّ امْتَلَأَ الْوَعْدُ فِي هَذَا الْوَعْدِ
قَدْ كُنْهُ خَيْرٌ وَأَجَدُ مِنْ امْتَلَأَ الْوَعْدُ فِي هَذَا الْوَعْدِ
فِي مَالِهِ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُمْ هَمْدٌ وَكَوْنَهُمْ هَمْدٌ
فِيهِ يَكُونُ مَالُهُ وَالْوَاعِدُ وَالْوَاعِدُ وَكَوْنَهُ
حَاطَهُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ يَكُونُ مَالُ الْوَعْدِ وَكَوْنَهُ
يَكُونُ سَيِّئَاتُ الْوَعْدِ وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ
بَنِي شُعَيْبٍ هُوَ الْوَعْدُ بَنِي شُعَيْبٍ هُوَ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ
لِلْعَامِ فَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ
قَدْ كُنْهُ وَكَوْنَهُ وَكَوْنَهُ بَنِي شُعَيْبٍ هُوَ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ
لِلْعَامِ وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ تَأْكُلُهُ وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ
وَنَقِيلُ نَحْنُ يَكُونُ مَالُ الْوَعْدِ وَكَوْنَهُ بَنِي شُعَيْبٍ
عَمْرُو وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ
عَمْرُو بَنِي شُعَيْبٍ وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ الْوَعْدُ وَكَوْنَهُ

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ دیتے ہوئے
فرمایا جو کسی صاحبِ مالِ یتیم کو مال میں ہائے قرا سے پانچ
کہ اس میں تھکت کرے اور دیکھے نہ چھڑوے کہ اسے
صدقہ ہی کھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسی
طریق سے مروی ہے کہ اس کی سند میں کلام ہے کیونکہ
شعیب بن عمرو حدیث میں ضعیف ہے بعض نے یہ حدیث
براسد عمرو بن شعیب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے من ہے الخلو کے ساتھ نقل کی۔ طحا کا اس باب میں
اختلاف ہے متعدد صحابہ کرام کے نزدیک یتیم کے مال میں کھانا
ہے من صحابہ کرام میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ، ابن مسعودؓ
رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ امام اکبر، شافعی، احمد و ابی حنیفہ
راجم اللہ بھی اس کے قائل ہیں ایک جماعت کے نزدیک یتیم
کے مال میں نہ کھانا نہیں، سفین ثوری، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ
کا بھی ملک ہے عمرو بن شعوب، ابو ہریرہؓ، عمرو بن ماس کے
پڑ پڑتے ہیں کہ شعیب کو اپنے دادا ابو ہریرہؓ سے جناح حاصل
ہے نہ کی بن سعید نے حدیث عمرو بن شعیب میں کلام کیا اور فرمایا
اس کی حدیث ہمارے نزدیک گزردہ ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعیف
کی وجہ یہ ہے کہ اپنے دادا ابو ہریرہؓ بن عمرو کے پیغمبر سے
عدایت کرتے ہیں اگرچہ عمر بن عمرو بن شعیب کی حدیث کر
لیا جیسے کہ اس سے دلیل پکڑتے ہیں امام احمد و ابی حنیفہ
غیر ان ہی میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجَمْعَ جَرَحًا جَبَّارٌ
وَفِي الرِّكَائِ الْخَمْسُ

۶۶۱ - حَدَّثَنَا مُتَيْبٌ نَا الْكَلْبُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي
يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قُرَيْبَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ جَرَحًا
جَبَّارٌ وَالْمَعْدُ جَبَّارٌ مَّا يَلِيكَ جَبَّارٌ وَفِي الرِّكَائِ

ہر پاسے کا زخمِ سان ہے اور دینہ میں پانچوں
صاحب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پاسے کا زخمِ سان
ہے کان اللہ کنوڈن سان ہے اللہ دینے میں پانچوں
صاحب ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک

قَالَ رَفِئَةُ زَكْرِيَّا الْكُرُومُ وَمَا أَتَاهَا فَخْرُصٌ كَمَا يَخْرُصُ الْخَلْلُ
لُكْمٌ تَوَدَّى تَكُونُ نَارٌ يَبُيَا كَسَا تَوَدَّى تَكُونُ الْخَلْلُ عَمْرًا
قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ عَرِيبٍ فَقَدْ تَدَّى
ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا التَّحْدِيثَ عَنْ ابْنِ يُمَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَائِشَةَ قَسَمْتُ مَحْضًا أَعْلَمُ هَذَا فَكُنَا حَدِيثُ
ابْنِ جُرَيْجٍ خَيْرٌ مَخْذُوعٌ وَحَدِيثُ سَيِّدِ بْنِ سَبِيحٍ
عَنْ عُمَارٍ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم.

نخل کجھڑوں سے دی بات ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن خراب ہے ابن جریر سے اسے بواسطہ ابن
شباب احمد عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری
سے اس باب سے میں پرچا انہوں نے فرمایا حدیث ابن
جریر غیر محفوظ ہے احمد حدیث سعید بن مسیب
الح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُيُوتُ تَائِرِ بْنِ عَدُوٍّ
تَائِرِ بْنِ يَدِ بْنِ عِيَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ
مُعْتَمِدٍ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ
مُعْتَمِدٍ ابْنِ يَدِ بْنِ عَدُوٍّ رَأَى ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى
الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَأَنَّ يَدَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ خَيْرٌ بِرَجُلٍ
رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا رَأَى ابْنَ جُرَيْجٍ
حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَبُيُوتُ تَائِرِ بْنِ عَدُوٍّ وَبُيُوتُ تَائِرِ بْنِ
الْحَدَّادِ وَبُيُوتُ مُعْتَمِدٍ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ایماندہ عامل کی فضیلت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا صدقہ لینے والا ایسا اذکار
مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی
طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رافع بن خدیج
حسن ہے احمد بن حنبل بن مسعود بن سنان کے
نزدیک ضعیف ہے احمد بن اسحاق کی روایت
الح ہے۔

بَابُ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا حَنْبَلٌ عَنْ حَبِيبَةَ نَأَى لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي
الصَّدَقَةِ كَمَا لَيْسَ بِهَا قَالَ فِي الْأَبِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَوْفَرِ
سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
عَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَهُوَ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
فِي سَمْعٍ لَيْسَ بِهَا وَهَكَذَا يَقُولُ الْبَيْهَقِيُّ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ

صدقہ لینے میں عدسے تبس اندکنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
بنی کرم سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں عدسے بڑھنے
والا عدسے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابن
جریر ام سلمہ، احمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منکر ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اس
طرح سے صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان
میں کلام کیا ہے لیث بن سعد نے بھی اسی طرح کہا
ہے کہ یزید بن حبیب نے بواسطہ سعد بن سنان حضرت

أَتَيْنَ قَوْمًا يَلْبَسُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ
وَالصَّيْحُورُ يَأْتِيَانِ بِمَا سَخِبَ وَكَرِهَ الْمُتَّقُونَ وَالْفَقْرُ
كَمَا يَكُونُ عَلَى الْمُتَّقِينَ وَيُؤْنِ الْإِثْمُ كَمَا عَلَى
الْمُتَعَبِينَ إِذَا مَنَّ.

انس بن مالک سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا صحیح نام
مسلمان بن سعد ہے وہ تہذیب کرنے والا دکنے والے کی مثل
ہے اسے ملو یہ ہے تہذیب پر میلہ لگاؤ ہے بطور کسی بندہ کے پرچہ

باب ما جاء في رضى المصدق

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكَ ثَمَرُ الْمَكَّةِ فَكُلْهُ

زکوٰۃ لینے والے کو خوش رکھنا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس
زکوٰۃ لینے والا آئے تو وہ تم سے رضا مندی سے یہی
کہا ہوا۔

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
الْقَاسِمِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الطَّعْنُ أَصْحَابَ
حَبَشَةٍ مِنْهَا يَدٌ وَقَدْ ضَعُفَتْ مَجَالِدُهَا بَعْضُ أَهْلِ
الْبَيْتِ وَهُوَ رَافِعُ الْخَطِّ.

سفیان نے بواسطہ دائود، شبی حدیث جریر رضی اللہ
عنہ سے اس کے معنی معایت کی ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں شبی سے دائود کی روایت، مجاہد کی روایت کے
مقابلے میں اس سے بعض علماء نے مجاہد کو ضعیف
قرار دیا بعدہ کثیر الخطب ہے۔

باب ما جاء أن الصدقة تؤخذ من

الْأَنْفِيَاءِ وَتُعْرَضُ عَلَى الْفُقَرَاءِ
۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ أَبِي نَاصِرٍ عَنْ
يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
كَالْبِ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَتَى نَفْسًا لَمْ يَجْعَلْهَا فِي فُكْرٍ إِنَّهَا
وَلَمْ تَكُنْ كَلَامًا لَيْسَ بِمَا فَكَّرَ لِيِنْ مَتَاهُ فَرَضُوا فِي الْبَابِ
عَنْ مَنْ عَابَهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَبِيبُكَ أَيْ جَعْلِيكَ
حَبِيبُكَ حَسَنٌ خَيْرٌ.

زکوٰۃ اسراء سے لے کر غزوات کو

دی جائے

حضرت علی بن ابی حمزہ اپنے والد سے بیان کرتے
ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفقہ کربہ ہوا
ایسا اس نے ہمارے سینوں سے زکوٰۃ وصول کی کہ طریقہ
کو رہی فرماتے ہیں میں ایک قیم پوچھا اس نے مجھے بھی اس میں
سے ایک لادنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمزہ
میں غریب ہے

باب من جعل له الزكوة

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ كَثِيرٍ
عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

حضرت جعفر بن سواد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت

یہ سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے
وہ قیامت کے دن اس طرح آگیا کہ اس کا سوال اس
کے پیروں میں زعموں اور غرضوں کی صحت میں ظاہر
ہو گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کہتے ال سے غنی ہوتا ہے
تپ نے فرمایا پچاس دہم روپائی یا اس کی قیمت
کا سنا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے
یہ روایت ہے کہ ترمذی فرماتے ہیں حدیث میں سید
حسن ہے۔ شعبہ سے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن حبیہ
میں کلام کیا ہے۔

حدیث میں حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بن حبیب سے یہ حدیث روایت کی تشریح کے ساتھ احمد بن
عثمان نے کہا کاش! حکیم بن حبیب کے ساتھ کہ روایت
کرے۔ اسی پر سفیان نے اس سے کہا کیا بات ہے شعبہ
حکیم سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: اہل انیس
کرتے سفیان نے کہا میں نے زہید سے سنا انہوں نے یہ
حدیث محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے روایت کی ہے ہمارے
بعض اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ سفیان نے کہا: ابن مبارک
احمد بن اسحق رحمہ اللہ بھی اسی کے نقل ہیں کہ اگر کسی شخص کے
پاس پچاس دہم ہوں اس کے لئے اگلا جائز نہیں بعض علماء
نے حکیم بن حبیب کی حدیث پر عمل نہیں کیا اور اس میں کجائش
رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ پچاس دہم ہوں یا نیا
لیکن اسے نہایت برکت ہے کہ ہے اہم شافعی اور دیگر
فقہاء کا بھی مسلک ہے۔

کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی کریم سے اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا اپنی روایت
آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
جس بن جواد احمد بن حنبلہ بن عمار رضی اللہ عنہم سے بھی

عَنْ حَبِيبِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ لِنَفْسِهِ
وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ حَتَّى يَزِدَّهَا لَيْسَ بِمُسْتَغْنِيٍّ وَجِدَّ
طَعْمَ الْأَوْحَادِ وَالْأَوْدَادِ وَخَرَّ قَيْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا يُكْثِرُ قَالَ لَمْ يَسْأَلْ دِرْهَمًا أَوْ قَيْنَةً مَنْ لَمْ يَسْأَلْ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنٍ
حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِيهِ حُكْمٌ شَبِيهُ
فِي حُكْمِهِ بَيْنَ جَبْرِ مِنْ أَجْلِ هَذَا التَّحْيِيرِ.

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
كَاسِبِيَّاتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ صَالِحَةَ مَعْبَةَ لَوْ مَرَّ بِكُمْ
حَدَّثَكُمْ هَذَا فَقَالَ لَسَفِيَّانٌ وَمَا يَحْكُمُ كَذِبِيَّتِ
عَنْهُ شَبِيهُ هَذَا فَقَالَ لَسَفِيَّانٌ مَعْبَةَ مَعْبَةَ
يَعْقِبُ هَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْدَادُ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَوْلُ
الْشَّوْكَانِيِّ وَابْنُ الْأَثَرِ وَأَخْبَرَنَا عَنْ
قَالُوا إِذَا كَانَ مِنْكُمْ لَمْ يَسْأَلْ دِرْهَمًا أَوْ قَيْنَةً
لَهُ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْدَادُ بَعْضِ أَهْلِ الْوَحْيِ إِلَى حَبِيبِ
حَبِيبِ بْنِ جَبْرِ وَفِي هَذَا قَوْلُكَ إِذَا كَانَ
هَذَا لَمْ يَسْأَلْ دِرْهَمًا أَوْ قَيْنَةً وَهُوَ مَعْبَةَ لَمْ يَسْأَلْ
يَسْأَلُ مِنَ الْذِكْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَفِيهِ مِنْ
أَهْلِ الْوَحْيِ وَالْوَحْيِ.

باب حَاجَاءَ مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا بَشَّارٌ عَنْ اَبِيهِ
تَكْلَبِ بْنِ اَبِيهِ وَشَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
كَاسِبِيَّاتٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيهِ وَهَذَا عَنْ رِجَالٍ عَنْ يَزِيدِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمْسَلَ قَالَ صَدَقْتُ فِي نَحْنَانِ قَالَ أَبُو بَرٍّ هُوَ هَذَا
خَوِصْتُ فِي يَدِ وَصَدَقْتُ بَنِي مُؤَيَّسَ يُؤَيَّسَ وَجَدْتُهُمْ
يُذَرِّقُ الْفَرَقَ .

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا حُفَيفَةُ بْنُ سُرَّوْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ السَّعْدِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ
مَلِكٌ قَسَمَ أَنَّ الْعَشْرَةَ لِقَطْنٍ فَغَضِبَ الرَّبُّ وَ
قَدْ قَامَ وَلَيْسَ الْخَرْقُ قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَوْبِ حَسَنٍ فَرَمَ
وَمِنْ هَذِهِ الْوُجُوهُ .

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ سَمِعْتُ بَنِي السَّيِّدِ يَقُولُونَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ
مَلِكٌ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَلِكٌ قَسَمَ
بِأَنَّهُ لَقَطْنٍ فَغَضِبَ الرَّبُّ وَجَدْتُهُمْ
يُذَرِّقُ الْفَرَقَ .

آپ نے فرمایا۔ "مضان شریف میں صدقہ دینا۔" امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن
موسیٰ حرمین کے نزدیک قوی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بے شک اللہ
عزوجل نے اسے غنہ کرنا دیا اگر تاہم وہی حالت کو رد
کرتا ہے۔" امام ترمذی منسرا لے ہیں یہ حدیث
اس سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
عزوجل نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے قبل فرماتا ہے اس کے اپنے
دائے ہاتھ میں پکڑتا ہے پھر اس کے لئے بڑا مال ہے جس
کو تم میں سے کوئی ایک اپنے گھسے کے ٹکڑے کر لیتا
ہے یاں کہ ایک قرعہ پھاڑ کر لیتا ہے اس کی تصدیق
ترقیہ پاک میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا۔ "وہ اپنے بندوں کی توبہ
قبول کرتا ہے" یہ حدیث اس سے حسن غریب ہے
کہ فرماتا ہے۔ "امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حضرت
مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح سرفراہ روایت ہے، یہ
حدیث اس سے روایت ہے روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کی رضا
وہ پکڑتا ہے ہر بات اس میں دیا پکڑتا ہے کہ اس کے
کے لئے میں ملانے ہے یہ روایات بہت ہی احسان ہے
ہذا بیان ہے اس میں کسی قسم کا وہم نہ کیا جائے کہ اس کے
کیے کہ غریب مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ
بن مبارک اس طرح روایت ہے وہ فرماتے ہیں ان روایت
کو کیفیت کے بغیر ہی پڑھا لیا جاتا ہے، الی سنت و
جامعہ اس میں ہے جیسے فرقہ نے ان روایات کا انکار
کیا اور کہا یہ تفسیر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے
قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اسی صیغہ اور لفظ کا ذکر فرمایا
جیسے ان آیات کی تفسیر قادیلہ میں علم کے تفسیر کے خلاف

هَذَا جَمْعُ الْكُفْرَةِ أَهْلُ الْكُفْرِ أَنَّ الرَّجُلَ الْمَالِدَ
يَصْدُقُ كَقَوْلِهِمَا حَدَّثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا
الْصَّدَقَةُ تُبْعَلُّ بِاللَّهِ فَإِذَا ذُكِرَتْ لِيَجِبَ أَنْ
يُصْرَفَهَا إِلَى شَيْءٍ وَذَوَى سَفِينِ الْخُرْقَى وَذَوَى
بَنِي سَخَاوَةَ هَذَا الْوَحْيُ يَشْعُرُ هَبْ أَسْرَارَ عَطَا

ملک ماہارانی گراہیۃ العود فی الصدقۃ

٢٥٧ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ
عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عُمَرَ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ مَخْلُوفَ بْنِ قُرَيْشٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُتِلَ هَا
تَجَاوَزَ مَا أَرَادَ أَنْ يُشْتَرِيَهَا فَقَالَ الْبُيُوتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَعْدِي فِي مَدَنِيَّتِكَ مَا كَالِ الْبُيُوتِيِّ هَذَا حَرِيصٌ حَسَنٌ
صَاحِبُ خَيْرٍ الْعَمَلِ عَلَى هَذَا عِنْدَ النَّبِيِّ أَهْلِي الْبَيْتِ

هَذَا مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

٤٥٥
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّ دُرَّهْمَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ النَّاسَ قُلُوبًا لَمْ يَكُنْ أَعْرَابِيًّا أَعْرَابِيًّا
 قَوْلِيكَ أَتَيْتُهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ فَتَعْبَاهُ قَالَ تَعْبَاهُ
 لَوْ كَانَ يُمْشِي مَعَهُ لَمْ يَكُنْ أَعْرَابِيًّا قَوْلِيكَ
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَبِّهِ يَقُولُ أَهْلُ
 الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يُعْرَلُ إِلَى التَّيْبِ الْأَعْيَنَةِ
 فَلَمَّا جَاءَ دُرَّهْمٌ بِهَذَا جَعَلْتُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَقًّا
 بَيْنَ يَدَيْهِمْ عَزَمْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَرَّةً وَنَعَى قَوْلِي فِي مَثَرِ مَا يَقُولُ بَشَرًا

بِالْبَّ مَا جُلِيَ فِي نَفَقَةِ السَّرَّاءِ مِنْ بَيْتِ

دَوَّجِيهَا

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا هَارُوتَا بْنُ سَيَّدٍ عَنْ سَالِمٍ

اسی طریق سے معروف ہے جو مشرب جہاں مشربین کے نزدیک آتا
یہی اکثر خوار کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص صند سے چڑھ سکا
طیث ہوتا ہے تو اس کے لئے حال ہے، بعض میں دنوں کے چھوٹے
تیک ایسی چیز ہے جو میں نے مشرب قالی کے لئے دی ہے، ہندوستان ہر نیچے
بعد جب تک اگر مشرب کے لئے کسی کو بھیج دیا جائے گا، ہندوستان ہندوستان
کے ہے۔

صدقہ واپس لینا مکروہ ہے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے تعالیٰ
 کے راستے میں ایک گھوڑا سواری کے لئے ریاچارے فرشتہ ہوا کہ
 کہ خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یہ صدقہ واپس نہ لو، امام ترمذیؒ فرماتے ہیں
 یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابوالکثیر طحاویؒ اس پر
 عمل ہے۔

میتا کی طرف سے مصدقہ رشتہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میری اس عورت بڑھ چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صلہ دلوں تو کیا اسے نفی ہو جائیگا؟" آپ نے فرمایا "ہاں" (رہنمائے گرام) اس نے عرض کیا یہی ہے پاس ایک بار غیب آپ گواہ ہیں میں نے یہ باغ اس طرف سے منسلک دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور صحاح اکابر قول ہے وہ فرماتے ہیں میت کو صورت حدۃ اللہ دینا چاہیے ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ عربین دیکھ کر رد کر دیا یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل روایت کی ہے عزت کا معنی "باغ" ہے۔

بیوری کاغذ لہند کے گھر سے فروج

✓

حضرت مولانا ابلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امور اور
کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کوئی عورت، خاندان کے گھر سے اس
کی اجازت کے بغیر کہ نہ خرچ کرے نہ عریض کیا گیا۔ یا رسول اللہ
کہا ناہی ہیں اسے نکلتی کہ آپ نے فرمایا یہ ہمارے انفس
میں سے ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص،
امام اہل بیت ابی بکر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو، اسحاق بن عبد
منعم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابی امام حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت
اپنے خاندان کے گھر سے صدقہ دے تو اس کے لئے بھی
اجر ہے اور خاندان کے لئے اس کی مثل ہے خزانہ
کے لئے بھی اس کے برابر گھر کسی ایک کا ثواب دوسرے
کے ثواب میں کمی نہیں کرے گا۔ خاندان کے لئے گائے
کا اور عورت کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت
نیک نفع کے ساتھ خاندان کے گھر سے بغیر اس کا نقصان
کے صدقہ دے تو اسے خاندان کے برابر ثواب ہوگا عورت
کو اپنی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانہ کے لئے بھی اس
کے برابر ثواب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث من
صحیح ہے اور ابن عمر، ابو ہریرہ، اسحاق بن عبد اللہ
سے روایت ہوئے اپنی روایت میں مسند کا ذکر نہیں کیا۔

صدقہ فطر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم
مہر عات میں صدقہ فطر ایک صاع کھانا یا ایک صاع
جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پھل

ثُمَّ رَجَعْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّكَ لَمَّا جِئْتَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُكَ
فِي حُطْبَتِهِ عَامَ بَيْتِ الْوُجَاعِ لَيْفَ امْرَأَةٍ حَيْثُ تَأْتِي
بَيَّتِ زَوْجَهَا أَرْبَابًا ذِينَ تَحْرِمُهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا
تُعْلِمُكَ ذَلِكَ أَهْلُكَ أَمْ لَمْ يَأْتِ فِي قَلْبِكَ مِنْ مَعْبُودٍ
مَنْ لَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ وَلَا سَمَاءُ امْرَأَةٍ لَمْ تَكُنْ وَأَلَا هَرِيرَةٌ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِی حَدِیْثُ
أَبِي إِمَامَةَ حَدِیْثُ حَسَنٍ.

۶۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
نَا طَائِفَةٌ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ
يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِذَا انْصَدَقْتَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ لِقَاحِهَا كَانَ
لَهَا بِهَاجِرٍ وَالزَّوْجِ وَثَلُ ذَلِكَ وَبِالْحَاكِمِ بْنِ جَدَلٍ ذَلِكَ
وَلَوْ تَفْعَلُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ لَمُنَّا لَمْ
يَسَا كَسَبٌ وَلَقَابًا لَقَعْتُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا
حَدِیْثُ حَسَنٍ.

۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثَةَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا انْصَدَقْتَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ لِقَاحِهَا كَانَ
لَهَا بِهَاجِرٍ وَالزَّوْجِ وَثَلُ ذَلِكَ وَبِالْحَاكِمِ بْنِ جَدَلٍ ذَلِكَ
وَلَوْ تَفْعَلُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ لَمُنَّا لَمْ
يَسَا كَسَبٌ وَلَقَابًا لَقَعْتُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا حَدِیْثُ حَسَنٍ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِی حَدِیْثُ
أَبِي إِمَامَةَ حَدِیْثُ حَسَنٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۶۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثَةَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا انْصَدَقْتَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ لِقَاحِهَا كَانَ
لَهَا بِهَاجِرٍ وَالزَّوْجِ وَثَلُ ذَلِكَ وَبِالْحَاكِمِ بْنِ جَدَلٍ ذَلِكَ
وَلَوْ تَفْعَلُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ لَمُنَّا لَمْ
يَسَا كَسَبٌ وَلَقَابًا لَقَعْتُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا حَدِیْثُ حَسَنٍ

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعِمَةٌ وَالْمَعَارِئِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيْمَانًا
وَأَحْسَنَ آبَاءٍ عَزَلَهُ مَا لَقْدَامَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي
رَفَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ
مِنْ تَعْلِيلِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ
عَالِجٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَكْبَرِ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ
سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ
كَانَ الْحَسَنُ الرَّبِيعِيُّ نَافِعًا لِحَدِيثِ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ أَقْلٌ يَنْتَهِى مِنْ تَعْلِيلِ
تَعْلِيلِ تَعْلِيلِ تَعْلِيلِ تَعْلِيلِ تَعْلِيلِ تَعْلِيلِ تَعْلِيلِ
مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ عَنْ عِيْنٍ

بَابُ مَا جَاءَ وَلَا تَقْدَمُ مَوْلَى الشَّهِيرِ بِصَوْمِهِ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَابِعٌ عَنْ بَنِي سُلَيْمَانَ عَنْ
لُحْيَوْنَ عَنْ عِيْنٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدَمُوا
الشَّهِيرَةَ وَلَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ مِنْ ذَلِكَ صَوْمًا
كَانَ بِصَوْمِهِ أَحَدٌ كَرِهَ صَوْمَهُ لِرُقُوتِهِ وَأَنْطَرُوا
يُرْقُوتِهِ فَإِنْ خَشِعَ عَلَيْكُمْ فَعَدُّوا كَيْتِيْنِ ثُمَّ أَطْرَقُوا
دَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِثِي بْنِ
خِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوفُ هَذَا قَالَ
أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَرِيصٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَّخِذُوا
الرَّجُلَ بِصِيَامِهِ قُلٌّ مَحْرُومًا لِمَنْ لَمْ يَتَّخِذْ تَعْلِيلًا
وَأَنْ كَانَ تَعْلِيلُ يَوْمٍ مَوْفُورًا فَكَانَ مَوْفُورًا ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلبہ ثواب کی
نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام
کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی بیکار
میں ایمان لائے اور طلبہ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر صلاوت کرے
اس کے گذشتہ گناہ معفو ہو جائیں گے جسے یہ حدیث صحیح
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ سے ابو بکر بن عیْن
نے روایت کیا مگر اس سے پہلے صرف ابی لریق سے جاتے ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام احمد کی اس حدیث کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس سے پوچھا تو اس نے
اس حدیث سے ان کا قول نقل کیا اس کے الفاظ میں ہیں اور
ابی حدیث کے میں امام احمد کی فرماتے ہیں یہ روایت میرے
نزدیک ابو بکر بن عیْن کی روایت سے ہے۔

رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے ایک دو دن پہلے
روزہ نہ رکھو ان اگر کوئی شخص صیام دین کا روزہ رکھنا
معاذ اللہ انہی دنوں میں آجائے (تو جائز ہے)۔
چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اس باب
میں بعض دوسرے صحابہ کرام سے بھی روایت ہے مگر
میں نے اس حدیث میں ابی لریق سے روایت ہے اس کے
ہم سے صرف حدیث نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابو ہریرہ صحیح ہے اور علماء اس پر عمل سے وہ
اس بات کو کفر نہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص عظیم رمضان کی
ظاہر مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ اور
اگر کوئی شخص روزہ رکھا کرتا ہے۔ اور وہ ایسا ہی
دنوں سے اس میں ہوتا ہے تو اس میں کوئی شک
نہیں۔

اَحْمَدُ وَابْنُ شَيْبَانَ يَرْوَعَانِ قَالَ أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا
 أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَهَرُفُهُ وَشَلَّ هَذَا الْأَمْرُ حَدِيثُ أَبِي
 مُعَاوِيَةَ قَالَ قَبِيضَةُ مَا رَوَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَبُوا شَهْرَ رَمَضَانَ مَيْتُومٍ
 وَلَا يَتِيمٍ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ
 عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

ابو ہریرہ کو ہم اس طرح صرف ابو سعاد پر ہی روایت
 سے پہنچاتے ہیں۔ حج روایت وہ ہے جسے
 عمر بن عمر نے بواسطہ ابو سعاد حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے ایک یا دو دن
 پہلے روزہ رکھو۔
 یحییٰ بن کثیر سے بھی بواسطہ ابو سعاد اس طرح مروی
 ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ وَالْأَفْطَارَ لَهُ

۶۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ
 ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ جُرَيْجَةَ عَنْ ابْنِ قُبَابٍ قَالَ قَالَ لِعَلَّ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ تَمَعُّنِ
 شَهْرٍ وَلَا يَرْوَعِيهِ وَلَا تَفْطَرُوا يَوْمَ تَرَوْنَهُ كَمَا تَحَالَتْ مُعَقَّةُ
 حَبَابَةَ فَأَكْبَلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو جَرِيرَةَ حَدَّثَنَا
 قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى تَدْنِي عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

پانچویں کہ روزہ رکھنا اور عید کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شرعی سے پہلے
 روزہ نہ رکھو حالہ دیگر کہ روزہ رکھو اور دیگر کہ افطار کر دو
 اگر اس کے درمیان باطلی عالمی ہو جائیں تو نہیں (یعنی روزہ
 کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکر اور
 ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام قرطبی
 فرماتے ہیں کہ اس میں شک ہے کہ آپ سے کسی طرح منقول ہے کہ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۶۶۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا
 عَنْ أَبِي كُرَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَصْبَحْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ فِي الْبَابِ عَنْ
 عُمَرَ بْنِ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِي قُبَابٍ
 وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
 وَأَبِي هُرَيْرَةَ

مہینہ کی انیس (۲۹) دن کا ہونا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے
 ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس دن
 کے روزے کیے۔ ان دنوں کے روزوں کے متعلق میں زیادہ
 مریض رہا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ
 عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن عمر، انس
 ہاشم، ام سلمہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں
 کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کی انیس (۲۹)
 دن کا ہونا ہے۔

الْكَفَرُ يَكُونُ رِسْعًا وَخَيْرٌ مِّنْ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَمْرٍو
عَنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي آثَمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ تَمِيمٍ اَللّٰهُ
مَنَّ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ وَتَلَعْتُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ شَهْرًا قَامَ
فِي مَطَرٍ يَسْتَقْدِمُ غَيْرَتِ بَنِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اِنَّكَ الْاَبَدُ كَقَرْنِ الْاَبَدِ اِنَّكَ لَتَكُونُ كَوَيْلٍ مِّنْ قَوْلِ
اَبْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَُّرْوًى

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْقَسْبِ اِسْرَئِيلُ بْنُ اَبِي قُرَيْبٍ عَنْ يَمَالِ بْنِ جَكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ جَاءَ اَخْرَافِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا نَبِيَّ الْوَيْلُ فَقَالَ اَلَا تَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلَا تَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
قَالَ لَعَنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اَكُوْنُ فِي الْاَيَّامِ اَلَا تَقْرَأُ

هَذَا
۴۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو قُرَيْبٍ كَا حَبِيبُ الرَّثِيَّةِ عَنْ
زَادَةَ عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ نَحْوَهُ قَالَ اَبُو عَمْرٍو
عَنْ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَجُلٍ عَنْ اَبِي حَكِيمٍ وَرَوَى اَبُو ثَابِتٍ
اَلْاَوَّلِيْنَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ عَنْ جَكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَاعْتَمَدَ
اَصْحَابُ رِوَايَةٍ مِّنْهُمْ عَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ عَنْ جَكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَاعْتَمَدَ
عَنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَبْلُ شَهَادَةٍ سَمِعْتُ قَارِئًا فِي الْقِيَامِ يَقُوْلُ
اَيُّنَ الْيَوْمِ اَيُّنَ الْيَوْمِ اَيُّنَ الْيَوْمِ فَكَانَ اَمْرًا
لَا يَمْلَأُ مَرَّةً اَوْ مَرَّةً وَتَجْلِسُ لَمْ يَكُنْ اَمْلًا
الْوَيْلُ فِي الْاَوَّلِيْنَ اَيُّنَ الْيَوْمِ اَيُّنَ الْيَوْمِ اَيُّنَ الْيَوْمِ
تَجْلِسُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو طوطی سے ایک پیرا پیرا روایا دی ہیں ہر ایک کی عمر کماتی اس حدیث کا ایک حصہ دین بالا کا وہی تفسیر فرمائی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک کو پیرا پیرا کی قسم کھائی تھی؟ آپ نے فرمایا یا اللہ! میں دین کا سب سے اہم تر دین فرماتے ہیں یہ حدیث میں صحیح ہے۔

گوایا پیرا پیرا روایہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا میں نے پانچ روایتیں آپ سے فرمائی ہیں کہ گوایا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت عمر مخطّط صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کہنے لگا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا اسے ہلال! روگوں میں احسان کر دو کہ کسی روایت نہ ہوگا۔

ابو کریم نے بواسطہ میں صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سے اسی کے ہم مثل روایت ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس میں اختلاف ہے یہاں تو روایا دیئے گئے ہیں بواسطہ ساک میں صحابہ طہارت مکرر سے مرسل روایت کیا ہے اکثر اصحاب ساک نے میں سے مرسل روایت کیا ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں یہ مضائقہ ہے یہ ایک آدمی کی گواہی قبول کی جائے ابن مبارک قاضی اور احمد رحمہما اللہ اس کے قائل ہیں امام اسحاق فرماتے ہیں دو آدمیوں کی گواہی سے روزہ رکھا جائے انظار کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ اس میں دو آدمیوں کے گواہی مستحب ہوگی۔

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ شَهْرُ رَجَبٍ لَا يَنْقُصَانِ

۴۶۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالَوْنِ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَسْرِ بْنِ
الْمُقْبِلِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرُ رَجَبٍ لَا يَنْقُصَانِ تَمَضَّانِ قَدْوُ
الْحَبَلِ قَالَ أَبُو عَرِينَةَ حَدَّثْتُ أَبِي بَكْرَةَ حَدَّثْتُ
حَسَنَ وَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرُ رَجَبٍ لَا
يَنْقُصَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ مَعَانِي سَنَةٍ فَإِذَا جَاءَ
شَهْرُ رَجَبٍ وَتَمَضَّانِ وَذَا الْحَبَلِ إِنْ تَقَطَّ أَحَدُهُمَا كَرَّ
الْآخَرُ وَكَانَ الرَّاسُ مَعًا لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ وَإِنْ
كَانَ يَسْتَعَارُ عَشْرِينَ نَفَرًا مَرَّ عَيْنُ رَجَبٍ وَتَمَضَّ
مَنْهُمَا رَاسٌ يَكُونُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعَانِي سَنَةٍ وَتَمَضَّ

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلٍ بَلَدٍ رُؤْيَاهُ

۴۶۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ أَبِي خَرْمَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ
بِلْتِ الْعَالِيَةِ بَعَثَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ كَالْقَوْمِ
الشَّامِ تَقَعَّبْتِ حَلَّتْهَا فَاسْتَقَرَّ عَلَى وَكَلَدٍ
وَمَعَانٍ فَأَتَاهَا الشَّامُ قَالَ لَهَا كَيْفَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ
لَمْ يَكُنْ مِنَ التَّوْبَةِ فِي أَيْمَنِ الشَّامِ قَالَ لَيْلَةُ
نَحَابِسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتَ الْهَلَالَ
فَقُلْتُ سَابِقًا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَتَيْتَ نَاحِيَةً
لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ نَاحِيَةً الشَّامِ وَصَبَا مَوَا
وَصَبَا مَعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْكُنْ سَابِقًا لَيْلَةُ السَّنَةِ
فَلَا تَرَالِ تَسْمُو رَحْمَتِي تَكُونُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَقْرَبًا
فَقُلْتُ أَكَا ثَلَاثِينَ يَوْمًا مَعَاوِيَةَ وَصَبَا مَوَا قَالَ

عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر اپنے والد سے روایت میں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عیدوں کے مہینے رمضان
اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
مرسل بطحا واسطہ ابی بکر ابی روایت کی گئی ہے امام
احمد فرماتے ہیں اس میں اس کی کافور ہے اس سے مراد یہ
ہے ایک سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں مہینے کم
نہیں ہوتے اگر ایک کم ہوگا دوسرا پورا ہوگا امام اسحاق
فرماتے ہیں اگر دونوں مہینے اتنی اتنی کے بجا ہوں
جب بھی ناقص نہیں ہوں گے یعنی قیاب پورا
کے گا

امام اسحاق کے نزدیک یہ دونوں مہینے ایک
سال میں انہیں دونوں کے بھی ہو سکتے ہیں

ہر شہر کے لیے عید و پانچویں کی ضروری ہے

حضرت کہ ب فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت عمار
نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام
بھی فرماتے ہیں میں شام میں آیا اور اپنا کام مکمل کیا پھر شام
میں ہی متاخر رہا کچھ عید گاہیں گئے بعد کی رات کو ہمارے
رکنا پہنچے پہنچنے کے اگلے روز عید آیا مجھ سے حضرت
امام معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر ان کے طالع ہمارے
کے پاس میں بھی پوچھا میں نے پانچویں دیکھا امیر نے
عرض کیا ہم نے بعد کی شب دیکھا حضرت ابن عباس نے
فرمایا میں نے بھی شب جمعہ دیکھا ہے ۹ میں نے عرض
کیا لوگوں نے ہمارے دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر نے
نے بھی روزہ رکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا ہے لہذا ہمیں ۱۲۰

عَنْ عَائِشَةَ الْأَخْوَیْنِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَتِ سَيِّدِ بْنِ
جَعْفَرٍ الزَّیَّابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْقَطِیْنِ عَنْ
الْبُیْهَقِیِّ عَنْ أَنَسٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ
فَلْيُطَيِّرْ عَلَى تَمْرِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيُطَيِّرْ عَلَى مَا
يَأْكُلُهُ تَطْلُوسٌ - قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ -

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَيِّرُ
قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَنْ نَهَابٍ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَهَابًا
فَيُطَيِّرُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَهَابًا حَسَابًا مِنْ تَلَوِّدٍ
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۴۶ مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تَفْطِرُونَ
وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ بَرَّ وَبِئْرُ
ابْنِ السُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَعْمَدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الشَّيْقَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ
يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْكُوفِيُّ
هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْقَبُولُ وَالْفِطْرُ
مَعَ الْجَمَاعَةِ عَلَى وَجْهِ النَّاسِ

بَابُ ۴۷ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَادْبَرُ
النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۶۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَسْبِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَثْقَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے
ساتھ اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں
انیس کے ساتھ افطار کرے کھجور وہ
پاک کرنے والا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی اکرم علی الشریعہ وسلم از مغرب کی
فاز سے پہلے چند تارہ کھجوروں سے روزہ
افطار فرماتے اگر تازہ کھجوری نہ ہوتی تو
ظلم کھجوروں سے روزہ کوٹتے اگر بھی نہ ہوتی تو کھجور کا
لہجے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے۔

عید الفطر، افطار کا اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید
ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم علی الشریعہ وسلم نے فرمایا روزہ اس
دن کو ہے جب تم (سب) روزہ رکھو، عید الفطر
وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو اور عید الاضحیٰ
وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء نے
اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ انیس سے
مراد انتہائی روزہ اور افطار ہے

روزہ کوٹنے کا وقت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم علی الشریعہ وسلم نے فرمایا جب

رات آجائے، دن چلا جائے اور سوچا غروب
ہو جائے تو یہ وقت افطار ہے اس باب
میں حضرت ابن ابی ادری اور ابو سعید رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام کریمؒ فرماتے
ہیں حدیث عمرؓ صحیح ہے۔

افطار میں جلدی کرنا

حضرت امیرؓ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ
جلدی افطار کرتے رہیں، بھلائی میں رہیں اس باب
میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور اس
یہ مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں۔ امام کریمؒ فرماتے ہیں حدیث صحیح ہے
سعدؓ اس کی ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ نے
اسے اختیار فرمایا ان کے نزدیک جلدی
افطار کرنا مستحب ہے امام شافعیؒ، احمد اور
اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک
جود و جود و جود وہ ہے جو افطار میں جلدی
کرتا ہے۔

حدیث ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما نے ابو اسحاقؓ امام مالکؒ
اور امام شافعیؒ کی ہم سنی روایت نقل کی۔ امام کریمؒ
فرماتے ہیں حدیث صحیح ہے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں میں اور مسروقؓ، حضرت عائشہؓ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کیا اسے رسولؐ کی ماں یا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما بنی الخطیب قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل الليل وامر
النفار وحانت الشمس فقد افطرت وفي الباب
عن ابن ابی ادری قال ابو سعید رضی اللہ عنہما
حدیث صحیح ہے۔

بابت ما جاعنی فی تعجیل الافطار

۶۸۸۔ حدیثنا عن عبد الرحمن بن معمر
عن سفيان عن أبي حازم عن ولعبنا ابن مسيب
بقرارة عن مالك بن انس عن ابي حازم عن سفيان
ابن مسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر
وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وعائشة
عن ابن مسيب بن سعد بن عوف بن حبيب بن
الذبح عن احبنا اهلنا لعلنا احبنا النبي صلى الله
عليه وسلم فخير من سفيان بن عوف بن حبيب بن
الذبح عن احبنا اهلنا لعلنا احبنا النبي صلى الله
عليه وسلم فخير من سفيان بن عوف بن حبيب بن
الذبح عن احبنا اهلنا لعلنا احبنا النبي صلى الله

۶۸۹۔ حدیثنا عن ابن مسعود بن مویس الاعمش عن
الوليد بن مسعود عن ابي حازم عن سفيان
ابن مسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل احب
حب وحبنا لعلنا احبنا لعلنا احبنا النبي صلى الله

۶۹۰۔ حدیثنا عن عبد الرحمن بن معمر
عن سفيان عن ابي حازم عن ولعبنا ابن مسيب
بقرارة عن مالك بن انس عن ابي حازم عن سفيان
ابن مسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

۶۹۱۔ حدیثنا عن ابي حازم عن سفيان
ابن مسيب عن ابي هريرة عن ابي حازم عن سفيان
ابن مسيب عن ابي هريرة عن ابي حازم عن سفيان
ابن مسيب عن ابي هريرة عن ابي حازم عن سفيان

تَجَلَّوْنَ مِنْ أَصْحَابِ كَعْبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَدُهُمَا يُدْعِي الْفَطْرَ وَيُجْعِلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ
يُجْعِلُ الْفَطْرَ وَيُجْعِلُ الصَّلَاةَ قَالَتْ يَكْفَيْنِي
إِلَّا نَعْلَمُ مَا يُجْعِلُ الصَّلَاةَ قَالَتْ مَا عَقِدَ اللَّهُ مِنْ
مَشْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا أَصْنَعُ نَسُوءُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يُؤْمِنُ بِهَذَا حَبِيبُ حَسَنٍ
صَحِيحٌ وَالْبُخَارِيُّ أَشْمَلُ مَرْثُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُمْ فَأَنْزِلْ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُمْ فَأَنْزِلْ

باب ما جاء في تأخير الخور

۱۸۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى نَا أَبُو عَافٍ الْبُخَارِيُّ
نَا هُشَاةُ مَالِكٍ سَمِعَ ابْنَ كَثَّافَةَ عَنْ أَبِي عَافٍ
عَنْ أَبِي تَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ مِمَّنْ تَعُولُوا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ
قَسَمْتُ ثُمَّ قَسَمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَفَرُكَ أَنْ قَسَمْتُ
مُذَلِّكَ قَالَ قَدْ رَحِمْتَنِي آيَةٌ -

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا هُشَاةُ نَا فَوْكَيْمٌ عَنْ هُشَاةٍ بَنِي خُوَيْرٍ
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْ رَحِمْتَنِي آيَةٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ حَكِيمَةَ قَالَ أَبُو عَافٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ تَابِتٍ
حَدَّثَنِي حَسَنٌ صَحِيحٌ فِيهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَنْتَ جَبُّو تَأْخِيرَ الْخُورِ -

باب ما جاء في بيان الفجر

۱۸۸۳ - حَدَّثَنَا هُشَاةُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَيْهَنِيِّ عَنْ قَبِيصِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي طَالِقٍ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي طَالِقٍ قَالَ
صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا وَشَرِّعًا وَلَا
يُجْعِلُكَ تَكْرَارُكَ وَلَمْ يَكُنْ الْمَصُودُ وَكَلَّا وَشَرِّعًا وَحَسَنٌ
يَعْتَرِضُ لَكُمْ الْأَحْمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ
عَنْ أَبِي كَثَّافَةَ قَالَ أَبُو عَافٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ
حَبِيبٍ حَدَّثَنِي حَسَنٌ حَدَّثَنِي عَنْ هَذَا الرَّجُلِ وَ

کے ساتھ کراہیں سے روادی ایسے ہیں جن میں سے ایک جلدی
انظار کرتا اور جلدی ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص دیر سے
انظار کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا
اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت عبد اللہ
میں مسعود آپ نے فرمایا حضور علی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا
ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے
ہیں یہ حدیث میں گمراہی ہے اور علیہ السلام میں جلدی کرتا ہے ایک
میں حاضر ہوا لیکن کہا جاتا ہے یہ راجح ہے۔

معمری دیکھ کے کھانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بنی
کریم علی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ معمری کھا کر پھر نازکے
سے اللہ کھڑے ہوئے حضرت قتادہ فرماتے ہیں
میں نے پوچھا تو لوگوں میں کتنا رقعہ تھا؟ فرمایا

۱۸۸۴ - حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَكَيْفُ الْهَامِ عَنْ أَبِي عَافٍ الْبُخَارِيُّ
عَنْ أَبِي تَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ مِمَّنْ تَعُولُوا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ
قَسَمْتُ ثُمَّ قَسَمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَفَرُكَ أَنْ قَسَمْتُ
مُذَلِّكَ قَالَ قَدْ رَحِمْتَنِي آيَةٌ -

صبح صادق تک نیت صبر

ابو طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی کریم
علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کادہ بیڑم کو حج کاذب معمری
کھانے سے درود کے حج صرفہ حج صادق ایک کھانی
بکھتے ہو۔ اس باب میں حدیث بن عاصم، ابو ذر اور دوسرے
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے کہ وہیں امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث طلق بن علی، اس طریقی سے حسن
غریب ہے طلاق کا اس پر عمل ہے کہ وہ حج صادق
تک روزہ دار کے لیے کھانا یا حرام نہیں فرمادیتے

الْمَعْلُ عَلَى هَذَا وَعِنْدَ أَهْلِ الْوَيْلِ أَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى
النَّكَّاحِ إِذَا جُلَّ وَالْقُرْبُ حَتَّى يَكُونَ الْفَجْرُ الْآخِرُ
الْمَعْتَمَرِينَ فِيهِ يَقُولُ قَامَةُ أَهْلِ الْوَيْلِ نَا هَذَا
وَيُصْنَعُ بِنُ رَيْثِي قَالَ لَنَا فَرِيحٌ عَنْ أَبِي وَهَّابٍ
عَنْ سَرَادَةَ بْنِ حُطَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلُمُ
مِنْ سَحَابٍ كَرَأْدَانِ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ السَّطِيفُ
وَلَكِنَّ الْفَجْرَ السَّطِيفُ فِي الْإِمَامِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَرَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْرِيدِ فِي الْغَيْبَةِ
لِلصَّائِمِ

۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ
عَنْ بَنِي عَمْرِو قَالَ وَثَّقَ ابْنُ أَبِي قَتِيبَةَ عَنْ مَحَبِّ بْنِ
الْمُعَبَّرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ الْيَتِيمَ صَلَّى
أَمْلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَفَّيْتُمْ قُلُوبَ الرُّبُوبِ فَافْعَلُوا
بِهِ تَلْسِيسٌ وَلَوْ حَاجَةً بِأَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ فَشَرَابَهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ
حَرَّمَ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ -

۱۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ
وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَكْنَبٍ عَنْ أَكْرِ بْنِ مَرْثَدَةَ
أَنَّ الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا
فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
أَبِي جَهْمٍ وَعُمَرَ بْنِ الْكَأَسِ وَالْمُرِّيَّ بْنَ
سَابِرَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ عَجْوَ وَآدِيَّ الدُّمَّحَاءَ
كَانَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ حَتَّى صَحَّحَهُ

عام طار کھنکا قول سے ہے بناو اور پوسٹ بن بیسی
بواسطہ دیکھ، ابو بلال اور سوادہ بن سنان
سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بلال کی اذان اور حج بلاشبہ نہیں کھنکے
سے دو روکے اپنے آسمان کے کاروں میں بیسی
کھنکے فرما رکھ ملوک کے وقت رک جاؤ
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
ہے

روزہ دار کا غیبت کرنا مکنت گناہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کھنکے جوٹ ہوگا اور اس پر عمل کرنا دھوکہ
اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوٹنے کی کوئی
ماہیت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث صحیح ہے

سحری کھانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانا کر دیکھو
سحری میں برکت ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبد اللہ، ابن عباس، عمرو
بن العاص، عمار بن یاسر، عقبہ بن عبد المطلب اور
ابو دردادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس صحیح ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

قَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ قَوْلُ
مَا بَيْنَ يَمِينِي وَمَا بَيْنَ يَمِينِي أَهْلُ الْكِتَابِ أَكْثَرُ النَّاسِ
۶۸۷. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَوْسَى
بْنِ عَمِيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عَمِيْرٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَلِكَ قَوْلًا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ حَسَنُ بْنُ صَوْبَةَ وَهَلْ وَهَلْ
يَقُولُونَ مَوْسَى بْنُ عَمِيْنٍ وَهَلْ الْعِرَاقِي يَقُولُونَ مَوْسَى
ابْنُ حَلِيٍّ وَهَلْ مَوْسَى بْنُ عَمِيْنٍ وَهَلْ تَبَايَرُ الْكُتُبُ

باب ۸۸۷ ما جاء في كراهية الصوم في السفر

۶۸۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عَمِيْرٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ مَوْسَى
ابْنِ عَمِيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
هَذَا قَوْلُهُمْ لَكُمْ مَرَحٌ بَلَدٌ كَرَامٌ الْكَلْبِيُّ وَهَلْ
الْكَاسُ مَعَهُ يُقِيلُ لَهُ أَنَّ الْكَاسَ شَيْءٌ عَلَيْهِمْ الْوَيْلُ
فَإِنَّ الْكَاسَ يَكْفُرُونَ بَيْنَمَا قَعَلَتْ قَدَّ عَايَتْهُ قَدَّ قَدَّ
مَا وَبَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالْكَاسُ يَكْفُرُونَ الْبَيْتُ
فَأَطْعَمَهُمْ مَعَهُمْ مَرَّ بَعْدَهُمْ قَبْلَهُ أَنْ تَأْمَنَ
مَعَهُمْ فَكَانَ أَوْ لَوْ كَانَ الْقَصَاةُ وَهَلِ الْكَاسُ عَنْ كَعْبٍ
ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عَمِيْرٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ مَوْسَى
ابْنِ عَمِيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْإِسْلَامِ
الْقِيَامُ فِي السَّفَرِ فَانْتَفَتَ أَهْلُ الْوَلَدِ فِي السَّفَرِ
فِي السَّفَرِ لَمْ يَأْمُرُوا بِهَذَا الْوَلَدِ مَعَ أَهْلِيهِمْ فِي السَّفَرِ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَيْرُهُمْ أَنْ يَنْظُرَ فِي السَّفَرِ
أَفْضَلُ شَيْءٍ تَأْمُرُ بِهِ عَلَيْهِمُ الْإِحَادَةُ ذَا صَامٍ فِي
السَّفَرِ فَاحْتَبَاكَ أَحْمَدُ عَرَسَتْ حَقَّ الْوَلَدِ فِي السَّفَرِ وَقَالَ
بَعْضُ أَهْلِي الْوَلَدِ مَعَ أَهْلِيهِمْ فِي السَّفَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَهَلْ تَأْمُرُ بِهِمْ فَهَلْ تَأْمُرُ بِهِمْ

آپ نے فرمایا ہر اسے جس نے کتاب کے روزوں کے درمیان
صرف عری کھانے کو فرماتا ہے تمام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
ہم سے قیاسی ہے بواسطہ بیٹھ، موسیٰ بن علی، علی،
ابو قیس موسیٰ عمرو بن العاص، عمرو بن العاص، عمرو بن العاص
کی یہ حدیث صحیح ہے اہل صحیحہ میں موسیٰ
بن علی اور اہل عراق موسیٰ بن علی کہتے ہیں
اور یہ موسیٰ بن علی بن رباح بن علی

سفر میں روزہ نہ رکھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی کرم علی اللہ
عہ وسلم حج کے سال اگر کوئی کی طرف چلے آپ سے روزہ
رکھا اور نہ رکھا آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب مقام کراہ
غیر مسجد پہنچے تو عرض کیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ
آپ کے فعل کے منکر ہیں آپ نے صبر کے بعد ہائی کا ایک سال
مکہ گزشتہ فرمایا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے میں بعض
لوگوں نے اظہار کر دیا اور بعض نے سکے رکھا آپ تک خبر
پہنچی کہ بعض لوگ روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ باطل ہیں
ہیں اس واسطے کہ حضرت کعب بن ماسم، ابن عباس اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث جابر بن کرم سے بنی کرم علی اللہ عہ وسلم
یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا غریب روزہ رکھنا کوئی
نہی نہیں سفر میں روزہ رکھنے کے واسطے میں علماء کے مختلف اقوال
ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کی روایت ہے کہ سفر میں غفلت
الفضل ہے یہاں تک بعض علماء کے نزدیک سفر میں روزہ
رکھا تو دوبارہ رکھنا پڑے گا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ
نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند فرمایا بعض صحابہ کرام
سفر میں روزہ رکھنے کی عادت ہو اور
سکے تو اچھا ہے اور نہ ہی افضل ہے اگر اظہار کرے تو بھی

نہ جھوٹے تھے بلکہ ان کا تکریم تھا کہ میں نے قہریت ۔
پائی اور روزہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا اور جس
نے کزوری کے باعث درگھا اس نے بھی اچھا کیا امام
قرنی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے ۔

مجاہد کے لیے افطار کی اجازت

مصر عن ابی سعید نے حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ
روزہ نہ کھنے کے متعلق پوچھا تو ابوہریرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے ایک حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرہ و منان میں روزہ نہ رکھنے کے غرور و ہول دیکھا کہ
میں نے ان دونوں میں روزہ نہ رکھا اس باب میں حضرت ابو سعید رضی
اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث صحیحہ
نصف اس کا تعلق ہے بھائی ابی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض عزرات میں روزہ نہ کھنے
کی اجازت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم صنف حدیث
مروی ہے کہ آپ نے دشمن سے مقابلہ کے وقت ان کے چہرہ
دیکھا۔ بعض علماء کو بھی لگتا ہے۔

عالمی ادارہٴ ذریعہ طلبہ والی عورت کو اظہار
کی اجازت

جتو جب اللہ نے کعب کے ایک لڑکے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
 عنہ کو فرمایا کہ اے کعب! اللہ نے تمہارے شکوے تمہاری قوم پر لڑنے
 کی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کھانا تناول فرما
 رہے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ جو بھادو اور کھاؤ میں نے عرض
 کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا کہ قریب آؤ میں تمہیں روزے سے
 (یا روزہ دار) کا مسئلہ بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر سے کوئی غناز
 اور عمارت و دو چرخہ نہ لے لی ہے روزہ لیا روزہ سے اوصاف فرما
 دیے ہیں ۱۱ مضمون نے دونوں کے لیے فرمایا ایک
 کے لیے مضمون میری جان پر میں نے مضمون کے کلمے میں سے

الْمُطَرِّفُ فَلَا يَجِدُ الْمُطَرِّفَ عَلَى الْقَبَائِرِ وَلَا الْقَبْرَ عَلَى
الْمُطَرِّفِ وَلَا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ دَهَبَ ثَدْيُكَ لَمْ يَهْتَسِبْ
مَنْ دَهَبَ دُخَانُكَ فَانْطَرَحَ حَسَنٌ قَالَ أَبُو بَرْصَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَوْجِيزٌ

باب ما جاء في الرخصة للحارب في القطار

وَكَانَ كَمَا قُتِبَتْهُ مَا بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
 عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ
 سَأَلَ عَنْ الْقُرْآنِ فِي الْكُتُبِ فَقَالَ ابْنُ مَرْثُومٍ كَمَا
 قَالَ حَقَّقًا مَعَ نَسَبِ الشُّعْبِ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَعْبَانِ الْخُرُوجَيْنِ يَوْمَ مَدْيَنَ الْفَتْحِ فَابْصُرْ فِيهَا
 قَوْلَ الْكَلْبِ قَوْلَ ابْنِ جَبْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ
 لَا يَرْجُوهُ إِلَّا مَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
 عَنِ الشُّعْبِ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِالْخُرُوجِ
 كَزَوْدٍ فَغَزَاهَا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ
 هَذَا أَنَّهُ لَمْ يَخَفْ فِي الْأَنْفَادِ عُنْدَ ذَلِكَ الْوَقْتِ
 يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْقِيقِ فِي الْإِسْلَامِ
لِلْحَبَشِيِّ وَالْمُرْجِعِ -

[illegible]

الَّتِي مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الدُّعَى أَطْفَرَتْ
فَتَحْتَمِلُ عَلَيْهِ خُذَّةً فَأَطْرَقَهُ أَهْلُكَ يَحْتَمِلُ
هَذَا مَعَانٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَى
مَنْ قَدَّمَ عَلَيْهَا وَهَذَا أَنْجَلُ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى
الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أَطْفَرَتْ الدُّعَى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَةً قَالَ الرَّجُلُ مَا أَجِدُ نَفَرًا
يَلْبِسُونَا فَقَالَ لَكُمْ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذَّةً
فَأَطْرَقَهُ أَهْلُكَ لَيْتَ الْكَفَّارَةُ إِنَّمَا يَكُونُ
بَعْدَ الْقَضَاءِ عَنْ قَوْلِهِ وَاحْتَارَ الشَّافِعِيُّ لَيْسَ كَانَ
مَلَى وَفِي هَذَا الْكَلَامِ لَا كَلَّةَ فَتَحْتَ الْكَفَّارَةَ مَعَهُ
فَمَلَى مَا مَلَكَ يَوْمًا كَفَرًا

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا روزه تو لوٹنے والے کو کھجوریں دیتے تھے
یہ علم ہوتا کہ یہ سب لوگ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ پر تنگ
سنانی کا احتمال رکھتا ہے یہ ممکن احتمال ہے کہ کفارہ مرت
اسی ہے جسے طاقت ہو اور یہ شخص کفارہ کی ادائیگی پر
قادر نہ تھا جب آپ نے اسے کھجوریں عطا فرما کر ان کا
مالک بنا دیا تو اس نے عرض کی ہم سے زیادہ کئی قاصد نہیں
آپ نے فرمایا ہے جاؤ اور لے لیتے گھر والوں کو کھلاؤ کیونکہ
کفارہ اس وقت ہے جب اپنی ضروریات سے راضی ہو امام شافعی
کے نزدیک سہ ماہیہ بات ہے کہ اس قسم کا آدمی خود کھائے اور
کفارہ اس کے ذریعہ ہو گا جب سے طاقت ہو کفارہ ادا کر دے

فہذا احادیث کے نزدیک جان بوجہ کر کھانے پینے سے بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں (مترجم)

روزہ دار کیلئے سواک کا حکم

حضرت حاکم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار روزہ کی حالت میں
سواک کرتے دیکھا ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث حاکم بن محمد صحیح ہے اور مطاوعہ اس پر عمل سے ان
کے نزدیک روزہ دار کے لیے سواک کرنے میں کوئی
ترجیح نہیں البتہ بعض علماء کے نزدیک ترک کوئی سے لوطا کی
طہر اولی کے اہل حصی سواک کرنا مکروہ ہے امام شافعی
کے نزدیک دن کے اول و آخر میں کوئی کراہت نہیں امام
احمد اور سحاق رحمہما اللہ کے نزدیک دن کے آخر میں سواک
کرنا مکروہ ہے۔

روزہ دار کا سُرمہ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

باب ۴۹۷ مَا جَاءَ فِي التَّيَاقُوتِ لِلصَّائِمِ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ الرَّحْمَنِيُّ بْنُ
مَقْدُومٍ نَاسِئَاتٍ عَنْ حَامِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رِبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُضِفُ وَبَسُوهُ
وَكُفِّرُوا بِمَعْرُوفِ الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ بَرَّيْتُنِي
حَدِيثُ عَامِرٍ عَنْ رِبِيعَةَ حَدِيثُ حَسٍّ وَأَعْمَلُ عَلَى
هَذَا جُنَّاهُ الْوَلَدُ لَا يَرُودُ بِالتَّيَاقُوتِ لِلصَّائِمِ
بِالتَّيَاقُوتِ الرَّكْبَةُ وَكَيْفَ مَا لَمْ يَلْزَمُوا لَكِ آخِرَ الْكَلَامِ
وَلَكِنَّ الشَّافِعِيَّ بِالتَّيَاقُوتِ بِأَوَّلِ الْكَلَامِ
فَإِذَا رَفَعَهُ مَوْجِدَةً أَحْتَفَتْ فَرَامَتْهُ التَّيَاقُوتُ آخِرَ
الْكَلَامِ

باب ۴۹۸ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْمَلِيِّ عَنْ قَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ
ابْنِ عَمِيَّةٍ كَأَنَّهُ مَوْجِدَةً عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ مَالِكٍ قَالَ

نَبَاهُ وَنَبَاهُ إِلَى الْبَيْتِ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْتَكُونُ
 حَيْثُ أَتَاكُمْ قَوْلًا مَا يُمْرُكُمْ قَالُوا لَمْ يَكُنْ فِي الْبَابِ عَنْ
 آتِي الْمَلِكِ قَالَ نَبَاهُ حَيْثُ آتَى حَيْثُ اسْتَأْذَنَ
 لَيْسَ بِالْقُرْبَى وَلَا يَبْعَثُ عَنْ الْبَيْتِ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ الْبَابُ ثَمَّ قَوْلًا يَحْتَكَ بِحُجَّتِكَ
 وَأَتَاكَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُفْلِ لِأَمْرٍ كَرِهَهُ
 فِي هَيْئَتِهِمْ وَقَوْلُ سَيِّئَاتٍ وَابْنُ الْبَارِئِ وَابْنُ
 قُرَيْشٍ وَبَعْضُ بَعْضٍ أَهْلُ الْوَلَدِ فِي الْكُفْلِ
 بِالْمَلِكِ وَبَعْضُ قَوْلٍ الْبَابِ

میری آنکھیں دکھتی تھیں کیا میں سر سر لگا سکتا ہوں بیگم کی طرز
 دہر ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں لگا سکتے ہیں اس باب
 میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول
 ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اس کی سند قوی
 نہیں اور اس باب میں حضرت علی اللہ علیہ السلام کے واسطے سے
 کوئی روایت نہیں اور اگر ضعیف ہے مگر وہ اس کے لیے
 سر سر لگانے کے واسطے میں علماء کا استحکام ہے بعض کے نزدیک
 مکروہ ہے سفیان ثوری کا بیان ہے کہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی
 قول ہے بعض علماء کے نزدیک بہت ہی اہم شایع اور مشہور ہے کہ

حالت روزہ میں بوسہ لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی اکرم علی
 اللہ علیہ وسلم باہر سلطان میں بوسہ کیا کرتے تھے۔ اس باب
 میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابو سعید، ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 اس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں
 امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ صحیحہ کی ہے صحابہ کرام
 اور تابعین کا حالت روزہ میں بوسہ لینے کے واسطے میں
 اختلاف ہے بعض صحابہ کرام نے بوسہ کو بوسہ لینے کی
 اہازت دی لیکن جو ان کو اہازت نہیں دی اس ذریعے سے
 کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے۔ یہاں حضرت ابن عمر
 کے نزدیک سخت سخت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بوسہ
 لینے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔ روزہ نہیں ٹوٹتا
 لہذا انہیں پر کٹر دل ہو تو بوسہ سے بچ سکتے ہیں اور اگر
 نفس پر قابو نہ ہو تو بوسہ کرنے تاکہ روزہ محفوظ
 رہے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا
 یہی قول ہے۔

حالت روزہ میں مباشرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اکرم علی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء في القبلة للصائم

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ خَدَّادٍ وَمُتَيْبَةَ قَالَا أَتَى الْأَخْطَبِي
 بَنِي يَثْرِبَ مِنْ عِدَّةِ مَنْ عَنِ رَجُلٍ مِمَّنْ تَرْتَابَةُ
 أَنَّ الْبَيْتَ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْتَبِذُ فِي شَفْرِ
 الطَّيْرِ فِي الْبَابِ مَنْ عَمَرَ مِنَ الْخَطِّابِ فَطَلَعَهُ وَ
 لَمْ يَكُنْ يَسْتَبْطِئُ وَلَا يَسْتَبْطِئُ وَلَا يَسْتَبْطِئُ وَلَا يَسْتَبْطِئُ
 قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ
 رَافِعٍ أَنَّ أَهْلَ الْوَلَدِ مِنَ أَهْلِ الْبَيْتِ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ فِي الْقِبْلَةِ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ
 أَنَّ الْبَيْتَ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْتَبِذُ فِي شَفْرِ
 الطَّيْرِ فِي الْبَابِ مَنْ عَمَرَ مِنَ الْخَطِّابِ فَطَلَعَهُ وَ
 لَمْ يَكُنْ يَسْتَبْطِئُ وَلَا يَسْتَبْطِئُ وَلَا يَسْتَبْطِئُ وَلَا يَسْتَبْطِئُ
 قَالَ أَبُو عِيسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ
 رَافِعٍ أَنَّ أَهْلَ الْوَلَدِ مِنَ أَهْلِ الْبَيْتِ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ فِي الْقِبْلَةِ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ

باب ما جاء في مباشرت

عَنْ سَعْدِ بْنِ خَدَّادٍ وَمُتَيْبَةَ قَالَا أَتَى الْأَخْطَبِي

بِهِ أَنْبَأَ بِهِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ جَائِزٌ
فِي كَلِّهِ وَالْحَرْبُ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشُّهُرِ أَنْ يُفْتَنَ
صَامَ الشُّهُرَ كُلَّهَا وَيُقَالُ قَامَ فَلَانٌ لَيْلَةً أَجْمَعًا
وَلَعَلَّهُ تَعْنِي مَا اسْتَقْبَلَ بِغَيْرِ أَهْلٍ كَلَّ ابْنُ الْمُبَارَكِ
قَدْ دُخِيَ بِلَا حُدُودٍ مَشْقُوقِينَ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يُصْرَمُ أَكْثَرَ الشُّهُرِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَكْرَارِ صِيَةِ الصَّوْمِ فِي
الرُّصُوفِ الْبَاقِيَةِ مِنْ شَعْبَانَ لِحُلِّ رَمَضَانَ

۱۷۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَزِيزِيُّ بْنُ حَفْصٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
مُحَرَّرَةً حَتَّى تَصِيَّعَ لَا تَعْرِضُوا لَدُونِ هَذَا الرَّجُلِ
عَنِ هَذَا اللَّفْظِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ جَاءَ بَعْضُ
أَهْلِ الْوَلَدِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَإِنْ دَخَلَ رَمَضَانُ
مِنْ شَعْبَانَ لَمْ يَحْدِثْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ صِيَةِ الشُّهُرِ تَعْنِي
فَقَسَمُوا كُنَا فِي مَرِيَّةٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسْلَمُ نِسْبَةً قَوْلُهُ وَهَذَا حَيْثُ قَالَ الشَّيْخُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا شَعْرَ رَمَضَانَ
يَهَيِّأُ مِرَاكُنَ يُؤَادِقُ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ
أَحَدُكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا
النُّكْرَ وَهِيَ عَلَى مَنْ يَتَّبَعُهُ الْقِيَامَ لِحُلِّ رَمَضَانَ
تَعْنِيَانِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَكْرَارِ الرُّصُوفِ مِنْ شَعْبَانَ -

۱۷۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ مِنْ شَعْبَانَ
فَلَا تَصُومُوا وَلَا تَقْرَأُوا شَعْرَ رَمَضَانَ وَلَا تَقْرَأُوا شَعْرَ رَمَضَانَ
عَنِ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَقَدْ دَلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا
النُّكْرَ وَهِيَ عَلَى مَنْ يَتَّبَعُهُ الْقِيَامَ لِحُلِّ رَمَضَانَ
تَعْنِيَانِ -

کام حرب میں ہا کر ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے
رکھے جائیں تو کیا جائے پھر اسے پینے کے روزے
رکھے کہا جائے فلاں فلاں فلاں فلاں فلاں فلاں فلاں فلاں فلاں
اس نے رات کا کھانا کھایا پھر کسی اور کام میں مشغول ہوا پھر وہ دن
مہینہ کے نزدیک دونوں صورتوں پر اتفاق ہے فرماتے ہیں اس حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ آپ پینے کے کھڑکوں روزہ رکھتے تھے -

تعلیم رمضان کیلئے شعبان کے نصف میں
روزہ رکھنا شروع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان اوجارہ
جائے تو روزہ نہ رکھو امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
الی ہریرہ صحیح ہے ہم صرف اسکا طریق سے ان الفاظ سے
جانتے ہیں یعنی مدار کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ
کوئی آدمی اول شعبان میں روزہ نہ رکھے رہا اگر وہ جب اسلام
لے کر شروع ہو تو تعلیم رمضان کے لئے روزہ رکھنا شروع
کرے یہ تاہم کہ اس کی اصل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے ایک دوسری حدیث مروی ہے - اور یہ
ایسا ایسا ہے جیسے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو اس امر کوئی اس سے
پہلے روزہ رکھنے کا مادہ تھا اور یہ روزہ ان دنوں میں آ
جائے (تو رکھ سکتے) اس حدیث میں اس بات پر دلالت
ہے کہ اگرچہ اس صورت میں ہے جب جان بوجہ کر تعلیم
رمضان کے لئے روزہ رکھے -

شعبان کی چند بہت ہی اہم بات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی
حاکم میں لگی کیا رہتی تھی کہ آپ بھرت اہل بیت میں ہیں -

محمود کا سفر

حضرت زہد بن جہد اشعریؒ نے ائمہ فہم سے روایت سے یہی
 اکرم علیؒ ائمہ طہرہ واکبر و سلم ہر بیٹے کے شریع میں تین دن
 روزہ رکھتے اور بہت کم جمعہ کے دن روزہ کا تاخیر
 فرماتے اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ رضی
 اللہ عنہما سے بھی روایات مرقوم ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
 ہیں حدیث جہد اشعریؒ میں غریب سے اہل علم کی ایک
 جماعت کے نزدیک جمعہ کا روزہ پسندیدہ ہے اور
 اسی طرح جمعہ کا روزہ مکر وہ ہے کہ نہ تو اس سے پہلے
 رکھے اور نہ ہی بعد یہ حدیث فضیل نے مام سے روایت
 روایت کی ہے۔

صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بخاری میں
 علیؑ علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جس کا دل نہ
 رکھے مگر اس سے پہلے اللہ بعد کا دل نہ رکھے۔ اسی باب
 میں حضرت علیؑ، جابر بن عبد اللہؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور جبرائیلؑ
 بنی عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی
 فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ میں صحیح ہے اور علیؑ کا اس پر عمل
 ہے اللہ کے نزدیک مگر وہ ہے کہ کوئی شخص جس کا دل نہ رکھے
 اس کے لئے عقوبت کی کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور حلیہ بند
 امام احمد اسلاف رحمہما اللہ کا یہی قصہ ہے۔

ہفت روزہ کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیر سے عداوت کو دیکھ کر بنی کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنا یا ہفتہ کے روزہ نہ رکھ کر جو تم پر فرض کیا گیا اور اگر تم میں سے کسی کو انکو پہنچا یا دروغت کی نکلاری کے سوا کچھ نہ کہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
١٦٠ سَمِعْتُ كُنَّا لَدَيْهِمْ بِمَدِينَةِ بَكْرَةَ إِذَا جَاءَ النَّاسُ مِنْ مَدِينَةٍ
مَطْلُوعًا وَهُمْ مِنْ مَدِينَةٍ أُخْرَى كَانَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ عَمَلِهِمْ عَنْ يَوْمِ
جَاءَ اللَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَدْ كَانَ
يَقْطَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَاتِي
الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصُومُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَصُومُ الْجُمُعَةَ
لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَلَدَى سَجَةٍ عَنْ حَاشِيَةٍ
هَذَا الصَّحِيحُ لَمْ يَرَوْهُ

هَاتِي مَا جَاءَ فِي كِرَامِيَّةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ
وَحَدَّةُ

٤٢٢ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعُونَ لَكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا
بِعُورٍ بَلْبَةٍ أَوْ يَجْمَعُونَ بَعْدَ رُكْنِ الْبَابِ مِنْ عَيْنِ دَجَابِرٍ
وَهَذِهِ الْأَنْدَادُ وَهِيَ حَرِيرِيَّةٌ وَأَنْسٌ وَهِيَ الْبَلْبَةُ كَقُرْبِ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْوَلَوِيَّةِ هَؤُلَاءِ
يَجْمَعُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِبَابِ دَجَابِرٍ أَوْ يَجْمَعُونَ بَلْبَةً وَلَا
يَقْدِرُ عَلَيْهِ يَكُونُ أَحْمَدُ وَاسْتَقْرَأَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ التَّجْتِ

٤٣٣ مَكَاتِلُ خَاصِمِ بْنِ مَعْدَدَةَ نَاسِطَانِ بْنِ
حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَدَةَ أَنَّ
عَنْ جَبْرِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْصُرُوا ثَوْرَ النَّبِيِّ

الْأَيْمَنَ إِلَى قَرْصٍ عَلَيْهِ كُتُوبٌ لَمْ يَجِدْ بَعْدَ كُتُوبِ
لِكَ وَجِبَةِ أَفْعُو وَبِهِ فَلَمْ يَصْغُ مَا بَيْنَهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى الْكُرَاعِيَةِ فِي هَذَا أَنَّ
يُخْتَصُّ الرَّجُلُ يَوْمَ الشَّهَادَةِ بِمَا مَلَكَتْ أَلْيَمُودُ
لَعَلَّكُمْ تَقْرَأُونَ التَّائِيَةَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
وَالْعَوِيلِ

١٣٧ هـ. كذا أبو حفص عماد بن علي الفلاس
 كما عهدت له بن داود عن ثوري بن يزيد عن خالد
 ابن مقبل عن ربيعة الجرجسي عن عائشة قالت
 كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ سورة النور
 والنور في باب من حفصة قرأتها فداود
 أمامة بن زيد قال أبو حفص عن يزيد عائشة
 حدثت عن يزيد بن من هذا الوجه

٢٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ نَا أَبُو حَمْدٍ وَ
مَعَاوِيَةُ بْنُ هِكَاثٍ قَالَا نَأْتِيَانِ مِنْ مَسْجِدِ بْنِ
خَيْمَةَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْوُو مِنْ الشَّهْرِ النَّبِيِّ وَالْأَخِي
وَالْأُمِّيَّةِ وَمِنْ الشَّهْرِ الْأَخِيرِ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ
وَالْأَخْيَارُ قَالَ أَبُو بَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ
رَفِيعِ بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ
سَيِّئَاتٍ وَلَمْ يَرْوَعَهُ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدُ بْنُ قَاضِيَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَأَنْفُسٍ فَأَوْفَتْ أَنْ يَرْضَى عَنْهَا فَمَا نَصَبَتْ لَهَا
عَيْنٌ أَوْ يَنْفَرَتْ لَهَا فِي كِتَابٍ عَنِ شَيْءٍ كَوَيْفٌ

مکی پر جانے۔ امام محمدی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں گراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لیے سختی کو دن بھر عبوس نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

سومرا اور جمعرات کا روزہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی کریم جلیل اللہ علیہ و آلہ وسلم سرسوار اور معصرات کے دن کافران خیال فرماتے تھے یہاں باہدلی حضرت حفصہ ابوقحافہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملکر ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ اسی طریق سے منقول ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے ہفتہ اتھارہ روزہ پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور عبد الرحمن بن عبد اللہ نے اسے غیاثی سے غیر رفع روایت کیا ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو موار اور دھڑھرات کا حال (بارگاہِ خداوندی میں) پیش کئے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس صوفیہ میں پیش ہوں کہ میں اللہ سے بھول دوں اور تمہاری فرمائشیں اس واسطے میں عرض کروں۔

بدرجہان جمعرات کا روزہ

حضرت عید اللہ علیہ السلام فرمائی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے بنی کریم علیہ السلام کو کہہ دیا کہ تم روزہ رکھنے کے واسطے کہ پوچھا آپ نے فرمایا تجھے کھرا دہلی کا بھی تو کہہ چکی ہے پھر فرمایا یا رسول اللہ اس سے مجھے روزہ بیخبر شمال کے روزہ سے رکھو اور ہر روز اور جمعرات کا روزہ رکھو اس صورت میں کہ اگر تم نے ہر جمعہ کے روزے بھی رکھے اور کھائے پیئے بھی سبے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسلم ترمذی اس طرح ہے بعض ماوراء النہر سے بواسطہ اردن بن سلمان اور مسلم بن عید اللہ عید اللہ سے روایت کیا ہے۔

عرفہ کا روزہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بنی کریم علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمائے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ میں ہے ملا اس کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے لیکن عید اللہ عرفات میں مذکور ہے۔

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا

مخبر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بنی کریم علیہ السلام نے میدان عرفات میں روزہ انکار کیا اور کہا اہم افضل رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں دو روزہ کا ایک پیار پوچھا آپ نے اسے فرمائی اس باب میں

باب ۵۰ فاجاء فی صوم الاربعاء والخميس
۲۷۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبْدُ بْنُ هَمْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ عَبْدِوَيْه قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ رُكُوعِ نَافِلَاتِ
ابْنِ سَلَامٍ عَنْ مُبَيِّدٍ وَابْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ رُكُوعِ نَافِلَاتِ
عَنْ حَسَنٍ الدَّهْرِيِّ قَالَ لَا هَيْكَلَ عَلَيْكَ حَقَائِقُ
قَالَ فَهِيَ مَعْنَى مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي رُكُوعِ
خَمِيسٍ فَإِذَا أَتَيْتَ قَدْ جُمِعَتِ الدَّهْرُ قَدْ جُمِعَتِ
فِي الْبَابِ عَنْ حَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ
مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ
هَارُونَ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب ۵۱ فاجاء فی فضل صوم یوم عرفہ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُبَيِّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبَةَ النَّخَعِيِّ
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ خِلَاتِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ عَبْدِوَيْه الرَّمَازِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ عَرَفَةَ الْإِنِّي أَصُومُ
عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْبُرَ لِسَنَةِ الْإِنِّي نَعْدُهُ وَالسَّائِرِ
قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ
أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَفِي السَّعْبِ أَهْلُ الْوَلَدِ
يَوْمَ عَرَفَةَ وَالْعَرَفَةَ۔

باب ۵۲ ما جاء في كراهية صوم يوم

عرفہ بعرفة

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظْهَرَ بِعَرَفَةَ وَأَسَدَّ إِلَيْكَ
أَمَّا الْفَصْلُ بَيْنَهُمَا فَشَرِبَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّكَ نَبَتْ عَلَى حَيْثُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ لَا
تَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّقَابَاتِ أَنَّكَ قَالَ يَوْمَ يَخْرُجُ
عَائِشَةُ وَكَفَّاتُهَا سِتْرُ الْأَرْبَعِ حَبِيبُ اللَّهِ قَاتِلُ الْوَيْحِ
أَيُّ قَاتِلٍ يَقُولُ أَحْمَدُ قَاتِلُ شَيْءٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّحْصَةِ فِي تَرْكِ
صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَسْبَلَانِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمَ نَصْرَتِ مُحَمَّدٍ
وَبُذِّبَتْ رُكَّتُهُ نَكَاحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَمْتُ ذَلِكَ قَوْلَ مَا تَصَوَّيْتُهِ صَامَةً فَأَمَرَ النَّاسَ
بِصِيَامِهِ فَنَقَا أَكْثَرُ مِنْ نِسَائِهِ كَانَ نِعْمَانُ هُوَ
الْكُوفِيُّ ثُمَّ عَاشُورَاءَ فَمَنْ نَكَاهُ صَامَةً وَمَنْ
شَاءَ تَرَكَهُ وَبِالْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ وَنَيْبِ بْنِ
سَعْدٍ وَبِهِ يَرْوَى عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ وَنَعْمَانِيَّةَ قَالَتَا
أَبُو عَلِيٍّ قَالَ الْقَسْبَلَانِيُّ هَكَذَا رَوَيْتَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَبِيبُ بْنُ حَبِيبٍ وَكَثِيرٌ مِنْ جِهَاتٍ
عَاشُورَاءَ وَاجْتَبَاهُ لَمْ يَنْتَفِعْ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذَكَرَ
بِهِ مِنَ الْقَسْبَلَانِيِّ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَنَّ يَوْمَهُ هُوَ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَسْبَلَانِيُّ عَنْ
حَلِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ بْنِ الْأَعْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ
إِبْرَاهِيمَ بْنَ حَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِرَأْسِهِ قَوْلِي زَعَمَ فَقُلْتُ
أَخْبَرَنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَنَّ يَوْمَهُ هُوَ فَقَالَ إِذَا
قَامَتْ وَلَكَ الْمُحَرَّمُ كَامُكَ مِنْهُمَا صِيغَةً مِنْ بَيْنِ الشَّامِ
هَاتِمًا قَالَ قُلْتُ هَكَذَا كَانَ يَصْرُفُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ

دوسری روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان
کو روز عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گن ہوں گا کفار
ہے، اب میں تم میں امام احمد اور اسحاق اسی حدیث کے
قابل ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ چھوٹے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریش، زمانہ جاہلیت
میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھی یہ روزہ رکھتے تھے آپ میری جیسے تشریف لائے خدا کی
یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا جب رمضان کے روزے
فرض تھے تو صرف یہی (رمضان تکا کے) روزے فرض
رہ گئے اور عاشورہ کے روزے میں اختیار رہے دیا گیا
جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے اس باب میں حضرت
ابن مسعود، عیسیٰ بن سمرہ، جابر بن سمور، ابن عمر اور معاذ بن عمرو
اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں اس حدیث پر مدار کامل ہے اور یہ صحیح حدیث ہے
طاس کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں ہے بلکہ
رغبت اور وہ رکھے (کیونکہ اس میں فضیلت ہے)

عاشورہ کو نسا دن ہے

حکم میں امرج فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی
خدمت میں حاضر ہوا آپ باور پہلے اسے نرم کر کے کھان
تشریف فرماتے ہیں سنے عرض کیا مجھے بتائیے عاشورہ کو نسا
دن ہے؟ تاکہ میں اس کا روزہ رکھوں آپ نے فرمایا نعم
پانچ دیکھنے کے بعد لوگوں کا شمار کرتے رہو پھر فرمایا نعم کہ
روزہ رکھنے میں سے عرض کیا حضور کا عمل یہی تھا؟ آپ نے
فرمایا ہاں۔

۱۳۳۔ حَكَمْنَا قَضِيَّةً كَاخْتِادِ الْاَوَّلِيَّةِ يُؤَيِّدُنَّ حَنِ
الْحَسَنَ عَنْ اَبْنِ حَبَّابٍ قَالَ اَمْرٌ مَوْلَا اَبُو حَبَّابٍ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَطُّوْنَ اَوْ يَوْمَ اَكْبَاثِ يَوْمَ
اَبُو حَبَّابٍ حَبَّابٌ اَبْنِ حَبَّابٍ حَبَّابٌ حَبَّابٌ حَبَّابٌ
قَالَ اَلْحَقْلَقَ اَهْلُ الْاَوَّلِيَّةِ قَدْ اَمْرٌ مَوْلَا اَبُو حَبَّابٍ
بَعْضُكُمْ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ
وَيَوْمَ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ
وَالْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ
الْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے
ہیں حضرت علیؓ طہید واکہ وسلم نے ماحول یعنی دوسری طرف
کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ امام کرذی فرماتے ہیں حضرت
ابن عباسؓ کی سے عطا اکابر ماحول کے اس میں انکاف
بے سنی کے نزدیک فریضہ سے جبکہ بعض دوسری طرف
کے قائل ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی
ہے کہ فریضہ اور سورس مرم دو دنوں کا روزہ رکھنا یا دو دنوں
کی تکلیف کرو امام شافعی احمد و اسحاق رحمہم اللہ کا یہی
قول ہے۔

ذی الحجہ کے دس روزے

۱۳۴۔ حَكَمْنَا قَضِيَّةً كَاخْتِادِ الْاَوَّلِيَّةِ يُؤَيِّدُنَّ حَنِ
الْحَسَنَ عَنْ اَبْنِ حَبَّابٍ قَالَ اَمْرٌ مَوْلَا اَبُو حَبَّابٍ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَطُّوْنَ اَوْ يَوْمَ اَكْبَاثِ يَوْمَ
اَبُو حَبَّابٍ حَبَّابٌ اَبْنِ حَبَّابٍ حَبَّابٌ حَبَّابٌ حَبَّابٌ
قَالَ اَلْحَقْلَقَ اَهْلُ الْاَوَّلِيَّةِ قَدْ اَمْرٌ مَوْلَا اَبُو حَبَّابٍ
بَعْضُكُمْ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ
وَيَوْمَ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ
وَالْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ
الْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ

حوت ماحول یعنی فریضہ کی یاد دلاتے ہیں حضرت علیؓ طہید واکہ وسلم
ذی الحجہ کے پہلے دس روزہ رکھنے کے یہی ہیں جبکہ امام کرذی
فرماتے ہیں کہ دو دنوں کے ہی عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
حضرت ماحول سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
محمود امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
کے پہلے دس دنوں میں عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
محمود امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
کی عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
فرماتے ہیں کہ عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
کے دس دنوں میں عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
محمود امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

۱۳۵۔ حَكَمْنَا قَضِيَّةً كَاخْتِادِ الْاَوَّلِيَّةِ يُؤَيِّدُنَّ حَنِ
الْحَسَنَ عَنْ اَبْنِ حَبَّابٍ قَالَ اَمْرٌ مَوْلَا اَبُو حَبَّابٍ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَطُّوْنَ اَوْ يَوْمَ اَكْبَاثِ يَوْمَ
اَبُو حَبَّابٍ حَبَّابٌ اَبْنِ حَبَّابٍ حَبَّابٌ حَبَّابٌ حَبَّابٌ
قَالَ اَلْحَقْلَقَ اَهْلُ الْاَوَّلِيَّةِ قَدْ اَمْرٌ مَوْلَا اَبُو حَبَّابٍ
بَعْضُكُمْ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ
وَيَوْمَ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ اَبْنِ حَبَّابٍ
وَالْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ
الْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ يَوْمَ اَلْاَوَّلِيَّةِ

حوت ماحول یعنی فریضہ کی یاد دلاتے ہیں حضرت علیؓ طہید واکہ وسلم
ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کے یہی ہیں جبکہ امام کرذی
فرماتے ہیں کہ دو دنوں کے ہی عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
حضرت ماحول سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
محمود امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
کے پہلے دس دنوں میں عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
محمود امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
کی عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
فرماتے ہیں کہ عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
کے دس دنوں میں عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق
محمود امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق سے عطا اکابر ماحول میں امام اسحاق

أَحْبَبَ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا الْإِتِمَامِ الْعَشْرُ فَقَالَ لَا يَكْرَهُ
 اللَّهُ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 إِلَّا جَلَّ عَمْرُؤُا بِمَنْسُوبِهِ فَعَالِمٌ فَلَمْ يَزِدْ مِنْ ذَلِكَ
 شَيْئًا وَكَانَ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 بْنُ عَمْرٍو وَكَانَ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ حَبِيبٌ
 حَسَنٌ يَكْرَهُهُ

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ
 أَبِي تَاهِبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 أَبِي الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ آيَةٍ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُعْبَدَ
 لَهُ فَيُنَاسِ عَشْرُ رُوحِ الْعَبْدِ يُتَدَلَّ بِهَا مَطْلُ
 يَوْمٍ وَمِنْهَا حِمَامٌ سَنَوٌ وَفِيَّ كُلِّ لَيْلَةٍ وَمِنْهَا قِيَامٌ
 لَيْلَتُ الْقَدْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ جَرِيحٌ
 لَا كُفْرَ لَهُ وَلَا هُنَّ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ فِي أَهْلِ بَيْتِ
 النَّبِيِّ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْلُفْ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ
 فَلَمْ يَصْرُحْ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ وَشَلَّ هَذَا الْقَالَ
 فَقَدْ رَوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَلَّبِ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ مِنْ هَذَا
 بِأَنَّهُ مَا جَاءَ فِي صِيَامٍ وَسَنَوٌ آيَاتٍ مِنْ

سؤال

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَابَتٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ
 لِمَعْنَانٍ ثُمَّ أَتَاهُ بِسِتْرٍ فِي شَوْبٍ فَلَيْتَ صَبَاحُ
 الذُّهْرِ وَبِالْبَيْتِ بِي بِي وَبِالْبَيْتِ وَبِالْبَيْتِ وَبِالْبَيْتِ
 أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَبْشَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ
 أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ

آپ نے فرمایا اہل بیت کی شہادت اور وہ شخص جو اپنی جان اور
 مال کے ساتھ راہِ خدا میں لنگھ پھر ان میں سے کسی چیز کے
 ساتھ واپس نہ پھر (یعنی شہید ہو گیا) اس باب میں حضرت
 ابن عمر، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو، دربارِ رضی اللہ عنہم سے
 بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
 ابن عباس، محض غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دلوں میں رہنے والوں کے
 کی بات ہے ان میں سے کوئی دلی مشرک لگا الجہ سے زیادہ
 پسندیدہ نہیں ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے
 روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے
 برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب
 ہے ہم اسے صرف سعد بن دہلجہ بواسطہ عباس کی احادیث
 سے پہنچتے ہیں۔ امام بخاری کا احادیث سے اس حدیث
 کے باوجود میں پوچھا اگر کسی اس طریق کے طواف اطراف
 علوم و تقاضا آپ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ سے بواسطہ
 سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث
 میں مرسل کچھ مذکور ہے۔

سوال کے چھ روزے

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رمضان کے روزے
 رکھ کر پھر سوال کے چھ روزے رکھے تو مجھے
 روزوں کی عمر ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
 اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
 امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو یوسف محض غریب
 ایک جماعت کے نزدیک اس حدیث کے مطابق شاک

لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ خَيْرَ
الْعَمَلِ مِنْهُمَا طَيْبٌ حَسَنٌ أَمْ لَوْ شَرٌّ مِنْهُمَا أَوْ لَوْ خَرَجَ مِنْ
حَبْلٍ أَوْ كُنْ جَاهِلٌ وَفَوَاضِلُ الْمَقَالِدِ أَوْ خَيْرٌ
فِي الْكَلْبِ مِنْ مَعَادٍ مِنْ جَبَلٍ فَسَجِلَ بَيْنَ سَعْدٍ وَكَثَبٍ
أَبْنِ حَجْرَةٍ وَسَلَامَةَ بَيْنَ قَيْصَرٍ وَبَيْتِ بْنِ النَّصَائِيَةِ
وَأَسْرُ بَيْتِ بَيْتِ بَيْنَ مَعْبُودٍ وَالْخَصَائِيَةِ هِيَ
أَيْسَهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ خَيْرَ مَا
جَبَّ عَيْنُكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ

۴۴۰ سَعْدُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ بَقَابِ الْأَنْبَاءِ الْقَصُوفِ
عَنْ وَثَّاقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
بَابُ بَيْتِ الرِّكَابِ لَكُنْتُ مِنْكُمْ أَيْسَهُ النَّبِيِّ لَكُنْتُ كُنْتُ
وَلَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ حَسَنٌ
۴۴۱ سَعْدُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ بَقَابِ الْأَنْبَاءِ الْقَصُوفِ
عَنْ وَثَّاقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
بَابُ بَيْتِ الرِّكَابِ لَكُنْتُ مِنْكُمْ أَيْسَهُ النَّبِيِّ لَكُنْتُ كُنْتُ
وَلَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

بَابُ جَاهِلِيٍّ فِي حَقِّ الدُّنْيَا

۴۴۲ سَعْدُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ بَقَابِ الْأَنْبَاءِ الْقَصُوفِ
عَنْ وَثَّاقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
بَابُ بَيْتِ الرِّكَابِ لَكُنْتُ مِنْكُمْ أَيْسَهُ النَّبِيِّ لَكُنْتُ كُنْتُ
وَلَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ لَكُنْتُ
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَسَنٌ حَسَنٌ

کے نزدیک ملک کے فریو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تم
میں سے کوئی روزے سے ہو اور اس سے کمال پذیران ،
جدا ہائی سے میں آئے تو کہہ دے میں روزے سے کمال ہے
اس باب میں حضرت ساذ بن جبل ، اسل بن سعد ، کعب بن جحر
سلام بن قیس اور بشیر بن خصاصیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں ، بشیر کا نام زعم بن سعد ہے اور خصاصیر انکی مالکیا
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ اس طریق سے
صحیح ہے ۔

حضرت اسل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبوت میں ایک روزہ انچہ
ہر کام نیکان سے اس سے (صحت) روزہ داروں کو عطا
ہوگا جس کو روزہ سے دیر ہوگا وہ حامل ہو جائے گا اور جو
اس میں داخل ہوگا کبھی پیاسا نہ ہوگا ہم ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث صحیح ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے اللہ
خوشیاں ہیں ایک انعام کے دقت اور دوسری اسے اللہ
سے ملاقات کے دقت امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
صحیح ہے ۔

ہمیشہ روزہ رکھنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض
کیا گیا کہ رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنے والا کیسا ہے
آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی انظار
کیا ، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو ، عبداللہ بن
غیر ، عمران بن حصین اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں ، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابو قتادہ صحیح ہے ، بعض علماء کے نزدیک ہمیشہ روزہ
رکھنا مکروہ ہے ، لیکن فرماتے ہیں ہمیشہ کا روزہ اس وقت

ہا۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ آيَاتِ
التَّشْرِيقِ -

۵۲۳ سَحَّكَ لَنَا هَذَا مَا كَيْفَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ قَرَّبْتُ النَّفِيرَ
وَأَنَا مَالِكُ النَّفَرِ بَيْنَ جَيْدَتَا أَهْلِ الْإِسْلَامِ مَدِينَةٍ
أَيَّامًا أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ قَرَفَ الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَتَعَبَدَ
أَبُو هُرَيْرَةَ وَعَمِيرُ بْنُ عَبِيدَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ مَعْبُوثٍ
وَقُتَيْبَةُ بْنُ دَعَابَةَ وَفَالَسُ بْنُ دَعْبَانَ وَهَمْدَانُ بْنُ هَمْدَانَ
أَبْنُ الْعَاصِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ عَمَرَ قَالَ أَلْبَسَ عِيسَى بْنُ
عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمْعًا هَذَا الْعِلْمُ يَنْتَفِزُ فِي سَامِ آيَاتِ مَا تَشْرُقُ فِيهِ الْقُرْآنُ
وَمِنْ أَهْلِ الْبَابِ يَنْسَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ
لَا مُتَّحِقُونَ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَذَا فَتَقَرَّبُوا فِي أَلْفِ آيَاتٍ
يَصُورُ آيَاتُ مَا تَشْرُقُ فِيهِ يَقُولُ مَا لَيْسَ بَيْنَ آيَةٍ وَآيَةٍ
وَأَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ أَلْبَسَ عِيسَى وَهَذَا لَيْسَ يَقُولُ
مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ نَبَاحٍ وَهَذَا يَقُولُ يَقُولُ مَعْنَى
بْنِ حَبِيبٍ وَقَالَ سَمِعْتُ قَتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
أَمِينَ سَعِيدَ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ حَبِيبٍ لَا جُنْدٍ
أَحَدًا فِي جَعْفَرٍ مَقَرَّ أَسْمَاءَ فِي -

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت مقبرہ مامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ قربانی کا دن اور ایام تشریق وہ
۱۱ دن کے بچہ دن ہیں ہم مسلمانوں کی حیدر اور کھانسی پیچھے
دن ہیں اس باب میں حضرت علی، سعد، ابو ہریرہ، ہابر، عیسیٰ
بشر بن نیم، جبر اللہ بن جابر، انس، عمرو بن عمر، اسلمی، کعب
بن مالک، عائشہ، عمرو بن العاص اور جبر اللہ بن عمرو رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث مقبرہ مامری صحیح ہے اور علی، اسلمی، اسلمی، اسلمی
کو وہ ایام تشریق کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں البتہ بعض
صحابہ اور دو سو حضرات نے منع کرنے سے منع کیا ہذا
دی ہے اگر اسے قربانی کا جائز نہ ہو اور ذی الحجہ کے ابتدائی
دس دنوں کے روزے بھی نہیں رکھ کر وہ ایام تشریق کے
روزے رکھے، امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحم
اللہ علیہم اس سے قائل ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک
منقطع بھی ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے، مگر امام ترمذی فرماتے
ہیں اہل عراق کے نزدیک مکہ بن علی بن رباح ہے اور مصری
عمر بن عثمان بن رباح کہتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے
قیس سے سنا ہے کہ نے بیت بن سعد کے واسطے سے کوئی بن علی
کا قول نقل کیا کہ میں کسی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ میرے باب
کے نام کی نصیر کرے۔

روزہ دار کے لیے سنگی کا حکم

حضرت رافعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنگی لگانے اور گھونٹنے
دس سے دو دنوں کا روزہ ٹوٹ گیا، اس باب میں حضرت
سعد، علی، جابر بن انس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ،

ہا۲۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَجَامَةِ
لِلصَّائِمِ -

۵۲۴ سَحَّكَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لَافِعٍ الْكِنِّيُّ بِوَرَعٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍاءَ وَبِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ كَاهِلَةَ عَنْ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَاهِرٍ عَنْ
حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَاهِرٍ

• حالت میں بیٹھ گھڑی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَمَّعَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ
خَوْدُهُ مَبْلُغُهُ۔

باب ۵۲: مَا جَاءَ مِنَ الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ۔

سینکلی لکوانے کی اجازت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں
سینکلی گھڑی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وجوب
نے اس طرح جدا کارش کی حل بیان کیا۔ اسماعیل بن
ابراہیم نے بواسطہ ابوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
مرسل روایت نقل کی ماسی بنی حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کا ذکر نہیں۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں
سینکلی گھڑی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس
مقام سے صحیح ہے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُوفٍ هَمْدَانِي الْقَسْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گھر اور بیابان کے
درمیان ایک مقام پر روزے اور احرام کی حالت
میں سینکلی گھڑی۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے بعض
صحابہ کرام اور تابعین کو اس حدیث پر عمل سہو اور غلط
فہم سے سینکلی گھڑی میں کہ حدیث نہیں کہتے۔ سفیان
ثوری مائک بن انس اور امام شافعی رحمہم اللہ اس
کے قائل ہیں۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْوَدَاعِ وَهُوَ

دن رات کوزہ رکھنا

باب ۵۳: مَا جَاءَ فِي كَرِهَةِ الْوُضُوءِ فِي الصَّيَامِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُوفٍ هَمْدَانِي الْقَسْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

فَكَالْمَدِينِ الْعَادِيَةِ مَنْ سَوَّاهُ مِنْ قَوْمٍ
عَرُوبَةٍ عَنْ خُتَادٍ كَقَوْمِ آدَمَ قَالَ قَالَتْ لَوْلَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كُنَّا لَكُمْ قَالُوا وَلَا نَكُنَّ
لَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ كُفْرًا
إِنْ لَيْتِي يُكْفِرُنَّ مَنْ تَتَّبِعُونَ قَالُوا بَلَى مَنْ تَتَّبِعُونَ
أَيُّكُمْ تَتَّبِعُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ مَنْ نَرَى مِنْ أَهْلِ الْقُرَى
يَتَّبِعُونَ النَّبِيَّ وَآلَهُ قَالُوا نَتَّبِعُ النَّبِيَّ وَآلَهُ
عَدُوِّكُمْ حَسْبُكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ هَذَا عَدُوٌّ بَيْنَ أَهْلِ
الْبَيْتِ وَكُنَّا نَقُولُ فِي الْقُرْآنِ قَدْ وَدَّعْنَا عَدُوَّكُمْ
أَيُّكُمْ تَتَّبِعُونَ كَانَتْ قِيَامُكُمْ لَا تَقْرَأُونَ وَلَا تَعْبُدُونَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنُوبِ يُدْرِكُ
الْجَزْرُ وَهُوَ يُؤَيِّدُ الصَّوْمَ -

۴۵۸. حَتَّى تَنَالُوا كُنُوزَهُ قَالُوا لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْكُمْ
عَنْ يَدَيْكُمْ تَتَّبِعُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ مَنْ نَرَى مِنْ أَهْلِ الْقُرَى
يَتَّبِعُونَ النَّبِيَّ وَآلَهُ قَالُوا نَتَّبِعُ النَّبِيَّ وَآلَهُ
عَدُوِّكُمْ حَسْبُكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ هَذَا عَدُوٌّ بَيْنَ أَهْلِ
الْبَيْتِ وَكُنَّا نَقُولُ فِي الْقُرْآنِ قَدْ وَدَّعْنَا عَدُوَّكُمْ
أَيُّكُمْ تَتَّبِعُونَ كَانَتْ قِيَامُكُمْ لَا تَقْرَأُونَ وَلَا تَعْبُدُونَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنُوبِ يُدْرِكُ
الْجَزْرُ وَهُوَ يُؤَيِّدُ الصَّوْمَ -

۴۵۹. حَتَّى تَنَالُوا كُنُوزَهُ قَالُوا لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْكُمْ
عَنْ يَدَيْكُمْ تَتَّبِعُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ مَنْ نَرَى مِنْ أَهْلِ الْقُرَى
يَتَّبِعُونَ النَّبِيَّ وَآلَهُ قَالُوا نَتَّبِعُ النَّبِيَّ وَآلَهُ

علی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ان سات روزہ (صوم)
فصل اور کھور صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
صوم وصال دیکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہاری قوم کا
نہیں ہوں میرا رب مجھے کہنا کہ اپنا سہرا اس باب میں
حضرت علیؓ، ابو بکرؓ، عائشہؓ، زین عمرؓ، جابرؓ، ابو سعیدؓ
بشیر بن خصاصہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اعلیٰ، من حج سے اور
بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک صوم وصال
(دو رات بغیر افطار و عمر روزہ رکھنا مکہ ہے۔ حضرت
جبریلؑ نے فرمایا ہے میں نے آپؐ کی حدیث سے روایت کی ہے

جنبی کا روزہ

حضرت ابو بکرؓ، جبریلؑ نے فرمایا ہے کہ ہر ماہ میں ہر ماہ میں
مجھے حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ الزہراءؓ علیہما السلام
منہا نے بتایا کہ (بعض اوقات) میں کوئی عمل اللہ علیہ و آلہ
وسلمہ پرانے کے سبب حالت جنس میں ہوتے کہ کچھ حال
پھر آپؐ عمل فرما کر روزہ رکھتے تھے امام ترمذی فرماتے
تھے حدیث عائشہؓ عام سلمہؓ کی تک ہے اکثر صحابہ کرام
اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؓ، ابی حنیفہؓ
اور اسحاقؓ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض تابعین فرماتے ہیں
جب کوئی شخص حالت جنس میں ہو تو اسے تو اسے اس
روزہ کے روزے کی قضاء کرنا چاہیے یہ ہلا قول اس
ہے۔

روزہ دار کا دعوت قبول کرنا

حضرت ابو بکرؓ، جبریلؑ نے فرمایا ہے کہ ہر ماہ میں ہر ماہ میں
مجھے حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ الزہراءؓ علیہما السلام
منہا نے بتایا کہ (بعض اوقات) میں کوئی عمل اللہ علیہ و آلہ
وسلمہ پرانے کے سبب حالت جنس میں ہوتے کہ کچھ حال
پھر آپؐ عمل فرما کر روزہ رکھتے تھے امام ترمذی فرماتے
تھے حدیث عائشہؓ عام سلمہؓ کی تک ہے اکثر صحابہ کرام
اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؓ، ابی حنیفہؓ
اور اسحاقؓ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض تابعین فرماتے ہیں
جب کوئی شخص حالت جنس میں ہو تو اسے تو اسے اس
روزہ کے روزے کی قضاء کرنا چاہیے یہ ہلا قول اس
ہے۔

مُسْتَعِدِّينَ يَنْفِرُونَ عَنْ أَبِي مُرَيْقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَعَاذٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ مَهْمًا فَلْيُصَلِّ يَغْنِي الدُّعَاءَ -

٩٠ - حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاسِطِيَانُ بْنُ عَمِيَّةَ
عَنْ أَبِي الزُّبَايْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحْبَبْتُ أَحَدَكُمْ فَمَنْ
مَاتَ مِنْكُمْ فَيَقْدُرْ فِي مَائِعَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَكَلًا
الْحَدِيثَيْنِ فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
حَسَنٌ صَدُوقٌ

باب ۵۰۰ ما جاء في كراهية صوم المرأة
الأكبر أن تزوجها -

[illegible]

ہا ہے مابجہ و فی تاریخ قضاء رمضان۔

٤٧٢ حدثنا قتيبة بن سعيد قال أخبرنا عمار بن محمد عن
 الشَّيْخِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 مَا كُنْتُ أَقْبَلُ مَا يَكُونُ عَنْهُ مِنْ نَعْمَانٍ وَلَا
 نَعْمَانَ حَتَّى تَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ أَلَمْ يَكُنْ هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا
 وَقَدْ رَأَيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے
جاہاجائے اگر روزے سے ہو تو رخصتی ہو جائے
ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
اگر تم علیؑ اور علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے
کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ مدرسے
دار جو ترکہ دے گا میں روئے سے بخون۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
دو بار مذکور ہیں۔

خانہ کی اجازت کے بغیر عدت کے روزے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عورت
کا خادم جو خود بخود روئے رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا
روزہ اس کی اجازت بغیر نہ دے سکے۔ اس باب میں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ
صحیح ہے۔ ابو زناد سے بھی یہ حدیث بواسطہ موسیٰ
ابن ابو عثمان و ابو عثمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
مقبول ہے۔

قضاے رمضان میں تاخیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دھال سے پہلے رمضان کے قضا اور نوسے شہان میں رکھا کرتی تھی۔ اہم ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ کہتے ہیں میں نے سید انصاریؓ سے بھی اس سے لیا اسلمہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسکا لہنا روایت کیا ہے۔

بِأَنَّهُ مَجَاءٌ فِي قَتْلِ الصَّائِرِ إِذَا رَكَلَ
وَجَدَ -

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يُسْرُ بْنُ يَكْفَرٍ عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ يَكْفَرٍ عَنْ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا أَكَلُ يَحْيَى عَنْ الْقَاطِئِ
فَلَمَّا كُنَّا الْمَدِينَةَ قَالَ ابْنُ حَتْمٍ وَتَدْعَى شَعْبَةً
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ جَرَّحٍ أَوْ
عَلَمَةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ يَكْفَرٍ وَتَدْعَى شَعْبَةً
۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَكْفَرٍ نَا الْأَمَدِيُّ عَنْ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةً نَا يَقُولُ لَنَا
يَكْفَرُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ
أَنَّ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ يَكْفَرٍ
يَكْفَرُ مَا كُنَّا لَمْ نَكُنْ لَمْ نَكُنْ لَمْ نَكُنْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّائِرُ تَعْلِي عَنْ يَكْفَرٍ الْمَلِكُ مَا كُنَّا أَكَلُ يَحْيَى
عَنْ يَكْفَرٍ وَتَدْعَى شَعْبَةً قَالَ يَكْفَرُ
أَلَمْ يَكُنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَبِيبٌ وَهَذَا هَذَا
وَمِنْ حَدِيثِهِ طَرِيقٌ -

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَكْفَرٍ نَا يُسْرُ بْنُ يَكْفَرٍ
شَعْبَةً عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
لَيْلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ يَكْفَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
عَلِيٍّ وَتَدْعَى شَعْبَةً فَلَمَّا كُنَّا الْمَدِينَةَ قَالَ يَكْفَرُ
يَكْفَرُ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَتَدْعَى شَعْبَةً
بْنِ تَمِيمٍ الْأَمَدِيُّ -

بِأَنَّهُ مَجَاءٌ فِي قَتْلِ الصَّائِرِ إِذَا رَكَلَ
وَجَدَ -

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يُسْرُ بْنُ يَكْفَرٍ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ يَكْفَرٍ

غیر قرہ واروں میں رزہ دار کی نفیست

یعنی، اپنی سوتلی (ام حارہ) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی
ہیں کہ کرم علی اللہ علیہ واآلہ وسلم نے فرمایا جب رزہ
دار کے پاس غیر رزہ دار کا سب سے پہلی تو اس کے لئے
فرشتے دوائے رحمت کرتے ہیں اور وہی فرشتہ میں شعبہ
نے کہیں حدیث کا سلسلہ حبیب بن تميم، ابی حاتم، ابی حاتم، ابی حاتم
یعنی کرم علی اللہ علیہ واآلہ وسلم کے اس سلسلہ سنی روایت کی ہے۔

ام حارہ بنت کعب سے روایت ہے بنی پاک علی
اللہ علیہ واآلہ وسلم ان کے اہل تشریف سے ملے ام حارہ
نے کہا کہ میں کیا کر اب سے لے کر یا تو میں کافر بن گئی
میں سے دار میں تو رسول کرم علی اللہ علیہ واآلہ وسلم نے
فرمایا جب رزہ دار کے پاس پہلے لوگ پہلے کما سب سے
پہلی تو اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا مانگتے ہیں یہاں تک
کہ وہ قاضی ہو جائیں کہیں فرمایا ہاں تک کہ وہ میرے ہوا جائیں۔
ام زید کی فرماتے ہیں حدیث میں کعب سے اور
شریک کی حدیث سے اس کے

ام حارہ بنت کعب سے ایک دوسری روایت میں
اس کی نقل مرفوعاً مرفوعاً ہے۔ لیکن اس میں قاضی نے
یاسیر نے ذکر نہیں کیا۔ ام زید کی فرماتے ہیں ام حارہ
حبیب بن زید انصاری کی روایت میں۔

حائضہ پر رسول کی قضا ہے نماز کی نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم جبر و ساریت
میں ہیں میں مبتلا نہیں تھی بنی پاک علی اللہ علیہ واآلہ وسلم

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ وَشَّامِ بْنِ مَرْثَدَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ
ابْنِ قَاصِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَشَّامِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ تَعْمَرُ بْنُ هَكْدَاقٍ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ كَيْفًا
أَبُو بَكْرِ ضَعِيفٌ جَدُّ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَاصِدٌ وَابْنُ بَكْرِ
الْمَدِينِيُّ لَيْسَ بِشَيْءٍ مِنْ جَاهِلِيٍّ مِنْ عَوْنِ الْإِسْلَامِ
الْفَضْلُ بْنُ مُبَشَّرٍ وَكَانَ وَثَقٌ مِنْ هَذَا
أَقْدَمُ -

ابو بکر مدنی، ہشام بن مرثدہ اور مرثدہ، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اسے مروی روایت کیا ہے
یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ ابو بکر مدنی کا یہ حدیث
حضرت ہاشم بن جہد اشتر سے روایت کی کہ امام
فضل بن عمر سے روایت ہے اور وہ اس (ابو بکر) سے
زیادہ ثقہ اور مقدم ہیں۔

باب ما جاء في الاعتكاف

اعتكاف

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَلَانَ قَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
قَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَسْلُوبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَكَفُ الْعَشْرَ الْأَخِيرَ
مِمَّا كَانَ حَتَّى تَهْبِطَ أَلْفَةُ فَكُلَّ قِيلٍ الْهَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَكَفُ
عَشْرَةَ حَسَنٍ حَبِيبِي -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
یہی کہ امام علی اللہ علیہ السلام و سلم وصال تک ۱۰ عتکاف فرماتے
تھے آخری عشرہ میں اعتکاف پہنچاتے تھے۔ ان پہا
یہ حضرت ابی بن کعب، ابی ہریرہ، ابی سعید، انس اور
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ
عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
مَرْجَانَ عَنْ هَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَحْتَكَفَ
صَلَّى الْكَبْرَ مَرَّةً خَلْفَ مَقْعَدِهِ قَالَ الْقَوْمُ يَحْتَكَفُ
قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
هَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَكَفُ الْعَشْرَ الْأَخِيرَ
مِمَّا كَانَ حَتَّى تَهْبِطَ أَلْفَةُ فَكُلَّ قِيلٍ الْهَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَكَفُ
عَشْرَةَ حَسَنٍ حَبِيبِي -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہی کہ امام علی
علیہ السلام و سلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تھے
تو کئی بار پڑھ کر پڑھتے اعتکاف میں تشریف لے
جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے
نسیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل مروی ہے بلکہ
احد کئی دوسرے راویوں نے اسے بھی ابی سعید سے
مرسل روایت کیا ہے۔ ابی ہریرہ اور عتبان ترمذی نے
اسے بھی صحیح کہا ہے ابی سعید اور عمر و حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کیا بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے
وہ فرماتے ہیں اعتکاف کا ارادہ کرنے والا کئی بار
پڑھ کر اعتکاف کو پہنچاتا ہے۔ امام احمد بن حنبلہ

عَنْ يَحْيَى أَنَّ ابْنَيْ مَرْثَانَ سَمِعَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُؤْتِيهِمْ
أَهْلُهُ فِي الْعَشْرِ لَأَدَايِهِمْ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَدُ الرَّحْمَنِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
الْحُسَيْنِ بْنِ عُثَيْدٍ، أَخْبَدُ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ
عَارِضَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْتَنِبُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مَا يَكْتُمُهُ فِي غَيْرِهِ قَالَ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ما جاء في الصوم في الشتاء

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أَخْبَدُ الرَّحْمَنِيُّ بْنُ سَعِيدٍ
كَاسِبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هُرَيْثٍ عَنْ عَدِيٍّ
ابْنِ مُسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْفَرِيضَةُ الْبَرْدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ أَبُو
عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ الْإِسْرَاقِيُّ
ابْنُ عَمْرٍو لَمْ يَرْوِهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ الشَّيْخَانُ

باب ما جاء عن الذين يُطيقونه

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَدُ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ
ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُبَكِّرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ
ابْنِ الْأَكْثَمِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْثَمِ قَالَ لَمَّا
تَرَلْتُ وَفَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدِيَهُ طَعَامُ
وَسُكَّرٍ كَانَ مِنْ أَمْرٍ أَدْرَمْنَا أَنْ يُفْطِرُوا لَيْسَ لِي
حَشَى تَرَلْتُ الْأَيَّةَ الْفَقْرَ بَعْدَهَا فَسَخَّيْتُ قَالَ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ
يَزِيدُ مَوْلَى ابْنِ عُثَيْمٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ
الْأَكْثَمِ

انہی دس دنوں میں گھر والوں کو (مہمانوں سے
سے) اجلگئے۔ امام نزدیکی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ
میں (مہمانوں کی) جس قدر کو شمش فرماتے تھے
دوسرے دنوں میں نہ فرماتے، امام نزدیکی فرماتے
ہیں یہ حدیث غریب کی ہے۔

سر دیوں کا روزہ

حضرت عامر بن سواد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ٹھنڈی نعمت، سردیوں میں روزہ رکھنا ہے
امام نزدیکی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے
عامر بن سواد نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرظی کے
والد ہیں ان سے شہد اور فضائل نزدیکی سے
روایت کی ہے۔

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں جب آیت و علی الذین یطیقونہ
اور جنہیں طاقت نہ ہو ان پر ایک مسکین کا کھانا
خرچہ ہے (انہی کوئی قوم میں سے جو چاہتا روزہ
نہ رکھتا اور خرچہ سے دیتا یہاں تک کہ بعد والی
آیت تازی ہوئی اور اس نے اسے فطور کر دیا۔
امام نزدیکی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن کی ہے۔ نیز
ابو سعید کے بیٹے سواد بن اکوع کے لہجہ میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ
مُسْفَرًا.

۸۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَقَدْ تَوَضَّأَ لَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَقَدْ تَوَضَّأَ لَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

۸۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَقَدْ تَوَضَّأَ لَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَقَدْ تَوَضَّأَ لَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الْمَصَائِمِ.

۸۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ ثُمَّ خَرَّ يُرِيدُ مَسْفَرًا فَقَدْ تَوَضَّأَ لَمْ يَتَوَضَّأْ فَهُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

کھانا کھا کر سفر میں جاتے کا بیان

محمد بن کعب فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ شریف کے پیچھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ سفر پر جانا چاہتے تھے۔ میں نے ان کی سواری پر گواہ باہر ہوا انہوں نے سفر کا ہاس پتا اور میرا ہاس لگا کر کہا یا میں نے پوچھا یہ سنتا ہے! تو فرمایا ان سنت ہے پھر آپ سواری سے اتر گئے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت محمد بن کعب یہی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن حنفیہ سے مراد ان الیٰ کلیر مرتبی ہیں یہ فقہ ہیں اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ جہاں اللہ بڑا عزت والی ہے اور علی بن مرتبی کے والد ہیں میں نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے یعنی طحاوی اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اس طرح کے سفر پر جانے سے پہلے کھوئی اللہ کرنا ہمارے۔ لیکن لازمی طور پر اس وقت تک ہاتھ نہیں دھوئے تک شہر یا گاؤں کا دیوار سے باہر نہ ہو جائے اسحاق بن ابیہم اس کے قائل ہیں۔

روزہ دار کا تحفہ

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ چل اندھ کیٹھن ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف اس کی سند کچھ نہیں ہم اسے صرف مسند بن فریق کا اضافہ سے ملتے ہیں اور اس حدیث ضعیف ہے۔ میر بن ماری

کو عزیز ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید الفطر اس دن ہے جب لوگ روزہ افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جب لوگ قربانی کریں امام ترمذی کا فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا حدیث منکدر سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث تھی ہے انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طرح سے صحیح فریب محسوب ہے۔

الحکات نیٹھنے کے بعد باہر آنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ ہر سال رمضان شریف کے آخری عشرہ میں حکات بیٹھنے ایک سال حکات بیٹھتے تو آٹھ سال میں دن احکات بیٹھتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے صحیح فریب محسوب ہے۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں احکات سے جو احکات بیٹھ کر لہا کہنے سے پہلے اڑتے ہیں اصل فرماتے ہیں احکات توڑنے سے تھا واجب ہے انہوں نے حدیث طریف سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احکات سے باہر تشریف لائے اور پھر سوال کے دس دن احکات بیٹھتے۔ امام مالک کو یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر نذر کا احکات یا ایسا احکات جو خود اس نے اپنے اوپر واجب کیا، جو ہر شخص پر تو اس صورت میں احکات توڑنے سے

يَقَالَ عَمِيرُ بْنُ مَامُورٍ آمِينَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
مَتَى يَكُونُ۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى تَابِعِي بْنُ
الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمْدَانَ التَّنْجِيدِيِّ عَنْ
عَلِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطَرُ الْكَاسُ وَالْأَضْحَى يَوْمَ
يُضْحِي الْكَاسُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَأَلْتُ هَمْدَانَ عَنْ
لَهُ مُعَمَّدُ بْنُ التَّنْجِيدِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَلِيَّةَ قَالَتْ لَمْ
يَقُولْ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ عَلِيَّةَ قَالَتْ أَبُو جَعْفَرٍ
هَذَا أَحَدُ رِوَايَاتِ حَسَنٍ وَرَبِيبٍ صَحِيحَتُهُمْ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِكَافِ إِذَا
خَرَجَ مِنْهُ۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ تَكْفَرٍ وَنَابِئُ بْنُ عَدُوٍّ
أَبَاكَ حَمِيدُ الْقَوِيلِ عَنْ أَبِي بِنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَرِفُ مَا فِي الْفِطْرِ
الْفَقِيرِ مِنْ رَمْعَانِ كَلِمَةٍ يَكْفِي مَا مَادَا كَانَ
فِي السَّحَابِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عَشْرَ يَمِينَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
هَذَا أَحَدُ رِوَايَاتِ حَسَنٍ وَرَبِيبٍ صَحِيحَتُهُمْ مِنْ حَدِيثِ أَبِي
مَا خَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُتَعَكِّفِ إِذَا قَطَعَ
إِحْكَامَهُ قِيلَ أَنْ يَكْفِي عَنْ مَا كُنِيَ فَقَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَقْصَرُ إِحْكَامَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْفَقْرُ
وَأَحْبَبُ مَا يَحْبِبُ أَنْ يَكْفِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَرَجَ مِنْ إِحْكَامِهِ مَا خَلَفَ عَشْرَ يَمِينَ شَوَّالٍ
فَقَدْ قِيلَ مَالِكٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ
لَذَّةُ إِحْكَامٍ أَقْبَى وَأَوْجِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ

مَنْظَرًا فَتَحَرَّجَ قَتَيْسٌ صَلَبُوا شَيْئًا عِزَّانَ يَتَوَصَّلُ إِلَى
أَنْ يَجِيْبَ ذَلِكَ رُحْمًا وَنَهْيًا وَلَا يَجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ
وَقَدْ كُنَّا لَكَ فِيهِ قَالُ الْكَافِرِينَ وَكُلُّ عَمَلٍ لِحَكْمٍ
أَنْ لَا تَنْتَهِي لَهُمْ وَأَذَا مَعَلَّتْ رِيثُهُ فَتَحَرَّجَتْ مِنْهُ
فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَى الْحَبِيبِ وَالْعَمْرَدَةِ
بِالْكَافِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

باب في المنكرات يخرج بها جنة أم لا -
 ٤٨٣ - حدثنا أبو مسعود النسيبي يروي عن
 مالك بن أنس عن ابن شهاب عن عروة عن
 حمزة عن عائشة أنها قالت كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم إذا اعتكف أذهر إلى مكة
 فاعتكفه وكان لا يدركه البيت إلا جاءه من سائر
 قال أبو حمزة هذا حديث حسن صحيح قدما
 رواه غير واحد عن مالك بن أنس عن ابن
 شهاب عن عروة عن حمزة عن عائشة
 والقبض عن عروة وعمره عن عائشة
 نعمتي الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عروة
 عن حمزة عن عائشة -

[illegible]

قضاء واجب نہیں بلکہ اسے اختیار ہے امام شافعی کا
یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ عمل جس کا
شروع کرنا واجب ہے بے لازمی نہیں اگر اس کو شروع
کے توڑ دیا تو قضاء واجب نہیں البتہ اگر عمرہ
کی قضاء ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

معتقد کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
امکان کی حالت میں اپنا سر ہلک میرے قریب کرتے
اور میں نکلیں کئی اوقات صرف انسانی ضرورت کے
کے لیے نکلیں گھر میں تشریف لاتے۔ اہم تر نہ کی فرماتے ہیں
یہ حدیث منہج ہے اسی طرح کئی راویوں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب
بواسطہ مروی اور عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں اور شیخ یہ ہے کہ مروی اللہ عنہما
حضرت ام المومنین سے روایت کرتے ہیں اسی طرح
ابو یوسف بن سعید نے بواسطہ ابن شہاب مروی اللہ عنہما
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

تجربہ نے بیٹے سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ملاکار کا
پر عمل ہے کہ حکاک بیٹے نے ملاکار انسانیت و دوست کے
سے باہر چاٹا ہے۔ اس بات پر ملاکار کا اتفاق ہے کہ
قضا نے حاجت اور مشاب کے لئے ہاٹا ہے۔ بیار
پر کسی جسم کی نماز اور نماز کے لئے جانے میں ملاکار
انکاف ہے۔ بعض صاحب کرام اور تابعین کے نزدیک اگر
انکاف بیٹے وقت الن احمہ کی شرط کسی قویار پر ہے۔
جسم کی نماز اور نماز کے لئے ہاٹا ہے۔ بیار کوئی
اور اب مبارک رہ گیا۔ اٹھ کوئی قویار ہے۔ بعض ملاکار
نزدیک ہے۔ نہ منوں اکام میں کہ ملاکار فرما ہے۔ ہر ملاکار

یہی صورت تھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
اور پھر دور فاروقی کے شروع شروع میں بھی یہی حالت
تھی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی
حدیث مروی ہے یہ حدیث صحیحہ ہے نہ ہری نے بواسطہ
مردہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مروی
معاذت کی۔

ابواب موسم کا اختتام اور ابواب حج کا آغاز

ابواب الحج

مکہ مکرمہ کی عزت

ابو نعیم حدادی سے مروی ہے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا اور
وہ مکہ مکرمہ کی طرف نظر کیجے راقی اسے امیر ہجے اہانت و درم
تہ سے ایک بات بیان کر دیا میں کہ اس کی روایت حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا
دل نے یاد کیا اللہ اکمل نے یہ کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وہ بات بیان فرمائی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء
بیان کی اور پھر فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ نے کہ مکہ کو قابلِ عزت
بنایا اسے لوگوں نے قابلِ احترام نہیں بنایا کسی شخص کے لئے جو اللہ
تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ جان نہیں کہ اس میں
خرق کیا ہے۔ یاد اہل کے درخت کہنے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے دواں اقبال کی وجہ سے اس میں لڑائی کر یا کر
بکے تو اسے کہو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت
دی تھے تو اجازت نہیں دی کہ آپ نے فرمایا مجھے ایک دن تم کو
اسی وجہ سے اجازت دی۔ پھر اس کی عزت و احترام ایسے ہی
ہوئے اکی جیسی گل تھی۔ ماضی زمانہ تک یہ بات منجانب سے باور رکھ
سے پوچھا گیا پھر آپ کو عمر بن سعید نے کیا جواب دیا ۱۹ جنور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرًا عَلَى مُلْكٍ تَمَّكَانَ
الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي عِلَاقَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَصَنَدًا مِنْ
يَعْلَاقَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَطَّابِ عَنْ ذِيكَ قَدْ تَلَا
عَلَيْهِ شَرَفًا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْحَدِيثُ
أَيْضًا عَنْ الرَّحْمَنِ عَنْ حُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اخرا ابواب المصوم واول ابواب الحج

ابواب الحج

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابٌ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ.

۸۸ مَسَدَاتُ قَتَانِ قَتَبَةَ بْنِ سَعْدٍ نَا الْبَيْتُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ السَّمْعَوِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ
الْعَدَنِيِّ كُنْهٌ لِلْعَدَنِيِّ سَعْدٌ وَهُوَ بَيْتُ كَبُورَةَ
إِلَى مَكَّةَ أَتَدْنُ لَهَا أَلَيْكَ الْأَمِيرُ أَحَدٌ لَكَ مَرَكٌ
قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدْرُ
مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَرَبَا قَاتِبِي وَ
أَبْصَرْتُهُ عَيْنًا حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ
وَأَنَّهُ عَلَى مَكَّةَ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ وَلَمْ
يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِمَرءٍ يَفْرُقَ بِلِلَّهِ وَالْيَمِينِ
الْأَخِيرَ أَنْ يَتَوَكَّفَ بِهَا دَمًا أَوْ يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً
يَا أُمَّ أَحَدٌ تَرَى خَصَّ لِي قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَوْفَى بِوَعْدِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْتِ لَكَ دَمًا
أَوْ لَكَ فِي نَفْسِكَ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا
أَلَيْكَ مَكَّةَ حَرَمُهَا بِالْحَمْدِ وَلَيْسَ بِكَ الشَّاهِدُ وَالطَّائِفُ
فَقِيلَ لِي شَرِيحٌ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَنَا أَتَمُّ لَكَ

نے فرمایا اگر دسے جواب دے اسے ابو شریک، میں تجھ سے زیادہ جانتا
ہوں کہ ترمذی شریف کسی گناہ گار، غریب کو کہے جانے والے اور فقیر
کو کہے جانے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
قریہ (بے عیال کا کام) ایک فقیر کی مردی سے اس باب میں
ابو ہریرہ اندر میں جاسی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو شریک میں صحیح اور صحیح صحابی کا
نام فرمودہ ہے مردی کی بھی ہے۔ ولما قال ابن ہریرہ سے روایت
ہی تفسیر کہے جانے والا مرد سے جو شخص نقصان کے طور پر
کے بعد حرم میں آجائے اگر مرد تالم کا جائے۔

حج اور عمرہ کا ثواب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج
اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرتے رہو کیونکہ
یہ دونوں مقامی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں
جس طرح بھلی لڑکے سوئے اور چاندی کی سیل کیل کلاہ
کرتی ہے اس مقبول کا ثواب جنت سے اس باب میں
حضرت عمر، مامران، ربیعہ، ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود
ام سلمہ اور عابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود اس روایت
سے صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پس
نہ جنت سے جبرئیل کی اور نہ جی کی اس کے سابقہ گناہ
بخش دیئے جاتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابو ہریرہ صحیح صحیح ہے۔ ابو ہریرہ کوئی انہی میں ان
کا نام سلمان ہے اور یہ عذرہ الاشجعیہ کے غلام ہیں

بِذَلِكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ أَنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْبَدُ عَاصِيًا وَلَا
كَائِدًا وَلَا كَاذِبًا وَلَا مُرْتَابًا قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَبِزِي
بِخَرِيْفَةٍ وَبِالْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَتْ جَاءَنِي
قَالَ أَبُو عِيْنٍ عَدِيْلٌ أَفِيْ شَرِيْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ وَأَبُو شَرِيْفٍ الْخَزَنَدِيُّ اسْمُهُ هُوَيْدٌ بَيْنَ
عَمِيْدٍ وَعَدُوٍّ الْكُفِيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ ذَلِكَ مَا
يَكْتُمُهُ لِيَتَوَضَّعَ بِهِ يَتَوَضَّعُ مَنْ جَعَلَ جَنَّةً وَ
أَهَابَ دَمًا لَمْ يَجْعَلْهُ فِي الْحَرَمِ يَا شَرِيْفُ
هَلْوَ الْحَدُّ

باب ۵۸۹ قَابِ عَرَفِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُو سَعِيْدٍ الْأَدْمِيُّ
قَالَا أَبُو عَاصِمٍ النَّحْمَسِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ كَالْعَمَلِ بَيْنَ الْفَقْرِ وَالْكَرْبِ قَالُوا كَيْفَ
يَكُونُ الْكَيْفُ رَجَبُ الْعُمَرَاءِ وَالْكَافِ قَالُوا كَيْفَ
وَكَيْفَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالُوا قَابِ رَجَبُ رَجَبُ
فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَاصِمٍ بَيْنَ تَبَعَةٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيْبٍ وَأَمْرُ سَكْمَةَ وَعَاصِمٍ قَالَ أَبُو
عِيْنٍ حَدِيْثٌ بَيْنَ مَشْهُورٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
يُطْرَقُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ
عَنْ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَكُنْ
يَرْمُثٌ وَلَمْ يَنْسُقْ غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَ
أَبُو عِيْنٍ حَدِيْثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
وَأَبُو حَازِمٍ كُوفِيٌّ وَهُوَ أَشْجَعِيٌّ وَأُمُّهُ سَلَمَةُ
مَوْتِي عَزَّ اللَّهُ شَجَعِيٌّ

باب ۵۰ مآجاء من التغلب طی نون الحیح

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا
مُسَيْدُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا هَذَا بَنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَبِيهِ
أَبْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيِّ نَا أَبُو اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ
عَنِ الْقَاضِي عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ نَأْدَا أَوْ نَأْدَةً تَبْلُغُهُ إِلَى
وَدَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَخُجْ فَلَا حَلِيوَانْ يَمُوتُ بِفُتُونَا
أَوْ تَمَرَاتِنَا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ قَوْلُهُ
عَلَى النَّاسِ مِنْ حَيْثُ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَظَلَ عَرَالِيهِ سَبِيلًا
قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَوْفَرُ لَرَيْنِ
هَذَا الرَّجُلُ فِي إِشْكَالٍ مَقَالٍ وَهَذَا بَنُ
حَبِيبٍ وَهُوَ مَجْهُولٌ وَالنَّصَارَةُ يُحَقِّقُونَ هَذَا
الْحَدِيثَ

باب ۵۱ مآجاء من التجارب الحیح بالزاد

۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَا أَبِيهِ نَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ يَرْبُوعٍ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ عَتَّابٍ نَبِيٍّ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي
هَمْدَانَ نَا هَذَا نَجْلُ لَدَا نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُرْجَبُ الْحَيَّةُ قَالَ
الرَّادُّ وَالرَّجُلُ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
قَالَعَمَلٌ عَلَيْهِ وَعِدَا أَهْلِ الْوَلَوِ أَنَّ الرَّجُلَ رَادًّا
مَلَكَ نَأْدَا أَوْ نَأْدَةً وَجَبَّ عَلَيْهِ الْحَيَّةُ وَرَأَى قَوْمًا
أَبْنُ كَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّكَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِهِو بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ بَنِي جَنْظِ

باب ۵۲ مآجاء كم فرض الحیح

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَيْدٍ الْأَكْبَرُ نَا مَعْمُورُ بْنُ

حج نہ کرنے کا گناہ

حضرت علی کریم اللہ وجہ سے مرد کا ہے بنی اکرم علی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں شخص کے پاس سامان سفر اور
سواری ہو تو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچا دے
پھر وہ حج نہ کرے یہی اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ
یہودی ہو کر ہو سکے یا عیسائی ہو کر۔ اور یہ اس سے کہ اللہ
تعالیٰ اپنی کتاب میں فرما کر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عہدیت
اللہ شریف کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی طرف
جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ امام قزوی فرماتے ہیں یہ
حدیث طریب سے ہے ہم اسے صرف اس اسناد سے
پہنچاتے ہیں اس کی سند میں کلام ہے ہاں میں مہر اللہ
بجول ہے اور عارضہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا
ہے۔

سامان سفر اور سواری سے حج کی فریضیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے
بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اس
بجہ سے حج فرض ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا سامان سفر
اور سواری سے۔ امام قزوی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن
ہے اور طیار کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زادراہ
اور سواری کا مالک ہو اس پر حج فرض ہے ابراہیم بن
یزید قزوی کی ہے۔ بعض علماء نے اس کے مطلق
میں کلام کیا ہے۔

حج کتنی مرتبہ فرض ہے

حضرت علی بن ابی طالب کریم اللہ وجہ فرماتے ہیں جب

ابن مسعود عن كوفي عن عيسى بن جعفر الاعمش عن ابيه
عن ابي الهيثم عن عيسى بن ابي طالب قال لما مررت
وبقي على الناس من بيتي من اسطخار الى سويلا
قالوا يا رسول الله ابي كل عام مكنت فلان لوانزل
الله ابي كل عام قال لا فلو مكنت لعمرك لو جئت فاسأل
الله لكان يا لك الدين اعلموا انك اذا عن اشبهوا
به لعمركم قد لباب عن ابن عباس في قوله
قال ابو جعفر حديثي حين حوشت حسن خير من
هذا الوجوه واسد في الهيثم بن عبيد بن ابي نجران
وهو عبيد بن ابي جعفر

باب ۵۵ ماجاءکم حج بنی صلی اللہ علیہ وسلم

٩١٢. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافَةَ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ لَيْلَةً فَمَجَّحَ حَبَّتَيْ بَيْتِ رَافِعٍ بِمِرَّةٍ حَبَّةٍ
بَعْدَ مَا جَمَعَ مَعَهَا عُمَرَةُ لَسَانُ نِسَاءٍ وَبِشْرَتَيْنِ
وَجَدَ عَرِيضَةً مِنَ الْيَسْرِ يَمِيزُهَا بِمَا جَمَلُ يَدَيْ جَعْفَرٍ
فِي أَلْفِهِ مِرَّةً مِنْ بَيْتِهِ فَمَرَّهَا مَرَّةً مَوْلَى الشَّوْصِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ يُضَعِفُ قُطْبُهَا
فَمَرَّ بِهَا مِنْ مَرَاتِمَا قَالَ أَبُو عَرِيضَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
مِنْ حَدِيثِ بَيْتِ سَيْيَانٍ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنَ حَدِيثِ نُسَيْبِ
ابْنِ جُبَابٍ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثَ فِي كُتُبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافَةَ
وَمَا لَيْتُ هَذَا عَنْ هَذَا فَلَمْ يُعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ
الشَّامِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ لَا يَعُدُّ هَذَا
الْحَدِيثَ مَحْفُوظًا وَقَالَ إِنَّمَا يَرَوِي عَنْ الشَّامِيِّ
عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مَرْسُومًا

آیت کریمہ و شریفہ علیہ السلام ازاد و آزاد ہے کہے تو کہیں پر ہیبت اور
کاغذ فرخ ہے جو دوا رنگ بہانے کی طاقت رکھتے ہوئے ایسا ہی ہوتا
مجاہد کہنے مرض کیا بار رسول اللہ کیا ہر سال آپ خاموش
سیسہ ہر مہینہ بار رسول اللہ کیا ہر سال آپ نے فرمایا نہیں ہر
دفعہ کیا، اگر میں ہاں نگہ نہ کرتا تو واجب ہوتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے
آیت فانی فرمائی تھی ایسا ہی ہوا ایسی چیزوں کے بارے میں تو یہ صحیح
کہ اگر تباہی سے ظاہر کر کے ہاں نہیں کہیں، اس باب میں اس وقت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ملے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
حدیث علی اکس مرفوع سے میں فریب ہے از غشری کہ نام سعید بن ابی ہریرہ
ہے، اور وہ سعید بن قیس ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک

[illegible]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
پہچانی کو مصلی اللہ علیہ وسلم نے کئے کئے انہی نے فرمایا ایک
کے اور چار عمرے ایک عمرہ کا قصد میں دوسرا عمرہ مدینہ میں
عمرہ کے ساتھ اور چار عمرہ جہازہ۔ جب آپ نے غزوہ
خندق کی نصیحت تقسیم فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حديث حسن و حسنہ ہے۔ جہاں بن ہلال ابو جیب بصری میں
اور وہ بڑے بزرگ تھے میں میں سعید قتالہ نے انہیں
فقہ کہا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے
کئے عمرہ مدینہ، دوسرا مہاجرہ دوسرے سال قضا کے
طہر کیا، تیسرا عمرہ جہازہ سے اور چار عمرہ الوداع کے
ساتھ اس باب میں حضرت انس، عبد اللہ بن عمر اور
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث صحیحہ ابن عباس فرمایا ہے
ابن عباس نے یہ حدیث جو اسطہ مروی ہے دینا حضرت
مکر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے چار عمرے کئے اس روایت میں حضرت ابن عباس
کا ذکر نہیں کیا۔

سعید بن جبہ رضی اللہ عنہ نے واسطہ سفیان بن عیینہ سے
مروی دینا، حضرت مکر سے رضی اللہ عنہ سے اس
کے ہم سن روایت نقل کی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں احرام باندھا

حضرت ہارون جہاں شریف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو هِلَالٍ
كَانَ مَرَّعًا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَدِّسَ لَا نَسِيَّ فِي مَالِكٍ كَرَّمَ
حَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّجَهُ وَاجْتَمَعَ
فَأَعْتَمَرَ النَّبِيُّ عُمَرَةَ فِي قَوْمِ الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةُ
الْحَدِيثُ بِمَكَّةَ وَعُمَرَةُ كَأَمَّ حَجَّجَهُ عُمَرَةُ الْجَعْفَرِيُّ
إِذَا أَقْتَمَ عُمَرَةَ حَجَّجَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَجَاءَ بَنُو هِلَالٍ أَبُو حَنِيبٍ الْبَصْرِيُّ
وَحُجَلِيلُ وَقَدْ قَدِّسَ بِمَكَّةَ سَعِيدُ الْقَتَاتِ.

باب ۵۵۵ ماجاء کیم اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو هِلَالٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
تَمِيمِ بْنِ أَدَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّجَهُ وَاجْتَمَعَ
فَأَعْتَمَرَ النَّبِيُّ عُمَرَةَ فِي قَوْمِ الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةُ
الْحَدِيثُ بِمَكَّةَ وَعُمَرَةُ كَأَمَّ حَجَّجَهُ عُمَرَةُ الْجَعْفَرِيُّ
إِذَا أَقْتَمَ عُمَرَةَ حَجَّجَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَجَاءَ بَنُو هِلَالٍ أَبُو حَنِيبٍ الْبَصْرِيُّ
وَحُجَلِيلُ وَقَدْ قَدِّسَ بِمَكَّةَ سَعِيدُ الْقَتَاتِ.

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا بَدِيعُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو هِلَالٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
تَمِيمِ بْنِ أَدَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّجَهُ وَاجْتَمَعَ
فَأَعْتَمَرَ النَّبِيُّ عُمَرَةَ فِي قَوْمِ الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةُ
الْحَدِيثُ بِمَكَّةَ وَعُمَرَةُ كَأَمَّ حَجَّجَهُ عُمَرَةُ الْجَعْفَرِيُّ
إِذَا أَقْتَمَ عُمَرَةَ حَجَّجَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَجَاءَ بَنُو هِلَالٍ أَبُو حَنِيبٍ الْبَصْرِيُّ
وَحُجَلِيلُ وَقَدْ قَدِّسَ بِمَكَّةَ سَعِيدُ الْقَتَاتِ.

باب ۵۵۶ ماجاء في أي موضع أحرم النبي صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَسِيفَانِ بْنِ عِيْنَةَ

جب بنی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو اطلاع دی اور مقام بینا پر پہنچ کر آپ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور مسود بن عکرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے یہ مقام بینا یاد کر کے تم رسول خدا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر محوٹ ہوتے ہو اللہ کی قسم! آپ نے مسجد حرام کے پاس ایک درخت کے قریب احرام باندھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

رسول کریم علی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بنی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار کے بعد احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ جبرائیل سلام بن مرہب کے سوا کس اور نے اسے روایت کیا ہو۔ اس بات کو طحاوی نے پسند کیا ہے کہ اُدی غار کے بعد احرام باندھے۔

حج افراد

حضرت مالکہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج الفرد کیا۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مالکہ صحیح ہے اور حسن طحاوی اس پر عمل نہیں کرتے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا آمَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ جَاءَ أَذُنُ فِي الثَّلَاسِ كَأَنَّهُمْ يَمُوتُونَ فَقَالَ لَيْسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَأَبِي وَالدِّسْرِيِّ مَعْرُوفَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كَأَنَّهُمْ يَمُوتُونَ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمِيدُ الْإِثْمَانِ لَيْسَ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَا هَذَا تَسْأَلُ لَوْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُ مِنْ عَمْدِ السَّوْجِدِ مِنْ عَمْدِ لَشَعْرَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ۔

باب ۵۵۵۔ مَا جَاءَ فِي أَحْرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَرْبِ بْنِ حَصِيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا فِي دُبُرِ الْقَصْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يَرْوِي أَحَدًا مَرَّةً كَأَنَّهُمْ يَمُوتُونَ فَكَانَ حَرْبُ بْنُ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّ أَهْلًا لِيُحْمِلُوا أَنْ يُخْرِفَ لِرَجُلٍ فِي دُبُرِ الْقَصْرِ۔

باب ۵۵۶۔ مَا جَاءَ فِي الْفُرَادِ الْحَجِّجِ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ بِرَأْسِهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَسِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَادًا الْحَجَّجِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ قَالَ الْعَمَلُ

عَنْ عَنِ ذِيكَ فَقَالَ سَعْدًا قَدْ صَغُرَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ
اِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَتْهَا هَا هَذَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

۸۵۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَبِي شَمَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَاتَ
عَمِّي عَنِ التَّحْمِيمِ بِالْعَمْرِ وَآلِي الْحَجَرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
عَمِّي هُوَ حَدَّثَنَا فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ مَاتَ عَنْهَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ تَأْتِيكَ أَنْ تَكُونَ فِي هَذِهِ
وَمَعَهَا رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
يُتَبَعُ أَهْلُ مَرْسَلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
الرَّجُلُ بِلِ أَمْرٍ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَتْ
فَقَالَ لَقَدْ صَغُرَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ

۸۵۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْكَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
قَالَ تَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّكَ
وَعَمْرُ وَغُلَامٌ وَأَقْلَمُ مِمَّنْ مَعَهُ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلْبَابُ عَنْ عَدِيٍّ وَغُلَامٌ وَجَابِرٌ وَسَعْدٌ وَأَمْرُ بَنِي
أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَدِيٍّ عَنْ حَسَنٍ وَخُزَّاءٍ عَنْ مِمَّنْ مَعَهُ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغُلَامٌ وَغُلَامٌ وَغُلَامٌ
وَالشَّامِيُّ أَنْ يَدْخُلَ لِرَجُلٍ يَحْمِلُ فِي شَرْفِ الْعَمْرِ
تَقْرِيبَهُمْ حَقَّ يَحْمِلُ وَغُلَامٌ وَغُلَامٌ وَغُلَامٌ
مِنْ لَعْدِي فَكُنْ لَمْ يَجِدْ تَحْمِلُ تَحْمِلُ تَحْمِلُ
الْحَجَرِ وَصَغُرَ إِذَا سَمِعَ إِلَى هَذِهِ فَتَسْتَحِبُّ
لِلْمَسْئُولِ إِذَا سَمِعَ تَحْمِلُ تَحْمِلُ تَحْمِلُ تَحْمِلُ
فِي الْعَمْرِ فَتَكُونُ أَيْضًا بِرَحْمَةِ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ تَحْمِلُ

آخر میں نے اس سے دو کاپے حضرت سعد بن ابی کرم علی
الہ علیہ وسلم نے لیا کیا اور میں نے بھی آپ کے ہمراہ
اسی طرح کیا

ابن شہاب سے مروی ہے سالم بن عبد اللہ نے اس سے بیان
کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے عمرو اور جگر کو لاکر بیع کرنے کے بارے میں سوال کرتے
تھے کہ تمنا حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا یہ بالکل ہے۔ شامی
نے کہا آپ کے والد نے منع فرمایا ہے حضرت ابی عمر نے
فرمایا بتاؤ اگر میرے باپ نے منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے منع نے منع کیا تو کیا میرے باپ کی اتباع کی جائے گی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس شخص
نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کی
جائے گی آپ نے فرمایا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا ہے یہ حدیث من یک ہے۔

حضرت ابی جاسم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بنی کرم صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان رضی اللہ عنہما نے منع کیا حضرت
ابو سعید رضی اللہ عنہما نے منع کیا بنی جاسم نے اس سے منع فرمایا
اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہما، جابر، سعد، ماسد، بنت ابی بکر
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع کیا روایات مذکور ہیں امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث مذکور جاسم بن سے صحابہ کرام اور تابعین
کی ایک جماعت نے منع کے ساتھ منع کیا ہے منع یہ ہے
کہ اولیٰ کے پیچھے میں منع کے ساتھ داخل ہو پھر پھر اس سے
بیاں تک کیا کہ ہے۔ یہ منع کہلاتا ہے۔ اس پر ایک جابر
کا نسخہ کہنا فرض ہے جو بھی حاصل ہو۔ یہ قربانی کا باوجود ان
سے دو تین روزے کے دنوں میں رکے اور سات صدقے
مکروث کر کے۔ منع کے لئے ستم ہے کہ وہ تین صدقے
بھجوا کے دنوں میں رکھ رہے ہیں چنانچہ مشہور ہیں اور
آخری روزہ عرفہ کے دن ہو اگر عشرہ اول میں نہیں رکے

الْعَمَلُ مَا يَأْتِيهِ التَّشْرِيقُ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْهُمْ أَبُو عَمْرٍو وَهَاسِنَةُ قَبِيلُهُ يَقُولُ مَا يَكُنْ وَأَنْتَ
قُلْ سَمْعُ قَوْلِ بَعْضِهِمْ لَا يَصُورُ مَا فِي التَّشْرِيقِ وَ
هُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا بَرِئْنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ
يَنْتَازِدُونَ الشُّعْبَةَ وَالشُّعْبَةُ فِي الْحَجَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِ
وَأَحْمَدُ رَاسُ حَقٍّ -

تو پھر ایام تشریق میں سکے پر بعض صحابہ کرام کا قول ہے
ان میں حضرت ابن عمرؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی شامل
ہیں امام مالکؒ، شافعیؒ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی
فہم ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایام تشریق میں نہ
سکے اہل کوفہ اسکا کئے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۰ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ -

تَلْبِيَةِ (لَبَّيْكَ كَهْنَا)

۸۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِنَّ أَحْمَدَ وَرِثَمَةَ لَكَ وَ
السُّلَمَى لَا يَكْفِيَنَّ لَكَ -

۸۰۸ - حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ أَهْلًا مَا تَطْلُقُ يُعَلِّقُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ
لَبَّيْكَ لَا تَقْرِيكَ لَبَّيْكَ إِنَّ أَحْمَدَ وَرِثَمَةَ لَكَ
وَالْمَلِكُ لَا تَقْرِيكَ لَبَّيْكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ قَوْمًا
عَمْرٍو يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عَمْرٍو فِي الْوَرْدِ تَلْبِيَةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدِيكَ
وَالْخَيْرِيُّ يَدْعِيكَ لَبَّيْكَ وَارْتَبَا أَرَابِيكَ مَا تَعَلَّلُ
هَذَا حَدِيثٌ صَوِّبٌ قَالَ أَبُو عِيْنِي فِي الْبَابِ عَنْ
ابْنِ عَسْكَرٍ وَدَجَائِدٍ وَهَاسِنَةَ وَأَبْنِ خَالٍ بْنِ لَبَّيْكَ
قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّبٌ
وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَعِنْدَ أَهْلِ الْوَلَعِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمْرٍو هُوَ قَوْلُ سَعْدِ
الشَّامِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ قُلْ سَمْعُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ
وَإِنْ كَادَ إِذَا تَلَّى التَّلْبِيَةَ شَيْئًا مِنْ تَعْلِيلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بنی کرم علی اللہ
علیہم وسلم کا تلبیہ یہ تھا کہ جسے حاضر ہو اسے اللہ ہی تیرا بارگاہ
میں حاضر ہو تیرا لَبَّیْکَ شریک نہیں میں حاضر ہوں قرینہ
نعت اہل بدشاہی تیرا لَبَّیْکَ ہے تیرا لَبَّیْکَ شریک نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے
احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے میں حاضر ہوئے اسے
اللہ ہی تیرا بارگاہ میں حاضر ہو تیرا لَبَّیْکَ شریک نہیں
میں تیرے حضور حاضر ہوں یہ شریک قرینہ نعت اور
بدشاہی تیرا لَبَّیْکَ ہے تیرا لَبَّیْکَ شریک نہیں۔ حضرت تابع
کہتے ہیں حضرت جبرائیلؑ میں عمر فرمایا کہ تم کہتے ہو یہ نعت
صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے آپ (حضرت ابن عمر) ان تلبیہ
میں اپنی طرف سے یہ اضافہ فرماتے ہیں حاضر بارگاہ ہوں
میں حاضر بارگاہ ہوں میں تیرا مہمان کے لیے ہر وقت
تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیرا لَبَّیْکَ شریک
نہیں ہے اصل تیرا لَبَّیْکَ ہے یہ حدیث
صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت
ابن سعدؒ، جابرؒ، عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مل گئیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابن عمرؓ میں یہ ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر

اللَّهُ فَلَا يَأْسُ إِنَّ سَاءَ اللَّهُ وَأَحَبُّ رِقًا أَنْ يَقْتَصِرَ
عَنِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الشَّافِعِيُّ ذَرَانَا فَلَكَ لَا يَأْسُ بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ
اللَّهُ فِيهِمَا لَمَّا جَاءَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حِفْظُ التَّلْبِيَةِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ
ابْنُ عُمَرَ تَلْبِيَةَ مَنْ رَقِيَهُ لَيْتِيكَ تَا لَوْ عِبَادُ
بِالْيَكِ وَالْعَمَلِ.

بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالْغُرُ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَ ابْنِ مَسْرُودٍ
تَنَاوَلَتْ بَيْنَ مَنْصُورٍ وَأَبْنِ أَبِي مُسَيْبٍ عَنْ
الضُّمَّالِ بْنِ عُمَانَ عَنْ مَعْقِدِ بْنِ أَنَسٍ كَذِبَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرْقَاءٍ عَنْ أَبِي سَكْرَةَ الْهَدَنِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِئْنَ مِنَ الْحَبَرِ
أَقْبَلَ قَالَ الْعَجَّ وَ الشَّيْءَ.

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو
بْنِ عَفْرَةَ عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ سَوَّالٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ
يُلْبِيهِ إِلَّا بَشَرٌ مِنْ عَنِ يَتَّبِعُهُ وَيَتْلُوهُ مِنْ تَجَرُّدٍ شَجَرٍ
أَنْ تَكُنْ حَقٌّ تَقَطَّرَ الْخَلْقُ مِنْ مَهْطَةٍ وَمَهْطَةٍ.

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرِيُّ وَحَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَنِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّالَةَ بِنْتِ عَفْرَةَ عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ
عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَالِحٍ أَنَّ
نَحْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْكَوَالِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ وَبَعْدَ مَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي
مَسْرُودٍ عَنْ الضُّمَّالِ بْنِ عُمَانَ وَحَبْدُ بْنُ سَعْدٍ كَذِبَ عَنْ

عمل ہے۔ سفیان ثوری شافعی، حماد و اسحاق رحمہ اللہ کہیں مسکتے
امام شافعی فرماتے ہیں اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کیے
جن میں اللہ تعالیٰ کا تعظیم پائی جاتی ہے تو ان کا اللہ کوئی گناہ نہیں لیکن
مجید ہستونہ ہے کہ من آنحضرت علی اللہ و تلبیہ میں طے ہے امام شافعی فرماتے
ہیں کہ بہت کم تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کہنے میں کوئی گناہ نہیں مگر نہ اس
کی آنحضرت کی عزت کی آنحضرت کی آنحضرت کی آنحضرت کی آنحضرت کی آنحضرت کی
میں یہ الفاظ زیادہ کہنے میں تیری بدگوار تھی تیری بدگوار تھی تیری بدگوار تھی تیری بدگوار تھی

تلبیہ اور قربانی کی تفصیل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بنی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی کی فضیلت
سو کہ آپ نے قربانی یا بس میں بندہ آواز سے تلبیہ
کہا ہے اور قربانی کی جگہ ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
یعنی اگر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا جب کوئی مسلمان
تلبیہ کہتا ہے اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت
و جیسے (سب) تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین اور آسمان
(مشرق و مغرب) سے پوری ہوجاتی ہے۔

ابوہریرہ نے حضرت سہل بن سعد سے اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر
اور عیاض بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ صحیح ہے
ہم اسے صرف ابن ابی خریک کی روایت سے چلیے
ہیں۔ محمد بن سکندر کو جہاد بن یزید سے سماع حاصل
نہیں محمد بن سکندر نے سعید بن جہاد بن یزید سے سماع حاصل
محمد بن یزید بن یزید سے اس کے علاوہ حدیث روایت

عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
وَلَدِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِحُّ وَالْمُحَرِّمُ مَوْحَدٌ بَيْنَ النَّاسِ
أَبِيهِ وَهُوَ خَلْدٌ بَيْنَ النَّاسِ بَيْنَ خَلْدٍ بَيْنَ سُوَيْدٍ
الْأَنْصَارِيِّ فِي الْقَابِ بَيْنَ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ
هُرَيْرَةَ نَائِبٌ عَنِ ابْنِ

مردارست کہ تھے یہی اور یہ غلام بن مسائب بن غلام بن
سعد بن انصار لکھتے ہیں۔ اہل باس میں حضرت زید بن خطاب
ابو ہریرہ اور اہل جہاں رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکورہ ہیں۔

احرام باندھتے وقت غسل کرنا

حضرت زید بن ثابتؓ اور صحابہ کرامؓ اپنے والدین سے
معاہدہ کرتے ہیں انہوں نے سنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا آپ نے احرام کے لئے کپڑے اتارے اور غسل
فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریبہ ہے بعض
ملاحد کے نزدیک احرام کے وقت غسل کرنا مستحب
ہے۔ امام شافعی (اور امام ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی
قول ہے۔

غیر ملکی کہیے مقامات احرام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی
نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہم کہاں سے احرام باندھیں؟
آپ نے فرمایا مریض دسے اور الخلیفہ سے واپس مٹام
مجھ سے و بعد دسے قرن سے اور مٹام دسے عظم سے احرام
باندھیں اس باب میں حضرت ابن عباس، ماہر بن جابر
اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن
صحیح ہے۔ اور عطار کا اسی پر عمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 بنی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مشرق کے
 لئے مقام یثرب کو میرقات احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا

باب ۵۶۳ ماجاء فی الرغزال عند الاحرام

٣٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ يَعْقُوبَ النَّصْرِيِّ عَنْ بَنِي أَبِي الزَّيَادِ عَنْ زَيْدِ
 عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
 رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْوَى رَهْنَةً
 وَهَكَذَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 قَرِيبٌ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
 هَذَا الْإِسْلَامَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ -

باب ۵۴۲ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْأَحْرَامِ لِأَهْلِ
الْأَفَاقِ -

[illegible]

۸۱۵۔ رَحَدَ كَمَا أَكْرَمَ نَزَلَكُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
يَرْبُوتِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَتَّابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ لِأَمَلٍ

النَّسْرُ فِي الْعَوِيقِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا مَوْجِدٌ

حَسَنٌ -

بَابٌ ۵۶۵ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ
لُبْسُهُ

۸۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عَمْرٍَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَأْمُرُونَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الْبُيُوتِ فِي الْحَرَمِ هَكَذَا
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُ
الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاطِيذَ وَلَا الْجَمَانِيَّةَ وَلَا
الْعَمَائِمَ وَلَا الْحِقَاقَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُ
كَيْسَتِكَ تَعْلُكٍ فَتَلْبَسُ الْعَقِيصَ مَا اسْتَقَلَّ
مِنَ الْعَقِيصِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الْبُيُوتِ
مَكَهَ الرَّعْمَرِ وَلَا الْوَرُثِ وَلَا تَشْتَبِهُ قُرْةَ
الْحَرَامِ وَلَا تَلْبَسِ الْفُفَّازِينَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَفِي
أَهْلِ الْعِلْمِ -

بَابٌ ۵۶۶ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاطِيذِ وَالْعَقِيصِ
بِالْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْعَقِيصَ -

۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَدَةَ الْقَطِيفِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ
كَانِيَّةَ بْنِ ذَرِيْعٍ كَالْأَنْثَى كَأَخِيهِ وَبْنِ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ جَدِّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ
إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيذَ وَلَا لْيَلْبَسِ
الْعَقِيصَ فَلْيَلْبَسِ الْعَقِيصَ -

۸۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ لَمْ يَجِدْ
هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا رِجَالٌ

امام احمد کا فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

محرم کیلئے کونسا لباس جائز نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک
شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں
حالت احرام میں کونسا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ
نے فرمایا قمیص یا جامہ برس و برساتی، پگڑی کا اور مونہ سے
علو ہو لیکن اگر کسی کے جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک
کے مونہ سے پہن سکتا ہے وہ کپڑا بھی نہ ہو جو جس میں زعفران
اور دوسرا (ایک خوشبو) ملے ہو۔ عورت، حالت احرام
میں نقاب نہ فاسے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ امام احمد کا
فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مسلمانوں کا اس
پر عمل ہے۔

تہبند اور جوبانہ ہو تو جامہ اور مونہ سے پہنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے۔ محرم کو تہبند نہ ملے تو جامہ پہن
ے اور اگر جو بانہ ملے تو مونہ سے پہن لے۔

قتیبہ نے بواسطہ عماد بن زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کیا ہے۔ اس باب
میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات

مقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور بعض علماء کا کہی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر (حرم کو)
جوئے نہ میں تو مومن کے گناہ ہے اور انہیں گناہ کے نیچے ہے
کوٹ سے سنیاں ٹوڑی اور امام شافعی رحمہما اللہ کہتے
قول ہے۔

احرام کے وقت قمیص اور جہا تار دینا

حضرت یحییٰ بن ایمرہ مکی، اشد منہ سے روایت ہے۔
بنی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک امر بالی کو حالت
احرام میں جہر پہنے ہوئے دیکھا تو اسے اٹا مٹنے کا حکم
دیا۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عمرو بن وشار، عطاء
اور صفوان بن یحییٰ بن ایمرہ سے یہ حدیث مروی ہے
کی۔ صحیح روایت وہ ہے عمرو بن دینار اور ابن
برکاء نے بواسطہ عطاء اور صفوان بن یحییٰ بن ایمرہ سے
مروی حدیث کیا۔

محرم کے لیے جانوروں کا قتل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ گنا
ہانہ پر ہوا، بکھرا، کوا، اہلی اور کاسٹے والا کتا محرم میں
بھی مار ڈالے جائیں اسباب میں حضرت ابن مسعود

نَعْبِيْ اَهْلُ الْعِلْعَالِ قَالُوْا اِذَا اَلْفَرَسُ عِيْدَ الْمُحْرَمِ اِلَّا اِذَا
لَيْسَ الشَّرَّاءُ وَبَلْ قَالُوْا اَلْفَرَسُ عِيْدُ الْمُحْرَمِ لَيْسَ
الْحَقِيْقِيْنَ قَالُوْا اَحْمَدُ قَالُوْا اَحْمَدُ قَالُوْا اَحْمَدُ قَالُوْا اَحْمَدُ
اَبْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَلْفَرَسُ
يَعِيْدُ الْمُحْرَمِيْنَ فَلْيَتْبَعْهُنَّ الْمُحْرَمِيْنَ وَلْيَتَطْعَمْنَهُمَا اَسَدُ
مِنَ الْكُتُبِ وَهُوَ قَوْلُ سُمَيَّاتِ الشَّرْمِ عَنِ النَّبِيِّ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّمِّيِّ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ
قِيَصُ اَوْجَبَةٌ۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ كَلَدَ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ
جَبَلَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْزُقَهَا۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُمَيَّاتِ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ
أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
بِمَنْعَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ فِي الْحَدِيثِ
فِيهِ وَهَذَا أَرْوَى مَدَّةً وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَسَدٍ
وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ وَ
الْقُتَيْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ بِأَيُّ الْقَتْلِ الْمُحْرَمِ مِنَ الدَّوَابِّ

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ رُوَيْحَةَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ عَنْ رُوَيْحَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا
وَسَمُّوْهُمُ كَمَا يَسُوْقُ يُكْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَسُ

ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
 جنم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
 حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

وَالْعُقُوبُ وَالْعَرَبُ الْحَدِيثُ وَالْكَتَبُ الْعُقُوبُ فِي
 الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَرَأَ عَمَّ وَأَبَى هُرَيْرًا وَ
 أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ جُبَايَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَعْدِ
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عرم مسجد
 اور ہاں لوگوں کا شے واسے کہتے، چوبہے، اچھیں ہیں
 اور کسے کو مار ڈالے یہ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
 حسن ہے۔ اور عمار کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں
 عرم، مسجد اور ہاں لوگوں اور کسے کو مار ڈالے۔
 سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا بھی قول ہے
 امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ دیندار جو لوگوں یا ان کے
 ہاں ہاں پر عمل اور مسجد سے عرم قتل کر ڈالے۔

عرم کے لیے سیٹھی کا حکم

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احوال میں
 سیٹھی گواہی، اس باب میں حضرت انسؓ و عبد اللہ بن جبر
 اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
 امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے
 ایک جماعت نے عرم کے لیے سیٹھی گواہی کی اجازت
 دی ہے۔ لیکن بال اطلاق کی نہیں۔ امام مالک فرماتے
 ہیں عرم ضرورت کے وقت سیٹھی لگوا سکتا ہے۔ سفیان
 ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ قائل فرماتے ہیں۔
 عرم کے لیے سیٹھی لگوانے کی کوئی حد نہیں لیکن بال
 نہ اچھڑے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سَعِيدَ بْنَ عَيَّيَةَ
 عَنْ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْعَظِيمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ الْمُعْرِضُ
 السَّبْعَ الْعَادَى وَالْكَتَبُ الْعُقُوبُ وَالْعَارَةُ وَالْعُقُوبُ
 وَالْجِدَارُ قَالَ الْقُرَظِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا اعْتَدَاهُ أَهْلُ الْوَلَدِ وَالْوَلَدُ
 الْمُعْرِضُ يُقْتَلُ السَّبْعَ الْعَادَى وَالْكَتَبُ وَالْعُقُوبُ
 سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبْعٍ عَدَى كُلِّ
 النَّاسِ أَوْ عَلَى حَدِّ يَوْمَ قِيَامِ السَّعِيرِ قَتْلُهُ

۸۲۳۔ مَا جَاءَ فِي الْحَجَامَةِ وَالْمُحَرِّمِ

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُبِيَّةُ نَا سَعِيدَ بْنَ عَيَّيَةَ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ وَعَطَاءٍ عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَقْبَحَ عَرَفَةَ هُوَ مُعْرِضٌ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي دَعْبِدٍ
 ابْنُ أَبِي عَيَّيَةَ وَجَابِرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ
 ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّفَهُ وَقَدْ رَوَى
 قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْوَلَدِ فِي الْحَجَامَةِ يُلْمُوهُ
 قَتْلًا لَمْ يَكُنْ يَحْرَمُ كَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْرَمُ
 الْمُعْرِضُ الْكَتَبَ عَرَفَةَ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ
 وَالشَّافِعِيُّ زَيْدٌ أَنْ يَحْرَمَ الْمُعْرِضُ وَلَا
 يَحْرَمُ كَعْرًا

۸۲۴۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْفُجُورِ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سَعِيدَ بْنَ عَيَّيَةَ

عرم کو نکاح کی ممانعت

عبید بن جعب کہتے ہیں ابنا عمرؓ نے اپنے بیٹے کا

حرم کو نکاح کی اجازت

باب ۱۵۔ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہما سے
نکاح کیا اور آپ اس وقت عمر بستے میں تھے۔ ان باب میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے
یعنی ملحد کا اس پر عمل ہے۔ یحییٰ بن زید اور ابی کوثر
کا بھی اس پر عمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں
حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہما سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ماہر شفاء کا نام
جاہل بن زید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت
یحییٰ بن زید کے ساتھ نکاح میں اختلاف ہے کہ کون کونساں نے
حضرت یحییٰ بن زید سے نکاح کیا ہے۔ ان میں سے جو حد
فرماتے ہیں آپ اس وقت احرام سے نہیں تھے لیکن فرزند انور اللہ
کے بچے ہیں جو آپ سے نکاح کر کے تھے لیکن آپ سب پر شبہ نافذ ہے۔
آپ کے ساتھ پہلی مدت گذری تھی وہاں ہی آپ کو وحی کی گئی۔

حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور آپ
احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کی حالت میں اہل شبہ
موجود تھے حضرت یحییٰ بن زید کا انتقال میں وہیں ہوا اور ان کو وہاں
ہی دفن کیا گیا جہاں حضرت یحییٰ بن زید کے ساتھ پہلی مدت گذری
تھی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور متعدد

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ تَابِعُوا بَرَّانَ بْنَ
عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَدَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ
مُحْرِمٌ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَيْتُنِي بِمِثْقَالِ
الْأُخْطَانِ عِدَّتِ حَسَنٌ صَبِيحَةً وَالْعَمَلُ عَلَى فَذَا
وَعِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْجَاهِلِ بِهِ يَقُولُ سَقَيْنَا الشَّوْبَةَ
وَأَهْلُ الْكُفَّةِ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَدَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثِ وَبَعَثَتْ
عَنْ أَبِي عَدَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ
مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَتْ أَتَيْتُنِي بِمِثْقَالِ
وَأَبَا الشَّعْثِ أَسْمَةُ جَدِّ رَأْسٍ كَرِيمٍ وَاقْتَضَتْهَا
تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ لِأَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِي حِلٍّ لَئِنْ
قَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا لَوْ طَهَّرَ أَحَدُهُمْ تَزَوَّجَهَا
فَكَوْنُهُمْ تَزَوَّجَهَا بِهَا فَهَذَا لَيْسَ بِرَفٍّ فِي حِلِّهِمْ
وَمَا لَكَ مَيْمُونَةَ كَرِسَةٍ فَتَحْتَ بَيْنَ يَدَيْهَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُوْنَتْ بِسَرَفٍ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي بَرٍّ
تَابِعُوا قَالُوا سَمِعْتُ أَبَا قُرَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ
الْأَسْوَدِ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَيْنَ يَدَيْهَا حَلَالٌ وَمَاتَتْ
بِسَرَفٍ قَدْ مَاتَ هَلْ الظُّلُومُ النَّبِيُّ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ
أَبُو عَمْرٍو هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ يَزِيدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو

هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَدِ مَرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَنَّى مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

بِأَبْنَيْهِ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ -

۸۳۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ التَّيْجِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ كَحَرْحَلٍ فَإِنْ شَرَعْتُمْ مَا لَمْ تَصِيدُوا أَوْ صَيْدَ الْكَلْبِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ أَرَى عِنْدِي حَدِيثَ جَابِرٍ حَدِيثُ مُطَّلِبٍ وَالْمُطَّلِبُ لَا يَرْوِي عَنْهُ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَنْ هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَنْتَهِى بِأَكْلِ الْقَيْدِ لِلْمُحْرِمِ بِأَسَا إِذَا التَّرْتِيبُ أَوْ لِيَصْدُرُ أَحَدٌ الشَّارِعُ هَذَا أَحْسَنُ حَدِيثٍ رَوَيْتُهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَفِيهِ وَالْعَمَلُ عَنْ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ قَرَأْتُهُ -

۸۳۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّكَ كَانَ مَعَ لَيْثِ بْنِ صَخْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَبْقَى طَرِيقُ مَكَّةَ تَخَلَّتْ مَعَهُ صَعَابُ لَهُ طَيْرٌ مِيزٌ وَهُوَ عِزٌّ يُحْرِمُ قَرَأَى جَمَاعًا وَنِشَاءً قَاتِلَتْنِي عَلَى قَرْبِهِمْ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَسْأَلُوا لَوْ كَانَتْ سَوْطَةٌ فَابْتَدَأَ قَاتِلَتُهُمْ نَحْمَةً فَبَدَأَ عَلَيْهِ وَأَخَذَ قَسْدَهُ عَلَى يَدِهِ فَقَتَلَهُ فَأَحْكَلِيَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَعْلَاهِ طُعْمَةٌ أَطْعَمْتُمْوهَا اللَّهُ

۸۳۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمْلِهِ الْوَحْشَ وَشَلْخُونِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ

طَالِبِ بْنِ عَصَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ التَّيْجِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَنَّى مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

محرم کے یہ شکار کھانے کا حکم

حضرت جابر بن عبد اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگی شکار تو اس سے یہ حال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور وہی شکار سے تم سے شکار کیا جائے اس باب میں حضرت ابو قتادہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات آتی ہیں امام احمد بن حنبل نے اس میں حدیث جابر علیہ السلام سے روایت ہے حضرت جابر سے علماء اہل علم میں نہیں ہیں لیکن علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ علم کیسے شکار کا گوشت کھانے کی کوئی حرج نہیں کہتے بزرگوار نے فرمایا کہ خود شکار کیا ہو اور نہ ہی اس کیسے شکار کیا گیا ہو امام احمد بن حنبل نے اس باب میں یہ حدیث اسن الدریاہ و محمد ہے اس پر عمل ہے۔ اور امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی ان کے تابع ہیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو تھے جب کہ کرم کے ایک راستے پر پہنچے تو اپنے بعض اہرام بانٹ دیے ہر نے ساتھیوں کے ساتھ حضور سے پیچھے رہ گئے وہ خود اہرام سے نہیں تھے انہوں نے ایک گرز زخمی تو اپنے گھوڑے پر سیدھے ہو گئے اور ساتھیوں سے لاپرواہی ہو گئے انہوں نے انکار کیا تو نیزہ اٹھائے انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو اپنے خود اہرام یا اس کے زخم پر تلے کہ کھانے میں کر رہا بعض صحابہ کرام نے اس سے کہا کہ یہ حدیث میں ہے کہ اگر وہ یا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق روایت کیا کہ آپ نے فرمایا یہ ایک قسم ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دکھایا۔

تقریباً بوسطہ زید بن کالم اور طاہر بن یسار حضرت ابو قتادہ سے ایک روایت نقل کی ابو نعیم کی روایت کی طرف اس میں بھی گور کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے

اسْمَعُ اَنْ يَسْمَعَ اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ
مَعَكُمْ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٍ قَالَ اَبُو عِيْنٍ هَذَا حَبِيْثٌ
حَسَنٌ صَوِيْبٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ
لِلْمُحْرِمِ -

۸۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِیَةِ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ لَصَبَّ
ابْنِ جَنَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَرِيبَهُ بِالْأَبْجَاؤِ أَوْ يَوْمَ ذِي الْقَعْدِ لَمْ يَحْمَرَّا
وَمَحْمُودًا قَرِيبًا عَلَيْهِ فَلَمَّا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ أَنْكَرَ رَجُلًا قَالَ لَمْ يَسِرْ بَارَكُ
عَلَيْكَ يَا حُرْمَرُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَوِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ تَعْقِبِ
الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّجُوا هَذَا
الْحَدِيثَ وَكَرِهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ الشَّرَفِيُّ
أَنَا وَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثُ جَدُّكَ أَمَّا رَأْيُنَا عَلَيْهِ لَمْ
كُنْ أَنَّهُ صِيْدٌ مِنْ أَحْبَبِهِ وَرَجُلُهُ عَلَى الشَّرِّ وَقَدْ
رَأَى بَعْضُ أَهْلِ كِتَابِ الْمَعْرِفَةِ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ
وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمٌ حِمَارٍ وَخَوْشٍ وَغَيْرُ ذَلِكَ
فَرَى الْبَابُ عَنْ عَوْنٍ وَذِي يَدَيْنِ أَنْكَرَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ -

۸۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَابِيْعٌ عَنْ حَسَّانٍ سَلَمَةَ
عَنِ ابْنِ الْمُبَرِّكِ عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ قَالَ خَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْجَةٍ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا
مَجْدَلٌ مِنْ بَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِجِّطَانٍ وَبِعَصِيَّتَيْنَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا يَا نَهْ مِنْ صَيْدِ
الْبَحْرِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے
گوشت سے کچھ (بچا ہوا) ہے۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی
ممانعت

حضرت عصب بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابوریا مقام ابودان میں ان کے پاس
سے گزرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک گروہ کو
تھوڑی سی روٹی کے ساتھ لایا جب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو ان کے اثرات دیکھے
تو فرمایا ہم نے کس کا رنگ کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس سے کرم
محرم میں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء
کو امام حسین کا اس حدیث پر اس سے کہنے کی ایک قسم کو شکار
(کا گوشت) کھانا مکروہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک
اس حدیث کی تصریح یہ ہے کہ آپ نے اس خیل سے روٹیاں کیں شاید
میرے شکار کیا گیا ہو۔ ہذا آپ نے بعض اشیاء کے کھانے سے
استنباط کیا بعض احباب نے ہر حال میں حدیث صحت نہ رکھنے
روایت کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گروہ
گوشت میں کیا میرے گروہ سے اس باب میں صحت علی اور علیہ
بن ارم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مختلف ہیں۔

محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم

صحت ابوریا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کے
سے انھیں صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاز نکلے۔ پس انہوں نے ایک
ڈال جہاز سے اسے آیا تو ہم اسے اپنے گروہوں اور انھیں
سے لے کر گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے
کھا دیر دیا کا حکم ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے ہم اسے صرف ابوریا کی روایت سے بیان کرتے

مِنْ حَبِيبِي أَبِي الْمُظَرَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي الْمَقَرِّمِ
أَنَّهُمَا بَرِيذَانِ مِنْ سَيِّئَاتِ دَقْدَقِ تَكْتُمُ فِيهِ شَيْئًا
وَيَخْصُ قَوْمَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَعْرُومِ أَنْ يَصِيدَ بَجَرَادٍ
فَيَأْكُلُهُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ إِذَا أَصَابَ
أَوْ ذَكَلَهُ.

ابن ابی ہریرہ کا ہم نزدیک سے بیان ہے اور اس کے پاس سے
ابن شعیبہ نے کہا کہ یہ علماء کی ایک جماعت سے محرم
کرا جائنت دیکھا ہے کہ وہ مڈجریں کا شکار کرے اور
کھائے۔ بعض علماء کے نزدیک مڈجریں کا شکار کرنے
یا کھانے مانع پر مدقہ واجب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْعِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ

بُخْرُ الشَّكَارِ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَمْعِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
كَأَبِ بْنِ جَرِيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَبِي عَثَارٍ قَالَ قُلْتُ
لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُضَيْمِ أَصِيدُ قَالَ قَالَ تَعْمَلُ
قُلْتُ أَطْلُهَا قَالَ تَعْمَلُ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْمَلُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ عِيْنٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ
سَعْدٍ سَمِعْتُ جَرِيْجَ بْنَ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَحَدِيثُ أَبِي جَرِيْجٍ أَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ
أَحْمَدَ وَلَا سَحَنَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا أَصَابَ صَبْعًا
أَنْ عَلَيْهِ الْجَنَازَةُ.

ابن ابی رکتہ میں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے پوچھا کیا بخر شکار ہے؟ آپ نے فرمایا "اے
فراسطی میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟
فرمایا "ہاں میں نے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے (اسی طرح) فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا "اے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت
علی نے بھی یہ حدیث کا قول نقل کیا کہ جابر بن حازم نے
اس حدیث کو بواسطہ جابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
نقل کیا کہ ابن جریج کی روایت اس سے۔ امام احمد
اور اسلمی کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل
ہے کہ محرم جب بخر شکار کرے تو اس پر جلا دینا
واجب ہے۔

فائدہ کہ بخر شکار جائز ہے لیکن کھانا منع ہے کیونکہ اس کی روایتوں کے کھانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے منع فرمایا ہے۔ امام ابویضہ امام ابوریثہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی تصریح ہے۔ شرح سال الآثار جلد ۲ ص ۲۴۰ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ لِدَاخُلِ مَكَّةَ

دُخُولُ مَكَّةَ كَيْفَ يَحِلُّ

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنِي هَانِئٌ
بْنُ صَالِحٍ كَا عَجْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنْ سَأَلَ عَنْ أَبِي
عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِدَاخُلِ مَكَّةَ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ خَيْرٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے
مقامِ حج میں غسل فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
خیر معلوم ہے صحیح روایت اور ہے جسے حضرت تابع

الْمَكِّي قَالَ سِيلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَيْزَعُ الرَّجُلِ
يَذِيهًا ذَا أَسَى الْبَيْتِ فَكَانَ حَبِيبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فَعْلُهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
لَفَعُ الْبَيْتِ مِنْ عِنْدُ رَفِيقَةِ الْبَيْتِ إِنَّمَا يَعْرِفُهُ مِنْ
حَدِيثِ شَجَّةٍ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ وَاسْمُ أَبِي قُرْعَةَ
سُوَيْدُ بْنُ حُجْرٍ.

امید سے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
مجا کیا کر کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے وقت باقیہ کر اٹھا نام مرت
شعبہ کی روایت سے پہانتے ہیں۔ شعبہ نے اسے
ابو قزحہ سے روایت کیا۔ ابو قزحہ کا نام سوید بن حجر
ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

طواف کا طریقہ

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ
قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ
فَحَلَّ التَّحِيْمَ قَامُوا لِمَا جَاءَ فِيهِ مِنْ مَضَى صَلَّى
لِلْبَيْتِ قَرَأَ مَلَكٌ ثَلَاثًا وَمِائَةً أَلْفًا ثُمَّ مَضَى النَّبِيُّ
قَالَ وَاسْتَلِمَ الْبَيْتَ مِنْ مَقَامٍ أَمَّا هَيْئَةُ مَنْ صَلَّى
لِلْبَيْتِ وَالْمَقَامِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ رَأَى الْجَبَرِ
بَعْدَ الْوَلَعَتَيْنِ مَا شَتَلَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى الصُّفَى
أَقْلَمَهُ قَالَ إِنَّ الصُّفَى وَالْمَرْوَةَ مِمَّا مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
فَرَفِيَ الْبَابَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ
جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ کو تشریف لے کر مسجد میں داخل ہوئے حجر اسود کو ہر دو بار
دائیں جانب چل دیے تین چکر لگے کرتیر تیز ہاتھ سے چلے گئے
یکے بعد چکر چلے گئے اپنی رفتار سے چلے چکر تمام ابراہیم پر تشریف
لے کر دست کر دیے
تمام ابراہیم کو اسے غائبناکی (چکر کر دینے) میں اس طرح پڑھیں کہ تمام
ابراہیم کے چکر اللہ تبارک و تعالیٰ کے درمیان تھام لیں کہ چکر
حجر اسود کے پاس تشریف لے کر یہ سید عالم پر مشافہت چل پڑے
یہ افضل ہے سائے چھانے ان کے علاوہ (ابراہیم) کے چکر اسود سے افضل
تھان کی کائنات سے ہیں اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر
حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا كَانَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمِائَةً أَلْفًا
فَرَفِيَ الْبَابَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ
جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے رمل سے چلتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے
حجر اسود تک تین چکر لگے ایک چکر چلے گئے تمام رفتار سے چکر
لگایا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت
مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے
اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر بھول کر

رمل (تیزی سے چلنا) پھر دوسے تھام نے طفل کی ٹانگیں ہاں پر رکھ کر بٹہ نہیں۔ اور اگر پیسے تین پھیروں میں رمل نہیں کیا تو باقی پکھڑوں میں نہ کوئے بعض علماء فرماتے ہیں۔ اہل مکہ پر رمل نہیں اور نہ ہی ان پر نہیں نے مکہ مکرمہ سے احرام باندھا۔

جمہر اسعد اور رکن یمانی کو پوسیدینا

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عباس اور حضرت سعاد بن ربیعہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے حضرت سعاد بن ربیعہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرخت جبر اسعد اور رکن یمانی کو پوسیدیا کہتے تھے۔ حضرت سعاد بن ربیعہ نے فرمایا بیت اللہ خریف کی کرکٹ پھر قالی نہیں چھوڑی گئی۔ اسی ایام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی رعایت مقولہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس میں صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ صرخت جبر اسعد اور رکن یمانی کو پوسیدیا دیا جائے۔

حالت اضطباع میں طواف کرنا

حضرت یحییٰ بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ پر چادر باندھ رکھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم سفیان ثوری کی اس حدیث کو ابن جریر سے صرف اسی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے عبد الحمید سے مراد ابی حمیر بن شہید ہیں۔ اور ابن یعلیٰ کے والد حضرت یعلیٰ بن امیسہ رضی اللہ عنہ

عَنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا أَقْرَأَ الرَّسُولُ عَمْدًا فَقَدَّاتٌ وَلَا تَقْرَأُ عَلَيْهِ وَادَّاهُ الرَّسُولُ فِي أَلْسِنَةِ الشُّعْرَاءِ لَمْ يَزَلْ يَتَابِعُنِي فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ كَيْفَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ تَعْلُو لَأَعْلَى مِنْ آخِرَتَيْنَا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْلَامِ الْحَاجِّ رُكْنِ الْيَمَانِيِّ دُونَ مَا سَوَّاهُمَا۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ نَا عُبْدَ الرَّزَّاقِ كَاسْبِيَانٍ وَمَعْمَرُ بْنُ أَبِي حَبِشٍ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَارِوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَكْلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مَعَارِوِيَةُ كَيْفَ شَيْءٌ عَنِ الْبَيْتِ مَعْرُوفًا فِي الْبَابِ مِنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَالْمَعْلُومُ أَنَّ هَذَا إِحْدَا أَكْثَرِ هَلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُصْطَرِحًا۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ نَا عُبْدَ الرَّزَّاقِ كَاسْبِيَانٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَبِيبِ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُصْطَرِحًا وَعَلَيْهِ يُرْوَى أَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثُ الشَّرِيفِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا يَرْوَاهُ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَعْضُهُمْ وَقَعِلَ الْحَبِيبُ هُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا.

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ هَدَّادٍ الْقَصَوَانِيُّ عَنْ عَبْدِ
الْوَارِثِ وَعَنْ الْوُكَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ
عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ
إِلَى الزَّوْلِ أَسَارَ لِيَوْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَفِي
التَّطَفُّلِ وَأَمْرُكُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ
عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَوِّفِيٌّ وَكَذَلِكَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ
الْيَمَنِ أَنَّ طَوَافَ الرَّجُلِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصُّمَاءِ
وَالْمَدِينَةِ رَاكِبًا لَكَ مِنْ عَدَمِهِ وَهُوَ قَوْلُ الْكَلْبِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ.

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ هَدَّادٍ عَنْ يَكْرِيمَةَ بْنِ
الْيَمَنِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَدَّاشٍ
أَبِي سَوْدَةَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ
بِالْبَيْتِ خَمِيسَ مَرَّةٍ حَرَّجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَبِيرَةٍ
فَكَذَبَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ
عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
عَزِيزٌ سَأَلْتُ فَهْدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ
إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَمِيَّةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْنِ جُبَيْرٍ أَقْبَضَ مِنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَحَدُ يَوْمٍ لَدُنْهُ
الْمَلَكُ بْنُ سَوْدَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رُجِيَ عَنْهُ
أَيْضًا.

سوار ہو کر طواف کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر طواف کیا۔ جب آپ
رکن کے پاس پہنچتے تو ان کی طرف اتار دیتے تھے اس
باب میں حضرت جابر ابو طویل اور ام سلمہ رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس
میں صحیح ہے۔ طواف کی ایک جماعت کے نزدیک
بلاخرہ سوار ہو کر طواف اور سنی کرنا مکروہ ہے۔ امام تاجی
اس کے قائل ہیں۔

طواف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے پچاس تہ تیہ بیت اللہ
فریفت کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسے باہر آئے گا۔
جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ اس باب میں حضرت
انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن
عباس غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس
حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ یہ
حضرت ابن عباس سے عرقاً مروی ہے۔

حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں۔ لوگ عید اللہ بن سعید کو
ان کے والد سعید بن جبیر سے افضل خیال کرتے تھے
ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام عبد الملک بن سعید
بن جبیر ہے۔ ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

كَانَ بِالْبَيْتِ وَكَانَ يَطْفُئُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَقَى
 نَجْمَ قَالَتْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ نَجْمَ يَطْفُئُ بَيْنَ الصَّفَا
 وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الْمَرْوَةِ وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 الْمَرْوَةِ وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
 إِنَّ تَرَكَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ حَقًّا لَمْ يَفِ
 بِالْمَرْوَةِ فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّقُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ بَيْتِ قَالَتْ الطَّوَلُ
 بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ إِلَّا الْحَرَّادُ
 ۴۰۰ مَعْلُومٌ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِالنَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ
 ۴۰۰ مَعْلُومٌ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِالنَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ

مردہ سے بتا کر کہ اگر جان نہیں (دوبارہ) صفات تہذیب نام کرے
 جو ان کی حیثیت اللہ شریف کا طوائف کرے لیکن صفات مردہ کے درمیان
 سہی ذکر کرے اس کے باوجود اگر ان کی تعلیمات سے بعض علماء فرماتے ہیں
 اگر صفات مردہ کے درمیان سہی کیے بغیر مگر مہر سے باہر آیا کہ
 اگر اسے قریب ہی لیا جاسکے تو واپس لوٹ کر صفات مردہ
 کے درمیان سہی کرے اگر ایسا نہ آیا سہی تک کہ صفات مگر
 پہنچ گیا تو جان کر ہے اس میں پر غن (قرآنی) واجب ہے
 ۴۰۰ مَعْلُومٌ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِالنَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ

صفات مردہ کے درمیان دوڑنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّيِّئِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۸۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 ابْنِ حَرْبٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَ
 بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 قَالَتْ وَبَيْنَ الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ وَبَيْنَ
 قَالَتْ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 قَالَتْ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 قَالَتْ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 جو کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفات مردہ کے درمیان اس
 سے دوڑے کہ طہرین گرا اپنی قوت تک لیں۔ اس کا باب
 میں حضرت عائشہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی
 روایت مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے
 علماء کے نزدیک متفق ہے کہ صفات مردہ کے درمیان دوڑنا
 جائز ہے اگر دوڑنے کی بجائے اپنی مقدار سے پہنچے تو
 بھی جائز ہے۔

تخریج جہاں کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ
 عنہما کو صفات مردہ کے درمیان مہر سے پہنچے ہوئے دیکھا
 پرچہ کیا آپ صفات مردہ کے درمیان اپنی (امام) ان کے پہنچے
 ہیں، آپ نے فرمایا اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے صفات کو
 دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر اپنی مہر سے چلوں تو
 میں نے آپ کو اپنی مہر سے چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور
 میں نے اسی مہر سے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
 صحیح ہے۔ سعید بن جبیر نے بھی حضرت ابن عباس سے اس
 کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍاءَ
 عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ
 وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبَيْنَ

باب ۵۹۱۔ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَايفِ لِمَنْ يَطُوفُ
 ۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءُ وَيَعْقُوبُ بْنُ حَزْرَمٍ قَالَا نَا
 سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ نَابَتَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ قَبِّلُوا مَا تَشَاءُوا أَعْدَا
 طَ قَدْرَ هَذَا الْبَيْتِ فَقَصَلِي آيَةَ سَاعَةِ تِلَاوَةِ
 كَيْلٍ أَوْ تَهْلُكُ وَفِي آيَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ تَرَفُّعُ تَرَفُّعِ
 قَالَ أَبُو عَمْرٍاءُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُطْعِمٍ حَدَّثَنَا
 حَسَنُ مَوْحِبٌ وَقَدْ نَقَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْجٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاهٍ أَيْضًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ
 الْوَلَايَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ
 فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ وَالطَّوَايفِ بَعْدَ
 الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ
 وَاسْتَحَقَّ وَأَحْبَبُهُمَا بِعَدْوَيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ تَهْتَكُ الْمَلَائِكَةُ طَافَاتِ بَعْدَ الْعَصْرِ تَرْتَقِلُ
 حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذَلِكَ إِنْ طَافَتْ بَعْدَ صَلَوةِ
 الصُّبْحِ أَلَيْسَ تَرْتَقِلُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مَا تَهْتَكُ
 بِعَدْوَيْهِ مَحْتَرَكَةٌ طَافَتْ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ كُلَّمَا
 يُصَلِّي وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى تَزَالَ بِذِي طَوْعٍ
 فَقَصَلِي بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ كَوْنُ سُهَاتِ
 التَّوْبَةِ وَمَا لَيْتَ بَيْنَ آيَةٍ

طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

حدیث حبر بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نزدیک نہ رہے اور ملک میں جس وقت بھی وہ چاہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حبر بن مسلم صحیح ہے۔ عبد اللہ بن ابی نعیم نے اسے عبد اللہ بن ابیہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مگر کرم میں بخاری و مسلم کے بعد نماز پڑھنے میں علماء کا اتفاق ہے۔ بعض فرماتے ہیں عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعی، احمد و مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا بعض علماء فرماتے ہیں اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز پڑھے اس طرح اگر صبح کی طواف سکھات کیا تو بھی طواف خمس سے پہلے نماز پڑھے۔ ان حضرات نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد طواف کیا۔ امام بخاری و مسلم نے اس سے بے قرین لے گئے ہیں بلکہ کہ حکم نیک طوافی میں اگر طواف آفتاب کے بعد نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نماز طواف کی قرأت

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو حدیثیں (یعنی)
 "قل یا ایہا الکفر" و

باب ۵۹۲۔ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي كَعْرَةِ الطَّوَايفِ
 ۵۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعِبٍ نَزَّاهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي كَعْرَةِ الطَّوَايفِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

۵۳۳ مَحَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَّهُ قَالَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ
فِي تَكْوِينِ الطَّوَاتُ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ
عَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو عِيسَى جَعْفَرُ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُ خَرِجَتْ
فِي الْعَدِيثِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَاتِ
مُعْرِيَانَا -

۵۳۴ مَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ أَبِي اسْتَعْنَقٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَبِيَّ بْنَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ لَوْ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ
إِلَّا بِفِي مَسْلَمَةٍ وَلَا يَطْرُقُ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَلَا
يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُسْلِمَاتُ كُنَّ بَعْدَ عَامِهِمْ
هَذَا أَمَّنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدٌ دَعَاكَ إِلَى مُتَبِعِهِ مَنْ لَا
مُدَّةَ لَهُ فَإِنَّهُ لَا أَشْفِيكَ وَفِي بَابِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبِيٍّ حَدِيثٌ
حَسَنٌ -

۵۳۵ مَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَنَصْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
كَاسِبٍ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ
بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَشَجْعَةٌ وَهَمَزٌ
فِيهِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ -

اور نقل ہوا اللہ احد ہے۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کی ہیں کہ وہ طواف
کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرین" اور "قل ہوا اللہ احد
پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث عبد العزیز بن جعفر بن عمران کی روایت سے اس کے
یعنی اس میں جعفر بن محمد کی اپنے والد سے روایت
جسٹ اس روایت کے زیادہ صحیح ہے۔ جسے وہ
بواسطہ والد اور حضرت جابر بن عبد اللہ علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں۔ عبد العزیز بن عمران حدیث
میں ضعیف ہیں۔

بچے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت

زید بن اشیم کہتے ہیں۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے پوچھا آپ کسی چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے؟
آپ نے فرمایا چار باتوں کے ساتھ کہ جنت میں صرف
مسلمان ہی داخل ہوگا۔ بیت اللہ شریف کا طواف
بہرہ ہو کر کیا جائے۔ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک
جمع نہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے
معاہدہ ہے وہ اپنی عیادت تک ہے اور جس کی عیادت نہیں وہ
چارہ تک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عہو عنہ بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
میں حسن ہے۔

ابن ابی عمر اور یحییٰ بن علی (دونوں اسے بواسطہ سفیان
ابی اسحق سے اس کی نقل حدیث روایت کی اور زید بن اشیم
کی جگہ زید بن شیح کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں ضعیف اس میں خطا ہوئی اور اس میں نے زید بن
اشیم کہا۔

باب ۵۹۵ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا ذَكِيَّةٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَرَى الْعَيْنَ طَلِبَ النَّفْسِ فَوَجَّهَ إِلَيْهَا وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ قَالَتْ إِنْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَقَدِمْتُ إِيَّاهُ لَمَّا كُنْتُ فَقُلْتُ إِنْ أَحَاثَ أَنْ أَكُونَ الْكَبِيَّةَ أَمْسَيْتُ مِنْ بَعْدِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۵۹۶ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَرَى الْعَيْنَ طَلِبَ النَّفْسِ فَوَجَّهَ إِلَيْهَا وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ قَالَتْ إِنْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَقَدِمْتُ إِيَّاهُ لَمَّا كُنْتُ فَقُلْتُ إِنْ أَحَاثَ أَنْ أَكُونَ الْكَبِيَّةَ أَمْسَيْتُ مِنْ بَعْدِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۵۹۷ مَا جَاءَ فِي كُسْرِ الْكَعْبَةِ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ

خاتہ کعبہ میں داخل ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرتے ہوئے اور عرض دل تشریف لے گئے اور پریشان دماغ ہوئے میں نے (سبب) پرچھا تو فرمایا میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ تو داخل ہوتا تو اچھا تھا (کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خاتہ کعبہ میں نماز پڑھنا

حضرت جلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ مرت بجیر کی۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جلال حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ کعبہ مکرمہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام اکبر بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرض غسارہ کر دے۔ امام شافعی کے نزدیک غسل اور فرض دو رکعتوں میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور دعائوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

تعمیر کعبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ

سُحْبَةٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ
ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمْ يَخْلُصْ بَنِي كَانَتْ تَقَعُ فِي يَدِكَ
أَكْثَرُ الْمُؤْمِنِينَ بِخَيْفٍ عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَمَلُكُمْ أَنَا
نَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ نَكُنْ لَا
أَنْ تَوَصَّيْتَ حَدِيثُكَ عَقِيدَ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَقَدْ مَتَّ
الْكُفَّةَ وَجَعَلْتَ لَهَا بَابَيْنِ فَكُنَّا مَتَّكَ مِنْ الرُّبْعِ
هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ -

باب ۵۹۵ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحَجْرِ

۸۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ عُلْفَةَ عَنْ أَبِي عُلْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَخُذَ الْبَيْتَ
فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ نَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدِي فَأَمَّا فِي الْحَجْرِ فَقَالَ صَلَّى فِي
الْحَجْرِ إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ بَيْتِ يَأْتِيَا فَرِطَةَ
مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنْ كَوْنِي اسْتَفْصِرُوا حِينَ تَكُونُ
الْكُفَّةَ فَأَخْرَجَهُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَعُلْفَةُ عَنْ أَبِي
عُلْفَةَ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ يَزِيدٍ -

باب ۵۹۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّبْعِ وَالْمَقَامِ

۸۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ نَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَى الْحَجْرَ الْأَسْوَدَ مِنَ الْحَقِّ وَهَذَا شَدِيدُ
بَيَاضِهِمِ الْكَلْبِ لَسُوْدُهُ خَطَا يَأْتِي أَدْرَ
فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ

عید و سلم نے مسجد سے فرمایا اگر تمہاری قوم عہد
جا بیٹھ کے حریب نہ ہوئی تو میں کہتا ہوں کہ تم کو قرآن
کراں میں دو صدقہ دے گا: ہر شخص کو صدقہ
جن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دو دو صدقہ دے دیے
اسے کر کر دو دو صدقہ دے بنائے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح

حطیم میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں یہ جانتی تھی
کہ تادم کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں۔ پس رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل
کیا اور فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ شریف
میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ
ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کو مہ بنائے دھت
اسے چھڑ دیا اور اسے کعبہ سے باہر کر دیا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور حطیم بن ابی حطیم سے مراد حطیم بن ابی ہلال ہیں۔

حجرا سود اور مقام ابراہیم کی نفیست

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حجرا سود
جنت سے اترا دو دوسرے بھی زیادہ سفید تھو
پھر ان کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ اس
باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہما سے بھی روایات متفق ہیں۔ امام ترمذی

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي عُبَايَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
قَوِيٌّ

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ دُرَيْمٍ عَنْ جَابِرِ
أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مَسْلُماً الْحَاجِبَ يَقُولُ
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِنْسَانَ وَالْقَامَرِ
يَأْتِيَنَّ تَارِكًا يَأْتِيَنَّ الْجَنَّةَ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا
وَلَوْ كَرِهَ بَيْتُ كُورٍ هُمَا لَفَّ قَامَرًا مَيِّنَ الشَّرِيقِ
وَالْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا مَرْسُومٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ قَوْلِهِ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي آيَةَ وَهُوَ
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ہاں ۵۹۹ مآجاء فی الخروجر الی مینا واللقام
یہا

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَدَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْأَعْلَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي عُبَايَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ
وَسَمِعْتُ يُونُسَ الظَّهْرِيَّ وَالْعَمْرِيَّ وَالْمَغْرِبِيَّ وَالْوَائِلِيَّ
قَالُوا جَرَرْتُمْ قَدًّا إِلَى عَرَفَاتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ كُتِبَ لَهُ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَدَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْأَعْلَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الْعَمْرِيَّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ
أَبِي عُبَايَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَوْمَ عَرَفَاتٍ وَالظَّهْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعَمْرِيُّ وَالْمَغْرِبِيُّ
أَبِي عُبَايَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ قَالَ أَبُو
عِيسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ وَثَقِيلٌ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ
أَبُو الْمَدِينِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شَجَبَةُ لَمْ يَسْمَعْ لَكُمْ
مِنْ مُسْلِمٍ الْأَخْمَسِيَّةَ أَشْبَهَ وَهَذَا فَكَيْتَ هَذَا
الْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ عَدَّةَ شَجَبَةٍ

فراستے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
فرمایا حجرا سودا اور مقام ابراہیم جنت کے یا تو قرآن میں
سے دو یا قوت میں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی
مدد سے بھی دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ چاہتا تو یہ
شرق سے غروب تک سب کچھ روشن کر دیتے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث عبداللہ بن عمر کا اپنا قول
(حدیث مرفوعہ) مروی ہے۔ ابی یاسر نے اس حدیث میں حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل ہے اور وہ غریب حدیث ہے

منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تے ہیں مقام منیٰ میں
ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی غاروں پر صائیں
اور پھر عرفات کی طرف کثرت سے گئے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں اسماعیل بن مسلم کے بارے میں
کلام کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور اس وقت
میں ہی عرفات کی طرف کثرت سے گئے۔ ابی یاسر
میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں
ابو اسیر علی، شہرہ کا قول نقل کیا کہ حکم نے قسم سے صرف
پانچ حدیثیں سنیں ہیں۔ شہرہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے
ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

اور جس سے روگ واپس آتے ہیں اس شخص سے
مراوا الیٰہی حرم ہیں۔

تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میلان عرفات میں ٹھہرے اور
ذیہ یزیدت ٹھہرنے کی جگہ ہے اور اس سے کاسرا و غاسٹ
ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ بلرب آفتاب کے وقت آپ واپس
تشریف لائے اپنے چچے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا اور
اسی حالت میں ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ روگ واپس بائیں
اڈاڑوں کو پھلانے کے لیے ساتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم روگ کی طرف توجہ کرکے رات و گرا اہلیان سے چور پھر آپ
خروا غریبے وہاں دو قاریں (غریب و شاہ) اٹھی پڑھیں۔ صبح
برلی قرقم قرق تشریف لائے اور وہاں ٹھہرے۔ ذیہ یزیدت
سے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ خروا غریبے کا سارا ٹھہرنے کی
جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وہی ٹھہریں اپنے قراڑوں کی طرف
وہ دو ذریعہ مادی غریبے سے چل کر آپ ٹھہر گئے اور فضل بن عباس
رضی اللہ عنہما کو اپنے چچے شہید پھر جہڑ پر پہنچ کر لکڑیوں میں
اس کے بعد قرمان کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربان کی جگہ ہے اور
سائے کا سارا سنی قربان گاہ ہے (وہاں) قبیہ شہم کی ایک
نوربان عورت نے آپ ایک قمر کی پوجا میں نے عرض کی (حضرت)
میرا آپ بہت بڑا صاحب ہے اور اس پر کج فرض ہے کی میں اس کی
طوبہ سے کج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: "تو اس کی طرف سے کج کر"
لہذا کہتے ہیں آپ نے حضرت فضل بن عباس کو روگ (مدبر عرفات)
پھر وہاں چھوٹے جہاں نے فرمایا میرا رسول اللہ آپ اپنے چچا زاد
کو روگ میں پھر لے آئے فرمایا میں نے قربان ہو گیا جو میں عورت
کو دیکھا تو میں ان پر نہیں سب سے طرف نہیں ہوا ایک شخص نے اگر
سند پوچھا یا رسول اللہ میں نے سر نہ لائے سے پہلے کہتے تھے
طواف استغفار کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر نہ لائے یا فرمایا۔ یا ل

مِنْ حَيْثُ كَانَتْ نَفْسٌ وَلَدُمُ هُمْ هَلْ
الْحَرَمِ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

۸۶۸۔ مُحَمَّدًا نَبَا مُحَمَّدٌ بَيْنَ بَنِي إِسْرَافِيلَ وَابْنِ
تَائِبِيَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَفْرَةَ
ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سَيْدِ بْنِ عَفْرَةَ عَنْ يَسُوْعَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَابِيَةَ عَنْ عَفْرَةَ بْنِ أَبِي نَابِيَةَ عَنْ
نَعْفَةَ نَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ
لَقَالَ هَذَا عَرَفَةُ وَهَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ حُطَّتْهَا
مَوْقِفٌ ثُمَّ قَامَ فِي حَيْثُ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَارْتَدَتْ
أَسَافَةُ بْنُ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِوَجْهِهِ عَنِ قَابِ رِجْلِهِ
وَالنَّاسُ يَطْرُقُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَمِشُ بَيْنَهُمَا
وَيَقُولُ يَا كَيْفَا لَنَا عَنْكُمْ التَّيَكُّمَةُ تَعْرِفُ
جَعَلَ فَضْلِي بِهَذَا أَصْلَابِي فِي حَيْثُ كُنَّا حَبِيبًا
أَبِي مُزَرٍّ وَذَلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا مَوْقِفٌ وَهَذَا الْمَوْقِفُ
وَبَيْنَهُمَا مَوْقِفٌ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ نَسُوْلِ اللَّهِ
وَأَدْعَى مُجْتَبِرٌ نَفَرًا نَافَتَهُ نَعْفَتَهُ حَقَّ جَدِّهِ
الْوَادِعِي مَوْقِفٌ وَارْتَدَتْ فَضْلِي ثُمَّ فِي الْجَمْعَةِ
كُرْمًا هَاتِفًا فِي سَمْعِهِمْ هَذَا التَّعَرُّوفِي
كُلُّهَا مَسْعُورًا سَمْعَتَهُ جَارِيَةً شَاةً مِنْ حَتْمٍ
فَقَالَ كُنْتُ إِنْ أَمِي تَسِيْعٌ كَيْفَ دَرَكْتُهِ قَرِيْبَةً
اللَّهُ فِي الْحَيَةِ كَيْفَ جَزِيَّتِي أَنْ أَحْبَبَ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ
عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ كُنِي عَنْقُ الْفَضْلِ فَقَالَ بَعَثَ
يَا نَسُوْلِ اللَّهِ يَمْرُؤُ زَيْتٍ حَقَّقْتُ بِي عَقَلْتُ قَالَ رَيْتُ
شَاةً فَكَيْفَ تَبَعْتُ كَسْرًا مِنْ الشَّيْطَانِ عَلَيْهِمَا
فَأَتَاةً فَجَعَلَ فَقَالَ يَا نَسُوْلِ اللَّهِ إِنْ أَقْصَيْتُ
قَبْلَ أَنْ أُحِلَّ قَالَ أَسْخَرْتُ وَنَحَرْتُ أَوْ قَصَرْتُ وَ
لَا حَرْجَ قَالَ وَجَاءَ أَخْرَقَالَ يَا نَسُوْلِ اللَّهِ لَيْتَ

وَبَعَثَ قَبْلَ أَنْ تُرْجَى قَالَ أَشْرِيهِ وَلَا تَحْزَنْ قَالَ
 لَمْ أَتِ الْبَيْتَ قَطُّ فَاتَّيَبَ تَعْمَّافَا رَمَزَمَ فَقَالَ
 يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَوْنُوا أَنْ يَغْوِيَكُمْ عَلَيْكُمْ
 النَّاسُ لَمْ تَزْعُمُوا فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو
 هَيْثَمٍ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا
 أُخْبِرُهُ مِنْ حَدِيثِ عَيْتِي لَكِنْ هَذَا الْوَجْهُ
 مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لُحَايَةَ بْنِ
 عِيَّاشٍ وَكَذَلِكَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي وَاجِدٍ عَنْ لُؤْلُؤِ بْنِ مَرْثَدٍ
 هَذَا أَوْ الْعَسَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَفِيرِ الْعِلْمِ وَكَذَلِكَ
 لَعَنَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةٍ فِي
 قُلْتِ الظُّهْرَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَاتِ
 الرَّجُلِ فِي نَعْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ مَعَ زَيْدٍ
 إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ وَشَدَّ مَا
 حَصَمَ الْإِمَامُ وَكَذَلِكَ بَنِي سَيْفٍ هُوَ مِنْ حُسَيْنِ
 أَبِي عَقِيلٍ بَيْنَ أَجْبَ حَلَالٍ -

باب ما جاء في الإفاضة من عروق

[illegible]

فائدہ لا۔ حضرت مذکورہ بالا سے علومِ سرگرم، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب
 اکی پستاپ نے ہی برکرم کو فرمایا کہ شاید میرا آئندہ مل قیس نہ
 نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرامیے قرآن پاک کناایت اور

کھڑا سے کوئی حرج نہیں ملادی کہتے ہیں ایک دوسرے سے ملنے کے بعد
 حوزہ کیا دیکھا کہ اللہ ہی نے ٹکڑیاں چھیننے سے پہلے جالہ ذبح کر دیا آپ نے
 ذبح کر کے دیکھا کہ کوئی حرج نہیں پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاؤں آگئے
 اسکا طوف کیا اور پھر آپ درمیں پرستش کرتے آئے اور فرمایا اے عبدالمطلب
 کہ اداکار گر گئے یہ ڈنڈہ ہوا کہ لوگ تم پر غائب ہو جائیں گے تو میں بھی
 درمیں کا پانی کیسچا (دکھاتا) دینا اسی صحت میں بسر کرنا ابدی سلامت
 میں درمیں کا پانی نکالنے کی کوشش کرے گا۔ ترجمہ: اہل باب
 میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
 اہم تر مذکور فرماتے ہیں: حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اس صحت اس
 طریق میں بزرگ بن حدیث بن عباس کی روایت سے پہنچتے ہیں
 کہ انہوں نے صدیق اکبر سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے بخلاف
 اہل بڑے ہے کہ روایت میں بلکہ حدیث کے غرض سے حدیث میں جمع کی جاتی
 بعض حدیثوں میں اگر کوئی شخص اپنے خیر میں نہ لکھتا تو اس پر ہے اور اہل
 جامع میں ٹکڑے نہ ہوتے ہیں امام کے طریقے پر وہی حدیثیں جمع کر کے
 پھر کتاب سے مذکور ہیں کہ سے زید بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم روایت ہیں۔

عزفات سے واپسی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم وادی عسریٰ تیزی سے پہنچے بشر کے
اکیس افراد کر کے کہا کہ آپ مردانہ سے واپس لوٹے آپ
پر یکتا تھے اور یکتا سے ہی پہنچنے کا آپ نے حکم بھی فرمایا
ابو نعیم غیر العاصی کا نقل کیجئے کہ آپ نے عسکر یوں کی طرح کی
گنگریاں ہانڈنے کا حکم فرمایا اور فرمایا شاید میں اس سال کے
بعد تم کو نہ دیکھوں، اُن باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت ہے امام حرزی فرماتے ہیں حدیث
جابر میں صحیح ہے۔

فائدہ لا۔ حضرت مذکورہ بالا سے علومِ برکۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالِ مبارک کے وقت سے آگاہ کر رکھا تھا۔ اسی لیے آپ نے اس پر کرم کو فرمایا کہ شاید میرا آئندہ بدلِ قیس نہ ہوگی۔ رحمت کے وقت یا جگہ سے غلہ کے تیسارے غیر معمولی آگاہ نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرمائے۔ قرآن پاک کئی آیات اور احادیث میں ایسی تطبیق ہے کہ تعقل لازم نہ لے کر مسترجع

يَا أَيُّهَا مَاجَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْمُشَارِقِ بِالْمُزْدَكْفَةِ -

٨٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ بِرَسُولِهِ
الْقَطَّانُ نَاثِقِيَّ الشَّوْزِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ
فَجَمَعَ بَيْنَ الْقِسْمَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ
هَذَا أَفْهَمْكَ اللَّهُ الْمَكَانَ -

٨٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ رَأَى يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الشَّيْخِ
هَنَّاءَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ قَالَ يَحْيَى وَالطَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ
وَقِي الْأَبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْأَيْكُوبِ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ
أَخْبَرَهُ مِنْ تَعَالِيهِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَ
حَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ قَالَ
وَرَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ فَوَحْدُ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ أَيضًا وَفَا
سَلَّمَ بَنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَفَا
أَبُو إِسْحَاقَ يَأْتِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ صَلَاةَ الْعَرَبِ
دُونَ جَنَاحٍ يَأْتِي جَنَاحًا وَهُوَ مُزْدَلَعَةٌ ثُمَّ
يَبْنِي الصَّلَاتَيْنِ بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَّصِرْ

مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں
ایک ہی بجیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے جبریل
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی مقام پر ایسے ہی کرتے
دیکھا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ
عمر بن الخطابؓ کا قتل نقل کرتے ہیں کہ حدیث میں ہے۔
ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حدیث میں ہے۔ ابوالعباس
سعید الدین سعد، جابر اور اسلم بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ حدیث ابن عمر برایت سفیان اصحاب ابن خالد
کی روایت سے صحیح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن
صحیح ہے۔ اسرائیل نے یہ حدیث ابی حنیفہ اور مالک
کے دونوں جراحین اور خالد کے واسطے سے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ ابن
عمر سے سعید بن جبیر کی روایت بھی حسن صحیح ہے
سلم بن کبیر نے اسے سعید بن جبیر سے روایت کیا
ہے۔ ابراہیم نے مالک کے دونوں بیٹوں
جبرائیل و خالد کے واسطے سے حضرت ابن عمر
سے روایت کیا۔ حماد کا اس پر عمل ہے کہ مزدعفر
(پختہ) سے پہلے مزب کی نماز نہ پڑھے۔ جب
مزدعفر پہنچے تو دو قازلوں کو ایک اقامت کے
ساتھ جمع کرے۔ دونوں کے درمیان نفل نہ پڑھے
یعنی حماد نے اسے ہی اختیار کیا ہے اور سفیان

فَمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي أَحْتَابَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ سُفْيَانُ قَرَأْتُ كِتَابَ
الْمَغْرِبِ ثُمَّ تَعَلَّمْتُ وَدَفَعَهُ تَبَاهُ ثُمَّ أَقَامَ فَعَلَى
الْوُضَاءِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالنَّزْدَةِ يَأْتِيَانِ وَاقْتَرَبَا
يُعَوِّذُكَ لِمَا فِي الْمَغْرِبِ وَيُعَيِّمُكَ وَيُصَلِّيُ الْمَغْرِبَ
ثُمَّ يُعَيِّمُكَ وَيُصَلِّيُ الْوُضَاءَ وَهُوَ قَوْلُ شَاذِلِ
بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ مِنْ أَدْرَاكِ الْإِمَامِ وَجَمْعِهِ
فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَاجَّ -

ترذی کا یہی قول ہے۔ سفیان فرماتے ہیں اگر پاس ہے
تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے۔ کپڑے اتار دے پھر
اقامت کے ساتھ مشاکی نماز پڑھے۔ بعض علماء
فرماتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب اور مشاد کو ایک
اذان اور دو بجیروں کے ساتھ جمع کرے۔ مغرب
کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کے لیے اذان
پڑھے۔ پھر اقامت کہہ کر کھانا نماز پڑھے۔ امام شافعی
اس کے قائل ہیں۔

لما کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پایا

عبدالرحمن بن عیمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جحد کے چھ ماہ میں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر مجھے آپ کی وقت عرفات میں تھے ان لوگوں
نے آپ سے پوچھا تو آپ نے منادی کو حکم فرمایا اس
نے اعلان کیا۔ حج عرفات میں ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی
رات حج ہونے سے پہلے آجائے اس نے حج کو پایا
مٹی کے تین دن میں جو جلدی کہتے ہوتے دو دنوں کے بعد
واپس آگیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو پھر بارہا اس پر بھی کر لیں
گناہ نہیں۔ پھر بن جزار کہتے ہیں۔ بخاری کی روایت میں یہ الفاظ
لازم ہیں کہ آپ ایک آدمی کو اس کی ہڈی چھوٹایا اور اس نے اعلان کیا
ابن ابی ابرہ نے بواسطہ سفیان بن عیینہ سفیان ثوری اور یحییٰ
بن عطاء عبدالرحمن بن عیمر سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے
قتل کی۔ ابن ابی ابرہ نے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ یہ نہایت
نحری حدیث ہے۔ سفیان ثوری نے اسے روایت کیا۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کا عبدالرحمن بن عیمر کی
حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے عرفات
میں دھڑلہ اٹکے گا حج چھوٹ گیا صبح کے بعد اسے حج نہ ہوگا۔
اسے عروہ سے دوسرے سال حج کرے۔ سفیان ثوری،

۸۶۲۔ سَحَدْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ
سَعِيدٍ يَخْبُرُ الرَّحْمَنِي عَنْ مُقَدِّمِي قَالَ لَنَا سُبْحَانُ
ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُبٍ
أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا نُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوهُ قَالُوا مَا مَنَّا بِهَا
فَنَادَى الْحَبَّاءُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ إِلَيْهِ جَمْعٌ مِمَّنْ
يُحِلُّونَ الْحَجَّ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَاجَّ أَفَلَمْ يَخْبُرْ
لَنَسْأَلْهُ مَنْ يُعْبَلُ فِي يَوْمَيْنِ كَذَا ثُمَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَأَخَّرَ فَلَا تُعْبَلُ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَذَا يَحْيَى
وَأَدْرَكَ نَجْدًا يَوْمَ -

۸۶۳۔ سَحَدْنَا ابْنُ أَبِي حَمْرٍ نَا سُفْيَانَ بْنَ
عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مَا سَمِعْنَا قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي
حَمْرٍ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ
وَكَذَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَالْعَمَلُ
فَلَا حَدِيثٌ يَخْبُرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُبٍ عَنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھامی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔
شعبہ نے بحیر بن عطاء سے حدیث ترمذی کی نقل
حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے بار و رست
سجادہ و کیح سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے
یہ حدیث روایت کی۔ اور کہا کہ یہ حدیث
ام المائیک (مسائل حج کی اصل) ہے۔

وَعَبْرَهُمَا أَنَّهُ مَنْ تَرَ بَيْتَ بَعْرَاتٍ قَبْلَ
طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ رَأَى الْهَيْبَةَ وَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ
بَعْدَ قَاتَةِ الْهَيْبَةِ وَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَجَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ
الْفَجْرِ وَيَحْتَلِفَ عَمْرٌو عَلَيْهِ نَسَبُهُ مِنْ قَبْلِ
وَقَوْلِهِ النَّوَوِيُّ رَأَى بَيْتَ بَعْرَاتٍ وَأَحْمَدٌ وَابْنُ حَقٍّ وَ
قَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَصَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ
النُّوَيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ
وَبَيْتَهُ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِهَذَا
الْحَدِيثِ أَهْلُ الْمَنَائِكِ -

۸۴۴۔ سَمِعْتُ لَنَا ابْنَ أَبِي عُمَرَ نَا سَمِعْتُ عَنْ دَاوُدَ
ابْنِ أَبِي هَنْبَلٍ وَرَسُولِ بْنِ أَبِي عَرَابٍ وَدَحْرِيَا
ابْنِ أَبِي رَافِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ مَرْثُومٍ
ابْنِ أَوْسٍ ابْنِ بَدْرَةَ ابْنِ كَثْمٍ الْقَدَرِيُّ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْدِ لَيْتِي
يُحِبُّ خُرُوجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
تَجَلَّوْا مِنْ جَبَلٍ مِمَّنْ تَجَلَّوْا نَاجِيَتِي وَالتَّعَدْتُ
فَقَرَّبَنِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَعْتُ عَلَيْهِ
فَقُلْتُ لِي مِنْ حَيْثُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى
يَذْهَبَ وَرَقَدَ وَقَعْتُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذِي الْحِجَّةِ وَنَدَرْتُ
فَقَدْ تَمَرَّضْتُ وَفَضَّلْتُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَادِبُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيرِ الضَّعْفَةِ مِنْ
جَمْعِ بَلِيلٍ -

۸۴۵۔ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ قَتَيْبَةَ نَاحِيَا دُونَ سَيْدِ عَنْ
أَبِي عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَعَدَّنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَقْدِيرِ
جَمْعِ بَلِيلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَحْيِيهِ

حزق بن عمر بن اوس بن عاصم بن لام طائی
سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ خانہ
کے پہلے تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی
سراخی کو نکال دیا اور اپنے آپ کو شفقت میں ڈالا۔
تھم نکلا! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا۔ جس پر نہ ٹھہرا
جوں کی یزید حج ہو گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے ہماری امداد کی نماز میں شرکت کی، وہ ایسی
جائے تک جہاں سے اس ٹھہرا۔ اس سے پہلے ایک
رات دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور
اس کی میل کیل دور ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

مزدلفہ سے کمزوروں کو پہنچانے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مزدلفہ
سے مسافروں کا سامان دے کر اپنے خیال کے
مجازرت کے لیے ہی بھیج دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ

فَأَسْمَاءُ دَلَّ الْقَطِيبُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَدِيثُ أَبِي
عَبَّاسٍ يَحْمَدُ عَنْ تَمِيمٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَفَعَ الْقَطِيبَ مِنْ جَنَاحِهِ بِكُلِّ حَدِيثٍ صَوَّبَهُمْ رَوَى عَنْهُ
مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَمَنْ وَفَّقَهُ شَيْئًا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
وَشَائِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ الْقَطِيبِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ
مَهْطَةً أَهْرَبَ مِنْ جَمْعٍ يَلِيلٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ
خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ شَائِي وَدَلَّ فِيهِ عَنِ الْقَطِيبِ
أَبِي عَاصِمٍ وَتَمِيمٍ ابْنُ جَرِيرٍ وَفِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ
الْقَطِيبِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۸۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَأْزُوعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ
عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ مُقْسِمٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ مَهْطَةً أَهْلَهُ فَقَالَ
لَا تَزْمُوا الْبَشَرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو
عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوَّبَهُ
وَالْقَطِيبُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا أَخْبَرَنَا أَبُو
كُرَيْبٍ بِمَا سَأَلْنَا عَنْهُ مَهْطَةً مِنَ الْمَهْطَةِ
بِكُلِّ يَوْمٍ يَوْمًا رَأَى فِيهَا قَوْلَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
يَحْدِثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا
يُؤْمَرُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ فِي أَنْ يُرَوَّى بِكُلِّ يَوْمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ التَّوْرِيِّ
وَالشَّافِعِيِّ -

باب ۶۰

۸۷۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَائِبُ عَيْسَى بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ أَبِي التَّيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ كَثِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْوِيلِ

ام حبیبہ اسماء اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ان کے کئی طرق
سے روایت ہے شیعہ نے یہ حدیث بواسطہ شاش محمد
اور ابن عباس، حضرت فضل بن عباس سے روایت کی
کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمر در اہل و عیال کو
مزدادہ سے پہلے ہی رات کو بھیج دیا۔ اس حدیث میں شاش
سے محلی بروی اور فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا۔ ابن
جریر وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں
فضل بن عباس کا ذکر نہیں۔

حسنت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
روسل عثم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمر در اہل و عیال
کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا۔ سرور نکلتے سے پہلے لگاریاں
ڈالنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن
صحیح ہے۔ محمد اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ مزدادہ
سے کمر در لوگوں کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنے میں
کو ل جابری نہیں سمجھتے۔ حدیث کے مطابق بعض علماء نے
فرمایا کہ وہ کمر در نکلتے سے پہلے لگاریاں نہ ماریں۔
بعض علماء نے رات کے وقت لگاریاں مارنے
کی اجازت دی ہے۔ ابہر حال عمل حدیث
ہی پر ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ
کا یہی قول ہے۔

+

+

+

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربان کے دن چاشت کے
وقت لگاریاں مارتے تھے۔ لیکن دوسرے دنوں میں

مُحَمَّدٍ وَأَمَّا بَعْدُ فَرَأَيْتَ كَيْفَ قَالَ الشَّمْسُ قَالَ
أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا رِجَالٌ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَرَوْنَ بَعْدَ يَوْمِ
النَّحْرِ إِلَّا بَعْدَ السَّعَالِ -

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعِ
قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ -

۸۷۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ
الْأَعْمَشُ عَنْ الْعَمْرُو عَنْ وَكَيْعَةَ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَفِي بَابِ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَبُو عِيْنِي حَدَّثَنَا
ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَنْ صَحِيحٍ وَرَأَيْتُكَ كَانَ هَذَا
الْجَاهُ هَيْكَةً تَمُتُّ بِرَدْنِ حَقِّ تَطْلُعِ الشَّمْسِ ثُمَّ
يُفِيضُونَ -

۸۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ مَا يُوَدُّ أَنْ يَقَالَ
أَمَّا بَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو
ابْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ كُنَّا وَفَوْا بِحَمِيمٍ فَقَالَ عَمْرُو
ابْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ لَمْ يَشْرِكِيكُمْ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ
حَقِّ تَطْلُعِ الشَّمْسِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرَفُ مِنْكُمْ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَفَفَهُ
فَأَنَّ مَنْ عَمْرُو قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيْنِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجَمَاعَةَ الَّتِي تُرْفَى
مِثْلُ حَصَى الْحَذَفِ -

۸۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ مَعْبُدِ
الْقَطَّانِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ نَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَفِي
الْجَمَاعَةِ مِثْلُ حَصَى الْحَذَفِ وَفِي الْبَابِ عَنْ

زوال شمس کے بعد اسے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے
کہ قربانی کے دن کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی
لنگریاں ماری جائیں۔

مردانہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب سے پہلے مردانہ
سے واپس ہوئے مگر اباب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
ابن عباس صحیح ہے۔ دو درجہ حالت کے لوگ طلوع
آفتاب کی انتظار کرتے۔ اور پھر رستے
تھے۔

عمر بن مویون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مردانہ
میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین مردانہ لنگھنے سے پہلے
واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے نہ جمیر!
ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت
فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب
سے پہلے چل پڑے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

چھوٹی چھوٹی لنگریاں ماری جائیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا آپ خدمت (مرد و ناگھریوں سے لپٹکی جیسے)
کے برابر لنگریاں مارتے تھے۔ اس باب میں حضرت

سَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَرَبِيعٍ أَمْرًا
بِحَدِيثِكَ الْأَنْدَلُكِيِّ وَأَبِي حَبَّاسٍ وَنُفْعَانَ بْنِ عَجَّاسٍ وَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّيَّابِيَّ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ أَرْوَيْتُ عَنْ هَذَا أَحَدِيَّتٍ حَسَنٍ صَوِيحِرٍ وَ
مَرَّ إِلَيَّ أَتَارُكَ أَهْلَ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونُوا الرَّجَعَاءُ
أَلَا يُنْفَرُ بِهَا وَيُثَلَّ حَقُّهَا الْخَدَّيْنِ -

باب ۲۹۹ - مَا جَاءَ فِي التَّرْمِذِيِّ بَعْدَ كَذَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْدَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ
ثَابِتِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ
وُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُ يَسْكُرُ مِنْهُ الْجَمَاعَةُ إِذَا ذَاكَ الشَّمْسُ قَالَ
أَبُو عِيْنَسٍ هَذَا أَحَدِيَّتٌ حَسَنٌ -

باب ۳۰۰ - مَا جَاءَ فِي تَرْمِذِيِّ الْجَمَاعَةِ دَرَكًا

۸۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْدَلَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زَكْرِيَّا
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَنِ الْعَجَّازِ عَنْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ وَثَيْبِ
ابْنِ أَبِي حَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
الْجَمَاعَةَ لَا يُقْرَأُ لَهَا دَرَكًا فِي كَلْبٍ مِنْ جَابِرٍ
قَدْ أَمَرَ بِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَنِ عَمْرِو بْنِ
الْأَخْوَصِ قَالَ أَبُو عِيْنَسٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَبَّاسٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَجَدْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَلَّوْا
بَعْضُهُمْ أَنْ يَمُوتَ إِلَى الْجَمَاعَةِ وَدَجَّةُ الْحَبِيبِ
وَعَنْدَنَا أَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْأَكْيَامِ لِيُتَذَرَى بِهِ فِي
يُغْلِبُهُ وَكَذَا لِحَدِيثَيْنِ مُتَعَمِّلٌ عَنْهُ أَهْلُ
الْعِلْمِ -

۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْدَلَةَ عَنْ عِيْنَسٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ فِي الْجَمَاعَةِ عَشَى إِلَيْهِ

سليمان بن عمرو بن الاوصی بواسطہ ان کی والدہ ام جندب
از روئے ابن عباس، نفیل بن عباس، عبد الرحمن بن عثمان بنی ادر
عبد الرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علماء
نے اقبال کیا ہے کہ بر کنکریاں مارا جائیں۔ وہ ایسی ہوں
جس کو دعا انگلیوں سے پھینکا جائے۔

نروال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نروال آفتاب
کے بعد کنکریاں پھینکتے تھے
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

سوار ہو کر کنکریاں مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر عبرہ عقبہ
پر کنکریاں ماریں۔ اہل باب میں حضرت جابر، قتادہ بن عبد اللہ
ادرم سلیمان بن عمرو بن الاوصی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن
ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء کے
نزدیک پیدل چل کر کنکریاں مارنا اچھا ہے۔ ہمارے
نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بعض
ادعات سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ تاکہ آپ کے
فعل کی پیروی کیا جائے۔ علماء کا دونوں حدیثوں پر
عمل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہوں پر کنکریاں مارنے کے
لیے پیدل جاتے اور اس کی طرح واپس آتے۔

ذَٰلِكَ أَوَّلُ مَا جَاءَ لِي مِنَ الْوَحْيِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومَةَ
وَالْفَعْلُ عَلَى هَذَا جَدًّا كَثُرَ هَبُّ الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
يَكُنْ بِرَحْمَةِ النَّحْوِ يَتَشَبَّهُ فِي الْإِيَّامِ الرَّثِي تَعْدِيَّتُهُمْ
قَالَ أَبُو عِيْسَى وَكَانَ مَنْ قَالَ هَذَا تَعْدِيَّتُهُمْ
الَّتِي هِيَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِهِ لَا تَعْدِيَّتُهُ
عَنِ الْبَنِي هِيَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَرَكِبَ يَوْمَ النَّحْوِ
حَيْثُ دَخَلَ بِرَحْمَةِ الْوَحْيِ وَتَعْدِيَّتُهُمْ تَعْدِيَّتُهُمْ
جَمْعًا الْعَقَبَةُ -

باب كيف تروى الإجمار

۸۸۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى مَا يَكُونُ
عَنْ جَابِرِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَمْعًا الْعَقَبَةُ
الْوَادِي قَاتِلُ الْكُفَّةِ وَجَعَلَ يَرَى الْجَمْعَ
عَلَى حَاجِلِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَأَى بِسَبْعِ حَصَايَاتٍ يُكْتَبُ
مَعَهُ كُلُّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ كِدَى لَنَا عَيْدُهُ
مِنْ هَلَاكَ رَأَى لَدُنِّي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ نُورَةٌ تَبْعَرُ
۸۸۵ - حَدَّثَنَا هَاشِمٌ مَا يَكُونُ عَنْ الْعَسْوَدِيِّ يَهْدَى
الْإِسْنَادُ مَحْذُورًا قَالَ وَفِي ثَابِتٍ عَنْ ثَابِتٍ
عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُثْمَانَ وَجَابِرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى
حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْفَعْلُ
عَلَى هَذَا جَدًّا أَهْلُ الْعِلْمِ يَتَخَاوُنُونَ أَنْ يَتَوَلَّوْا
مِنْ بَنِي الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَايَاتٍ وَبِكُنْزٍ مَعَهُ كُلُّ
حَصَاةٍ وَقَدْ تَقَعَّضَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تَعْدِيَّتُهُ
يُعَيَّنُهُ أَنْ يَرَى مِنْ بَنِي الْوَادِي رَأَى مِنْ حَيْثُ
قَدَّمَ عَلَيْهِ وَفِي تَعْدِيَّتِهِ فِي بَنِي الْوَادِي -

۸۸۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلْفِيُّ وَابْنُ
يُونُسَ قَالَا نَحْنُ عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض محدثین
نے اسے جیسا اللہ سے خبر فرمایا بیان کیا۔ اکثر علماء کا
اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ قربانی کے دن
سورہ بقرہ درباقی دونوں میں پہلی کنکریاں مارے۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا خیال کیا۔
کیونکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے قربانی
کے دن سورہ بقرہ کنکریاں ماریں۔ قربانی کے دن صرف سورہ
بقرہ پر کنکریاں ماری جائیں۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ
عمرہ مقہد پر آئے تو وادی کے درمیان قبلہ رخ ہو کر کھڑے
ہوئے اور اپنی داہنی جانب سے کنکریاں مارنے لگے سات
کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ بکیر بچے سے یہ فرمایا
اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے مائل نہیں اسی
جگہ سے اس ذات یا برکات نے کنکریاں پھینکی ہیں جس
پر سجدہ بقرونہ نازل ہوئی۔

حضرت دیکھ نے سعودی سے سند ذکر کے ساتھ
اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
اسی باب میں حضرت فضل بن عباسؓ "بن عباسؓ، ابن عمرؓ
جابر بنی اللہ انہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور علماء اس پر
عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی بطن وادی سے سات
کنکریاں پھینکے ہر کنکری کے ساتھ بکیر بچے سے بعض علماء نے
اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے پھینکا ضرور
ہو تو جہاں سے ہر کے پھینک دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعرات کو

ابن ابی یوسف عن النعمان بن محمد عن عمار بن
عن النعمان بن محمد عن النعمان بن محمد عن
عن النعمان بن محمد عن النعمان بن محمد عن
عن النعمان بن محمد عن النعمان بن محمد عن
عن النعمان بن محمد عن النعمان بن محمد عن
عن النعمان بن محمد عن النعمان بن محمد عن

نکریاں مارنا اور مصافحہ کے درمیان دو ٹوٹا
اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے ضروری کیا گیا ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

نکریاں مارتے وقت لوگوں کو مٹانا مکروہ ہے

حضرت قدس سرہ جہ اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں۔ میں نے علی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
پر بیٹے نکریاں پھینکتے دیکھا۔ مگر وہ اس بارگاہِ اہل بیت
اور نہ یہ کہ ایک طرف ہر جگہ اس باب میں حضرت
جلالہ سرین نظر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث قدس سرہ جہ اللہ رضی اللہ عنہ
یہ حدیث صرف اسی طرف سے مروی ہے اور
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی شیبہ، محمد بن
کے نزدیک ثقہ ہے۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مَرْقَانَ بْنِ
مَرْقَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْدٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

اونٹ اور گائے میں شرکت

حدیث جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صلح حدیبیہ
کے موقع پر ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
سات آدیروں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے
اونٹ کی قربان دی مابین میں حضرت ابن عمرؓ کے ہمراہ
حاضر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح
صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ اونٹ اور گائے
سات سات آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ سفیان ثوری، امام
بخاری اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ برائے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باجاء ما جاء في الاشترار في البدنة والبقرة

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ كَمَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي حَاتِمَ الْخُدَيْبِيَّةِ الْبَقْرَةَ عَنْ
سَهْقٍ وَالْبَدْنَةَ عَنْ سَهْقٍ فِي الْكَأْبِ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو
يُوسُفَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْقَسَلُ
عَلَى هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْأَعْلَمُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ
سَهْقٍ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَهْقٍ وَهُوَ قَوْلُ سَفِيَّانَ
الْأَعْلَمُ وَالْأَعْلَمُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ

سے منقول ہے کہ گائے اور اونٹ دونوں آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ امام الحنفی کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ حدیث ابن عباس کہ ہم موت ایک طرح سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران میں قربان آگئی تو ہم گائے میں رات اور اونٹ میں دن افراد شریک ہو گئے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث یعنی حدیث حسین بن واقد غریب ہے۔

اونٹ پر نشان لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحجۃ کے مقام پر اونٹنی کے گے میں دو جوتیں لگائی اور دم کی گواہی بہانہ سے منی کے گے نشان لگایا اور قرن صاف کر دیا اس باب میں حضرت مسدود بن نضر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ابوالحسن اعرابی کا ہم سلم ہے اس حدیث پر محابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے وہ اشہد کہ سنت کہتے ہیں۔ امام ترمذی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یوسف بن عیسیٰ دیکھ سے سنا۔ انہوں نے حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاملے میں اہل مدینہ کا قول نہ دیکھو نہ ان کا سنت ہے۔ اہل مدینہ کہتے ہیں جو صحابہ۔ نیز امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوسائب سے سنا کہ کہتے ہیں ہم دیکھ کے پاس سے گزرے کہ انہوں نے اہل مدینہ میں سے ایک شخص سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا۔ (نشان لگایا) اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْبَقَرَةَ مَن سَبْعَةٍ وَالْجَرْدُ مَن عَشْرَةٍ فَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَقٍّ وَحَدِيثُ هَذَا أَضْعُفٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْنَا تَعْرِفُهُ مِنْ قَبْلِهِ قَاطِبًا۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَنْبَلٍ عَنْ قُلُوبِ الْقَصْدِ بْنِ مُوَيْسٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَثِيكٍ عَنْ عِلْبَادِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَضَرَ الْأَصْحَابُ فَاسْتَرْكَبْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْجَرْدِ عَشْرَةً قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا أَضْعَفُ مِنْ حَسَنِ يَرْيَبٍ وَهُوَ حَدِيثُ حُسَيْنِ بْنِ وَثِيكٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْعَارِ الْبُيُوتِ۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَابِيَةً عَنْ أَبِي حَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَ تَعْلِيكَ وَاسْتَرْكَبْنَا فِي الْبَقَرَةِ الْأَيْمَنِ يَدِي الْخَلِيفَةِ وَأَمَّا هَجْعَةُ الدَّمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَعْمَرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّهُ مُسْتَدْرَكٌ عَلَى هَذَا إِعْدَادُ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْأَشْعَارَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ قَالَ سَمِعْتُ يُوَيْسَ بْنَ عِيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا يَقُولُ جَعَلَنِي نَفْسِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ لَا تَعْرِفُوا إِلَهِي قَوْلُ أَهْلِ الْبَيْتِ فِي هَذَا قَوْلٌ لَا شَعَارَ سَنَةٍ وَتَوَلَّاهُمْ بِمَعْنَى سَمِعْتُ أَبَا السَّائِبِ يَقُولُ كُنَّا جُنْدَ وَكَيْفَ فَقَالَ يُعَلِّقُ وَمَنْ يَنْظُرُ فِي تَرْجَمَةِ مَنْعَرَتِ سَوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَيْمُنُ بِهَذِهِ هُوَ مُشَلَّةٌ قُلُوبِ الْأَعْيُنِ
وَأَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ إِبْنِ أَبِي وَهَيْمٍ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْأَسْعَدُ
مُشَلَّةٌ قَالَ قَرَأْتُ فِيكَ مَا عَصَيْتَ غَضَبًا شَدِيدًا
قَالَ قَوْلُكَ لَكَ قَالَ تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَقَوْلُكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا أَصْلَكَ يَا نَجْبَتِي شَرًّا
تُحَرِّجُ عَنْهُ عَنْ قَوْلِكَ هَذَا -

یہ خطہ (احضار کا کاشا) ہے اس شخص نے کہا ابراہیم ثقیفی بھی
کہتے ہیں کہ یہ شکر ہے میں نے دیکھ کر دیکھا محنت غیب ناک
ہم نے اور فرمایا میں کہتا ہوں کہ ابراہیم ثقیفی نے فرمایا اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ
قرآن ہے۔ ابراہیم ثقیفی نے یوں کہہ کر تم اس قابل ہو کہ کہیں
قید کیا جائے۔ اللہ اس وقت تک نہ چھوڑا ہمارے جب
تک تم اپنے قلوب سے بلا خدا ہاڑو۔

خاندان کا وہ شعار اپنی حد کے اندر ہر امر و گشت و کار کا جائز نہیں لیکن ایسی صورت ہر جائز کی ہلاکت
کا باعث ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کرہ ہے۔

(ترجمہ)

باب ۱۱۵

ہدی کا جانور خریدنا

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
إِبْنَ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ عَنْ تَابِثِ بْنِ
إِبْنِ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
هَذِيحَةَ مِنْ قَدِيدٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَحِلُّ
لَا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَبِيبِ اللَّهِ وَنَحْوِهِ إِذَا مِنْ حَدِيثٍ يَحِلُّ
إِبْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَابِثُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَدْ رَوَى قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَهَذَا أَصَحُّ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ سے ہدی کا جانور خریدا
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
حدیث ثوری سے صرف یحییٰ بن یحییٰ کی روایت سے
پہنچاتے ہیں۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام حدیبیہ سے ہدی کا جانور خریدا
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔

مقیم کا ہدی کے گے میں ہار ڈالنا

باب ۱۱۶ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيلِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَتَبْتُ قَلْبِي عَلَى هَدْيِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْمَرْ ذَلِكَ ثُمَّ يَكْرَهُ شَيْئًا مِنَ الْبَيَابِ
تَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ فَالْمَقْلُ
حَلَالٌ هَذَا جَاءَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا أَقْلَدَ
لَرَجُلٍ الْهَدْيَ وَهُوَ يَرِيدُ الْعَدَةَ لَمْ يُحْمَرْ عَلَيْهِ
شَيْءٌ مِنَ الْبَيَابِ وَالطَّيِّبُ حَتَّى يُحْرَمَ وَقَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقْلَدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجِبَ
عَلَيْهِ مَا وَجِبَ عَلَى الْمُحْرِمِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے گے میں ہار گوند سے پیرا پہنے
مذہب حرام یا محض ہدی کر لی کپڑا چھوڑا۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بعض علماء کا کہنا ہے
وہ فرماتے ہیں۔ حج کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے
ہدی کے گے میں ہار ڈالنے سے نہ قرآن سلا ہوا کپڑا حرام
ہوتا ہے اور نہ ہی غرضیں جب تک کہ احرام نہ باندھے
بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہدی کے گے میں ہار ڈالنے
سے وہ سب کچھ واجب ہوتا ہے۔ حرام یا نہ ہونے
سے واجب ہوتا ہے۔

باب ۱۸۳ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ -

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ مَعْدِيٍّ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ مَشْهُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ فَلَدَيْهِ
هَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَا عَمِلَ لَمْ يَلَمْ
يَجِزْ قَالِ ابْنُ عَدِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
عَلَى هَذَا يَحْتَمِلُ أَنَّ هَذَا الْغَنَمِ مِنَ الْغَنَمِ الَّتِي هِيَ
الَّتِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي هَذَا تَقْلِيدُ الْغَنَمِ.

باب ۱۸۴ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا
يُصْنَعُ بِهِ -

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا هَرُوفُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَمَدِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ وَهَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ نَاجِيَةَ الْخَزَّاجِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
أَعْتَرِبَ عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ تَحَرَّاهُ شَرَّ شَيْءٍ
تَعْلَمُ فِي دَوْلَةٍ تَحَرَّاهُ بَيْنَ سَائِرِ دَوْلَتِهَا
فَيَا كَلَّهَا وَفِي الْبَيْتِ عَنْ ذَوْبِهَا يَتَّيَسَّرُ
لِخَزَائِجِ قَالِ ابْنُ عَدِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ هَذَا الْوَقْفِ
هَذِي الشَّوْخُ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَيُخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّيْءِ فَهُوَ
فَقَدْ أَجَزَ عَنْهُ وَهُوَ تَوَلَّى الشَّيْءَ وَحَمْدُ
إِسْحَاقَ وَقَالُوا إِنَّ هَذَا مِنْهُ شَيْءٌ عَرَفَ وَمَقْدَارُ
مَا أَكَلَتْهُ دَوْلَةُ قَالِ لَعَنَ أَهْلُ الْغَنَمِ إِذَا أَكَلَتْ
مِنْ هَذِي الشَّوْخُ بَيْنَنَا فَهَذَا هِيَ -

باب ۱۸۵ مَا جَاءَ فِي ذِكْوَبِ الْبَدَنَةِ -

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا هَرُوفُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَمَدِيُّ عَنْ

بکریوں کے گھگھے میں بار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے بار گزشتہ تھی اور
یہ جانند سب بکریاں بریں پھر آپ احرام نہیں باندھتے
تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ بکریوں
کے گھگھے میں بار ڈالے جائیں۔

ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا جائے

حضرت ناجیہ خزامی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہدی مرنے کے قریب
پر تو کیا کروں؟ فرمایا اسے صبح کر دے پھر اس کے (ہروں
والے جو مرنے اس کے خون میں ڈبو کر اسے لوگوں کے نیچے
چھڑ دو تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ اہل باب میں ذویب
ابو قبیہ خزامی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اور اہل کوا اس پر
عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر غلی ہدی مرنے کے
قریب ہو تو اس سے نہ خود کھائے نہ اس کے ساتھی کھائیں
بلکہ لوگوں کے لیے چھڑ دیں تاکہ وہ اس سے کھائیں یہ
اس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام تافسی، احمد اور اسحق کا
میں قول ہے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے کچھ بھی کھایا
کھانے کی مقدار تاوان دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر
صلی ہدی سے کھائے گا تو تاوان دینا ہوگا۔

ہدی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عَنْ أَيْسَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُجَلِّدُ يَمِينَهُ بِدُمِهِ فَقَالَ لَهُ أَتُكِبُّهَا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ أَفِي
الرَّابِعَةِ أَذْكَبُّهَا وَتَبِعَكَ أَوْ قِيلَ لَكَ قَرَفِي النَّبِ
عَنْ عِيْنٍ قَالَتْ قَرَفِي لَا وَجَابِرٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
حَدَّثَنِي أَيْسَ حَدَّثَنِي عَنْ صُحْبَةٍ حَسَنَةٍ وَقَدْ رَخِصَ
قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي تَكْوِبِ الْبَدَنِ إِذَا
أَحْتَاَجَ إِلَى مَلِيٍّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ
وَأَسْلَمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَزِيدُكَ مَا لَمْ يَضُرَّكَ
إِلَّا بَدَنٌ

باب ما جاء في جانيب الرأس يميناً
في الخلق

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَسْفَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ
عَنْ وَثَّامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَيْسَ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْبَحْرَةِ نَحْرُ نُسْكَةٍ نَحْرُ أَوَّلِ الْجَالِقِ
فَوَقَعْنَا الْأَيْمَنَ فَخَلَقَهَا فَأَعْطَا أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ بَعَثَهُ
وَقَعْنَا الْأَيْمَنَ فَخَلَقَهَا فَقَالَ أَقِيمُهُ بَيْنَ الشَّامِ
۸۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِيٌّ عَنْ عَمِيْنَةَ
عَنْ وَثَّامِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

باب ما جاء في الخلق والتقصير

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِشِ عَنْ نَافِعِ بْنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَلَقَ طَائِفَةً مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضَهُمْ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً وَفَرَسَ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ وَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہنسی کر
انکھ کرے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شخص پر
سوار ہو جائے عرض کرتے تھے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
جانک ہے کہ آپ نے میری یا پھر کسی مرتبہ فرمایا تھو پراسوں
یا تیرے لیے جاگت ہے۔ سوار ہو جا۔ اس باب میں
حضرت علیؓ ابراہیمؓ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث
اس صحیح میں ہے۔ صحابہ کرام اللہ تاجہین کی ایک جماعت نے
مذہب کے وقت جدی پر سوار ہونے کی اجازت دی
ہے۔ امام شافعی، احمد اور حنفی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔
بعض محدثین ہیں۔ جب تک سوار ہونے پر کچھ نہ ہو۔

سر کے بال کس طرف منڈوانے شروع کیے جائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کنگریاں مانگنے کے بعد اپنی کربانی کا
جان دینے کی پھر حجام (منڈنے والا) کی طرف اپنے سر مبارک
کا دیا جس پر اس نے منڈا آپ نے وہ بال حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کو دیے پھر وہ سر حجام کے سامنے رکھا کرتے اسے
منڈا تو آپ فرمایا۔ یہ بال دو گز میں (تبرک کے پلے) تقسیم کرو۔
ابن ابی ہریرہ نے بواسطہ سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم صلی
حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بال منڈوانا اور کتر وانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سر منڈا دیا جبکہ
بعض صحابہ کرام نے بال کتر وانا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار فرمایا اللہ تعالیٰ
سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے پھر فرمایا۔ بال کتر وانا

الْمَقْبُورِينَ قَوْلُ الْبَابِ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ وَابْنِ
أَبِي الْأَخَصَيْنِ وَمَا يَرْفَعُ قَائِلُ مَرْيَمَ
وَحَبِيبَتِي بِمَجَادَّةٍ قَائِلُ مَرْيَمَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ مَرْيَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
يَعْتَمِدُونَ لِزَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ رَأْسَهُ قَوْلُ قَصْرِ يَتْلُو
أَنَّ ذَاكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُبَّانِ الْمُشْرِكِينَ
كَالشَّكِيِّ وَخَدَّ وَاسْتَحَقَّ

بَابُ ۹۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۸۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثُومٍ لِعَبْدِ بْنِ أَبِي
نَافْعَةَ الْقَتَّانِيِّ مَا هَمَّ عَنْ تَتَادَةَ عَنْ
خَلَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا
۹۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مَا بَرَدًا عَنْ
هَمْدَانَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قَالٍ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرِو بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَنْ عَالِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاسَلَتْ
لَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا مَا تَعْمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقَ رَأْسِهَا
يَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا الْفَيْسُ

بَابُ ۹۴ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذُبَّ
أَوَّلَ حَرْقٍ أَنْ يَذُبَّ

۹۰۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْرُوفِيُّ
وَأَبْنُ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ سَابِغَةَ بِنْتُ حَبِيبَةَ عَنْ
الرَّهْزَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَمْرٍو أَنَّ تَجْلَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حَقَّقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْهَبَ فَقَالَ أَصْبِرْ

داروں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحم فرمائے) اس باب میں حضرت ابن
حیاس، ابن ام حبیب، ابی سعید، ابی مریم، حبشی بن جابر
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر
عمل ہے۔ ان کے نزدیک منڈوانا بہتر ہے۔ اگر یہ کترانا
بھی کالی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد دارقطنی رحمہم اللہ
کا یہی قول ہے۔

عورتوں کے بال منڈوانا منع ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے عورتوں کو سر حلقہ لانے سے منع
فرمایا۔

عمر بن ابی حفصہ ابو داؤد اور مصم، غلام سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت
حج کریم اللہ علیہ السلام کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
صحیح میں اضطراب ہے۔ عبد بن عمر سے بھی یہ حدیث بواسطہ
قدوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے
منع فرمایا۔ عبد کا اس پر عمل ہے کہ عورت کے لیے سر منڈوانا
نہیں بلکہ بال کتروانے میں۔

ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور ککریاں مارنے
سے پہلے قربانی کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا
یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔
آپ نے فرمایا قربانی کو ذبح نہیں بلکہ ایک دوسرے آدمی
نے پرجھایا رسول اللہ! میں نے ککریاں پھینکنے سے پہلے

وَلَا حَرَمَ وَلَا حَرَمَ فَتَقَالَ تَحَرَّمَ قِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ
قَالَ أَمْرٌ وَلَا حَرَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِيسَى وَجَابِرٍ
وَأَبْنِ عَتَّابٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيحٍ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا
حَسَنُ صَبِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عَنْ أَكْثَرِ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَهُوَ مَوْلَى أَحْمَدَ وَاسْنُحْنَ وَقَالَ بَعْضُ مَوْلَى
الْعِلْمِ إِذَا كُنَّا مَسْجِدًا فَكُنَّا نُسَبِّحُكَ فَكُنَّا نُسَبِّحُكَ
ذَكَرَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِسْلَامِ
قَبْلَ الزِّيَارَةِ

۹۰۲۔ عَلَيْنَا أَهْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ
أَبْنُ دَاوُدَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِتَوْبَةِ الشَّهِيدِ أَنْ
يَكُونَ بِهَا لَبِيتُ طَبِيبٍ فِيهِ مَسْجِدٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ
صَبِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عَنْ أَكْثَرِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَقُولُونَ أَنَّ التَّحَرُّمَ إِذَا كَانَ فِي
تَحَرُّمِ الْعَقْدِ بِوَجْهِ التَّحَرُّمِ بِهِ وَحَقَّقَ أَهْلُ الْقَصْرِ
قَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَيْهِمْ إِلَّا الْبَسَامَةَ وَهُوَ
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْنُحْنَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
عَمْرِ بْنِ الْعَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا
الْبَسَامَةَ وَالْيَتِيْبَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ

قرآن کرلی (کیا جائز ہے) آپ نے فرمایا کھریاں پھینکو۔
کرلی حرام نہیں۔ اہل باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس
ابن عمر، اسامہ بن شریح رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مستور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن عمر
حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اہل پر اہل ہے۔ امام احمد
المن رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں
افعال حج میں تقدیم و تاخیر سے جائز ذبح کرنا واجب
ہے۔

احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کے) احرام باندھنے سے پہلے
خوشبو لگائی اور قربانی کے دن طواف سے پہلے مشک دالی
خوشبو لگائی۔ اہل باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث
عائشہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اہل تائیدین کا اس پر
اہل ہے کہ عمر کے لیے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر
کھریاں پھینک لینے، یا نذر ذبح کر لینے اور نذر دینے
یکتر دانے کے بعد حورتوں کے سوا وہ سب کچھ حلال ہوتا
ہے جہاں تک (بزرگ احرام) حرام تھا۔ امام شافعی، احمد
اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حورتوں اور نذروں
کے سوا اہل کے لیے سب چیزیں حلال ہیں۔ بعض
صحابہ کرام اہل تائیدین کا یہی نظریہ ہے اور اہل
کو نہ بھی اس کے قائل ہیں۔

حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزدلہ سے منیٰ تک پہنچتے دیکھے تھا کہ اگلے سب جمرہ عقبہ پر نکلے گا اور منیٰ تک تلبیہ کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علی بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ (بعض) صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حاجی جمرہ عقبہ پر نکلے گا اور منیٰ سے پہلے تلبیہ کہنا ختم نہ کرے۔ امام شافعی ائمہ اربعہ میں سے ہے۔

عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں جمرہ اسود کو روہینے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اسکا اثر علماء کمال پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا جمرہ اسود کو روہینے سے پہلے تلبیہ ختم نہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر مسجیح جائے تو تلبیہ ختم کر دیں بل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے۔ سفیان ثوری شافعی احمد و امام حسن رحمہم اللہ اس کا کہے قائل ہیں۔

رات کو طواف زیارت کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت

باب ۱۱۱: مَا جَاءَ مَنْ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مَالِئِيٌّ يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْقَاضِي بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ دَفِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبْرٍ إِلَى مَنْى فَلَمَّا بَزَلَ يَلْتَمِسُ حَبْرًا رَمَى جَمْرَةً لَعَنَ قَبْلَهُ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَثَابِتٍ وَمَعْمُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْمَنْى عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْحَاجُّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرَى الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَدْرَاجُ

باب ۱۱۲: مَا جَاءَ مَنْ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي يَسْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ لِحْدَيْكَ أَنَّهُ كَانَ يُعْرِضُ عَنْ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ وَذَلِكَ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْرٍ وَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَوْلُ لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَكْبِلَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ يَبْزِلُ مَلَكًا قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَفَعَلَ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَ الثَّوَالِيقُ وَاسْتَدْرَاجُ

باب ۱۱۳: مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِالْبَيْتِ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مَالِئِيٌّ يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ مَقْدِيٍّ تَابِثُ بْنُ أَبِي الرِّبْرِ عَنْ ابْنِ

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ شَدِيدٌ صَحِيحٌ .
حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُثْمَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ وَكَّارٍ بِرِجَالٍ عُرِفُوا
بِصِحَّتِهِمْ .

ابن ابی عمر نے ہذا سند سفیان بن عثام بن مرہ اس کے
بم سنی روایت کی ہے۔

باب ما جاء في حجة الطيبين

بچے کا حج

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيقٍ الْكُوفِيُّ نا أَبُو عَمْرٍو
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْدَةَ عَنْ فَخْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ
جَدِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعْتُ امْرَأَةً حَبَشِيَّةً إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أُرِيدُ حَجَّكَ قَالَ لَعَمْرُكَ لَوْ جَزَوِي الْكَبِيرَ
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغُرَنِيُّ .
۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ سُلَيْمٍ
عَنْ فَخْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَدِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَانَ رَوَى عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک
عورت اپنا چھوٹے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت
میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج
ہے یا آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے قراب ہے۔
ابن باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت
منقول ہے۔ حدیث جابر غریب ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے اس کے ہم معنی سرفروغ حدیث روایت کی
ہے۔ محمد بن منکدر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسل حدیث بھی روایت

کی ہے۔

حضرت مائب بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہہ اللہ
کے موقع پر میرے والد نے رسول اللہ علیہ وسلم کے
ہجرت کی۔ میں بھی ساتھ تھا، اہل بیت میں سات سال کا تھا
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اتفاق
ہے کہ اگر بچہ بالغ ہوئے سے پہلے حج کرے تو جہنم
کے بعد بشرط استطاعت حج واجب ہوگا یہ حج اس کے
پیسے کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام نے حالت غلامی
میں حج کیا تو آزادی کے بعد استطاعت کی
صورت میں دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ غلامی کا حج کافی
نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد ابو الخضر رحمہم اللہ
بھی اس کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب ہم بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نا جَابِرُ بْنُ سَمِيعٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ
بَنِي أَبِي مَعْرٍ رَوَوْا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَجَّ الْوَدَاعَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ وَبَيْنَ قَالَ لَبِيسُوا
هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ تَجَمَّعَ أَهْلُ الْبَيْتِ
أَبُو الْقَاسِمِ إِذَا احْتَجَّ قُلٌّ نَ يُدِيرُكَ تَعْبِيَهُ الْحَجُّ
إِذَا أَدْرَكَكَ لَا تُبْهِرِي عَنْهُ يَتْلُكَ الْحَجَّةُ عَنْ تَحْمُورِ
الْمِسْلَةِ وَكَذَلِكَ الْمَسْلُوكُ إِذَا احْتَجَّ فِي رَيْتِهِ
تُعْرَأُ عَنْهُ تَعْبِيَهُ الْحَجُّ إِذَا تَجَدَّ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا
وَلَا يُبْهِرِي عَنْهُ مَا احْتَجَّ فِي حَالٍ رِقَبَةٍ وَهُوَ
قَوْلُ الشَّوْزَجِيِّ وَالْكَافِي وَآخَرُونَ .

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوُاسِطِيُّ نا
صِبْغَةَ ابْنِ مُنِيرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّادٍ عَنْ أَبِي

الرَّبِيعُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا أَحْبَبْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نُلْقِي عَنِ النَّجَاءِ وَتَرْفِي عَنِ
 الْقَبِيلِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَرِيصٌ لَا يَنْبَغِي
 إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْكَلَامِ
 الْمَرْأَةُ لَا يَلْقِي عَنْهَا غَيْرَهَا بَلْ هِيَ تَلْقِي خَيْرًا
 لَهَا مِنْ أَنْ تَقْرَأَ بِهَا بِالنَّبِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ
 الْكَبِيرِ الْمَدِينِ -

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْ
 لُجَّةٍ نَاثِيَةٍ حَرِيصٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ تَنَاوَلْتُ
 حَدَّثَنِي سُكَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
 عَنِ النَّضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ تَحْمَنٍ قَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي اقْرَأْتُهُ رُبْعَهُ اللَّهُ فِي الْحَجِّ
 فَهَرَسْتُ حَصِيْرَهُ دَيْتُ طَيْعَةً رَيْتُ عَلَى عَمْرِ
 الْبَجِيرِ قَالَ حَتَّى عِنْدَ رِيفِ الْبَابِ عَنْ عَمْرِ
 بُرَيْدَةَ وَحَصْبَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ زُرَيْجٍ الْعَقْلِيِّ
 وَسُودَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَمْرِو حَبِيبُ النَّضْلِ
 ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَوْصِيٌّ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي
 نَجَّاسٍ زَيْدُ عَنْ وَثَّانٍ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَهَنِيِّ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى
 ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ أَمَرْتُ عَمْرًا فِي
 هَذَا سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ النَّضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَدَّثَ
 بِحَدِيثِهِ أَنَّ بَنِي عَبَّاسٍ سَمِعُوهُ مِنَ النَّضْلِ
 وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى
 هَذَا فَأَرْسَلَهُ وَكَرِهَ يَدُ الْوَدِيِّ سَمِعَهُ وَنُفَّالُ
 أَبُو عِيْنٍ فَقَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف سے عجیبہ کہتے اور پھول کی طرف سے لکڑیاں
 پھینکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے
 ہم سے حضرت اکی طرفی سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا
 اجماع ہے کہ حدیث کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی
 عجیبہ نہ کہے۔ بلکہ وہ خود کہے۔ لیکن اس کے لیے عجیبہ ہی
 اقرار بلند کرنا مکروہ ہے۔

بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 فرماتے ہیں۔ جبیدہ شہم کی ایک حدیث نے عرض کیا یا رسول
 اللہ میرے والد پر حج فرض ہے۔ لیکن وہ بوڑھے ہیں۔
 اذنی کہ پیٹ پر نہیں ٹھہر سکتے۔ آپ نے فرمایا تو ان کی طرف
 سے حج کر اس باب میں حضرت علی ابیہ، حصین بن حزن
 ابو زین عقیلی، سرورہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی
 روایت مقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث
 فضل بن عباس صحیح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما
 نے بھی اسے سنان بن عبد اللہ جہنی اور ان کی بھیجی کے
 واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے
 اور خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی بڑھاپے
 سے حضرت علی ابیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی
 فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے ان روایات کے
 بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ان کے بارے میں صحیح
 روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عباس نے
 بواسطہ فضل بن عباس حضرت علی ابیہ وسلم سے
 روایت کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ بھی
 احتمال ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث
 فضل ابن عباس وغیرہ کے واسطے سے حضرت سے
 سن کر مرسل روایت کی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔

سَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
 رَجُلٌ هَلِيٌّ تَوَلَّى مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي مَثَلُ تَوَلَّيْتُ
 وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بِهِ يَقُولُ الْكُتُبِيُّ وَأَبْنُ الْمُبَارَكِ
 وَالدَّشَاتِينِيُّ وَالْأَسْمَدِيُّ قَامَتْ بِمَوْتِ أَنْ يُحْبَرَ عَنْ
 الْمَوْتِ وَقَالَ مَوْلَانِي إِذَا أَدْبَى أَنْ يُحْبَرَ عَنْهُ
 ثُمَّ وَدَّ نَحْوَهُمْ أَنْ يُحْبَرَ عَنْهُ لِيَكُنْ
 كَيْفَ أَوْ يَحْبَلُ لَا يَتَوَدَّرُ أَنْ يَحْبَرَ وَهُوَ قَوْلُ
 ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ -

اِس باب میں جن کَرِیم علی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اِس پر عمل ہے۔ مفسرانِ کُردی، ابنِ مبارک، شافعی، احمد اور اَطْفَح رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اِن سب کے نزدیک حیثیت کی طرف سے رُج جائز ہے اہم نامک فرماتے ہیں اگر حیثیت نے (مرنے سے پہلے) حیثیت کا حق تو اُنکی طرف سے رُج کیا جائے یعنی ملاسنے نہ وہ کی طرف سے بھی رُج کرنے کی اجازت دہی ہے جبکہ وہ بزرگوار ہوا یا ایسا کہتا ہو یا ابنِ مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کتابت منہ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

٩١٧ مَحَدُّ ثَنَا يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ سَأَلَهُ عَنْ تَعْبَةِ
عَنْ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَدِيسٍ عَنْ أَبِي
بُرَيْدٍ الْقُشَيْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ فِي شَيْءٍ كَثِيرٍ لَا يَسْتَعِينُ
الْحَبْرَ وَلَا الْعَمْرَةَ وَلَا الصَّغِيرَةَ قَالَ هُوَ عَنْ
أَبِيكَ وَآخِرُهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَاسْتَدْرَكَتِ الْعَمْرَةُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَقَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ يَغْفِرَ الرَّحُلَ
عَنْ عَمْرٍو وَآخِرُهُ وَبَيْنَ الْقُشَيْرِيِّ اسْمُهُ يَكْبُطُ
ابْنُ عَابِرٍ -

حضرت ابو رزین حقیقی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت
 میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد
 بہت بڑے ہر گے ہیں ذرا دھرمہ کی طاقت
 رکھتے ہیں اور تم ہی مگر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا
 اپنے باپ کی طرف سے رُخ اور عمرہ کو وصال نام کر دینی
 دیتے ہیں۔ یہ حدیث سن کر صحیح ہے۔ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف
 اسی حدیث میں ہے۔

ابو رزین حقیقی کا نام یقظ بن حاسر ہے۔

وَأَمَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
عَنْ سُهَيْبَانَ التَّوْسِجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي
مَاتَ وَلَمْ تَحْيِهِ أَفَأَحْيِهِ عَنْهَا قَالَ لَعَنَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَدْنَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُبِينٌ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تاکہ اس نے عرض کیا (یا رسول اللہ میری مال دوت جو بچی ہیں۔ انہوں نے منع نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو تاہم حرم کی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بِأَمْرِ مَا جَاءَ فِي الْعُرْفِ وَأَوَّاجَةً أَمْرًا لَا

عمر واجب ہے یا نہیں؟

٩١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى السَّعْدَانِيُّ قَالَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم

عَنْ زَيْنٍ عَنْ النَّعَّاجِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنْ
الْعُمَرَاءِ أَنَّهُمْ قَالُوا قَالَ لَوْ أَنَّ تَعْرُومًا وَاهُوَ
أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ
وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْوَلَمِ قَالُوا لَقَدْ بَرَأَ جِبَّةً
وَكَانَ يُقَالُ هَذَا جِبَّةُ الْعَبْرَةِ الْكَبْرَى وَبَرَأَ الْخَيْرَ
وَالْجِبَّةُ الْأَصْفَرُ الْعَمْرُؤُ قَالَ الشَّافِعِيُّ الْعَمْرُؤُ
مُنَّةٌ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا رَخَصَ فِي تَرْكِهَا وَكَيْفَ يَتَنَا
عَنْ قِيَامِهَا تَعْلَمُ قَالَ وَقَدْ رَوَيْتُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَرِيحٌ لَا قَوْلَ
يُورِيهِ الْعَبْرَةُ فَقَدْ بَرَأَتْ عَنْ أَيْنَ جَبَّاهِ أَنْتَ
كَانَ يُعْرَبُهَا -

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے؟ اس پر
نے فرمایا نہیں بلکہ افضل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے
ہیں عمرہ واجب نہیں کہا جاتا ہے کہ دو حج ہیں۔ بڑا
حج قربانی کے دن اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔ امام شافعی
فرماتے ہیں عمرہ سنت ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی
نے اس کے چھوڑنے کی اجازت دی ہو۔ اس کے
افضل ہونے کے بارے کوئی حدیث ثابت نہیں۔
امام شافعی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک ضعیف روایت ثابت ہے جس سے دلیل
قائم نہیں کی جاسکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے ہیں ایک روایت یہی ہے کہ یہ واجب ہے۔

عنوان بالاکادوسر باب

باب ۶۳ و منہ

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَدَةَ الْقُزَيْبِيُّ تَابِعَهُ
بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُبَايِدٍ
عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنَعْتُ الْعُمَرَاءَ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْيَوْمِ
وَلِي الْبَابُ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرٍ
وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَبَّاسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ
لَا بَأْسَ بِالْعُمَرَاءِ فِي أَشْهُمِ الْحَجِّ وَهَكَذَا قَالُوا
الشَّامِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَوْسَعُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ
أَنَّ أَهْلَ الْبَحَايِلَةِ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْتَمِرُونَ فِي أَشْهُمِ
الْحَجِّ فَتَنَاهَا إِلَى إِسْلَامِ مَنْحَصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي ذَلِكَ قَالَ مَنَعْتُ الْعُمَرَاءَ فِي أَشْهُمِ
إِلَى يَوْمِ الْيَوْمِ يَعْنِي لَا بَأْسَ بِأَشْهُمِ الْعُمَرَاءِ فِي أَشْهُمِ
الْحَجِّ وَأَشْهُمِ الْحَجِّ شَوَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو
حِجَّةٍ وَهُوَ الْحَجُّ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجُوَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل
ہو گیا۔ اس باب میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعفر اور جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے حدیث
کا مطلب یہ ہے کہ حج کے میٹوں میں عمرہ کرنے میں کوئی
حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسلمی رحمہم اللہ اسی
طرح فرماتے ہیں۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ دو حج بیت
الحرام کے حج کے میٹوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔
جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کی اجازت دی اور فرمایا۔ قیامت
تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ یعنی حج کے
میٹوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حج
کے سینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ
کے دس دن ہیں۔ کسی شخص کے لیے ان

میںوں کے سوا حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ عزت
و اے بیٹے رجب، اذیقہ اور ذی الحجہ اور محرم
(کے بیٹے) میں متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے اس کی
طرح روایت کیا ہے۔

عمرہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرہ دوسرے
عمرہ تک درمیان کے (صغیرہ) کن ہوں گا کفارہ ہے۔
حج مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔ امام ترمذی
(ماتے میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تنعيم سے عمرہ کرنا

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو حکم فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما
کو مقام تنعيم سے عمرہ کرا لیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

جعرانہ سے عمرہ

عرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مقام جعرانہ سے عمرہ کے
احرام باندھ کر نکلے۔ طست کے وقت ہی کہ کمر میں داخل
ہوئے پاپا عمرہ پڑا کیا اور راتوں رات وہاں سے چل
پڑے۔ صبح کے وقت جعرانہ میں پہنچے گویا کہ آپ نے
رات ہی یہاں گزارا تھا۔ دوسرے دن وہاں آفتاب
کے بعد میدان مرث کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک

بِاتِّبَعِ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحَرَمِ رَجَبٍ
وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ هَكَذَا نَهَى
عَنْ مَا جَاءَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

باب ۳۳ ما جاء في ذكر فضل العمره

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوِيَةَ عَنْ سَيْبَانَ عَنْ
سَيْبِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ
تُكَفِّرُهَا بَيْنَهُمَا ذَلْحَبُ الْمَرْمَرِ لَيْسَ لِرَجُلٍ
إِلَّا الْجَنَّةُ قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ۔

باب ۳۴ ما جاء في انعموا من التمتع

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
قَالَا قَا سَمِعْنَا مِنْ عَيْنِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالنَّعْمِ
أَجْوِ ابْنِي بِكْرَانَ يُعْمِرُ عَلَيْهِ عَائِشَةَ مِنَ الشَّيْخِيْرِ
أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۳۵ ما جاء في العمرة من الجعرانة

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَرْجِيٍّ عَنْ ابْنِ مَرْجِيٍّ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَوْبَانَ الْكَلْبِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ
لَيْلًا مَعْتَمِرًا فَذَلَّ حُلَّ مَكَّةَ لَيْلًا فَخَصَّيْ عُمْرَةً
فَخَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجَعْرَانَةِ وَكَانَتْ لَيْلًا
قَاتَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْكَلْبِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ سِرٌّ فَخَرَجَ

جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقٌ جَمْعٌ بِطَرِيقِ سِرَافٍ كَيْسٍ
أَبُو لَيْثٍ كَيْفِيَّةٌ عَمَرُ بْنُ عَلِيٍّ أُنْثَى قَالَ أَبُو
عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَرِيْبٌ وَلَا يَرُوفُ يَحْمِلُ
الْكُذْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمَرَةَ رَجَبٍ -

۹۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي
كَرْبٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ فِي يَوْمٍ شَقِيٍّ
الْحَسَنَ سَمِعُوا اللَّهَ وَحَمْدَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي
رَجَبٌ قَالَ لَقَائَتْ عَائِشَةَ مَا اسْتَعْمَرَ سَمِعُوا اللَّهَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَهْرَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنُ عُمَرَ
وَمَا اسْتَعْمَرَ فِي شَقَرٍ رَجَبٌ قَطُّ قَالَ أَبُو عَمْرِو هَذَا
حَدِيثٌ حَرِيْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ جَبْرِ بْنُ
أَبِي كُرَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو بْنِ الزَّيْبِرِ -

۹۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ
عُمَرَ نَا كَيْسٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَرَ
أَمَّا بَعْدُ اخْدُكُمُ فِي رَجَبٍ قَالَ أَبُو عَمْرِو هَذَا
حَدِيثٌ حَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمَرَةَ وَذِي الْقَعْدَةِ -

۹۲۳ - حَدَّثَنَا النَّعَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ دُرَّجَةَ قَالَتْ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَشْكُورِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَعْمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عَمْرِو
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَرِيبُ الْبَابِ عَنِ
أَبْنِ عُمَرَ -

کہ نور اللہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے
اس لیے لوگوں پر آپ کا عزم پر مشیدہ امام ترمذی فرماتے
یہ حدیث حسن و مزید ہے۔ قریش کہیں سے اس کے سرا
کرنے دوسری روایت ہم نہیں جانتے۔

ماہ رجب میں عمرہ کرنا

حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
اپنا چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا
آپ نے فرمایا رجب میں۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابن عمر ہر عمرہ میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اور آپ نے کبھی بھی
رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ یہ حدیث قریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے
سنا۔ فرماتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر
سے حدیث نہیں سنی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے عمرے
کیے۔ ان میں ایک رجب کے مہینے میں تھا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث قریب حسن
ہے۔

ذی قعدہ میں عمرہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں
عمرہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

کرمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
مسلم امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور
متعدد روایوں نے جماع صواب سے اس کی نقل
کیا ہے۔ صحراور معاذ بن سلام نے یہ حدیث بواسطہ
یحییٰ بن ابی کثیر مکرہ اور عبد اللہ بن ماریہ، جماع بن عمرو
سے مروی ہے۔ جماع صواب نے اپنی روایت میں
عبد اللہ بن ماریہ کا ذکر نہیں کیا۔ جماع محدثین کے نزدیک
فقہ حافظ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام
بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا صحراور معاذ بن
سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۔ حید بن حید نے بواسطہ عبد الرزاق، صحراور یحییٰ بن
ابی کثیر مکرہ اور عبد اللہ بن ماریہ، جماع بن عمرو
سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ روایت
کہ۔

حج میں شرط لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں منباہ
بہت دیر سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول
اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا میں شرط کر سکتی ہوں
آپ سے فرمایا ہاں۔ کہنے لگیں۔ کیسے کہوں؟ آپ نے
فرمایا کہو۔ حاضر ہوں۔ اسے اللہ تبارک و تعالیٰ بارگاہ میں حاضر
ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روکے احرام سے باہر
آ جاؤ گی۔ اس باب میں حضرت جابر اسناد اور عائشہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور علماء
کامل پر عمل ہے وہ حج میں شرط کو جائز قرار دیتے ہیں۔
فرماتے ہیں اگر شرط کسی قوم یا کسی شخص نے یا کسی وادے
میں رکھی ہو جس کا احرام سے باہر آنا ہے۔ امام شافعی
احمد اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا أَحْسَنُ حَدِيثٍ وَهَكَذَا إِذَا قِيلَ
وَأَبُو عُبَيْدٍ عَنِ الْحَبَشِيِّ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ
وَرَوَى مَعْمَرٌ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمٍ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ هَبْشَةَ بِنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ
ابْنِ سَالِحٍ عَنْ الْحَبَشِيِّ بِي هَبْشَةَ وَبِابْنِ أَبِي
اللَّيْثِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَتَجَابَرُ الْعَنْبَرِيُّ
لَمْ يَدْعُ كُنْ حَدِيثُهُ هَذَا اللَّهُ بْنُ سَالِحٍ وَهَبْشَةُ
لَمْ يَدْعُ حَابِطُ جَدِّ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ هَذَا
يَقُولُ رِجَالٌ وَمَعْمَرٌ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمٍ أَصْحَابُ
۹۷۷ هَذَا كَمَا حَدَّثَنَا عَنْ حَمِيدٍ كَعْبِ بْنِ الرَّزَّاقِ كَا
مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِحٍ عَنْ الْحَبَشِيِّ بِي هَبْشَةَ وَبِابْنِ
الْأَبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ -

باب ما جاء في الاستبراء في الحج

۹۷۸ سَمِعْتُ كَثِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا جَدَّةَ
ابْنَ الْوَلَدِ عَنْ وَكَيْلِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ جَدِّهِ
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ صَبَاةَ بِنْتَ الرَّبِيعِ أَخْبَرَتْ
الْبَيْهَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِذَا أُرِيدَ الْحَجُّ أَفَاشْرُطُ قَالَ لَعَمْرُكَ لَوْ
كُنْتُ أَهْلُ قَالَ لَوْ لَوْ لَكِ الْفَتْحُ لَكُنْتِ لَحِقِي
مِنَ الْأَنْفِ حَيْثُ تَخْبِئِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
جَابِرٍ وَأَسْمَاءَ وَحَالِشَةَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ
أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ سُوْدَيْتِ عَنْ صَيْحِيٍّ وَنَعْلٍ عَنْ
هَذَا عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ لَا شَرْطَ
فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنْ اشْتَرَطَ عَرَضٌ لَمْ يَحْزَنْ
أَوْ عَدَّ مَكْلَةً أَنْ يَجِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ الْأَحْرَامِ وَ
ذَوِ الْقُرْبَى وَالْأَقْرَبِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَذَلِكَ

خود کبھی کسی شرط سے شرط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں۔ اگر
شرط کرنا جب بھی احرام سے نکلنے کا حق نہیں رکھتا۔ مگر اگر شرط

بکرا کرنا یا بیدار رہنا

حضرت مسلم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حج
میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کیا تیس رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا نافی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

حضرت فخر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب
میں حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا وہ ہمیں نہ ملنے
والی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں۔ انہوں نے طواف زیارت
کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اب
بیت نہیں آئی۔ اب میں حضرت امین عمرادہ بن عباس
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات سنوں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علیہ السلام پر عمل
ہے کہ عورت طواف زیارت کر چکے پھر اسے حیض آئے
تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، ابی داؤد
احمد بن حنبل، ابی یوسف، ابی حنیفہ، رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ میں
کھڑے ہو کر اسے چاہیے کہ اس کا آخری وقت غارتہ کعبہ میں
ہو۔ البتہ حیض والی مرد تو اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف
زیارت ترک کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علیہ السلام
اس پر عمل ہے۔

أَقِيلُ لِمَوْلَانَا أَشْتَرًا مِّنْ الْحَيَّةِ وَقَدْ لَزِمَ أَشْتَرُ مَلَيْسَ
لَنَا أَنْ لَا نُحَرِّمَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَبِمَنْزِلِهِ كَمَنْ لَمْ يَشْرُطْ

بَابُ ثَمَانِي

۹۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ نَحْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْسَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
كَانَ يُسَازِلُ إِشْتَرًا طَرَفِي لَحْيَةٍ وَقَالَ الْكُتُبُ
حَبِيبٌ مِّنْهُ يَتَبَكَّرُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ثَمَانِي مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضٌ بَعْدَ
الْإِلَاقِ صَدْرًا

۹۳۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَبِيغَةَ بِنْتُ حَبِيبٍ حَامِلَةٌ
فِي أَيَّامِ رَمَضَانَ قَالَتْ أَتَحَامِلُ سَتَا فِي قَالَتْ نَعَمْ قَدْ
أَقَامْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا إِذَا وَلِي أُنْبِيَا حِينَ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ تَبَا هُنَّ قَالَتْ
أَبُو عِيْنٍ حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَالْعَدَلُ عَلَى هَذَا يَعْنِي أَهْلُ الْكَلْبِ أَنَّ الْمَرْأَةَ
إِذَا كَانَتْ طَوَاتِ الْإِلَاقِ صَبِيغَةَ لَمْ تَحَامِلْ قَوْلًا
تَمْرًا وَلَمْ يَسْأَلْ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّوْبَرِيِّ وَ
الْكَرْفِيِّ وَحَدَّثَنَا وَاسِعٌ

۹۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ عَنْ
حَبِيبِ اللَّهِ عَنْ تَارِقِ بْنِ أَبِي عَمَرَ قَالَ مَنْ حَبَّرَ
الْهَيْتَ فَهُوَ كَنْ أَوْ مَعْقِدِهِ بِالْيَتْرِ إِذَا الْكَيْسَ
وَرَحَضَ لَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثٌ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَالْعَدَلُ عَلَى هَذَا يَعْنِي أَهْلُ الْكَلْبِ

بَابُ ۱۰ مَا جَاءَ مَا تَقْضَى الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ -

حائضہ حج کے کون سے امور ادا کرے

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَجَرٍ كَاتِبُنَا عَنْ جَابِرٍ وَ
هَوَاتِنَ بْنِ أَبِي الْيَعْنَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَجَعَلْتُ مَا مَرَّ فِي الْيَمِينِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْضَى الْمَنَاسِكُ كُلَّهَا
إِلَّا الْكَلْبَاتِ بِأَلْبَيْتٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا الْعَرَبِيَّةِ وَهَذَا أَهْلُ الْوَجْهِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضَى
الْمَنَاسِكُ كُلَّهَا مَا خَلَا لَطُوفَ الْبَيْتِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
الْمَنَاسِكِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں حائضہ
ہر گئی قریشی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے
طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم
فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علیہ السلام اس حدیث پر عمل
سے کہ حائضہ حدیث بیت اللہ کے طواف کے
علاوہ تمام مناسک ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْيَعْنَبِ عَنْ جَابِرٍ وَ
الْحَجَرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَجَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَجَعَلْتُ مَا مَرَّ فِي الْيَمِينِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْضَى الْمَنَاسِكُ كُلَّهَا
إِلَّا الْكَلْبَاتِ بِأَلْبَيْتٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا الْعَرَبِيَّةِ وَهَذَا أَهْلُ الْوَجْهِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضَى
الْمَنَاسِكُ كُلَّهَا مَا خَلَا لَطُوفَ الْبَيْتِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
الْمَنَاسِكِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ نفاس اور حیض والی حدیثیں منسک کر کے
اعظم ہند میں اور تمام مناسک حج ادا کریں۔ ہر
طواف کعبہ کے چب تک کہ پاک نہ ہو جائیں
یہ حدیث اسی طرح سے حسن طریق
سے۔

بَابُ ۱۱ مَا جَاءَ مِنْ حَجِّهِ أَوْ اعْتَمَرٍ فَلْيَكُنْ
أَخْرَجَهُ بِأَلْبَيْتٍ -

طواف وداع

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ
الْحَجَرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَجَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَجَعَلْتُ مَا مَرَّ فِي الْيَمِينِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْضَى الْمَنَاسِكُ كُلَّهَا
إِلَّا الْكَلْبَاتِ بِأَلْبَيْتٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا الْعَرَبِيَّةِ وَهَذَا أَهْلُ الْوَجْهِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضَى
الْمَنَاسِكُ كُلَّهَا مَا خَلَا لَطُوفَ الْبَيْتِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
الْمَنَاسِكِ -

حدیث ابن عبد اللہ بن اسد رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
میں نے فرمایا جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے
اس کا آخری وقت بیت اللہ شریف میں گزرتا
ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے
باقرین میں گرسے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ بات سنی اور میں نہیں بتاؤں۔ اس

باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث طریف بن عبد اللہ بن اوس غریب ہے اسی طرح کئی راویوں نے مجاہد بن اسحاق سے اس کی مثل روایت کی۔ لیکن بعض سندوں میں مجاہد کے عنایت بھی مذکور ہے۔

سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثْرَتُ رِيهَ رَفِي الْأَكْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِحَدِيثٍ
خَرِيبٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ
أَرْطَاةً وَشَدَّ هَدًا وَقَدْ خُفِرَتْ الْحُجَّاجُ فِي بَعْضِ
هَذَا الْإِسْنَادِ.

قاری صرف ایک طواف کرے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِيَّ أَنْ يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو طایا اور مدین کے لیے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ قاری صرف ایک طواف کرے۔ امام شافعی، احمد اور ابی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ دو طواف کرے اور (مطارودہ کے درمیان) دو رکعت کرے۔ سفیان ثوری اور ابی کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

وَسَمِعْتُ تَنَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَّا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ
الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا أَقْبَى الْأَبَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
وَالْحَدِيثُ عَلَى هَذَا عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْوِلْدَانِ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
قَالُوا الْقَارِيَّ أَنْ يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا فَهَذَا
النَّاسُ فِيهِمْ وَاسْتَحَقَّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَكْفِي سَفِيحَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ
وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا اسے دونوں کی طرف سے ایک طواف اور ایک رکعت کافی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب میگاہت۔ درود بھی اس لفظ کے ساتھ متروک ہوا جب کہ متعدد راویوں نے اسے حمید اللہ بن عمر سے نیز فروغ (موقوف) روایت

وَسَمِعْتُ تَنَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَّا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ
الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعْتُ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَالْحَمْدُ أَجْرًا وَطَوَافًا
وَاحِدًا وَصَلَّى وَاحِدًا مِنْهُمَا حَتَّى يُجْعَلَ مِنْهُمَا
جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
كَثْرَتُ رِيهَ رَفِي الدَّارِ وَرَوَاهُ عَلَى ذِي الْفَيْطِ وَ
قَدْ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

یوسف علیہ السلام

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يَمُوتَ الْفَاجِرُ بَعْدَ
بَعْدِ الصَّدْرِ ثَلَاثًا.

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا يَأْتِيكُمُ الْفُقَرَاءُ فَقُولَ بَعْدَ الْقَوْلِ مِنَ الْحَيَةِ وَالْعَمْرِ -

٤٣٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بِإِسْنَادٍ بَلَدٍ عَنْ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَدَاةٍ فَاسْتَسْمِعْ
أَفْخَمَكَ فَكَلِّمْهُ فَإِنَّ الْأَذْنَ أَوْشَقُ مِنَ الْبَصَرِ
ثُمَّ قَالَ كَرِّمُوا لَدُنَّ اللَّهَ وَحَدِّثُوا زَيْدَ بْنَ كَرٍّ لَمْ يَكُنْ
وَكُلُّهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَوْشَقُ
تَأْتِيَنَّ حَامِدًا وَتَنْتَ سَائِيحُوتَ لِرَبِّكَ حَامِدًا وَتَنْتَ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَنَصْرَ حَبْدَةَ وَحَرَّمَ الْأَحْرَابَ
وَحَدَّثَنَا فِي الْبَابِ عَنِ الْبَلَدِيِّ وَأَيْسَ وَجَابِرُ بْنُ
أَبِي عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ حَبْدَةَ

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
أَنجِئْنَا فِي الْمُدَّحِرِ يَمُوتُ فِي
إِسْرَامِهِ -

۹۳۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ مَسْعُودُ بْنُ عِيْنَةَ
عَنْ عُمِيٍّ وَبْنِ دِينَكَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
جُبَيْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

کیا ہے اور کیا ہے۔

طلوف دواغ کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا

صحت طاریں حشری رضی اللہ عنہ سے مراد
مدایت ہے کہ ہا جہا کے افعال ادا کر چکے
کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے۔ ام قریظ
جاتے ہیں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور
اس مسئلہ کے تھکے طریق سے مراد
سید۔

معجز اور علم سے وہی پیدا ہے

[illegible]

احرام کی حالت میں مرنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
 فرماتے ہیں ہم ایک صغریٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہوا رکھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی اسے اونٹ

سے گراؤ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے
ہوئے تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کوپانی اور
بیرک کے پتوں سے مثل درد انہی کپڑوں میں اسے دفن کر دیکھیں
نہ کہ مستحق حاکم و قیامت کے دن یہی حالت میں احرام باندھے
ہوئے بخواب جائے۔ کہتے ہیں کہ اٹھایا جائے گا امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق
رحیم النساہی قریب بہ حدیث میں منسلک ہے یہی عمر کے سر سے اس کا
احرام تم برہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی اٹھایا گیا جائے جو
بزرگم سے کیا جائے۔

محرم کی دھکی آنکھوں کا مقصد سے علاج

عمر بن عبید اللہ بن عمر کی آنکھیں دھکے تھیں۔ اور
وہ اس وقت احرام میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابن
بن عثمان سے پوچھا کہ کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا
اس پر صبر کا یوب کر۔ میں نے حضرت عثمان بن
غفان رضی اللہ عنہ سے مروج حدیث سنی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صبر کا یوب کیا کرو۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بلکہ صحاح
اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے لیے دعائی، اشغال کرنے میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک کہ اس میں غش نہ ہو۔

حالت احرام میں سر منڈانے پر فدیہ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے
وہ محرم تھے اور انہی کو کہہ رہے تھے میں داخل نہیں ہوں
وہ ایک ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور عرض
فرمایا کہ سر پر ڈھریں تمہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَمِعْتُ قُرَآئِمَ دَجَلًا سَطَحَتْ بَعْثِيَّةٌ قَوْصَ حِمَاةٍ
وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْشِرُوا بِمَاءٍ كَوَسْطِيٍّ وَكَقِسْرَةٍ فِي تَوْبَةٍ وَتَحْتِهَا
رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهَذَا ذِي بَيْحَةٍ
قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ
مَوْلَى سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالثَّوْرِيُّ ذُو الْقُرْبَى أَخْبَدَ قُرَآنُ
وَلَا نَاقِلَ يَحْمِلُ أَهْلَ الْوَلَدِ مَا مَاتَ الْمُحَرَّمُ أَضْمَرَ
إِحْرَامَهُ فَتَصْبِرُ بِهِ مَا يَصْعَقُ بِغَيْرِ لُحْمٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَرَّمِ يَشْتَكِي

عَيْنًا فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ.

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ مُوسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
ابْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ بَيْنَ مَخْبَرٍ اشْتَكَى عَيْنُهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
قَالَ أَنَسُ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ أَضْمِدْ بِمَا يَصْبِرُ
وَقَدْ تَمَعْتُ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ يَدُ كُرَى عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَضْمِدْ بِالْقَبْرِ
قَالَ أَبُو عِيْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
الْعَمَلُ عَلَى هَذَا رِجَالٌ أَهْلُ الْوَلَدِ لَا يَرَوْنَ
بِأَنَّ أَنْ يَشْدَ أَدَى الْمُحَرَّمِ شَدًّا يَدُ مَا لَفَظِي
بِهِ طَبِيعٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَرَّمِ يَخْلُقُ رَأْسَهُ

فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ.

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ
عَنْ أَيُّوبَ دَاوُدَ بْنِ نَجِيحٍ وَحَبِيبِ الْأَعْرَجِ وَعَبْدِ
الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَوْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَرَّيْهِ وَهُوَ بِالْحَدِّ يَحْيِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَمَحَّنَ

مَكَّةَ وَمَوْجِبُهُ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ يَدَيْهِ وَالْقَمِيصُ
عَلَى رِجْلَيْهِ طَالَ قَوْلُكَ هَذَا أَنتَ هَذِهِ طَالَ لَعْنُكَ
قَالَ أَحْمَدُ مَا طَعَمَ مَرْقًا بَيْنَ يَدَيْهِ مَسَاكِينًا وَالْعَرَفُ
ثَلَاثَةُ أَصْحَابٍ أَقْبَرُ كُنْتُمْ أَيُّهُمْ أَوْ أَسْلَفُ كُنْتُمْ
قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَوَّادِيَهُمْ شَاةٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَحَدُ أَحْلَ
الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
عَمْرٍو مَرَاتُ الْمَرْوَةِ أَلْحَقَ أَوْ لَيْسَ مِنَ الثَّأْبِ
مَا لَا يُشْفِي لَهُ أَنْ يَكُنَّ فِي إِحْرَامِهِ أَوْ يَطْلُبَ
فَعَلِيٍّ وَالْحَقَّارَةُ بِشَيْءٍ مَا تَوَدَّى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّحْمَةِ لِلزَّعَايَةِ أَنْ
يَرْمُوا يَوْمَ مَا دَيْدَ عَمَّا يَوْمَ مَا.

۹۴۶ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَرَمِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَكْرِ عَنْ بَنِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ لِلزَّعَايَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ
مَا دَيْدَ عَمَّا يَوْمَ مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا أَمْرٌ بَرٌّ
وَمِنْ رِوَايَاتِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ أَبِي الْبَكْرِ عَنْ بَنِي عَمْرٍو عَنْ حَرَمِ بْنِ عَمْرٍو
وَمِنْ رِوَايَةِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَهُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ
أَهْلِ الْوَلِيمَةِ لِلزَّعَايَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ مَا دَيْدَ عَمَّا
يَوْمَ مَا وَهُوَ كَرُّ الشَّيْءِ.

۹۴۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَدِيُّ عَنْ ابْنِ
الزَّعَايَةِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْبَكْرِ عَنْ بَنِي
عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَنِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّعَايَةِ الْبَيْتُوتُ.

نہرایا کیا تبارکی یہ جو میں تمہیں تکلیف پہنچا رہا ہوں
انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
میں نے خدا والہ ایک فرق (یعنی صالح) اکھانا چھو سکتی
ہیں تقسیم کر دو یا تین روزے رکھو یا ایک جائزہ زنج
کردہ اتنا ابی بکیر کہتے ہیں۔ یا بکری زنج کردہ امام
ترذیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ
کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حرم جب سر
شدائے یا ایسا کپڑا پہنے جو احرام میں نہیں پہنا
چاہیے تھا یا خوشبو لگے تو اس پر کفادہ ہے جیسا
کہ معذور سے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

چرواہوں کے لیے کنگریاں مارنے کا بیان

ابراہیم بن عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک دن کنگریاں
مارنے کو ایک دن چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔ امام
ترذیٰ فرماتے ہیں۔ ابن عیینہ نے اسی طرح روایت کیا ہے
مالک بن انس نے بواسطہ عبد اللہ بن ابی بکر، البراء بن
بن ماسم بن عبدی اور ماسم بن عبدی سے روایت کیا مالک
بن انس کی روایت اس سے۔ صحابہ کی ایک جماعت نے
چرواہوں کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن
کنگریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ امام شافعی
کا یہ قول ہے۔

ماسم بن عبدی فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے منیٰ میں رات گزارنے کے دنوں
میں چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ قربانی کے
دن کنگریاں ماریں۔ پھر دونوں کی حدیث جمع کر
کے ایک دن ماریں۔ امام مالک فرماتے ہیں۔

أَن يَرَوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخَوِّفُهُمْ وَأَن يُدْعُوا
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخَوِّفُهُمْ فِي أَحَدِهِمَا قَالَتْ مَا يَكُونُ
 لِي بِأَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَمُوتُونَ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصْلُهُ مِنْ
 حَدِيثِ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ مُكَيْمِ بْنِ أَنَسٍ

سابقہ

٩٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ حِثَّانَ
قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَانَ الْأَصْفَرِيَّ عَنْ نَيْسٍ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ عَلَيْهِمَا قَدِمَ عَلَى نَحْوِ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
فَسَلَّمَ مِنَ الْيَمِينِ فَقَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِ أَهْلِكَ قَالَ أَهْلُ
بَيْتِ أَهْلٍ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَوَلاَ أَن مَعِيَ مَدِينَةُ الْأَخْلَاقِ قَالَ بَرِئْتُ مِنْهَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ جَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ-

کتاب

٥٣٥ رَحِمَاتُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ عَبْدِ الْقَسَمِ
ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَابِتٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ بْنِ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحِجَةِ الْأَكْبَرِ
فَقَالَ يَوْمُ الشَّجَرِ

١٢٤٤

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ يَوْمَ
الْأَكْبَرِ يَوْمَ الْخُرُوجِ مَعَهُ قَوْمًا أَهْلًا مِنْ
الْمَدِينَةِ الْأَوَّلِ وَبِزَوَّاجِهِ ابْنِ عِيْثَةَ مَرْثُومًا
أَهْلًا مِنْ رَدَّ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَبْرَأَ عِيْثَةَ هَكَذَا أَرَادَى عَمِّيَ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَالِمِ عَنْ عَمِّيَ مَرْثُومًا -

میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ دنوں میں سے
پچھلے دن میں۔ پھر غفلت سے رہائی کے دن
پہنچیں۔ یہ حیرت منجھ ہے۔ اور یہ ابن
عبد اللہ کی روایت سے آگیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لین سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے (ربا تم نے کسی نیت سے احرام باندھا ہے عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ربا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میرا احرام کھول دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن ظریف ہے۔

عجاکبر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ قربانی کا دن ہے۔

حدیث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث روایت کی باپ نے فرمایا۔ کج کبر قربانی کے دن ہے۔ یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے۔ ابن حنین کی موقوف روایت محمد بن اسحق کی موقوف روایت سے صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ متفقہ حفاظ نے اسی طرح بڑا سطر ابو اسحق اور عاصم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موقوف روایت کی ہے۔

باب ۶۵۰ مَا جَاءَ فِي امْتِلَاحِ الرُّكْنَيْنِ

۱۲۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ الرُّكْنَيْنِ رَجَعًا مَدَامَ رَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِاجِعُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَنْ أَفْعَلَ قَدِيقِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنْ مَنَعْنَا حَكْدَرَةَ مِنَ الْخَطَايَا وَسَمِعَتْهُ تَقُولُ مِنْ طَرَفٍ بِهَذَا لَيْسَتْ أَسْبُوْعًا فَحَصَبٌ كَانَ كَوَيْتِي رَقِيعَةً وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصُحُّ قَدَمًا وَرَدَّ يَوْمَ الْآخِرَةِ إِلَّا حَقَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا حَطِيشٌ وَكُنْتُ لَهُ بِهَا حَكَّةٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَرَدَّ حَقًّا ذِي ذِي عَنَّا مِنْ عَهْدِهِ مِنَ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ يَدُورُ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ»

بَابُ ۶۵۱

هَذَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ الرُّكْنَيْنِ رَجَعًا مَدَامَ رَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِاجِعُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَنْ أَفْعَلَ قَدِيقِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنْ مَنَعْنَا حَكْدَرَةَ مِنَ الْخَطَايَا وَسَمِعَتْهُ تَقُولُ مِنْ طَرَفٍ بِهَذَا لَيْسَتْ أَسْبُوْعًا فَحَصَبٌ كَانَ كَوَيْتِي رَقِيعَةً وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصُحُّ قَدَمًا وَرَدَّ يَوْمَ الْآخِرَةِ إِلَّا حَقَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا حَطِيشٌ وَكُنْتُ لَهُ بِهَا حَكَّةٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ وَرَدَّ حَقًّا ذِي ذِي عَنَّا مِنْ عَهْدِهِ مِنَ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ يَدُورُ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ»

رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت

عید بن حیر سے یہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنین (چراغ سرد اور رکن یمنی) پر لوگوں پر غلبہ کرتے ہیں نے کہا ہے ابو عبد الرحمن! آپ مدونوں رکنوں پر اس قدر غلبہ کرتے ہیں کہ میں نے کسی مہاجر یا رسول کو اس قدر غلبہ کرتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت آپ نے فرمایا۔ ان کو ہاتھ لگانا انہوں کا کارہ ہے۔ اور میں نے آپ سے سنا کہ جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس کی مخالفت کی تو یہ ایک ظلم آنا کر کرنے کی مثل ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جب بھی ایک قدم نکلتا ہے اور ایک قدم چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی ایک طعلی عافیت کر کے اور اس کے لیے ایک نیکی کھودتا ہے۔ ام ترذی فرماتے ہیں عمار بن ربیع نے بواسطہ عطاء بن سائب اور ابن عبید بن جریج حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم سنی روایت نقل کی لیکن اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

طواف میں کلام کرنا کیسا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ خیریت کے گرد طواف، غار کی مثل ہے۔ سن رات میں اس میں گفتگو کرتے ہو۔ پس ہر اس میں کلام کہتے وہ نیکی ہیں کی بات کرے۔ امام ترذی فرماتے ہیں ابن عباس اور دوسرے لوگوں سے بواسطہ عطاء بن سائب حضرت ابن عباس کا قول (حدیث و توفیق) مروی ہے۔ جہر میں عطاء بن سائب کا روایت صحیح ہے۔ مرفوعہ جاتے ہیں۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مستحب ہے کہ طواف میں صرف ضرورت کے تحت کلام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر یا علمی

نکھر۔

ہجر اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر اسود کے بارے میں فرمایا۔
 اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا
 کہ اس کی دو انگلیں ہوں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان ہوں گی جس سے
 بولے گا۔ دوس نے اسے حق کے ساتھ پرا ال پر گواہی دے گا
 ہمام ترندی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں باوجود زیتون کا ٹیل استعمال فرماتے
 تھے ہمام ترندی فرماتے ہیں۔ بدعت کے معنی خوشہوارہ
 کے ہیں۔ یہ حدیث ضرب ہے۔ ہم اسے صرف ترندی
 کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سعید بن مسعود نے
 ترندی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور
 لوگوں نے ان سے روایت بھی لی ہے۔

ترندی کا پانی لے جانا

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 ترندی کا پانی، شاکر سے جاتیں اور فرمائیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے سے جاتے تھے۔ امام
 ترندی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن مرید ہے۔
 اور ہم اسے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں۔

حج کے موقع پر مقامات منارہ

عبد العزیز بن ریح کہتے ہیں میں نے حضرت انس
 رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ایسی حدیث سنائی جاوے کہ
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ۔ آپ نے انھیں ذی الحج

۹۵۰۔ مَا جَاءَ عَنِّي الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَجَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيَبْعَثُهُ اللَّهُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا قُلُوبَ النَّاسِ
 بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ آتَتْهُ يَبْعَثُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ تَأْوِيلُهُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ مَسْعَدَةَ
 عَنْ ثَوَابِتِ السَّيِّئِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
 عَجَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَبَّرُ
 بِالزَّيْتِ وَهُوَ مَخْرُوعٌ لِيَسْتَبِطَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ
 هَاشِمٌ مُطَبَّقٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ وَلَا
 مِنْ حَدِيثِ ثَوَابِتِ السَّيِّئِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
 وَقَدْ نَكَلَهُ رَوَاهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ فِي مَرْقِيَةِ السَّيِّئِيِّ
 تَوَدَّى عَنْهُ النَّاسُ۔

باب ۴۵۹

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَعْفَرِيُّ
 تَأْوِيلُهُ عَنْ ثَوَابِتِ عَنْ هَاشِمِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عَدْلَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَتَا رَقْمَةَ
 وَنَجِيرَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَتْ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

باب ۴۶۰

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ وَهَبُ بْنُ الْوَلِيدِ
 الْوَالِئِيُّ لَمَعْنُ عَائِدَةً قَالَا سَمِعْنَا مِنْ ثَوَابِتِ
 الْأَذْرَقِ عَنْ سُيَّانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَعِيْنٍ

قَالَ قَدِّ لِي فِي حَقِّ نَبِيِّ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَقَلَتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْ صَلِّيَ لُظُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَشَقُ قَالَ كُنْتُ وَأَيُّنَ صَلِّيَ الْقَصَصَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا لَا يَطُورُ ثُمَّ قَالَ لَأَعْدَّ كَمَا يَقَعُ أَمْرًا وَدَةً كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي هَذَا حَيْثُ كَانَ حَسَنَ صَبِيحَةٍ يَسْتَعْرِفُ مِنْ حَيْثُ يَتَزَيَّرُ حِينَ الشَّرَافَةِ -

أَخْرَأَ ابْوَابُ الْحَجَّةِ

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ

۹۵۳ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ بَرَاءِ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِيئَابُ الْمُؤْمِنِ شَوْكُهُ كَمَا قَرَّبَهَا إِلَهُ رُفَعَا اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَوَعَدَهُ بِمَا خَوَّلَتْهُ فِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَآبِي عُبَيْدٍ قَالَيْنِ الْجَرَّاحُ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي أُمَامَةَ وَآبِي سَعِيدٍ وَآبِي وَعْبِدُ اللَّهِ بْنِ حَمٍّ وَآبِي سَعِيدٍ كُرْدُ وَجَابِرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَذْهَرَ وَآبِي مَرْثِي قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثْتُ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ حَسَنَ صَبِيحَةٍ -

۹۵۴ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا آبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَرْبٍ وَلَا فَصْبٍ حَتَّى الْفَتْحُ يَكُونُ

کونہرک نماز کہاں پڑھی حضرت انس نے فرمایا: "حق میں" فرماتے ہیں میں نے کہا واپسی کے دن صبر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا "وادی البطح میں" پھر حضرت انس نے فرمایا اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور الحق اسذوق کی سعادت سے محروم بھی ممکن ہے۔

حج کے ابواب ختم ہوئے۔

الابواب الجنائز

بیمار کے لیے ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کرکٹ کاٹنا نہیں چھڑنا اس سے بڑی کراہی ہے (تکلیف نہیں ہے)۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کرے اور اس کی ایک نعلی عبادت (نماز) اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو سعید بن جریج، ابو ہریرہ، ابوامامہ، ابو سعید، انس، عبد اللہ بن عمرو، اسد بن کرز، جابر، عبد الرحمن بن ابی اسد اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کرکٹ زخم نہ ماریے حتیٰ کہ مومن سے پریشانی بھی لاحق ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں

یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے جارد سے سنا انہوں نے
دیکھ کا قل نقل کیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کے
مواضع کیں نہیں سنا کہ مکرر علم، مکرر کفر، مکرر بقا ہے۔
یعنی لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مطاہرین یسار
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت
کیا ہے۔

بیمار پرسی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان
اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ تسلسل جنت
کے پل کے پل کا کارہنہ ہے۔ اس کا باہد میں حضرت علی، ابو موسیٰ
بلد ابو ہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان
حسن ہے۔ ابو عمار اور عاصم اول نے اسے بواسطہ
ابو طلحہ ابراہیم شعث اور ابواسامہ حضرت ثوبان رضی اللہ
عنہ سے مرفوع اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں کہ کسی نے امام بخاری سے سنا آپ نے فرمایا بواسطہ
ابواسامہ ابراہیم شعث اس حدیث کی روایت صحیح ہے
امام بخاری فرماتے ہیں۔ ابو طلحہ کی، عادیث (براہ راست)
ابواسامہ سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابو طلحہ
نے بواسطہ ابراہیم شعث، ابواسامہ سے روایت کی
ہے۔

ابو طلحہ نے بواسطہ ابراہیم شعث اور ابواسامہ حضرت
ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث
روایت کی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے نہ پڑھا
گیا۔ جنت کے مفرقہ سے کیا مراد ہے۔ تو فرمایا اس
کے پل

إِلَّا يَنْتَرِ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ سَيَأْتِيهِ قَالَ أَبُو بَرٍّ هَذَا
مَعْنِي حَسَنٌ فِي هَذَا النَّبِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَرْدَ
يَقُولُ سَمِعْتُ قَرْنِي يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فِي
الْقَبْرِ أَنَّهُ يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَ
قَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطِيَّةٍ
يَكْرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

باب ما جاء في عيادة المريض.

۹۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدٍ عَنْ نَارِيذٍ لَبِثَ
لَبِثَ نَارِيذٍ أَخْبَرَنَا الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي
أَسْمَاءَ الرَّبِيعِيِّ عَنْ تَوْحِيدِ بْنِ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَبِثَ أَحَدًا مَرَّةً
لَمْ يَلْمِ لَمْ يَلْمِ فِي حُجْرَتِهِ لَحْنًا وَفِي سَبَبِ
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ
أَبِي دَاوُدَ قَالَ أَبُو بَرٍّ هَذَا الْحَدِيثُ
حَسَنٌ وَرَوَى أَبُو عَدْرِ وَطَّاعٌ وَكَأْخُولُ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْعَدِ عَنْ
أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَذَا وَصَحَّاحُ الْحَدِيثِ يَقُولُ مَنْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَسْعَدِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ
فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَآخَرُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.

۹۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ تَوْحِيدِ بْنِ
أَبِي حَارُونَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَبِي الْأَسْعَدِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا وَكَأْخُولُ هَذَا
مَحْزُومٌ قَالَ جَاهِلٌ.

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 خير ما حديث حسن صحيح وقد روي عن أبي
 أبي مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه
 قال لا يثنون أحدكم الصواب يضرب كركبه ويقل
 اللهم اجدي ما كانت الحيوة خير لي وتوفي
 بك ما كنت أترك كما كتبت لي.

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُجْرَةَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْثٍ قَالَ
أَكْرَهَنِي هَذَا أَحَدٌ يَتَحَسَّنُ صَوْنَهُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْوِذِ لِلْمَرْثِيَةِ.

٩٧١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَدَّادٍ الْقَطَّاعُ الْبَصْرِيُّ
عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
هَبِيبٍ عَنْ أَبِي لَهْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ جَبْرِيئِيلَ
أَبَى إِلَهِكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْزُومُ
الْكُفَيَّةِ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ يَا سَيِّدَ اللَّهِ أَرْقُوكَ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ
يَا سَيِّدَ اللَّهِ أَرْقُوكَ يَا سَيِّدَ اللَّهِ أَرْقُوكَ -

[illegible]

فرماتے ہیں۔ حدیث جناب حسنؓ میں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص کسی تکلیف کے باعث جبراً سے پہنچی۔ موت کی ترناہ نہ کرے۔ بلکہ یہ کہے۔ اے اللہ! جب تک میرا جینا بستر ہے۔ مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنے کا میرے لیے بستر ہو۔ مجھے موت دے دینا۔

عمر بن الخطابؓ سے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم
اور عبد الغزیز بن مسیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنه سے مرذوفا بیان کہ: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

بیمار کے لیے پناہ مانگنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟
آپ نے فرمایا: ہاں، جبریل امین نے کہا: میں اللہ کے نام
سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر غیث نفس کی شر
سے اور ہر حد کرنے والے کی فکر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ کے
نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، دیکھ! آپ کو شفا دے۔

عبدالغزیز بن حبیب فرماتے ہیں: میں اللہ ثابت بنانی، حضرت
ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ثابت بنانی
نے کہا: اے ابو حمزہ! میں جیلد ہر گیا ہوں، ہ حضرت انس نے
فرمایا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہ جھاڑوں
(یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا: "ہاں ضرور جھاڑیں" حضرت
انس نے دعا مانگی: اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، سچے
کو رو کر نے والے! تو شفا سے کیونکر تیرے بغیر (حقیقتاً)
کوئی شفا مہیتے والا نہیں۔ جیلد کی کو باقی نہ چھوڑنے والی شفا
عطا فرما۔ اس باب میں حضرت انس اور مفسر رضی اللہ عنہما سے بھی
ہدایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث الیٰ سعید حسن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَلَاكُمَا صَبِيحٌ
كَأَنَّكَ تَصْبِيحُ بَيْنَ عَمَلٍ لَوْ بَدَأْتَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَنَّكَ تَصْبِيحُ بَيْنَ عَمَلٍ لَوْ بَدَأْتَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
أَنَّكَ تَصْبِيحُ بَيْنَ عَمَلٍ لَوْ بَدَأْتَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

یہ ہے میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ غریب
کی۔ روایت ابو سعید سے زیادہ صحیح ہے یا اس حدیث میں رسول اللہ سے
فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے
پوچھے کہ اللہ کی قسم میں نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے
پوچھے کہ اللہ کی قسم میں نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے

وصیت کی ترغیب

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَلَى الْوَصِيَّةِ -

۹۴۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے
پوچھے کہ اللہ کی قسم میں نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے
پوچھے کہ اللہ کی قسم میں نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے
پوچھے کہ اللہ کی قسم میں نے فرمایا کہ جو صبح کو صلا پڑھا کر اللہ سے

تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُلُثِ
وَالرُّبْعِ -

۹۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمَلٍ قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ
تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ تَصْبِيحًا عَمَلًا قَدْ بَدَأَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عمار پر کیا کیا اور پوچھا کیا تم نے
وصیت کی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
میں نے کہا میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
میں نے کہا میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

روایت ہے: یہ کہ اگر کسی مرد نے تدفین کے اوقات مردکی جس عمامہ کا اس پر عمل ہے کہ آدمی تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور تہائی سے کم کی وصیت ان عمامہ کے نزدیک صحیح ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں لوگ وصیت میں پانچ سو کو چھ سو سے اور چھ سو کو تہائی سے اچھا کہتے تھے جس نے میرے سے کم کی وصیت کی اس نے کچھ نہیں چھوڑا اس کے یہ لعن تھا ان کی وصیت ہی جائز ہے۔

موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کیلئے دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کو کلمہ توحید کی تلقین کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، امام مسلم، مالک، جابر ابن عبد اللہ، مرسلہ زویہ طعن میں جید الدین علی بن احمد شہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں فرمایا: جب تم مریض یا بیمار کے پاس جاؤ تو بھی بات کہو کہ تم کو فرماتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ فرماتی ہیں: جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا کہو: اے اللہ مجھے بھی اور ان کو بھی بخش دے۔ اور مجھے ان سے اچھا بدل عطا فرما۔ فرماتے ہیں میں نے یہی دعا مانگی پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے بستر میں عطا فرمایا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام ترمذی فرماتے ہیں: شخص، مسلمہ کے لڑکے ابو ذکیر امیری میں سام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

يُكَبِّرُ يَرْذَى كَيْفَ يَرَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَثَرَتْ أَنْ يُؤْتِيَ الرَّجُلَ بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ وَيَسْتَجِوُونَ أَنْ يُقَرَّضَ مِنْ ثَلَاثٍ وَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَأَنَّهُ يَسْتَجِوُونَ فِي التَّوْحِيدِ لَعَنَ مَنْ دُونَ التَّوْحِيدِ لَرُبِّهِ ذَلِكَ الشُّبْهُ وَمَنْ أَدْخَلَ بِالثَّلَاثِ قَلْبَهُ يَتَرَدَّدُ ثَلَاثٌ وَلَا يَجُودُ سِوَا الْثَلَاثِ -

يَا أَيُّهَا مَاجَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْدُّعَاءُ لَهُ -

۹۶۵. حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ حَنْوَالٍ أَخْبَرَنَا تَابِثُ بْنُ الْمِقْصِرِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَسْأَلَنَّ كَلَّ لَكَ الْمَلَكُ إِلَّا اللَّهَ دَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَابِثَةَ وَتَابِثَةَ وَجَاهِدَةَ سَعْدُكَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّأً طَلْحَةَ بَنِي عَنكِبَةَ ثَوَابُ قَالَ أَبُو عِيْنِي سَعِيدُ بْنُ سَوَّيْدٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَسَنٍ صَوَّحَهُ -

۹۶۶. حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَاحِشٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَوْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضِرْتُ لِمَنْ أَوْ الْبَيْتِ فَتَوَلَّوْا خَيْرَ قَوْلٍ الْمَلَائِكَةُ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ قُلْنَا مَا تَابُ أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ حَنْوَالٍ أَخْبَرَنَا تَابِثُ بْنُ الْمِقْصِرِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُلْ لِلَّهِ مَا أَهْوَى قُلْهُ وَغُفِرَ لِي وَنَهَى عَفْوِي حَتَّى قَاتُ دَعَمْتُ قَا عَفْوِي أَفْهَ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْنِي سَعِيدُ بْنُ سَوَّيْدٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَسَنٍ صَوَّحَهُ -

موت کے وقت مریض کو کلمہ توحید کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب بیمار ایک مرتبہ کلمہ توحید پڑھ کر غاموش ہو جائے تو زیادہ تحقیق کرنا مناسب نہیں بلکہ اسے مریض سے مروی ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک گھنٹہ انیس کثرت کے ساتھ بار بار کلمہ توحید کی تلقین کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس سے فرمایا جب میں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم رہوں۔ عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا جس کی آخری بات "لا الہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

موت کے وقت جان کنی کی سختی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور حیرت انگیز آواز میں پڑھتے پھر دعا مانگتے تھے کہ اللہ اس موت کی سختی یا (فرستے) موت کی یہ ہر شے میں میری مدد فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت جو سختی دیکھی ہے۔ اسی کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوہریرہ سے اسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمان ابن عمار کون ہیں۔ انہوں نے (یا اباہرہ عمار بن لوط

أَوْسَمَةُ حَدَّثَنَا حَسَنُ صَبِيحٍ وَقَدْ سَمِعَ ابْنَ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْعَرَبِيُّ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ بَعَثَ أَخِي الْوَلَدُ رَدًّا فَكَانَ ذَلِكَ مَرَّةً قَدْ كُنَّا نَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ يَسْأَلُ أَنْ يَدْعُوَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِي هَذَا دُرُودِي عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ كَأَنَّهُ قَامَا حَضَرَتْهُ نَوَافَةٌ جَعَلَ يُحَلِّقُ بِهَا إِلَهُ الْإِلَهِ الْإِلَهِ وَاحِدًا عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقُلْتُ مَرَّةً قَدْ نَافَتْ ذَلِكَ مَلَكُ أَنْصَلَكُمْ بِكَلا مَرَّةً قَدْ نَافَتْ قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ نَافَا أَمَّا مَا دُرُودِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْخُرْقُ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَحَلَّ الْجَنَّةِ۔

باب ۱۱۔ مَا جَاءَ فِي التَّحْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ مَا الْبَيْتُ عَنْ ابْنِ الْكَوَادِ عَنْ مُنْجِي بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ نَافَتْ نَائِتٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ بِالْمَوْتِ وَجَدَهُ قَدْ سَمِعَ فِيهِ مَا دُرُودِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَهُ بِالْمَوْتِ تَدْرِيكَ النَّفْسِ أَيْضًا عَلَى عَمَلَاتِ الْمَوْتِ وَتَكْرَارَاتِ الْمَوْتِ قَالَتْ أَيْضًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْكَتَّانِ الْبَزْزَانِيُّ عَنْ مُنْجِي بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا أَجِئْتُ أَحَدًا بِقَوْلٍ مَرَّ بِهَذَا الْبَيْتِ نَائِتٌ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبَا رَمْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَبِيبِيِّ قُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْلَاءٍ قَالَ هُوَ

الْعُلَّاءُ بَيْنَ الْمَجْدِ وَرَأْسًا آخِرُهُ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ.

کے بیٹے ہیں۔ میں اس کو اس طرح سے پہچانتا
ہوں۔

بَابُ ۶۶۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقٍ الْخَبِيرِ

موت کا پسینہ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ الْمُشَقِّقِ بْنِ سَوِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقٍ الْخَبِيرِ
مَرَّقٍ الْكَلْبِ يَكُنْ أَيْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو جَنِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا
تُفْرَقُ لِقَاتُ دَعَا وَصَاحَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ يَمُوتُ
بِرَيْدَةٍ.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مومن پیشانی کے پسینے (موت کی نکتی) سے تر ہے
اس باپ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض محدثین فرماتے
ہیں۔ عبداللہ بن بریدہ سے تیارہ کا سراغ ہماری
حم میں نہیں۔

بَابُ ۶۷۰

موت کے وقت اُمید اور خوف

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَبٍّ وَهَارُونَ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَبٍّ وَهَارُونَ
ابْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَبِي أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى
ثَابِتٍ وَهُوَ بِالنُّوْبِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُهُ قَالَ
مَا أَلْقَى يَأْتِي سَوَّلَ الْوُجُوْدِ أَنَا جَعْلُ اللَّهِ فَرَّقِي بَيْنَ
وَأَنْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَخْشَوْكَانِ فِي قُلُوبِ عَبْدِي فِي مَوْتِهِ هَذَا السُّوْرَةُ
إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو أَمْنَهُ وَمَا يَخَافُ
قَالَ أَبُو جَنِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى
بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْلُوكًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درجن کے پاس
تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ نے فرمایا
"اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟" کھنگھار یا رسول اللہ
قسم بخدا اللہ تعالیٰ اکی رحمت اکی امید بھی ہے اور
میں ہوں کا خوف بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اس وقت پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں
باتیں جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ حق عطا فرماتا
ہے اور جس کا ڈر ہے اس سے بے خوف کرتا ہے
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بعض
محدثین نے اسے حضرت ثابت سے روایت روایت
کیا ہے۔

بَابُ ۶۷۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ.

تشہیر موت

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

باب ۲۷۰ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدَمَةِ
الْأُولَىٰ -

۹۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْيَتِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي
الصَّدَمَةِ الْأُولَىٰ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ
بَرِيءٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

۹۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ كَثِيبٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَبْرُ
عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَىٰ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ -

باب ۲۷۱ مَا جَاءَ فِي تَقْيِيلِ الْمَيِّتِ -

۹۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ عَنْ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي الْيَتِّ
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنْ مَقَامَاتٍ
وَهِيَ مَيِّتٌ وَهُوَ مَيِّتٌ أَوْ قَالَ عَيْنٌ وَنَدْنٌ
وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَجَّابٍ وَجَدِيَّةَ عَائِشَةَ
قَالُوا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ مَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثٌ
عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ -

باب ۲۷۲ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ -

۹۷۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
حَايِدٍ وَصَفْوَةَ وَهَشَامٍ كَأَمَّتْ حَايِدٌ وَهَشَامٌ
وَلَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَبَلَ سَمْعَانَ عَنْ

صدمہ کے شروع میں صبر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبر کا زیادہ
ثواب تو شروع صدمہ میں ہوتا ہے“ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ یہ حدیث انس طریق سے خوب
سہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”صبر کا زیادہ صدمہ میں ہوتا ہے“
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
سہ ہے۔

میت کو پوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون
رضی اللہ عنہ کی میت کو پوسہ دیا اس وقت آپ دروہے
تھو آپ کی آنکھوں سے سر جاری تھے۔ اس باب
میں حضرت ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ سب فرماتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے دمال پر حال پر حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے آپ کو پوسہ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث
عائشہ حسن صحیح ہے۔

غسل میت

حضرت ام علیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو
آپ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ تین یا پانچ یا نو درست

مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَصِيَّةَ قَالَتْ تَوَدَّعْتُ رَاحِدِي
 هَاتِي الشَّيْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 اغْسِلِيهَا وَثَرَا ثَلَاثًا وَغَسَّاءَ أَذُنَ كَثْرٍ مِنْ ذَلِكَ
 إِنَّ تَابِيْنًا وَغَسَّاءَ بِسَوْ قَسِيْدٍ وَاجْعَلِيْنَ
 فِي الْآخِرَةِ كَالْقَوِيَّةِ أَتَشْبِثَانِ كَأَذُنٍ مَوْحَاوَلِيْنِ
 يَأْتِيْنِي قُلْتُ فَرَحْنَا أَذُنًا قَالَتْ إِيَّا جَعَلِيْ
 فَقَالَ أَشْهَرُ نَهَايَه قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيْثٍ غَيْرِ
 هَذَا لَا دَوْلَا ذَرِيْعِيْ فَلَعَلَّ هَتْ مَا مِنْهُمْ قَالَتْ
 وَضَعْتَا شَعْرًا ثَلَاثَةً قُرَيْبٍ قَالَ هُشَيْمٌ طَلْعُهُ
 قَالَ قَالَتِيْنَا خَلَقَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَعَدَّدَتْ
 خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَهَمْدٍ عَنْ
 أُمِّ عَصِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَاتَ بِمَيَّامِنَهَا وَمَوَاضِعِ
 الْوُضُوءِ فِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَتْ تَرَوْنَ
 حَدِيْثَ أُمِّ عَصِيَّةَ حَدِيْثًا حَسَنًا صَوِيْبًا وَنَعْلٌ
 عَلَى هَذَا جَعَلْتُ أَهْلَ الْوِلْدَةِ قَدْ رَوَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ
 الشَّعْبِ أَنَّهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ كَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ
 الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَا لَكَ مِنْ أَكْبَرِ لَيْسَ لِيْخِي
 الْبَيْتِ وَهَذَا حَدٌّ مَوْثِقٌ وَلَيْسَ بِذَلِكَ وَهَذَا
 مَعْلُومَةٌ وَبِكُنْ يَنْظُرُ قَالَ التَّيْمِيُّ رَأَيْتُ قَدَا
 مَا لَكَ قَوْلًا مُجْعَلًا يُفْتَلُّ وَيُنْقَى قِيَادًا أَلَيْقَى
 الْبَيْتِ بِسَاءٍ قَرَّاجٍ أَوْ مَا بِهِ غَيْرُهُ أَجْرًا مَرَلَتْ
 مِنْ حُسْنِهِ وَبِكُنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَطْلُلَ ثَلَاثًا كَمَا
 لَا يَنْقُصُ مِنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ تَسْئَلُ اللَّهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَهَا ثَلَاثًا أَوْ غَسَّاءَ فَإِنْ
 أَتَوَّابِيْ أَقْبَلَ مِنْ ثَلَاثٍ مَرَّاتٍ أَجْرًا وَكَأَنَّهُ
 قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا هُوَ عَلَى
 مَعْنَى الْإِلَاقَةِ ثَلَاثًا أَوْ غَسَّاءَ وَلَمْ يَرَوْعَ لَكَ لَكَ
 قَالَ الْمَقْبَضَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَعْنَى الْحَدِيْثِ

گجراتوں سے بھی لیا وہ مرتبہ غسل دوپان اور بری کے
 پتلے سے تھلاؤ اور آخری کا قدم ڈال دیا فرمایا گجرات کا قدر
 قال وجب فارغ برجد تو مجھے اطلاع کرنا حضرت
 ام طہیرہ (آل) میں غسل سے فراغت پر ہم نے آپ کو
 خبر دی تو آپ نے اپنا اندر بند ہماری طرف ڈال کر
 فرمایا اسے اس کا شمار بناؤ۔ (یعنی گھن سے پیچھے رکھو)
 بشیم کہتے ہیں۔ دوسری روایات میں میں مجھے معلوم نہیں
 ظاہر ہشام ان میں ہیں۔ یہ اضافہ ہے۔ ام طہیرہ فرماتی ہیں
 ہم نے ان کے بالوں کی تین چڑیاں گوندیں بشیم کہتے
 ہیں۔ میرا خیال ہے رادی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے
 ان کی چڑیاں ان کے پیچھے ڈال دیں۔ بشیم کہتے ہیں ہم سے
 غلو نے واسطہ حنفیہ و محمد ام طہیرہ سے بیان کیا کہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا دائیں طرف سے اور اعضاء
 وضو سے شروع کرنا اباب میں حضرت مسلم رضی اللہ عنہما
 سے بھی روایت ہے۔ ام تذکرہ کرتے ہیں۔ حدیث ام طہیرہ
 صحیح ہے۔ اور حدیث کا ال پر حمل ہے۔ اب بشیم غل سے منقول ہے
 آپ سے روایت کا اصل اصل جنت جیسا ہے۔ مالک بن
 انس فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک میت کے غسل کے لیے نہ
 کو کوئی حد مقرر ہے اور نہ ہی کوئی قانس طریقہ ہے بس میت کو
 پاک کیا جائے۔ ام ہاشم فرماتے ہیں سلام ملک کا قول میں ہے
 کہ نہایا جائے اور صحت کیا جائے غاصس پانی یا کسی اور
 پانی سے میت کو صحت کیا جائے جب بھی کافی ہے۔ لیکن میرے
 نزدیک گجراتوں سے لیا وہ مرتبہ تھلانا مستحب ہے تین سے
 کم نہ کیا جائے بجز کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انیس
 تین یا پانچ بد فرض ہوا اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں مغال ہو جائے
 تو بھی جائز ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ خیال نہیں کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب پاک کرنا ہے
 خواہ تین بار سے ہر یا پانچ بار سے کوئی تعداد مقرر
 نہیں۔ فقہاء کرام نے یہ فرمایا اور وہ حدیث کے معانی

کو زیادہ جانتے دلتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ
فرماتے ہیں۔ ہر بار کا غسل پانی اور پیر کی کے چوں سے
ہو اور آخر میں کا در لایا جائے۔

میت کو خوشبو لگانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے باسے
میں پرچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ تمہاری خوشبوؤں
میں سے سب سے زیادہ خوشبو دار ہے۔

محمد بن حیان نے بواسطہ ابو داؤد و مشابہ اور
شعبہ و علی بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی
اس کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک میت کو مشک
لگانا مکروہ ہے۔ سترم بن ریان نے بھی بواسطہ ابو نعرو
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث
مرسوماً روایت کی ہے۔ علامہ بھی بن سعید کا
قول نقل کیا کہ سترم بن ریان اور علی بن جعفر (دونوں)
تقریباً۔

میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو غسل دینے سے غسل
ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو! اس باب میں حضرت علی اور
عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مختلف ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
حضرت علی ہرگز من ہے اور ان سے مرقا بھی روایت ہے میت
کو غسل دینے کے بعد نہلتے کے یا سے میں علماء کا اختلاف ہے

بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک میت کو
غسل دینے کے نزدیک (مرف) وضو ہے۔

وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَتَكُونُ الْعَسَلَاتُ
يَتَجِدْنَ وَبَدِي وَيَكُونُ فِي الْآخِرَةِ شَيْءٌ
مِنْ الْكَلْبُورِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَوْتِ لِلْمَيِّتِ.

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَأَى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَلَّ عَنْ الْمَيِّتِ فَقَالَ مُرَّاهِبٌ بِطَبَقٍ
۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبْلَانَ كَأَبُو دَاوُدَ
وَمُتَّابُهُ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَعْفَرٍ
نَحْوَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَالْعَصَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْجَوْنِ وَقَوْلُ
قَوْلِ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ تَرَكْنَا بَعْضَ أَهْلِ
الْأَوَّلِ الْمَيِّتِ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ نَفَاهُ السُّنَنُ
أَبْنُ لَرِيَّانٍ أَبِي عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَصَلُ
قَالَ يَعْنِي بَنِي سَعِيدٍ السُّنَنُ هِيَ الزَّيْدِيَّةُ
وَالْخَالِدِيَّةُ بَنِي جَعْفَرٍ يَقْتَضِي.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَبْرِ مِنَ غَيْرِ الْمَيِّتِ.

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
النُّعْمَانِ رِبَ كَأَبُو الْعَرَبِ بْنِ الْحَمَّانِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَصَلِ الْقَبْرِ
فَوْنٍ وَمِنْهُ الرُّطْبَةُ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ لَوْ كَانَ بَنِي
عَيْنٍ وَقَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ يَعْنِي بَنِي جَعْفَرٍ
سَعِيدُ مَا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْأَوَّلِ فِي الشَّوْعِ
يَعْنِي الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْأَوَّلِ مَيِّتٌ
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ

قَالَ سَلَامٌ مِنْ أَبِي مُطِيعٍ فِي قَوْلِهِ وَيُحْسِنُ أَحَدَكُمْ
كُنْ رَئِيصًا قَالَ فَارْتَضَاهُ وَلَيْسَ بِالْمَرْفُوعِ
بَابُ ۶۹۹ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا کفن مبارک، تین سفید مٹی کی کپڑوں پر مشتمل تھا ان میں سے
ایک کپڑا بیسویں حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ وہ
کہنے میں تھکا کہ اگر وہ کپڑوں اور ایک جبرجی ریل پر بنے والی چادر میں
کفن کیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ چادر لائی
گئی تھی لیکن بسا پس کر دیا گیا اور اس میں کفنایا نہیں گیا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابْرِ عَنْ
ابْنِ عُرْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَكْفَافٍ بِيضَةٍ
لَيْسَ فِيهَا قَبْرٌ وَلَا عَصَا مَمَاتٍ قَالَ فَكُنَّا كَمَا يَكُونُ
قَوْلُهُمْ فِي تَوْبَتِهِ وَبُرْدٍ حَبْرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ جُئْتُكَ
وَلَكِنَّهُمْ مَرَدُّوهُ وَلَمْ يَكُونُوا يَفْقَهُونَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں کفنایا۔ اس باب
میں حضرت حماد بن اسحاق، عبد اللہ بن شفلہ اور ابن
عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے
میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا روایت زیادہ صحیح ہے
اکثر صحابہ کرام اللہ و دیگر ملکہ کرام کا اسی پر عمل ہے مثلاً
ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن
دیا جائے ایک قمیض اور دو لفافے یا تین لفافے۔
اگر وہ کپڑے نہ ہیں تو ایک بھی کافی ہے۔ وہ کپڑے
بھی کفایت کرتے ہیں۔ اور اگر تین کپڑے ہر یکسے
زیادہ بہتر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم
اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں
حضرت کہ پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَابُ ۶۹۹ النَّبِيُّ
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيَالٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ كُنْ حَبْرَةً ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً لَمْ يَكُنْ فِيهَا
فِي تَوْبَةٍ وَلَا مَمَاتٍ كُنْ فِي الْبَابِ عَنْ عِيَالٍ وَابْنِ عِيَالٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيَالٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عِيَالٌ
كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَيَاتُ ثَلَاثَةً
وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَصَحُّ الْأَحَادِيثِ وَابْنُ عِيَالٍ
فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ
عَلَى هَذَا أَحَدٌ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَنَاعِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدِيْرُهُمْ وَقَالَ
سُفْيَانُ ثَوْرِيُّ يُكْفَنُ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ أَكْفَافٍ
إِنْ شِئْتَ فِي كَمِيْزٍ وَفُلَا قَمِيْزٍ قَرَأَ وَشِئْتَ فِي
ثَلَاثٍ نَعْلَانِ وَبُجْرِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَمْ يَجْعَلُوا
فِي ثَوْبِي وَاشْتَرَا بِبُجْرِي وَالثَّلَاثَةُ يَمْنَانٌ وَجَنَفٌ
أَحَبُّ إِلَيْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْبِي وَاحِدٌ وَاسْمُهُ

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّارِ -

بَاب ۶۸ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ كَأَهْلِ
الْمَدِينَةِ -

۹۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَتَيْمِيُّ بْنُ حُجْرٍ
قَالَا سَمِعْنَا مِنْ عَجِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ
جَعْفَرُ قَالَ أَلَيْسَ صَلَوَى اللَّهِ عَلَيْكَ وَتَسْلَمُ رَأْسُكَ
كَأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا
يُشْرِي لَهُمْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ
كَفَرُكَ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلِيمَةِ يَتَوَبَّعُونَ رُجُوعَهُ
إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَتَوَبَّعُونَ بِشَرِّهِمْ بِالْمُصِيبَةِ
وَقَوْلِهِ لَأَفِيضَنَّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ
سَائِرَةَ وَهُوَ يَتَوَبَّعُ عَنْهُ ابْنُ جَرَّاجٍ -

بَاب ۶۹ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنْ ضَرْبِ الْخُذُلِ
وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ -

۹۸۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَتَيْمِيُّ بْنُ حُجْرٍ
سَمِعُوا مِنْ سَمِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي كُبَيْدُ بْنُ الْأَيَّامِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْأَشَجِّ قَالَ أَلَيْسَ عَلَيْكَ وَتَسْلَمُ قَالَ كَيْسُ بْنُ
مَنْزُورٍ الْجُيُوبُ وَضَرْبُ الْخُذُلِ وَضَرْبُ الْخُذُلِ
أَلَيْسَ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ

بَاب ۷۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوَاحِ -

۹۸۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَتَيْمِيُّ بْنُ حُجْرٍ
وَمَرْثَانُ بْنُ مَرْثَانٍ وَتَيْمِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ
سَمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قَالٍ قَالَ مَا تَرَجَّلَ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ كَرَاهِيَةُ

اہل بیت کے لیے کھانا پکانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت
یونس جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر ان کو رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اہل بیت کے لیے کھانا پکاؤ
کیونکہ انہیں ایک آگے ملے حادثہ نے دکھانے پکانے سے
روک رکھا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے
یعنی علماء اسے مستحب گردانتے ہیں کہ بیت کے گھر والوں کے
پس کہ عزیز بھی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں شمول ہوتے
ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس کے قائل ہیں جعفر بن
خالد سے مروا بن سائد میں۔ وہ ثقہ ہیں اور ابن جریر نے
اس سے روایات لائی ہیں۔

مصیبت کے وقت رخسار پینا اور گریبان
پھاڑنا منع ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گریبان
چاک کیا اور رخسار پیٹے اور جاہلیت کی پکار پکارتا رہا
میں مجھ سے شرم۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

ممانعت لوصہ

علی بن ربیعہ اموی سے روایت ہے قرظہ بن کعب
نای ایک انصاری فوت ہوئے قرآن پر وصہ کیا
گیا۔ پس حضرت میمون بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف
لے گئے۔ منبر پر جلوہ گر ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی

كُتِبَ فَيَسِّرْ عَلَيْهِمْ الْحُجَّةَ الْمُبِيحَةَ مِنْ شَعْبَةٍ قَصَصَهُ
الْمُبَشِّرُ قَعْدَةُ اللَّهِ وَأَتَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ
النَّوْجِ فِي لِسَانِكُمْ مَا إِنْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ رَيْسٍ عَلَيْهِ عَذَابٌ
مَّا يَشِيعُ عَلَيْهِ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي
مُؤَيْسٍ وَذَيْبِ بْنِ عَصِيْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ
بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي وَاقِدٍ عَطِيَّةً وَسَمُرَةَ دَاوُدَ بْنِ
الْأَشْعَثِيِّ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ الْمُطَيْرِ لَا يَنْتِ
شُعْبَةُ حَدِيثُ كَرِيْبٍ حَسَنٌ صَوِيْبٌ

حدیث بیان کر کے فریاد نہ توعد کی اسلام میں کیا
تحقیق ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فریاد جس پر نہ کر گیا وہ (مذہب کے)
ختم ہونے تک مذاہب میں بتا رہا ہے سال باب میں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابوسری، اقیس بن عامر، ابوہریرہ، جنادہ بن
مالک، انس، ام عطیہ، سمروہ اور ابومالک اشجری رضی
اللہ عنہم سے صحاح روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی
سراستہ میں۔ حدیث شہر غریب حسن صحیح
ہے۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ تَائِبٍ عَنْ
كَاشِبَةٍ وَالْمُسَوْدُذِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بِنْتِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِي الرَّسَيْعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبَرْتُ أُصْبِيَّ مِنْ
أَعْيَا كَهْلِي لَن يَدْعُنِي النَّاسُ الْيَتَامَى وَ
الطُّغْيَانُ فِي الْاَحْتِبَابِ وَالْعَدُوُّ أَجْرَبُ بِصِيْرٍ
كَأَجْرَبِكُمْ مَا لَمْ يَغِيْبْ مِنْ أَجْرِبِ الْبَعِيْزِ لَا قَوْلَ
وَالَا قَوْلًا مُطَيَّرًا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيْنٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں چار
باتیں دودھ جالیست کی یادگار ہیں لوگ انہیں ہرگز نہیں چھڑکی
گئے (۱) نوحہ کرنا۔ (۲) حسب و نسب میں طعن کرنا (۳)۔
چھرت چلت کر ایک اونٹ کو غارشش ہونڈا اس
سے (۴) مراد ٹھنڈا کر ہو گئی لیکن پہلے اونٹ کو کس نے
غارشش بنایا۔ (۵) اور تاروں کو بارشش کا ذریعہ سمجھنا کہ
ہمیں غاں کا سسے کے ذریعے بارشش دی گئی۔ امام ترمذی
سراستہ میں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۹۸۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَنِ
الْمَيْتِ

میت پر رونے کی ممانعت

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ تَائِبٌ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَصِيْبٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ
الرُّهْبِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْاَعْقَابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَيْتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَفِي

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے
خاندان والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا
جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عمران بن
حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

لے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔ میرر ملا کے مذہب کے مطابق نوحہ کے سبب اس میت کو عذاب ہوتا ہے میں نے ذمہ
کا دیت کیا ہر ہذا مذہب نفاذ دیت پر اسے عذاب ہوا۔ لیکن میں نے سنا کیا یا اس کے گھر والوں نے از خود نوحہ کیا تو اسے عذاب نہیں
ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے ایک کا برجمود دوسرے پر نہیں والا جا کہہ مرگات و ص (حرم)

الْبَابُ عَشْرٌ أَيْ خَمْسُ وَخَمْسُونَ مِنْ بَنِي حَضْرَةَ عَلِيٍّ
أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنِ وَحُجْرَةَ
وَقَدْ تَرَكْنَا قَوْمَهُنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْبُكَاءُ عَلَى
النِّسْبَةِ قَالُوا أَلَيْسَتْ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ
وَلَا هَذَا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ ابْنُ الْبُكَاءِ
أَنْجَرَانُ كَانَ يَمُوتُ فِي حَبْرَةِ أَنْجَرَانِ
عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ -

٩٩- حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ
أَبِي مَوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
إِنَّمَا مَوْسَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ
يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ قَدْ جُزِيَ عَنْهُ أَثَرُ الْخَلْقِ إِلَّا
إِلَّا وَجَلَ بِهِ مَلَكَانِ يُلْقِيَانِ فِيهِ أَهْكَذَا كُنْتَ
فَكَانَ أَبُو عَيْنِي هَذَا أَحَدِيَّتًا حَسَنَةً حَرِيصَةً

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى
الْمَيِّتِ -

٩٩١- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بِنْتُ مَالِكٍ وَشَالِمَةُ
ابْنُ مُنْذَرٍ الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو
وَأَبْنِ حَزْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ
أَنَّهَا سَمِعَتْ هَارِثَةَ وَكَرَّكَ بْنَ ابْنِ عَمْرٍ يَقُولُ
لَنَا الْمَيْمَنَةُ لِعَذَابٍ يُعَذِّبُ الْبُحَارَ الَّتِي تَقَاتِلُ مَارِثَةَ
عَفْرَةَ اللَّهِ لَا فِي عَهْدِ الرَّحْمَنِ أَمَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُذِّبْ
وَلَيْكُنْهُ لَيْسَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّهَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِ دُؤَيْبِ بْنِ عَيْمَى
فَقَالَ إِنَّمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا وَإِنَّمَا لَعَذَابُ فِي
قُبْرِهَا قَالَ ابْنُ عَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -
٩٩٢- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بِنْتُ مَالِكٍ وَابْنُ عَمْرٍ

وَقَدْ شَهِدْنَا بِحَبْلِهِ نَاعِيَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُحَلِّي

امام کرندی فرماتے ہیں کہ حدیث عمر ابن الخطابؓ یہ ہے یعنی
 حمد نے میت پر رونے کو مکروہ خیال کیا اور کہا کہ میت
 پر ان کے گھر والوں کے رونے کے سبب خراب
 ہوتا ہے۔ ان حملہ کرنے والی حدیث سے استدلال کیا
 ہے جس پر ہانک فرماتے ہیں اگر مرنے والا اپنی زندگی میں
 ان کو رونے سے منع کر دے تو بھیجے یا دے کہ اسے
 ان کے رونے کا وجہ سے خراب نہیں ہوگا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد مالا
ملا ہے اور اس پر دستے والا کھڑا ہو کر بیٹھا ہے۔ اسے
میرے پتلا اے میرے مردان یا اسی قسم کے کوئی انسان لفظ
کتاب آئی پر دفرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے
سینے میں لکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا تو ایسا ہی تھا! ام
تو نہی (ماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن و مرسل ہے۔

میت پر رونے کی اجازت

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماسخے ذکر کیا گیا کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میت کو زندہ
آدمی کے رونے کی وجہ سے مذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ! ابو عبد الرحمن
بحرِ بقشہؓ۔ انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔ لیکن وہ بھول گئے
یا اس سے غلطی سرزد ہوئی (واقعہ یہ ہے کہ) نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو دو یہ کے پاس سے گزرے
جس پر لوگ مد رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ اس پر
مد رہے ہیں اور اسے قبر میں مذاب ہو رہا ہے۔ اہم
حدیث فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْبَيْتُ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَتْ عَائِشَةُ يَرْحُمُهُ اللَّهُ لَعَنَ يَكْذِبُ ذَلِكَ
وَمَعَهَا قَالَتْ لَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْبَيْتَ لَيُعَذِّبُ
وَأَنَّ أَهْلَهُ لَيُعَذِّبُ عَلَيْهِ وَفِي الْكِتَابِ عَمْرُو بْنُ
حَبَابٍ وَكَرْطَةُ بْنُ كَعْبٍ وَآدِي هُرَيْرَةُ وَابْنُ
مُثَوَّبٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَرُؤْنُ حَبِيبِ
عَائِشَةَ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَقَدْ رَوَى مِنْ بَعْدِهِ
وَجْهٌ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
إِلَى هَذَا وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَى هُودُ ۖ إِنَّكَ ذِكْرٌ

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكَمٍ كَرِيمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ أَبِي كَبِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ أَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْ عَدُوِّهِ
ابْنِ عَدِيٍّ فَأَلْفَنَ بِهِ إِلَى أَبِيهِ ثُمَّ هَيَّجَ وَجَدًا
يَجُودُ بِغِيْهِ فَأَحَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَمَعَهُ فِي جَبْرِهْ فَكَانَ لَهُ عَهْدُ الرَّحْمَنِ
أَتَيْتَنِي أَوْ لَمْ تَكُنْ نَهَيْتُ عَنْ بُحْكِهِ قَالَ
لَا وَلَاحِكُ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ
فَارْجَحُ صَوْتُ عَدُوِّ مَيْمَنَةٍ خَشْيَ وَجْهَهُ وَصَوْتُ
جَبْرِ ۖ وَرَأَيْتُ سَيْطَانًا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامُ كَثَرٍ
مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو عَالِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ
مَنْبُجٍ وَرَسْحَنُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَمْدُ بْنُ خِلَافٍ
قَالُوا نَا سَيِّدَانِ بْنِ خَيْفَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَلْبٍ
عَنِ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت کراں کے گھر
والوں کے مدد سے کیا دیر سے۔ مطلب ہوتا ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے راستا فرمایا اللہ تعالیٰ امین عمر پر رحم
فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا لیکن ان سے خطاب ہوئی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ یودی کے بارے میں
فرمایا تھا کہ بیت کر خطاب ہر ماہ ہے۔ اور اگر وہ اس پر
سورہ ہے میں اس باب میں حضرت ابن عباس، ترخہ بن ملک
ابو ہریرہ، ابن مسعود، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات سنیں ہیں مسلم ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن
یک ہے اس حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی
مرد کہتے ہیں ملکہ کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے اس
آیت کی تفسیر کہ ہے۔ مَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا
بوجھ نہیں اٹھا سکتا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوالحنفہ رحمہ اللہ کا یہ مسلک ہے
حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ہاتھ
پکڑا اپنے صاحبزادے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے
گئے وہ حالت نماز میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گرد
میں اٹھایا اور مدنے کے محو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! آپ مدنے میں کیا اچھ مدنے سے منع نہیں فرمایا، انہی
کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مدنے سے منع نہیں کیا بلکہ میری زندگی اور
مازوں کے دوا والوں سے منع کیلئے ایک توحیدیت کے وقت کی ادارہ
جب میرا زمانہ چلے گا یہاں تک کہ ہلے۔ اور میری شیطاں کے سر
اک حدیث میں اس سے زیادہ نکاح ہے۔ ام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے

جنازہ کے آگے آگے جانا

حضرت مسلم اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے جنازہ
کے آگے آگے چلتے دیکھا۔

التَّيَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ التَّيَّيُّ
أَمَّا الْجَنَازَةُ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَشْأَبِ بْنِ
حَكِيمٍ -

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَرْبَاءِ يُونُسُ بْنُ بُرَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ تَيْمِ بْنِ
قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعِي
أَمَّا الْجَنَازَةُ كَرِيحًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُكْمَانُ وَسَالِبُ بْنُ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ أَخْطَأَ
فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَأَيْتُ يَرْوِي هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ التَّيَّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُكْمَانُ كَرِيحًا وَأَمَّا
الْجَنَازَةُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي مَا يَرْوِي عَنْ آبَائِهِ
كَانَ يَتَّبِعُ أَمَّا الْجَنَازَةُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ وَ
هَذَا أَصَحُّ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَّيِّ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نَا وَهْبُ
ابْنُ خَيْرٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
الْأَوْثَمِ بْنِ أَبِي مَرْجَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
مَا لَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ
التَّيَّيَّ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْعَجِيبِ
كَانَ كَانَ خَيْرًا عَجَبْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَ كَرِيحًا فَفَدَا
يَقُولُ إِذَا هَذَا النَّارُ الْعَمَاءُ وَكَأَنَّ مَسْجُودًا مَدَّ يَدَيْهِ
لَيْسَ رُؤُوسًا عَنْ تَقْدِيرِهَا قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ
لَا يُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَا عَنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَضَعُفُ
عَنْ يُونُسَ ابْنِ مَرْجَانٍ هَذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ
الْحَدِيثُ عَنْ قَالَ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَنْقُلُ يَتَّبِعُ مِنْ أَبِي
مَا جَاءَ هَذَا فَقَالَ هَذَا طَرَفٌ فَحَدَّثَنَا وَقَدْ هَبَ

ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک
جنازے کے آگے آگے جانا افضل ہے۔ امام شافعی اور
امام احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور
حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جنازہ کے آگے آگے
تشریف لے جایا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے
میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں غلط واقع
ہوا ہے۔ اور یہ حدیث بواسطہ یونس، الزہری سے
مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے آگے جایا کرتے تھے
زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت امام سنن بتایا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما بھی جنازہ کے آگے آگے جایا کرتے تھے امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت صحیح

جنازہ کے پیچھے چلنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے پیچھے چلنے کے
بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جلدی چلو اگر وہ اچھا
ہے تو تم نے نیکی کی طرف جلدی کی اور اگر وہ برا ہے تو اہل
جہنم ہی دور کیے جاتے ہیں۔ جنازہ کے پیچھے چلنا مالک سے
جنازہ پیروں کی نہیں کرتا جنازہ سے آگے بڑھنے سے کہیں کڑی اجر
نیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرث اسی طریق سے مروی
ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ ابوبکر کی اس
روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری
نے بواسطہ حمید بن ابی حنیفہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے
اسی برآمد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک
پرندہ ہے جو اٹھا اور ہم سے حدیث بیان کر گیا۔ بعض

صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ترمذی اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ ابو جابر بھی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں منقول ہیں یعنی امام بن تیم اللہ تقریریں۔ ان کی گنت ابوحارث ہے ان کو بھی جابر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یحییٰ جابر بھی۔ یہ کرتی ہیں۔ شعبہ سفیان ترمذی، ابواحوص اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ نے اس سے روایت کی ہے۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مکان میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو سوار ہو کر فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ سے کیا نہیں پائی کہ اللہ کے فرشتے بدلیں چلیں۔ اور تم جاؤ اور ان کی بیٹھوں پر سوار ہو۔ اس باب میں حضرت سفیر بن شعبہ اور جابر بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان وقرنا بھی مرکب ہے۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ابن دھراح کے جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اللہ عزوجل انہیں سے قدم رکھتے ہوئے دوڑ رہا تھا اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دھراح کے جنازہ میں پیادل

بعض اہل البیہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکثیر یسر علی هذا قد آوا ان المشی خلقها افضل و بہ یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما جلی تبجل مجہول و کہ حید یکنار عین ابن مسعود و یحییٰ و ما یمنی تیم اللہ ثقتی انما الحدیث فیقال لہ یحییٰ الجار و یقال لہ یحییٰ الجار اللہا و هو کوفی منی لہ شجہ و مستفاد الثوبان و ابواحوص و سفیان بن عیینہ۔

باب ۶۸ ما جاء في كراهية الركوب خلف الجنائز۔

۹۹۹۔ حدثنا عثمان بن عيسى و يحيى بن زكريا عن يونس بن أبي عمير عن سفيان بن عيينة عن عمار بن محمد عن ابي عبد الله عليه السلام قال سئل عن الرجل يركب خلف الجنائز فقال لا بأس بذلك فقال لا بأس به ان سلك حكمة الله على آفة امره و انهم على ظهور الدواب و في ابي عن النعمان بن شعبة و جابر بن سمرة قال لا بأس مني حيد و ثوبان قد روي عنه مؤمرا۔

باب ۶۸ ما جاء في الرخصة في ذلك۔

۱۰۰۰۔ حدثنا الحسن بن علي بن فضال ما أوردنا من حديث عن سفيان بن عيينة قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم في جنازة ابن الدخاج و هو على فرس له يسنى و نحن حوله و هو يوقع يده۔ ۱۰۰۱۔ حدثنا عبد الله بن العبدان الجاشيقي قال روي عن جابر بن سمرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لے گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لے گئے۔

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ جلدی لے جاؤ اور اگر وہ نیک ہے تو اسے اچھے کھڑے پر چڑھے اور اگر برا ہے تو اسے گھٹے سے اُتار دو گئے۔ اس باب میں حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے۔

أحد کے شہداء اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُمیر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ (ان کا حق) پر تشریف لاکر گھوڑے پر سوار ہوئے اور انہیں منہ کیا ہوا دیکھ کر فرمایا اگر حضرت صفیہ کے غمگین ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ حتیٰ کہ ہر کھانے والے جھوٹی کھا لیتی۔ پھر تیامت کے دن یہ ان کے میٹوں سے اٹھائے جاتے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے ایک کبل چٹکی کر اس میں انہیں کھانا اگر اسے سر کی طرف کھینچا جاتا تو پاؤں لگے ہر جاتے۔ اور پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر پر ہنہ ہوتا۔ راوی فرماتے ہیں۔ (اس دن) خند کی تعداد چھ گنتی اور کپڑے کم ہر شخص پر ایک کپڑے میں ایک دھار دین تک کو کفن یا گیا پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے جاتے کہ ان میں کوئی نیکہ نہ تھیں پڑھا ہوا ہے پھر اسے قبر کی طرف آگے کر دیتے تب تک فرشتے

اتَّبَعُوا جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَا يَشَاءُ وَرَجَعُوا عَلَى قُرْبَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّسْمِ بِالْجَنَازَةِ۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا ابْنُ عِيْسَى عَنْ الرَّهْزِيِّ سَمِعَ سَيِّدَ بْنَ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ بِهِ الْبَقِيَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُهَا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَلَّكَ خَيْرًا تَقْتَضِيهِمَا الْبُؤْسُ وَإِنْ تَلَّكَ شَرًّا تَقْضِيهِمَا عَنْ يَدَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ رِيفَةَ بَنِي تَمِيمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ أَحَدٍ وَذِكْرِ حِمْرَةٍ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرَّةٍ يَوْمَ أُحُدٍ لَمَّا قُتِلَ عَلَيْهِ قَوْمًا قَدْ شِئِلَ بِهِ تَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَبِيَّةً فِي نَفْسِهَا لَمْ تَكُنْ حَقًّا نَا كَلِمَةً الْغَارِيَّةَ حَتَّى يُخَشَّرَ يَوْمَ الْكَيْفِيَّةِ مِنْ مُلْكِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِصَبْرَةٍ فَكَفَّهَ ذَنْبًا فَكَفَّتْ رَدًّا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ يَدَاتِ بَجَلَاءٍ وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ يَدَا رَأْسِهِ قَالَ فَكُفِّرَا الْقَتْلَ وَقَتْلَ الْبِشَابِ قَالَ فَكُفِّرَا الرَّجُلَ وَالرَّجُلَانِ وَالشَّكَّةَ فِي الشَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَدُ قَتْلٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ أَمَّا قَوْمُنَا فَيَقْدِمُهُمْ أَمْ أَلَيْبُكَ قَالَ قَدْ قَتَلْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقْرُبُونَ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَرِيبٍ لَا تَرْوُهُ مِنْ حَدِيثِ آكِي
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ -

باب ۹۹۱ آخر

۱۰۰۴... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَحْنُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ آكِيٍّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ
الْمُوتِينَ وَيَسْتَسْئِلُ لِبَنَاتِهِ قَرْنَتَيْ الْيَمَامَةِ
وَيُجِيبُ دَسْمَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَمُرُّ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ
عَلَى حِمَارٍ فَظَهَرَ بِجَنْبِ مَنْ لَيْفَ حَكِيدٍ كَأَنَّ
لَيْفَ قَالَ أَبُو جَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا تَرْوُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ آكِيٍّ وَمُسْلِمٌ الْأَعْمَرِيُّ
يُضَعِّفُ وَهُوَ مُسْلِمٌ بْنُ كَيْسَانَ الْبَلَدِيُّ -

باب ۹۹۲

۱۰۰۵... حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيبٍ نَحْنُ أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَتَ يَمُوتَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُتْلُكُمَا فِي قَوْمٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا
كُنَيْتُهُ قَالَ مَا بَقِيَ اللَّهُ يَتِيًّا إِلَّا فِي التَّوَضُّعِ
الَّذِي يُجِبُّ أَنْ يُدْفَنَ رِجْلُهُ قَدْفَتُهُ فِي مَوْضِعٍ
فَرَأَيْتُهُ قَالَ أَبُو جَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ رِيبٍ وَحَدَّثَ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ يَضَعُفُ مِنْ قَبْلِ
يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ خَيْرِ قَبِيحٍ
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

یہاں اہل اللہ علیہ السلام نے ان کو نماز جنازہ پڑھنے میں روک دیا اور ان کی طرف سے
یہ حدیث اس میں نزدیک ہم ان کو صرف اسی طریق سے پہنچاتے ہیں۔

جنازہ حاضر ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ربیع کی عیادت فرماتے جنازہ میں تشریف
لے جاتے۔ (تراجم) اگر کسی پر سوار ہوتے تھے ان کی پیادہ
جواب دیتے جگت بڑھتا کہ دن آپ کو سے پر سوار تھے
جس کی کام بھی کمر کی چھل کی تھی اور پالان بھی کمر کی چھال
سے تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف
جنازہ مسلم اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت
سے پہنچاتے ہیں مسلم بن احمد سے مراد مسلم بن کیسان طائی
ہے اللہ وہ ضعیف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے حال پر آپ کے دفن کرنے کی اقلات
ہر آنحضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے کہ میں ابھی تک نہیں بھول
آپ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر شے کی روح اس مقام پر جمع کرتا
ہے جہاں اسے دفن کیا ہے پس ہم نے پناہ صحابہ کو اس کے آپ
کی آپ کی آرام گاہ میں دفن کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث طریح ہے۔ عبدالرحمن بن ابوبکر کی حفاظت کے اعتبار
سے ضعیف ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کیا
ہے۔

۱۰۰۶... احادیث کے نزدیک شہداء کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور اہل انصاریہ نماز جنازہ پڑھی۔ (مترجم)

مرنے والے کی یاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے مردوں
 کی جھوٹیاں یاد کرو اور ان کی برائی سے رک جاؤ۔
 امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضرب ہے۔ میں
 نے امام بخاری و عمر اللہ سے سنا۔ فرماتے ہیں عمران
 بن انس کی منکر الحدیث ہے۔ بعض ماہروں نے اسے
 بلا سطر مطا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔
 عمران بن انس معمری، عمران بن انس کی تائید
 قائم ہے۔

جنازہ رکنے سے پہلے بیٹھا

حضرت عباد بن مسامت رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے
 ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اسے قبر میں نہ
 رکھ دیا جاتا آپ نہ بیٹھتے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی
 عالم آیا تو اس نے بتایا اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
 ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ کثیف
 درا جو گئے اور جسر آیا۔ ان کی مخالفت
 کر دی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضرب ہے۔ بشر
 بن صالح حدیث میں قوی نہیں۔

محببت پر صبر کی فضیلت

حضرت ابوستان فرماتے ہیں: میں نے اپنے
 لڑکے سنان کو دفن کیا اس وقت ابو طلحہ غلامی قبر
 کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے جب میں باہر آنے لگا
 تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے انسان!

باب ۶۹۱: الآخر

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَ مُعَاوِيَةُ بْنُ جَبْرِ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ كَيْسٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي
 جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِذَا كُفِّتَ مَعَايِينَ مَوْتًا كُفِّتَ وَكُفِّتَ عَنْ مَوْتِهِمْ
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ سَمِعْتُ
 مُحَمَّدًا يَقُولُ يَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْكَلْبِيِّ مَنْ كَفَّرَ
 الْقَوِيَّةَ وَرَأَى يَفْضُلُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 قُحَيْبٍ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَصَفِيٍّ قَالَتْ مَا قَدَّ مَرِيتُ
 عُمَرَ بْنَ أَبِي الْكَلْبِيِّ الْكَلْبِيِّ.

باب ۶۹۲: مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوَضَّعَ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ نَ صَفَرُ بْنُ
 جَعْفَرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبَّانَ
 أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَدِّهِ
 ابْنِ الْقَبَابِيتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّيَعَهُ الْجَنَازَةُ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى
 تُرَوَّعَ فِي الدُّخَانِ فَعَوْضَ لَهُ جَبْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ
 الْقُشَيْرِيُّ يَا مُحَمَّدُ فَهَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلَدِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
 هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبَشِيرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِأَقْوَمَ
 فِي الْحَدِيثِ.

باب ۶۹۳: فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسِبَ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ قُسَيْبٍ نَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَدَّادِ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي وَثَّانٍ قَالَ دَفَنْتُ
 بَنِي سُبَّانَ وَأَبُو طَلْحَةَ الْعَوَزِيُّ جُلَسَ عَلَى
 كَتِفِي الْقَبْرِ فَلَمَّا أَسَدَتْ الْحُفْرَةَ أَخَذَ يَبْدُو

فرماتے ہیں۔ نہ میں، نہ میری، نہ تم کی روایت حسن صحیح ہے۔
بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا یہی مسلک
ہے کہ جنازہ کا پانچ بجیر میں ہیں۔ امام احمد اور
اسحاق فرماتے ہیں اگر امام جنازہ پر پانچ بجیر میں کہے
تو اس کی اتباع کی جائے۔

جنازہ میں کیا پڑھا جائے

ابراہیم شہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ۔
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعائیہ
کلمات پڑھتے تھے یہ اسے اللہ اہم اسے اللہ اہم مردوں
عالم غائب، چھوٹے، بڑے، مردوں اور عورتوں سب کو بخش
مستحق بخشنے لڑا کرتے ہیں۔ بخیر سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس طرح بیان کیا۔
البتہ اس میں یہ الفاظ نہ ہے یہ اسے اللہ اہم میں سے چھوڑ دے کہے
اسے اسلام پر زندہ رکھو اور مجھے صحت دے اسے ایسا
پر صحت دے۔ ابویاب میں حضرت عبدالرحمن بن حوف، عائشہ
اور قتادہ عباد بن حوف بن ملک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابراہیم کے والد کا روایت حسن
صحیح ہے بشام و تروانی اور میں یہ ایک نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن
ابی کثیر اور بواسطہ بن عبد الرحمن بن ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
مگر بن حوف نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت روایت کی مگر بن حوف کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ مکرر
سب روایات یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

لَا تَجْعَلْنِي حَيَاتِي حَيَاتِي رَيْدِيْنَ اَرْفَعُ حَيَاتِي حَسَنَ
صَحِيحٌ فَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْوَلَمَةِ لِيْ هَذَا مِنْ
اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
وَأَمَّا التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ غَيْرًا وَقَدْ اَحْمَدُ
اِسْنَهُ اِذَا كُنِيَ لِمَا رَوَى النَّجَازَةُ غَيْرًا وَانَّهُ
يُكْتَبُ الْاَمَامُ.

بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْيَتِي

۱۰۱۱۔ اَحَدُنَا عَلِيٌّ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ وَقَدْ بَدَا لَنَا
الْاَقْدَاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ رَوَى
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمَيِّتِنَا وَهَيِّئْ لَنَا وَهَيِّئْ لَنَا
مَقَرَّ حَيَاتِنَا وَمَقَرَّ مَوْتِنَا وَانْتَ مَا قَالَ يَحْيَى
وَحَدَّثَنَا اِبْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ ذَرَاةٍ
لِيْكَ الْفَقْرُ مِنْ اَحِبَّتِهِ مَا فَاتِيْهِ عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَقَّيْتَهُ وَمَا مَرَّقَهُ عَلَى الْاِيْمَانِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْبَدٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ اُنْزِلُ
بِعَيْنِي حَدِيْثَ وَابِلِ اَبِيْ بُرْهَانٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
كَوْثَرُهُ وَرَوَى هِشَامُ الدَّسْتَقَرِيُّ وَبَعِيْهُ
الْبَصَارِيُّ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ
عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ وَرَافَى عِزَّةً بَنَتْ
عَمَّارًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا
عَلِيٌّ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ رُبَيْعَةَ
بِعَيْنِي حَدِيْثٌ يَحْيَى -

۱۰۱۲۔ وَرَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابواسطوخمڑی بن ابی کثیر اور عبد اللہ بن ابی قتادہ حضرت

قَالَ إِنَّهُ مِنَ الشَّعْبِ أَوْ مِنْ تَمِيمِ الشَّعْبِ قَالَ
أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا يَجْعَلُ بَعْضَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَجْعَلُونَ كَمَا
يَقُولُ بِنَايَةِ الْكِتَابِ تَعَدُّ الْكُثْرَةَ الْكَافَّةً
وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَدَاوُدَ
أَهْلِي الْإِسْلَامِ لَا يَشْرَعُ فِي الصَّلَاةِ
عَنِ الْجَنَابِ سَرَعًا إِنَّمَا هُوَ الشَّاءُ عَلَى
اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالدُّعَاءُ يَلْبِثُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ
مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ

یا الزبیدی تمکیل سنت سے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے
علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سرفہ فاقہ
کا ذکر صاف کرتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور
اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء
فرماتے ہیں۔ غار جنازہ میں اسے نہ پڑھا جائے
کیونکہ یہ (جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثنا، بارگاہ رسالت
کتاب میں بدیر و درود اور بیت کے لیے رحا (پرستش)
ہے۔
سفین ثوری وغیرہ اور اہل کوفہ اسی بات کے
قائل ہیں۔

باب ۶۹۹ کيف الصلوة على النبی و الشفاعة له

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو عِيْسَى بْنُ سُبَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيِّ
قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ حَبِيبٍ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ
فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْهَا جَزَاءُ أَجْرَةِ أَجْرَةِ النَّبِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صَلَوَاتٍ فَقَدْ أَفْجَبَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآبِ حَبِيبَةَ وَآبِ هُرَيْرَةَ
وَمَيْمُونَةَ مَدِيرِ الْيَمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ هَكَذَا سَدَّكَ حَبِيبٌ أَحَدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ
وَدَاوُدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى
هَذَا الْحَدِيثُ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدَ وَمَالِكِ بْنِ
حَبِيبَةَ رَجُلًا وَفِي وَابْنِهِ هُوَ لَا يَأْتِيهِمْ عِنْدَنَا
۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَمْرٍَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ

مرثد بن عبد اللہ بصری سے روایت ہے کہ مالک بن
بکر جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے اور رکوع کرتے تو
انہیں تین صفوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں پر تین صفوں کے نماز
پڑھی۔ اس کی بخشش واجب ہوگئی۔ اس کا باب میں
حضرت عائشہ ام حبیب، ابو ہریرہ اور ام المؤمنین
سمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث مالک بن بکر صحیح
بہر متعدد راویوں نے اسے محمد بن اسحق سے یہی
روایت کیا ہے۔ ابو ہریرہ بن مسعود نے حدیث محمد بن
اسحق سے روایت کی۔ لیکن مرثد اور مالک بن بکر
کے حدیث ایک اور شخص کا واسطہ نہ کر کیا۔ چنانچہ
نزدیک ان حضرات کی روایت زیادہ صحیح
ہے۔

حضرت عبد اللہ بن یزید (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

کے فضائل ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان میت پر مسلمانوں کی جماعت نمازہ جنازہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں "سزا اس سے ناسخ" کے الفاظ موقوف ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے موقوف رکھا مرفوع نہیں بیان کیا۔

طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے اور (میت کی) دفنانے سے منع فرمایا۔ طلوع آفتاب کے وقت جب تک کہ بلند نہ ہو جائے دوپہر کے وقت۔ حتیٰ کہ سورج ڈال جاوے اور غروب کے وقت جب تک کہ لپری طلع غروب نہ جائے تاہم ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر محدث کرام کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک ان ساطت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ ہمیں ان اوقات میں مردوں کو دفنانے سے منع فرمایا: کا مطلب (مجھ) نمازہ جنازہ پڑھنا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک بھی ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان

التَّائِيْنِ عَنْ أَيُّوبَ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَارِسُوعِ بْنِ زَيْدٍ وَهَيْمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَبِيلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ وَصَيْحٍ كَانَ يَعْلَمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْعَثُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَقْبَلًا عَلَيْهِ أَمَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَلْعَنُوا أَنْ يَكُونُوا بِأَيِّ قَبْرِ شَعْمُو لَهُ إِلَّا شَفَعُوهُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُدَيْجٍ حَدَّثَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ وَقَدْ أَوْفَقَهُ بَعْضُهُمْ وَنَفَرِيْعُهُ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

۱۰۱۸. حَلَلْنَا مَا دَنَا ذِكْرُهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ سَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْيَهِجِي قَالَ تِلْكَ سَاعَاتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نَقْرَأَ الْقُرْآنَ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِ مَنْ تَنَا وَبَيْنَ كَلَامِ الشَّمْسِ بِأَرْعَافِهِمْ تَرْكُهُمْ وَبَيْنَ تَقَرُّبِ قَارِعِهَا تَقْرِيرُهُمْ وَحَشَى بَيْتُي وَبَيْنَ تَصَيُّفِ اللَّغْرُوبِ حَشَى تَقْرِيبِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ صَرِيحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي هَذِهِ السَّاعَاتِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنْ تَقْبُرَ فِيهِ مَنْ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ وَكَرَاهِيَةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَإِذَا انْتَصَفَتِ النَّهَارُ حَشَى تَقْرِيبِ الشَّمْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَحَشَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ

فِي السَّاعِ لَوْ تَرَكَهُ فَبَيْنَ الصَّلَاةِ.

میں نماز چارہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْاَصْدَالِ

بچوں پر نماز گزار پڑھنا

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ بْنِ يَحْيَى الْقَتَاتَانِ
كَرَامَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو
رَبِيعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
شَجَّهَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْاَكْبَرُ عَمَلُ الْجَنَّةِ وَالْمَاثِلُ حَيْثُ يَتَنَادَى
مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَ ابُو عَمْرٍو هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى اِسْرَاطِيلُ وَغَيْرُهُ
وَاَحَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ
عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ قُلُوْا يُصَلِّي عَلَى
الطِّفْلِ قَرَأَ لَمْ يَسْتَوِلْ بَعْدَ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّهٗ
خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ

حضرت یحییٰ بن آدم بن یحییٰ القاتان
رحمہما اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوار، جنازہ
کے قیامے رہے، پیادہ جیسے چاہے (اگے یا پیچھے چلے)
اور بچے پر نماز گزار پڑھی جائے، امام ترمذی فرماتے
ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسراطیل اور کئی دوسرے
محدثین نے اسے سعید بن جبیر اللہ سے روایت
کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر
عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بچے کی نماز گزارہ
پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ (پیدائش کے بعد)
آواز نہ نکالے۔ بشرطیکہ اس کا پیدل ہونا معلوم
ہو جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلَ

پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ اَبِي الزَّيْبِ عَنْ حَابِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْطِّفْلُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهِ
وَلَا يَرْتُّ وَلَا يُؤْتَرُّ حَتَّى يَسْتَهْلَ قَالَ ابُو
عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ قَدِ اضْطَرَبَ السَّامِعُ
فِيهِ كَرَاهَا لِعَضِّمَتُمْ عَنْ اَبِي الزَّيْبِ عَنْ حَابِرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَرَوَى
اَسْمَعْتُ عَنْ سَدَّادٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزَّيْبِ
عَنْ حَابِرٍ مَرَّةً وَكَانَ هَذَا اَصَحَّ مِنْ اَلْخَبَرِ
الْمَرْسُومِ وَقَدْ دَخَلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَى هَذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بچہ پیدا ہونے کے
بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز گزار نہ پڑھی جائے
خود حادث ہو گا اور نہ اس کا ترکہ قابلِ حادث ہو گا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث (کی روایت) میں
اصطراپ ہے۔ بعض روایات نے اسے بواسطہ ابوزبیر
اور جابر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا۔
اور اشعث بن سوار اور کئی دوسرے راویوں نے
اسے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ
عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ مرفوع روایت سے یہ زیادہ
صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

پھر پیدائش کے بعد جب تک نہ مرنے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ یہاں ترمذی اور امام شافعی اس کے قائل ہیں۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو ہریرہؓ، سہیل بن بیضاؤؓ) کو نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے پر امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی کا اپنا قول یہ ہے کہ مسجد میں پڑھی جائے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

ابو غالب فرماتے ہیں میرے نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہزار ایک ہزار نماز جنازہ پڑھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ان کے سرانے کی طرف کھڑے ہوتے۔ پھر ایک ترمذی حدیث کے ساتھ فرماتے کہ امام مالک نے فرمایا کہ نماز جنازہ پڑھنا ایسی چیز ہے کہ آپ چاہیں ان کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ ان پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دیکھا ہے۔ وہ مردانہ طور سے نماز جنازہ پڑھیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب آپ کھڑے ہوئے تو حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ جنازہ سے فارغ ہونے پر آپ نے فرمایا "اسے پاد کھو" اس باب میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس من ہے۔

وَقَدْ كُنَّا يَتَعَلَّى عَلَى الْيَتَامَى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ.

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُبَيْرٍ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّاهِدِيِّ عَنْ حُمَزَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ حَائِثَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَقِيٍّ فِي الْبَيْتِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا رَجَحْتُ بَعْضُ أَهْلِ الْكَلْبِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاجْتَمَعَ هَذَا الْحَدِيثُ.

بَابُ مَا جَاءَ آيِنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ.

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَيْرٍ عَنْ سَوِّدِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي عَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَقَامَ حَيَّانُ تَأْوِيهِ ثُمَّ جَاءَا بِجَنَازَةٍ أَمْرَأَةٍ مِنْ كُرَيْشٍ فَقَامَا بِهَا أَبَا حَمْرَةَ صَبِلَ عَلَيْهَا فَقَامَ رَجُلٌ وَنَظَرَ الشَّامِيُّ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ هَكَذَا آيَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ وَتَمَّ وَفِي الرَّجُلِ مَقَامُ شَرِئَةَ قَالَ فَعَمْرُ فَلَمَّا كَرَعُ قَالَ احْضَرُوا فِي الْبَابِ عَنْ سَمْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَجَّهَ

فِيهِ فَقَالَ عَنْ عَدِيبٍ عَنْ أَنَسٍ وَالتَّعِيبِيِّ عَنْ أَبِي
عَدِيبٍ فَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْوَارِثِ
ابْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُمَا جِدَّ عَنْ أَبِي عَدِيبٍ وَغَيْرِهِمَا
حَدَّثَ بِرِوَايَةٍ خُتِلَتْ فِي أَهْلِ أَبِي عَدِيبٍ هَذَا أَهْلُ
بَعْضِهِمْ إِيَّاهُ نَكَرَهُ وَيُقَالُ دَائِمٌ فَقَدْ ذَهَبَ
بَعْضُ أَهْلِ الْوَحْلِ إِلَى هَذَا فَقَدْ قَوْلُ أَحْمَدَ
بِاسْتِحْقَاقٍ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا ابْنُ لُبَابٍ وَ
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْيُنِ الْمُحَلِّبِ عَنْ
يَعْنُو اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَمْرَأَةٍ قَدِيمَةٍ
وَمَسَّهَا قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُعَلِّيُّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى
الشَّهِيدِ

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا الْكَلْبِيُّ عَنْ
ابْنِ لُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بِرِوَايَةٍ
أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مَرَّةً
فَتُنْفِىَ الْخُطْبَةُ فِي الثَّوْبِ الْخَارِجِ ثُمَّ يُنْفِىَ الْخُطْبَةُ
أَمَّا رُوَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَيْثَنِ فَأَمَّا الْوَيْثَنِيُّ فَأَمَّا
قَدَمُهُ فِي النَّحْدِ فَقَالَ أَنَّهُ شَهِيدٌ عَلَى هَذَا
يَوْمَ الْيَوْمِ وَأَمْرٌ بِهِمْ فِي ذِمَّتِهِمْ وَ
لَمْ يَهْلِكْ عَلَيْهِمْ وَكَفَرُوا فِي الْبَابِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ
حَدَّثَ عَنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْبَةَ

متحد لوگوں نے اسے بہام سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وکیع
نے بہام سے یہ حدیث روایت کی لیکن ان سے غلط واقع ہوئی
اور انہوں نے ابو غالب کو بہام سے غالب کہہ کر واسطہ
جن سعید اور کئی دوسرے روایت نے ابو غالب سے بہام کی طرح
روایت کیا۔ ان پر غالب کے نام کی اختلاف ہے بعض نے
تانیع بیان کیا اور بعض نے واقعہ کا بیان کیا اور بعض نے
امام احمد اور اسحاق بن ابی کے قائل ہیں۔

حضرت محمد بن حذاف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز
جنازہ پڑھی۔ قرآن پڑھا۔ جنازہ کے وسط میں کھڑے
ہوئے۔ امام کریم فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے شعبہ نے حسین مسلم سے اسے روایت
کیا ہے۔

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اعداء میں سے دو دو کر ایک
ایک کھڑے میں جمع فرماتے اور پڑھتے ان میں کس کو قرآن
زیادہ پڑھتے۔ جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا
تو اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن
ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے انیس فرات کے ساتھ ہی دفن
کرنے کا حکم فرمایا۔ اور نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھی یا مدہ نہ ہی
انہیں غسل دیا گیا ہے۔ ابی بربہ میں حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔
حدیث جابر بن محمد صحیح ہے۔ بواسطہ زہری حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مرفوعہ مروی ہے۔ انہی
کے واسطے سے عبد اللہ بن عبد بن ابی سعید سے بھی روایت
کی گئی ہے۔ بعض محدثین نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ابن ابی صعب عن ثنی صلی اللہ علیہ وسلم و سئل
منہ عن ذکری عن جابر و قد اختلفت اهل العلم
فی الصلوۃ علی الشہید فقال بعضهم لا یصلی
علی الشہید فقال بعضهم لا یصلی علی الشہید
فہو قول اہل التردید و فیہ یقول الشافعی و
احمد فقال بعضهم یصلی علی الشہید و اختلفوا
یحدیث الثنی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی
علی حمزہ و ہو قول الثوری و اہل التردید و
یہ یقولون اسحق۔

سے روایت کی ہے۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا
اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ
نہ پڑھی جائے۔ علماء دیگر بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور
احمد و جہا اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے
تذکرہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ان علماء میں سے
شریف سے اسناد لال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
حنوت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری
اور ابی کریم (حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی
قول ہے اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ما جاء فی الصلوۃ علی القبر

۱۰۷۵۔ حدثنا احمد بن حنبل بن مہدی نا فضیلاً نا
الطبرانی نا الثوری قال أخبرنی من رآی الشیخ
صلی اللہ علیہ وسلم و سئل عن ای قبراً یستبذ فیہ
اصحابہ فصلى علیہ فقیل کہ من استبرک فقال
ابن عثام فی الکتاب عن ابی ذریرہ و یزید
ابن ثابت قایما حمزہ و عاصم بن زید و یزید
فنادا و سئل بن حنیف قال: یوحنا بن حنیف
ابن عثام: و یزید حسن صلیہ و لعمریہ علی
هذا جمعا اکثرنا اہل العلم من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم و غیرہ و ہو قول الشافعی
و احمد و اسحق و قال یزید اہل البصر لا یصلی
علی القبر و ہو قول ما یزید بن ابی و قال
ابن المبارک: اکرنا اہل البصر و لعمریہ علیہ
صلی علی القبر و نا اہل البصر لا یصلی علی
القبر و قال احمد و اسحق یصلی علی القبر الی
شہید و لا اکثرنا صلیہ عن ابی السبکی ان ابی
صلی علیہ وسلم صلی علی قبر ام سہیل بنہ بعدہم

قبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے بارے میں
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حدیث سے شونہ ہوا اور اس نے ایک کہنے
تقریباً میں پڑھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حنفی ہندی
ذاتی اور نماز پڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا
انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس باب
میں حضرت انس، بریدہ بن ربیعہ بن ثابت، ابو ہریرہ، حارث بن
سعود، ابو قتادہ اور ابی بن حنیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
کر دی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابن عباس صحیح
سے اکثر صحابہ کرام اور دیگر محدثین کا ایک پل ہے۔ امام شافعی، احمد
ابن حنبل، امام مالک کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں: قبر پر نماز جنازہ
نہ پڑھی جائے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی حکم ہے۔ امام
ابن مبارک فرماتے ہیں: اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے تو قبر پر نماز جنازہ
تقریباً نماز پڑھی جائے۔ ابی مبارک کے نزدیک قبر پر نماز جنازہ
امام احمد اور امام مالک رحمہما اللہ فرماتے ہیں: قبر کے ایک ایک نماز پڑھنا
حدیث ہے۔ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ حدیث سعید بن جبیر
رضی اللہ عنہ سے اکثر سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سعد بن
جابر کی قبر پر ایک بار نماز پڑھی۔

۱۔ اس سے مراد ماں مستغفر ہے یا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے۔ (مترجم)

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعِيدٍ سَأَلَتْ وَالِیَّیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ قُلْتُ قَدْ رَأَيْتُكَ عَلَى مَا وَقَفْتَ مِنْهُ لِيْلِكَ شَهْرٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ -

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ ایک ماہ بعد آپ تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

✽ ✽ ✽

نجاشی کی نماز جنازہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہو گیا۔ انھوں اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت عمران فرماتے ہیں: ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں بانٹیں میں طرح میت پر باندھی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح نماز پڑھی میں طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اباباب میں حضرت ابوہریرہ اجابر بن عبد اللہ ابو سعید الخدری بن اسید جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس طرح سے غریب ہے۔ ہر تلامذہ کے اپنے چچا ابوہریرہ کے واسطے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ابوہریرہ کا نام عبد الرحمن بن عروہ ہے۔ علویہ بن عروہ میں کہا جاتا ہے۔

نماز جنازہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک تیرا اور ہر جنازہ کے پیچھے چلا دیا تک کہ دفن سے فارغ ہو تو اس کے لیے دو

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعِيدٍ سَأَلَتْ وَالِیَّیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ قُلْتُ قَدْ رَأَيْتُكَ عَلَى مَا وَقَفْتَ مِنْهُ لِيْلِكَ شَهْرٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ -

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعِيدٍ سَأَلَتْ وَالِیَّیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ قُلْتُ قَدْ رَأَيْتُكَ عَلَى مَا وَقَفْتَ مِنْهُ لِيْلِكَ شَهْرٌ -

۱۰۳۱۔ سَحَلْنَا كُنَّا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَجْعُهُ حَبِيبِي وَالْحَسَنُ
ابْنُ عَلِيٍّ أَلَمَّا رَأَى مَا كَانَا وَهَبُ بْنُ جَبْرِ بْنِ هِشَامِ
الَّذِي تَوَكَّلَ فِي عَيْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُمُ الْجَنَادَةَ تَقُومُوا
فَمَنْ يَهْجُو فَلَا يَهْجُوَنَّكَ حَتَّى تَوَضَّعَ قَالَ أَبُو
يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبِي سَعِيدٌ فِي هَذَا الْبَابِ حَدَّثَنَا
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ فِي سَحَلٍ قَالُوا مَنْ
يَكْبُرُ جَانَدَةً فَلَا يَهْجُوَنَّكَ حَتَّى تَوَضَّعَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
وَكْدَانَ رَوَى عَنْ يَحْيَى أَهْلُ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبُرُوا نَهْمُ كَارًا
يَتَعَدَّ مَوْتَ الْجَنَادَةَ وَتَقَعْدُونَ تَكُنْ أَنْ تَسْتَبِينَ
إِلَيْهِمْ الْجَنَادَةَ وَهُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ -

بَابُكَ فِي الرَّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا -

۱۰۳۲۔ سَحَلْنَا كُنَّا قَتَيْبَةَ مَا الْبَيْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَاتِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ
ابْنِ مُعَاوِذٍ عَنْ كَاتِبِهِ جُنْدُبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَهْلِكَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ كُنَّا لِقِيَامُ فِي كَبَائِرِ
حَتَّى تَوَضَّعَ فَلَا يَهْجُوَنَّكَ حَتَّى تَوَضَّعَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَقَّدَ فِي الْبَابِ فِي الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى
وَأَبْنِ عَمْرِو بْنِ قَالِ أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنٍ
وَقِيْلَهُ يَدَايَهُ أَسْرَعَهُ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ
بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَحْدُثُ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ مَخْرُجٌ
لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَادَةَ تَقُومُوا
وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ شَاءَ قَامَ قِيَامًا شَاءَ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا
يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْهُ
أَنَّهُ قَامَ مَرَّةً فَقَالَ وَهَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مایا) حبیب جنازہ (آگ) لکھ کر
کھڑے ہو کر ادا کرتے ہیں جسے جو آدمی جاناہ کے پیچھے جاسے
تو جب تک جنازہ نہ نہوایا جاسے ہرگز نہ بیٹھے امام ترمذی
فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابو سعید کا روایت حسن
صحیح ہے۔ امام احمد اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے
وہ فرماتے ہیں جناہ کے پیچھے جانے والا اس وقت
تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کی گردنوں
سے (نیچے) رکھ نہ دیا جائے۔ بعض صحابہ کرام
اور دیگر علماء کے پاس سے میں سنتوں سے کہہ رہا
ہے جنازہ سے آگے بڑھ جاتے اور جنازہ پہنچنے
سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس
کے مخالف ہیں۔

جنازہ کے لیے نہ اٹھنا

مسود بن حکم سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
ساتھ جنازہ کے رکے جانے تک اس کے پیٹ کھڑے
ہونے کا ذکر کیا گیا۔ قرآن نے فرمایا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ
وسلم (جنازہ کے پیٹے) کھڑے ہونے اور پھر تشریف فرما ہونے
اس باب میں حضرت حسن بن علی الداعی جہاں رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث
علی حسن صحیح ہے۔ اس میں چار تائیدیں ملتی ہیں۔ جو ایک
دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث نہایت
صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث کی تائید ہے میں نے یہ فرمایا کہ
جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو کر امام احمد فرماتے ہیں کھڑے ہونے
اللہ نہ ہونے کا اختیار ہے۔ انہوں نے اس سے استدلال
کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے اور پھر تشریف فرما
ہو گئے۔ علی بن ابی طالب نے یہ فرمایا اور حضرت علی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الْقَيْسِ
بْنِ أَبِي حَمْرٍ مَوْحُوًّا لِيُضَاهَى

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى
تَحْتَ الْمَيْتَةِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے قبر میں
انوار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران
سے آپ کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر (ماتے میں بیٹھے
ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران سے سنا ہے انہوں نے
مزایا۔ تم بخدا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور
میں آپ کے (عبد المہر کے) نیچے چادر بچھائی " اس
باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
مقبول ہے مسلم ترمذی کا فرماتے ہیں۔ حدیث شقران
حسن و حسن ہے۔ علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے
یہ حدیث روایت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں سرخ چادر
بچھائی گئی۔ امام ترمذی نے فرماتے ہیں۔ یہ حدیث
حسن و صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے ابو حمزہ ثعلابی سے
روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن حطان ہے۔ ابو حمزہ
ثعلابی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران
ہے۔ یہ دونوں حضرات ابن عباس رضی اللہ
عنہما کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی
ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے بعض
علماء کا یہی مذہب ہے۔

محمد بن بشر نے بواسطہ محمد بن جعفر و یحییٰ و شعبہ اور
ابو حمزہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اللہ عز و جل

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
الْبُخَارِيُّ أَحَدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُطْلَانَةً وَالْبُخَارِيُّ الْقَيْسُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شَقْرَانُ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرُ
وَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شَقْرَانَ يَقُولُ
ثَابِتٌ اللَّهُ طَرِيقُكَ كَقِيْلَتِهِ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَبِيبُ شَقْرَانَ حَدَّثَنَا عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
فَرْقِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ
جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطِيفَةٌ خَمْرَاءُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ وَهْبٍ وَرُوِيَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّعْلَابِيِّ
وَأَسْمَةَ وَعُمَرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاةٍ وَرُوِيَ عَنْ زَيْدِ
بَنِي الْعُصْبِيِّ وَأَسْمَةَ نَعْرُ بْنُ عَمْرٍو وَكُلَاهُمَا
عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقَالُ تَحْتَ الْمَيْتَةِ فِي الْقَبْرِ
شَيْءٌ قَرَأَ هَذَا خُصْبٌ بَعْضُ أَهْلِ الرَّجُلِ وَدَلَّ
لُحْدُ بَنِي بَشَّارٍ فِي مَرْصُوعٍ آخَرَ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا آخَرُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْفَقِيرِ.

١٠٣٨ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَهْدِيٍّ نَاسِئَانُ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ
أَبِي دَاوُدَ أَنَّ عَجَلًا قَالَ لِأَبِي الْعَمَاءِ الْأَسَدِيِّ
الْعَتَكُ عَلَى مَا بَعَثَ بِهِ لِي فِي حَقِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرَ خَيْرٍ مِمَّنْ فِي الْأَسْوِيَّةِ وَلَا تَلَا
إِلَّا طَسَّتَهُ فِي أَبِي الْبَيْتِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عَمْرِو
حَبِيبٌ حَقَّ حَبِيبٌ مَسْنُونٌ تَالَعَلَّ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فِي
الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَرِهَ أَنْ يُرْفَعَ الْمَسْبُوكُ
بِقَدْرٍ مَا يَعْرِفُ أَنْهُ قَبْرٌ نِكَالًا يُؤْخَذُ لَا يَجُزِي
عَلَيْهِ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوُطَى عَلَى
الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا.

١٣٩. سَمِعْنَاكَ هَذَا يَا أَبَا رَجٍّ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ
الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ كَسَّ الْخَوْلَاجُ عَنْ وَارِثَةَ بْنِ
الْأَسَدِ عَنْ أَبِي مَرْثُودٍ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَلَّوْا عَلَى الْكِبَرِ
وَلَا تَقْلَبُوا أَعْيُنًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعُمَيْرِ بْنِ حَزْرَمٍ وَبَشِيرِ بْنِ النَّضْرِ عَمِيَّةَ هَذَا
فَهَذَا عَنْ كَثِيرٍ نَحْنُ جَدُّ الرَّحْمَنِ بْنِ مُسْرَدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَجٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
تَحَرَّكَ.

١٠٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو عَمْرٍو قَالَا مَا
الْوَلَدُ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ

نہ۔ اسی سے مراد پانچویں زمین کے برابر کرنا نہیں بلکہ کچھ کم کرنا ہے۔ (احادیث و تفسیر) (مترجم)

قبردار کرنا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا۔ میں
تجسس اس کام کے لیے بھیجا ہوں جس کے لیے مجھے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور یہ کہ کہہ راہی قبر کو بزر
کرد۔ اور ہر جنت کو ملاد و خلقت اس باب میں حضرت جابر
رضی اللہ عنہ سے علی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس
پر عمل ہے۔ وہ قبر کا زمین سے بلند ہونا مکروہ فیہ
کہتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں یہ سب نزدیک قبر کا
لیلہ مدینہ کا مکروہ ہے البتہ آثار ائمہؑ کی اپنی کی جگہ اس سے
کم ہونا معلوم ہے تاکہ وہ مدفن کے جانے اور بیٹھنے سے محفوظ رہیں۔

قبول کورہندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے

الہ مرشد غوثی رضی اللہ عنہ سے روایات
سے رحمت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز
پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عمر بن خطابؓ
اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔ محمد بن بشر نے بواسطہ عبدالرحمن بن
مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند
کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت
نقل کی۔

بہرین عبد اللہ نے بواسطہ مائٹھ بن اسحق بزمی
غنی رضی اللہ عنہ سے اہل کے جماعتی مرقع حدیث

أَبُو عَيْنٍ أَمِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَوِّدُ اللَّهُ كُنَّا فَكُنْكُمْ أَنْتُمْ سَلَفَتْ وَنَحْنُ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بَرِيدَةَ وَحَاشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ وَأَيْضًا كُنْدِيَّةٌ - اسْمُهُ يَحْيَى ابْنُ الْمُغَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنٌ بْنُ جُنْدُبٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ -

سے ترمذی سے ترمذی کی طرف ترمذی ہو کر فرمایا۔ اسے اہل قبور! تمیں سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری آخرت کے لئے تمہارے لئے ہے پستے پستے اور تمہارے لئے ہے پستے پستے اس نے دوسے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ امہ حاشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن قریب ہے۔ اور کندیہ کا نام یحییٰ بن المغلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

زیارت قبور

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہ) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی ترک زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے؟ اس باب میں حضرت ابو سعید، ابو مسعود، انس، ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں دیکھتے نہین بدلتی مگر قیامت کے اعداد و اکنان رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

عورت کے لیے زیارت قبور کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر سے، قبور کی زیارت

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَبْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَدِيُّ قَالُوا نَا أَبُو حَازِمٍ النَّبِيلُ نَاسِغَانٌ عَنْ حَلْفَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ مَكِّيَّاتِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنْتُ لَكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمَكِّيٍّ فِي زِيَارَةِ ذِكْرِ أَوْتِهِ فَرُدُّوا ذَلِكَ يَا مَعْشَرَ الْأَخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْرُوقٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَبُوعَيْنٍ حَدِيثٌ بَرِيدٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مَا لَعَلَّ عَلَى هَذَا إِعْنَادُ أَهْلِ الْوَحْيِ لَا يَرْتَفِقُ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْبَارِقِ وَالشَّافِعِيِّ وَآخَرِهِ قَوْلُهُمْ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ -

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُنَبِّهَةُ نَا أَبُو عَوَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

کرنے والی حمد و ثناء پر سنت فرمائی۔ اہل باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے لیکن علماء کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت تجمید کی اجازت میں دیکھی تھی۔ جب آپ نے اجازت فرمادی تو یہ اجازت مردوں پر توڑی اور مردوں کو شافی ہے۔ لیکن علماء فرماتے ہیں مردوں کو زیارت تجمید کی اجازت اس دہرے سے ہے کہ ان میں صبر کم اور مدد نام نہان زیادہ ہوتا ہے۔

عورتوں کے لیے زیارت قبور

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مقام جنتی میں اتنا تھا کہ وہ تو آپ کو کہہ کر ملا کہ دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کو قبر پر تشریف لائیں تو راضی ہو گئیں فرمایا ہم پذیر ہوا ستارہ کے دو صاحبزادوں کی طرح اور مرد و عورتوں کے لیے یہاں تک کہ کہہ کیا ہرگز بدائشیں ہلکے ہیں جب عمار بن الجراح نے کہہ دیا کہ وہاں تک کھڑے رہنے کے بعد وہاں میں اور وہاں کے ایک مذمت ہیں اس لیے میں گمراہی پر فرمایا۔ اللہ کا قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں وہاں دفن کرتی جہاں تمہارا مقام ہوا اللہ اگر میں حاضر ہوتی تو تمہاری زیارت نہ کرتی۔

رات کو دفن کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے آپ کیسے حرام بتلایا گیا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑ کر فرمایا اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے تو جنت میں داخل ہوا اور کثرت سے دعا کرتا کرتا کہ تمہاری جنت میں ہوں۔ اس

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نَوَافِلِ الْقُبُورِ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَافِلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرْجِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَجَعَ دَخَلَ فِي رُحْمَتِهِ وَرَجَعَ إِلَى النَّاسِ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِئَلَّا يَلْبَسُوا لِبَاسَ صَبْرِهِمْ وَكَثَرَةُ جَزَعِهِمْ۔

باب ما جاء في زيارة القبور

۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُسَيْبٍ نَائِبُ عَنِ ابْنِ يُوَيْسَ عَنْ أَنَسٍ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِأَلْحَدِيثِ قَالَ فَحِيلَ إِلَيَّ مَكَّةَ فَدَفِنْتُ مِنْهَا فُلَانًا فَلَمَّا مِتَّ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَلَمَّا لَمْ تَمُتْ لَمْ يَنْتَبِ لِيَوْمِي
مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى يَهْدَى لِيَوْمِي
فَلَمَّا تَفَرَّقَ كَأَنِّي وَفَارِغٌ
بِالْجَمَلِ عَنَّا لَمْ يَنْتَبِ لِيَوْمِي

فَمَرَرْتُ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دَوَيْتُ
إِلَّا حَيْثُ مِتَّ وَلَوْ شِئْتُ لَدَفْتُ مَا دُرْتُكَ۔

باب ما جاء في الدفن بالليل

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَحَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو وَالتَّوَالِدُ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَائِدٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ الْحَبَّاذِ عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ عَنْ عَطَايَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَّصَ الْقَبْرَ لَيْلًا فَسُيِّرَ لَهُ سَرَابُجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قَبْرِ الْيَتَامَى وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنَّ كُنْتَ لَاقِيًا

قَالَ لِلَّذِينَ ذَكَرْتُمْ عَلَيْهِمْ أَرْبَعًا دَرَجَاتٍ فِي الْبَابِ مَعَتْ
جَبْرِ دَيْرِيَّةٍ بَيْنَ كَابِتٍ وَهُوَ أَخُو دَيْرِيَّةٍ بَيْنَ كَابِتٍ
أَكْبَرُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ أَبِي جَبْرِ مِنْ سَيِّدِ
حَسَنٍ وَقَدْ ذَكَرْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا
قَالَ يُصَحِّحُ الْحَيْثُ الْقَبْرُ قُلُوبُ الْفَيْلَةِ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ قَبْرُ سَلَا وَرَعَى أَكْثَرُ هَلْ الْعِلْمُ
فِي الدَّيْنِ بِالْكَيْلِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعَاءِ الْحَسَنِ عَنِ
الْحَيْثُ -

۱۰۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
مَاجَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْذُلُ قَائِلًا قَائِلًا عَلَيْهَا
حَسَنًا لَكَ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَبَّتْ لَمْ قَالَ أَتَسْأَلُ شَعَاءَ اللَّهِ فِي الْأَدْوَانِ
قَالَ قَوْلِي يَا بَعْضَ عَنْ عَمْرٍو وَكَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۰۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ وَهَارُونُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ قَالَا مَا بُوَدَ أَوْدَ الْكَلْبِيِّ مَا دَرَدُ
بَيْنَ يَدَيْ الْكَلْبِ نَاعِدًا مَلُوبًا مَرِيدًا عَنْ أَبِي سَرْدِ
الْبَدِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى هَمْرٍ
أَبْنِ الْخَطَّابِ مِمَّنْ وَابِحَنَازِرَةٍ فَأَتَنُوا عَلَيَّ حَتَّى
قَدَلِ عَمْرٍو وَجَدْتُ مَقْلُوبًا لِعَمْرٍو وَمَا جَبَّتْ قَالَ
أَقْبَلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَا وَجِبَتْ
لَهُ النِّجَةُ قَالَ كُنَّا قَائِمِينَ قَدَلِ وَامْتَرَنَ قَالَ وَلَمْ
يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْأَوَّاحِدِ
قَالَ أَبُو عِيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْرُ

لبیب میں حضور با بر اور زید بن ثابت (حضرت زید بن ثابت
کے بڑے بھائی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات نہ کر رہیں
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس میں ہے یعنی علماء
ایک طرف گئے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میت کو قبلہ کی طرف
سے داخل کیا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سر کی
طرف سے کھینچا جائے۔ اکثر علماء نے مات کو دفن کرنے
کی اجابت دی ہے۔

میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ
گزارا جس پر کرم نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ نے فرمایا
”جنت“ واجب ہو گئی پھر فرمایا ”تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے
گماہ ہو اس باب میں حضرت عمر، کعب بن عجرہ اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح
ہے۔

ابو اسود دہلی فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔
وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ انہیں کچھ لوگ
جدوع سے کڑھ رہے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف
کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”واجب ہو گئی“
ابو اسود فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا بنیر واجب ہو گئی؟
نہیں نے فرمایا۔ میں اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمان کے حق میں آئین
آدی گماہی دے دیں۔ اس کے لیے جنت واجب
ہو گئی۔ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا۔ ”اور دوسرا آپ
نے فرمایا۔ ہاں وہ بھی“ فرماتے ہیں ہم نے ایک
کے پاس سے میں نہیں پوچھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

من صحیح ہے۔ ابراہیم مدنی کا نام نہ ملتا ہے بلکہ بنی ہاشم سے ہے۔
جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے بچے
بچے فوت ہو جائیں۔ اسے بعض قسم پوری کرتے کے
سیسے آگ چھوئے گا۔ اس باب میں حضرت عمر، معاذ
کعب بن مالک، قتیبہ بن عبدالمسیلم، جابر، انس
البرذر، ابن مسعود، ابو ثعلبہ النخعی، ابن عباس، عقبہ
بن عامر، ابو سعید انصاری، ابن عباس رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو ثعلبہ کے ساتھ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک روایت
ثابت ہے۔ اور یہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہیں اور
ادریس

امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابی ہریرہ حسن
صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں نے اپنے تین تابع بچوں کو گمے بھیجے۔
(یعنی فوت ہو گئے) وہ اگ کے سیسے مضبوط تھکے ہوں
گئے۔ حضرت البرذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (ابو مسعود)
"میں نے اپنے بچے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: دو گمے۔ سید لقمان حضرت ابی بن کعب رضی اللہ
عنہ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک بچہ گمے
بھیجے۔ آپ نے فرمایا: اور ایک بھی۔ لیکن یہ
(ثواب) پیسے صدقہ کے وقت ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں: یہ حدیث من قریب ہے۔ بر جیدہ کو
اپنے والد سے سماع نہیں۔

الْأَسْوَدُ الْيَسِيُّ، سَمِعَهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَتَلَ وَلَدًا

۱۰۴۹۔ أَحَدُنَا كُنَّا نَقْتَبِهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ
نَا الْأَصْبَاحِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي
يَسَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ
بِرٍّ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ قَتَلَهُ
إِلَّا سَوَاءً تَحِلُّ لِفَتْرَةٍ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ
وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَغُنَمَةَ بْنِ عَبْدِ
أُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَنَسٍّ وَآبِي دِيْنَارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ
وَآبِي ثَعْلَبَةَ الْأَشَجِي وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ وَآبِي سَعِيدٍ وَفَرَّةَ بْنِ إِدْرِيسَ الْأَنْزَلِيَّ
وَأَبُو ثَعْلَبَةَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثٌ وَحَدَّثَ هَذَا الثَّوَابُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْحَدِيثِ
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ عَنْ

۱۰۵۰۔ أَحَدُنَا كُنَّا نَقْرَأُ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِيِّ مَا اسْتَنْقَضَ
ابْنُ يَزِيدَ نَا الْأَصْبَاحِيَّ عَنْ حَوْشِبٍ عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ
مَوْلَى حَمْرَانَ الْقَطَّابِ عَنْ أَبِي مُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَتَلَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغْهَا الْبَحْثُ كَمَا قَوْلُهُ
جَعَلْنَا حَقَّيْنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ مَنَعْتَ ابْنَيْ قَالَ
وَأَمَّا ابْنُ قَالَ ابْنُ كَعْبٍ سَمِعْتُ الْقُرَاطِيَّ قَدْ مَنَعْتُ
وَالْحَدَّثَ أَقَالَ قَدْ أَحَدًا وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَرَفْتُ عَنْ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَبُو عِيْشَةَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ رَسْمًا
أَبُو

١٥١- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْصِيُّ وَأَبُو
الْحُطَّابِ رِيَادِيُّ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَحْنُ
رَبِيعُ بْنُ بَارِقٍ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا
أُمِّي سَاطِئَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنْظَلِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ
ابْنَ عَمَامٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ قَرِطَانٌ مِنْ
أُمَّتِي وَخَدَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْحَبَّةَ فَقُلْتُ عَائِشَةُ
فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِطَانٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ
قَرِطٌ مُؤَقَّتَةٌ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِطٌ
مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ كَانَ قَرِطًا أُمَّتِي لَمْ يُعْبَأْ بِقَرِطِي
قَالَ أَبُو عَرِينَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَارِقٍ وَكَذَلِكَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ -

١٥٢. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّامِيُّ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ وَكَلٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِزٍ قَدْ كَرِهَ
مُتَّحِدُهُ وَمِمَّا كَرِهَ الْوَلِيدُ الْحَنَفِيُّ هُوَ أَبُو بَرْزِيلَ
الْحَنَفِيُّ.

باب ما جاء في التَّوْبَةِ مَنْ هُمْ

[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں کے دنیا باطل
بچے مر گئے نہ ان کے سبب جنت میں جائے گا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول
اللہ! جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے یا آپ نے فرمایا
اسے جہانم کی ترفیق دی گئی! ایک بچے کو مارے گا میں
میں حکم سے عرض کیا کہ اور میں کا کوئی بچہ فوت
نہ ہوا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
اپنی امت کا جنت کی طرف قائم ہوں۔ کیونکہ انہیں
میرے مجال سے نیاہ کر لے گا میں نہیں پہنچا۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن طریق ہے۔ ہم
اسے صرف جبرہ بنی باسقی کی روایت سے
پہنچاتے ہیں۔ ان سے متعدد ائمہ نے روایت
کی ہے۔

احمد بن سعید مرابطی نے براۓہ چال حیدر بن
بارق سے اس کے ہم منہی حدیث روایت کی۔
صالح بن ولید منہی سے ابو زید منہی مراد
ہے۔

شہید اکون ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ قسم
 کے ہیں۔ ظالمین سے مرنے والا، اپنی بیعت کے درود
 سے مرنے والا، ڈوب جانے والا۔ (ابو ہریرہ وغیرہ
 کے بیچ) ادب کرنے والا اور جو اللہ کے راستے میں
 شہید ہو اسی باب میں حضرت انس، صفوان بن امیہ
 جابر بن حنبل، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابو موسیٰ،
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام
 قرظی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي سَابِطٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ بَلَغَ مِنْكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمْ يَلِدْ وَلَدًا وَلَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِي قَبْرِهُ نَقْلٌ لِمَا كَانَ فِي قَبْرِهِ فَقَدْ نَقَلَ اللَّهُ بِطَنَهُ لِمَنْ يَحِبُّهُ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِيَصْلَحَ بِهِ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَرَبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ عَنِ هَذَا الْوَجْهِ»

ابو یحییٰ جسی سے روایت ہے سلیمان بن ہریرہ نے خالد بن نوفل سے یا خالد نے سلیمان سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو بیٹ کے صد بھر جائے وہ مذاب قبر سے محفوظ ہوگا یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہاں! (میں نے سنا ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ -

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ بَلَغَ مِنْكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمْ يَلِدْ وَلَدًا وَلَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ فِي قَبْرِهُ نَقْلٌ لِمَا كَانَ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِيَصْلَحَ بِهِ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَرَبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ عَنِ هَذَا الْوَجْهِ»

حضرت اسلمہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ وہ مذاب ہے یا اس مذاب کا بقیہ ہے برائی اسوئیل پر بھیجا گیا۔ پس جب کسی جگر طاعون پھیلے اندر تم رہاں کر دو ہر تو رہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔ اس باب میں حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیثیں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اسلمہ بن زید حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَ كَا -

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَ كَا -

اللہ کی ملاقات چاہنا

حضرت جابر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے

سے طاعون والی جگہ سے محبت اسے کہہ ایمان میں کر دے گی نہ مانع ہو کہ نہ کہہ سکتا ہے تقدیر یہ جابر ہو جائے اور پھر کہے اگر میں احمد نہ تھا تو حضورؐ نہ تھا اس طرح اس کا تقدیر الہی پر کمال بھروسہ نہ رہتا۔ (ترمذی)

يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ كَبْرِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ لَيْثٍ مَنِ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ
لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَ
عَنْ أَبِي مُوسَى وَرَبِّهِ هَبْرَةَ وَعَلِيشَةَ وَقَالَ أَبُو
عِيْنِي حَدَّثْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ
١٥٤- حَكَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مُسْعَدَةَ مَا حَرَّلَهُ جُتُ
الْحَارِثِ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي عَزْدَةَ عَنْ وَثَّابِ بْنِ
أَبْنِ بَشِيرٍ مَا سَمِعْتُ مِنْ بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسْرِجَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ذُرَّانَةَ بْنِ أَبِي أُنَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
إِسْهَامٍ عَنْ عَدِيشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ
قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَلَّمْنَا نَكْرًا نُكْرَتَ قَالَ
لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا بَشَرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ
وَبِرَهْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَكْرَهَ لِقَاءَ اللَّهِ
لِقَاءَهُ وَأَنَّ الْكَافِرَ إِذَا بَشَرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَخَطْبِهِ
كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ ذَكَرَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيْنِي
هَذَا حَدَّثْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ

١٥٨ مُحَمَّدٌ بْنُ يُوسُفَ بْنِ عِثْرِ كَادِيهِمَا إِبْرَاهِيمُ
وَعَمْرُو بْنُ رَبِيعٍ عَنِ عَرَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
أَنَّ نَجْلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يَهَيِّلْ عَلَيْهِ الْبَيْتُ حَتَّى
الْتَمَعَ عَلَيْهِ وَمَسْلَمٌ قَالَ أَبُو عِثْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
كثيرًا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَهَيِّلُ
عَلَى كُلِّ مَنْ مَاتَ إِلَى الْيَوْمِ وَدَعَى قَاتِلُ النَّفْسِ مَعَهُ
تَوَلَّى مَقِيَّانَ الشَّعْبِيِّ قِيَّاسُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا

سے ملاقات کرنا پسند کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات محبوب ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ، ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث جابر بن صامت من صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر آدمی موت کو نا پسند کرتا ہے! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مطلب نہیں بلکہ محبوب ممکن کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، عطا بندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ قرآن سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملاقات پسند ہوتی ہے۔ آخر کہ جب اللہ تعالیٰ کے مذاہب اور مذاہب کی خبر دے دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے غزوہ کربلا کی قرآن حضرت علیؓ، ابراہیمؓ، موسیٰؓ، داؤدؓ علیہ السلام نے
اس کی غار جانا نہ دیکھی تھی۔ امام حریری فرماتے ہیں۔ یہ
حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے
بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو قبلہ مدینہ پر ہر گز غار
پر حسابہ اس کی غار جانا نہ پڑھی جیسے۔ اور اسی طرح
غزوہ کربلا کرنے والے کی بھی۔ سفیان ثوری اور اسلمی

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ الْأَنْصَرِيُّ
قَالَ شَرَحَ الْمُصَنِّفُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَنْصَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
قُبِرَ الْيَتِيمُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ آتَاهُ مَلَكَانِ اسْوَدَانِ
أَوْ قَانِ يَقُولُ لَا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْكَفَرُ وَالْإِسْرَافُ
فَهُمَا لَوْنٌ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّبِّكَ يَقُولُ مَا
كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَقُولُ
قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا لَعَنَ يَتِيمُ كَذِبٌ
فَيُجِبُهُ مَبْنُونٌ ذَرَاهُ فِي سَبْعِينَ نَجْرًا يَنْزِلُ
بِهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا لَعَنَ
فَيُجِبُهُ يَقُولَانِ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا لَعَنَ
لَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَى اللَّهِ وَخَيْرُ بَنِيهِ
مِنْ مَنَاجِيهِ ذَلِكَ قَرِيبٌ كَانَ مَنَاجِيَهُ قَالَ سَمِعْتُ
النَّاسَ يَقُولُونَ تَقُولُ مِثْلَهُ لَا دَرِيَّةَ فَيَقُولُونَ
قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ يَقُولُ لَا دَرِيَّةَ
الَّتِي عَلَيْكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا لَعَنَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِأَحْسَنِ بَيِّنَةٍ اللَّهُ مِنْ
مَنْ جَعَلَهُ ذَلِكَ فِي الذَّابِّ عَنْ عِلِّيٍّ وَفِيهِ
كَيْفٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ عَائِشَةَ وَابْنِ
أَبِي رَافٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ عَائِشَةَ وَابْنِ
رَوَّافٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ
الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ حَرِيصٌ

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَقَبَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عَسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَذَابُ قَبْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو یاد فرمایا تم میں کسی
ایک کو قبر میں داخل کیا جائے تو اس کے پاس سیاہ رنگ
کے دو نکول لگوں دے دے فرشتے آئے ہیں ایک کو نکول دے دے کو نکول
کہا جائے وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں اس کا عظیم شخص رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کیا کہتا تھا اس شخص کو کہتے ہو یا کیا
کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے جس سے اور رسول جس میں
کو نکال دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے خواہ کوئی عبادت کے لائق
نہیں اس سے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے
دعائے سے اور رسول جس سے وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا
کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو طوطا مرثا ستر ستر اتر کر وہ
اور سفید کیا جاتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے (آرام سے) سو جا
وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتاؤں وہ کہتے
ہیں ہمیں وہیں کی طرح سو جاؤ جس کو گھر والوں میں سے محبوب
قریب شخص ہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس
کی خواہش سے اٹھائیگا۔ اسی طرح یہاں سے کہتا ہے میں لوگوں
سے کہ سننا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا مجھے معلوم نہیں فرشتے
کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہتے ہو گے۔ پھر زمین سے کہا
جاتا ہے اس پر بل جائیں وہ اس پر اٹھتی ہے یہاں تک
کہ اس کی پسلیں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں وہ مسل
عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی
خواہش سے اٹھائے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ثابت ابی جابر
بلال بن رباح ابی رباح ابی رباح ابی رباح ابی رباح ابی رباح ابی رباح
مذہب منقول ہیں عذاب قبر کے بارے میں ان سے انحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا ابو ہریرہ کا فریج
حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رضی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرنے والا

فَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِمَنْ مَاتَ الْيَتِيمَ مُرَضًى عَلَيْهِ مَفْعَدَةٌ فَإِنْ
كَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِبَرَةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ تَعْرِيفُ هَذَا مَقْفُودٌ
حَتَّى يَخْتَلِكَ اللَّهُ بِوَحَايَتِهِ قَالُوا أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَى مُصَابًا -

۱۰۶۱۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى مَا عَزَى بَنُو عَدِيمٍ
قَالَ قَالَ اللَّهُ لِحَمْدِهِمْ سُورَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
الْأَسودِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ
سَلَامُهُ قَالَ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ قَالَ
أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ بَرِيءٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْدُودًا
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ وَرَدَّ دِي بُعْثُكُمْ
عَنْ مُتَّقِدٍ فِي سُورَةِ بَهْدَا الْأَسَدِ فِي سُورَةِ مَرْدُودًا
وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَيَقُلْ أَكْثَرُ مَا أَتَى لَمْ يَرْفَعَهُ عَمْرُو بْنُ عِيسَى
بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرْفَعَهُ عَلَيْهِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۶۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَعْقِلٍ قَالُوا أَبُو عَمِيرَةَ الْعَدَنِيُّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ بْنَ
سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
إِلَّا دَعَا اللَّهُ فَنَنَّهُ الْقَبْرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَرِيصٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ بِرِبْعَةَ
بْنِ سَعِيدٍ رَأَى يَرْوِي عَنْ أَبِي عَمْرِو الرَّحْمَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو وَلَا نَعْرِفُ رِبْعَةَ بْنَ سَعِيدٍ
يَعْنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو -

ترجمہ: اس کا حکم اس کے سامنے پیش کیا ہے۔ اگر جنت
سے تو جنت اور دوزخ سے تو دوزخ رکھائی جاتی ہے
پھر کیا ہوتا ہے یہ تیرا حکم ہے یہاں تک کہ قیامت کے
دن اللہ تعالیٰ تجھے بخشائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے مصیبت زدہ
کو تسلی دیا اس کے لئے اس کا مصیبت زدہ کی مانند
ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب
ہے ہم اسے مرفوعاً صرف علی بن عامر کی روایت سے
جانتے ہیں بعض لوگوں نے اسے محمد بن سوید سے اسی
سنہ کے ساتھ اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا۔ کہا
جاتا ہے ابو علی بن عامر اسی حدیث کی بنا پر محمد بن
غضب کا نشانہ بنے۔

جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
جمعہ کے دن یا شب جمعہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے
مذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے
بن سبیت بواسطہ ابو عبد الرحمن جبل، حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت
ابن عمر سے اس میں سماع حاصل نہیں۔

أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَعَثَ مِنْكُمْ ثَلَاثِينَ نَفْسًا مِمَّنْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا اللَّهَ
وَالْبَنَاتُحَ وَفِي الْبَنَاتِ عَنْ حُشَاةٍ وَتَوْبَانٍ وَبَنٍ
مُسْتَعْرِضٍ فَلَهُ مِنْ كَمَرٍ وَجَارٍ وَغَنَاءٍ حَيْثُ
أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ -

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَدَائِشَ نَا جَدَائِشَ عَنْ
عَنِ الْحَبَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشَّالِ عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ مَسْلُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ وَرَأَى هَذَا الْغَنَاءَ حُطِيمًا وَمَحْمُودًا
يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ دَابَّوْمَاوِيَّةَ وَغَنِيمًا جَدِيدًا
مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَزِدْ كَرْدًا وَجَدَّ عَنْ أَبِي
الشَّالِ وَحَدَّثَنَا حَنْصَلُ بْنُ رِيكَانٍ وَغَنَاءٌ مِمَّنْ
الْعَوَامُ أَحَبُّهُ -

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَدَائِشَ نَا ابْنُ أَحْمَدَ
كَاشَّانٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَسَنَةَ بِنْتِ حَمْدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْجُودٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ شَبَابٌ لَا نَعْدُ عَنْ شَوْبٍ
وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءِ فَإِنَّ
عَصَى الْبَصْرِ وَأَخْصَى الْفَرْجِ مِمَّنْ كَرُمَتْ طَهْرُ
مَنْكُمُ الْبَاءُ فَاعْلَمُوا بِالْقَوْمِ يَا قَوْمَ الْقَوْمِ لَهُ
وَجَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ -

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَمَلَانِي
أَبُو نَصْرٍ نَا الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ نَحْوَهُ وَ
قَدْ رَأَى عَمْرُو بْنُ جَدَائِشَ نَا الْأَعْمَشِ هَذَا الرَّسَاءَ
مِثْلَ هَذَا وَرَأَى أَبُو مَعَاوِيَةَ وَابْنُ الْحَارِثِ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

چیزیں سخت انبیاء و علیہم السلام سے ہیں، جیسا کہ
عمر لگا، مساک کرنا اور نکاح کرنا، اس باب
میں حضرت ابو ہاشم، ابن مسعود، عائشہ، جابر بن
عمر، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مطلوبہ ہیں، حدیث ابی ایوب بن عمر سے ہے۔

عبارت عوام نے بواسطہ حاجی، کھول اور ابو الشال
حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے، حدیث حنفی کی شکل
مرفوع حدیث روایت کی، اس حدیث کی شیم اور عمر
بن یزید واسطی، ابو معاویہ اور کئی دوسرے حضرات
نے بواسطہ حاجی اور کھول حضرت ابو ایوب رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ابو الشال کا واسطہ مذکور نہیں
حنس بن ریکان اور معاویہ بن عوام کی روایت زیادہ
محکم ہے۔

حضرت جابر بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس وقت
ہم جوالہ تھے (ہمارے پاس مال و متاع کچھ نہ
تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے
لو جو انوکھا کر دو کیونکہ یہ لگا، اور شرمگاہ کو زیادہ
مخفی رکھنا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ
روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے لئے اگلا ہوں
سے، اسی کے مترادف (یعنی رکاوٹ) ہے
یہ حدیث محکم محکم ہے۔

حسن بن علی غلالی نے بواسطہ جابر بن عمر اور
امش، عمار سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔
کئی حضرات نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ امش
سے روایت کی۔ ابو معاویہ اور معاویہ نے بواسطہ
امش، ابراہیم اور علقمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ
سے اس کے ہم معنی روایت حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّهِ عَنِ التَّبَدُّلِ

١٤٢- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ وَغَيْرُهُ
قَالُوا سَمِعْنَا لُقَاطِيَّ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
عُثْمَانَ بْنِ مَطْطُوحٍ السَّيْلِيِّ قَوْلَ إِذَنْ لَهُ لَأَحْتَصِيَنَّ
هَذَا حَرْبِيَّ حَسَنٌ حَبِيبِي

[illegible]

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ
فَزَوْجُوهُ

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنِ ابْنِ جَبَلَانَ عَنْ أَبِيهِ وَبَشِيرَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرَوْهُ دِينَهُ وَخَلقه
فَرَوْجُهُ إِلَّا تَفَعَّلُوا تَكُنْ ذِمَّةٌ فِي الْأَرْضِ وَ
فَسَادَ عَرْصُكَ فِي الْآبَاءِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْمَدَنِيِّ

ترکِ نکاح کی ممانعت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ترک نکاح کی درخواست رد فرمادیا اور ارگ آپ ارضیں اجازت سے دیتے تو ہم سب بھی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر سے منع فرمایا؟
زید بن اخزم نے اپنا روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: "وَلَقَدْ رَسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الْاَنْبِيَاءَ" اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے پیروں اور اولاد بنائی۔
اس باب میں حضرت سعد بن انس بن مالک، عائشہ اور ابن جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ کن خریب ہے۔ اشعث بن عبد الملک نے بواسطہ من اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی معروض حدیث روایت کی۔ کہا گیا ہے کہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

نکاح کے لئے دیندار کا انتخاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کر دے تو زمین میں بہت بڑا نقصان پہنچا ہو گا یا اس باب میں حضرت ابو حاتم مزینی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

وَعَائِشَةُ حَدَّثَتْ بِأَنِّي هَرَمْتُ فَكَتَبُوا لِي عَبْدُ اللَّهِ
أَيُّكُمْ لِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهَذَا الْكَلِمَةُ
أَيُّكُمْ لِي فِي عَجَلَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ
حَدَّثْتُ الْكَلِمَةَ أَشْبَهُ وَلَمْ يَدْعُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ
مُحَمَّدًا

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ
قَسْبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ قَالَ
مُحَمَّدٌ لَنَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ كُمْ
مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَحُلَّتْهُ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ لَا تَقُولُوا
تَكُنْ دِينُهُ فِي الْأَرْضِ وَمَا دُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ
كَانَ فِيهِ قَالِدًا إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَ
حُلَّتْهُ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ كَذَبْتَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
هُرَيْرٌ أَبُو حَالِمٍ التَّمِيمِيُّ لَهُ حُجَّةٌ وَلَا تَقُولُ لَهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَنْكَرُ عَلَى ثَلَاثِ خَصَلٍ

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَالِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
جَابِرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ قَالَ
لَنَا مُحَمَّدٌ لَنَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ كُمْ
مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَحُلَّتْهُ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ لَا تَقُولُوا
تَكُنْ دِينُهُ فِي الْأَرْضِ وَمَا دُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ
كَانَ فِيهِ قَالِدًا إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَ
حُلَّتْهُ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ كَذَبْتَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
هُرَيْرٌ أَبُو حَالِمٍ التَّمِيمِيُّ لَهُ حُجَّةٌ وَلَا تَقُولُ لَهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي السَّخْرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَالِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
جَابِرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَالِمٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ قَالَ
لَنَا مُحَمَّدٌ لَنَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ كُمْ
مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَحُلَّتْهُ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ لَا تَقُولُوا
تَكُنْ دِينُهُ فِي الْأَرْضِ وَمَا دُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ
كَانَ فِيهِ قَالِدًا إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَ
حُلَّتْهُ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ كَذَبْتَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
هُرَيْرٌ أَبُو حَالِمٍ التَّمِيمِيُّ لَهُ حُجَّةٌ وَلَا تَقُولُ لَهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

یہ روایات منقول ہیں۔ حدیث جابر بن عبد اللہ
بن سلیمان کی روایت کا کلمہ لکھی ہے حدیث ابن سعد نے
ابو اسد ابن بلال، حضرت ابو ہریرہ سے مرسل
روایت کی۔ ابن وسمیہ کا واسطہ ذکر نہیں۔ امام ابوالکلام
نے حدیث کی روایت کو عمدہ کہا اور عبد اللہ بن عبد اللہ
مخطوط شمار نہیں کیا۔

حضرت ابو حاتم مزینی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے
پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی
نہ ہو تو اس سے نکاح کرو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں قنر
اور قار ہو گا۔ (دوسرے فرمایا) صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ! اگرچہ اس میں (کفو اور مالی کے اعتبار سے)
کچھ کمی ہو؟ آپ نے اپنا جواب فرمایا جو تمہارے پاس ایسا
شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند نہ ہو تو اس سے
نکاح کر کے دو دین مرتبہ فرمایا) یہ حدیث غریب
ہے ابو حاتم کی صحابیت ثابت ہے البتہ ہمیں اس
حدیث کے علاوہ اس سے کوئی روایت معلوم نہیں۔

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَنْكَرُ عَلَى ثَلَاثِ خَصَلٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
کلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے پاس
ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند نہ ہو تو اس سے
نکاح کر کے دو دین مرتبہ فرمایا) یہ حدیث غریب
ہے ابو حاتم کی صحابیت ثابت ہے البتہ ہمیں اس
حدیث کے علاوہ اس سے کوئی روایت معلوم نہیں۔

بَابُكَ مَا جَاءَ فِي السَّخْرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انہوں نے ایک حدیث سے غلطی کی تو بنی اکرم علیہ السلام نے فرمایا اسے دیکھو تو تہا کی باہمی محبت کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس باب میں حضرت محمد بن مسلمہ، جابر بن ابی، ابو حمید الدرداء، ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ (منیگر) عورت کو بچنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حرام جگہ نہ دیکھے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک آخری الی یزوم مشکا کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے جھگڑے نہ ہونے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

اعلان الکاح

حضرت محمد بن ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعلان نکاح کے درمیان رت اور ٹھہر (سے) لڑائی ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر بن ابی، ابو حمید الدرداء، ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محمد بن مسلمہ صحیح ہے۔ ابو یوسف کا نام بھی بنی اسیم ہے ابن اسیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن عاصب نے یحییٰ بن ابی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں الکاح کرو اور ان کو آتش پرہیز بجا یا کرو۔ اس باب میں یہ حدیث صحیح غریب ہے عیسیٰ بن یحییٰ، انصار کا حدیث میں طیف کی گئی ہے۔ ابی الی یزوم سے تفسیر روایت کرنے والے عیسیٰ بن یحییٰ تفسیر میں

ثُمَّ عَاصِمٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَجْدَةَ أَنَّهَا حَضَتْ أَمْرًا
لَكَالِ الْيَتِيمِ صَدَقَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمُوا نَفْسًا يَتِيمًا
آخَرَى أَنْ يُؤَدَّ بِكُمْ فِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سَلَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ هَذِهِ الْعُلَمَاءِ
إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهَا
وَلَمْ يَرَوْهَا مَعْرُومًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَرِثَاقٍ وَ
مَعْلَى قَوْلِهِ آخَرَى أَنْ يُؤَدَّ بِكُمْ فِي الْبَابِ عَنْ آخَرَى
أَنْ تُؤَدَّ أَمْرًا بِكُمْ.

باب ما جاء في إعلان النكاح

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ مَا هُوَ بِشَيْءٍ نَا بُلُغَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفْ وَالْفُتُورُ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ كُرَيْبٍ وَبُشَيْرِ بْنِ هَارِثٍ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبُشَيْرُ بْنُ أَبِي مُسْلِيمٍ وَيَقَالُ أَنَّ سُبَيْرَةَ وَنَحْوَهُ ابْنُ عَاصِمٍ قَدَرَا أَيْ الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

١٠٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ مَا يَزِيدُ مِنْ حَدِيثِ كَعْبَةَ بْنِ مِمْوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا هَذَا النِّكَاحَ وَجَعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَأَعْرَبُوا عَلَيْهِ بِالذُّنُونِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَذَا الْبَابُ وَرِثَاقٍ عَنْ مِمْوْنٍ أَنَّ بَنَاتِي يَضَعْنَ فِي الْحَدِيثِ وَرِثَاقٍ عَنْ مِمْوْنٍ لَيْدِي مِمْوْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ التَّحْقِيقُ هُوَ نَقْلُهُ.

ہوئی تو اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہ حدیث
میں ملتا ہے۔

نکاح کے لئے اچھے اوقات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے سوال میں نکاح کیا اور سوال
ہی میں شب زفاف گزارا میری حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا پسند فرماتی تھی کہ ان (کے غائبانہ) کی عورتوں
کے ساتھ سوال ہی میں شب زفاف نہ کی جائے۔ یہ
حدیث میں ملتی ہے۔ ہم اسے صریحاً بواسطہ اسماعیل،
سفیان ترمذی کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

ولیمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جوف رضی اللہ عنہ کے
پلوں (پرنسپل) کا ارشد کچھ کر دیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض
کیا میں نے غسل بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کر لیا
انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے رکت سے
دعوت دے گا کہ ہر ایک بکریا کے لئے ہے اس باب میں
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ
میں روایات منقول ہیں۔ حدیث انس میں بھی ہے امام الدارقانی
میں فرماتے ہیں: غسل بھر سونے سے سوا کوئی عورت دے گا
یہ اسحاق فرماتے ہیں: ہاں ہی درجہ میں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ
بنت حبی رضی اللہ عنہا سے نکاح (پرستو اور
محسوسوں سے درجہ کیا یہ حدیث میں ملتی ہے

ہے

الشیطان ما دَلَقْنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ
لَا يُعْمَرْكَ الشَّيْطَانُ هَذَا أَحْوَشُ حَسَنٌ صَوِيحٌ

باب ۲۸۵ ما جاء في الأوقات التي يجب
فيها النكاح

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَوَّيْدٍ سَأَلَهُ
عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَرَى عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى وَسَلَّمَ فِي سُورَةٍ وَبَعَثَنِي فِي سُورَةٍ رَكَعَتْ
حَائِثَةً تَسْتَحِبُّ أَنْ يَبْدَأَ بِهَا فِي سُورَةٍ
هَذَا أَحْوَشُ حَسَنٌ صَوِيحٌ لَا تَعْرِفُكَ لَدُنَّ مِنْ صَوِيحٍ
الْأَوَّلَى عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ

باب ۲۸۶ ما جاء في الوليمة -

۱۰۸۶ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ نَاحِدَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
كَثِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنِ عِدَّةِ الرُّحْلِ بْنِ عَوْنٍ
أَقْرَبُ صَفَرٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً
عَلَى قَدْرٍ قَدَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
أَوَّلُكَ وَتَوْبَتُكَ - وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعْدٍ وَ
عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ عَدِينٍ وَثُمَّانَ حَدِيثُ أَنَسٍ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ
وَرَأَى قَدْرَةً مِنْ ذَهَبٍ وَرَأَى ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ وَ
ثَلَاثَ وَقَالَ اسْتَحَقُّ مَوْلِدُنْ خَصَّةَ دَرَاهِمٍ
۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي تَوْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُكَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيبٍ وَتَوْبَتُكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ جَرِيدٌ -

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْحَمِيدِيُّ عَنْ
سُفْيَانَ نَحْرَهُ أَوْ قَدْ مَدَى عَنْ أَبِي جَدٍّ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ ابْنِ عَجِينَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ لَيْسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا
فِيهِ عَنْ قَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ تَوْبٌ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
يَذْكُرُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قُرْبًا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ
قَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَبَّمَا ذَكَرَهُ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو بَكْرٍ نَا زِيَادُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا عَطَاءُ بْنُ الشَّيْبِ عَنْ يَحْيَى عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعُوا قَدِيرَ يَوْمٍ مِنْهُمْ وَطَلَعَهُ يَوْمَ
الثَّلَاثِ سَنَهُ وَطَلَعَهُ يَوْمَ الثَّلَاثِ سَمْعَةَ وَمَنْ تَمَعَ
سَمِعَ اللَّهُ بِهِ حَبِيبُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يَرَهُ مَرَّةً
وَالَّذِينَ حُدِّثُوا بِهَا مِنْ هَبْوَ اللَّهِ وَزِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ
كَثِيرُ الْفَرَايِبِ وَالْمَنَاجِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا سَمِعَهُ
يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَعَ شَرَفِهِ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْرَاهِيمَ الدَّارِيِّ۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا بَشَرُ
ابْنُ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ رَسِيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دُعِيَ فَرِيْقٌ فِي الْبَابِ عَنْ عَوْنٍ
وَأَيُّ فَرِيْقَةٍ وَالْكَبْرَاءُ وَالْأَكْبَرُ وَرَأَى أَيُّوبُ حَدِيثَ
ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَوِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَحْيَى إِلَى الْوَلِيْمَةِ بَغْدَادِيَّةٍ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا هُشَادُ نَا أَبُو عَمْرٍاءُ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ وَجُلُّ يُقَالُ

محمد بن یحیی نے بواسطہ حمید بن اسحاق سے اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی متعدد حضرات نے یہ حدیث بواسطہ ابن
عیینہ اندر ہر کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
لیکن اس میں زائد اور نوت کا واسطہ مذکور نہیں سفیان بن
عیینہ نے اس حدیث میں تدریس کرتے ہوئے بعض اوقات
دائل اور نوت کا ذکر کیا اور کبھی نہیں کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب
ہے، دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا سنا
دریا کا رکھا ہے اور جو کوا شہرت تلاش کرے اللہ تعالیٰ
اسے اس کا بدلہ دے گا، ہم حدیث ابن مسعود کو فراموش
زیادہ ابن عبد اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں، زیادہ
ابن عبد اللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت
کرتا ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے
واسطے سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیادہ ابن عبد اللہ
شرافت کے باوجود جھوٹ کہتا ہے۔

دعوت قبول کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت
دی جائے تو قبول کرنا اس باب میں حضرت علی
ابو مرثدہ، بلالہ، انس اور ابوالیوب رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر
صحیح ہے۔

بن بلال سے دعوت ولیمہ میں جانا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ابو حنیفہ نامی ایک شخص اپنے گوشت فروش غلام
سے کہہ کر اسے تو اسے ملاقات حدیث میں بھی کہتے ہیں (ترجمہ)

سنا:۔۔ حدیث روایت کرتے ہوئے اپنے زویا کو ذکر کرتے ہوئے اور آپ کے بعد کی کام سے تو اسے ملاقات حدیث میں بھی کہتے ہیں (ترجمہ)

لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَامٌ فَقَالَ أَصْنَعُ يَوْمًا
طَعَامًا يَكُونُ خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُرْعَ فَصَنَعْتُ طَعَامًا
ثُمَّ اسْتَدْرَأْتُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّعَهُ
وَجَلَسَ وَكَأَلُوا مِنْهُ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ لِيَتْبَعَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُمُ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ
دُعُوا فَمَا اسْتَدْرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْبَابِ قَالَ لِيَصَاحِبِ الْمَنْزِلَ أَنَّهُ تَبَعًا لَجُلٍ
لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دُعُونَا فَإِنِ آذَنَتْ لَهُ دَخَلَ
قَالَ فَقَدْ آذَنَ لَهُ فَلَيْسَ خُلِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْوِيجِ لَا بُكَارَ

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ
أَبِي دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَرَوُجُكَ امْرَأَةٌ
فَأَتَيْتُكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَوُجُكَ
يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَكُنْ مَرْثِيًا فَقُلْتُ لَا بَيْنَ
بَيْنًا فَقَالَ هَذَا جَابِرِيَّةٌ تَلَا جِهًا مَثَلًا جِهَتِكَ فَكُنْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَهْدَ الْمَوْتِ وَتَرَكْتُ سُبُعَاتٍ
أَوْ كُنْتُ وَجِئْتُ بِسَنٍ يَكُونُ حَلِيْمٌ فَدَعَا لِي فِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ حَدِيثٌ
جَابِرِيَّةٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ
الْمَدِينِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَكَشَّافُ الدُّرَرِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ
صَفْوَةَ عَنْ سَرَاةٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَرَاةٍ عَنْ
الْمَدِينِ عَنْ أَبِي دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

کے پاس آیا اور کہا میرے لئے اتنا کھا لیا کرو جو پانچ آدمیوں
کو کفایت کرسے (کیونکہ میں نے جی کر رکھی تھی) اور علیہ وسلم نے چہرہ
آخری پر ہنسنے کے لئے دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا کہ آپ اور آپ کے ہم مجلس تشریف
لائے۔ جب آپ اسے تو ایک ایسا شخص بھی ساتھ جو گیا جو دعوت
دیتے وقت ان کے ساتھ نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت
دیتے والے کے دروازے پر پہنچے تو صاحب منزل سے فرمایا ہمارے
پہچے ایک ایسا ہی شخص آیا ہے جو دعوت دیتے وقت نہ تھا
اگر ہازر نہ ہو تو داخل ہو کر اس نے کہا ہم نے اجازت رکھی وہ
بھی آجائے۔ یہ حدیث صحیح مسیح ہے اس باب میں حضرت ابن
مروان رحمہ اللہ منہاسے بھی روایت منقول ہے۔

کنواری لڑکیوں سے نکاح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں
ایک عورت سے نکاح کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جابر ایک لڑکی سے نکاح کیا جس نے عرض کیا جی ہاں
اپنے خیرا، تو لڑکی سے بایہ سے آج میں نے عرض کیا بایہ سے اپنے خیرا کسی کنواری
سے نکاح کیا تو اس نے کہا اے عورت جمعہ سے کہیں۔ میں نے عرض کیا یا
دول اللہ میرے والد صاحب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں جو ہذا
میں ایک عورت تھیں جو ان کی لڑکی کے فرمے میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے لئے کر کے دعا فرمائی اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
مروان رحمہ اللہ منہاسے بھی روایت منقول ایک حدیث جابر بن مسیح ہے۔

ولی کے بغیر نکاح

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا
اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَلَا يَصِحُّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
 هُوَ كَرَاهٍ الدِّينَ فَقَدْ عَنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
 عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النُّبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَنْكَاحُ إِلَّا بِوَلِيِّ عَشْرَتِي أَصَحُّ رِوَايَةٍ سَمِعْتُ
 مِنْ أَبِي إِسْحَقَ فِي وَفَاتِ مُخْتَلِفَةٍ قَالَتْ كَانَ
 شُجْبَةٌ وَالثُّوْرِي أَحْضَرْتُ وَأَكْبَتْ مِنْ جَمِيعِ هَؤُلَاءِ
 الدِّينَ نَدَّاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَتْ
 يَدَّيْهِ هُوَ كَرَاهٍ عَشْرَتِي شُجْبَةٌ وَأَصَحُّ رِوَايَةٍ
 قَالِ الثُّوْرِي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي إِسْحَقَ
 فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَبِمَا يَكُنْ عَلَى ذَلِكَ فَأَحْتَسِبُ
 شُرُودَ بَنِي هَيْلَانَ نَا بَرْدَةَ وَأَوْدَاهَا شُجْبَةٌ قَالَتْ
 سَمِعْتُ سُبَّكَ الثُّوْرِي يَقُولُ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ سَمِعْتُ
 أَبَا بَرْدَةَ يَقُولُ قَالَ يُسَوِّدُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَنْكَاحُ إِلَّا بِوَلِيِّ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ لَمْ هَذَا
 الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ يَسْمَعُ شُجْبَةَ وَالثُّوْرِي هَذَا
 الْحَدِيثَ فِي وَفَاتِ وَاحِدٍ وَاسْمُهَا رَيْثُ هُوَ كُنْتُ فِي
 أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ هَمْدَانَ السُّنِّي يَقُولُ سَمِعْتُ
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي لَيْثَ
 فِي نَوْبِي مِنْ حَدِيثِ الثُّوْرِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ إِذْ لَمْ
 أَكُنْتُ بِهِ عَلَى رِسْرِائِلَ كُنْتُ كَانَتْ بِي فِي يَهْ أَمْرَ
 وَحَدِيثُ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكَاحُ إِلَّا بِوَلِيِّ حَدِيثُ حَسَنٍ
 وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ
 الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَسْرَاطَةَ وَجَعَلَ
 ابْنُ سَبِيحَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى خُرَشَمٌ
 ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ فَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ

کہوں کہ ابو اسحاق سے ان کا سماع مختلف اوقات
 میں ہے۔ اگرچہ شعبہ اور ثوری ان تمام روایات سے
 زیادہ حافظ اور ائبست ہیں۔ لیکن ان کی روایت
 میرے نزدیک صحیح ہے کیوں کہ شعبہ اور ثوری
 ابو اسحاق سے ایک ہی مجلس میں سنی ہے اس پر دلیل
 یہ ہے کہ شعبہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ سفیان ثوری
 ابو اسحاق سے پرچہ دے رہے تھے کیا آپ نے ابو بردہ
 سے سنا کہ غیا کریم علی اثر علیہ واکہ وسلم نے فرمایا
 ولی کے بغیر کاج نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا ہاں
 (میں نے سنا ہے) اس میں اس بات پر دلیل ہے
 کہ شعبہ اور ثوری دونوں نے ایک ہی وقت میں
 یہ حدیث سنی۔ ابو اسحاق کی روایت میں اسرائیل
 ائبست ہے۔ میں نے محمد بن شعیب سے سنا ہے کہ میں
 محمد بن عبد الرحمن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ بواسطہ
 ثوری ابو اسحاق کی جو روایات میں نہیں لے سکا اس
 کا وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر اعتماد کیا اس
 لئے کہ وہ پوری حدیث بیان کرتا ہے۔ اس باب
 میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ولی
 کے بغیر کاج نہیں ممکن ہے۔ ابن جریر نے بواسطہ
 سیان بن موسیٰ زہری اور عروہ حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث بیان کی۔ حجاج
 بن اسرار اور حضرت بن یعرب نے بواسطہ زہری اور
 عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے بیان
 کیا۔ حشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ بواسطہ عروہ
 زہری کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے
 ابن جریر کہتے ہیں میں نے زہری سے ملاقات
 کی اور دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا
 تاہم محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا۔

الْحَدِيثُ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
لَمْ يَقْبَلْ الزُّهْرِيُّ قَوْلَهُ مَا فُكِرَ أَنْ يَصْحَقَهُ هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ أَجْلِ هَذَا أَذْكَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
مُعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَدْخُلْ هَذَا الْعَرَفَ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ لَأَسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْمٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ
مُعِينٍ وَبِسَاءِ عَرَّاسُفِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَهُ كُتُبُهُ عَلَى كُتُبِ
عَبْدِ الْمُوَحِّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ تَكَاذُ مَا سَمِعَ
مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَصَحَّحَتْ يَحْيَى بِدَايَةِ اسْتِظْهِارِ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هَذَا
الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نِكَاحَ إِلَّا بِرِجَالٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ
الْعَطَّابِ وَيَعْلَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَتَّابٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهَذَا أُرْوَى عَنْ
بَعْضِ أَتْقَانِهِمْ لَتَابِعِينَ أَنْصَحُوا لَنَا نِكَاحَ الْأَخِي
يُزَيْدٍ مِنْهُمْ سَيِّدُ بَنِي السَّبَبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
وَشَرِيهُمُ لَرَأْبِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَوَعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
وَعْبَةُ هُمُ وَهَذَا يَقُولُ سَنِيَانُ الشَّوَرِبِيُّ وَالْأَخْبَارُ
وَمَا لَكَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالتَّائِبِيُّ وَاحِدٌ
وَرِثَتْهُ.

یہاں صحیح کہتے ہیں ابن جریر کے یہ الفاظ
اسماعیل بن ابراہیم نے نقل کئے ہیں۔ اور ابن
جریر سے اسماعیل بن ابراہیم کا سنا کچھ زیادہ صحیح
ہیں۔ انہوں نے اپنی کتب عبدالمعمر بن عبدالمعمر
بن معمر کی کتب سے صحیح کی ہیں ابن جریر سے
خود جس شایعہ نے ابن جریر سے اسماعیل بن
ابراہیم کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔
اس باب میں بنی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیث کڑولی کے بغیر نکاح نہیں پر بعض صحابہ
کرام کا عمل ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عہ عنہ ابی طالب ہدایت بن عباس اور ابراہیم
دفریم رضی اللہ عنہم ان میں شامل ہیں۔ بعض
تابعی فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے
کڑولی کے بغیر نکاح نہیں۔ سعید بن جبیر
ابن بصری، شریح، ابراہیم بن عمر بن
عبدالعزیز وغیرہم ان تابعین میں شامل
ہیں۔ سفیان ثوری، ابو داؤد، مالک،
عبد اللہ بن مبارک، ثانی، احمد اور
اسحاق رحمہم اللہ کا بھی مسلک ہے۔

باب ما جاء لا نكاح إلا بغير نكاح

گواہوں کے بغیر نکاح

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعَوِّضِيُّ الْبَصْرِيُّ
نَا مُحَمَّدَ بْنَ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے بنی کریم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سلفہ :۔ مگر اس کے بغیر نکاح نہ جوئے والی حدیث کی سند پر صحیح ہے کلام کیا بطریق امام ابو حنیفہ رحمہما کا
مصرعہ اللہ نے اپنی کتاب شریعہ میں لکھ دیا کہ ان شریعہ و بطریق سے اسے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک
ولی کے بغیر بھی نکاح درست ہے جیسا کہ آیات قرآنیہ سے بھی اسی کا ثبوت ہے (مترجم)

الْأَحْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ التَّشْعُدُ فِي الصَّلَاةِ وَالْتَّشْعُدُ فِي الْحَاجَةِ
قَالَ التَّشْعُدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ وَلَهُ وَالصَّلَاةُ
وَلِطَيَّاتُ اسْتَلَمَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحِمَهُ
اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ اسْتَلَمَ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَادِ اللَّهِ
الضُّلَّيْحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشْعُدُ فِي الْحَاجَةِ
أَنْ يَحْمَدُ يَنْتَهِي تَسْبِيحُهُ وَتَسْتَعِيزُهُ وَتَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ شَرِّهِ وَأَنْتَ وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَحِبَّائِهِ مِنْ عَمَلِهِ
اللَّهُ فَلَا مَحِيلَ لَهُ وَمَنْ يُفَيْضُهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ ثَلَاثُ أَبَابٍ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ قَسَمْتُ مَا سَمِعْتُكَ الشُّرُوحُ إِنْ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَنْ
نُفْسِهِ وَلَا تَدْرِي إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ رَفَعُ اللَّهُ
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْبِيَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اتَّقُوا اللَّهَ فَمَا تَقُولُوا قَدْ سَمِعْنَا
الْأَنْبِيَاءَ فِي الْأَبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ نَسَائِكَ الْأَحْمَشِ عَنْ أَبِي
إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَجْعَةٌ عَنْ أَبِي
إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا الْعَدِيَّتَيْنِ حَبِيبَتِي
لِذَا نَسَايْتِي جَمَعْتُهُمَا فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ
أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النِّكَاحَ جَلَاءُ مِنْ خَيْرِ حَبِيبَةٍ وَمَنْ
قُلَّ سَيِّئَاتِ الشُّرُوحِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْوَحْيِ
۱۰۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ تَرْغِي وَتَرْهِي نَائِمٌ كَفَيْلٌ

یعنی اگر علی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت (یعنی نکاح) کا تشہید کیا یا آپ نے گواہی انکا تشہید سے ہے تمام اہل
بنی اوس بنی جابر بن عبد اللہ بن جابر کے سے ہیں اسلئے علی اللہ علیہ
وسلم (آپ پر سلام اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں ہم پر
اور اللہ تعالیٰ کے نیکو بندوں پر سلام ہو) میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ کی گواہی
دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم اس کے
خاتم النبیین اور رسول ہیں: نکاح کا خطبہ سب سے تمام رسولین
اللہ تعالیٰ کو سزا دینے ہم کی سے عداوت کے ہیں اللہ تعالیٰ
پا رہتے ہیں۔ اپنے نفسوں کی خرابیوں اور اعمال کی بدیہوں
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پا رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہر بات
میں اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اسلئے وہ گمراہوں کے
سے کوئی باری نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ میں گواہی دیتا ہوں
کہ حضرت محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاتم النبیین
اور رسول ہیں: اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میں آیات پڑھتے تھے۔ بشرطیکہ قاسم کہتے ہیں میان ثوری
نے اہل تحصیل دیوں، بیان کیا کہ اللہ سے اس طرح قسمیں لیتے
کا کہ ہے اور حالت اسلام میں ہی میں موت آئے (۲۰) اللہ تعالیٰ
سے قسمیں کے نام پر رسول کہتے ہوں اللہ تعالیٰ کا خیال رکھو
اللہ تعالیٰ تم پر نازل ہے (۳) اللہ تعالیٰ سے قسمیں لیتے ہیں
بات کہ وہ اس اس میں حضرت علی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے میں روایت
مروی ہے حدیث عبد اللہ کہ ہے عائشہ نے بواسطہ ابوسامی اللہ
ابو موسیٰ بن عبد اللہ بن ابوسامی اللہ ابو جہل اللہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمادہ ہیں کہ میں نے حضرت ابوسامی
کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو شہادت کی کہ بواسطہ ابوسامی اللہ ابو جہل
ابو جہل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمادہ ہے۔ بعض
فرد میں غلبہ کے بغیر کہ ان کا کہ ہے میان ثوری کی حدیث سے یہ کہ وہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

فِي نَفْسِهَا وَرَأَتْهَا صَائِتًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى سَعِيدٌ وَصَفِيكَانُ التَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ مَا لَيْلِ بْنِ أَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي بَيَانِ
النِّكَاحِ بِمَعْنَى ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَلَيْسَ فِي هَذَا
الْحَدِيثِ مَا اسْتَجَوَابَهُ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ
وَهُوَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَرَقٍ وَهَكَذَا أَتَى بِهِ ابْنُ
عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا
نِكَاحَ إِلَّا بِوَرَقٍ وَرَأَيْتُمَا مَعْلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَرَقٍ بِمَعْنَى قَارِنٍ وَبِهَا وَنَدَّ الْكُفْرَ
أَقِيلَ الْوَلِيمَانِ كَوْرِي لَا يَزُوْجُهَا إِلَّا بِوَرَقٍ هَذَا
أَمْرُهَا فَإِنْ دَخَلَهَا قَالَتُكَامُ مَفْسُوحٌ عَلَى حَدِيثِ
سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ وَبِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ
بَيَّنَّتْ فِكْرَتِ ذَلِكَ كَرَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لِنِكَاحِهِ .

يَا أَيُّهَا مَا جَاءَ فِي الْكِتَابِ الْيُسْتَمَوْ عَلَى
التَّزْوِيجِ

١١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَتِيمَةُ تَسْتَأْذِنُ فِي
نَفْسِهَا وَنَفْسُهَا فَهَرَّادُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَهَا جَوَازُ
عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو
عَلِيٍّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَالَفَتْ
أَهْلُ الْحِكْمِ فِي تَرْجُومِ الْيَتِيمَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ
الْحِلْمِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا تَوَجَّعَتْ فَالْيَتِيمَةُ مَوْجُوعَةٌ
حَتَّى تَبْلُغَ فَإِذَا ابْلَغَتْ فَفِيهَا الرِّجَاءُ فِي إِجَارَةِ
الْيَتِيمِ أَوْ تَحْيِهِ وَهَذَا قَوْلُ بَعْضِ التَّالِفِينَ وَبَعْضُهُمْ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ يَتِيمٌ الْيَتِيمَةُ حَتَّى تَبْلُغَ

یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ اہل سفیان ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا جس نے لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ متعدد فرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولی کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے۔ اہل فریاء ولی کے بغیر نکاح نہیں بھی کر سکتے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ مستند ہے۔ اس مطلب اکثر علماء کے نزدیک ہے کہ ولی اس کو خداوندی اور اہل بیت کے بغیر نکاح کسے نہ دے اگر کر کے دے گا تو نکاح فاسد جائیگا جس طرح حدیث خسار سنت ملازم سے ثابت ہے کہ وہ یہ کہ جس نے اہل بیت کے والدین کی مرضی کے بغیر نکاح کسے دیا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مد فرما دیا۔

کنواری بالغہ لڑکی کا زبردستی نکاح
کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بائتھ کنوا لی
ردی سے اس کے متعلق اجازت لی جائے اگر خاموش ہو جائے
تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو
اس پر کوئی جبر نہیں" اس باب میں حضرت ابو موسیٰ ابراہیم
عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ربیع
فرماتے ہیں: حدیث ابو ہریرہ میں ہے: "علاء کا نابالغ یتیمہ
ردی کے نکاح میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک
اگر نکاح کر دیا گیا تو یہ موقوف ہو گا۔ بلوغت پر اسے
بائی رکھنے اور توشہ کا اختیار ہے تاہم وغیرہم کا
یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یتیمہ کا نکاح بلوغت

سے پہلے جائز نہیں اور نکاح میں اختیار بھی نہیں۔ سفیان
ترمذی، شافعی اور دوسرے علماء کا یہی نظریہ ہے۔
۱۴۱۱ محمد اسحاق فرماتے ہیں تحفہ نورانی کی مجلس نے تو اسکی عمر
سے کیا گیا نکاح جائز ہے بالغ ہونے پر تو اسے کا اختیار نہیں
ان دونوں حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے
استدلال کیا کہ بنی کریم علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے ساتھ شب زفاف گزاری تو اس وقت ان کی عمر لوہا
تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ذلک نوحی کی عمر میں ہوتی کہانی

دو دلی نکاح کنفل تو کیا حکم ہے

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو دلی کرئی
تو وہ پہلے کے لئے ہے۔ اور دوسری طرح اگر کوئی شخص دو
ادیوں پر کہو نیچے تو وہ بیکار ہے کے لئے ہے یہ حدیث
میں ہے۔ علماء اس پر عمل ہے انہیں سند میں ان کا
کئی اختلاف نہیں۔ اگر دو دلیوں میں سے ایک پہلے نکاح
کے دے اور دوسرا بعد میں تو پہلے کا نکاح جائز ہے وہ
دوسرے کا ٹوٹ جائیگا اور اگر دونوں ایک ساتھ کریں
تو دونوں نکاح طبع ہو جائیں گے۔ سفیان ترمذی و احمد
اور اسحاق رحمہم اللہ اسکا کے قائل ہیں۔

مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اپنے مالک سے اجازت حاصل کے بغیر نکاح کرنے
والا غلام زانی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر
میں ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث بوسطہ عبد اللہ

ذکر الیوم فی النکاح وهو قول سفیان الثوری
قال فیہ وغیرہما من اہل الترمذی وقال احمد
وسعی ذابغیۃ یتیمہ یتیمہ یتیمہ یتیمہ یتیمہ
فرطیت قال نکاح جائز ولا یکرہا اذا ادرکت
واحتجنا بحديث عائشة ان النبي صلى الله عليه
وسلم بها وهي بنت تسع سنين وقد كانت
عائشة اذا بلغت الثمانية تسع سنين قهر
امراة۔

باب ۵۰ ما جاء في الوليتين يزوجان۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ نَكْدَةَ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ سُرَيْجٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَانُ
نَدَّجَهَ وَيَلِيَانِ فِيهِ لِدَاوِلٍ وَنَهْمَا وَمَنْ بَاغِيهَا
مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِدَاوِلٍ وَنَهْمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِصْرِ لَا يَنْهَى بَيْنَهُمَا
فِي ذَلِكَ الْخِلَافَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيَّتَيْنِ قَبْلَ الْأُخْرَى
نِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخِرِ مَقْسُومٌ وَإِذَا زَوَّجَا
جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَقْسُومٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ
وَأَحْمَدُ قَرَأَ سَخَنَ۔

باب ۵۱ ما جاء في نكاح العبد بغير إذن سيده

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُجْرٍ عَنْ تَرْوَيْدِ بْنِ سُلَيْمٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَيْمَانُ عَبْدٍ يَزْوِجُ بغير إذن سيده فهو عاهر
وفي الباب عن ابن عمر حديث آخر يرويه عن
وَبُرْوَيْ يَمْضِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجْرٍ

ابن عقیل عن زید بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ و
سکرم ولا تہیثم والصبیح عن عبد اللہ بن محمد
ابن عقیل عن جابر بن عبد اللہ والعمد علیہما
عنہما اہل البیہ عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسکرم وغیرہم ان یکاح القیدی بقیہ دن سید
لا یجوز و ہر قول احمد و اسحق وغیرہما۔
۱۱۰۴۔ حدیثنا سعید بن جبیر بن سہید النعمانی
نا ابی نا ابن جریج عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل
عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سکرم قال ایما عبد یرزق بقیہ دن سید و کفر
حاکم و اہل بیت حسن و حبیہ۔

بن محمد بن عقیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
مرفوعاً روایت کی۔ اور یہ صحیح نہیں۔ مگر یہ ہے کہ
انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ
ماک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد
اسحاق اور دوسرے حضرات رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح
کرسے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

عورتوں کا مہر

حضرت مامریہ رحمہم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی فرمادہ کی ایک عورت نے جو قوں کے ایک
جوٹے پر اپنا نکاح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا تو دو جو قوں کے بڑے پائے افسانہ
دینے پر راضی ہو گئی؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ رسول
اللہ حضرت مامریہ فرماتے ہیں آپ نے وہ نکاح جائز
رکھا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ، اسہل بن
سعد، ابو سعید خدری، عائشہ، جابر اور ابو ہریرہ
اصلی روایات مامریہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث
مامریہ دایمہ صحیح ہے مہر کے بارے میں علماء کا
اعتماد ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جس پر فریقین
راضی ہو جائیں اور ہر سے سفائی لڑی، خاشی،
احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک
رحمہم اللہ کے نزدیک مہر یا روایات سے کم نہیں بعض اہل
کو فرماتے ہیں مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔
حضرت اسہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت

باب ما جاء فی مہر النکاح

۱۱۰۵۔ حدیثنا سعید بن جبیر بن سہید
و عبد الرحمن بن مقدی و محمد بن جعفر قالا
نا شعبہ عن عاصم بن حکیم اللہ قال سمعت عبد
اللہ بن عامر بن ربیعہ عن زید بن نا امرا لایم یحی
قزارا تزوجت علی نعلین فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یمیت من نعلین و جالک
ینعلین قالت نعم فاجازہ و فی الباب عن عمرو
ابی ہریرہ و سہیل بن سعد و ابی سعید و ابی
وعائشہ و جابر و ابی ہریرہ و الاسود بن حدیث
عامر بن ربیعہ حدیث حسن صحیحہ و اختلف
اہل البیہ فی امیر فقال بعضہم المہر علی ما
قراہما علیہ و ہر قول سیکان الشریعہ قال یحی
واحمد و اسحق و قال مالک بن انس انیکون
المہر اقل من دینار و یقال فقال بعض اہل الکوفہ
لا یموت المہر اقل من عشر دینار و ہ۔
۱۱۰۶۔ حدیثنا الحسن بن علی الخلیل نا اسحق

بُنَّ عَيْسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ قَالَا مَا كَانَ لَكَ بَنٌ
 أَنَّى هَذَا قَالُوا هُوَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالُوا هُوَ ابْنُ مَرْيَمَ
 الشَّاهِدِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَهُ ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ قَوْمِهِ أَنْ يَهْبِطُوا لِيَسْمَعُوا قَوْلَهُ
 هُوَ يَلْقَى قَوْلَ رَجُلٍ يَأْتِيهِ مِنَ اللَّهِ بِوَحْيٍ فَإِنْ نَزَلَ
 لَكَ بِهِ حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ يَخْتَلِكُ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
 فَكَانَ مَا يَخْتَلِكُ مِنَ الْأَمْرِ هَذَا قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَخْلُوقًا جَلَسَ
 وَكَرَّمَ أَدْلَكَ مَا لَيْسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا يَجِدُكَ
 الْيَسْرَ وَكَرَّمَ خَاتَمًا مِنْ حَبِيبِكَ قَالُوا لَيْسَ شَيْءٌ
 يَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَذَا مَقْعِدٌ مِنَ الْمَقْعِدِ شَيْءٌ قَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَا كَذَا
 وَرَسُولُ اللَّهِ كَذَا الْيُسْرَى شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ جُلُوسًا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْبِ
 هَذَا الْحَبِيبُ شَيْءٌ فَقَالَ إِنْ تَكُونُ لَهُ شَيْءٌ يَصْنَعُ
 فَتَقْرَأُ حَقًّا مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالُوا كَيْفَ نَجْزِيهِ
 وَبَعْدَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
 الْوَحْيِ الْبَاطِلِ كَيْفَ نَجْزِيهِ لِمَا صَدَّقَ وَبَعْدَ سُورَةٍ
 هُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْوَحْيِ وَآخِرُ مَا نَسَقَ .

۱۱-۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَمَّا كَانُوا مِنْ حَيْثُ نَزَلَ
 الْوَحْيُ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ أَبِي الْعَمَلِ قَالَ قَالَ
 هُمُ مِنَ الْوَحْيِ أَكَلَا لَا تَعْلَمُونَ صَدَقَهُ الْوَحْيُ وَأَيُّهَا
 كَوْنَتْ مُشْرَعَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْرَأُ هَذَا اللَّهُ تَعَالَى
 أَوْ لَا تَقْرَأُ يَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْزِلُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَمَ شَيْءٌ مِنْكُمْ
 وَلَا أَنْتُمْ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ هَلْ أَنْتُمْ شَيْءٌ مِنْكُمْ
 أَمْرِي هَذَا أَحَبُّ شَيْءٍ حَسَنٌ وَجِبَّةٌ وَبِئْسَ الْفَجْكَ
 الْبَلْبُ اسْمُهُ هَمَزٌ قَالُوا قَرِئَةً عَنْهُ أَهْلُ الْوَحْيِ

ہے۔ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور
 عرض کیا میں نے اپنی جان آپ کو ہمہ گروہی پھر وہ دیر
 تک کھڑی رہی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ
 اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو اسے میرے کلام میں دے
 دیں۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس مہر میں دینے کے
 لئے کچھ ہے۔ عرض کیا میرے پاس صرف ہی تہنبد ہے
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ تہنبد تو سے
 دے دیگا تو پھر ننگا بیٹھ جائے گا۔ کچھ اندھا ٹکڑے
 اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا
 تلاش کرو اگرچہ اسے کی گھومنی ہی ہو روانہ فرماتے
 ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پایا اس پر بھی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے قرآن سے کچھ یاد ہے۔
 اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فلاں فلاں سورتیں
 یاد ہیں سورتوں کا نام آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے ان سورتوں کے بدلے جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تلاش
 کلام کر دیا۔ یہ حدیث من محج ہے امام حنفی کا اس پر عمل ہے
 وہ فرماتے ہیں اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت
 پر ہاں کلام کریں تو بھی جائز ہے۔ عورت کو قرآن کا سونپنا
 مکاح سے بعض علماء فرماتے ہیں مکاح جائز ہے اور ہر شکل واجب
 جو جائز کا اہل کو فہم اور اساتذہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ابوہبہ اس سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبر طار: عورتوں کا مہر زیادہ نہ جائے
 اگر وہ دنیا میں باعث عورت ہو یا اللہ تعالیٰ کے ان نیکو
 ہوتا تو خدا کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے
 حقدار ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ازواج مطہرات سے نکاح کیا یا اپنی صاحبزادیوں
 کا نکاح کرتے وقت بارہ اوقیہ (چاندنی) سے زیادہ
 مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے ابوہبہ اس کا نام
 ہر اس سے علماء کے نزدیک اذقیہ چالیس درہم

الْبَيْعُونَ بِرَهْنًا وَثَلَاثَ عَشْرَةَ أَرْبَعَةً هُمَا رَهْنُ بَيْعٍ
وَكُلُّهُمَا رَهْنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَّقِي الْأَمَةَ
ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَنْ قَتَادَةَ وَ
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّتْ مَرْيَمَةَ
وَجَعَلَ عَقْدُهَا صَدَاقًا وَفِي الْبَابِ عَنْ مَيْمَنَةَ
وَحَدِيثِ أَنَسٍ حَدِيثًا حَسَنًا مَرْسُومًا وَنَحْنُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَخَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَشَافِيٍّ وَاحْمَدٌ وَ
إِسْنَعُ ذَكَرَهُ يَحْمَدُ أَهْلُ الْوَلَدِ أَنَّ يَجْعَلَ عَقْدُهَا
صَدَاقًا حَقًّا يَجْعَلُ لَهَا مَهْرًا يَسْوَى الْيَتِيمِ وَالْقَوْلُ
الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ.

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مُسَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ
ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُذَوِّكُ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ
فَلَوْ دَلَكَ يَوْمًا جَزَاءَ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ يَدُهُ كَالْجَدِيدِ
وَفِيهِ كَذَابُهَا فَاحْسَنُ أَذْيَهَا مَعَ عَقْدِهَا ثُمَّ يَزَوَّجُهَا
يَبْرَأُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ
وَرَجُلٌ أَصْرَ يَأْتِيكَ بِالْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْأَخَرُ
فَأَمَّنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ.

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ
صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ تَيْمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي

کا ہوتا ہے اور بارہ اور تھپ چار سو اکل و دہم ہوتے
سے

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح
کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزاد کی کو
ہی مہر قرار دیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ
عنہا سے بھی روایت ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر
حضرات کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور
اسحاق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں۔ البتہ بعض
مطاہ کے نزدیک آزاد کی کو ہی مہر قرار دینا مکروہ
ہے بلکہ آزاد کی کے مطاوعہ مہر مقرر کیا جائے۔ پہلا
قول زیادہ صحیح ہے۔

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو ہر نیکو کار کا ثواب دیا جائے گا مگر وہ غلام
جو نے اللہ تعالیٰ کو ملنے ایک کافرا کو ایسا سے عدل کا ثواب ملے
گا وہ شخص جس کے پاس غلام عدت لوث کی ہو اس کی اچھی طرح
حیثیت کے پھر اسے آزاد کر کے جس نے عدت لوثی کے
جے نکاح کر لیا اسے بھی دو گنا ثواب ملے گا اور میرا
وہ شخص جو بدلہ لہائی کتاب پر ایمان لایا پھر دوسری
کتاب آئی تو اس پر بھی ایمان لایا اس کے لئے بھی
دو گنا ثواب ہو۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، صالح، یحییٰ صالح (ابن
یحییٰ) اور ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

سے :- چار سو اکی (۴۸۰) درہم، ایک سو چوبیس تھپے چھتے ہیں۔ (مترجم)

مُوسَى بْنُ النُّزَيْعِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُو أَبِي جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَهُوَ أَبُو بَرْدَةَ
ابْنُ أَبِي مُوسَى أَشْمُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَ
قَدْ رَوَى شَيْخُهُ وَالتَّوَّابِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ
أَبْنِ تَحِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ
ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ
يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا

۱۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ رَجُلٌ ذَكَرَ امْرَأَةً فَدَخَلَ
 بِهَا فَلَا يَجِدُ لَهُ نِكَاحًا ابْتُلِيَهَا فَإِنْ لَمْ يَلِدْ دَخَلَ
 بِهَا فَلَيْسَ بِكُمْ هَبْتُمْ وَأَيُّكُمْ رَجُلٌ ذَكَرَ امْرَأَةً فَدَخَلَ
 بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَجِدُ لَهُ نِكَاحًا أَوْهَا قَالَ أَبُو
 بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ بَابِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا
 رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ لِيُفِيحَهُ وَالسُّنَنُ بْنُ الْقَسْبَاءِ عَنْ عُمَرَ
 ابْنِ شُعَيْبٍ وَكُثَيْبُ بْنُ الْقَيْسِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 يُصَحِّحَانِ فِي: الْحَدِيثِ وَالْمَعْنَى عَلَى هَذَا جَدُّ
 أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَرَوُحَ الرَّجُلُ امْرَأَةً
 فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهُ أَنْ يُسَكِّمَ
 ابْنَتَهَا وَإِنَّمَا تَرَوُحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ
 أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَجِدْ لَهُ نِكَاحًا أَوْهَا يَقُولُ
 اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا قُلُوبُهُمْ فَهُمْ قُلُوبُ الشَّافِعِيِّ
 وَابْنِ حَزْمٍ وَابْنِ شَيْبَةَ .

سے اس کے اجماع معنی مرفوع حدیث روایت کی۔
حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے ابو ہریرہ بن
ابو موسیٰ کا نام عامر بن جند اشقر بن عیسٰی ہے۔
شعبہ اور ثور کی سنے یہ حدیث صالح بن صالح
بن حنیس سے روایت کی ہے۔

منکومہ کو صحبت سے پہلے
طلاق دی تو اس کی لڑکی سے
نکاح کا کیا حکم ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے محبت بھی کرے اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں اگر محبت نہیں کی تو لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور جو آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے تو بوجہ کسی عداوت کے اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ اسے ابن کثیر اور شافعی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور یہ دونوں حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ اس حدیث پر اکثر علماء کامل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر محبت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے اور اگر لڑکی سے نکاح کیا اور محبت سے پہلے طلاق دے دی تو پھر بھی اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے اور تمہاری جو بیویں کی مائیں تم پر حلال ہیں امام شافعی، احمد و اسحاق و رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطْلَقُ امْرَأَتُهُ
ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا أُخْرَى طَلَّقَهَا قَبْلَ
أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

حلالہ میں صحبت شرط ہے

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو آدِيٍّ عَمْرُو بْنُ شُعْبَانَ عَنْ مَعْمُورٍ
قَالَ نَا سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ مِنْ قُرَاقَةَ الْقُرَيْشِ
أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي
كُنْتُ بِعَدَةِ قُرَاقَةَ فَطَلَّقْتُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِي فَتَزَوَّجُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّبِيعِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ مَتَرٍ
الْثَوْبِ فَقَالَ أَبُو بَرْدٍ إِنَّ تَرْجِيحِي لِي بِقُرَاقَةَ
لَا خَلِّي تَذَوُّقِي عَيْلَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِي
فَوَيْلٌ لِي مِنَ النَّارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَآلِيسٍ وَالزَّمِيحِي أَوْ
الْقَمِيصِيهِ دَلَّيْنِ كُفْرِيَّةٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ
حَسَنِ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا مِنْ عَادَةِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَيْهِمْ هَذَا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا
فَتَزَوَّجَتْ نَذْرًا جَائِزًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِهَا أَتَاهَا لَمْ تَحِلَّ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا التَزَوُّجُ
جَائِزًا الزَّوْجُ الْأَوَّلُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ناظر
قرعی کی زوجہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نکاح میں
تھی اس نے مجھے میں طلاقیں دیں تو میں نے عہد ازمنی
میں زہیرہ سے نکاح کر لیا اور ان کے پاس تو کپڑے
سکھینے کا طرح ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں)
بہن کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نکاح
کی طرف لوٹنا چاہتی ہے؟ نہیں! لوٹ سکتی ہیں
تک کہ تم دو لوگ ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو۔
اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، ربیعہ،
(یا فیما) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔
عام صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب
کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر دوسرے
خاندان سے نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے طلاق
دے دے تو پہلے خاندان کو کسے لئے حلال نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحِلِّ لَهُ

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَخْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسٍ الْأَخْبَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ الْحَدِيثِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَكَرَ لَعْنِ الْمُحِلِّ وَالْمُحِلِّ لَهُ وَفِي النَّبَابِ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَقِيقَةَ بْنِ عَامِرٍ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرِ

حلال کرنے والا اور جس کے لئے حلال کیا جائے

حضرت جابر بن عبد اللہ اور علی رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
طلاق کرنے والے اور جس کے لئے طلاق کیا جائے دونوں
پر لعنت بھیجا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود،
ابو ہریرہ، عقیقہ بن عامر، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی وہابیہ و غیرہ
سے اس حدیث میں جہاد الخلفاء نے برا منہ ہمارا عامر اور

حَدَّثَنَا مَعْلُوفٌ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَادِيثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِإِسْنَادٍ لَدُنَّ
جَابِرِ بْنِ سَعِيدٍ قَدْ صَبَّحَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
نُسَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا قَدْ وَصَّيْتُهُ
أَبْنُ نُسَيْرٍ وَالدَّوْدِيُّ كَذَا قَالَ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ
مُؤَيَّدٌ وَابْنُ أَبِي حَالٍ وَغَيْرُهُ وَاجِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنِ الْعَادِيثِ عَنْ عَلِيٍّ .

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمْلَانَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ
كَانَ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ شُرَيْبٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْلَ وَالْمَحْلَ لَهُ .
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَيْسٍ أَكْثَرُ رَوَى
اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كُرَّانٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
غَيْرِ دَرَجَةٍ وَالْعَصْلُ عَلَى هَذَا مِنْ أَهْلِ الْوَلَدِ
وَمِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُمَرُ بْنُ عَمْرٍاءَ وَغَيْرُهُمْ
أَبْنُ عَمِيٍّ وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْعُقَلَاءِ مِنْ
الشَّافِعِيِّينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ
الْبَيْهَقِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَسَمِعْتُ الْجَلِيلَ
يَذْكُرُهُمْ وَيَقُولُ إِنَّهُ قَالَ بِهِمْ وَأَقَالَ يَنْبَغِي
أَنْ يَرَوِيَ بِهَذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
قَالَ دَكِيعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ إِذَا تَرَوَيْتَ السَّيِّئَاتِ
لِيُفْلِتَ مَا شَرَّ بَدَأَهُ أَنْ يُعْرِكَهَا فَلَا يَجِلُّ لَهُ
أَنْ يُسَكِّهَا حَتَّى تَرَوْهَا بِكَافٍ جَدِيدٌ .

حدیث حضرت علی سے اور ماہر نے حضرت جابر سے
یوہی مرفوعاً نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند قائم
ہیں کیونکہ جابر بن عبد اللہ سے بعض علماء نے جن میں امام
احمد بن حنبل بھی شامل ہیں، ضعیف کہا ہے۔ جہذا
ابن نسیر نے یہ حدیث بواسطہ جابر اور جابر بن عبد اللہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن ابن خلیفہ
سے اس میں غلطی ہوئی ہے۔ چنانچہ روایت اس کے
سمیرہ، ابن ابی خالد اور کئی دوسرے حضرات نے
اسے بواسطہ شعبی اور عمارت، حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے

حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طالع
کرنے والے اور جس کے لئے طالع کیا جائے دونوں
پر لعنت کی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو قیس
اور ہی کا نام جہذا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابن کثیر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث متعدد
طریق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت
عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، جہذا رضی اللہ عنہ اور
کئی دوسرے صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں، اس پر عمل ہے۔
عبارت میں کافوں سے ہے۔ سفیان ثوری کا ایک ہلکے
شافعی، احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی فرماتے ہیں:
میں نے جاسد سے سنا کہ دیکھ، ابھی اس کے قائل ہیں
دیکھ فرماتے ہیں اس باب میں اہل سائے کا قول چھوڑنا
مناسب ہے۔ دیکھ، سفیان سے نقل کرتے ہیں
اگر کوئی آدمی کسی عورت سے طالع کرنے کے لئے
لگا کر کہے پھر اسے اپنے اہل نکاح میں رکھنا چاہے
تو حرام نکاح کے بغیر رکھنا حلال نہیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

نکاح متعہ

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَابِعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عُلْفٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عُلْفٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ الرِّجَالِ وَعَنْ لُحُوقِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيَّةِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ عَلَى حَدِيثٍ حَسَنٍ مَبْنِيٍّ وَالْفَقِيلُ عَلَى هَذَا عَنْ أَبِيهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَرَأْنَا رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَثْنً مِنْ الرِّحْصَةِ فِي الْمُتَعَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أَخْبَرَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَكْثَرُ مَا يُؤَلِّمُ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتَعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّوْبَرِيِّ وَابْنُ الْبَارِئِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ ۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ تَابِعًا عَنْ حَقْبَةَ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلَدَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرُوفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ يَقْدُرُ مَا يَرَى أَنَّهَا يُفْسِدُهَا فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُعْبِدُهُ لَهُ شَيْئًا حَتَّى إِذَا انْزَلَتْ الْآيَةُ رَأَى أَنَّهَا جَاهِلَةٌ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهَا لَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ قَرْحٍ رَوَاهُ كَقَوْلِهِمْ ۹

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور ہاتھ لگانے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت سبرہ جہنی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی بن ابی طالب سے ہے۔ صحابہ کرام اللہ ولہم العزیز کا اس پر مل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کچھ اجازت مروی ہے لیکن بعد میں جب آپ کو انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد و کاپت پلا تو اس قول سے رجعت کر لیا۔ اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ متعہ حرام ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور امامان کبار اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ متعہ، ابتداً اسلام میں تھا۔ ایک آدمی کسی شہر میں جا تا تھا اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جتنی دیر وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے سہارا کی حفاظت کرتی اور اس کے اصول کی اطلاع کرتی۔ پھر جب یہ آیت اترتی کہ مومن بیویوں اور باندیوں سے جماع کر سکتے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں کے سوا ہر شر مکار حرام ہے۔

نکاح شغار کی ممانعت

بَاب مَا جَاءَ مِنَ النَّبِيِّ عَنْ نِكَاحِ الشَّغَارِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْمُطَقِّلِ تَابِعًا وَهُوَ

مہ مطلب بنہ جنب اور شغار اسلام میں جائز نہیں اور محمد کسی کا مال ایک سو دو ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انس، ابو یحیٰ، ابن عمر، جابر، مطاہر، ابو ہریرہ اور مال بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے وہ نکاح شغار کو جائز نہیں سمجھتے۔ شغار یہ ہے کہ دو آدمی اپنی بہنوں یا بیٹوں کا ایک دوسرے سے اس طرح نکاح کریں کہ دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں نکاح شغار منوع ہے اور یہ جائز نہیں اگرچہ مہر بھی سطر کیا جائے۔ امام شافعی، احمد، مالک رحمہم اللہ کا یہ قول ہے۔ مطاہر ابن ابی رباح سے منقول ہے فرماتے ہیں ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ ابی کوفہ کا یہ مسلک ہے۔

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے

حضرت ابی جاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت کے اسس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کئے جانے سے منع فرمایا۔

الطَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَتَبَ وَلَا حَتَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ أَسْعَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَبِيعَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاذِيَّةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَفَاتِيئَةَ بْنِ خُبَيْرٍ ۱۱۱۸ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنٍ تَابِلَيْتُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا هَذَا عَامَةٌ أَهْلُ الْوَلَدِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يَرْوِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ عَلَى أَنْ يَرْوِيَهُ الْغَرُّ أَهْلَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَا حَتَبًا بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَنْسُوخٌ وَلَا يَجْعَلُ وَرَأً جَعَلَ لَهَا مَهْدًا وَمَا قَتَلُ الشَّافِعِيُّ وَآخَرُهُ وَاسْحَقُ وَرُوِيَ عَنْ مَطَاهِرِ بْنِ أَبِي نَبَاحٍ قَالَ يُعْزَّانُ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيَجْعَلُ لَهَا مَهْدًا أَيْ الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ هَبِ الْكُفَّةَ -

باب ۹۵ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا

۱۱۱۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَضْرِيُّ تَابِعَهُ الْأَعْلَى تَابِعَهُ بَنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ مَكَةَ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

سلسلہ :- چاکر گوڑ سے کرائے بڑھانا یا ایک شہر سے ان کا نکاح کر کے دوسری جگہ سے جا۔

عہ :- جنب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ لینے پر سامور ہو وہ ایک دوسرے دروازہ مقام پر قیام کر کے لوگوں کو وہاں مال بیع کرنے پر مجبور کرے۔

أَوْ عَلَىٰ خَالَتَيْهَا۔

١١٢٠ - حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُلَيْيٍ نَاعِدُهُ الْأَعْلَى عَنْ وَثَّامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ
عُمَرَ وَعَبْنِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي أُمَامَةَ
وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
١١٢١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَالِيٌّ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ
ثَاوَدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ نَاعِدُهُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُسَلَّمَ
الْمَرْأَةُ عَلَى عَتَمَتِهَا أَوْ أَلَمَتِهَا عَلَى بَنَاتِ أَخِيهَا
أَوْ الْمَرْأَةِ عَلَى خَالَاتِهَا أَوْ أَلْعَالَةِ عَلَى بَنَاتِ أَخِيهَا
وَلَا تُسَلَّمَ الْمُطَهَّرِيُّ عَلَى الْكَبِيرِيِّ لَا الْكَبِيرِيُّ عَلَى
الْمُطَهَّرِيِّ حَدَّثَ أَبُو عَنَابٍ قَالَهُ هُرَيْرَةُ حَدَّثَ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا بِعَدِّ عَامَةِ أَهْلِ
الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا أَنَّهُ لَا يَجِبُ لِلزَّوْجِ
أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَتَمَتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا فَإِنْ
سَلَّمَ امْرَأَةً عَلَى عَتَمَتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا أَوْ أَلْعَالَةِ
عَلَى بَنَاتِ أَخِيهَا وَكَأَنَّ الْأُخْرَى مِنْهُمَا مَقْسُورٌ
وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ أَبُو عَيْنٍ
أَمَّا الشَّيْخُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْهُ وَسَالَتْ
عَنْ هَذَا فَسَأَلَ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو زَيْنٍ
وَرَوَى الشَّيْخُ عَنْ تَجَلٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ

انفکاح

١١٢٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاوَكِيمُ تَابِعِدُ
الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر کہ حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ کے لیے ایک بار میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، ابوبکرؓ اور امراء، جابرؓ، عائشہؓ، ابوموسیٰؓ اور سمیراؓ کی چند رضی اللہ عنہم سے بھی دعایا مانگے ہوئے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
 منع فرمایا کہ جنسی کو چھو بھی پر اور بیوہ بھی کو جنسی پر
 یا بھانجی کو خاں پر اور نالہ کو بھانجی پر نکاح میں لایا
 جائے اور چھوٹی کو بڑی پر یا بڑی کو چھوٹی پر بھی
 نکاح میں نہ لایا جائے۔ حدیث ابن عباس اور
 ابو ہریرہ صحیح صحیح ہے عام علماء کا اس پر عمل ہے
 اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کس مرد
 کے لئے خاں اور بھانجی یا چھوٹی اور بھانجی کو ایک
 نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں اگر کسی محدث کو اس کی
 چھوٹی یا خاں پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح
 منع ہو جائیگا عام علماء بھی فرماتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا اور اس سے روایت کی ہے۔ چنانچہ
 امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ
 صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جنسی ایک آدمی کے واسطے
 سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عقد نکاح کے وقت

مشارطة

حضرت عقیبہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سلسلہ ۱۔ عام چھوٹی بڑی مراد میں جگہ پر جا رہا ہے یا چھوٹی چھوٹی کو ایک ناک میں جمع کرنے سے
مانعت ہے (الاعتات) مترجم

شرائط میں سے وفا کے سب سے زیادہ کافی وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

ابو موسیٰ نے بواسطہ محمد بن شمس اور یحییٰ بن سعید عہد الحمید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث نہایت کثرت سے روایت کی ہے۔ اور بعض صحابہ کرام میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم بھی اس پر عمل ہے۔ مرنے میں جب کوئی شخص اس شرط پر کسی عورت سے نکاح کرے کہ وہ اسے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو پھر اسے باہر لے جانے کا کوئی حق نہیں۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اس کے قائل ہیں بعض علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی شہادت کی شرط سے مقدم ہے کہ اگر آپ کے نزدیک اس شرط کے باوجود غافلانہ طور سے باہر لے جائے بعض علماء نے اس قول کو اپنا پسندانہ قول رکھ لیا کہ یہی اس کا ہے

اسلام لائے وقت وکس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر اسلام لائے تو ان کے ہاں جاہلیت میں کی بیویاں تھیں۔ وہ مسلمان ہو کر اسلام لائیں۔ رسول اکرم نے انہیں ان میں سے چار عورتیں اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر نے بواسطہ زہری الدیلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایں ہی روایت کی ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے خضیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ

بہر قول

مَرْثُودٌ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ فِي أَبِي الْخَبَرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ الْخَثْعَبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُورَى بِهَا مَا اسْتَحْتَمَمَ بِهَا الْفَرْجُ -

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَمَلِ يَحْيَى ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوًا هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سُوَيْدٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ هَذَا رَوَاهُ بَعْضُ أَهْلِ الْكَلْبِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مَوْضِعٍ مَا قَلَّيَسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا وَمَوْكُونٍ بَعْضُ أَهْلِ الْكَلْبِ قَبْلَهُ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ حَزْمٍ وَابْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ شَرَطَ اللَّهُ قَبْلَ شَرْطِهَا كَأَنَّهُ سَأَلَ لِرَجُلٍ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتْ اسْتَحْتَمَمَتْ عَلَى أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكَلْبِ إِلَى هَذَا فَقَوْلُ مُلْكَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ هَذَا أَكْثَرُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَكَ عَشْرُ نِسَوَةٍ

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِدَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عِيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ التَّنُجِيُّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسَوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمَ مَعَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَنْبَاءُ هَكَذَا. رَوَاهُ مَحْمُودُ بْنُ الرَّهَوِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي وَاسِعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّعَيْلِ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

سے محمد بن سہید ثقی نے بیان کیا کہ خیال ابن سلمہ کہ اس
اسلام آئے وقت تک بیویاں نہیں سامان ہمارے فرماتے ہیں
خبر کی نے ہذا سلمہ عالم ابن کے والد سے یہ حدیث روایت
کی کہ نہ ثقیف کے ایک آدمی نے اپنی بیویوں کو طلاق
دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اپنی بیویوں سے رجوع
کر یا یہ کہ تم کو اس امر سے شک ہو کہ اس طرح اس مسئلہ کی خبر
میں نہ ہو کہ اس مسئلہ میں ایک صاحب نام اشاعی اور حنفی رحمہ اللہ فرماتے
ہیں کہ اس مسئلہ میں ہے

نوسلم کے نکاح میں نہیں ہوں تو کیا حکم

سے

ابن نیرزدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کرم علی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
میں حاضر ہوا کہ عرض گزار تھا یا رسول اللہ! میں اسلام
لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بیویاں ہیں یا رسول اللہ!
میں نے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے جس کو
چاہو پسند کر لو یہ حدیث حسن ضعیف ہے ابو ذہب
بیہقی کا نام درج ہے جو ضعیف ہے۔

حاملہ لونڈی کا خریدنا

حضرت روایع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
بنی اکرم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ اور آخرت
کے دین پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی دوسرے کی اولاد
کو نہ ملے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایع بن ثابت
سے متعدد طرق سے مروی ہے اہل علم کا اس پر عمل
سبب کہ کوئی شخص حاملہ لونڈی خریدے تو بچہ پیدا ہونے
سے پہلے اس سے محبت نہ کرے اس باب میں
حضرت ابن عباس، ابو ذہب، ابو ہریرہ بن ساریہ
اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
منقول ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ عِيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ
أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَآخِمْ
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ تَحْلًا مِنْ ثَقِيفٍ
طَلَّقَ نِسَاءَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتَرْجِعَنَّ نِسَاءَكَ أَوْ
لَا تَرْجِعَنَّ قَبْرَكَ كَمَا يُعَمَّرُ قَبْرُ أَبِي رِيحَالٍ وَالْقَلْبُ
عَلَى حَدِيثِ عِيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي أَنَّهَا بَيَّتْ
وَمِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَآخِمْ وَرِشَقَانِي

باب ۷۸ ما جاء في الرجل يسلم وعندك

أختان

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ قَيْرُوقَ الدَّيْلَمِيَّ يَقُولُ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَيْتُ وَتَحَقَّقْتُ خُتَنَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِمْتُمَا
فَلَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابُو ذُهَبٍ
الْبَيْهَقِيُّ أَنَّهُ الدَّيْلَمِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ

باب ۷۹ الرجل يشتري الجارية وهي حامل

۱۱۲۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبُخَيْرِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ هَبِيبٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ
نُجَيْمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَآيَاتِهِ الْآخِرَةِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهُ
وَلَا يَغْرِسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ
وَهُوَ عَنْ مُدَيْعِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ لَعَلَّ جَلِي هَذَا
جَمَدٌ أَهْلِي الْوَلَدُ لَا يَرُونَ لِرَجُلٍ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً
وَهُوَ حَامِلٌ أَنْ يَطْأَ حَافَتِي فَتَضَعُ فِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ وَأَبِي الدَّيْلَمِيِّ وَابْنِ أَبِي سَلَمَةَ

سَارِيَّةَ وَآبَى سَعِيدٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ
وَلَهَا دَوْجَرٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطَرُهَا

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِيَةً نَاهِيَةً عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
أَصْبَحْنَا سَبَا يَوْمَ أُحُدٍ وَأَطْرَسَ وَكُنَّا أَتَقَرُّنَ
قَوْمِيهِمْ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَزَلَّتْ وَالْمُحَصَّنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا
مَكَتَتْ أَيْمَاكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا زَادَ
الشَّوْزَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ قَالَهُ الْبَيْهَقِيُّ اسْمُهُ صَالِحٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
۱۱۲۸ - رَوَى مُتَّفَقًا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
صَالِحِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ الْعَلَيْتِيِّ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ تَابَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ تَابَعَنَا
بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ مَقْرِ الْبَغِيِّ -

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُتَّبِعُهُ تَابَعَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي شَهَابٍ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا نَسُكُّ أَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَرِ بْنِ الْكَلْبِ وَمَقْرِ الْبَغِيِّ وَحُلُرَانَ
الْكَاهِنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَافِحِ بْنِ حَبِيبٍ وَآبَى
جُمَيْعَةَ وَآبَى هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ أَبِي
مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى
خَطْبَةِ أَخِيهِ

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَكُتِبَتْ قَالَا

شادی شدہ لڑکی قیدی بن کر اُسے تو اس
سے جماع کیا جائے یا نہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں ہمیں خطبہ اوطاس میں کچھ ایسا کہہ سنا جس کے تفسیر
ان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے یہ بات سنی اگر علی رضی اللہ
عینہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو یہ نیت نازل ہوئی تو وہ
تم پر شوہر دار عورتیں حرام ہیں لیکن جن کے تم مالک بن حارث
(دوسرا مالک بن) یہ حدیث سن ہے۔ لڑکی نے بواسطہ عثمان
بن اوس ابونخیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اس طرح روایت کیا کہ ابونخیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

ہم اس نے یہ حدیث بواسطہ قتادہ (صالح بن ابی مریم) اور
ابو مقلہ اشجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرمائی
روایت کی۔ ہم راہ امام زہدی (کو عبد بن حمید نے بواسطہ
جہان بن کثیر) ہمارے اس کی خبر دی ہے۔

اجرت زنا کی ممانعت

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے کی
قیمت، زنا کی اجرت اور کراہی کی شہرتی سے منع فرمایا
اسی باب میں حضرت دافع بن خدیج، ابو جہیفہ،
ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو مسعود حسن
ہے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا
جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض صحابہ کرام اور
علاء نے عزل کی اجازت دی ہے ملک بن انس فرماتا
ہیں آزاد و عورت سے اجازت سے عزل کیا
جائے۔ اور نثری سے عزل کے لئے اجازت کی
حدوث نہیں۔

کراہت عزل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صل
اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عزل کا ذکر کیا
گیا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک ایسا نکمرا
سوچو جو ان کی عمر کی رعایت میں یہ دعا کہہ کر آپ
کے پر نہیں مڑا کر ایسا کہے دو لوں وہ عزلی میں
ہے (آپ نے فرمایا) جس شخص نے پیدا ہونا سے اللہ
خالی اسے (خرید) پیدا کہہ گا۔ اس باب میں نثر
باب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے حضرت ابو سعید
مسیحی ہے۔ اور ابو سعید سے متعدد طرق
سے مروی ہے صحابہ کرام اور دوسرے ملکی ایک
جامعہ نے عزل کو پسند نہیں کیا۔

کنوار کی اور بیوہ کے لئے باری مقرر کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
اگر میں پانچوں قر یہ نبوی رسول اکرم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لیکن آپ (حضرت انس) نے فرمایا سنت پر ہے کہ جب پہلی
بیوہ پر کنوار کا طلاق ہے نکاح کہے تو اس کے پاس سات
راہی تمام کہہ ادا کر ہو گا کہ جس نے اسے بیوہ سے
طلاق کہے تو اس کے پاس میں سات ٹھہرے اسی باہدیں
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے
حضرت انس مسیحی ہے۔ محمد بن اسماعیل نے بواسطہ ابوب
اور قطاب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بیان کیا بعض

عَدِثُ بَجَائِدٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ فَقَدْ رَوَى
عَنْهُ مِنْ غَيْرِهِ قَدْ نَقَصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَمْرُوهُ عَنِ الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ سَأَلْتُ
الْحَرَمَةَ فِي الْعَزْلِ وَلَا كُنْتُ أَمَّا لَأَمَّةٌ.

باب ما جاء في كراهية العزل

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَسَمٍ وَكُنَيْتُهُ قَالَ تَأْتِنِي
بُنُ عَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَحِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ قَزَحَةَ عَنْ أَبِي سَرِيحٍ قَالَ كَرِهَ الْعَزْلُ وَكَرِهَ
سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ بَعَلَ
فُلَيْكَ أَحَدُكُمْ مَا دَرَأَتْ ابْنُ عَمْرٍو فِي حَوْبَتِهِ وَلَمْ يَتَلَّ
لَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا وَإِنَّمَا
كُنْتُ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا وَفِي
الْبَابِ عَنْ حَبَابٍ حَدِيثُ أَبِي سَرِيحٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ قَدْ نَقَصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ
وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِ.

باب ما جاء في القسم للبر واليتيم

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَائِشُرُ
ابْنُ الْمُغْضِلِ عَنْ حَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ قَلَابَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَوَشَّطْتُ نَأْفُلَ قَالَ
سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ
التَّكْرَارُ كَمَا تَرَوْنَهُ الرَّجُلُ الْبُكَرُ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ
جُنْدًا مَا تَلَاكَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثُ
أَبْنِ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ نَقَصَ مُعْتَدِلُونَ
إِنَّمَا عَنْ ابْنِ قَلَابَةَ عَنْ ابْنِ أَنَسٍ وَكَرِهَ
يَرْجِعُهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا جُنْدٌ

أَهْلُ كَيْلِيمَ قَالُوا إِذَا تَرَدَّجَ لَجَلُ أَمْرٍ أَتَى بَكْرًا حَتَّى
أَمْرًا يَهْ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ
بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَرَدَّجَ الْيَتِ عَلَى أَمْرٍ يَهْ أَقَامَ
عِنْدَهَا ثَلَاثًا -

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَمْرُو بْنُ الشَّرْحِ النَّاسِ
حَدَّثَنَا عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْوَيْثِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَدِيَّةَ أَنَّ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفَضِّلُ بَيْنَ بَنَاتِهِ فَيُعَدِّلُ وَ
يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمِي بَيْنَ أَمْلِكُ فَلَا تُكْشِفْ
فِيهَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَتَّى يَكُونَ حَالَتُهُ هَكَذَا
رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْوَيْثِ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ حَبِيدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَدِيَّةَ
أَنَّ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفَضِّلُ وَرَوَاهُ
حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ وَخَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي الْوَيْثِ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ مَرْسُلاً أَنَّ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُفَضِّلُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ
سَلَمَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تُكْشِفْ فِيهَا تَمْلِكُ وَلَا
أَمْلِكُ أَنَّمَا يَعْنِي بِهِ أَهْبَ وَالْمَوَدَّةُ كَمَا أَفْرَأَ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ -

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ نَحْبُدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالُوا هَذَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ
أَنَّ عَنِ الْبَقِيَّ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْبَقِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ
أُمْرَانِ فَلَمْ يُعَدِّلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَشِقَّةٌ سَاقِطَةٌ نِهَا اسْتَعْدَا الْحَدِيثَ هَذَا
أَبْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا تُعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت نے فرمایا عدالت نہیں کیا بلکہ ظاہر کا ال پر عمل ہے وہ فرمایا ہے
جب کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی سے نکاح کرے
تو اس کے پاس سات روپیہ قیام کرے پھر دوسری بیوی پر اس کے
پہلی بیوی کے بچے سے نکاح کیا تو تین روپیہ اس کے پاس شہرے

سوگنول کے درمیان بار کی مقرر کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت
علیٰ اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کے درمیان برابر
برابر رہی مقرر فرماتے اور (دارگاہ الہی میں) عرض کرتے
اسے اللہ یہ قیمتی میراث اختیار کیا ہے پس تو مجھے اس
چیز میں کامیاب نہ کر پس کا میرا ملک نہیں عدلیت
عائشہ کی اس طرح متعدد مذاقات نے برآمد جاری سلم
ایوب، ابو قحافہ اور عبداللہ بن زید حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا محاورہ کہ زید اور کنی
دوسرے حضرات نے برآمد ایوب، ابو قحافہ سے اس
عدالت کیا یہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جملہ کتب مجھے اس کے جز
میں کامیاب نہ کر پس کا میرا ملک نہیں اس سے انحضرت
علیٰ اللہ علیہ وسلم کی برادریست و الفت
ہے۔ بعض علماء نے اس کی یہ تفسیر کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کسی کے
نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں اوصاف نہ
کرے۔ تو وہ دونوں قیامت منور پہلو کے ساتھ گئے
لاہام بن یحییٰ نے قناد سے یہ حدیث مسند بیان
کی مشام نے قناد سے ان الفاظ کے ساتھ
بیان کی کہ کہا جاتا ہے ہمیں یہ حدیث سرفرا
صرف ہمام کی روایت سے معلوم

مَرْفُوعًا إِلَّا فِي حَدِيثٍ هَذَا -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الشَّرِكَينِ
يُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا قَالَنَا أَبُو
مَعَاوِيَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَدَى أَهْلَهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ يَغْفِرُ
حِينَ يُوَدِّيكَ وَجَدَّيْ هَذَا حَدِيثٌ فِي رِثَاةٍ مَعْلُومَةٍ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ جَدُّ أَهْلِ الْوَلَدِ
أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا تَعَايَا
لِزَوْجِهَا وَهِيَ فِي الْبَيْتِ أَنْ كَدَّجَهَا أَحَدُهَا مَا
كَانَتْ فِي الْبَيْتِ وَهَذَا قَوْلُ مَا لَيْتَ فِي آتِي وَالْقَوْلُ
وَالثَّانِي مَا أَحْمَدُ قَائِلٌ بِهِ -

۱۱۴۰ - حَدَّثَنَا هَذَا مَا يُوَفِّقُ بَيْنَ الْحَدِيثِ
يُسْتَأْنَفُ قَالَ كَيْفَ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى لَيْثِي مَلَكِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلَهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ يَغْفِرُ
وَسَيِّدِي بِالْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ وَالْثَّانِي يَحْتَمِلُ
هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِمُسْتَدْرَكٍ بَأْسَ وَفِيهِ لَدُنْهُ
وَجْهٌ الْوَحِيدُ وَلَعَلَّهُ قَدْ جَاءَ هَذَا مِنْ تَبَسُّلِ
دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ مِنْ قِبَلِ حَفِظِهِ

۱۱۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
عَنْ يَسَّادِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرٍو
أَنَّ سَهْلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتْ أُمُّهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَتْ اسْلَمَتْ مَعِيَ مَرْدَهَا
عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ عَمْرٍو
يَقُولُ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَذْكُرُ عَنْ

مشرک میاں ہوئی سے ایک مسلمان ہو
جائے تو کیا حکم ہے

عمر بن شعیب بواسطہ والدہماہنے واداس سے روایت
کرتے ہیں بنی اکرم علی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماہجنزاد
حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے ہمراہ لے کر
کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لے جایا اس حدیث
کی سند میں کما ہے۔ علاوہ اس حدیث پر عمل ہے
اگر مرد و عورت چلے مسلمان ہو جائے پھر اس کی حدیث
نہی ہو اس کا عاودہ مسلمان ہو جائے تو اس حدیث
میں ضرور ہی اس کا زیادہ حقیقہ ہے۔ مالک
بن انس، ابو داؤد، ترمذی، احمد و مسانید میں
اللہ کا بھی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
ماہجنزاد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جہاں
بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی
طرف فرمایا اور بعد نکاح لیں گی اس حدیث کی
سند میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس حدیث غیر معدوم
ہے شاید داؤد بن حنیف کے حفظ کی وجہ سے
ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے عہد رسالت میں ایک شخص مسلمان ہوا پھر اس
کا بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس کے مرضی
کی یا رسول اللہ! یہ بھی میرے ساتھ مسلمان ہو چکی
ہے چنانچہ بنی اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسے اس کی طرف لے لیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔
اس کے بعد ابن عساکر سے سنا فرماتے ہیں میں نے

مَحْمُودُ بْنُ الرَّسْحَنِ حَدَّثَنَا الْحَدِيثُ وَحَدَّثَنَا الْحَبَّارُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ
ابْنِ الرَّيْحِ بِمَنْحَرٍ جَدِيدٍ فَكَانَ جَدِيدٌ فَقَالَ عَمْرُو
ابْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
الْعَمَلَ عَلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ -

بَابُ مَا جَاءَ عَلَى الرَّجُلِ بِتَزْوِجِ الْمَرْأَةِ
فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا -

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ
كَأَسْفَانٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُلْفَةَ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهَا صَدَقٌ قَالُوا وَلَمْ يَكُنْ يَهَا حَتَّى مَاتَ
فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ (سَالِمَةَ) لَكَ لَكُنَّ
فَلَمْ تَكُنْ فَحَكَهَا الْعِدَّةُ فَفَلَحَ الْمَرْءُ لَكَ فَفَلَحَ
مَعْقِلُ بْنُ رَسَائِدٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدَةَ بِنْتَ وَاشِقِ
أَمْرًا وَمَا يَمُوتُ مَا قَطَعَتْ فَنَزَحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ
قَرَى الْبَابُ عَنِ الْحَبَّارِ -

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلِيُّ نَا زَيْدُ
ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّبَّاقِ بِمَنْحَرٍ عَنْ مَعْنٍ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَحَدَّثَنَا
حَسَنُ صَحِيحُهُ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَ
الْعَمَلَ عَلَى هَذَا جَدُّ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ يَقُولُ
الْكُوفِيُّ وَأَمَّا كَرِاسَاتُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْحَرٍ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ كَابِتٍ وَابْنُ
عَبَّاسٍ قَابُ بْنُ عَمْرِو بْنِ كَابِتٍ الرَّجُلُ أَمْرًا وَلَمْ

یہ بیان ہوا کہ وہ اس وقت سے حدیث احمدی کی روایت ہوا
ابن ابی اسلمہ مروی شعیب الحداد کے والد ان کے والد سے مروی تھا
کی، ان کے ساتھ تھے مگر ان کی اس حدیث میں اسلمہ نے اپنی ماہرہ کی
کہنے پر اس وقت تک کے ساتھ ابوالعاص کی طرف کو لایا یہ حدیث
ہماری خبر ہے اس حدیث میں ابی جاس سند کے اعتبار سے زیادہ
مکمل ہے اور ابی عمرو بن شعیب کی روایت پر ہے۔

عورت کا مہر مقرر نہ ہوا اور شوہر مر جائے
تو اس کا حکم

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس سے ابی ہاشم
کے بارے میں پوچھا گیا اس نے کہا عورت سے شادی کی گئی نہ تو مہر مقرر
کیا گیا اور نہ ہی بھاتا کیا کہ وہ مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت
ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے خاندان کی دوسری
عورت کے برابر مہر ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اس پر حدیث بھی
ہے اور اس کے لئے ترکہ میں تمقل بنیستان اشجعی نے اس
کو کہہ دیا خاندان کی ایک عورت پر مہر بنت فاطمہ کے بارے
میں اس حدیث میں اسلمہ وسلم نے ہی ایسا ہی فیصلہ کیا تھا ابی ہاشم
پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے۔ اس باب
میں حدیث جلیع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حسین بن علی نقال نے ابی اسلمہ بن زید بن ابی ہاشم
اور سفیان انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی۔ حدیث ابی مسعود میں ہے اور آپ سے قطع
میں سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء
کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، احمد دارقطنی
کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت
علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابن عباس
اور ابی عمرو رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں اپنے فرمایا
جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور
مہر مقرر نہ کیا جائے تو بائیس سے پہلے فوت ہو جائے

يَدْخُلُ بِهَا وَلَمْ يَمُرْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ
فَالْوَلِيُّ السَّيِّئُ وَلَدَ صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعَيْنُ
وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ فَقَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى رَبِّكَ بِرَأْسِ
رَبِّكَ وَارْتَبِعْ لَكَ تِلْكَ الْحُجَّةُ فَيُفَادِلُ رُوحِي عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوحِي عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ
سَأَلَهُمْ بِمَنْ هُوَ هَذَا الْقَوْلُ وَقَالَ بِمَنْ يَشْرُفُ
بِرَأْسِ رَبِّكَ وَارْتَبِعْ -

کی صورت میں اس کے لئے ترکہ بھی ہوگا اور عدالت میں
کڑا رہے گی لیکن میری حقدار نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول
ہے وہ فرماتے ہیں اگر برصغیر بنت واثق والی رعایت نہیں
بھی ہو جائے تو یہاں جنت وہی بات ہوگی حشری اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے کہ امام شافعی کے ہاں سے مروی
ہے کہ آپ نے مصر میں حشر کر لیا اور رعایت برصغیر بنت
واثق کے مطابق قائل ہو گئے۔

أَبْوَابُ الرِّضَاعِ

بَابُ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا
يَحْرُمُ مِنَ الْكَسْبِ

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِمَ مَنْ أَلْفَ حَرَمٍ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْكَسْبِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ مَا رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى وَفِي حَيْثُ
لَهُ أَحَدٌ يَكُونُ حَرَمًا.

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِمَ مَنْ أَلْفَ حَرَمٍ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْكَسْبِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ مَا رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى وَفِي حَيْثُ
لَهُ أَحَدٌ يَكُونُ حَرَمًا.

ابواب رضاعت

نسب اور رضاعت کے حرمت
بلا جیسے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے جو (رشتہ) نسب سے حرام کیا وہی رضاعت
سے حرام فرمایا اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن
عباسؓ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مطلوبہ ہیں یہ حدیث درج ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدائش سے حرام
کیا وہ رضاعت سے بھی حرام کیا یہ حدیث
مسند میں ہے۔ حدیث میں بھی کسی جگہ ہے
عام صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل
ہے ہم اس مسئلہ میں ان کے درمیان
کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَائِبُ مَسِيرٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ
عَلِيٌّ مِنَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ
أَدْنِ لِي حَتَّى أَتَاوِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَدْبِرْ عَلَيْكَ يَا كُفْرًا فَقَالَ لَهَا يَا عَلِيُّ
الْبَيْتُ الَّذِي تَمُرُّ مِنْهُ الرِّجُلُ قَالَ يَا كُفْرًا عَلَيْكَ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
يُحَدِّثُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ تَرْمِذِيُّ لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْعَمَلُ
فِي هَذَا حَدِيثٍ عَزِيزٌ وَقَدْ تَرَجَّصَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ نَائِبُ مَسِيرٍ عَنْ
الْأَنْصَارِيِّ نَائِبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَسْرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عَنْ نَجْدٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَمْعَتَتْ أَحَدَهُمَا جَارِيَةً
وَالْأُخْرَى حَلَامًا أَيْ بُولَ يَنْفَلِكُ أَنْ يَتَرَفَّعَ الْبَدَنُ
فَقَالَ لَا الْفَقَامَ وَابْعَدْ وَهَذَا الْقَبِيلُ لَبَنِ الْفَحْلِ
وَهَذَا الْأَمَلُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ
أَحْمَدَ وَلَا سَخَنَ

بَاب مَا جَاءَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا
الْمَصَّتَانِ

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنَعَانِيُّ نَائِبُ
الْمَعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ
يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ
الْقُدُّوسِ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِنِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ

رضاعت سے مرد کا تعلق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمائی
ہم میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور ہم نے ان کے
کی اجازت چاہی میں نے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا تو رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تم سے پاس آنا چاہیے
لیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا
مجھے مرد نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ کہاں سے چاہیں انہیں تمہارے
پاس آنا چاہیے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور
دور صحابہ اکابر پر عمل ہے انہوں نے رضاعی رشتہ والے
مرد کے ساتھ جو کچھ کر دیا ہے۔ بعض علماء نے
اجازت دی پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویوں میں
سے ایک نے کسی لڑکی کو اور دوسری نے کسی لڑکے
کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال
ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ تمہاری تو ایک ہی ہے
میں الفحل (مرد کے دودھ) سے بھی یہی مراد ہے
اور اس باب میں بھی اصل ہے۔ امام احمد اور
اسحاق کا یہی قول ہے۔

ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے
سے حرمت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک
یا دو گھونٹ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ اگر
باب میں حضرت امام الفضل اور ابو ہریرہ رضی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُوا الْمَصَّةَ وَلَا الْمَصْتَابَ
 وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
 وَأَبَانَ الرَّبِيعَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُوا الْمَصَّةَ وَالْمَصْتَابَ وَذَكَرَ
 مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ وَثَّابِ بْنِ حَزْزَنٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ الرَّبِيعِ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُوا مَصَّةً وَثَّابِ بْنِ
 دِينَارٍ عَنْ الرَّبِيعِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ غَيْرُ مُحَرِّمٍ وَالْمَصَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَبَشَةِ
 حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ
 عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ حَسَنَ صَوْبِيٍّ وَانْعَمَلُ
 عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فَكَانَتْ
 عَائِشَةُ أَنْزَلَ إِلَى الْكُرَّانِ مَشَرُ نَعْمَاتٍ مَقْلُوبَةً
 فَتَرَى مِنْ ذَلِكَ حَسَنٌ وَصَارَ إِلَى خَمْسٍ نَعْمَاتٍ
 مَعْلُومَاتٍ تَتَوَقَّى تَسْؤُلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ وَأَكْمَرُ عَلَى ذَلِكَ -

جہاں سے بھی مدایات مقول ہیں۔ حضرت زبیر اور
 ابی زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدایات
 کہنے میں محمد بن زبیر اور زبیر، حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے مروی روایت کہ ابی زبیر اور زبیر
 اور حضرت زبیر کے واسطے کا اضافہ ہے۔ یہ
 غیر محفوظ ہے۔ ابی اسلمہ بن ابی یزید اور جہاد
 بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدایات
 محمد بن زبیر کے نزدیک صحیح ہے۔ حدیث عائشہ
 حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء
 کا اس پر عمل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا فرماتی ہیں قرآن میں دس دفعہ پیٹنے سے
 حرمت کا حکم نازل ہوا جو واضح ہے پھر پانچ
 کا حکم منوع ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رو کیا جو
 معلوم ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی
 علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اور وہ حکم
 اسی طرح برقرار رہا۔

اسحاق بن محمد بن النضر کہنے والا اسلمہ بن مالک،
 جہاد بن ابی بکر اور عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا سے یہ حدیث روایت کی۔ اسحاق پر حضرت
 عائشہ اور بعض دیگر ازواج مطہرات فتویٰ دیا
 کرتی تھیں۔ امام شافعی اور سنی کا بھی قول ہے
 امام احمد نے حدیث کے مطابق فرمایا کہ ایک
 یا دو مرتبہ چھ سینے سے لگا حرام نہیں ہوتا۔
 میر فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے پانچ بار دو دو چھ سینے کے قول کو پانچ
 تو بھی تو کی جیتے۔ اور اس میں کہ کن بزدلی ہے۔
 بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء صرف سے ایک دفعہ صحت لم ہو

۱۴۹۹ - سَلَّمَ وَأَكْمَرُ عَلَى ذَلِكَ -
 تَامَعْنَ نَامًا لَيْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ
 عَنْ عَائِشَةَ لَوْ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ قَدْ شَرَفَ قِيَامَهُ فَقَالَ أَحْسَدُ
 بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُوا الْمَصَّةَ
 وَلَا الْمَصْتَابَ وَقَالَ إِنَّ ذَهَبَ وَأَوْبَ إِلَى قَوْلِ
 عَائِشَةَ لَيْتَ حَسَنٌ تَسْعَاتٍ تَهْوِمُ مَذَهَبٌ قَوْلِي
 وَبِحَقِّ حَتَّى أَنْ يَقُولَ فِيهِ نَيْبًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
 الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ مِنْهُ بَعْضُ قَبِيلِ الرُّمَّةِ وَكَانَ مِنْهُ بَعْضُ
 إِلَى الْبُؤْسِ تَهْوِمُ قَوْلِ سَيِّمَانَ الشَّوْبِيَّ وَهَذَا لَيْسَ

أَبُو كَيْسٍ وَالْأَقْلَقُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ لَوْ دَوَّكَيْتُ
وَأَهْلِي الْكُفْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ
فِي الرِّضَاعِ

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ سَمِعَ سَمْعِيئَ بْنَ زَيْدٍ وَمِنْ
عَنْ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبِيدٍ أَحْمَدَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ بِنْتًا امْرَأَةً
مَوْدُودَةً فَكُنْتُ فِي قَدْرٍ أَنْضَعْتُكَ فَأَبَيْتُ لِبَنِي
فَبَلَغَ اللَّهُ عَمِّي وَسَلَّمَ فَمَلَّتْ تَزَوَّجْتُ مَلَانَةَ بِنْتَ
كُلْدَانَ فَجَاءَتْ بِنْتًا امْرَأَةً مَوْدُودَةً فَكُنْتُ فِي قَدْرٍ
أَنْضَعْتُكَ وَفِي كَذِبَةٍ قَالَ فَأَحْرَضَ عَمِّي قَالَ
فَأَبَيْتُكَ مِنْ بَنِي وَجِبِهِ فَمَلَّتْ رَأْعًا كَذِبَةً قَاتِ
وَكَيْفَ يَهْدِيهَا قَدْ رَضَعْتَ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكَ وَأَخْبَا
عَنْكَ حَدِيثُكَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
أَبِي أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ
فَكَرَّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَمَّا
عَنْكَ وَالْحَمْدُ عَلَى هَذَا جَدِّ بَعْضِ أَهْلِ الْوَسْطِ
مِنْ أَصْحَابِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
أَجْمَعُوا شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرِّضَاعِ وَقَالَ
ابْنُ عَسَاكِرٍ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرِّضَاعِ
وَيُؤْخَذُ بِبَيْتِهَا قَرِيبَهُ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَاقَ وَقَالَ
بَعْضُ أَهْلِ الْوَسْطِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ
فِي الرِّضَاعِ سَمِعْتُ يَكُونُ أَكْثَرُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ
أَبِي أَبِي مَرْيَمَةَ وَيَكُونُ أَبُو حَسْمٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الزُّبَيْرِ قَدْ اسْتَفْعَنَاهُ عَنْ الْعَارِثِ وَقَالَ ابْنُ مَرْثَدَةَ

ابن ابی وہ جو بیٹ میں پہنچنے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ مہیاں
نہیں لگایا گیا ہے، اور نہ ہی بعد از شہادہ ہلکے کی دلیل کو کوئی مستند

رضاعت میں ایک عورت کی
گواہی

حضرت مقبرہ حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیارہ نام عورت سے
ہاں آلہ اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے
اکرم علی بن مرثدہ کی حدیث میں حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے غلام
عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیارہ نام عورت نے اگر کہا میں نے تم
دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اور وہ بیٹ ہو گئی ہے فرمایا کہی کہ عورت
علی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دودھ پلایا میں آپ کے مائے الیہ لکھا
جائزہ ہو جاتا ہے۔ جنی اکرم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی ہو گئی
کہ کہیے کہ عورت کی وجہ سے اگر عورت کا خیال ہے کہ اس نے تم
دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو حدیث مقبرہ حارث
حجیج ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ ابی ابی ایک مقبرہ
حارث سے روایت کیا لیکن انہوں نے نہ تو جید بنی ابی حارث
کا واسطہ ذکر کیا نہ ہی اسے چھوڑ دو کے الفاظ ذکر کیے۔
بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعت
کے واسطہ میں ایک عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز
ہے۔ لیکن اس کے قسم کی جتنی۔ امداد اسحاق مجاہد کہتے ہیں۔
بعض علماء کے نزدیک رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی
ہے زیادہ چھوٹی جائیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے
عبد اللہ بن ابی ایک سے جہاد اللہ بن عبد اللہ بن ابی
ایک مرثدہ بن ابی کی نسبت ابو محمد جہاد اللہ بن زبیر رضی
اللہ عنہ نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابی جزیہ
ابن ابی ایک سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے میں صحابہ
کرام کو پایا۔ ابی جزیہ مرثدہ فرماتے ہیں کہ میں نے

عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْثُدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجُورُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ فِي الْحُكْمِ وَيُعَارِضُهَا فِي الْكُفَرِ ع -

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تَحْرِمُ إِلَّا فِي الصَّغِيرَةِ مِنَ الْحَوَائِجِ

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ قَاتِلَةَ بَنِي فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُذَنَّبِ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحْرِمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْمَعَاءُ فِي النَّبِيِّ كَانَ قَبْلَ الْبَطَارِ هَذَا حَدِيثٌ شَرِّ صَبِيحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَحْتَدُّ كَثِيرًا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تَحْرِمُ إِلَّا مَا كَانَ دُونَ الْحَوَائِجِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوَائِجِ تَكَامُلًا بَيْنَهُمَا لَا تَحْرِمُ نَيْشًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُذَنَّبِ بِنْتُ الرَّسَيْدِ بْنِ الْعَنْزَمِ وَهِيَ امْرَأَةٌ وَشَاهِدَةٌ حُرَّةٌ -

بَابُ مَا يَذْهَبُ مَدَّ مَةَ الرِّضَاعِ -

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّابِ بْنِ حَتَّابٍ عَنْ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بِرَضَاعٍ إِلَّا مَا فَتَقَ الْمَعَاءُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَدَّ مَةَ الرِّضَاعِ فَقَالَ لَنْ تَزَالَ عَمَدًا أَوْ أَمَةً هَذَا حَدِيثٌ شَرِّ صَبِيحٍ هَكَذَا سَمِعْتُ ابْنِ أَبِي حَتَّابٍ عَنْ ابْنِ رَسْمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّابِ بْنِ حَتَّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

بامدنی نماز سے سنا انہوں نے دیکھ سے
نہی کیا کہ حکم اور فیصلہ کے لئے رضاعت
میں ایک عورت کی گواہی کافی نہیں بلکہ عورت
کو چوڑ دینا ہی ٹھوکی ہے

دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے
حرمت ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بنی
الکریم علیہ السلام نے فرمایا رضاعت سے
کراج ایسی وقت حرام ہوتا ہے جب بچہ کی انگلیں من
پست نون کے دو دوسرے انگلیں اور یہ دو دوسرے
سے چبے ہوتا ہے یہ عورت مسکن دیکھے۔ اکثر
مجاہد کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔
کہ رضاعت سے حرمت کراج اسکا وقت ہے
جب بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو دو سال
پورے ہونے پر رضاعت سے حرمت ثابت
نہ ہوگی قاضی بنت منذر بن زبیر بن عوام ہشام
بن عروہ کی مدح میں ہیں۔

حق رضاعت کی ادائیگی

حاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے بنی الکریم علیہ السلام سے دریافت کیا
یا رسول اللہ! حق رضاعت کسی چیز سے ادا ہو
سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مملوک غلام یا
لڑکی جو عورت کو دیکھ کر مسکتی ہو سیدہ بن
حاتم بن اسماعیل اور مکی دوسرے حضرات نے
بواسطہ ہشام بن عروہ و عروہ اور حاج اسلمی
سے اس طرح مرفوعہ روایت کی ہے۔ سفیان بن

أَشَدُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى سَيْلَكَ مِنْ عَيْنِهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَبْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجَّارٍ عَنْ أَبِي حُجَّارٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ
أَبْنِ عَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَصَحِيحٌ مَا رَوَى
هَذَا مِنْ وَشَّارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا مِنْ
عُرْوَةَ يَكْفِي بَابَ الْكُشُورِ وَكَذَا وَشَّارٍ عَنْ عُرْوَةَ
الْبُخَارِيُّ قَالَ مَعْنَى تَوَلَّى مَا يَدْرِي عَنِّي مَذْمُومٌ أَرَأَيْتَ
يَقُولُ إِنَّمَا يَدْرِي مَعْنَى هَذَا الرِّسَالَةِ وَحَقًّا يَقُولُ إِذَا
أَعْلَيْتَ الْبُرْصَةَ عَهْدًا أَوْ أَمَلًا فَقَدْ تَصَيَّبَتْ ذِمَّتُهَا
فَرُبَّمَا عَنْ أَبِي الطَّيْلِ قَالَ كُنْتُ بَجَائِلًا مَعَ أَبِي
مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتُ مَرَّةً مَعَهُ لَنْ
مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ أَمْرَهُ فَعَدَّتْ عَلَيْهِ وَلَمَّا
ذَهَبْتُ قِيلَ لَهُ كَأَنْتَ أَرْضَعْتَ ابْنِي مَوْلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تَعْتَقُ وَلَهَا
زَوْجٌ

۱۱۵۳۔ حدیثنا علی بن حبیہ بن جریہ بن عبد اللہ بن
عن وشار بن عمرو عن یحییٰ عن عائشة قالت
كان نفع بن مرثد عبدًا لصغيرها النبي صلى الله
عليه وسلم فاشتمت نفسها ولو كان حرًا لم
يشتمها.

١١٥ - حدثنا محمد بن عبد الله بن معاوية عن الأعمش
عن إبراهيم بن عبد الله بن الأسود عن عائشة قالت كان
نذير بريرة حرا فتعيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليك وسلم حديثك عائشة حديث حسن صحيح
هكذا روى وسأله بن عمرو عن أبيه عن عائشة
قالت كان زوج بريرة عبدا وروى وكريمة عن
أبي عباس قال سأيت زوج بريرة وكان عبدا

عید نے بواسطہ ہشام بن مردہ، مردہ، اور حجاج
جہاں اسکی سے روف مار فایت کیا۔ حدیث ابن عیینہ
غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ہشام بن مردہ
نے اپنے والد کے واسطے سے روایت کیا ہشام بن مردہ
کی کنیت ابو النضر ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ
جملہ کہ کون سی چیز حق رضاعت تکہ دو کہ ملتی ہے سے
مراد حق رضاعت ہے یعنی جب تو نے دودھ پلنے
والی کو ایک نظام یا نوٹری دے دی تو اس کا حق ان
کہ دیا۔ ابو نفیس سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون
آئیں بنتی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک اٹھا لی وہ اس
پر بیٹھ گئیں جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا یہ وہ خاتون حضرت علیہ السلام
رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ دیا۔

شہر والی لونٹری آزاد کی جائے تو اس کا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم
 پریرہ کا دل دنیا کا غلام تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انہیں نکاح باقی رکھے بلکہ رکھنے کا اختیار دیا تو انہوں نے
 اپنے نفس کو اختیار کیا اور اگر ان کے خاوند آزاد ہوتے
 تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پر اختیار نہ دیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا
ہیں بریرہ کے حوالہ دار تھے تو انھوں نے علی (رضی اللہ عنہ) سے
مسلم نے بریرہ کی حقیقت روایات حدیث عائشہ (اول
حدیث) میں جمع ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت
کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں بریرہ کے شوہر غلام تھے۔
مگر یہ حضرت ابی بنی اس رضی اللہ عنہا سے روایت

يَكُنْ لَكَ مُعِيَّةٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ
عَلِيٍّ هَذَا يَعْنِي بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ لُوِّحَ أَكْثَرُ
الْأَمَّةِ تَحْتَ لُحُوفِهِمْ فَتَحْتَ خِيَارِهَا وَزَيْتُهَا
يَكُونُ لَهَا لَوْنٌ كَرَادِ الْأَقِيقَةِ وَكَانَتْ عَمَّتَ عَبْدُ
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ أَبِي وَاسِعٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ
وَأَبِي حَنِيفَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَدِيجُ بَرِيرَةَ خَرَّاجًا حَيَّرَ هَاشِمًا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ فِي فَصْلِهِ بَرِيرَةَ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ
ذَوْجًا خَرَّاجًا لَعَلَّ عَلَى هَذَا يَعْنِي بَعْضَ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ يَحَدِّثُ هَذَا هُوَ حُرٌّ وَهُوَ رَوَى
الشَّيْخُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ.

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا هَذَا سَاعِدَةُ عَنْ سَوِيدٍ عَنْ
أَبِي وَاسِعٍ وَكَانَ عَنْ بَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
ذَوْجِ بَرِيرَةَ كَانَ عَمًّا الْأَسْوَدِ يَتَنَبَّأُ الْبَغِيَّةَ يَوْمَ
أُغْزِيَتْ بَرِيرَةَ وَأَنْدَلُكَ فِي يَدِهِ فِي طَرَفِ الْمَدِينَةِ
وَلَوْ أَنَّ ذَاكَ دَمُوعُهُ لَتَوَسَّلَ عَنْ بَحْبِيهِ يَوْمًا
بِمَتَّحَادَةٍ فَتَرْتَعَلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَسَوِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ هُوَ سَوِيدُ بْنُ مِقْرَانَ وَ
يَكْنَى أَبُو السَّعْبِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ -

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مَنِيعٍ بِإِسْنَانٍ مِمَّنْ
الْزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا
لِلْمَدِينَةِ قَلْبًا هِرَ الْحَبَرُ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ
شُعْبَانَ وَتَعَالَيْتُ وَأَبِي أُمَامَةَ وَنَحْوِهِمْ خَارِجَةً
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالُوا أَبُو بَكْرٍ وَرَبِيعُ بْنُ

سنة ۵۹۳ (مترجم) ہے گویا اس سے (مترجم)

کستے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بریرہ کے خاوند کو
دیکھا وہ غلام تھے اور ان کا نام معنیث بن۔ ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس
پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں حب کوئی لڑکی کسی اک دادی
کے نکاح میں چھو کر وہ لڑکی کو دی جائے تو اسے کوئی اختیار
خاص نہیں انصار اس صورت میں ہے جب وہ کسی غلام
کے نکاح میں کرادے آزاد کی جائے امام شافعی، احمد اور
اسی رحمہم لڑکا بھی لڑ ہے متعدد افراد نے بواسطہ امش
ابراہیم اور اس کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا
کہ بریرہ کا لڑکا نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار
دیا لہذا اس سے یہ حدیث بواسطہ امش، ابن عمر اور اس کے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی کہ بریرہ کے خاوند زاد سے بعض
مقلد اور بعض اہل علم بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ کے لڑکے
حضرت ابی اسامی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہی بریرہ
لڑکی تھیں لڑکے عائشہ بنی حفصہ کے سیاہ دم غلام تھے قسم کھلا
اسے اس معنیث بنی حفصہ کے گویا وہی مدینہ طیبہ کے دستور کا لڑکا
کے اور وہ ان کے ساتھ چھوڑا ہوا ان کے آسودہ اس پر
بہرہ ہے کہ اور وہ بریرہ کو سامعین سے کہتا تھا وہاں میں
اختیار دے بلکہ بریرہ نے اسے کیا یہ حدیث حسن صحیح
ہے معنیث بن ابی عمرو پر سے مراد اسید بن عمرو بن ابی
ان کی کنیت ابو حفصہ ہے۔

لڑکا صاحب فرار کیسے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکا صاحب
فرار کیسے ہے اور لڑکی کے سے یہ ہے۔ اس
باب میں حضرت عمر، عثمان، عائشہ، ابوامامہ، عمر بن
خارجر، عبد اللہ بن عمرو، بلال بن عازب اور زید بن
ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے گئی ہیں۔ حدیث

ہندوئل سے یہی روایت کے یہ حدیث صحیح ہے (مترجم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ اسے ابو اسلمہ سعید
بنا سعید اور ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم

ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت دیکھی پھر
آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس شریف لائے
اور اپنی حاجت پوری کی پھر تشریف لے گئے۔ ابو ہریرہ باوجود
جب سامنے آتی ہے تو خدشوں کی صورت میں آتی ہے پس اگر تم
مکان سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو
چلیے کہ یہ کسی عورت کی ہواں آجائے کیونکہ اس کے پاس بھی دہائی
ہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
مذکور ہے۔ عیوش جابر بن کعب غریب ہے۔ ہشام ابن ابی جعفر
صاحب دستاویزی ہیں انہیں ہشام بن علی کہا جاتا ہے۔

خاندان کے حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں
کسی کو کسی دوسرے کے لئے عہدہ کرنے کا حکم دیتا ہے
تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاندان کو عہدہ کہے؟
اس باب حضرت معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک، بن
جعشر، مالک، ابی جاس، عبد اللہ بن ابی اوفی، طلحہ
بن ام سلمہ، انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن اس طریق
یعنی ابو اسلمہ محمد بن عمرو اور ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

جلد اول

أَرْقَرُ حَبِيبَاتِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثًا حَسَنًا صَحِيحًا وَقَدْ
تَدَاكَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجِ بَيِّنَاتٍ
فَعَجِبَةُ

۱۵۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعَهُ الْإِسْلَامِيُّ
عَبْدُ الْأَعْلَى تَابِعَهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا يَأْتِي أَمْرًا فَعَمَلٌ عَلَى سَنَنِ النَّبِيِّ فَعَمَلٌ
وَحَسَنٌ وَكَانَ لَنَا الْمَرْأَةُ إِذَا أَقَلَّتْ أَقَلَّتْ فِي
مُؤَرَّجٍ شَهَابٍ وَذَا أَسْرَى حَدَّثَنَا مُسَرَّادٌ
فَأَعْبَجَتْهُ مَلِيًّا أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا وَشَدَّ الْيَدِ
مَعَهَا وَفِي بَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا جَابِرُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَايُهَا تَتَوَاتَرُ فَرَوْهَا هُنَّ
مُسْتَكْبِرِينَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۵۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ تَابِعَهُ
سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا يَأْتِي أَمْرًا فَعَمَلٌ عَلَى سَنَنِ النَّبِيِّ فَعَمَلٌ
وَحَسَنٌ وَكَانَ لَنَا الْمَرْأَةُ إِذَا أَقَلَّتْ أَقَلَّتْ فِي
مُؤَرَّجٍ شَهَابٍ وَذَا أَسْرَى حَدَّثَنَا مُسَرَّادٌ
فَأَعْبَجَتْهُ مَلِيًّا أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا وَشَدَّ الْيَدِ
مَعَهَا وَفِي بَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا جَابِرُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَايُهَا تَتَوَاتَرُ فَرَوْهَا هُنَّ
مُسْتَكْبِرِينَ

مَدْرُکَہ -

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرُّكُومُ دَعَاكَ وَجَّهَهُ لِمَا جِئْتَ فَلَسَّ بِهِ وَارْتِكَاهَتْ عَلَى التَّنَوُّبِ ذَا حَيَاتِهِمْ عَرَبِيَّةً -

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرُّكُومُ دَعَاكَ وَجَّهَهُ لِمَا جِئْتَ فَلَسَّ بِهِ وَارْتِكَاهَتْ عَلَى التَّنَوُّبِ ذَا حَيَاتِهِمْ عَرَبِيَّةً -

باب ۸۹ ما جاء في حق المرأة على زوجها

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٌ لِمَرْءٍ مِنْ رِجَالِهِ أَنْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ خَافَ كُفْرَ خِيَارِ كُفْرِي لَيْتَ يَكُونُ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنِ صَدِيقٍ -

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ يَكُونُ فِي كَلِمَةٍ لِمَرْءٍ مِنْ رِجَالِهِ أَنْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ خَافَ كُفْرَ خِيَارِ كُفْرِي لَيْتَ يَكُونُ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنِ صَدِيقٍ -

مَدْرُکَہ -

حضرت علی بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنا حاجت (محبت) کے لئے بلانے کو اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ خود پر ہی کیوں نہ ہو یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مرقیہ میں کئی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حال میں سرے کو اس کے گلاؤں میں سے داخل ہو وہ جنت میں داخل ہوگی یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بیوی کے حقوق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بی بی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین اخلاق والا سب سے کامل عورت ہے اور تم میں بہتر وہ میں ہوا اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابوہریرہ صحیح ہے۔

سیدنا ابن عمرو بن حزم اپنے لالہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں میں حجۃ الوداع کے موقع پر بخیرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی وروغظ و نصیحت فرمائی۔ ماوا کا بننے پورا واقعہ ذکر کیا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں تمہیں عورتوں کے حق میں جلائی کی نصیحت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس مقید رہیں تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو بلکہ یہ کہ وہ کلمہ کھلا ہے حیاتی کی مرکب ہوں

اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا عارض ہو تو دلو کر سے اور مرد مردوں سے غیر مل میں جماع نہ کرو۔ یہ علی، علی بن طلحہ، علی بن ابی طالب۔

حضرت ابی جاسس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف از غفر رحمت سے ہیں دیکھتے جو کسی مرد یا عورت سے غیر طری عمل کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے

حضرت یسویہ بنت سعد (آنحضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خاندنہ کے معاملہ میں اس کے لئے زینت کے ساتھ داخل گھیسے ہوئے (اٹارک) پہننے والی عورت کی مت کی تاہم کی کی طرح ہے جس کی کوٹا روٹھی نہ ہو" اسی حدیث کو ہم صرف کوئی بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور کوئی بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور (ویسے) وہ ہے جس نے شعبہ اللہ کو دیا ہے، (اسی سے) (احادیث) روایت کی ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ کوئی بن عبیدہ سے مروی مروی نہیں ہے۔

غیر مت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنی تالیفات غیر مت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

قَرِيبٌ عَنِ عَجَبِ الْفُلْهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَرَصَّصْ وَلَا تَأْتُوا بِهِ رَدًّا عَجَبًا رَحِمَ دَسِيْقٌ خَدَا هُوَ سَيِّدُ بَنِي طَلْحَةَ

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَيْفٍ، لَا شَكَّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنِ النَّسَائِيِّ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ مَنْسُورٍ - بْنِ سَيْفٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَتَاكِسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْطُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ نَاقٍ يَجْعَلُ أَيْمَارًا فِي الدُّبُرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

باب ۹۱: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزَّيْنَةِ

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ يَحْيَى عَنْ مَوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِشَيْخٍ مِنْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَاوَعَتْ فِي الزَّيْنَةِ فِي خَيْرٍ أَهْلٍ كُنَّ كُلُّهُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تُورَثُنَّ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَمَوْسَى بْنُ عُبَيْدٍ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ مَنْ يَنْبَغِي حَيْثُ وَهُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ لَا وَرَدَ

باب ۹۲: مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَحْدَةَ عَنْ مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَجَّارِ الْقَطَّافِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَخَافُ
وَالْمُؤْمِنِينَ يَعَادُ وَغَيْرُهُ أَتَى أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَا حُتِّمَ
عَلَيْهِمْ فِي الْأَبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَغَيْرِهَا مِنْ نِسْوَةِ النَّبِيِّ
الْمُهَاجِرَةِ حَدِيثًا حَسَنًا غَرِيبًا وَرَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ فَكُلَا
الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَخَالِجٌ بَيْنَ ابْنِ عَسَمَانَ اسْمُهُ
مَيْسَرَةُ وَخَالِجٌ يَكْفَى أَبَا الصَّلْتِ وَنَحْنُ يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ الْقَطَّانُ

۱۱۶۸ ۱۱۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو عِيْنِي نَا أَبُو بَكْرٍ لَحْظًا عَنْ
عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَمَدًا فِي قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
الْقَطَّانَ عَنْ خُتَابِ الصَّوَابِ فَمَالَ هُوَ يَنْصَرِفُ
بِأَنَّ فِي كَرَاهِيَةٍ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةَ وَحْدَهَا
۱۱۶۹ ۱۱۶۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْيَمَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
لَا تُعْتَمَدُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَسْأَلَ
وَالْيَوْمَ وَالْآخِرُ لَكَ يَدُ سَعْدٍ أَنْ تَكُونَ تَدَاوِيَةً مَبْصُوعًا
إِلَّا وَمَعَهَا أَبُو هَلْوَ أَخُوهُ أَوْ رَجُلًا أَوْ ابْنًا أَوْ دُوًّا
تَحَرَّمَ مِنْهَا فِي تِلْكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
أَبُو عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ
مَيْسَرَةَ يَوْمَ رَيْلَةٍ إِلَّا مَعَهُ يَوْمَ مَحْدَمٍ وَلَعَلَّ عَلَى
هَذَا إِبْنُ أَهْلِ الْوَحْلِمْ يَكْفُرُونَ لِمَا آتَى تَسْأَلُ الْوَحْلِمْ
فِي مَحْدَمٍ وَخُتَابِ الْوَحْلِمْ فِي الْوَحْلِمْ إِذَا كَانَتْ
مُؤَسَّرَةً وَلَوْ تَكُنْ لَهَا مَحْدَمٌ هَذَا نَحْنُ فَقَالَ نَحْنُ
أَهْلُ الْوَحْلِمْ لَا يَحِبُّ عَلَيْهِ أَنْ تَحْبُزَ بَيْنَ مَحْدَمٍ مِنْ
التَّيْبِيلِ يَقُولُ اللَّهُ وَغَرَّ وَجَلَّ مِنْ اسْتَطَاعَةِ الْيَوْمِ
مَيْسَرَةَ فَقَالَ إِذَا الْمَرْءُ يَكُنْ لَهَا مَحْدَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ
إِلَيْهِ مَيْسَرَةَ فَهَذَا قَوْلُ سَفِيَّانَ الْخَوَّزَنِيِّ وَأَهْلِي الْوَحْلِمْ

بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر غیرت فرماتا ہے
کہ مومن حرام کام کا مرتکب ہو جائے اس باب میں حضرت عائشہ اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث
ابو ہریرہ کی خوب ہے جو اس کی بنیادی کثیر، ابو سلمہ، مردہ اور
سارنست ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے بھی حدیث روایت کی گئی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج سمرانی
حجاج بن ابی عثمان ہیں۔ ابی عثمان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت
اور اصلیت سو ہے جیسا کہ ابی سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار
دیا ہے۔

ہیں ابو بکر قطان نے بواسطہ ابی عبد اللہ علی ہمدانی سے یہ
فرماتے ہیں کہ میں ابی سعید قطان سے حجاج سمرانی کے پاس سے
ملنے آیا تو انہوں نے فرمایا ابی سعید سے ملنا ہے۔

عورت کا اکیلے سفر کرنا منع ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل قیامت سے یہاں رکھنے والی کسی عورت
کیسے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر تنہا کرے
اس کے آپ بھائی، بھائی، بیٹے اور عزم میں سے کوئی ایک اس
کے ساتھ جانا چاہیے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ ماہن وہابی
اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح
مستحکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا کوئی عورت ایک دن رات کا سفر عزم کے بغیر نہ کرے۔
علامہ اکبر علیہ السلام نے یہ روایت کے بغیر عورت کے سفر کو
مکروہ جانتے ہیں۔ جو عورت بالدار ہو اور اس کا عزم کوئی
دوسرا اس کے پاس سے عزم کا اختلاف ہے کچھ کہے
یا نہ کہ بعض علماء فرماتے ہیں اس پر حج فرض نہیں کیوں کہ
عزم میں مسیبل (محدت) میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے
ہوں۔ لہذا عزم کے بغیر عورت کو مکہ مکرمہ پہنچنے کی طاقت
نہیں۔ سفیان ثوری اور ابی کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الظُّرَيْقُ أَوْ شَاءَ لَكُنَّا
لَتُخْرِجَ مَعَ الشَّامِ فِي الْحَيْثُ فَهُوَ قَوْلُ مَا يَلِيهِ فِي الْكَلِمِ
وَالشَّامِ فِي

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَدَّادِ نَائِبُ شُرَيْبٍ
عَنْ تَامِ الْكَلِمِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَاجِدُوا الْمَرْءَ مَسْبُورَةً يَتَوَقَّعُ فَلَيْلَةً
إِلَّا دُمْعًا أَوْ دُمْعَةً مِنْ هَذِهِ الْحَبِيبَةِ حَسَنٌ صَدُوقٌ
بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ
عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَوَرِ عَنْ حُفَّةِ بْنِ غَاوِدٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَلَوْ تَوَلَّى
عَلَى التَّسَاءُلِ فَقَالَ دَجَلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكْرَأَيْتَ الدُّخُولَ عَلَى الْخَوَاتِمِ الْمُتَوَاتِرِ فِي الْمَنَاسِكِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ جَاهِدٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثُ عُبَيْدَةَ بْنِ
عَامِرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَدُوقٌ وَرَأَيْتُهُ أَخْبَرَنِي عَنْ كَرَاهِيَةِ
الدُّخُولِ عَلَى التَّسَاءُلِ عَلَى الْخَوَاتِمِ مَرُوفٍ عَنِ الْحَكِيمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُونَ رَجُلًا بِأَمْرٍ
إِلَّا كَانَ تَأَلُّمًا لِقَبْلِ الْخَطِئِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الدُّخُولُ عَلَى
الْخَوَاتِمِ الْخَوَاتِمِ كَأَنَّهُ كَرَاهِيَةُ أَنْ تَدْخُلُوهُمَا

بَابُ ۱۱۷۲

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَائِبُ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ دِينَ الشَّيْطَانِ
يُخْرِجُ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَمَ الدِّمْرِ قُلْتُ أَوْ مِنْكَ قَالَ
وَمِنْهُ وَلَكِنْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ فَاسْأَلُوا هَذَا حَدِيثُ
خَيْرٍ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ
بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ جَدِّهِ بِمَقْتِ عَلِيٍّ بْنِ خُشَيْمٍ قَوْلُهُ

بعض علماء فرماتے ہیں راستہ پر امن جو توروہ لوگوں کے
ہمراہی کے لئے ہا سکتی ہے، ایک بن اسی اور شاہی رجھا
اللہ کی قول ہے

حضرت ابو جریجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
مکوئی عورت، محرم کے بغیر ایک دن راست کا
دیں (سفر نہ کرے)۔

بہریت صحیح ہے
خادمہ کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس
جانے کی ممانعت

حضرت مقبر بن مامر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے ہمراہ ایک شخص
نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہاں کے بارے میں کیا رائے ہے
آپ نے فرمایا وہ تو موت ہے، اس باب میں حضرت عمرو
جابرہ عمرو بن ماسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں بہریت مقبر بن مامر صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس
جانے کی کراہت اسی حدیث کے مطابق ہے کہ انھوں نے صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی تنہا عورت کے پاس ہو
تو میرا شیطان ہوتا ہے۔ "حور" کے معنی شامند کے بھائی
کے ہیں کہ آپ نے اس کے لئے اپنا بھابھ کے پاس
تجاہل کرنے سے منع فرمایا۔

عنوان بالاکادوسر باب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں عورتوں کے خاندان کو جہنم میں لانے کے پاس نہ ہاؤں کی طرح
تہاؤں کی طرح میں ان کی طرح نہ ہاؤں کی طرح نہ ہاؤں کی طرح
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے میں ہاؤں کی طرح؟ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر
میرا مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہو گیا۔ یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے ہمالہ بن سعید کے

مکرم کا کہنا ہے۔ میرے علی بن عمر سے مناد فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و حکم اللہ تعالیٰ کی تعمیری فرمایا
میں میں اس سے محفوظ ہوئی ہوں میں نے مناد سے فرماتے ہیں شیطان مسلمان
نہیں ہوتا مصیبات و مصیبت کی وجہ سے اور یہ وہ عورت ہے
جس کا نام محمد بن عمر سے مناد فرماتے ہیں۔

عورت کا پردہ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت
پر وہ میں رہنے کی چیز ہے جب باہر نکلتی ہے تو
شیطان اسے جھانکتا ہے یہ حدیث کنسہ فریب
ہے۔

خادم کے پریشان کرنا منع ہے

حضرت مناذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خدمت اپنے خاندان
کو دیکھتا ہے تو بڑا کڑی انگھلی والی عورتوں میں سے اس کی
بیوی کہتی ہے اللہ تجھے فارت کہے اسے ایسا نہ پہنچاں تیرے
پاس جہان سے متروک ہے جوڑ کر ہمارے پاس آئے
کہ یہ حدیث فریب ہے ہم اسے اسی طرح سے پہنچانے
میں۔ اسماعیل بن حیان کی شامیول سے روایت
زیادہ درست ہے۔ لیکن حجاز اور عراق والوں
سے وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

قَالَ سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِهِ تَوَلَّى عَشِيْقِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ اللَّهُ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ
يَعْنِي فَأَسْلَمَ أَنَا وَمَنْ هُوَ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ الشَّيْطَانُ
لَا يَسِيْرُ لَمْ يَرْحُو أَسْلَى الْيُحْيِيَاتِ وَالْيُحْيِيَّةُ الْمَرْأَةُ
الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا عَارِثًا وَالْيُحْيِيَّاتُ مَجَاعَةُ الْيُحْيِيَّةِ
بَابُ ٤٩٧

۱۱۴۳۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ
كَأْبَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ
عَوْدَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ لَمْ تَسْرِ فِيهَا الشَّيْطَانُ فَسَلَامٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَيْرُ رِوَايَةٍ

باب ۴۹۷

۱۱۴۳۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَحْنُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ
عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْخَطَمِيِّ عَنْ مَعَاذِ بْنِ مَسْلَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤَدُّ إِسْرَافًا
زَوْجَةً أَوْ الدَّائِبَ إِلَّا نَكَحْتَ زَوْجَتَهُ مِنَ الْخَوَالِجِ
لَا تُؤَدُّ مِثْلَهُ وَتَأْكُلُ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عَيْدُكَ وَجِلُّ يَوْمِكَ
أَنْ يَقْلُدَ ذَلِكَ إِنَّمَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَمْرُكُ إِلَّا
وَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ رِوَايَةُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ
الشَّامِيِّ عَنْ أَصَدَ وَكَانَ عَنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَكَانَ
الْبُخَارِيُّ مَنَّا كَثِيرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللَّعَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الشُّنْفَةِ
۱۱۴۵۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

ابواب طلاق و لعان

سنت طلاق

حضرت ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ لَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي
الْبَيْتَةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ ذَكَرْتَهُ
قُلْتُ ذَكَرْتُهُ قَالَ لَقَوْمًا أَرَدْتَ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ لَا تَعْرِضُ
لِلْأَمِينِ هَذَا التَّوَجُّهِ فَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَابَهُمْ فِي طَلَاقِ الْبَيْتَةِ
فَرَوَوْهُ عَنْ حُرَيْرِ بْنِ الْأَصْحَابِ أَنَّهُ جَعَلَ بَيْتَةً وَاحِدَةً
وَرَوَاهُ عَنْ عِيْنَةَ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
بِهِ بَيْتَةٌ الرَّجُلُ إِنْ تَوَيَّ وَاحِدَةً قَوَّاجِدَةً فَلَمْ تَوَيَّ
ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ تَوَيَّ ثَلَاثِينَ لَمْ تَوَيَّ إِلَّا وَاحِدَةً
كَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْوُجُوهِ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكٌ تَوَيَّ
فِي الْبَيْتَةِ إِنْ كَانَ قَدْ تَوَيَّ بِهَا دَهْرًا ثَلَاثًا فَطَلَقَتْ
فَقَالَ أَشْجَابُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاحِدَةً قَوَّاجِدَةً لَا يَنْصِلُكَ
الْتَّوَجُّهُ وَإِنْ تَوَيَّ بِثَلَاثِينَ فَثَلَاثٌ وَتَوَيَّ بِأَكْثَرِ
ثَلَاثًا

باب ما جاء في أمر الزوج بيده

۱۱۷۸ حَدَّثَنَا عَفِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَفِيٍّ تَابِعَانِ
بْنُ حَرْبٍ تَابِعَانِ دُرَيْسُ بْنُ رُبَيْعٍ قَالَ كُنْتُ لِابْنِ زُبَيْرٍ بَيْتٌ
أَحَدًا أَقَالَ فِي أَمْرِهِ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ لِي أَلَا تَعْلَمُ قَالَ
لَا إِلَّا الْخَسْرُ لَمْ يَقُلْ اللَّهُمْ عَذْرًا إِلَّا مَا خَدَّيْنِي فَتَادَا
عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمْرَةَ عَنْ أَبِي سَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَذَكُّرُكَ الْيُؤُوبُ
فَلَقِيْتُ كَثِيرَ أَمْرِي بَنِي سَمْرَةَ قَالَتْ فَكُنْتُ وَصِيْفَةً
فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَخَبَرْتُ فَقَالَ نَبِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بَيْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ
بْنِ زَيْدٍ وَكَأَنَّكَ تَحْتَضِرُ لَعَنَ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ مَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ يَهْدِيهِ إِفْرَاقًا
هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْخُوفٌ فَتَوَيَّعَتْ حَدِيثُ
أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْخُوفًا وَكَانَ عَفِيُّ بْنُ نَصْرِ حَاضِرًا
حَاضِرًا حَضَرْتُ فَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرِهِ

عورت کو طلاق بائنی دیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیا نیت تھی؟
مرض کیا؟ ایک طلاق کی نیت؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم؟
میں نے مرض کیا؟ یاں خدا کی قسم؟ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہی عورت جو تم نے نیت کی۔ اس حدیث کو ہم صرف
اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا
طلاق بائنی میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ بچے میں قرادی ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں طلاق
بیسے طے کی نیت کا اعتبار ہے ایک کی نیت کہے تو ایک کی نیت
جو تو میں واقع ہوئی اور اگر وہ کی نیت ہو تو صرف ایک کو ہی سمجھا۔ ثوری
فرماتا کہ کہیم اللہ کا بچہ تو ہے مالک بن انس کہیم اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق
بیسے طے تو ہے جو میں طلاق کی نیت فرماتے ہیں ایک کی نیت
ہے ایک واقع ہوئی اور وہ رجوع کر سکتا ہے ورنہ نیت ہو تو وہ
عورت کی نیت کہے تو میں طلاق واقع ہوئی۔

بیوی کو تیسرا معاملہ تیسرے ہاتھ کے الفاظ کہنا

علاء بن زید فرماتے ہیں میں نے ابوبہ سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ
میں کے سوا کسی عورت نے تیسرا معاملہ تیسرے ہاتھ کے الفاظ کہیں
ہوں؟ فرمایا ہوا نہیں نے فرمایا میں میں کے سوا کسی کو نہیں جانتا
پھر فرمایا کہ اللہ کا قسم فرمایا کہ وہ جو مجھ سے ٹانہ لے کر لڑے
کثیر مولى بن عمرو ابو سلمہ ابو ہریرہ بن انیس صلی اللہ علیہ وسلم سے
فہل کیا کہ میں طلاق فرمایا۔ ابوبہ فرماتے ہیں میں نے کثیر مولى کو
سے طلاق کہہ اس کے پاس سے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا
پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی
ابوہی نے فرمایا کثیر بھول گئے اس حدیث کو ہم صرف ابوہی
سلمان بن حرب، علاء بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔
میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں
نے فرمایا ہم سے سلمان بن حرب نے علاء بن زید سے یہ حدیث
روایت کی۔ لیکن حضرت ابوہریرہ پر موقوف ہے۔ امام بخاری
کے نزدیک یہ مرفوع نہیں۔ علی بن نصر، حافظ اور صاحب سنن

لَقَدْ نَزَّلْنَاكَ وَفَهَبَ الْكَوْثَرُ أَهْلًا عَالِيَةً وَنَزَّلْنَاكَ
أَهْلًا عَالِيَةً فَسَلِّ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَنَزَّلْنَاكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ
هَذَا الْبَابُ إِلَى كَوْنِهِ عَمَّا وَعَبَدَ اللَّهُ وَهُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ
وَأَهْلِي الْكَوْثَرِ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَدْ هَبَ إِلَى
كَوْنِهِ عَالِيَةً

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَطْلَقَةِ تَلَاكَ لَا سَكَنَ
لَهَا وَلَا نَفَقَةٍ

۱۸۱. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ أَبِي
قَالَتْ قَالَتْ مَا طَلَّقْتُ فَيَسَّ صَدَاقِي رُوِيَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَكَنَ لَهَا وَلَا نَفَقَةٌ قَالَ
مُعْبِرَةُ فَدَكَ كَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا مَدَّ حَرْفًا
اللَّهُ يَسْكُنُ رَيْبًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمْرًا وَلَا
تَدَارِي أَوْ حَظَّتْ أَمْرًا نَسِيتُ فَكَانَ عُمَرُ يَحْدَثُ لَهَا
الشُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ .

۱۸۲. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ أَبِي
وَأَسْمَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ هُنَّ بَرَاءُ وَأَوْدُ بَصَاءُ عَنْ
الشَّعْبِيِّ قَالَ وَخَبَرْتُ عَلَى وَارِدَةَ أَسْمَاءَ فَيَسَّ فَسَأَلْتُهَا
عَنْ قَصَائِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتِلَاكَ تِلَاكَ
طَلَّقَهَا وَجُهَا الْبَيْتَةِ وَخَصَمْتُهُ فِي الشُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ
فَلَمْ يَحْمِلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنًا وَلَا
نَفَقَةً وَفِي سَدِّ يَسَّ وَأَوْدُ وَفِي أَنْتَدَ فِي بَيْتِ
أَبِي أَوْسٍ وَفِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْسَنُ الْبَصِيرَةِ وَعَطَاءُ بْنُ
أَبِي يَسَّ وَشُعْبَةُ بْنُ يَسَّ يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفِي السُّوَا
لَيْسَ بِالْمَطْلُوقَةِ سَكَنًا وَلَا نَفَقَةً إِذَا الْمَرْءُ طَلَّقَ نَفَقَتَهَا
الزَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْوَلَدِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ
تَلَاكَ لَهَا الشُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُعْيَانَ الثَّوْرِيِّ

کو اختیار کرے تو میں طلاق نہیں دیں گی۔ اکثر فقہاء صحابہ کرام
اور تابعین نے اس میں اسباب میں حضرت عمر اور عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول اختیار کیا ہے۔ امام احمد بن
حنبل رحمۃ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے

بَابُ طَلِّقَ وَالِیَّ كَيْفَ كَرَاهٍ وَنَفَقَةٍ
نَحْنُ

پھر سنت میں سے حدیث ہے کہ ابی بن عبد رسالت میں میرے
خادم نے پھر میں طلاق دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تیرے لئے نہ تو کھربے اور نہ نفقہ بغیر و فرماتے ہیں میں نے یہ بات
ابن ابی عمیر سے سنی کہ انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اور ثوبان فرمایا ایک حدیث کی بات سے کہ اب و سنت کو نہیں چھوڑ
سکتے معلوم اسے یاد رہا یا بھول گئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ مطلقہ تلامذہ کو کھراور نفقہ دینے سے منع فرمائے۔

حضرت بھی فرماتے ہیں میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور
اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے واسطے لوچھا
انہوں نے فرمایا میرے خادم نے مجھے بائن طلاق دی تھی میں نے
اس سے کھراور نفقہ کے بدلے میں بیگن کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھراور نفقہ نہ دیا حدیث ابی ابی داؤد میں ہے حضرت فاطمہ نے
فرمایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی ابی کھرم
رضی اللہ عنہ کے کھراور نفقہ کے واسطے کہ حکم فرمایا یہ حدیث
میں صحیح ہے بعض علماء کا یہی قول ہے۔ میں ابی ابی داؤد
ربیع اور شعبی بھی اس کے قائل ہیں۔ احمد و اسحاق بھی یہی کہتے
ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر عا وہ زوجہ کا مالک نہ ہو تو مطلقہ عورت
کے لئے کھراور نفقہ نہیں۔ بعض صحابہ کرام میں حضرت عمر اور
حضرت جبرائیل رضی اللہ عنہما بھی ہیں فرماتے ہیں میں طلاق دیکر
عورتوں کے لئے کھراور نفقہ ہے۔ سفیان ثوری اور ابی کوفہ
کا یہی مسلک ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس کے لئے کھربے

کی مابین مبارک نے اس باب میں سختی کی، اور فرمایا میں نہیں کہتا کہ عوام سے واقف رہے کہ آپ سے اس آدمی کے پاس میں پوچھا گیا جس نے طلاق کی قسم کھائی کہ نکاح نہیں کروں گا۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا کیا اس کے لئے اجازت ہے کہ ان فقہار کا قول اختیار کرے جو اس نے اس کی اجازت دی ہے۔ دیکھ مبارک نے فرمایا اگر اس میں جھگڑا ہونے سے پہلے اس قول کو سچ سمجھتا تو اختیار کر سکتا ہے، اور جو شخص پہلے پسند نہیں کرتا تھا جتنا جھگڑنے کے بعد ان کا قول اختیار کرنا پاتا ہے تو اسے اجازت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر نکاح کریں تو میں اسے عورت کو جہاد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسحاق فرماتے ہیں میں حدیث میں مسودہ کا حصہ کسی کی طرف منسوب عورت کے متعلق ہونا کہ حکم دیتا ہوں، اور میں نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہے غیر فرسہ کے باوجود یہ بھی اسحاق نے تجاویز دی ہے۔

لونڈی کی طلاق و طلاق میں

حضرت مالک رحمہ اللہ منہاسے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق و طلاق میں ہیں اور اس کی حدت دو ہیں ہیں۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ابوامر نے ظاہر ہے ہیں، اس کی خبر دی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رحمی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث مالک غریب ہے ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوعاً مائلتے ہیں، مظاہر کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث معلوم نہیں۔ بعض صحابہ کرام اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اسحاق بن احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

دل میں طلاق کا خیال

لا

حضرت ابوہریرہ رحمی اللہ عنہ سے روایت ہے

كَذَلِكَ إِنْ تَزَوَّجَ كَوْنَهُ تَعْلُقَ وَ مَا بَيْنَ الْمَنَاجِ
فَكَثُرَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَالَ إِنْ فَعَلَ لَا أَقُولُ بِهِ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ
رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ لَا يَزَوِّجَ وَكَرِهَتْ لَهُ أَنْ
يَزَوِّجَ هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ يَأْخُذُ بِقَوْلِ الْفَقْهَاءِ
الَّذِينَ رَخَّصُوا فِي هَذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِنْ كَانَ
يَعْنِي هَذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُبْتَلَى بِهِ هَذَا
الْمَسْئَلَةُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَأَمَّا مَنْ كَفَّ عَنْ
هَذَا فَلَمْ يَبْتَلِ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا رُخْصَةَ
ذَلِكَ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ تَزَوَّجَ لَا أَمْرُكَ أَنْ يُعَادِيَ
أَمْرَانَهُ وَقَالَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْئَلَةِ لَوْحَدِثَ
أَنْ يَسْعُدَ ذَلِكَ تَزَوُّجًا لَا أَقُولُ تَزَوُّجًا مَرَّةً
وَدُسْعًا مَرَّةً فِي غَيْرِ الْمَسْئَلَةِ

بَابُ مَلَجَاءِ مَنْ طَلَّقَ الْأَمَةَ تَطْلِيقًا
۸۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّيْسَانِيُّ أَنَّهُ
سَمِعَ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ تَأْمِظُهُ بِنُاسِكَةٍ قَالَ
حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَّقَ الْأَمَةَ تَطْلِيقًا وَتَوَضَّعًا
خِيَصَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَنَا أَبُو عَامِرٍ سَأَلْتُ
مُظَاهِرَ بْنَ إِدْرِيسَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
حَدَّثَنَا عَائِشَةُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ
الْأَمْنِ حَدَّثَنَا مُظَاهِرُ بْنُ أَسْلَمَ وَمُظَاهِرُ بْنُ يَحْيَى
لَهُ فِي الْعِيدَةِ بِهَذَا الْعِيدِ نَيْبٌ وَتَعْلُقٌ عَلَى هَذَا يَنْبَغُ
أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ يَهْمُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاسْتِجَابِي
وَاحْتَمَدَ وَاسْتَحْيَا

بَابُ مَلَجَاءِ فِيمَنْ يَحْدِثُ نَفْسَهُ
بِطَّلَانِ أَمْرَاتِهِ

۸۵ - حَدَّثَنَا أَكْبَادَةُ بْنُ أَبِي عَوَّازَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

رَأَى ابْنُ أَبِي أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَادَرَا لِلَّهِ يَأْتِيهِمَا مَا حُدِّثَتْ
بِهِ النَّفْسُ مَا لَا تَعْلَمُونَ بِهِ أَفْتَحِلُّ بِهِمَا هَذَا أَحَدِيَّتُ
حَسَنٍ مَرْجُومٍ وَالْعَقْلُ عَلَى هَذَا عَمَّا يَهْدِي الْعِلْمُ أَنْ
الْتَجَلَّ إِذَا حُدِّثَتْ نَفْسُهُ بِالْإِطْلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا
حَتَّى يَسْكُنَهُ .

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور اوصاف سے معاف کر دیئے جو ان کے دل میں تو پیدا ہوں لیکن نہ تو زبان پہ لائیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں۔ یہ حدیث سن چکے ہیں۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کھڑے نہیں بیٹھتا۔

طلاق میں سنجیدگی اور مذاق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چیزیں ایسی تمہیں میں
حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے۔
والکرم، طاق اور رحمت یہ حدیث حسن خریفہ ہے۔
صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے عبدالرحمن
سے مراد ابی حنیفہ بن ادرک ہے اور میرے
نزدیک ابن ماحک سے مراد ابو سفیان ماحک

خلع کرنا

ترجمہ بنت صفوان بن علف اور رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں طبع کیا
تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا (مادھی کہتے ہیں) یا
حکم دیا گیا کہ ایک حصہ حدیث گزاریں۔ اس باب میں حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں۔ ترجمہ بنت صفوان کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں
ایک حصہ حدیث گوارسنے کا حکم دیا گیا تھا۔

حضرت الامام ہاشمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہد رسالت میں ثابت ہونے والی قیسی کی نوجوان خلیع کیا تو

هَامِشٌ مَا جَاءَنِي الْجَدُّ وَالْهَيْدَلُ فِي الظَّلَالَةِ

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

١١٨٤ رَحِمَكُمَا مُحَمَّدٌ مِنْ عِيْلَانِ النَّاطِلِ
 عَنْ مُوسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ
 هُوَ إِلَى طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ
 مُعَوِّذٍ عَنْ عَرَاءِ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَلِيٍّ سَوْدَةَ ابْنَةِ
 لُذْنَةَ عَلَيْهِ سَلَامٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
 أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْصَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا
 أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْصَةٍ .

مَنْ أَوَّلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَاتَ يُوسُفُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَدِّ أَرْوَاحِ النِّسَاءِ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَكْرَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَسْبَغٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالْطَّلْعِ إِنْ خَفِيَ ثَمَرُهَا كَسَرْتُمْ أَذْرَافَ تَرْتَلَةٍ إِنْ اسْتَشْتَمَتْ مِنْكُمْ عَلَى عَدْوٍ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَنُجَيْدٍ وَنُجَيْدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ مِنْ حَدِيثِ النَّوْخِيِّ.

عورتوں سے حسن سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پہلی کی طرح سے اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اس کی طرح چھوڑ دے گا تو کسی کی کمر کے باوجود اس سے قائمہ اٹھائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ذر، عمرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں حدیث ابو ہریرہ صحیح اس طرح سے قریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُ أَبَوْهُ أَنْ يُطْلِقَ امْرَأَتَهُ

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو لَسَارٍ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَثَبَّانٌ عَنْ الْحَاكِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَتْ تَخْفِقُ امْرَأَةً أُحْدِثُهَا وَكَانَ ابْنُ يَكْرَةَ هَذَا مَرْثِيًّا أَنْ أُطْلِقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنْتُكَ حَمْرٌ طَلَّقَ امْرَأَتَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ رَأَيْتُكَ تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي وَثَبَّانٍ.

باپ کے کہنے پر طلاق دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی در اس سے مجھے محبت تھی میرے والد اسے تاپسند کرتے تھے نہ اپنے انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا میں نے انکار کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے عہد اللہ ہی عہد اپنی بیوی کو طلاق دے دو ہم اسے مرنے والی تو اب کہ روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقًا اسْتَوْحِلًا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ الْأَشْجَبِيِّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَسْبَغٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ لِمَرْأَةٍ امْرَأَةٌ اسْتَوْحِلَتْ لَهَا ابْنُ يَكْرَةَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَنُجَيْدٍ وَنُجَيْدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ.

ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ اپنے بھائی کو طلاق دینا چاہتی ہیں کہ طلاق طلب نہ کرے تاکہ وہ بھائی کا طلاق دے اس کی روایت میں ہے اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے۔

عَبَّاسٌ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ أَكْرَهَا لَنَا قَوْلِي
عَنْهَا كَرَوْنَهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ قَفَاةٍ وَرُجْحًا فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُ إِجْرًا لَا حَلِيلَ يَوْمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ
بَلْ يَحْمِلُ وَجَدْنِ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ أَنْتُمْ ابْنُ أَبِي
يَعْقُوبَ أَبَا سَلَمَةَ تَفْكَرُوا إِلَى أَبِي سَلَمَةَ كَذَبَ ابْنُ أَبِي
الْأَعْيُنِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ صَنَعْتُ سُبْحَةَ الْأَنْبِيَاءِ
بَعْدَ ذِكْرِهِ وَرُجْحًا يَبْسُ بِرَاسَتِهَا فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ تَتَرَدَّدَ بِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ

حدیث کے بارے میں مذکور کیا جس کا خلاصہ مرثیہ کے اردو میں کے بعد
اس کا پھر پید ہو کہ وہ کتنی حدیث گزرا ہے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے فرمایا وہ حدیثوں میں سے ہی حدیث گزرا ہے حضرت ابو سلمہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضع حمل پر طلاق مجھ جائز ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے ابو سلمہ کا ہم کو ابو ہریرہ نے
کسی کو حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انہوں نے
نے فرمایا بیوہ مسلمہ کے دل الہ کے شوق کی وفات کے خوف سے
مصر پر پھر پید ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو دوسری بیوہ
کراہ کی اجازت مرحمت فرمائی یہ حدیث صحیح ہے۔

بیوہ کی عدت

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمَوْتَى عَنْهَا رُوحُهَا

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عِيْنَةَ
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ حَرِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْأَخَادِيثِ الثَّلَاثَةِ
قَالَ قَالَتْ لَزَيْنَبُ فَخَلْتُ عَلَى ابْنَةِ عَمِّيَّةٍ زَوْجِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَوْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ ابْنِ سَلَمَةَ
بَيْنَ حَرْبٍ فَخَلْتُ بِطَيْبٍ فِيهِ صَفْرَاءُ خَلَّتِي أَوْ
عَمْرُو فَفَهَمْتُ بِهِ جَارِيَةً يَتَرَفَّتُ بِهَا يَخِيضُهَا فَوَقَرْتُ
كَانَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالنَّيْبِ مِنْ حَاجَتِهِ غَيْرَ أَنْ يَخْتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجْزَلَ عَلَى مَيْتٍ فَتُفَرَّقَ
فَلَا تَكُنِ ابْنًا مِلًّا لِمَنْ دَخَلَ مِنْهُ أَثْبَاحٌ أَشْكَرَ وَغَيْرَ ذَلِكَ
لَزَيْنَبُ فَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ حَرْبٍ وَجَدْتُ قَوْلِي
أَعُوذُ بِكَ عَنْ طَيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَاللَّهِ
مَا لِي فِي الطَّيِّبِ مِنْ حَاجَتِهِ غَيْرَ أَنْ يَخْتِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَكُونُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجْزَلَ عَلَى مَيْتٍ فَتُفَرَّقَ فَلَا تَكُنِ

حضرت عید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت
ابو سلمہ نے انیس ان بیویوں کا عدت کی خبر دیا کرتے ہیں
حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ام المومنین ام حبیبہ رضی
اللہ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر میں ان کا عدت
میں حاضر ہوئی انہوں نے ایک خوشبو جس میں خلوق یا کوئی
نمک کی تھی ملا کر ایک لڑکی کو لگا دی اور پھر اپنے دستانہ میں
پر علی اللہ فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت
کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ
منائے صرف خاندان کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ
منائے۔ زینب بنت جحش ابو سلمہ فرماتی ہیں زینب بنت
جحش کے بھائی کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے
مجھے خوشبو ملو کر لگا دی پھر فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی
ضرورت نہیں لیکن اس لئے لگا رہی ہوں کہ میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ کسی عورت
حدیث کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا

لَيَالٍ الْإِعْلَاقِ ثَمَّ رَأَيْتُهَا أَشْهَدُ عَشْرًا كَالرَّيْبِ
وَسَمِعْتُ لَيْثًا أَوْ سَمِعْتُ كَقَوْلِ جَاءَتْ إِثْرًا لَيْثًا
تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْثًا تَسْأَلُ
اللَّهَ ابْنُ لَيْثٍ كَوْنِي عَلَيْكَ أَوْ جَاءَتْ إِثْرًا لَيْثًا
أَفْتَنُكَ حُلَا كَالرَّيْبِ تَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْأَلُ لَيْثًا أَوْ تَسْأَلُ مَوَاتٍ كَلَّ ذَيْلٌ يَقُولُ كَلَّ مَوَاتٍ
قَالَ إِنَّ مَوَاتٍ أَشْهَدُ عَشْرًا كَعَدَا كَالرَّيْبِ تَسْأَلُ
فِي الْجَنَّةِ لَيْثًا تَسْأَلُ اللَّهَ وَالْعَدُوَّ عَلَى رَأْسِ الْخَوْلِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ مَرْثِيَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سُلَيْمٍ أَخْبَتْ لَيْثًا
بِحَبْلِ الْخَوْلِ وَفِي حَقِّهَا بَيْتٌ مَعْرُوفٌ حَدِيثٌ
نُكِبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ
أَنَّ الْمَوَاتِيَّ عَلَيْكَ أَوْ جَاءَتْ إِثْرًا لَيْثًا فِي عِدَّتِهَا الرِّبَابُ وَ
الْبَيْتُ تَسْأَلُ قَوْلُ سُلَيْمَانَ الْكَلْبِيِّ وَمَالِكِ بْنِ النَّبِيِّ
وَأَحْمَدُ وَرِشْدَانُ.

ماخوذ نہیں صرف اپنے خاندان پر چار ماہ دس دن سوگ منانے پر
زیرب کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے سنا فرماتی ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر
ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری رزق کا طرہ ہر وقت
ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سوگ
منانے سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو
یا تین مرتبہ فرمایا "ہیں" پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن میں اللہ
جانبیت میں تم ایک سال گزرنے پر بیگناہاں بھیجکتی تھیں؟
اس باب میں حضرت فریدہ بنت مالک بن سنان نے حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی مشیرہ اور حفصہ بنت
عمر رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث
زیرب میں یہ ہے۔ صحابہ کرام اللہ دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔
کہ یہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور زینت
سے بچے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام
اعظم ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ما جاء في الظاهر يواقع قبل

أَنْ يُكْفَرَ

۱۲۰۰ مَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَمَةَ بْنِ حَنْزَلٍ
أَبِي وَفٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظَّاهِرِ
يُؤَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ قَالَ كَفَّارَةٌ فَاحِدَةٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ الْأَكْبَرِ
أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُلَيْمَانَ التَّوَمِيِّ وَمَالِكِ بْنِ
النَّسَائِيِّ وَأَحْمَدُ وَرِشْدَانُ كَالْبَعْضِ بِمَعْنَاهُمْ إِذَا
فَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ فَعَلَيْكَ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَلْبِشٍ.

۱۲۰۱ مَحَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حَوْشِبٍ يَمَانِيٌّ

ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے

پہلے جماع کرنا

مسلم بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے
میں جو کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے جماع کرے، فرمایا
"ایک کفارہ ہے" حدیث فریب ہے اکثر علماء کا
اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد
اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں
ہوائی کفارہ سے قبل جماع کیا تو دو کفارہ سے ادا کرنے
پڑیں گے۔ جہدار میں ابن عساکر بھی اس کے قائل
ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

الْفَضْلُ بْنُ قُؤَيْسٍ عَنْ مَتَّى بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
عَلِيٍّ مَعَهُ ثَمَنُ عَتَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَاهَرَ مِنْ أَمْرٍ آتٍ فَوَقَعَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَاهَرْتُ مِنْ أَمْرٍ آتٍ فَوَقَعَ عَلَيْهِ مَا تَلَّ
أَنْ أَكْفِرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَحْصِلُ اللَّهُ قُلُوبَ
نَدَائِكَ حَذَّاهُ الْهَيْبُ صَوَّبَهُ الْقَهْرُ قَالَ فَلَا تَقْرُبْهَا لِحَقِّي
تَعْلَلُ مَا أَمَرَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَيْرُ نَبِيٍّ

ایک شخص نے اپنی بیوی سے عہد کر کے بعد واپس کیا
سے قبل جلع کیا اور پھر بارگاہ بیوی میں حاضر ہوا عرض کیا
یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے عہد کیا اور کفارہ
ادا کرنے سے پہلے جماع بھی کر لیا (اب کیا حکم ہے؟) نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لنہ تعالیٰ تجھ پر
رم فرمائے تو نے اب کیوں کیا؟" عرض کیا: "میں بخاندنی میں
کی پڑی رہ رہی تھی آپ نے فرمایا: اب اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے
دکھنا دکانے سے پہلے اس کے پاس جانا ہے حدیث صحیح و خوب ہے۔

باب ما جاء في كفارة الظهار

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ لَنَا مَا رَوَى
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَرِّثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَكَارِمِ عَنْ يَحْيَى
أَخِي كَثِيرُ بْنُ الْبُرَيْثِ وَنَحْوَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِ بَنِي بِيَّامَةَ جَعَلَ
أَمْرًا عَلَيْهِ كَطَهْرٍ أَوْ مِثْلِهِ خَلْفِي يَمْشِي بِمِصْبَاحٍ فَخَلَعَهُ
مِنْ يَصْفٍ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهِ لَيْلًا لَعَنَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْدِيكَ بَعْدَ أَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ رَجَبَةَ قَالَ
لَا أَجِدُ هَذَا فِي كُتُبِ بَنِي مُكْتَنٍ بَعْلِينَ قَالَ لَا
أَسْطِيعُ قَالَ أَطْعِمُ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ لَعَنَ مِنْ
عَمْرٍ وَأَعْطَاهُ ذَلِكَ لَعَنَ وَهُوَ مِثْلُ مَا أَحَدُ كَثَرَةٍ
عَشْرِينَ سَاعًا أَوْ سِتِينَ عَشْرَ سَاعًا أَطْعَمُ سِتِينَ
مِسْكِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَقُولُ سَعْدَانُ بْنُ مَخْمَرٍ
وَيَقُولُ سَعْدَانُ بْنُ مَخْمَرٍ أَبِیْصَوٍّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
الْحَدِيثِ وَبِهِ إِسْنَادُ هَذِهِ الْجُمُودِ فِي كَفَرَةٍ لَا يَحْفَظُ

كفارة ظهار سنہ

ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرد سلمان بن مرز انصار کے
بھائی بیوی سے کہا تو رمضان تک میری ماں کی پیٹھ کی
مرچ ہے۔ نصف رمضان گزرنے پر ایک رات اس
سے صحبت کر لی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو
انہوں نے عرض کیا میرے پاس غلام نہیں ہے آپ نے
فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو انہوں نے کہا
مجھے اس کی طاقت نہیں ہے آپ نے فرمایا: ساتھیوں کو کھانا
انہوں نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں ہے آپ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: جو روزے رکھو گا تو انہوں نے دو مرق
ایک ٹوکرا ہوتا ہے جس میں پندرہ یا سترہ صاع کھجوریں آتی ہیں
یہ ساتھیوں کو کھانا دے دو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ سلمان بن مرز
کو سلمان بن مرز یا مری بنی کہا جاتا ہے۔ کفارہ ظہار میں غلام
کا اس حدیث پر عمل ہے۔

باب ما جاء في الإيلاء

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قُؤَيْسٍ عَنْ النَّصْرِيِّ عَنْ
سَعْدَانَ بْنِ مَخْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِ بَنِي بِيَّامَةَ جَعَلَ
أَمْرًا عَلَيْهِ كَطَهْرٍ أَوْ مِثْلِهِ خَلْفِي يَمْشِي بِمِصْبَاحٍ فَخَلَعَهُ
مِنْ يَصْفٍ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهِ لَيْلًا لَعَنَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْدِيكَ بَعْدَ أَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ رَجَبَةَ قَالَ
لَا أَجِدُ هَذَا فِي كُتُبِ بَنِي مُكْتَنٍ بَعْلِينَ قَالَ لَا
أَسْطِيعُ قَالَ أَطْعِمُ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ لَعَنَ مِنْ
عَمْرٍ وَأَعْطَاهُ ذَلِكَ لَعَنَ وَهُوَ مِثْلُ مَا أَحَدُ كَثَرَةٍ
عَشْرِينَ سَاعًا أَوْ سِتِينَ عَشْرَ سَاعًا أَطْعَمُ سِتِينَ
مِسْكِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَقُولُ سَعْدَانُ بْنُ مَخْمَرٍ
وَيَقُولُ سَعْدَانُ بْنُ مَخْمَرٍ أَبِیْصَوٍّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
الْحَدِيثِ وَبِهِ إِسْنَادُ هَذِهِ الْجُمُودِ فِي كَفَرَةٍ لَا يَحْفَظُ

عورت کے پالنے کی قسم کھانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے
فرمایا: "تو مجھے ساتھیوں کو کھانا دے دو۔" یہ حدیث صحیح ہے۔

مُسْلِمَةُ بِنْتُ عَمِيَّةَ بِنْتُ إِدَاذَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ تَخَلَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَسَائِمِهِمْ فَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْخَرَامَ حَرَامًا وَجَعَلَ فِي
الْمُؤْمِنِينَ كَعَارَةً فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَ
مُسْلِمَةَ بِنْتُ عَمِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ رَفَاعَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
وَعَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَفَظِيِّ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلًى وَلَيْسَ بِغَيْرِهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ أَصَحُّ مِنْ حَبَابِ مُسْلِمَةَ بِنْتُ عَمِيَّةَ وَالْإِبْرَةِ
أَنَّهَا تَقُولُ لِلرَّجُلِ لَنْ لَا يَغْتَرِبَ امْرَأَتُهُ أَمَّا بَعْدُ أَخْبَرَنِي
أَنَّهَا وَاجْتَنَبَتْ أَهْلَ الْعِلْمِ خَيْرًا إِذَا مَضَتْ لَيْلَتُهُمْ أَخْبَرَنِي
قَالَتْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ هَذَا إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُارٍ يَرْفَعُ
حُجَّتَهُ أَنْ يَقُولَ وَمَا أَنْ يَطْلُقَ وَهُوَ قَوْلُ مَا يَسْتَبْرَأُ
وَالْثَّانِي فِي وَاجْتِنَابِ رَأْسِ حَقٍّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ هَذَا
مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُارٍ فَيُسْأَلُ تَطْلُقُ امْرَأَتِي أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انواع مطہرات سے ایثار
کیا (قریب نہ جانے کی قسم کھائی) اعدان کو اپنے اور پر حرام کیا پھر
قسم توڑ کر حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا اس باب
میں حضرت ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
منقول ہیں۔ مسلم بن علقمہ کی (مذکورہ بالا) روایت کو موطا میں
مسجد وغیرہ سے واسطہ ملا اور قسمی، محمد بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مسند روایت کیا۔ اس میں حضرت مسروق اور عائشہ رضی
اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ مسلم بن علقمہ کی روایت سے
نہایت ہلکا ہے۔ ایسا یہ ہے کہ موطا میں نہیں پایا یا اس سے نکلے
عکس ایسی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے اور چار ماہ گزرنے
پر عورت کے قریب نہ جانے کو کیا حکم ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف
ہے بعض صحابہ کرام اعدان یعنی طلاق فرماتے ہیں جب چار ماہ
گزر جائیں تو وہ طلاق فرماتے یا تو دوسرے کسی سے طلاق دے ملک
بنو انس، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے
کہ صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں چار ماہ گزرنے
پہلے ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔ سفیان ثوری اور ابی داؤد
وامام احمد ابو یوسف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

لعان کرنا

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت مصعب بن
نوفل کے بعد میں مجھ سے لعان کرنے والے (بیوی خاتون) کے بارے
میں پوچھا گیا کہ آیا ان میں تفریق کر دی جائے یا نہیں مجھے اس کا
جواب نہ آتا تھا اس لئے میں اپنی جگہ سے اٹھا اللہ حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا اور ائمہ جانے کی
بجائز چاہی مجھے بتایا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا
ابو حنفیہ تم جانتے ہو کہ کسی کام کے لئے ہی گئے ہوں گے فرماتے
ہیں میں ائمہ داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ کھانے کا پالانہ
چھائے بیٹے چھائے میں نے پوچھا اسے ابو حنفیہ نے کہا

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعَانِ

۱۲۰۳۳ مَحْذُورٌ أَنْ تَقُولَ عَنْ عَمِّيَّةَ بِنْتُ إِدَاذَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ تَخَلَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَسَائِمِهِمْ فَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْخَرَامَ حَرَامًا وَجَعَلَ فِي
الْمُؤْمِنِينَ كَعَارَةً فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَ
مُسْلِمَةَ بِنْتُ عَمِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ رَفَاعَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
وَعَيْنٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَفَظِيِّ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلًى وَلَيْسَ بِغَيْرِهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ أَصَحُّ مِنْ حَبَابِ مُسْلِمَةَ بِنْتُ عَمِيَّةَ وَالْإِبْرَةِ
أَنَّهَا تَقُولُ لِلرَّجُلِ لَنْ لَا يَغْتَرِبَ امْرَأَتُهُ أَمَّا بَعْدُ أَخْبَرَنِي
أَنَّهَا وَاجْتَنَبَتْ أَهْلَ الْعِلْمِ خَيْرًا إِذَا مَضَتْ لَيْلَتُهُمْ أَخْبَرَنِي
قَالَتْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ هَذَا إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُارٍ يَرْفَعُ
حُجَّتَهُ أَنْ يَقُولَ وَمَا أَنْ يَطْلُقَ وَهُوَ قَوْلُ مَا يَسْتَبْرَأُ
وَالْثَّانِي فِي وَاجْتِنَابِ رَأْسِ حَقٍّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ هَذَا
مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُارٍ فَيُسْأَلُ تَطْلُقُ امْرَأَتِي أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذَا مِنْ قَوْلِهِ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَلْزَمُ لَهٗ أَوْ رَأَيْتَ أَنَّ أَحَدًا رَأَى قَوْمًا غَنَى
فَأَجْبَتْ كَيْفَ يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ تَكْلَمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ
وَأَنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ فَإِنْ فَسَحَتْ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْ بِجِبَّةٍ خَلْعًا كَانَ
بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْبَيْتَ سَأَلَ عَنْهُ قَوْمًا بَيْتُ بَيْتٍ فَإِنَّ الْبَيْتَ
الْبَيْتَ فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ وَالْبَيْتَ يَرْمُونَ وَرَدَّ جَهَنَّمَ
فَلَمْ يَكُنْ تَكْلَمَ شَهْدًا وَلَا أَنْفُسُهُمْ حَقٌّ فَكُنْ لِيَا بَيْتَ
كَلَّمَ الرُّسُلَ فَقَدْ هَرَبَ عَلَيْهِمْ فَكُنْ فَكُنْ وَ
بَيْتُهُمْ أَنَّ الْبَيْتَ الْبَيْتَ الْبَيْتَ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ
فَقَالَ لَا وَالْبَيْتَ بِحَقِّكَ بِالْحَقِّ مَا كُنْتُ عِنْدَكَ مَضْرُوبًا
لَكَ بِالْبَيْتِ فَكُنْ فَكُنْ وَكُنْ فَكُنْ فَكُنْ فَكُنْ فَكُنْ
الْبَيْتَ الْبَيْتَ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ فَكُنْ فَكُنْ فَكُنْ فَكُنْ
بِحَقِّكَ بِالْحَقِّ مَا كُنْتُ عِنْدَكَ أَيْدِي رَجُلٍ فَكُنْ
أَنْتَ شَهِدًا أَيْ بِأَنَّهُ لَيْسَ الصَّادِقِينَ وَ
الْبَيْتَ مِنْ أَنْ نَعْتَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنَّ كَاتِبَ مِنَ الْبَيْتِ
فَكُنْ بِالْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ
أَنْتَ لَيْسَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ
عَلَيْكَ أَنْ كَاتِبَ مِنَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ
فِي الْبَيْتِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ
وَأَنْتَ مَسْجُودٌ حَيْثُ يَسْجُدُ عَمَّ حَيْثُ حَسَنٌ
صَدِيقٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأَحْذِيثِ عَمْدًا هَلْ
الْبَيْتِ

۱۲۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ أَمْرًا وَكَفَرَتْ
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِمَا وَالْحَقُّ لَوَدَّ
يَا لَوْ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ حَسَنٌ صَدِيقٌ وَنَظِيرَ الْبَيْتِ
عِنْدَ أَهْلِ التَّوْبَةِ

لہا کہنے والے مرد اور عورت کو جدا جدا کر دیا جائے!۔ آپ نے
فرمایا: یہاں اللہ!۔ فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سنبھال لیا ہے
وہ حاضر مانگا ہوئی ہو اور عرض کیا یا رسول اللہ! جلیس اگر ہم
سے کوئی بھائی بیوی کو کہے یا لڑکے کام میں دیکھے تو کیا کہے کر رہتا
ہے تو بہت بڑی بات کے ساتھ مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر خاموش
رہتا ہے تو بھی ایک عظیم بات سے ہم سب پر تلبہ۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد
پھر حاضر ہوا اور عرض کیا جس بات کا میں نے آپ سے پہچا تھا میں خود
اس میں مبتلا ہوں اس پر سوائے نور کی نیت نال نہیں دیکھتا اور اللہ عزوجل
مذہبہم الخ جو جو گئی رہی کہ بہت لگائی اور ان کے پاس
اپنی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو۔ آپ نے اس آدمی کو بلایا یہ
آیت سے پھر کر سامنے اور دعا نصیحت فرمائی اور بتایا کہ
غضب آخرت کے مقابلے میں دنیا کا غضب ہلکا ہے اس نے
عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے اس پر جھوٹ نہیں کہا۔ پھر اس
حالت کو بلایا اسے دعا نصیحت فرمائی اور بتایا کہ غضب
آخرت کے مقابلے میں دنیوی غضب ہلکا ہے۔ اس نے عرض
کیا اللہ کی قسم! میں نے آپ کو حق کے ساتھ میرا اس سے کچھ نہیں کہا
وادی فرماتے ہیں آیت سے گواہی شروع کی اس نے چار ہفتہ کی
قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے اور یہ کہ گواہی
ہے تو اس پر ہفتہ کی لعنت ہے۔ پھر عورت سے گواہی شروع کی اس نے
چار مرتبہ قسم کے ساتھ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ
وہ چاہے تو میری رائے کا غضب ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان میں تفریق فرمائی اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی روایات نقلی ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک
شخص نے اپنی بیوی سے طعن کیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر
دیا اور ہمہ مال کے حوالے کر دیا یہ حدیث صحیح ہے۔
اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی نظریہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں۔ عورت جہاں جا ہے عدت گزار سکتی ہے۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر نہ گزرا کہ پہلا قول اصح ہے۔

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَقْبَلَ فَقَالَ تَقْصُّ أَهْلِي الْعِلْمَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
بَلَسَرَا أَنْ تَقْعُدَ حَدِيثَ شَاعَتْ وَأَنْ لَوْ قَعُدْتَ
فِي بَيْتِ رَفِيجِهَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ .
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الدِّيَارِ

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ما جاء في ترك الشبهات

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ شَاخِذًا مِنْ
رَبِيعٍ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَمِيزَانُ ذَلِكَ أَمْرٌ
مُسْتَهْتِكٌ لَا يَدْرِي كَيْفَ يَمُوتُ الْإِنْسَانُ مِنْ أَمْرِ
الْحَلَالِ أَوْ مِنْ أَمْرِ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتَبْرَأَ
لِدِينِهِ وَعَرْصِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ دَلَعَهُ شَيْءٌ يُلْهُمُ
يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ لُحْرَامَكُمْ أَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ حَسْبُ
الْحَيِ يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا دَأْبُ الْيَكْلِ مَلِكٌ يَمُوتُ
أَلَا دَأْبُ حَيِّ اللَّهِ تَحَارُمُهُ

١٠٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ زَكَيَّةٍ عَنْ رَجُلٍ ثَابِتٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُو هَنَّادٍ هَذَا الْحَدِيثُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَاهُ أَبُو هَنَّادٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الثَّمَرَاتِ

١٢١٠. مُحَمَّدٌ شَأْنٌ قَتِيبَةٌ شَأْنٌ أَبُو عَوَافَةَ عَنْ سَمَاءَ

ابواب مبیوع

مشترک اشیا ترک

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مثال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اعدائے کفر کے قریب نہ جانا کچھ مشتبہ نہیں ہیں۔ جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ یہ وہ طلال چیزوں سے ہیں یا حرام اشیاء سے جن سے انکو چھوڑنا اس نے پناہ دی اور حکمت محفوظ رکھی اور جوان میں سے کسی کا مرتکب ہوا قریب ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کرے جیسا کہ باڑھ کے قریب چلنے والے کو حالہ زنی کے چراگاہ میں چلے جانے کا غلط رہنما ہے۔ سن لو ہر بادشاہ کے لئے ایک باڑھ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی باڑھ (منوعات) اسکی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

ہندوستان کے واسطے کہیں، ذکر یا بن ابوزائدہ اور شعبی، حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت
کی۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے اور متعدد افراد نے اسے
یواسطہ شعبی، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا
ہے۔

سو رکھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو دیکھنے والے
 دیکھنے والے، گناہوں اور اس کے کھینے والوں پر
 لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ اور
 جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث
 صحیحہ ہے۔

جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے
 میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، باپ
 کی نافرمانی کرنا، کسی کو دغا دینا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا
 اس باب میں حضرت ابو بکرؓ، امین بن خرمؓ اور ابن عمرؓ رضی
 اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس، صحیحہ و
 خوب ہے۔

مہجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے

خطاب دینا

حضرت قیس بن ابی مرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم چاہے پاس قرین لائے اور اس وقت ہم ظالم
 کہلاتے تھے آپ نے فرمایا اے مہجروں کی جماعت، اٹھ اٹھ اور گناہ
 (دوروں) کے وقت حاضر ہوتے ہیں اس تمہاری فریاد و فریاد
 کو صدقہ سے عاف کیا اس باب میں حضرت ہزار بن عازبؓ، علقمہؓ
 رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث شعیب بن ابی مرزہ
 صحیحہ ہے۔ منصور، اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور اسکا دوسرے
 راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابی ہاشم، حضرت قیس بن ابی مرزہ
 رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم تمہیں کسے نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف یہی روایت پہنچائی ہے۔

۱۰۰

بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَجَلُ الزُّبُرِ أَقْرَبُ حَالٍ وَشَهِيدٌ بِرُكَايَةِ رُفِي الْبَايِ
 عَنْ حَرْبٍ وَعَنْ دُجَاهٍ بِرُكَايَةِ رُفِي حَرْبٍ وَعَنْ دُجَاهٍ بِرُكَايَةِ حَرْبٍ
 صَحِيحٌ

باب ما جاء في التغليظ في الكذب والزور ونحوهما

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الضُّعَاوِيُّ
 ثنا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي نَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي عَيْنٍ الْيَنَابِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْكِبَايَةِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوبَةُ لَوْلَا لَيْسَ بِحَقِّ
 أَنْفُسٍ وَقَوْلُ الشُّرُوفِ فِي الْبَايِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ
 بِنِ حَرْبٍ وَابْنِ عَصْرٍ حَدِيثُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ
 صَحِيحٌ خَيْرٌ

باب ما جاء في التَّحَايُرِ وَتَسْمِيَةِ التَّيْبِي

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاهُمْ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ
 عَاصِمٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنِ عَدْرَةَ أَنَّ
 خَدْرَجَ بْنَ عَدْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَنَّ
 لَمْ يَخْشِ الشُّعْرَاءُ فَسَالَ يَوْمَئِذٍ الشُّعْرَاءُ لَنْ يَكُونُوا
 وَالْأَنْبِيَاءُ وَخَصْرَاءُ الْيَبْرِ فَشَوُّوا يَبْعَثُكُمْ بِالْمَدَائِقِ
 فِي الْبَايِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَصْرٍ وَابْنِ عَصْرٍ حَدَّثَنَا
 قَيْسُ بْنُ أَبِي عَدْرَةَ حَدِيثُ حَرْبٍ صَحِيحٌ رَوَاهُ
 مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَطَائِفَةٌ
 وَابْنُ عَدْرَةَ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَدْرَةَ وَلَا
 تَقُودُ يَفْقَهُ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَدْرَةَ وَلَا
 وَابْنِ عَدْرَةَ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَدْرَةَ وَلَا

۱۰۱

۱۱۱۳۔ اَحَدٌ كُنَّا هُنَا قَتَلْنَا ثَوَمًا وَبَعَاوِيَةً مِّنَ الْاَنْثَى
عَنِ شَيْخٍ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ كَيْسِ بْنِ ابْنِ عَزْرَةَ عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ صَالِي اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسَلُهُمْ نَحْنُ لَا يَمْنَعُنَا هَذَا عِبْرَتِي
مَنْ يَخْصُرُ

١٣١٣ - حَدَّثَنَا هَذَا شَيْخُ أَبِي صَبْرَةَ شَيْخَانِ
عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّاحِدُ الْعَدُوُّ وَالزَّاهِلُ
سَمُ الدُّبِّيَّاتِ وَالصَّيْدُ يَقِينٌ وَالسُّهْدُ آءٌ -

١٦١٥ - حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
سُكَيْانَ عَنْ أَبِي حَسَنٍ قَالَ يَهْدِي إِلَيْنَا مِنْ هَذَا
حَدِيثُ أَبِي حَسَنٍ لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ حَدِيثِ
السُّؤْدِيِّ عَنْ أَبِي حَسَنٍ قَالَ أَبُو حَسَنٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
جَاءَ بِهِ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْكَ لَصَرِيٍّ.

١٣١٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا الشَّرِيفُ الْقَاسِمُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
يَسِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّكَ كُنْتَ مَعَ
سَيِّدِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْفَصْلِ قَرَأَ الْقُرْآنَ
فَتَبَايَعُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِكِ اسْتَجَابُوا
لِلْمَوْلَى الَّذِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَفَعُوا أَعْيُنَهُمْ
أَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التَّجَارِكِ يَبْعَثُونَ رُومَ
وَيَأْتِيهِمْ رُجُلَانِ إِلَّا مِنْ أُنْقَى اللَّهِ وَبَرِّ وَصَدَقَ هَذَا
عَبْدُكُمْ حَسَنٌ عَجَّاجٌ وَيُقَالُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبَّاسٍ
ثَوْبَانِ رِجَالُهُ أَصْفَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيهِ مِنْ حَلْفٍ عَلَى

سَلْعَةٍ كَاذِبًا
۱۲۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَتَانُ بْنُ أَبِي وَادٍ
بِهِ نَافِعُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

منزلے بواسطہ الجرم کا وہ رامنش اور جنتی کا سطر
حضرت جیس کا الی غرض سے اس کے ہم معنی ارفقہ
حدیث یہاں کی۔
پر حدیث میں ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا اور انا انوار
مجاہد قیامت کے دن! انبیاء و صدیقین اور شہداء
کے ساتھ ہوں گا۔

سویٹ نے بواسطہ ایمن بارک اور سفیان - ابو خزوے
اسی اسناد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث
حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث ثوری
سے بیاتے ہیں۔ ابو خزوہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے
اور وہ ہماری شیخ ہیں۔

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بواسطہ والد اپنے دوا سے دعایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حیدر گاہ کی طرف نکلے۔ آپ نے لوگوں کو غریب و فردشت کستہ دیکھ کر فرمایا: اسے تاجروں کی حاضرت آؤ، انہوں نے بیٹھ کر کہتے ہوئے اپنی گد میں اور نلگائیں آپ کی طرف اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا: تاجر، قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے البتہ جو ڈرنا، ٹیکو کا رہا اور سچ کہا تب حدیث سچ ہے اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

سورے پر جمہوریت قسم کھاتا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مطابقت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت

خُرِشَتْ بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ لَمْ يَذَرِ عَنِ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا
يُكَلِّمُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَكَذَلِكَ جَاءُوا وَخَشِرُوا قَالَ الثَّلَاثُ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ
وَالْمُنَافِقُ يَلْحَقُهُ بِالْحَلِيلِ الْكَافِرُ وَفِي
الْأَبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ يَرَهُ دَائِي أَمَامَهُ
بَيْنَ كُحْلَيْهِ وَبَيْنَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَمَعْقِلِ بْنِ نَسَائِرٍ
حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ رُوِيَ عَنْ حَسَنٍ صَدِيقٍ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ بِالتَّجَارَةِ

١١١٨ سَحَلْتُ شَيْئًا يَسْتَوِي بَيْنَ إِتْرَاهِمَ الدُّورِي
كُنَّا هُنَا شَيْئًا يَحْيَى بْنُ عَطَاةٍ عَنْ عَمَّارَةَ مَت
يَعْنِي عَنْ صَخِيرِ الْعَاوِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ بَارَكُوا لِي فِي تَكْوِينِ هَذَا
فَكَانَ إِذَا بَعَثْتُ سِرِّيَّةً أَوْ خَيْشًا لَعَنَهُمْ أَوَّلَ الْفَتَاءِ
وَكُلَّ مَنْ صَخَّرَ مِنْ جُلَا تَائِدًا وَكَانَ إِذَا بَعَثْتُ مُجَارًا
بَعَثْتُهُمْ أَوَّلَ الْفَتَاءِ رِجَالًا شَرِيًّا وَكَثُرَ مَا لَهُ فِي الْبَابِ
عَنْ عِيْنٍ وَبُرَيْدٍ وَرَافِعٍ مَسْعُودٍ وَآلِ بْنِ مَكْلَسٍ
وَجَابِرٍ حَدِيثُ صَخِيرِ الْعَاوِدِيِّ فِي حَدِيثِ حَسَنِ
فَلَا يَحْرُفُ بِصَخِيرِ الْعَاوِدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاةٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي الشِّرَاءِ

إلى أجل

١٣١٩. حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
بْنِ ذَرِيْعٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
هَاشِمَةَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَرَمَانِ قَطْرَتَيْنِ غَيْظَتَانِ مَكَاتٍ إِذَا

[illegible]

صبح سویرے تجارت کے لئے نکلنا

حضرت مخزفادری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ میری امت کے اوقات صبح میں برکت عطا فرما اور آپ کا طریقہ مبارک خشکہ جب کوئی چیرتا یا بٹا شکر جیسے تو صبح بخیر جیسے۔ حضرت ایک چمڑا آدمی تھے وہ بھی اپنے تاج بدل کر کھجور کے پتے جیسے اس سے وہ دولت مند ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، امیر مومنینؓ و انس، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ مخزفادری کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخزفادری کی آمد کے علاوہ کوئی روایت نہ مل سکی علم غیب نہیں۔ سفیان بن عیینہ نے ہمامہ شعبہ یحییٰ بن عمار سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

ایک مقررہ مدت کے وعدہ پر خریداری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رعایت بہرہ کا
اکرم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سو تہ قطری کپڑے
تھے جب آپ تشریف فرما ہوتے تو پسینہ آنے کے
باعث وہ بیماری جو ہاتھی ایک بھڑکے پاس

بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

[illegible]

باب ۲۹، مَكْجَاؤُ فِي الْبُكْيَالِ وَالْمِيرَانِ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَطَائِيُّ
عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ قَبِيصٍ
عَنْ يَكْرِيمَةَ بْنِ ابْنِ مَتَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولُهُ يُصَاحِبُ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ إِنَّكُمْ
قَدْ تَرَيْتُمْ أَهْلَ دِينِ هَلَكْتُ فِيهِ الْأَمْرُ شَيْئًا فَعَلَكُمْ
هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِضُهُ مِنْ رُوحِ الْأَمْرِ حَدِيثٌ
الْحَسَنِ بْنِ قَبِيصٍ وَحَبِيبِ بْنِ قَبِيصٍ يَصْنَعُ فِي
الْحَدِيثِ قَدْ رَوَى هَذَا يَسْتَأْذِنُ صَاحِبِ مَوْكُوفًا
عَنْ ابْنِ عَجَّالٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَرِيدُ

١٢٣٣- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ نَسَائِكَ حَيْدِ بْنِ
بْنِ مُطَيْهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْكُفْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ الْحَرَفِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ مَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

شهر الطن نامہ لکھنا

جدا بلجد بن وہب سے روایت ہے کہ یہی خالد بن خالد
 بن جوفہ نے مجھے کہا کہ میں نہیں وہ مکتوب پڑھ کر نہ سناؤں جو
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھا۔ میں نے کہا
 "ہاں کیوں نہیں چنانچہ انہوں نے ایک مکتوب لکھا جس
 میں لکھا تھا یہ (اس بات کی) تحریر ہے کہ ہذا ابن خالد بن
 جوفہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
 غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ
 ہے اور نہ وہ حرام سے ہے۔ مسلمان کا مسلمان سے سودا
 سے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف جابر بن عبد اللہ
 کی روایت سے سچا سمجھتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے
 یہ حدیث روایت کی ہے۔

ثانیہ قول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپتے اور نہ کھنے والوں سے فرمایا تھا ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے مجھے جو میں میں تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ اس حدیث کو جمہور صحیحین بن عقیس کی روایت سے مرفوعاً پہناتے ہیں۔ اور صحیح ابن قیس کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد صحیح کے ساتھ معروف بھی روایت کی گئی ہے۔

نیلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور سیالہ
 بیچے ہوئے فرمایا اس ٹاٹ اور سیالے کو کون خریدتا ہے؟

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَجَلْنَا وَقَدْ خَالَ مَنْ يَخْتَارُ
هَذَا الْبَطْلُ وَالْقَدَرُ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَدُ ظُلُمَايِدِهِمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِينِهِمْ
مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِينِهِمْ فَأَعْطَاهُ أَجَلَ يَرْجِيهِ بَيْنَهُمَا
مِنْهُ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ لَا يَفِي بِهِ إِلَّا مِنْ حَبِيبِ اللَّهِ
حَضْرَتِ بْنِ عَمَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ الْحَبِيبِيُّ الَّذِي مَدَى عَنْ
أَكْبَرِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الْحَبِيبِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَنْبَغِي
أَهْلُ الْعِلْمِ لَا يَزِيدُوا بَأْسًا بِدِينِهِمْ مَنْ يَزِيدُ فِي الصَّابِرِ
وَالْمَوَائِدِ فَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الثَّعْلَبِيُّ ابْنُ
سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
بَنِي عَمَلٍ.

ایک شخص نے عرض کیا میں ایک درجہ میں ان دونوں کو بیٹا
مندی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ایک درجہ سے زائد کون دیتا ہے؟ (دوسرے فرمایا)
تو ایک شخص نے دوسرے درجہ سے کہہ دو تو ان چیزوں میں سے
میں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف احقرین جملان
کی روایت سے سمجھتے ہیں۔ حضرت انس سے روایت
کرنے والے جہادہ شفی، ابو بکر شفی ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک
اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مال غنیمت اور نیکو کنیہ
میں کوئی جرم نہیں۔ مگر یہ جملان اور کئی دوسرے محدثین
یہ حدیث احقرین جملان سے روایت کی۔

مدر نظام کو بیچنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری
نے اپنے نظام کو بیچ دیا یعنی یہ کہہ کر تو میرے مرنے کے بعد آزاد
رہے۔ مگر یہ (پھر وہ مر گیا) اس نے اس نظام کے سوا کچھ مال نہ چھوڑا
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نظام کو بیچا اور یہیم بن ثمام نے اسے
خرید لیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ بھی نظام تھا حضرت
جہادہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے سال اس کا انتقال
ہوا۔ یہ حدیث کی جگہ ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ جہادہ رضی اللہ عنہ
سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے
ذریعہ اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مدرسہ بیچنے میں کوئی حرج
نہیں۔ امام شافعی، احمد اسحاق رحمہم اللہ بھی قول ہے
بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک مدرسہ بیچ کر وہ

میں نہ لڑے، مالک اور احمد بھی اس کے قائل ہیں۔

ف۔ امام اہم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مدرسہ کی بیع جائز نہیں آپ نے اس حدیث کا مطلب یوں بیان کیا کہ یہاں مطلق مدرسہ
نہیں بلکہ مقید مدرسہ یعنی جس کو مالک نے کہا کہ اگر میں اس مدرسہ سے یا اس بیچنے میں انتقال کر جاؤں تو آزاد رہے۔ اس صورت میں
اس کی بیع جائز ہے۔ کیونکہ علم و روایت سے ہم جواز ثابت ہے (لغات) مترجم

تجارتی قافلہ کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا منع ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلہ پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے کو منع فرمایا اس باب میں حضرت علی ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید، ابن عمر اور ایک حدیث سے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ تجارت کے پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا اور اگر کسی نے ان سے ملاقات کر کے سامان طریقا کو بیچنے والے کو ہذا پہنچ کر سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ یہ حدیث ایسا کی روایت سے غریب ہے۔ حدیث ابن مسعود صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے شہر سے باہر یا کہ تجارتی قافلہ سے ملاقات کو مکروہ کہا کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔

امام شافعی اور حاکم صاحب کا بھی قول ہے۔

فما اہم امر من امر من لا یسبح فی اللہ کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر یا شہر کے مکانات جہاں ایک ہو کہ اہل شہر کو مل کر ضرورت ہے اور یہ اہل شہر کے ایک ساتھ ہے کہ قافلہ ہمارے جہز میں ہوگا نہ زیادہ کہ ہمیں گے دوسری صورت ہے کہ قافلہ کے قافلے ہمارے شہر کا لٹوٹ جا کر طریق سے اگر یہ قافلہ باہر ہو جائے تو ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۴۲) مترجم۔

شہری، دیہاتیوں کو سودا نہ بھیجیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کو سودا نہ بھیجے۔ اس باب میں حضرت عمر، انس، جابر، ابن عباس، عکرم، ابن عمر، ابو اسلمہ، عمرو بن عوف، زنی (کثیر بن عبد اللہ کے قادی) اور ایک حدیث صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

باب ۳۶ مَلَجَاءٌ فِي كَرَاهِيَةٍ تَلَقَّى الْبُيُوتَ

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ ابْنِ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ التَّمِيمِ بْنِ عَبْدِ عُمَانَ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «لَقَدْ تَلَقَّى الْبُيُوتَ فِي كَرَاهِيَةٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَرْزُوقٍ وَابْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَبَنِيٍّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّقِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالثَّوْقِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنْ تَلَقَّى الْبُيُوتَ فَإِنَّ تَلَقَّاءَ الْإِنْسَانِ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيُتْلَعُ بِبَعْضٍ بِالْجَبْرِ إِنْ أَدَامَ الشَّوْقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُخْبِرُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْبِيِّ فَصَحَّاحٌ مِنْ مَسْنُودِ حَدِيثِ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفَدَّ كَرَاهِيَةٍ كَرَاهِيَةٍ مِنْ أَهْلِ الْبُيُوتِ تَلَقَّى الْبُيُوتَ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَبَرِ وَهُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِمَا»

باب ۳۷ مَلَجَاءٌ لَا يَبِيعُ حَاضِرًا وَلَا

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَيْشَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْمُسْلَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: «لَقَدْ تَلَقَّى الْبُيُوتَ فِي كَرَاهِيَةٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَرْزُوقٍ وَابْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَبَنِيٍّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّقِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالثَّوْقِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنْ تَلَقَّى الْبُيُوتَ فَإِنَّ تَلَقَّاءَ الْإِنْسَانِ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيُتْلَعُ بِبَعْضٍ بِالْجَبْرِ إِنْ أَدَامَ الشَّوْقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُخْبِرُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْبِيِّ فَصَحَّاحٌ مِنْ مَسْنُودِ حَدِيثِ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفَدَّ كَرَاهِيَةٍ كَرَاهِيَةٍ مِنْ أَهْلِ الْبُيُوتِ تَلَقَّى الْبُيُوتَ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَبَرِ وَهُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِمَا»

نہ کر رہی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی
کا سودا نہ بیچے لوگوں کو (اس حالت میں) چھوڑ دو (کہ)
اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کو رزق پہنچائے۔ حدیث
ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ حدیث جابر بھی سن رہے
بعض صحابہ کرام اور دیگر ملاح کا اس پر عمل ہے۔
انہوں نے شہری کے لئے دیہاتی کا سودا بیچنے سے
منع فرمایا جب کہ بعض ملا رہے، اس کی اجازت
دی ہے۔
امام شافعی کے نزدیک یہ مکروہ ہے اگرچہ پاؤ
جائز ہے۔

حاکم و مزائینہ کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم و مزائینہ سے منع فرمایا
اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت،
سعد جابر، رافع بن خدیج اور ابو سعید رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ کی روایت
ہے حاکم سے کہ کہتی کو کدیم کے بدلے بیچا جائے
اور دھشت پر کئی ہوئی کھوروں کو توڑی ہوئی کھوروں
کے بدلے بیچنا مزائینہ ہے۔ ملا کا اس حدیث پر عمل ہے
انہوں نے حاکم و مزائینہ کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ زید ابوہاشم نے حضور
سید کونوں کو جو کہ بدلے بیچے کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا اٹھ کر
جے ابوہاشم نے عرض کیا کہ میں انھوں میں سے کسی کو اپنے سے منع فرمایا
حضور نے فرمایا چھٹی اس کی اللہ علیہ وسلم سے اس سے کہہ دے

عَوْبُ الْمُنَافِي حَتَّى كَثِيرِينَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَجُلٍ مِّنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُلَيْيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ
قَالَا تَسْمِعَانُ بَنِي عَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ
حَاطِطٌ لَهَا بِدَعْوَا النَّاسِ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِّنْ
بَعْضٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ يَحْتَوِي الْقِيَمَةَ
وَالْعَمَلَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ يَرْزُقُهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
كَهَذَا أَنَسُ بْنُ عُلَيْيٍّ وَحَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ فِي أَنَّ
يَبِيعُ تَرِيكَاتٍ بِأَرْبَاعٍ وَكَأَنَّ النَّاسَ يَكْرَهُ لَهَا بَيْعَ
حَاطِطٍ بِأَرْبَاعٍ بَاعَ وَالْبَيْعُ حَاطِطٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ عَنِ الْحَاقِلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
الرُّحَمِيُّ عَنْ سُهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْحَاقِلَةِ وَنَمْرُوتَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ
وَأَنَّ عَتَانَ بْنَ زَيْدٍ بَنِي قَابِطٍ وَنَعْدٍ وَحَبْرَةَ وَابْنِ
بْنِ حَبِيبٍ وَابْنِ سَعْدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاقِلَةُ بَيْعُ الرُّمْرِ بِالْخَطِ وَالْمُزَابَنَةُ
بَيْعُ الشَّعْرِ عَلَى رُفْدِ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا هَذَا بَيْعُ الْحَاقِلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا بَنِي أَبِي عَمْرٍ
عَنِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَبِي عَمْرٍ
سَعْدًا عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ
الْبَيْعُ مَا كُنِيَ عَنْ دَلِيلٍ وَقَالَ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْلُغُ عَيْنَ ابْنِ تَرَاةِ
الشَّعْرَ بِالْأَرْطَبِ فَقَالَ لِمَنْ عَزَلْتُكَ عَنْ الرُّطْبِ
إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ قَتَلْتَنِي عَنْ ذَلِكَ .

١٢٣٦. حَدَّثَنَا هَذَا سَائِدٌ عَنْ أَبِي عَرَبٍ عَنْ هَذَا عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ
قَدْ لَرَعْرَعَةٍ هَذَا أَحَدُ بَنَاتِ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا أَيْدِئُ أَهْلُ لُيُومٍ وَهُوَ قَوْلُ الْقَائِمِ وَأَهْلِيهِ.

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ
قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

[illegible]

١٣٣٣ رَحَدَ كُنَّا الْحَصَنَ مِنْ عَيْتِ الْحَلَالِ مَا أَلَدُ
لَوْلَا بِيَدِ الْعَقْدَانِ وَسُكَيْتَانِ بَنُ خُزَيْمٍ قَالُوا إِنَّكَ أَسْتَأْذُ
بُنْ سَكَمَةَ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَنْبِ حَتَّى يَمُوتَ
مَنْ بَيْعَ الْحَنْبِ حَتَّى يَشْهَدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا نَحْنُ بِهِ مَقْرُونًا إِلَّا بِمَنْ حَدَّثَ بِهِ حَسَنًا يَرْسُ
مَلَكَةً .

گھوڑوں کے بعد بڑے خشک گھوڑے بن گئے تھے۔ ان کے پاس سے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے متعارف فرمائی گا۔ ان گھوڑوں خشک ہو کر کم تر جاتی تھیں۔ انہوں نے جواب دیا تم جی ہاں تو آپ نے اس سوئے سے منع فرمایا۔
وکیع نے بواسطہ ایک اور جدید مشین بڑی زیادہ بوجھ اٹھانے سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سعد سے پوچھا: پھر اس کے جسم میں حدیث نقل کی۔ یہ حدیث میں صحیح ہے۔ علی اس پر عرض ہے: امام تفسیر اور جہاد سے احباب بھی اس کے قائل ہیں۔

کھوئی گئی ہے پہلے جیسا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر کھڑے ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی۔ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کعبہ کا خوشہ دھپکا کبھی نہیں دھونے لیا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو دھپکا اس باب میں حضرت انس - مالک - ابو ہریرہ - ابی جاس - ابی ابیہ - ابو سعید و زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے بھلوں کو کھنڈہ ہونے سے قبل بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام شافعی، احمد و اسحاق رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔ (امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی یہی مسلک ہے۔ متروک)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 انگوڑ سیاہ چونے سے پہلے اندازہ سخت
 ہونے سے پہلے پیچے سے منع فرمایا
 یہ حدیث حسن قریب ہے۔ ہم اسے
 صحت حداد میں سلسلہ کی روایت سے مرفوعاً
 مانتے ہیں۔

بَيُّوعُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ .

ایک سودا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّحْمِيِّ عَنْ بَيْعَتَيْنِ

ایک سودا میں دو سودے

فِي بَيْعَةٍ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَفْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ
 وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ
 وَابْنِ مَسْرُومٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنِ بْنِ
 عَلِيٍّ عَلَى هَذَا إِعْتَدَا أَهْلُ الْعِلْمِ وَكَثُرَ بَعْضُ
 أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْوَبَّاعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ لِبَيْعِكَ
 هَذَا الْكُوبَرُ سِتْرٌ يَشْرِي بِكَ وَيُسْمِئُ بَيْعَتَيْنِ وَلَا
 يَقْنِئُكَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْبَيْعَتَيْنِ كَأَنَّمَا رَكْعَةٌ عَلَى
 إِحْدَاهُمَا فَلَا بَأْسَ إِذَا كَانَتِ الْعَقْدُ عَلَى وَاحِدٍ مِمَّا
 قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنَى مَا هَلَى السَّيْفُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَيْحُكَ دَارِي
 هَذَا يَكُنْ أَعْلَى أَنْ يَبِيعَ عَنِّي غُلَامٌ يَكُنْ أَمْرًا وَاجِبٌ
 لِي غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِي هَذَا تَعَارُفٌ عَنْ بَيْعٍ
 بِغَيْرِ ثَمَنِ تَعْلُومُ وَلَا يَكُونُ مَكَّنْ وَلَا حَبْلٌ مِمَّا عَلَى مَا
 وَجَّهَتْ عَلَيْهِ صَفَقَةٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سودے میں دو
 سودوں سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ
 بن عمرو، اور جابر بن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی
 روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے۔
 علامہ کا اس پر عمل ہے۔ بعض علامہ نے اس کی تفسیر
 کی ہے کہ کوئی شخص کہے میں تمہارے کپڑا اللہ کو تنک
 میں اور ادھار میں روپے میں بیٹھا ہوں اور (اس طرح)
 وہ کسی ایک معاملہ پر ہدایت ہو اور اگر ایک عقد پر ایک
 ہو جائے تو کچھ صحیح نہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے
 ہیں کہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں ہتھوں
 سے جو منع فرمایا اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کہے
 میں اپنا یہ مکان تمہارے روپے میں اس شرط پر بیٹھا ہوں کہ کو
 مجھے اپنا غلام انہی رقم میں دے دے۔ جب تیرا غلام میرا ہوا تو
 تو میرے گھر کا مالک ہو جائیگا یا ایسی بیع پر منع کی ہے جس کی قیمت
 معلوم نہیں بلکہ سے ایک ہی نہیں ہائے اس کا چیز کی کہ بے گنی

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا

جو چیز اس شہواں کا بیچنا

لِسُ عِنْدَكَ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ
 يُونُسَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ يَحْيَى قَالَ أَكْبَدْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ الْقُرْبَلِ
 فَيَسِّرْ لِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ جَدِي إِذَا تَعْلَمُ مِثْلَ
 التَّوْبَةِ ثُمَّ أَبَيْعَهُ قَالَ لَا تَبِيعْ مَا لَيْسَ جَدِي
 ۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

حضرت حکیم بن حوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ آپ سے بیچا
 کہ ایک شخص میرے پاس ایک کھجور سے و حیز خریدنا چاہتا ہے جو میرا
 نہیں ہوتی تو کیا میں اس کیلئے ہمارے خرید کر اس پر بیچوں حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیرا ہے اس میں اس سے مت بچو۔
 حضرت حکیم بن حوام رضی اللہ عنہ سے روایت

أَيُّوبُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّاهٍ قَالَ
 نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمِيرُ مَلِكِينَ
 يَحْدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي السَّكِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرٍو -

۱۲۴۸ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ تَنَاوَلْتُ فِي سَبْعِينَ سَنَةً
 أَيْرَاهِي مَوْلَى أَيُّوبَ تَنَاوَلْتُ عَنْ رَجُلٍ شَعْبِيٍّ قَالَ ثَقِيفِي أَبِي
 عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ دُرِّمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَتَبِعٌ وَلَا
 مُتَّبَعٌ فِي بَيْعٍ وَلَا فِي نِكَاحٍ وَلَا فِي مَالٍ وَلَا فِي بَيْعٍ وَلَا فِي
 عَيْنِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَرِّصْتُ عَلَى أَنْ يَحْقُقَ مِنْ
 مَنْصُوبٍ قُلْتُ بِإِحْسَانٍ مَا مَعْنَى هَذَا عَنْ سَلَفٍ وَتَبِعٍ
 قَالَ أَنْ تَكُونَ بَعْضُهُ قَرِيبًا يَبْعُ بَعْضُهُ تَبِعٌ وَتَبِعٌ
 عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ يَسْلَفُ السَّابِقُ قُلْتُ قَوْلُ
 إِنْ تَعَرَّفْتُمْ بَيْنَكُمْ فَهَؤُلَاءِ عَنْكُمْ قَالَ إِنْ تَعَرَّفْتُمْ
 قَالَ قُلْتُ بِإِحْسَانٍ وَعَنْ بَعْضِ مَا لَوْ تَعَرَّفْتُمْ قَالَ لَا يَكُونُ
 يَحْدِي فِي إِيَّاهِ الظُّلْمُ بَعْضُهُ مَالٌ لَوْ تَعَرَّفْتُمْ هَذَا سَخَاءٌ
 كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا كَانَ وَيُونُسُ قَالَ أَحْسَدُ وَإِذَا قَالَ
 أَيْبَعُ هَذَا الْقَوْلُ وَعَلَى تَبِيعٍ طَبَقَةٌ وَكَمَا رَأَيْتُمْ هَذَا
 مِنْ تَحْوِيلِ شُرَاطِينِ فِي بَيْعٍ وَإِنْ قَالَ أَيْبَعُكَ وَعَلَى تَبِيعٍ
 فَلَا مَسْرِيَةَ أَفْعَالِ أَيْبَعُكَ دَعَى تَبِيعًا نَهَى فَلَا مَسْرِيَةَ
 إِنَّمَا هَذَا اشْرَاطُ أَجَدٍ قَالَ إِحْسَنُ كَمَا قَالَ حَدِيثٌ حَكِيمٌ
 فِي جَرَّاهٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي دُرِّمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 رَزَى أَيُّوبُ التَّحْتِيَانِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ
 مَاهِلِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّاهٍ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ عَرَفْتُ
 قَوْلَهُ أَمْرٌ بِحَسَنٍ عَنِ ابْنِ يُونُسَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّاهٍ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ
 إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ التَّحْتِيَانِيِّ عَنْ يُونُسَ
 بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّاهٍ هَكَذَا

۱۲۴۹ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ تَنَاوَلْتُ فِي سَبْعِينَ سَنَةً

ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 مجھے اسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں
 یہ حدیث صحیحہ ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو
 رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت سے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی شرط بیع، بیع میں
 دو شرطیں (اول ایک شرط یہی) میرے قبور سے بیع اور غیر سوا
 بیع کو چنانچہ سب انجا کر میں یہ حدیث صحیحہ ہے۔ اسحاق بن
 منصور فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا قرض کے ساتھ بیع کی
 ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کہ کسی کو قرض دیکر
 پھر کوئی چیز اس سے زیادہ قیمت پر اس پر بیچے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے
 کہ کسی کو قرض دے کر کہے اگر تجھے میرا بھائی تو یہ قرض دے
 بیچ ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کہ میں
 بیع کا خاصہ نہ عدا کی بیع ہے کی مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا
 یہ میرے نزدیک مرنے کھانے میں ہے یعنی جب تک قبضہ
 نہ تھا اسحاق فرماتے ہیں یہ ہر نالی اور گولی مٹانے والی چیز میں
 ہے امام احمد فرماتے ہیں جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں
 کچھ بیچا ہوں گھر اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے
 تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی مثال ہے۔ اور اگر کہے میں
 کچھ بیچا ہوں لیکن اس کی سلائی مجھ پر ہے یا کہے اس کی
 دھلائی میرے ذمہ ہے تو کچھ صحیح نہیں۔ یہ ایک شرط ہے
 اسحاق فرماتے ہیں حدیث حکیم بن حزام صحیح ہے اور حدیث
 سے مروی ہے ایوب تختیانی اور ابو بشر نے بواسطہ یوسف
 بن مہک، حضرت حکیم بن حزام سے اسے روایت کیا۔ یوسف
 ابن ہشام بن حسان بواسطہ ابن سیرین حکیم بن حزام سے مرفوعاً
 روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سیرین نے بواسطہ
 ایوب تختیانی اور یوسف بن مہک، حکیم بن حزام سے اس
 طرح روایت کیا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ وَاجِدًا قَالَ أَبُو اسْمَاعِيلَ عَبْدُ الصَّامِدِ بْنُ عَبْدِ
الْوَلِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سَيَابٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ مَاهِلٍ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ اسْمَاعِيلَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَسِيرَ مَا لَيْسَ جَدِي دَرَى
وَكَيْفَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ
سَيَابٍ عَنْ ابْنِ يُوْبَ عَنْ حَكِيمٍ بِنِ جَزَاءٍ مَوْلَى لَعْنَتِهِ
هَبُو عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِلٍ وَابْنِ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الصَّامِدِ
أَصَحُّهُ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
يَعْقُبَ بْنِ سَيْكٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عِصْمَةَ عَنْ حَكِيمٍ بِنِ جَزَاءٍ مَوْلَى ابْنِ سَيَابٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَعْنِي أَنَّ ابْنَهُ ابْنِ دَاوُدَ
أَنْ يُلَاحِظَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عَنْهُ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسا ہیتر
کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ
ہو۔ دیکھئے کہ یہ حدیث بواسطہ یزید بن ابراہیم
ابن سیاب اور ابوبکر بن یزید بن ابراہیم سے روایت
کی لیکن یوسف بن ماہل کا ذکر نہیں کیا۔ جبہ الصمد
کی روایت اجماع سے بھی بن ابی کثیر نے بواسطہ
یہا حکیم، یوسف بن ماکہ، عبد اللہ بن عاصم اور حضرت
حکیم بن حزام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
یہ حدیث روایت کی۔

اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ آدمی کے پاس
جو چیز نہ ہو اس کا بیچنا مکروہ ہے۔

❖

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ

وَهَبِيَّةُ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ مَهْدِيٍّ قَتَلَنِي تَابِعِيًّا وَثَقْبَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَنْ
بَنِي الْوَلَدِ وَفِي رِوَايَتِهِ هَذَا حَدِيثٌ خِصُّهُ لَعْنَتُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَعَمَّلُ
هَلْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَذَا رَوَى يَحْيَى
بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ عَنْ بَنِي الْوَلَدِ وَهَبِيَّةُ وَهَبِيَّةُ وَهَبِيَّةُ بَنِي
بْنِ سُلَيْمٍ وَكَثُرَ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الْفَقِيهُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ نُسَيْرٍ وَغَيْرِهِ وَاجِدًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ

حق دلا کر بیچنا اور مہربہ کرنا منع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق دلا کر
بیچنے اور مہربہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح
مستحکم ہے۔ اجماع سے صرف بواسطہ عبد اللہ بن دینار حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہنچتے ہیں۔ اہل علم
کا اس پر عمل ہے۔ یحییٰ بن سلیم نے اسے بواسطہ عبد اللہ
ابن عمر مانع اور ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی کہ آپ نے دلا کر بیچنے اور مہربہ کرنے سے منع
فرمایا۔ لیکن یہ وہم ہے یحییٰ بن سلیم کو اس میں وہم ہوا۔
جبہ الوہاب نقلی، عبد اللہ بن غیر اور کئی دوسرے حضرات
نے بواسطہ عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن دینار اور ابن
عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی۔ یحییٰ بن سلیم کی روایت سے یہ زیادہ میگا ہے۔

❖

باب مَلَجَاءٍ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ كَيْفِيَّةً

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُتَنَقِّي أَبُو مُوسَى مَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَلْبِشٍ عَنْ حَقَّادٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ كَيْفِيَّةً دَفْعَ
النَّهَابِ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ وَجَابِرٍ وَأَبْنِ عُثْمَانَ حَدِيثُ سَمُرَةَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ مَخْرُوجٌ بِإِسْنَادِ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ وَهَذَا
قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْحَسَنُ عَلَى غَلَطٍ عَنِ النَّبِيِّ
أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ يَهْمُ فِي بَيْعِ الْعَبْدِ بِالْحَيَوَانِ كَيْفِيَّةً هُوَ قَوْلُ
مُتَمِّمِ بْنِ الْقَوَيْمِ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَكَانَ
رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَهْمُ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ كَيْفِيَّةً
وَهُوَ قَوْلُ النَّكَافِيِّ وَغَيْرِهِ.

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ الْحُرَيْثِ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنِ الْحُجَّابِ وَهُوَ ابْنُ رُطْبِطٍ
عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ يَبِيعُ بِوَاحِدَةٍ لَا بِكَيْفِيَّةٍ
وَلَا يَأْسُ بِهِ يَدٌ إِلَّا بِهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

باب مَلَجَاءٍ فِي تَشْرِائِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِي عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ عَلَى الْيَهُودِ وَلَا يَسْلَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ عَبْدًا فَجَاءَ سَيِّدًا لَا يُرِيدُكَ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدِي قَاتِلًا لَا يَبْعُدُ مِنْ أَسْوَدَ بْنَ قَعْرٍ
لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ حَقِّي يَسْأَلُ أَعْبَدَ هُوَ وَبِالنَّهَابِ

جانور کو جانور کے بدلے اور جانور کو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے اور جانور کو جانور کے
اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ صحیح ہے
مگر عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث صحیح ہے
یہ علی بن مدینی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اگر صحابہ کرام اللہ
عنہم ملّا رکا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے کے بارے میں
اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور ابی کوثر کا
یہی قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں
بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے
بدلے اور جانور کو جانور کے تجارت دیکھا ہے۔
امام شافعی اور اسحاق اسی کے قائل
ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ایک جانور کے بدلے دو جانور اور جانور کو جانور کے
دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔

دونوں غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قمار کھیلا کہ بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے اور غلام کو بیعت میں اس کا مالک سے تلاش کرتا ہوا آیا اپنے
فرما اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ اپنے اسے دو سیارہ نام غلاموں
کے بدلے خرید لیا اس کے بعد آپ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ
کئے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ آیا وہ غلام نہیں؟ اس باب

التَّوْبَةِ وَالشَّافِعِيَّ وَاحْمَدَ وَاسْحَقَ ذَكَرَ الشَّافِعِيَّ
وَالْحُكْمَ فِي ذَلِكَ قَوْلُ التَّيْمِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِرُكُوفٍ يَوْمَئِذٍ أَيْبَابُ وَقَدْ كَذِبَ
قَوْلُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنَّ هَذَا يُعْطَى بِالسَّحَابِ إِلَّا
وَلَا يَسِيلُ وَهُوَ قَوْلُ مُلْكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ
أَصَحُّ

امام شافعی فرماتے ہیں اس کی دین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ گندم کے
بدلے جو دست بدست جیسے چاہو بیجو۔ علماء کی
ایک جماعت نے جو کہ بدلے گندم کے بدلے بیج
کو گندہ کہا ہے۔ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ
کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ما جاء في الصَّوْفِ

بيع صرف

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَدْ شَيْئَلَنِي عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَافِعِ بْنِ الْأَنْطَلَقِ أَنَّ ذَا نَافِعٍ
إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ لَنَا أَنْ سَأَلْنَا ابْنَ سَعِيدٍ عَنْهُ
قَسَمَ قَالَ سَمِعْتُهُ إِذْ نَافِعٌ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا يَتَّعِشُوا
لِلدَّهَبِ وَالذَّهَبِ إِلَّا بِشَيْءٍ لَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
لِلدَّهَبِ إِلَّا بِشَيْءٍ لَا يَفْضَحُ عَنْهُ عَلَى يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
عَنْ يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
وَأَيُّ هَذِهِ قَوْلُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَافِعِ بْنِ الْأَنْطَلَقِ
أَنَّ ذَا نَافِعٍ قَالَ لَنَا أَنْ سَأَلْنَا ابْنَ سَعِيدٍ عَنْهُ
قَسَمَ قَالَ سَمِعْتُهُ إِذْ نَافِعٌ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا يَتَّعِشُوا
لِلدَّهَبِ وَالذَّهَبِ إِلَّا بِشَيْءٍ لَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
لِلدَّهَبِ إِلَّا بِشَيْءٍ لَا يَفْضَحُ عَنْهُ عَلَى يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
عَنْ يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
وَأَيُّ هَذِهِ قَوْلُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَافِعِ بْنِ الْأَنْطَلَقِ
أَنَّ ذَا نَافِعٍ قَالَ لَنَا أَنْ سَأَلْنَا ابْنَ سَعِيدٍ عَنْهُ
قَسَمَ قَالَ سَمِعْتُهُ إِذْ نَافِعٌ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا يَتَّعِشُوا
لِلدَّهَبِ وَالذَّهَبِ إِلَّا بِشَيْءٍ لَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
لِلدَّهَبِ إِلَّا بِشَيْءٍ لَا يَفْضَحُ عَنْهُ عَلَى يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ
عَنْ يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَفْضَحُ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میرے والد ذوال کلال نے سنا بنی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے
چاندی برابر برابر بیجو۔ ایک کو دوسرے کے بدلے
زائد نہ کیا جائے اور اللہ میں سے کسی غائب کو موجود
کے بدلے نہ بیجو۔ اس باب میں حضرت ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ، عثمان بن عامر، ابو ذر
رضی اللہ عنہ، انصاری، ابو جہر، ابو بکر، ابن عمر، ابو ہریرہ
اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول
ہیں۔ حدیث ابو سعید حسن و صحیح ہے۔ صحیح کرام اور
دیگر اہل علم اس پر عمل ہے۔ البتہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ سونے کے بدلے
سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، کم و بیش بیچنے
میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ نقد سودا ہو۔ نیز
آپ فرماتے ہیں سودا اور ہار میں جو تا ہے آپ کے
بعض قلائد سے بھی جوئی منقول ہے۔ یہ بھی روایت
ہے کہ جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کے
ساتھ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک بیان کیا تو
آپ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا پہلا قول زیادہ صحیح
ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ترمذی، ابن ماجہ
شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عبد اللہ

وَمُؤَيَّعٍ ابْنِ الْمَسَارِدِ أَنَّهُ قَالَ تَيْسٌ فِي حَضْرَةِ بَعْضِهِ
 ۱۲۳۸ سَحَدٌ ثَمَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَدَّادِ ثُمَّ يَرِيدُ
 يُهْمُكَ دُونَ تَقَاتُلِ أَدُنْ مِنْ سَمَاءٍ مِنْ حُرْبٍ
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ لَرَبِّ
 بِالْقَبْرِ فَإِذَا بَدَأْتُ بِرَبِّهِمْ سَأَلْتُكَ الْوَيْدِ وَأَسِيرُ
 بِالْوَيْدِ بِأَخِيكَ مَكَانَهُ الْوَيْدِ فَإِذَا كُنْتُ مَوْجِدُ الْوَيْدِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ أَحَابِرَ جَاهِلٍ بَدِيتِ
 حَلْفَةَ تَمَّالَتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يَأْسُ بِهِ الْفَتْمَةُ
 هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِضُهُ مَرْكُوعًا لِأَكْثَرِ حَدِيثٍ بِهَذَا
 بِنِ حُرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَرَوَى
 حَادِثٌ بِنِ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
 عَنْ أَبِي عُمَرَ مَرْكُوعًا وَالْحَدِيثُ عَنْ هَذَا عَدَدُ بَعْضٍ
 أَهْلُ الْعِلْمِ لَمْ يَأْسُ أَنْ يُنْقَضِ الدَّهَبُ مِنَ الْوَيْدِ
 فَالْوَيْدِ مِنَ الدَّهَبِ وَهُوَ كَوْلُ أَحْمَدَ إِذَا كَانَ
 كَرِيَةً نَعْمُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَحْقَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ

۱۲۳۹ سَحَدٌ ثَمَّ قَتِيْبَةُ ثَمَّ الْبَيْتُ عَنْ بِنِ جَبْرِ
 عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدِيْسٍ بِنِ الْحَدَّادِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَسْتُ أَقُولُ
 مَنْ يُسْخَرُ الْوَيْدِ لِرَبِّهِمْ فَكَانَ كَلْفَةً بِنِ حَبِيْبٍ الْوَيْدِ
 هُوَ عَدَدُ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ أَرَبًا حَبِيْبٌ طَرَفُ أَيْمَنِ الْوَيْدِ
 حَاوِيًا نَعْمُ الْوَيْدِ وَرَقْدٌ فَقَالَ عُمَرُ بِنِ الْخَطَّابِ
 كَلَّا وَلَقَدْ لَقِيتُ عَمْرِيَةً وَرَقْدَةً أَوَّلَ تَرْقَدَ إِلَيْهِ دَهْبَةً
 فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْدِ
 بِالْأَدَبِ بِرَبِّهِ الْوَيْدِ وَهَاءُ وَالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ
 هَاءُ وَهَاءُ وَالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ
 وَالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ بِالْوَيْدِ
 حَبِيْبٌ عَدَدُ الْحَمَلِ عَنْ هَذَا عَدَدُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنَى
 قَوْلِهِ الْوَيْدِ وَهَاءُ يَقُولُ كَلْفَةً

بن مہدی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ربع مرنہ میں کوئی اختلاف نہیں۔
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں
 میں مقام بیق میں دیناروں کے بدلے اونٹ بیچتا اور ان
 کی جگہ چاندی لے لیتا۔ اور کسی چاندی کے بدلے بیچتا اور
 اس کی جگہ دینار لے لیتا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہوا آپ حضرت حفصہ رضی اللہ
 عنہا کے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لارہے تھے میں
 نے آپ سے اس کے پاس سے میں در یافت کی تو آپ نے
 فرمایا قیمت کے ساتھ اس میں کوئی جمع نہیں۔ میں
 حدیث کو ہم مرفوعاً صرف بواسطہ مالک بن حرب اور سعید
 بن جبیر۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے
 جاتے ہیں۔ بعض علما کا اس پر عمل ہے کہ چاندی کے
 بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی لینے میں کوئی
 حرج نہیں۔ امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ کا بھی قول
 ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علما نے اسے ناپسند
 کیا ہے۔

حضرت مالک بن نادر بن عثمان سے روایت ہے فرماتے
 ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ جو ہر کون مجھے دیناروں کے بدلے حکم
 دیتا ہے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے اس وقت حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کے پاس جیسے تھے کہنے کے مجھے اپنا سنا دکھا ڈیجھ تو انکا
 دیر بعد کہنا جب ہمارا خادم کا جائے تو ہم کہیں تھا کہ وہ ہم سے
 دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں
 قسم بخدا ایسا تو اس کے درہم ابھی دیا اس کا سونا نہیں کرو
 کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی
 سود ہے مگر یہ کہ دست بدرست ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود
 ہے مگر نقد ہو۔ جو جو کے بدلے سود سے البتہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔
 اور گندم کے بدلے گندم (میں) نقد نہ ہو تو سود ہے۔ یہ حدیث حسن
 صحیح ہے۔ علما کا اس پر عمل ہے۔ الا ہاء و ہاء کا مطلب ہاتھوں
 ہاتھ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْتِغَاءِ النَّحْلِ بَعْدَ
التَّيَانِ وَالْعَبْدُ لَهُ مَالٌ

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ بَشَاكَ نَحْلًا بَعْدَ أَنْ يُكْبِرَ
فَتَمَّ نَحْلُهُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمَتَّاعُ مِنْ نَحْلِ
عَبْدٍ أَوْ لَهُ مَالٌ حَمَالُهُ يَتِيٌّ بِالْعَبْدِ أَنْ يَشْتَرِطَ مَتَّاعٌ
فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ بِرِثَةِ ابْنِ عُمَرَ حِينَئِذٍ حَسَنٌ
مُصَحَّحٌ هَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُثَيْمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ
بَشَاكَ نَحْلًا بَعْدَ أَنْ يُكْبِرَ فَمَنْ تَمَّ نَحْلُهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ
الْمَتَّاعُ وَمَنْ بَشَاكَ نَحْلًا حَمَالُهُ يَتِيٌّ بِالْعَبْدِ أَنْ
يَشْتَرِطَ مَتَّاعٌ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ بَشَاكَ نَحْلًا بَعْدَ أَنْ يُكْبِرَ
فَمَنْ تَمَّ نَحْلُهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمَتَّاعُ وَرَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: «مَنْ بَشَاكَ نَحْلًا حَمَالُهُ
يَتِيٌّ بِالْعَبْدِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمَتَّاعُ هَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ
وَالْعَدْلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ رِثَةُ أَهْلِ الْيَمَنِ وَهُوَ
قَوْلُ الْعَدْلِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: «حَدَّثَنَا وَحِيدُ بْنُ
الرُّمَيْثِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَهُ أَحْمَدُ»

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْتِغَاءِ النَّحْلِ بَعْدَ
التَّيَانِ وَالْعَبْدُ لَهُ مَالٌ

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا وَحِيدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیوند کاری کے بعد کھجوروں اور والد غلام کی خریداری

حضرت سالم بن عبد اللہ نے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھجور کا درخت سودہ کاری کے بعد خریدے اس کا پھل بیچے اس کے لئے ہے۔ البتہ اگر خریدار شرط کرے اور خود شخص مالدار غلام بیچے اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر اگر خریدار شرط کرے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو عمر میں صحیح ہے متعدد طرق سے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پہنچی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے کھجور کا درخت سودہ کاری کے بعد خریدار تو پھل بیچنے والے کے لئے ہو گا مگر اگر خریدار شرط کرے (اسی طرح مالدار غلام خریدار اس کا مال بھی بیچنے والے کو ہو گا اگر خریدار شرط نہ کرے۔ نافع نے بواسطہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جس میں کھجور کا ذکر ہے غلام کا نہیں اور دوسری روایت بھی انہی سے مروی ہے جس میں غلام کا ذکر ہے کھجور کا نہیں۔ جلیل القدر عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں۔ بعض نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے حدیث مرفوعہ روایت کی۔ مگر ابن قدام نے بواسطہ ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کی روایت کی طرح بیان کیا بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد و اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعہ صحیح ہے۔

بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کے بعد اختیار سے وارد تو وہ بیع کو توڑ سکتا ہے لیکن جب وہ بیع قبول کر لے تو اب جدا ہونے کی صورت میں توڑنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام شافعی وغیرہ صحاح کا یہی مطلب ہے کہ یہ بیع جہانی بدائی کے قائلین کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت سے بھی تائید حاصل ہے۔

✽

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دوا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے البتہ اختیار بیع ہو تو انفاق کے بعد بھی اختیار باقی رہے گا اور کسی کے لئے اپنے ساتھی سے بعض خوف فسخ کی بنا پر جدا ہونا جائز نہیں ہے حدیث صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے بیع کے بعد فسخ بیع کے ٹکڑے جدا ہونا مراد ہے۔ اگر انقطاع کام مراد ہوتا اور بیع کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہ ہوتا تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہیں بنتا کہ بیع کی واپسی کے ڈر سے جدا ہونا محال نہیں۔

قَسَمَ إِلَّا بَيْعًا بَعَثًا أَنْ يُخَيَّرَ الْبَايِعُ الْمُنْتَبِعَ
بَعْدَ إِنْجَابِ الْبَيْعِ فَإِنْ خَيَّرَهُ فَخَارَ النَّبِيِّ فَلَيْسَ
لِلْبَيْعِ بَعْدُ ذَلِكَ فِي فَسْخٍ وَإِنْ لَمْ يَخَيَّرْ فَهُوَ كَالْمَنْعُ
فَسْخَرَهُ الشَّاهِدُ وَغَيْرُهُ وَمِمَّا يَكُونُ كَوَلِّ مَنْ يَقُولُ هَلْوَ
بِالْكَفَاءِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
الْبَيْعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا بِدَائِلُ قَبِيْمَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي
عَيْنٍ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعُ
بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَسْفُوحًا خِيَارًا وَلَا
يُحِلُّ لِمَنْ تَهَارَى صَاحِبَهُ خَشْيَةً أَنْ يُسْتَيْسَلَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا أَنَّ بَيْعًا يَفْصَلُ
خَشْيَةً أَنْ يُسْتَيْسَلَ وَلَا يَكُنْ الْقَرْفَةُ بِالْكَفَاءِ وَلَا
لَكِنَّ لَهُ حَيَاةً بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ الْحَدِيثُ مَعْنَى
حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُعَارِفَهُ خَشْيَةً أَنْ
يُسْتَيْسَلَ.

باب ۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیع سے آپس کی رضا مندی کے ساتھ جدا ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے لئے کھانا اختیار دیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ جَبْرِ ثَنَا أَبُو أَسَمَدٍ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ الْوَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَمَّا رُغَيْبَةَ نَسْرَةَ عَنْ جَدِّهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَتَفَرَّقَنَّ مِنْ بَيْعٍ إِلَّا هُنَّ تَرَجَّضَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا
ابْنُ وَهَّابٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ
الْبَيْعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

باب ۸۴۔ مَا جَاءَ فِيهِمْ يَخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَكْتَبٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي أَهْلِيهِمْ طُغْيَانٌ فَكَانَ
يُبَايِعُ فَإِنَّ أَهْلَهُ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْجُرْ عَلَيْهِ قَدَعًا نَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي لَا أَطْهَرُ مِنَ الْبَشَرِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ مَلَكَ هَذَا
وَهَذَا وَلَا خِلَافَةَ فِي الْبَابِ عَنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَ
أَنَسٌ حَدَّثَ حَسَنٌ حَدَّثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ
الْحَدِيثُ أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَوْ أَنَّ جُرْعَةَ
الزُّجْجِ الْمُحَرَّقِ فِي النَّبِيِّ وَالشِّرَاءِ إِذَا كَانَ مُبْدِيَةً
الْعَقْلِ فَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ يُخْجَرُ عَلَى الْخِزْيَةِ الْبَايِعِ .

باب ما جاء في المصداقة

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ كَتَبَ كُنَيْزٌ عَنْ حَاضِرٍ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى
مُصْرًا لَا يَلْهُو بِالْجِنْيَارِ إِذَا احْتَمَقَ أَنْ شَبَّ عَمْدُهَا
وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا تَيْنَ تَعْمُرُ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ رَجُلٍ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسُفَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ هُرَيْرَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى
مُصْرًا لَا يَلْهُو بِالْجِنْيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا فَلَهَا
صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمَاءَ مَخْفِيٍّ وَلَا سَمَاءَ لَا مَبْرَ
هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ
يَعْنِي أَصْحَابَنَا مِنْهُمْ الْقَائِدُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَسَنٍ .

ف : اس صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق نہیں البتہ جو نقصان ہے وہ بائع سے لے سکتا ہے ۔ وہاں شریعت

صعہ میں ۴ ہجو الہ درجہ نماں مزیجہ

شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت
کرتا تھا چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ !
اسے منع کر دیجیئے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
بلا کر منع فرمادیا ۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میں
خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا ۔ آپ نے فرمایا جب
خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو سودا و ست بدست
ہے اس میں کوئی دہوکہ نہیں اس باب میں حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے کہ
کال پر مل ہے مدہ فرماتے ہیں کہ نہ قتل دے کو خرید و فروخت
سے روکا جائے ۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے بعض علماء
نہیک لکھتے ہیں کہ ان کو روکا نہیں جاسکتا ۔

دوسرے بغیر جالور جینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے تھنوں میں تنکا
بھرنے دو دھ والے جالور خرید لیا اُسے اختیار ہے کہ دوہنے
کے بعد چاہے تو ایک سال بھروسہ کے ساتھ واپس کر
دے ۔ اس باب میں حضرت انس اور ایک دوسرے صحابی
رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ
والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تھنوں
میں روکے بھرنے دو دھ والے جالور خرید لیا اسے تین دن
تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دھڑ
نہ ایک سال دے ۔ یہ حدیث سن کر مجھ سے چارہ
اصحاب کا اس پر عمل ہے ۔ امام خافعی ، احمد اور اسحاق
رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں ۔

رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں ۔ وہاں شریعت

بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاءِ طَلْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْمَةَ شَاذِلِي عَنْ
كَرْبَةَ عَنْ أَبِي الْخَلْقِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَاءً
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِلَ أَوْ اشْتَرِيَ
فَلَمْ يَكُنْ إِلَى أَهْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى
مِنْ غَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاعْمَلْ عَلَى هَذَا لِمَدَّ جَنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَثِيرٌ مِنْهُمْ يَذُنُ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ لَوْ كَانَ
شَرْطًا وَاجِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ قَوْلُ أَهْلِ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَحْتَاجُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَمُوتُ
الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

جائز ہے وقت سواری کی شرط کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ
بیچا اور اپنے گھڑک سواری کی شرط کیا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق
سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر
عمل ہے۔ وہ بیع میں شرط کرنے کو جائز سمجھتے ہیں جب
کہ ایک شرط ہو۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی
قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں بیع میں شرط کرنا جائز
نہیں اور شرط بیع پوری نہ ہوگی۔ (امام ابو یوسف
رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ مترجم)

رہن سے نفع اٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن جائز ہے سواری میں
ہے۔ اور اس کا دو دھڑ سکتا ہے اور اس کا بیع کرنا
کرنے والے اور دودھ پینے والے پر ہوگا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ہم اسے مرن نامرثی کی روایت سے
مرفوعا جانتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اہل
احمد ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً
روایت کیا۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے
امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے جب کہ بعض
علماء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا
درست نہیں۔

بَابُ الْإِتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عَيْنَةَ
ثَمَادُ كَيْعَمٌ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْرُ رَهْنٌ
إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَيْسَ الَّذِي يَتَرَبَّصُّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا
وَعَلَى الَّذِي يَتَرَبَّصُّ نَفْعُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ لَا يَخْتَصُّ مَرْهُونًا إِلَّا مِنْ حَبَابٍ مَا يَبِيعُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَى غَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْهُونًا
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ
فَأَسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ
مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

سونے اور نیکے والا ہار خریدنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي خِيَرَةِ الْقِلَاحَةِ وَفِيهَا خَبَبٌ وَخَرَرٌ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنَى الثَّبِتُ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ
سُجْعِدُ بْنُ يَرْبُوعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَنْشٍ
لِلْجُعْفَانِ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ أَشْرَيْتُ يَوْمَ
خَيْبَرَ قِلْعَةً بِأَشْيٍ عَشْرًا بِمِائَةِ دِينَارٍ وَهَبْتُ وَخَرَجْتُ
فَقَصَصْتُهَا لَوَجَدْتُ فِيهَا الْكُفْرَ مِنْ أَشْيٍ عَشْرًا دِينَارًا
فَلَا كُفْرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا
شَاءَ عَشْرًا لَمْ تَمَلْ.

حضرت فضل بن عید سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں نے خیر کے دن ایک بار بارہ دینار میں
خرید اس میں سونا اور گینے جس سے بھگے تھے جب
میں نے انہیں ایک کی تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا)
پایا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا آپ نے فرمایا سونا ایک کے بغیر بار
نہ بچا جائے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنَى الثَّبِتُ عَنْ أَبِي
شُعْبَةَ سُجْعِدُ بْنُ يَرْبُوعٍ هَذَا الْإِسْنَدُ وَتَحْوَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا بِمَنْ أَهْلُ
الْعِلْمِ مِنَ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
كَانَ يَحْمِلُ لَوْ أَنَّ بَابًا عَرَفْتُ مَحَلًّا أَوْ مِثْلَهُ
مُقْتَضًى أَوْ مِثْلُ هَذَا بِدَارِهِ حَتَّى يَتَيَزَّوَّقَ وَيُقَضَّ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي الْبَلَاءِ وَالتَّائِي وَاحِدٌ وَاسْتَحَقَّ
قَدْ تَقَضَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قتیبہ نے بواسطہ ابن مبارک، الحدیث جامع سید بن
یزید سے اس سند کے ساتھ اس کے معنی حدیث
روایت کی۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے بعض صحابہ کرام
اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں
مربع کو اور یا چاندی کا بڑاؤ کیا ہوا اگر بند یا اس قسم
کی دوسری اشیاء چاندی ایک کے بغیر بھی بائیں
ابن مبارک، ہاشمی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا
یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس
کی اجازت دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ الْوَلَاءِ وَالرَّجْعِ
عَنْ ذَلِكَ

شرط ولاء کی ممانعت

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ قَهْدَبِي تَنَا سَمِيَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي سُوْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَأَتْ أَنَّ أَشْرَاطَ سِرِّهِ
كَأَشْرَاطِ الْوَلَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَشْرَاطُهَا أَذِنَا الْوَلَاءِ لِمَنْ أَعْطَى الْمُتَمَنِّ أُولَئِكَ وَلِي
الْإِثْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ حَدِيثٌ عَائِشَةَ
حَدَّثَتْ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
وَقَالَ مَنْصُورٌ بْنُ الْأَخْطَرِ يَكْفِي أَبَا عَتَابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں
نے میرے کو خیر و برے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء
کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اسے خیر و برے کو ولاء تو اس کے لئے ہے۔
جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب
میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔
حدیث عائشہ حسن و صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن
الحکیم ابوحباب سے۔

ف۔ کسی نو مسلم نے دوسرے آدمی سے کہا کہ میں مرادوں تو تو میرا وارث ہے اور مجھ سے کوئی جایت ہو تو وراثت تجھے
دینی ہے لیکن اس نے قبول کر لیا یہ۔ موات سے اس کا کو ولاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

نہیں کہ حریت ابو الیاس سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی بعض علماء اس حدیث کی طرف متوجہ ہوئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اس کے فاضل ہیں جب کہ بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا۔ امام شافعی ان ہی لوگوں میں شامل ہیں۔ سعید بن زید، حماد بن زید کے بھائی ہیں۔ ابو الیاس کا نام لفظ ہے۔

مکاتیب کے پاس لکھائی کیلئے مال جو تو کیا حکم ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب کو دیت یا لکھ کر دیتے ہو تو اسے ایک جگہ جس قدر وہ اب تک آزاد ہو چکا۔ اس وقت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا جب مکاتیب کو دیت دی جائے۔ تو جتنا حصہ آزاد ہے اتنے حصے کی دیت آزاد کی دیت کے حساب سے اور باقی حصہ غلام کی دیت کے حساب سے دی جائے اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے حدیثوں میں جہاں تک ہے یہی بن ابی کثیر نے بواسطہ مکرر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی طرف روایت کیا خالد بن ولید نے اسے بواسطہ مکرر حضرت علی کریم اللہ وجہہ کقول نقل کیا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے جبکہ اکثر صحابہ اور بعد کے علماء کے نزدیک مکاتیب پر ایک درجہ بھی باقی جو وہ غلام ہی ہے۔

سیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

مروئی شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے سفارت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا ہر شخص نے اپنے غلام کو سوا و قیر پر مکاتیب بنایا اب اس پر دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم باقی رہ گئے پھر وہ عاجز

سعیہ بن قیس ثمالی الثوبی بر بن خدیجہ عن ربی
یہیہ بن قیس ثمالی الثوبی عن ربی
ہذا الحدیث وہا الزاویہ وہو ثوبی احمد واثق
یاحمد یقتضی اہل الجملہ ہذا الحدیث منہم شافعی
وسعیہ بن زید اخو حماد بن زید واثق یہیہ بن زید
یہیہ بن زید۔

باب ما جاء في المكاتب إذا كان عند

ما يؤدوني

۱۲۶۸۔ حدثنا أحمد بن محمد بن عبد الله بن عمار ثنا
يزيد بن هارون ثنا حماد بن سلمة عن ثوبان
عن عمار بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال إذا أصاب المكاتب حدثاً أو ميراثاً فبث بغير
ما غنّى به وقال النبي صلى الله عليه وسلم يؤدوني
المكاتب بغير ما أدى دية حرة وما نفي دية عبد
وفي المكاتب عن أبي سلمة عن ثوبان عن عمار بن
عمار عن حماد بن زید بن أبي كثیر عن عمار بن
أبي عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ودفع
خالد بن الوليد عن حماد بن زید عن علي بن عبد الله عن
هذا الحديث عن عبد بن حماد عن أبي عبد الله عن النبي
صلى الله عليه وسلم وعنه غيره وقال ابن عمر بن الخطاب
عن أبي عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه غيره
المكاتب عبد ما نفي عليه دية حرة وهو قول ثوبان
والثوبان بن الشافعي وأحمد واثق

۱۲۶۹۔ حدثنا أحمد بن محمد بن عبد الله بن عمار ثنا
عن يحيى بن أبي أنس عن حماد بن عمار عن عبد بن حماد عن
أبيه عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن النبي صلى الله
عليه وسلم يخطب يقول من كاتب مؤداه على يكتفه
أداه فإذا أداه عشرة أو ثمان أو قال عشرة أو ثمان

ثُمَّ عَجَزَ فَرُفِقِي وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَلَّامُ
عِنْدَ كَثَرِ أَهْلِ الْجَهْلِ مِنَ أَصْحَابِ الْكَلْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمَكَّابَ عَمْدًا مَا وَفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ
وَمِنْ كَيْفَايَةِ عَوْدَتِهِ إِذَا الْهَجْتُمَا بَيْنَ أَرْطَاةٍ عَنْ غَيْرِ
بَنِ شَعْبٍ نَحْوَهُ.

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا سَجِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْ بِشَيْءٍ
مَكَّابٍ لَمْ تَكُنْ مَا يُؤْتِي فَكُنْ حَتَّى يَجِبَ مِنْهُ هَذَا
عَدِيَّتُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ
أَهْلِ الْجَهْلِ عَلَى الْخَوَاشِعِ وَقَالُوا لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُنْ
كَرَانَ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤْتِي حَتَّى يُؤْتِي

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ غَرِيمٌ
فَعَدُّ عِنْدَ لَا مَتَاعَهُ

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ثَنَا الْإِسْهَاقُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْتُمْ قَالُوا كَيْفَايَةُ أَمْرٍ أَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سَلَمَةً
عِنْدَ كَيْفَايَةِ أَفْلَسَ وَأَفْلَسَ مِنْ غَيْرِ دَرِي. بَابُ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْوَلَدِ وَهُوَ
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ حُصَيْنُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
هُوَ اسْتَوْفَى بِالْمَرْمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلْبِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَذْفَعَ
إِلَى الذَّامِي الْخَمْرَ يَبْعُهُ

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ

کی تو وہ غلام بھی رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔
اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل اہل اس پر عمل سے کہ کتاب
اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی
باقی ہے۔ حجاج بن ارطاة نے عمرو بن شعیب سے اس
کی مثل بیان کیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کچھ
اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتبت کی تمام رقم ادا کر کے تو اس
سے ہمدہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ملائکہ
نزدیک اس کا مطلب تو بخاری و احتیاط سے قدرہ جب تک
وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس
اتنی رقم ہو۔

کوئی شخص مطلق مقروض کے پاس اپنا مال
پائے تو کیا حکم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مطلق ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا
مال بیعہ اس کے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال
کا زیادہ مقدار ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو اور ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث
ابو ہریرہ صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک
اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ
اس کے قائل ہیں کچھ ملازم فرماتے ہیں وہ دوسرے قرض
خواہوں کے برابر ہے۔
اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

مسلمان کسی ذمی کو شراب پیتے کیلئے نہ دے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

وَسَلَّمَ يَحُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ تَحْدِثِ الزَّوَارِجِ الْعَارِضَةِ مُؤَدَّاهُ
وَالرَّجُلُ عَارِضُ الدَّيْنِ مَقْبُولٌ فِي الْمَأْبِ عَنْ سَمْعٍ
وَصَفْوَانِ بْنِ أُمَيَّةَ وَالْقِسْ حَبِثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثُ
حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَنِ هَذَا النَّوَحِي

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي غَدِي
عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ ثَنَا ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَمْعٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمَلِكِ مَا لَعَنَتْ
حَلِي ذُو قَيْسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ قُرَيْشٍ الْحَسَنُ قَالَ هُوَ يَنْهَى
لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ وَيَعْرِى الْعَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ عَلَى هَذَا وَقَالُوا بَعْضُ مَا
الْعَارِيَةُ وَهُوَ قَوْلُ الْخَلَّائِي وَآخِرُهُ وَكَانَ بَعْضُ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ نَجْرٌ مَعْدٌ رَأَى أَنَّهُ لَيْسَ
هُوَ قَوْلُ الْقَوْمِ فِي أَهْلِ الْكُوفَةِ بِهِمْ يَقُولُ ابْنُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْتِكَارِ

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ
ثَنَا ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَمْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
فَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِيٌّ فَتَلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ
إِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَأَمَّا رَوَى
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّوْبَةَ طَبَقَةً
وَتَحْتَكِرُ فِي الْأَبْيَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَآبِي أُمَامَةَ وَ
ابْنِ سَعْدٍ وَبَعْضُ بَنِي هَاشِمٍ حَبِثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَطَبَقُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ كَرِهُوا احْتِكَارَ الْقَعَارِ وَمَنْ حَسَنَ
بَعْضُهُمْ فِي الْإِحْتِكَارِ فِي غَيْرِ الْقَعَارِ وَكَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

قابل و پس می ہے۔ خاص ذمہ داری ہے۔ اور قرض ادا کیا
جائے۔ اس یا بچا حضرت سرور صفوان بن امیہ اور
انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث
ابو امامہ حسن ہے۔ حضرت ابو امامہ سے اس طریق کے
طراحہ بھی مروی ہے۔

حضرت سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز اٹھانے کی وہ اس
پر واجب ہے یہاں تک کہ ادا کرے۔ قنارہ مرنے
ہیں۔ پھر حضرت حسن بھول گئے اور فرمایا وہ میرا نہیں ہے
اس پر کوئی ضمانت نہیں یعنی ادا کر لینے والا یہ حدیث میں
نہیں ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اسکی طرف گئے ہیں
وہ فرماتے ہیں ادا کر لینے والا ضمان ہوگا۔ امام شافعی اور
احمد رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اللہ عنہم
علا فرماتے ہیں عاریتاً جو چیز لینے والے پر ضمانت نہیں کر
یہ کہ صاحب ضمانت کے قول کی مخالفت کرے، یہاں تک
عدا کر لے کر ادا کرے۔ امام ابی حنیفہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

توضیح و تفسیر

حدیث معمر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں نے ایک چیز کو اٹھ لیا
جس کا مالک میں نہیں کہتے میں نے حضرت معاذ بن اسید سے اسکی
توضیح پوچھی تو فرمایا اٹھ لے کر تھیں اٹھ لے کر تھیں اٹھ لے کر تھیں
کہ تھے حضرت معاذ بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس میں نے اسکی
توضیح پوچھی تو فرمایا اٹھ لے کر تھیں اٹھ لے کر تھیں اٹھ لے کر تھیں
اور پھر حضرت معمر بن ابی شیبہ کا اسکی تھیں تھے۔ اس باب میں حضرت تفسیر
میں، ابوا حماد اسان عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث
معمر بن ابی شیبہ سے اسکا اس پر ملے ہے انہوں نے کھانے کی چیزوں کی
توضیح و تفسیر کی کہ وہ کہا ہے۔ بعض علماء نے غیر طعام کی توضیح
امروزی کی اجازت دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک
فرماتے ہیں روٹی اور کھجور کی کھانے یا اس قسم کی دوسری اشیاء کو

لَا بَأْسَ بِالْإِخْتِكَارِ فِي الْقَطَنِ وَالشَّخِيتَانِ وَخَفَاةٍ.

وغیرہ کہ ترمذی کوئی نسخہ نہیں۔

فہم۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں ذخیرہ احمدی نہیں ظہر میں موافقت کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی کے ترمذی خود کو ایک رکھتا اور نہ دیکھتا کہ لوگ غریب پریشان ہوں گے تو ہجرت نہ کریں گے۔ ہرگز نہ ہو کہ صرف نہیں (مسند شریف حصہ ۱ ص ۱۰۱) مترجم

ہاقت ماحاء فی تتبع المہفلات

دودھ دوسرے تغیر جانور دینا

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تھا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَتَايَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاروں کا اللہ سے آگے جا کر نہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا الشُّوْكَ وَلَا تَحْتَنُوا وَلَا تَكُنُوا

خود ہو کہ کے لئے جانور کے غنوں میں وہ دودھ نہ دے کہ

يُغْضِبُكُمْ بَعْضُهُمْ فِي الْكَلْبِ مِنْ بَيْنِ مَسْخُورٍ وَ أَيْ

اس ایک دوسرے کا بجا دینے کہ اس باب میں حضرت

هَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَتَايَسٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا

ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ملتی

الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عَنِ أَهْلِ الْبَيْتِ كَوْنُهُمْ بَيْنَهُمْ مَحْذُورٌ

یہی حدیث ابن عباس کی جمع ہے۔ ملاحظہ فرمائیے جس کے متعلق میں دودھ

فَوَيْلٌ لِلْمَصْرِفِ لَا يَحْبِلُكَ صَلَاحُهَا أَقَامًا أَوْ تَحْزِينًا

روکا جائے اور اس کا مالک اسے کئی دن نہ دوسرے کتبوں میں حکم

لِيَجْعَلَ لَكَ فِي مَصْرِعِكَ فَيَحْتَزِبُهُ الْبَشِيرُ وَ هَذَا

دودھ کے رکھے اور اس سے خرید نہ کر لے کہ یہ غریب اور دھوکہ

حَرْبٌ مِنَ الْوَحْدِ بَحْتٍ وَالْحَرْبُ

مال مسلم ہرپ کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْغَاجِرَةِ بِقَطْعِهِ

بہا مال المسند

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَتَايَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفَّ عَلَى

کا مل ہرپ کر جائے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ

يَمِينٍ وَهُوَ فِيكَ فَاجِرٌ يَشْطُرُ بِهِ مَالًا مَرَّةً سَلِيمًا

اس پر غضبناک ہوگا۔ شش کن میں فرماتے ہیں اللہ کا نام یہ تو مجھ سے ہی

يُقِي اللَّهُ فَهُوَ عَلَيْهِ وَغَضَبًا أَفَقَالَ أَلَا شَعَكَ فِي ظَنِّهِ

متعلق ہے وہ تو ہے کہ میرے اور ایک جھوٹ کے وہ یہاں ایک میں ملک

لَعَدَا كَانَ ذَلِكَ كَأَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ نَحْلٍ مِنْ أَيْلَسُودٍ

تھی اس نے (میرے سے) کا) الکر کی کوئی مسلمان نہ تھا وہ برفا میں سے آیا۔

أَرْضٌ فَجَعَلَنِي فَقَدْ مَنَّا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وہاں کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا ہے اس کو وہ ایک پرانے

فَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

عرض کی پس آپ نے جو کہ سے فرمایا تم کھانہ میں غریبی کی خصوصیت کہ تم

بَيْنَهُ فَفَلَنْتَ لَا فَتَلْ لِلْبَرِّ قَدْ أَحْبَبْتَ فَكَلِمَاتُ رَسُولِ

کا کہیر املے جائے گا کہ ہر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ اللہ

اللَّوَادِنَ فَخَلَفَتْ فَمَنْ هَبْتَ يَمَانِي فَاتَزَلَّ النَّاسُ فَجَلَّ

یشترون بعد اللہ واما انہم شایعاً انہم من لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد

إِنَّ الْبَيْنَ يَشْتَرِكُ يَعْرِضُ اللَّهُ لِيَمَارِيَهُمْ لَمَّا قَوْلُهُ لَا

انہی قبول کیے مے خودی (حیر) قیمت دینے میں اللہ کا آخر

الْأَمِيرَ إِلَى أَمِيرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَيْ

میں کوئی حصہ نہیں ہاں باب میں حضرت داؤد بن جعفر ابو موسیٰ

مَوْسَى وَ أَيْ أَمَامَةً بِنِ تَعْلِيَّةٍ أَلَا تَعْلَامُ بِمَعْنَى

اور اللہ بن علیہ انصاری اور عمر بن حبیہ رضی اللہ عنہما سے بھی

حَصْبِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ حَسَنٍ حَدِيثُ

روایات مذکور ہیں حدیث ابن مسعود حسن کی ہے۔

حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَجِشُّمٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عُسْبِ الْفَحْلِ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَابْنُ عَرَبٍ قَالَا
قَتْنَا سَمْعِيْلَ بْنَ عُبَيْدَةَ شَايِعِيَّ بْنَ الْحَكِيمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عُسْبِ الْفَحْلِ فِي النَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ
وَأَبْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَسَنٌ مَجِشُّمٌ وَالْفَحْلُ
عَلَى هَذَا يَمْنَعُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَلِكَ تَحْتَسَنُ قَوْلُهُ
فِي قَوْلِهِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذَلِكَ .

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَرَّازِيُّ الْقُشَيْرِيُّ
قَتْنَا يَحْيَى بْنَ أَدَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كَلْبٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَنَّهُ قَتَلَهُ وَاسْتَمَّ عَنْ عُسْبِ الْفَحْلِ فَهَذَا قَوْلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَتَيْتُكَ الْفَحْلُ فَكُفِّرْهُ فَحَسَنٌ لِي
فَكَرَامَتُهُ هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنٌ مَجِشُّمٌ لَمْ يَنْسَ لَمْ يَنْسَ لَمْ يَنْسَ
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَنِي كَلْبٍ عَنْ عُمَرَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ السَّخَدْرِيَّ وَغَيْرَ
كَثِيرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ
فَكَرِهَ بَنُو كَلْبٍ أَنْ يَكُونَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَرِهَ بَنُو كَلْبٍ أَنْ
يَكُونَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَرِهَ بَنُو كَلْبٍ أَنْ يَكُونَ ثَمَنُ الْكَلْبِ
وَكَرِهَ بَنُو كَلْبٍ أَنْ يَكُونَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَرِهَ بَنُو كَلْبٍ أَنْ
يَكُونَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَرِهَ بَنُو كَلْبٍ أَنْ يَكُونَ ثَمَنُ الْكَلْبِ

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَتْنَا مَعْمَرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ

مجا ہے۔

جفتی کرنے کی اجرت لینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے جفتی کرنے کی اجرت سے منع فرمایا
اسی باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو سعید رضی
جنہم عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن
مجا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔
ایک جماعت نے (مقرر کئے بغیر) انعام قبول کرنے
کی اجازت دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجاہد
کلب کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جفتی کرنے کی
اجرت کے بارے میں دریافت کی تو آپ نے اسے منع فرمایا۔
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے جانوروں کو عاریتہ سے
دیتے ہیں پھر لوگ خود ہی ان کو انعام کہہ دیتے ہیں اس پر نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام لینے کی اجازت سے منع فرمایا
یہ حدیث قویہ ہے۔ ہم اسے صرف ابن عمر بن عبد
روایت سے سمجھاتے ہیں۔

کتے کی قیمت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی
کافی اور جوی کی اجرت سے منع فرمایا
یہ حدیث کما مجا ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سبیل

قَالَ كَارِظُ بْنُ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ سَيْدِجٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسِبَ الْحَجَّامُ
خَبِيثًا وَقَرَأَ الْقَبِيحَ خَبِيثًا وَلَعَنَ الْكَلْبَ خَبِيثًا وَ
فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
وَأَبِي عَتَايَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَغُنْدَلَاءُ وَبَنُو حَبِيبَةَ
وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَسَنٌ وَطَيِّبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
أَهْلِ أَهْلِ الْبَيْتِ كَرِهُوا لَعَنَ الْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ
وَأَحْمَدَ وَابْنِ مَسْنُونٍ وَقَدْ نَحَصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
لَعْنِ الْكَلْبِ الْقَبِيحِ .

کیسے جانے کی کہانی ناپاک ہے زائر کی اجرت ناپاک ہے
اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ اس باب میں حضرت عمر
ابن مسعود، جابر، ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور
جبرائیل بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
حدیث مرفوعہ میں یہ ہے کہ اگر ملا دکان پر عمل ہے کہ
کتے کی قیمت کم ہے۔ امام شافعی، احمد اور مساقیہم
اللہ اسی کے کمال ہیں۔

بعض اہل علم نے کتا کا کتے کی قیمت کی اجازت
دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ .

سینگی لگانے والے کی کمائی

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
ابْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ أَخِي أَبِي حَالِكة عَنْ
أَبِيهِ وَأَبْنَاءِ ابْنِ أَبِي حَالِكة عَنْ أَبِي حَالِكة عَنْ
فِي إِجَارَةٍ لِحَجَّامٍ مَرَّاهُ كَاسَةً وَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ
يَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اغْلِظْ نَاصِيَتَكَ وَأَطِيعْهُ
فَوَقَّظَكَ فِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَطَيِّبِ بْنِ
وَحْبَةَ يَزِيدَ الشَّائِبِ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبَةَ حَسَنٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنَّ
مَسْأَلَتَهُ حَبَّ مَرْمِيَّةٍ كَأَخْبَرِيَّةٍ لَكَ الْخَبَرُ .

نوعان شکرے جاتی ہیں محمد بن مالک سے روایت کرتے ہیں
کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کیسے کی اجرت لینے
کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا۔ لیکن وہ مسلسل آگے
اس کے متعلق پوچھتے اور اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ
انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پانی کیسے دالے اذیت کو ہٹا کر
اور اپنے نام کو لگا دو اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو حنیفہ
جابر اور مالک بن انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث طویل
میں محمد بن ابی حاتم کا اس پر عمل ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ سینگی کیسے کرنا
مجھ سے اجرت لگنے کو اس سے منع کر دیا گیا۔ انہوں نے اس حدیث کی تفسیر کی

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرَّخْصَةِ فِي كَسْبِ

سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت

الْحَجَّامِ

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ تَنَاوَلْنَا ابْنِ خَلْفٍ
عَنْ حَمْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ كَمَا
أَنَسُ أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
حَمْدُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَهُ بِصَاعِينَ وَنَحْلَةٍ وَكَأَنَّ
أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَتَهُ مِنْ نَحْلٍ وَجَابِجٍ وَقَالَ إِنْ أَفْضَلُ مَا
تَدْرَأُونَ مِنْ الْحَجَّامَةِ لَوْ أَنَّ مِنْ أَمْتِلٍ دَرَاهِمًا

حدیث روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی اجرت
کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی
کے بارے میں حدیث روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیسے دوسری روایت
کا حکم دیا ان کے ہاتھ سے آپ نے نعلین فرمائی چنانچہ انہوں نے
ابو حنیفہ کے فراموشی سے کہہ کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
تھوڑا سا سے میری ملائی یعنی گواہی یا فرمایا ہم سترہ سو دوائی

وَيَسْأَلُ عَنْهُ بَنُو السَّعْدِ بْنِ زَيْدٍ وَبَنُو عَجْلَانَ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا أَوْ لَا يَصِحُّ أَخْبَرْتُ أَدْرَكَ
لَا بَصًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْعَيْنَيَاتِ

١٢٩١. حَكَمْنَا قَضَيْنَا نَمَكْنَا بِكَ مِنْ مَصْرَعَيْنِ عَمِيدَا
الْغُلُوبِ وَخَيْرَ عَنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوا
الْقِيَامَاتِ وَلَا تَشْرُدُوهُنَّ وَلَا تَقْبَلُوهُنَّ وَرَحِمَنِي
يَا سَوْدِيَّةَ وَتَمَكَّنَتْ حَرَامِي فِي مَبِيلِ هَذَا أَمْرًا
هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنْ التَّائِبِينَ مَنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ بِالْحَدِيثِ
يُخْلَصُ عَنْ سَبِيلِ الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي قِيَامٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثٌ أَنَّهُ أَمَرَ بِالنَّاسِ أَنْ لَا يَدْعُوا
مِنْ هَذِهِ الْوُجُوهِ وَكَذَلِكَ كَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي سَبِيحِ
بَنِ يَزِيدٍ وَصَفَعَةً وَهُوَ شَائِرٌ .

بَاب مَا جَاءَ فِي كُرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ الْوَلِيدِيُّ عَنْ أَبِي الْبَيْعِ
 اللَّهِ عَنْ أَبِي خُزَيْمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ بَيْنَ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهَا
 فَتَرَكَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَجْبَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ
 حَسَنٌ مُتَّفَقٌ

١٢٩٣ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَقَلِ عَنْ
الْحَكِيمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

شعبہ بین حجاج نے اسی لیے پاسے میں کلام کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اہل کمال مرفوعاً مروی ہے۔ اہل کمال سے بھی صحیح نہیں۔

گاہنے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت منع ہے

حضرت ابوالوامرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نے والی نو ٹریوں کو نہ پھیر نہ
اور نہ ہی انہیں کا ہاسکھا اور ان کی جہارت میں کوئی بھلائی
نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسکی قسم کی جہارت کے
بارے میں یہ آیت نازل ہوئی **وَمَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَهُوَ كَذِيبٌ عَظِيمٌ**
اس باب میں حضرت عمرؓ کی خطاب رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوالوامرہ کو ہم
اسکی طریق سے بھی سنتے ہیں۔ بعض علماء نے علی بن یزید
کے بارے میں کام کیا اور انہیں ضعیف کہا وہ ثانی
ہیں۔

غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرتا

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ
میں تم سے ملنے کے واسطے آ رہا ہوں کہ تم کو فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اک کے اعدا کی عزت
کے درمیان تفریق کرے گا۔ یہ حدیث غریب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو غلام بطور ہدیہ عطا فرمائے جو آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! تیرا ایک غلام کیا ہوا؟

وَسَلُّوْا يَٰأَيُّهَا الْمَدِينَةُ عَلٰى غُلَامِكَ فَلَحَبْرُهُ فَقَالَ دَدُهُ
هٰذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ غَيْرِيْكَ وَقَدْ كَثُرَ لَكَ بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
لَمْ تَكُنْ يَتِيَّ بَيْنَ اسْمِي فِي الْبَيْعِ وَرَخَصَ بَعْضُ أَهْلِ
الْبَيْتِ فِي التَّحْرِيقِ بَيْنَ الْمُؤَلَّفَاتِ لِلزَّيْنِ ذِي الْقَرْبَيْنِ
إِلَى السَّلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّهُ وَدُرِّي عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّهُ كُتِبَ بَيْنَ ذَا الْقَرْبَيْنِ وَذَوَيْ هَاشِمٍ الْمُنِيرِ فِيمِثْلِهِ
فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَشْتَأِدْ تَهَانِي كَمَا يَكُونُ
فَرَضِيَّتًا .

بِأَنَّهُمْ مَلَجَؤُا فِي مَنْ يَسْتَتِرِ الْعَبْدُ
يَسْتَوِلُهُ ثُمَّ يَجِدِيهِ عَيْبًا

١٢٩٧. مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْفَى تَلَا عَنِ ابْنِ أَبِي
أَبُو عَدْرِ الْعَقَدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي دُوَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
حُفَايَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَجَّاجَ بِالْعَمَابِ هَذَا اسْتَدْرِكُ
حَسَنٌ وَقَدْ نُجِيَ هَذَا الْمَدِينَةُ مِنْ عَذَابِ هَذَا الْوَجْهِ
وَالْعَمَلُ شَقِيٌّ هَذَا أَهْلُ الْعَمَلِ.

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو سَرَةَ يَحْيَى بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ
 يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْحَرْبَ بِلَاغُ
 قَهْرٍ لِمَنْ دُخِلَتْ فِيهِ مَدِينَتُهُ مِنْ حَيْثُ كَانَ هِشَامُ بْنُ
 عُرْوَةَ وَأَسْتَحْبَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْقَوْلَ
 مِنْ حَيْثُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ دَوْنِي مُسْلِمٌ بْنُ حَالِدٍ
 الَّذِي هُوَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ
 تَجَرِيدُ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا وَحَدَّثَ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 أَنَّهُ سَمِعَ فِيهِ سَجْدَةً لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
 وَكَذَلِكَ أَنَّ الْحَرْبَ بِالظَّهْمَانِ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَفْتَرِي
 الْعَبْدَ لَيْسَ سَهْلُهُ شَرٌّ مِنْ عَيْبٍ وَدَرْدَةٍ عَلَى الْبَاحِ

فرماتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اسے
واپس لو (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث صحیح ضریب ہے
بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اسے قیدیوں کو بچتے وقت
تقریبی کو بھی مکروہ کہا ہے۔ لیکن بعض علماء نے ان
قیدیوں کو جو سر نہی اسلام میں پیدا ہوئے، جلا کرنے
کی اجازت دیا ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ اگر ہم
سے منقول ہے انہوں نے ہالی بیٹے کو بچتے وقت چدائی کیا
تو آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس
حودت سے اس کے متعلق اجازت ملی اور وہ اس پر لٹکی ہو گئی۔

غلام خورشیدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہوتا

حضرت مالک رحمہ اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا
کہ خراج، ضمانت کے سبب ہے۔ یہ حدیث
مسن ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مروی
ہے اور علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا اگر خراج، ضمانت کے سبب ہے، یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح فریب ہے امام بخاری نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ مگر مسلم بن خالد زحبی نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ جریر نے بھی ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تالیس ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے نہیں سنا ضمانت کے سبب خراج کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا پھر اس میں عیب نظر آیا تو بیچ دے کو دالیں کہ اسے نفع خریدا اس کے

لئے ہو گا اس لئے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو خریدار کا مال ضائع ہوتا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل جن میں ضمانت کے سبب سے خرچ ہے، یہی صورت ہے۔

مسافر کا راستہ کے باغ سے پھل کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو اس سے کھا سکا ہے مگر باغدار کو نہ دے جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، جلد بن شرجیل، رافع بن عمر، عمیر موطائی، لم اد ابومریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مل کر ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے۔ اس طریق سے ہم اسے صرف عیسیٰ بن سلیم کی روایت سے سمجھتے ہیں۔ بعض علماء نے مسافر کو پھل کھانے کی اجازت دی ہے البتہ بعض نے قیمت ادا کئے بغیر کھانے کو مکرہ کہا ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملے ہوئے چلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو فروقہ مند (بھوکا) اس سے کھائے اور باغدار کو نہ دے جائے تو اسے کوئی قصہ نہیں۔ یہ حدیث من ہے۔

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں، انصار کی کھجوروں پر پتھر مار رہا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پتھر مارا میں ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مار رہا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک کے سبب آپ نے فرمایا پتھر مار دو مگر مجھے کھایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیر و میراب کدے گا یہ حدیث من غریب ہو گئی ہے۔

قَالَ لَهُ يَلْمُزُكَ عَنِ اِلَافِ الْعَبْدِ كَوْهَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَكَفَوْ هَذَا مِنْ الْمَسْئِلِ يَكُونُ فِيهِ خَوْرٌ بِالْقَمَائِ.

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّحَصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَافِيهَا

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي النَّوَّاسِ تَنَاوِلُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَكَلَ حَائِطًا فَلَمَّا أَكَلَ وَلَا يَجِدُ حَبَّةً فِيهِ نَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ بْنِ شَرَحْبِيلَ وَرَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَدَعْلَجَةَ بْنِ أَبِي الدُّخَيْرِ قَالِي هَرِيرَةَ حَبِثَ ابْنُ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الزَّخَرِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ نَعْمُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَنَّهُ التَّيْدِيلُ فِي أَكْلِ الْيَمَارِ وَغَيْرِهِ يَجُزُّ إِلَّا بِالْقَمَائِ.

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا الْقَتِيبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِثَةَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّى قَالَتْ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ خَرِيٌّ حَلَسَ تَقْرِيرُهُ مَوْجِلُ حَبَّةٍ فَلَا تَقِي عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْكُفَيْيُّ بْنُ حُرَيْثٍ الْكُفَيْيُّ تَنَاوِلُ بْنُ مُوسَى عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَاوَعُ بْنُ عَمْرِو قَالَ كُنْتُ أَرَى عِدَّةَ الْأَنْصَارِ قَالَهُ دَلِي كَذِبًا بَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا زَاوَعُ لِمَ تَرَى نَعْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْخَوْرُ قَالَ لَا تَقْرِي كُلَّ مَا وَكَّرَ لَشَعْلِكَ اللَّهُ قَالَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَوَّحَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثَّنْيَا

خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ بْنُ الْأَيْيُوبِ الْقُبَعْدِيُّ عَنْ شَاكِلَةَ ابْنِ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سَمْعَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسْمٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الثَّنْيَا قُلَّةً وَالْمَاءِ أَسْفَلَ وَالثَّنْيَا بَرَةً وَالثَّنْيَا إِلَّا أَنْ يُخْصَرَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُصَحِّحُهُ عُزَيْبُ بْنُ هَذَا. وَالْوَجْهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسْمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع مائلہ و مضابنہ مابینہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح اس طریق میں بواسطہ یونس بن عبید اللہ عطاء و حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے خوب ہے۔

ف:۔ مائلہ و مضابنہ کی تصریح حدیث مسئلہ میں گورہی ہے جابر زمری ثانی پر دینے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَوَاهِمِهِ بَيْعُ الطَّعَامِ

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا

حَقُّ يَسْتَوْفِيهِ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزَاةٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسْمٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَيْتَرَ طَعَامًا فَلَا يَحْمِلُهُ شَيْءٌ يَسْتَوْفِيهِ قَالِ ابْنُ عُتَابٍ وَغَيْرُهُ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلُهُ فِي الْبَابِ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسْمٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسْمٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الثَّنْيَا قُلَّةً وَالْمَاءِ أَسْفَلَ وَالثَّنْيَا بَرَةً وَالثَّنْيَا إِلَّا أَنْ يُخْصَرَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُصَحِّحُهُ عُزَيْبُ بْنُ هَذَا. وَالْوَجْهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَسْمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے گا اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ اس باب میں حضرت جابر و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت متفق ہیں۔ حدیث ابن عباس میں یہ ہے کہ اگر طیار کا اس پر حمل ہے انہوں نے خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچے کو مکمل کہا ہے۔ بعض علماء نے قبضہ سے پہلے ایسی چیز کے بیچنے کی امانت دیکھ کر کہ وہ ان اور ان کے بھائیوں کا اور نہ ہی وہ کھائی کی جاتی ہیں۔ علماء کے نزدیک صرف کھانے پینے کی چیزوں میں سختی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعٍ آخِرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شخص دوسرے کے سودے پر سودا کرے اور نہ کوئی دوسرے کے بیع

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكَذَا يُخْطَبُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَخْبَارِ قُلُوبِ
الْمَرْبُوتَةِ إِلَّا أَنْ تَقْدَأَ بِإِذْنِ الْإِهْلِ الْعَرَبِيَّ أَنْ يَسْغُرَ
يُحْطِلُ خَوْبَهَا ذَاكَ الْبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَ ثَابِتٍ هَكَذَا أَرَدَى مُحَمَّدٌ بْنُ رَجْحَنُ هَذَا الْحَدِيثِ
قَدَرِي أَبُو رَجْحَنُ وَغُلِبَتْ رَأْيُهُ مِنْ حَسْرَةِ قَالِبِ
بْنِ أَبِي نَازِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَخْبَارِ قُلُوبِ الْمَرْبُوتَةِ إِلَّا بِإِذْنِ
عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجْحَنَ فِي الْعَرَبِ أَيْضًا دُونَ حَسْرَةَ
أَوْسَى وَهَذَا الْأَمْرُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

سے منع فرمایا البتہ مرثیہ والوں کو اندازہ کے مطابق بیچنے کی
اجازت دی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ محمد بن اسماعیل نے زید بن ثابت
کی روایت اسی طرح بیان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے
بن اوس نے بواسطہ تابع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاقرہ اور مرثیہ سے منع فرمایا
اس اسناد سے بواسطہ ابن عمر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دکن (ماتھو دکن)
سے کم میں مرثیہ کی اجازت دیا ہے یہ روایت محمد بن اسماعیل کی روایت ہے

نوٹ :- مرثیہ کے کوئی شخص کس کو اپنے باغ میں سے کھور مارنا کھانے کے لئے دے پھر اس کو سو جو بٹ کا
کنا کا

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُنَابٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ أَبِي سَعْيَانَ مَرْثِي
ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَحَصَ فِي سَيْرِ الْعَرَبِ أَيْضًا دُونَ حَسْرَةَ
أَوْسَى أَوْ كَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پانچ دکن یا اس سے کم ہونے کی صورت
میں مرثیہ کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
حَصْبِينَ الْحَوَّاءُ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَحَصَ فِي سَيْرِ الْعَرَبِ أَيْ
فِي الْخَمْسَةِ أَوْ سِتِّي أَوْ سِتًّا دُونَ خَمْسَةِ أَوْ سِتِّي

امام مالک رحمہ اللہ سے بھی یہ حدیث
مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مرثیہ کے پانچ دکن یا اس سے
کم کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ
عَنْ نَازِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَحَصَ فِي سَيْرِ الْعَرَبِ أَيْضًا
وَهَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَصَوِّفْتُ ابْنَ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْمَعْلُومُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْفِقْهِمْ فِي هَذَا
الْمَذْهَبِ وَأَمَّا إِسْحَاقُ قَالَ إِنَّ الْعَرَبَ أَيْضًا مَسْتَنْاءَةٌ مِنْ حَلْمَةِ
لِقَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ فِي أَخْبَارِ قُلُوبِ الْمَرْبُوتَةِ خَلَا
بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ ابْنُ يَسْرِينَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کے سہلے مرثیہ کے بیچنے
کی اجازت فرمائی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث ابی ہریرہ
صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام
شافعی، احمد اور اسماعیل رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ قول
یہ بیچ مرثیہ مشورہ و سواد میں مثلاً بیچ معاقرہ اور مرثیہ (دقیقہ)
سے مستثنیٰ ہے۔ ان علماء نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
عنہما سے روایت کی حدیث سے استدلال

مَا دُونَ حَسَنَةَ أَوْ سَيِّئَةً مَعْنَى هَذَا رَجُلٌ مَخْلُوعٌ
لِلْعَالَمِ أَنْ يَتَّقِيَ مَعْنَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ التَّوْبَةَ
عَلَيْهِمْ فِي هَذَا إِلَّا تَهَوُّنًا لِقَائِهِ وَقَالُوا لَا جَهْدَ مَا
مَقَرُّهُمْ مِنَ التَّحْقِيقِ لِلشَّيْءِ فَهَذَا خَصَّ لَهُمْ وَبَيَّنَّا هَذَا
تَحْسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً أَنْ تَشْكُرَ هَذَا قَبْلَ مَا تَطْلُبُ
۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنِ التَّوَالِيدِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثُومٍ
بِهِ حَابِرَةٌ أَنَّ رَجُلًا مِنْ حَبَشَةِ يَمَمٍ كَانَ يَتَّبِعُ
حَدَّثَنَا أَنَّهُ تَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ
عَنْ بَيْعِ الْمَرْأَةِ الْخَمْرَ بِالشَّمْرِ لَا كَمَا مَلَكَهَا نَعْرَايَا
قَاتِلَةٌ كَذَلِكَ أَدَّى تَمَمٌ وَعَنْ بَيْعِ الْجَنْبِ بِالزَّيْبِ كَذَلِكَ
كَانَ تَكْرِيبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ يَحْتَمِلُ تَوْبَةً
مِنْ هَذَا التَّوْبَةِ

باب ما جاء في كراهية التجش

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُتَاكِتَيْبٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَيْبِيغَةَ قَالَا
سَمِعْنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ تَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ كَتَبْتُ بِكُمْ بِمَا تَقْرَأُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَنْدَجِسُوا فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا
هُرَيْرَةُ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَاهِيَةُ التَّجَشُّ أَنْ تَأْتِيَ الرَّجُلَ أَيْ يَحْضُرُ
الْبَلْعَةَ إِلَى صَاحِبِ الْبَلْعَةِ فَيَسْتَأْذِنُ بِمَا كَرِهَ مِمَّا
تَسَوَّى وَذَلِكَ عِنْدَ مَا يَحْضُرُهُ الشَّيْءُ يُزِيدُ
يَعْتَدِلُ الشَّيْءَ بِهِ وَكَسَّ مِنْ زَايَةِ الْفَرْجِ أَيْ يَزِيدُ
أَنْ يَخْذَعُ الشَّيْءَ بِمَا يَسْتَأْذِنُ هَذَا أَصْرَبُ مِنْ
الْعَدِيدَةِ قَالَ الْقَاضِي وَإِنْ تَجَشَّ سَخَطٌ عَلَى مَا جَشَّ
أَيْ فِي مَا يَحْضُرُهُ وَبِشَيْءٍ جَائِزٍ أَنَّ الْبَابَ هَذَا
لِلتَّجَشُّ

کیا لیکن شروع ہے کہ پانچ وقت سے کم ہو بعض علماء کے نزدیک
اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
سے سہولت کا ارادہ فرمایا کیونکہ انہوں نے شکایت کی کہ ہم عزا
کے عمل عریضے کیے کھوریں لگاتے ہیں۔ لہذا آپ نے انہیں
اہل بیت و عوی کر پانچ وقت سے کم ہونے کی حد تک زیادہ کر دیا
رافع بن خدیج اور سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج عمرہ میں بیٹے کے
پہل خشک کھوروں کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا لیکن
عزایا والوں کو اس کی اجازت دی۔ نیز آپ نے نانہ اگھر
کے بدلے خشک اگھر بیچنے کی اجازت کے ساتھ کسی قسم کا پل
بیچنے سے (بھی) منع فرمایا۔
یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے مرفوع ہے

دلالی میں قیمت زیادہ لگانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بخش نہ کرو۔ اس
باب میں حضرت ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ میں یہ ہے۔
علاوہ اسی پر عمل ہے کہ بخش کر دے۔ تجلیر ہے
کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر
کے پاس اگر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ مول لگا
اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا
ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے
ہیں۔ اگر کوئی آدمی بخش کر دے تو وہ اپنے اس فعل کے
سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیوں کہ بیچنے والے
نے بخش نہیں کیا۔

باب ما جاء في الرجلان في الوزن

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَهَمْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
 وَكَيْعَمَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ يَمَالِكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ
 قَبِيصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمَامَ خُرَفَةَ لَلْعَبْدِيِّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 جَعَلَ مَا لَلَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَا وَمَتَابِلَ لَوَيْلٍ
 وَعَيْنِي دُونَ يَمَالِكٍ بِأَلْجُفِّ قَالَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَلُوتَانِ بَيْنَ وَاقِصِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَالِدِ بْنِ
 قَائِي هَرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَيْثُ دَاخِلُ الْبَابِ يَجْتَنِبُونَ
 الرَّجُلَانِ فِي الْوُزْنِ وَمَوْيُ هَذِهِ هَذِهِ الْحَدِيثُ عَنْ
 يَمَالِكٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَكَذَلِكَ الْحَدِيثُ .

باب ما جاء في النظر المعبر والرفق به

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَتَارَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
 الْوَزَائِجِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
 أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْبِرًا أَوْ دَخَلَ لَهُ أَظْلَمَ
 اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَحَتَّ ظِلُّ عَزِيزٍ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ
 فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيَمَنِ وَابْنِ قَتَادَةَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى
 بْنُ مَعْمُودٍ وَحَدَّثَنَا حَدِيثٌ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ حَدِيثٌ
 حَسَنٌ وَحَيْثُ يَجْتَنِبُونَ هَذَا الْوَجْهَ .

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَابْنُ أَبِي مَعْمُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَنْ شَرِيفٍ عَنْ أَبِي مَعْمُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَمَلُكَ مَقْلُودًا
 لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا فَكَانَ
 يَخْلُطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ بِنِسَانِهِ أَنْ يَخْضَرُوا زَوَانِي
 الْمُعْبِرِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ أَحَدٍ يَذَلُّكَ بِمَنْ تَخْضَرُهُ
 عَنْهُ هَذِهِ الْحَدِيثُ حَسَنٌ وَحَيْثُ .

فذل میں زیادہ دینا

موسولین میں سے روایت ہے کہ میں اور عمر زبیدی مقام ہجر
 سے کھڑے پہنچے کسے لائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 پاس تشریف لائے اور سلوک کا بجاؤ کر دیا میرے پاس ایک تونے
 والا بیٹھا تھا جو ہمت پر تونے لگا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تونل اندھ جھکتا ہوا تونل اس باب میں حضرت جابرؓ
 اور ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث صحیحہ
 میں یہ ہے۔ اہل علم و دین میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں
 طبع نے یہ حدیث بواسطہ سماک، ابو صلوان سے روایت
 کرتے ہوئے ہمدانی حدیث بیان کی۔

تنگ دست کو مہلت دینا اور اس کے نرمی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو
 مہلت دیا یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت سے
 اسے دینا اسے مرنے کے سائے میں رکھے گا مہلک اس کے
 سوا کوئی سار نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ
 حدیث ابو مسعودؓ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکورہ
 ہیں حدیث ابو ہریرہؓ میں یہ اس طریق سے خوب ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا
 صاحب یا ایک تراس کے نامہ مال میں کوئی نیکی نہ تھی البتہ یہ کہ
 ایک امیر آدمی تھا جس لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تو اپنے
 ملازم کو حکم دیتا کہ تنگ دست سے مدد کر لیں۔ اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ عقائد میں ماننے والے
 سے مدد کر دے یہ حدیث میں یہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَظِلِّ الْغَنِيِّ أَنْتَظِمَ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي الثَّوْرَاءِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَظِلُّ الْغَنِيِّ ظِلُّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ أَحَدُكُمْ عَلَى مِثْقَلِ مِثْقَلٍ فِي النَّهَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْأَشْيَرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ إِذَا أُخِيلَ الرَّجُلُ عَلَى مِثْقَلٍ فَاحْتَالَ لَهُ فَقَدْ بَرِحَ الْخَيْلُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْخَيْلِ وَهُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ وَاسْتَحْدَا فَاحْضَرْ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَتَى مَالَ هَذَا يَدْلِيلَ الْغَنِيِّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْأَوَّلِ وَاسْتَحْدَا يَقُولُ عَمْرُو بْنُ وَهَابٍ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي مَالٍ مُثَلِّبٍ كَرِيهُتُ أَنْ يَنْتَحَنِيَ مَعْنَى هَذَا الْغَنِيِّ لَيْسَ عَلَى مَالِ مُثَلِّبٍ تَوْبَى هَذَا الْخَيْلُ الرَّجُلُ عَلَى احْتِدَا وَهُوَ يَدْرِي أَنَّهُ مِثْقَلٌ فَإِذَا هُوَ مُخَذَّ مَرْتَلِسٌ عَلَى مَالِ مُثَلِّبٍ تَوْبَى .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةِ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَحُمُودُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَا لَنَا ذِكْرٌ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي الثَّوْرَاءِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ حَسَنٍ وَحِمْصَةَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ يَقُولُ إِذَا مَدَّتُ إِلَيْكَ يَدِي فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَكَذَلِكَ قَالَ أَن يَقُولُ إِذَا لَمَسْتُ الْفَقْرَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَإِذَا كَانَ لَا يَدْرِي مِنْهُ شَيْئًا مِثْلَ مَا يَكُونُ فِي الْجَوَابِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَإِسْمَاكَ هَذَا مِنْ بَيِّنَاتِ أَهْلِ الْبَيْعِ عَلَيْهِ تَقَبَّلَ عَنْ ذَلِكَ .

مَالِدُكَ دَلَّ قَرْضٍ فِي تَأْخِيرِ كَرْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالِدُكَ کا واسطے قرض میں تاخیر کرنا عظیم ہے اور جب تم میں سے کسی کو مالِدُكَ کے پیچھے لانا چاہے تو وہ بھی کرے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی کو مالِدُكَ سے وصول قرض پر مانع کیا جائے تو وہ اس کو وصول کر کے قبضہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی مالِدُكَ کے مالِک کو دیکھ جائے اور وہ اسے قبول کرے تو وہ اس کے مالِک پر بھی اس قرض مانگے دے کہ اس کو اس کے لئے سے مانگنے کا کوئی حق نہیں ، امام شافعی ، احمد و مسیوق کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں مالِدُكَ کے مفلس چھو جانے کے باعث قرض مانگنے والے کا مال تلف ہوتا ہے ، تو اسے پہلے مقروض کے پاس جانے کا حق ہے ، ان میں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے اس کو رد کیا وہ فرماتے ہیں سوال کمال تلف نہیں ہو سکتا اسحاق فرماتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض تو لوگوں کو دینا ہے جس کے مالِک کو دیکھ جائے اور وہ اسے مالِدُكَ

منابذہ اور ملا مسہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملا مسہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ، حدیث ابو ہریرہؓ کی یہ ہے ۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے جب تک میری ہری طرف کوئی چیز چھینکوں تو میرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی اور ملا مسہ یوں کہنا ہے کہ جب میں کسی چیز کو اپنے لگاؤں تو سودا بھول گیا اگرچہ اس میں سے کوئی چیز نہ دیکھتا ہو جیسے کوئی چیز غلاف وغیرہ میں ، جو یہ درجہ بیعت کی یہ ہے اس سے اس سے منع فرمایا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ فِي التَّطَعُّلِ

وَالشَّمْرِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِجْرٍ قَالُوا عَنْ
ابْنِ أَبِي عَجْجَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسٍ عَنْ أَبِي الْبَيْهَقِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلدَّيْنَةِ وَهُوَ يُسَلِّطُونَ فِي الشَّجَرِ قَالِ مَنْ
أَسْلَفَ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَدَبِ مَعْلُومٍ إِلَى
أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ فِي السَّلَامِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَدْنَى وَعَنْ
الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
صَرِيحٌ وَالدَّحَلُ عَلَى هَذَا عَنِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَهْلِ
النَّهْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجْمَعُونَ وَكَانَ
فِي التَّطَعُّلِ وَالشَّيْبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يَتَأَيَّدُ بِهَذَا
وَصِفَتُهُ وَاحْتِطَافُ فِي السَّلَامِ فِي الْحَبِيبِ قَرَأَى عَنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَهْلِ النَّهْلِ وَالشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنَا السَّلَامُ فِي الْحَبِيبِ وَهُوَ قَوْلُ سَوِيَّةٍ لَعْنَتُ
وَأَهْلِ الْكُفْرِ.

غلام اور کچر میں بیع

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ کچر و غلام
بیع میں لگے تھے۔ آپ نے فرمایا جو بیع میں لگے کہ وہ معلوم
پیرا اور معلوم قدر میں معلوم وقت تک کرے۔ ابن عباس
میں حضرت ابن ابی ادنی اور عبدالرحمن بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہما
سے بھی روایات ملے ہیں۔ حدیث ابن عباس میں یہ ہے
صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک
غلام، کچر اور ان دوسری چیزوں میں بیع کی مقدار اور
وقت معلوم ہو، بیع مسلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع
مسلم میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین اہل علم کے
تذکرہ ان میں بھی جائز ہے۔ امام شافعی، احمد اور مالک
رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء نے جانوروں
میں بیع مسلم کو مکروہ کہا ہے۔ سفیان ثوری اور ابی کوفہ
کا یہی قول ہے۔

ف: بیع میں اگر ایک طرف میں ہو اور دوسری طرف میں ہو تو اس میں بیع مسلم ہے۔ البتہ بیع مسلم
میں جس کو خریدنا ہو وہ بالکے ذمہ دین ہے اور شریکوں کوئی مال ملے۔ (جہاد شریعت ج ۱ ص ۱۴۳)۔ مقرر

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ

بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ تَنَاوَلَتْهُ بَنُ يُونُسَ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسْكُورٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَ لَكَ شَرِكٌ فِي حَالٍ فَلَا يَمْنَعُ نَصِيبَهُ
وَنَ ذَلِكَ مَعَهُ يَغْرِضُهُ عَلَى شَرِّ نَيْلٍ بِهَذَا حَدِيثُ
لَيْسَ سَنَاءُ دُرِّ تَمِيمٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ سَلَّمَ
الْبَشْكُورِيُّ يَقَالُ إِنَّهُ مَلِكٌ فِي حَالٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

مشترک زمین کو اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس
آدمی کا باغ میں کوئی شریک ہو وہ شریک پر وحش کے بغیر
اپنا حصہ بیچے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے
امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے سلیمان بن بکر
کا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انتقال
ہو گیا۔ قنودہ اور لکھنؤ شریعت میں سلیمان سے کچر نہیں سنا۔

قَالَ وَلَوْ نَسَمِعُ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بَشِيرٍ كَانَ لَكُمُ الْكَلْبُ
كثيراً لَأَحْبَبْتُمُوهُمُ سَمَاعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيُّ رَوَى
أَنْ يَكُونَ عَنْ مَرْثُومٍ وَيُنَازِلُهُ لَعَلَّهُ يَسْمَعُ مِنْهُ فِي حَيَاةِ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَاسْمُ الْحَدِيثِ قَتَادَةُ عَنْ
مَرْثُومٍ عَنْ سَمَاعٍ الْيَشْكُرِيُّ فِي مَسْنَدِهِ لَمْ يَكُنْ يَنْقُلُ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ الْأَثَرِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

بَلَغَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ بَلَغَنِي
بَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَمَاعَ بْنَ الشَّيْبَانِيِّ دَخَلَ بَصْرَةَ فَجِئَتْهُ
بَنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا وَأَوْقَاها
فَرَوَاهَا وَهَمَزَ بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا مَا سَوِي
بِهَا فَخَرَّ أَزْوَاجًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَابِرَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْقَيْسِ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَسَّوهُ عَلَى عَنِ الْمَاقِلَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ
وَالْحَابِرَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ وَدَخَلَ فِي الْعَوَايَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ

نوٹ :- ان تمام کی تعریفیں گزشتہ صفحات میں آچکی ہیں۔ (مترجم)

بَابُ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْقَيْسِ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَسَّوهُ عَلَى عَنِ الْمَاقِلَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ
وَالْحَابِرَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ وَدَخَلَ فِي الْعَوَايَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ

البتہ جو سکتا ہے عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان سے کچھ سنا
جو۔ قتادہ، سلیمان یشرکی کے حیلہ سے حدیث
بیان کرتے تھے۔ ان کے پاس حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ کی کتاب تھی۔

۱۳۶۲۔ حدیث کے واسطے سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی نقل کرتے ہیں
یا علی بن جعفر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا حیلہ حضرت جابر
بر اللہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس کو لے لیا یا کہا اس
سے روایت کی۔ حضرت قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی اس
سے روایت کی۔ جعفر سے اس لئے لیکن میں نے اس سے روایت
نہیں کی۔

مجاہرت اور معاویم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاہرہ، مزایرہ، مجاہرہ
اور معاویم سے منع فرمایا اور مزایا کی اجازت دی۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

:-

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمانہ قدس میں بیویوں کا نسخہ بڑھ گیا تو انہوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! آپ ہم سے ملے نہ متفرق فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نسخہ مقرر کرنے والا، تم کو نکاح والا، کثادہ کرنے والا اور عذابی دینے
والہ ہے اور مجھ سے کہیں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں طوں
کہ تم میں سے کوئی اپنے خون اور مال کا بھر سے طلب گار
نہ ہو۔

مکتبہ

۱۰ حدیث مسند صحیح ہے۔

باب ما جاء في كراهية الغش في البيع

١٣٣٥ رَحَدْتُكَ يَا عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي مَجْعُودٌ مِنْ
جَعْفَرٍ عَنِ الْخَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
عَلَى مَذْبُوحٍ مِنْ طُحَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَأَذْنَأَتْ
أَصَابِعُهُ بِالْأَفْخَالِ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ وَمَا هَذَا قَالَ
صَاحِبُ الطَّعَامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ مَرَقَ
الطَّعَامِ حَتَّى يَبْرَأَ النَّاسُ مِنْهُ قَالَ مَنْ عَشَى فَلَيْسَ
بِهِ وَأَيُّ النَّاسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَيُّ التَّحْمِيرِ وَأَيُّ
تَحْمِيرٍ وَمُزِيدٌ وَأَيُّ بَزْدَةٍ ثَبَّتَ فِي يَدَيْهِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ
الْهَيْثَمِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنِ مَعْنَاهُ
لَعَلَّ عَلَى هَذَا إِعْسَادُ هَلِي الْجَدِّ كَرِهُوا الْحَقَّ حَقًّا
النَّشْءُ حَرَامٌ.

زیلع میں دھوکہ دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلعہ کے ایک ڈھیر سے گوز سے
آپ نے دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلی
میں تڑاؤ سٹ اُٹھی آپ نے فرمایا مے قلعہ کے ملک !
یہ کیا ہے ؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پہاڑی
کا پانی پڑ گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اسے اور کس کو لے لیا
کیا تاکہ لوگ دیکھتے۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ مجھ سے
نہیں۔ اسی باب میں حضرت ابن عمر ابو حمزہ انصاریؓ
بریدہ ابو بکر بن دینار اور عبد اللہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی یہ ہے
اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک (خود فرحت
میں) دھوکہ و فریب حرام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ

أَوِ الثَّانِي مِنْ الْحَيَوَانِ

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا كَيْسٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
حَالِبٍ عَنْ سَكْمَةَ بْنِ كَهْلَانَ عَنْ أَبِي سَكْمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْقَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا خَيْرًا مِنْ سِنَتِهِ وَقَالَ لِيَوْمَ نَكُونُ
أَحَادِسُنُكُمْ قَضَاءً وَبِالْبَابِ مَنْ أَبِي تَابِعٍ حَدَّثَنَا
أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَاحِبُهُ وَقَدْ رَأَى كُثَيْبًا
وَسُيَّانَ عَنْ سَكْمَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتِدَافُ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ لِيُؤَيِّدُوا بِاسْتِيفَاءِ السِّنِّ مِنَ الْإِبِلِ وَهُوَ
قَوْلُ الثَّالِثِيِّ وَأَحَدًا وَلَا سَخَنَ وَكَوْنَهُ بَعْضُهُمْ
ذَلِكَ.

ادمنٹ اور دیگر جانور قرض لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر اس
سے بہتر جوان اونٹ اسکو دیا۔ اللہ فرمایا تم میں سے بہتر لوگ
وہ ہیں جو لوگ قرض میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو ہریرہ میں
رجح ہے شعبہ اور سفیان نے اسے مسلم سے روایت کیا بعض
اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ اونٹ (وغیرہ) کے ادیار
یمنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعی، احمد اور
اسحق رجح اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک
رجح وہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱۳۶۴۔ سَاحِدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

أَبُو هَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَطَاءٍ
ابْنِ الشَّائِبِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمَكْدِيِّ عَنْ جَابِيتَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرُ اللَّهِ
لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَلَمًا إِذَا بَاعَ سَلَمًا إِذَا
اشْتَرَى سَلَمًا إِذَا اقْتَضَى هَذِهِ أَحَدِيثٌ تُخَوِّفُ بِهَا النَّاسَ
حَسَنٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

بَابُ الثَّمَنِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۳۲ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَدَّادُ شَاعِئًا
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ابْنُ
خُصَيْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَشْتَرِي فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا
لَا بَيْعَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ إِنَّكَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَكْتُمُ فِيهِ
هَذَا لَمْ تَكُونُوا إِلَّا رِدَاءَ اللَّهِ عَلَيْكَ حَيَّيْتُ لِقَاءَ
حَدِيثٍ حَسَنٍ يُخَوِّفُ وَيُعَمَلُ عَلَى هَذَا أَيْ عِنْدَ بَعْضِ
أَهْلِ الْوَلَوِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ
قَوْلُ أَحْمَدَ وَابْنِ حَبَّابٍ وَكَانَ رَحْمَتُ بَعْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي

۱۳۳۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى شَاوِئِ الْحَمِيرِي
وَسَمَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو
بخش دیا وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ
قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث
غریب صحیح اس طریق سے صحیح ہے۔

مسجد میں خرید و فروخت کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جب کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے
تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع مند نہ کرے
اور جب کسی کو مسجد میں تم شدہ چیز تلاش کرتے
دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف واپس نہ لائے
حدیث ابو ہریرہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم
کا اس پر عمل ہے۔ کہ مسجد میں خرید و فروخت مکروہ
ہے امام احمد اسحاق کا بھی قول ہے۔ البتہ بعض
علماء نے مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دی ہے
(بشرطیکہ مایا الیہ یا ہرچیز۔ مترجم)

أَبْوَابُ أَحْكَامِ

قَاضِي

جدید الشریح کو جب سے روایت ہے کہ حضرت
عمران رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

فرمایا باؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ انھوں نے عرض کیا امیر المؤمنین مجھے معاف رکھیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ناپسند کرو یا کہتے ہو تو خدا سے والد بھی تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص قاضی ہو اور وہ انسان سے فیصلہ کرے تو اس کا ہم سے برابری کی بنیاد قائم ہونے کے والی ہے۔ اس کے بعد میں کسی چیز کی امید رکھوں اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر فریب ہے میرے نزدیک اسکی سند متصل نہیں جبر اللک جس سے تشریفات کہتے ہیں یہ جبر اللک بن ابی جبر ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے منصب قضا کا خود کوئی کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عہدہ قضا طلب کیا اور اس کے لئے سفارش لا یا وہ اپنے نفس کے حوالہ کیا گیا اور جو اس پر مجبور کیا گیا اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اسے راہ راست پر رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن فریب ہے۔ اور اسراہیل کی روایت سے اجماع ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو قضا سونپی گئی یا فرمایا اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر جبری کے قاضی کیا یہ حدیث اس طریق سے فریب ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ تَدْعُوهُ هَبْ خَافِي بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَذْعُو جَنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالُوا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْعِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ نَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ كَالِيَا فَقَعِي بِالْعَدْلِ فِي الْحَرْفِ أَنْ يَتَقَلَّبَ مِنْهُ كَعَقْدِ الرَّجُلِ يَتَدَارِكُ ذَلِكَ فِي الْحَبَابِ وَقَعْدَةً فِي النَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا غَيْرُكَ وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ الْمَدَلِكِيُّ الْقَدِي تَدْعُو عَنْهُمَا مَعْتَمِرُ بْنُ هَاشِمٍ وَحَبِيبُ بْنُ جَبْرِ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْقَضَاءَ فَوَجَلُ إِلَى نَفْسِهِ وَعَنْ جَبْرِ عَلَيْهِ تَبْدِيلُ عَنْهُ هَذَا كَيْسِيَّةٌ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْقَضَاءَ فَوَجَلُ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ الْوَجَلُ عَلَيْهِ أَمَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَكَائِيَّةٌ هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ غَيْرِكَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ تَبْدِيلِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلْفِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْقَضَاءَ فَوَجَلُ كَالِيَا مَبْنِي النَّاسِ فَقَدْ دُرِجَ بِغَيْرِ مَبْنِي هَذَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ غَيْرِكَ مِنْ هَذَا الْوَجَلِ وَقَدْ رَوَى أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجَلِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَمِنْهُمْ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُجِبُ

[illegible]

باب ما جاء في العاِضِ كَيْفَ يَقْضَى

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا هَذَا كَثِيرٌ عَنْ عُثْبَةَ عَنْ
أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمِيٍّ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصْبِ
مَعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ
بَشِيرٍ مَعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ أَقْضِي
بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لَوْ يَكُنُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ
فَيُسْتَفْتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ
يَكُنْ فِي سُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اجْتَهِدُوا أَيْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ اللَّهِ
١٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهَلَّبٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمِيٍّ وَابْنِ أَبِي لَيْسَةَ وَابْنِ
شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جَمْعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْبُقَيْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُصُوصِ هَذَا لَعَدِثُ لَا

قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہو تا ہے اور غلط بھی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
حاکم فیصلہ کرتے وقت خود و حکم سے کام لے
اور بیچ فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں پہلا
اگر خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب
ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن ماسم اور عقبہ بن
عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔
حدیث ابو ہریرہ کی اس طریق سے من غریب
ہے۔ ابو سلمہ سفیان ثوری بھی بن سعید کی روایت
سے ہم اسے صرف بواسطہ عبد اللہ بن ابی رافع
سفیان ثوری سے پہنچاتے ہیں۔

قاضی کیسے فیصلہ کرے

حضرت علامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیسویں کی ہفت و حاکم بنالکے بیویاؤں کو فرمایا کہ ایسے فیصلہ کر کے کہ اس کی وجہ سے اللہ کی کتاب میں جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں جو چیز یعنی تم نہ پائی عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا اگر سنتوں میں بھی نہ ہو عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب و سنت کے مطابق) اجتہاد کرے گا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے حالش ہے جس نے اسے رسول کے قاصد کو یہ کوفت دی۔

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو جعفر، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن
محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو جعفر، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن
محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو جعفر، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن
محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو جعفر، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن
محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو جعفر، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن

ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ ابوالحسن
نقل کا نام محمد بن بکر الشیبی ہے۔

عادل حاکم کی فضیلت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں
سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب شخص وہ
عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے
زیادہ قابل نفرت اور الی سب سے زیادہ دور شخص
وہ شخص عالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن ابی
اولیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث شریف
سعید بن فریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
حضرت ابن ابی اولیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ
قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے جب تک ظلم کرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور
فیضان اس سے جھٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث قریب ہے
مہاسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قاضی کو فرائض کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا
چاہیے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب دو کوئی حوالہ پال
فیصلہ نہ کریں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق
میں فیصلہ نہ کرنا قریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو
گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد
میں ہمیشہ قاضی رہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

رعایا کی خبر گیری

لَعَنَهُمُ اللَّهُ مِنْ هَذَا النَّجْوَى وَلَيْسَ إِسْمَاعِيلُ وَغَيْرُهُ
يُتَوَصَّلُونَ وَأَبُو عَلِيٍّ النَّقَلِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

باب ما جاء في الإمام العادل

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ
قُصَيْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَرْثُوفٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ
النَّاسِ إِلَيَّ لَيَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَّا هُمْ مِمَّنْ خَلِيتُ
إِمَامًا عَادِلًا فَإِنَّهُ خَصَّ النَّاسَ إِلَيَّ اللَّهُ وَتَخَدُّهُمْ مِنْهُ
بِحَبِيبٍ أَمَّا مَا جَاءَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي أَذْيٍ حَبِيبٌ
أَبِي سَعِيدٍ حَبِيبٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
هَذَا النَّجْوَى

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَّقِ وَبْنُ مُحَمَّدٍ وَبْنُ
الْعَطَاءِ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَطَّانِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي أَبِي أَذْيٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَصَّ الْقَاضِيَّ مَا لَمْ يَخْرُجْ
جَارَ قَوْلِي عَنْهُ وَبَرَّاهُ الْفَيْضَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَثْقَى وَمَنْ أَنْ الْقَطَّانِ

باب ما جاء في القاضي لا يقضى بين

الخصمين حتى يسمع كلامهما

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا هُكَّاؤُنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ يَمَانِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ يَمِينٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَالَسَا
إِلَيْكَ لَجَلَانِ فَلَا تَقْضِ بِلَا ذَلِّ حَقِّ نَسَمَةٍ كَلَامَ الرَّابِعِ
فَسَوْفَ تَنْدَارِي كَيْفَ تَنْصَحِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا قَاضِيَا
بَعْدَ هَذَا الْحَدِيثِ حَسَنٌ

باب ما جاء في إمام الرعية

١٣٣٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَكِيمِ يَقُولُ أَنَّهُ قَالَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ لِعَلَّامٍ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمَارَةٍ يُخْبِرُكَ بِهَا
فَرَأَى الْحَاجَةَ وَالْخَلَّةَ وَالْمَسْكِرَةَ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ
السَّمَاءِ دُونَ ذَلِكَ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكِرَتِهِ فَجَعَلَ
مُعَاوِيَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حَذَرٍ لِمَا فِي رَأْيِ الْبَابِ عَيْنُ
عُمَرَ حَدَّثَ عَنْهُ وَبِهِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ بَعِيدٍ وَفِي
رَأْيِ هَذَا الْحَدِيثِ شَيْءٌ غَيْرُ هَذَا الرَّجُلِ وَعُمَرُ بْنُ
مَرْثَدَةَ الْجَدِّي لَمْ يَكُنْ أَبَا مَرْثَدَةَ.

١٢٣٨ سَحَدُ ثَنَا عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْزُومٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ قُضَيْبَةَ عَنْ
أَبِي مَرْزُومٍ صَاحِبِ النَّيْفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ
هَذِهِ الْحَدِيثُ بِمَخَافَةٍ.

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ
عَضْبَانٌ

١٣٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّاسٍ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
كَتَبَ إِلَيَّ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ حَاضِرٌ
لَا تَحْكُمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ عَضْبَانُ وَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ
الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ عَضْبَانُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ حَيْثُ وَأَبُو بَكْرٍ أَسَمَهُ نَفَرًا .

يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ

١٣٧٤. حَدَّثَنَا أَبُو ثَوَيْبٍ قَالُوا أَبُو سَامَةَ عَنْ
دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَعِيدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَحِثْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن مروه رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے فرمایا جو حاکم جائزہ دے، اور جو بے ادب اور سیکھنے پر اپنا دروازہ بند کر دے، یہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، و غریب اور محتاجی کے وقت اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات (معلوم کرنے کے لئے ان) پر ایک آدمی مقرر فرمادیا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی استفادہ مذکور ہے۔

حدیث عمرو بن مروه غریب ہے اس طریق کے علاوہ اس پر حدیث مروی ہے عمرو بن مروه حبشی کی کیفیت ابو مریم ہے علی بن حجر نے بواسطہ یحییٰ بن عمرو، یزید بن مریم اور قاسم بن یحضر، ابو مریم رضی اللہ عنہ (صحابی) سے اس کے اعم معنی حدیث نقل کی۔

قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر سے مطہرت پہنچے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابوبکر کو لکھا اور وہ قاضی تھے کہ حالت غصہ میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے یہ حدیث من یحسب ابوبکر کا نام بیع ہے

حاکموں کا تحالف قبول کرنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا جب میں چھا

وَكُنْتُمْ إِلَى الْيَمَنِ فَكُنَّا بِرُتْ أَسَدٍ فِي أَنْبَرٍ
فَرَدُّنَا فَقَالَ أَتَذَرُنِي لِمَ بَعَثْتُكَ إِلَيْكَ
لَقَدْ بَعَثْتُكَ إِلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِي فَكُنَّا عُلُوقًا وَمَنْ يَخْلُقْ
يَأْتِي بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهْدِي أَدْعَاؤُكَ دَامَ مَصِ
بِحَبْلِكَ فِي الْبَابِ عَنْ عَدِيٍّ (ابن عمر) وَبِرَّيْدٍ
فَلَمْ يَتَوَرَّوْا مِنْ شِدَا لِهَذَا بِي تَحْمِيهَا وَابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
مَعَاذُ حَدَّثَنَا حَسَنٌ قَوْمِيكَ لَا تَغْرِبُكَ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ لَقَدْ فِي
بَابِكَ مَا جَاءَ فِي التَّرَاثُفِيِّ وَالْمُرْتَشِي فِي

تو میرے پیچھے ایک آدمی بیچ کعبے کے پاس آیا یاں حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہارا پیچھے، اسی کیوں بھیجا۔ اس
لئے کہ، میری مہانت بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے
اور جو خیانت کہے گا قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز
سے کہ حاضر ہو گا۔ اسی بات کے لئے میں نے تمہیں بلا پایا ہے۔ اب اپنے کام
پر جاؤ اس باب میں حضرت عبد بن عمر ابویہ اسود بن شداد ابیہ
ابن عمر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معاذ بن عمرو
اسے عرب کی طرف سے روایت فرماتا ہے کہ اس روایت سے پچھانے لیا

فیصلہ سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا

الحکم

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَهْلُ بَيْتِهِ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّارِثِيُّ وَالْمُرْتَشِي فِي الْحَقِّ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَدِيدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ
فَلَمْ يَتَوَرَّوْا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ (ابن عبد الرحمن)
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَوْمُ قَوْمٍ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنُ ثَمَنٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَاصْفُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کے مسئلہ میں رشوت
دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن عمرو، مالک، ابن عمر، اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ
سہی ہے۔ بواسطہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت عبد اللہ بن
عمرو سے بھی مروی ہے۔ بواسطہ ابو سلمہ اور ان کے
والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
اور یہ صحیح نہیں۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے سنا
فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ابو سلمہ کی روایت
اس باب میں اچھی اور اچھی ہے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِي
تَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ خَالِهِ
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ التَّارِثِيَّ وَالْمُرْتَشِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
مُتَّحِفٌ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے
اور لینے والے (دونوں) پر لعنت
فرمائی ہے حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الرَّهْطِ وَاجَابَةِ

الدَّعْوَةِ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنِعٍ شَا
يَشْرُوفُ بْنُ الْمُغْتَبِلِ شَا سِجْدًا عَنْ دَنَادَةَ عَنْ أَبِي بِنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ أَهْلُ بَيْتِي كَرَأَعُ نَهَيْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ
لَا جِئْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُهَاجِرَةِ
بْنِ شَحْبَةَ وَسَلَمَةَ بِنْتِ مَعَاوِيَةَ بْنِ حِشْدَةَ وَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْفَةَ حَدِيثُ أَبِي حَنِظَلَةَ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى

لَهُ يَشْقَى لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُودُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ شَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَبِي
عَنْ نَوْبَكٍ يَذَّابُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ عَنْهُمْ مَنْ
إِلَّا فَلَا قَهْرًا إِنَّمَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ
يَحْتَاجِيهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لِحَبِيبِكُمْ
يَشْقَى بِمَنْ حَقَّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لِكُلِّدَةٍ مِنْ لَتَارِ
فَلَا يَأْخُذُ وَشُهُ تَشْيِادِي ابْنَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثُ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيْتَةَ عَلَى الْمَدْعَى

وَالْبَيْتَيْنِ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِي

تَحْفَافُ دُعُوتِ قَبُولِ كَرْنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اگر مجھے بکری کا کھر (بھی) تحفہ کے طور پر بھیجا جائے تو
میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر مجھے اس پر بلایا جائے تو
میں پلا جاؤں گا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ
عنقریب بن شعبہ، معاذ بن جبل، ابو عبد الرحمن
بن ملجم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث
اسی صحیح ہے۔

اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے عقوبت

پہنچا جائے نہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم
میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں بھی ایک
انسان ہوں جو سکتا ہے تم میں سے ایک اپنی دلیل
بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہوگی
اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ
کر دوں تو میں اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں
بتاؤ اس میں سے کچھ نہ لے اس ابی میں حضرت ابو ہریرہ
اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں
حدیث ام سلمہ صحیح ہے۔

مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم

حضرت طلحہ بن ابی وائل اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں دووں ایک حضرت سے اسرار کلمہ کے آئے عسری نے عرض کیا رسول اللہ اے میں نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے کندی نے کہا یہ میری زمین ہے اس میں قبضہ نہیں ہے۔ اس کا اس پر کئی حق نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عسری سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں اس شخص کیا نہیں؟ آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے اس دنگا علیہ ان کی قسم ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ظاہر شخص ہے جس چیز کی قسم کھائے اس کی پواہ نہیں کرتا اور یہ کسی چیز سے تیرا ہے آپ نے فرمایا اس طرف سے تیرے لئے صوف بھی ہے۔ سدا کی طرف سے میں نے کندی شخص اس کے لئے قسم کھانے چاہے اس نے بہت بھیری تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے تجھ پر قسم کھائی تو اسے قتل کر کے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں عاقبت کر لیا کہ وہ اس کی طرف تو رہیں فرمایا اگر اس کی عاقبت میں حضرت عمر ابن عباس جبہ التورک عمرو اور اشعث بن قیس میں سے کسی حدیث سے بھی روایات نہ ملے ہیں۔ حدیث دال بن جبرک بھی ہے۔

مرور میں شعیب بواسطہ والد اسے داناس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا گواہ، مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ بن عسری کہ حدیث میں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک وغیرہ نے اس میں ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ماہ کلام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی کے ذمہ اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔

قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ مِنْ خَصَرِ مَوْتٍ وَنَجَلَ مِنْ كَيْدَةٍ لِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَقُّ وَكَذِبٌ إِنَّ اللَّهَ إِنْ هَذَا عَنِّي عَلَى أَنْضَلِ لِي فَخَالَ لِي كَيْدِي عَلَى نَبِيِّي وَكَذِبِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضَرَةِ مِثْلَ الْيَقِينِ قَالَ لَا قَالَ فَتَبَيَّنَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الرَّجُلُ ظَاهِرٌ لِي عَلَى كَيْدِي عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَخْتَرِعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ وَطُغِيَ الرَّجُلُ لِي خِلَفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَذْبَرَ لَيْسَ خِلَفَ عَلَى مَا لَكَ بِمَا كَلَهُ ظَلَمَ يَسْقِيَنَّ اللَّهُ وَهُوَ عَنَّا مُعْرِضٌ كَذِبِي النَّبَايَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَالْأَشْعَثِ بْنِ كَيْسٍ وَابْنِ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ جَبْرِ حَسَنًا حَسَنًا

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُوَيْرِثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حُطْبِهِ أَيْمَنَةُ عَلَى الْمَدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَحَدَّثَنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَرِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ جَفِيهِه ضَعْفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعُمَيْرُ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ الْبَعْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ الْجُمُحِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَانْعَمَلْ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمَدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ

باب ما جاء في اليمين مع الشاهد

گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ زَوَاهِدٍ قَالَ قَالَ ثَوْبِي وَبُيُوتُهُ مَنْ أَقْبَلَ عَنِ
الزَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ
مَرْثُومَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا يَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ أَوْ لَا يَجُوزُ قَالَ رُبِّيعةٌ وَأَخْبَرَنِي
ابْنُ لِبَاحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ
الْمُنْكَدَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِي يَا يَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ
وَلَا يَبْطُلُ عَنْ أَبِي وَجْهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِي
يَا يَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَنُحْمَةُ بْنُ أَبِي الْخَلَّالِ
كُنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَائِدِ بْنِ الرَّبِيعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِي يَا يَمِينُ
مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
جَعْفَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِي يَا يَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ أَوْ لَا يَجُوزُ لَمْ
وَقَوْلِي يَدَايَ يَنْكُرُ هَذَا أَصَحُّ وَهَذَا أَصَحُّ
النُّشُورِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْثُومَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
سَلِّمْهُ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْحَكَمُ عَلَى هَذَا يُعَدُّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا فِي الْيَمِينِ
مَعَ الشَّاهِدِ أَوْ لَا يَجُوزُ فِي الْخُصُوفِ إِلَّا مَرَالِي
هُوَ قَوْلُ تَالِيكُ بْنُ أَنَسٍ وَأَنَّهُ يَجُوزُ وَاحِدًا وَاثْنَيْنِ
وَقَالَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ يَا يَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ أَوْ لَا يَجُوزُ إِلَّا فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ
اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ بیعت کہتے ہیں
مجھے سعد بن جابر کے طوٹے کے بعد ہی کہ
ہم نے سعد بن جابر کی کتاب میں پایا کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ
اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت
علی، جابر، ابن عباس اور سہل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
ہے۔ حدیث ابو ہریرہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا من غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ
کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا

حضرت محمد اپنے والد سے روایت ہیں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم
کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ ماوی فرماتے ہیں حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی کے
ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثمالی
سے بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد بن ابی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صحابی طرح مرسل روایت کیا ہے
محمد بن العزیز بن ابی اسلمہ احمد بن سلیم نے یہ
حدیث بواسطہ جعفر بن محمد احمد بن حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بعض صحابہ کرام اور
دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ ایک گواہ کے
موجودگی میں حقوق اور اموال میں قسم لینا جائز ہے
ناکب بن انس، شافعی، احمد بن اسحاق، محمد بن اسحاق

الْمُتَّقِينَ وَالْأَمْوَالِ وَتَعْرِيزَ بَعْضِ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْ
أَهْلِ الْكَوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِنْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مِمَّا أَتَى
الْوَاحِدِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي
الْمُنْذِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ فَيُعْتِقُ
أَوْ قَالَ يَشْرِي كَالْهِبَةِ فِي عَبْدٍ كَانَ لَهُ مِنْ مَالِهِ مَا يَنْدُرُ
لَهُ مِنْهُ يَفْتِيهِمُ الْخَدْلُ فَهُوَ عَقِيبُ كَرِّ لَا فَتْمَةٌ عَلَيْهِ مِنْهُ
مَا عَقِيَ قَالَ أَبُو بَرٍّ وَتَعْبَاهُ قَالَ تَائِبٌ فِي هَذِهِ الْعَبْدِ
يَعْنِي فَقَدْ عُرِفَ مِنْهُ مَا عُرِفَ حَدِيثُ ابْنِ مَرْثُودٍ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَتَمَارُزُ مَا سَأَلَ عَنْ أَبِي يُونُسَ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ
كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ
أَبِي يُونُسَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي
الْمُنْذِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ
نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ كَانَ لَهُ مِنْ مَالِهِ مَا يَنْدُرُ
لَهُ مِنْهُ يَفْتِيهِمُ الْخَدْلُ فَهُوَ عَقِيبُ كَرِّ لَا فَتْمَةٌ عَلَيْهِ.

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
يُونُسَ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
الطَّائِبِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ
نَصِيبًا أَوْ كَانَ شَرِيْفًا فِي مَسْكُوْتٍ لِيُخْلِكَ عَبْدًا فِي مَالِهِ
إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَهُوَ مَقْتَمَةٌ عَدْلٍ
لَكَ تَسْتَسْقِي بِالنَّصِيبِ الَّذِي لَكَ مَقْتَمَةٌ عَدْلٍ مَقْتَمَةٌ
عَدْلٍ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُجْرٍ

یہی قول ہے کہ ایک گناہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ صرف
موقوف و اموال میں ہی فیصلہ کیا جائے۔ البتہ بعض علماء کو فہ
نے ایک گناہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جائز کہا ہے۔

مشتکر غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں سے اپنا حصہ
آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا ہے کہ وہ انسان
کے ساتھ اس کی باقی قیمت کے برابر ہو جائے تو وہ آزاد ہوگا
ورنہ اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔ ابو بکر
میں نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا اس
سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا حدیث ابن عمر
میں ہے۔ سالم نے بھی بواسطہ والدہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے
اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر
مال ہے تو وہ اس کے مال سے آزاد ہوگا۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام سے
اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال
سے آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو انسان
کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور غلام سے محنت کر کے
بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے لیکن اس کو زیادہ
محنت میں نہ ڈالا جائے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

محمد بن یسار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سعید بن خنیس

کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے جائز نہیں اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر ایسے شروط جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے وہ جائز نہیں؟ یہ حدیث سن کر گھبرائے۔

پڑوسی کی دیوار میں کلاوی گاڑنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی سے اسکا چوستکا اہل دیوار میں کلاوی گاڑنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے نہ دے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے ہر جھکا دیئے آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منع کرتا دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم میں اسے تمہارے کندھوں کے حیران کر دوں گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور مجمع بن جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ملے کہ حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے یعنی حکام کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں بعض حکام میں مالکسورن اس روایت پر بھی شال ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں کلاوی گاڑنے سے منع کرے گا ہے پہلا قتل لیا وہ بھی ہے۔

سچی قسم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچی قسم دینا ہے جس کے سبب تمہارا ساما ستمی تمہارا تصدیق کرے یہ حدیث سچی غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ہشیم، عبداللہ بن ابی سالم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ

الْحَقُّوْنَ شَاكِرُوْنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفُتْلَةُ حَائِزَةٌ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْأَسْلَمِ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ أَسْلَمَ حَرَامًا عَلَى شَرْطٍ وَلَا تَشْرَطُ لِحَرَمَةٍ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ.

باب ۹۱۳ ما جاء في الرجل يفسد على جاريته جارية خشيًا

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَدْرَجَ أَحَدًا كُفْرًا أَنْ تَغِيْرَ حَسْبَهُ فِي جَدَارِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ فَمَنْ اسْتَدْرَجَ أَبَوَهُ يَزِيْرَةً طَاهِرًا نَدَسْتُمْ فَقَالَ مَا بِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مَغْفِرٌ حُذُوْرٌ وَتَلَا بِرِثٍ بِهَا بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِسْلَامِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَتَحْيِيْرٍ جَارِيَةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَالْعَرَبِيُّ هَذَا عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْوَلَامِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ قَدْ دَرَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَا لَيْتَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِسْلَامِ لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَةً أَنْ يَصْبَرَ حَسْبَهُ فِي جَدَارِهِ وَ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

باب ۹۱۴ ما جاء أن اليمين على ما يصدق صا حبة

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنُ مُتَيْبَةَ لَعَنَ قَاجِدٌ قَالَ لَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يَصْدُقُ ذَلِكَ بِهِ صَاحِبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ

رسول بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔ بعض علماء کا اس پر اس حدیث
ام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی ہیں کہتے ہیں۔ ابی اسلم
نہی سے مروی ہے اگر قسم لینے والا عالم ہو تو قسم کھانے
والے کی نیت صحیح ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو
اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

اختلاف کی صورت میں راستہ کنایہ یا ایجابی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستہ سات
ہفتہ باؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے پاس میں
تھکا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہفتہ باؤ۔ وکیع
کی روایت ہے کہ اس باب میں حضرت ابی جہل
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ کہہ رہے ہیں کہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں صحیح ہے بعض محدثین
نے بواسطہ قاضی ابی شریح بن بیک و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت نقل کی اور وہ غیر محفوظ ہے۔

ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا
جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو
ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا کہ جس کے پاس
میں چاہے رہے، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو
اور عبداللہ بن جعفر رحمہما عنی عنہم سے بھی روایات
موجود ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ صحیح ہے۔ ابی اسلم

عَنْ أَبِي اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُوَيْلٍ
أَبْنِ صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِمِ
يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ وَرَوَى عَنْ إِسْرَائِيلَ التَّحَنُّ
لَهُ قَالَ إِذَا كَانَ التَّخْلُفُ طَالِمًا لَيْتَهُ يَتَّقِي
قَرَانَ كَالْمُسْتَحْلِفِ مَطْلُومًا فَإِنَّ لَيْتَهُ يَتَّقِي

باب ما جاء في الظريق إذا اختلف

ففيه كراهية

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَتَادَةُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ
سَعِيدٍ الطَّبْطَبِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ
أَبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الظَّرِيقَ سَعَةً أَوْ رُيْعًا

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَتَادَةُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ
سَعِيدٍ الطَّبْطَبِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ
أَبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا لَسْتَ لِحَرْبٍ فِي الظَّرِيقِ فَاجْعَلْهُ
أَوْ رُيْعًا وَهَذَا أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ فِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي عَتَّابٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ يَحْيَى
حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا وَرْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ

باب ما جاء في اختيار الغلام بين ابويه

إذا اختلفا

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا بَصْرِيُّ بْنُ عَاقِلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَخَيَّرَ بَيْنَ مَاءَيْنِ أَيْمُونَةٍ وَأَيْمُونَةٍ فِي الْبَابِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَاءَ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
أَبْنِ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا وَرْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

سَلِّمُوا وَلْعَمَلٌ عَلَىٰ هَذَا إِعْتَدَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْ
أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا
يُخْتَارُ الْخَلَاءُ مِنْ بَيْنِ الْوَلَدِ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمَارَّةُ
فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَلَا تَطُوقُ ذِكْرًا مَا كَانَتْ
لِوَلَدِهِ صَبِيحَةٌ فَخَالَ مَا حَقَّ قِيَادَ الْخَلَاءِ مَرَّتَيْنِ
بِهِمَا بَيْنَ حَقِيقَتَيْنِ أَبُو يُوسُفَ هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ هُوَ
هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَسَامَةَ وَهُوَ مَذَنِيٌّ ذَكَرَهُ رُوَيْدُ عَنْهُ
يُحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْسُ بْنُ
مُكَيْمَانَ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَتَايَعِيُّ بْنُ دُرَيْمٍ
بْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ثَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْنٍ عَنْ
عُثَيْنِ بْنِ عَائِشَةَ كَالْمَثَلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَطَلَّبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ قَالُوا قَدْ
مِنْ كَسْبِكُمْ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَمْرٍو
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ وَقَدْ رَفَعْتُ بَعْضَهُمْ هَذَا عَنْ ثَمَّارِ
بْنِ جَحْشٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَرَاهُمْ قَالُوا عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا إِعْتَدَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
غَيْرِهِمْ قَالُوا إِنْ رَدَّ الْوَالِدُ مَبْسُوطَةً فِي مَسْأَلِ
وَلَدِهِ يَأْخُذُ بِمَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَأْخُذُ
مِنْ مَالِهِ إِلَّا إِعْتَدَ الْحَاجَةُ إِلَيْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ
النَّجَفِيِّ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهَدْتُ

میں ہے بعض صحابہ کرام اور علماء کا اس پر عمل کرنا۔ والدین کے
دو مالا بیٹے کے بارے میں اختلاف کی صورت میں بچے کو
اختیار دیا جائے جہاں اس کا جی چاہے ہے۔ امام احمد
اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نیز یہ دونوں فرماتے ہیں
پھر سب صحابہ جو کہ مال زیادہ حقدار ہے اور صاحب مالا
سال کا ہو جائے تو اختیار دیا جائے گا۔ ہلال بن ابی مہمونہ
سے ہلال بن علی لیا اس امر مراد ہیں اور یہ مثنیٰ ہیں۔ اسی
سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک بن انس، علی بن ابی سلیمان نے
روایت کیا ہے۔

باب بیٹے کے مال سے خرچ کر کے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سب سے پاک
کھانا وہ ہے جو تم اپنی کمانی سے کھاؤ۔ اور تمہاری کھانا
تمہاری کمانی سے ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض محدثین نے اسے واسطہ شمار
کیا ہے۔ امیر اہل ان کی والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے۔ اکثر نے ان کی چھوٹی کے واسطہ
سے ام المؤمنین سے نقل کیا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء
علم کا اس پر عمل ہے فرماتے ہیں باپ کا ہاتھ اولاد کے مال
پر کھلا ہے اس سے جتنا چاہے لے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ
کے مال سے صرف ضرورت کے وقت نکالے سکتا ہے۔

کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زبردست مٹھو نے آپ کی

کہ طرک کا پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے حکم میں ہے۔ اگر پندرہ سال سے پہلے اسے احکام آئے تو اس وقت سے مردوں کے حکم میں ہوگا۔ امام احمد اور اسکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ جو غلام تین سال کا ہو۔ پندرہ سال یا احکام اور ساگر یہ دونوں مسلم نہ ہوئیں تو زیر نفاد ہوگا۔

سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزے ان کے پاس ایک حبشہ تھاریں لے کر چلا گیا کہ اس کا ارادہ ہے؟ فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا سر لانے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے۔ اس ماں ہی حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث برادر حسن غریب ہے محمد بن حنفی نے یہ حدیث بواسطہ حماد بن ثابت اور عبد اللہ بن یزید حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے روایت کی بواسطہ حضرت احمدی اور زید بن براء بھی حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نیز بواسطہ حضرت حماد اور زید بن براء ان کے ماموں سے بھی مروی ہے۔

ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک انصاری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پتھر پٹی قرین کی ان تالیوں کے پاس سے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے مجھ کو روک کر پانی دیا جاتا تھا انصاری نے کہا پانی گزرنے والا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ چنانچہ دونوں اپنا جھگڑا

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ لَا يَقْبَلُونَ أَنَّ الْحَلَّ إِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ إِذَا اسْتَكْمَلَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَكَانَ أَحْمَدُ إِذَا نَفَقَ بِلَا نِكَاحٍ تَلَتْ مَنَازِلَ بَلَدٍ خَمْسَ عَشْرَةَ أَوْ إِذَا خِثْلًا مَرَّكَانَ لَمْ يُعْرَفْ سِغَةً وَلَا أُحْتِلَ مُرَى لَا يَبَاتُ بِغَيْرِ الْعَامَةِ.

باب ما جاء في من تزوج امرأة أبيه.

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ الْأَعْمَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيَّادٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ مَتْرَفُ حَاثِ الْوَيْلُودَةِ لَيْلًا بِأَبِيهِ وَمَعَهُ بَوَاءٌ فَقُلْتُ لَيْلَنُ ثَرِيدٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ تَزْوِجَ امْرَأَةَ أَبِيهِمْ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِمْ وَبِأَبِي عَنْ مَتْرَفَ حَاثِ الْوَيْلُودَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ نَدَى كَهْمَدُ بْنُ إِسْحَقٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى عَنْ أَشْعَثَ مَنْ رَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ خَالِهِ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ما جاء في الرجلين يكون أحدهما أسفل من الآخر في الماء.

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأْدٍ عَنْ ابْنِ نَجَّارٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَرَسِ بَرَاءَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَ مَوَازِيْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرِاحِ الْحَرِّ وَالْحَرِّ يَسْقُونَ بِهَا الْخِثْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَوِيْرُ الْمَاءِ يَمْرُؤَانِي عَلَيْهِ فَخَتَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۹۳ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

حق شفیعہ

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَنْبَلٍ ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ الذَّكَارُ أَحَقُّ بِالذَّكَارِ قَالَ أَبُو عِيْسَى فِي الْبَابِ عَنِ الْقُرَيْشِيِّ وَأَيْبَا رَافِعٍ وَأَنْسِ سَعْدِيثُ سَمُرَةَ حَدَّثَتْ حَسَنَ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرَيْشِيُّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ لَحْنٍ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا تُعْرَفُ حَدِيثُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عِيْسَى بْنِ يُونُسَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّظَّائِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيثُ حَسَنَ وَرَوَى أَبُو هَانِئٍ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا الْخَوَالِئُ بَيْنَ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ

حضرت محمد بنی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پردہ کی مکان کا زیادہ حق داس ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اہل باب میں حضرت شریہ ابو رافع اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے۔ حبیب بن یونس نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اہل کی نقل روایت کیا۔ سعید بن عروبہ بواسطہ قتادہ حسن اور سمرہ رضی اللہ عنہ بھی نہیں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مابقی علم کے نزدیک حسن کی سمرہ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انس سے سے قتادہ کی روایت، ہمیں صرف حبیب بن یونس سے معلوم ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی روایت بواسطہ عمرو بن شریہ اور ان کے والد شریہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے من ہے۔ ابراہیم بن میسرہ بواسطہ عمرو بن شریہ اور ابو رافع ابی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہی امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

باب ۹۴ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْعَلَّابِ

غائب کے لیے حق شفیعہ

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي سَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ يَلْتَمَطَرُ بِهِ فَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ مَرِيضًا أَوْ أَحَدًا هَذَا حَدِيثُ حَسَنَ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيثُ حَسَنَ وَرَوَى أَبُو هَانِئٍ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا الْخَوَالِئُ بَيْنَ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ

حضرت جابر بنی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ کی اپنے شفیعہ کا زیادہ مقدار ہے۔ مکان کا انتظار کیا جائے۔ اگر چہ غائب ہو جبکہ دونوں کا ملا ستر ایک ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد الملک بن ابی سلیمان کے سوا ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ جس نے بواسطہ عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہو۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب

شُعْبَةُ فِي عَهْدِ السَّيَالِي بْنِ أَبِي سَلَيْمَانَ مِنْ أَهْلِ هَذَا
الْعَدِيدِ مِنْ عَهْدِ الْمَلِكِ هُوَ ثَوْبَةُ مَا مَوْزَعَهُ أَهْلُ الْوَحْشِ
لَا تَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ بِهِ غَيْرُ شُعْبَةَ مِنْ أَهْلِ هَذَا
الْعَدِيدِ رُبُّ فَقَدْ رَوَى وَكَيْفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَهْدِ الْمَلِكِ
هَذَا الْعَدِيدِ وَرَوَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارِزِ عَنْ سَلِيمَانَ
الْتَوَصِي يَقُولُ قَالَ عَهْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَيْمَانَ مَبْرُكًا
يَعْنِي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا الْعَدِيدِ وَرَوَى أَهْلُ
الْعِلْمِ أَنَّ التَّوَجَّلَ أَحَقُّ بِشُعْبَتِهِ وَأَنَّ كَانَ غَابًا فَإِذَا
قَدِمَ مَعَلَهُ الشُّعْبَةُ فَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ

عبدالملک بن ابی سلیمان کے پاس سے میں کلام
کیا ہے۔ برا سہ ابن ہاشم و سفیان ثوری سے
منقول ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان، علم
میں قرا دے۔
اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل سے کہ
اوی اپنے شفیع کا زیادہ حق دار ہے اگرچہ
غائب ہو۔ واپس آنے پر شفیع کا حق حاصل
ہوگا۔ اگرچہ یہ حدیث کتنی ہی طویل ہو۔

❖ ❖ ❖

بَابُ إِذَا حَدَّثَ الْحَدُودُ وَصَحَّتِ الْبَهَامُ
فَلَا شُفْعَةَ

حدود اور جسے مقرر ہوئے پر حق شفیع باقی نہیں رہتا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدیث مقرر ہو جائی
اور اسے پھر یہ جائے یا جس پر شفیع کا حق نہیں ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایات سے اسے برا سہ
ابو سلمہ ابی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسلک روایت کیا
ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور
عثمان بن عفان بھی شامل ہیں، کا اس حدیث پر عمل ہے
بعض تابعین نقباء جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ
رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے ان
میں بھی بن سعید انصاری، سعید بن ابی جابر، ابن اسحاق
رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ کہ شفیع صرف شریک کیے
ہے۔ پڑوسی، اگر شریک نہ ہو تو اس حق شفیع حاصل نہیں ہوگا
بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ پڑوسی کو حق شفیع
حاصل ہے۔ ان حضرات نے مرفوع حدیث سے استدلال
کیا۔ ابی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکان کا پڑوسی مکان
کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہمسایہ اقرب

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَهْدِ الزُّهْرِيِّ
فَتَنَا مَعَهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَحَّتِ الْبَهَامُ فَلَا
شُفْعَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ
مُزَوَّجًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يُعْنَى أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ تَفَرُّقِ الْخَالِجِينَ
وَمَثَلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
الْوُضَّائِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَالتَّحَدُّ
وَالْمُخَيَّ لَا يَرُدُّنَ الشُّعْبَةَ إِلَّا بِالْمَطْلَبِ وَلَا يَرُدُّنَ الْجَارَ
شُفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةً وَكَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ بَعْضِهِمْ
الشفيع للمساوي واختصوا بالحدود والرفق به عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال جارة الدار أحق بالشافع قال

الْجَانِ حَتَّى يَسْتَقِيمَ هُوَ قَوْلُ اسْتَوْيَعِدَ اَنِ الْمُنْبِتِ لَكَ
ذَا هَلِ الْكُوفَةِ

باب ۹۲۹ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ لَنَا الْفَضْلُ بْنُ
مُؤَمِّلٍ عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الشَّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
عَيْنِ أَبِي مَسْلُكَةَ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ وَالشَّعْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ
هَذَا أَحَدُهُمَا لَا تَعْرِفُكَ يَمْلُ هَذَا الْأَمْرُ حَدِيثُ أَبِي حَمَزَةَ
الشَّكْرِيِّ وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ
الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَسْلُكَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَلَا هَذَا أَصَحُّ

۱۳۸۶ رَحَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ عَنْ
الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَسْلُكَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ
وَهَذَا آدَعِي حَدِيثُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ
وَمِثْلُ هَذَا لَيْسَ بِهِ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ
حَدِيثِ أَبِي حَمَزَةَ وَأَبُو حَمَزَةَ وَثِقَةٌ يَمْلُ أَنْ يَكُونَ
الْمُتَعَلِّقُ مِنَ غَيْرِ أَبِي حَمَزَةَ

۱۳۸۷ رَحَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَسْلُكَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ
أَهْلِي الْعِلْمِ لَيْسَ يَكُونُ الشَّعْعَةُ فِي الدُّرِّ قَالَ رُفَيْعُ بْنُ
وَلَمْ يَزِدْ الشَّعْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ يَعْصُ أَهْلِي الْعِلْمِ
الشَّعْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ قَوْلُ الْأَوَّلِ أَصَحُّ

باب ۹۳۰ مَا جَاءَ فِي الْقُطْعَةِ وَضَالَّةِ الْإِلِيلِ وَالْعَنِيمِ

۱۳۸۸ رَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَّالُ ثنا يُونُسُ بْنُ

کا دوسرے زیادہ حق دار ہے۔ سینان ثوری، ابن مبارک
اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

شریک کے لیے حق شفعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک
شفعہ کا مستحق ہے اور شفیع ہر (غیر منقولہ)
چیز میں ہوتا ہے۔ ہم اسے مروت البر عنہ کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔ متعدد افراد نے یہ حدیث
براسطہ عبد العزیز بن رافع اور ابن ابی نیکسہ
بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔
الحدیث زیادہ صحیح ہے۔

ہم اسے براسطہ البر بکر بن عیاش و عبد العزیز بن
رافع اور ابن ابی نیکسہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کا واسطہ نہ کہ نہیں ملے دوسرے افراد نے بھی
عبد العزیز بن رافع سے بے واسطہ ابن عباس کی حدیث روایت
کیا اور عنہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ البر عنہ
تقریباً ممکن ہے کسی دوسرے سے خطی واقع ہوئی ہو۔

متحدہ بے واسطہ البر بکر بن عیاش و عبد العزیز بن رافع اور
ابن ابی نیکسہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے البر بکر بن عیاش
کی روایت کا مثل روایت کی اکثر علماء فرماتے ہیں۔ شفیع
مکانات اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں شفیع نہیں
جب کہ بعض علماء کے نزدیک ہر چیز میں شفیع ہے۔
بلا قیل زیادہ صحیح ہے۔

گری پری چیز اور گم شدہ جانور کا حکم

سید بن فضلہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑا ملاسن لیا اور فرمایا کہ میں نے اسے ایک کوڑا بنا دیا ہے اور اٹھایا اور وہاں حضرت نے کہا اسے مٹا دو تاکہ وہ نہ کھا
میں میں نے کہا کہ میں نے کھانے کیسے نہیں چھوڑا گا بلکہ اسے روکا
اور اس سے نفع حاصل کیا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا ان سے پورا واقعہ
عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ مجھے بھی اکرم کھانا اقدار
میں ایک قبیلہ کی عورتوں کو دینا تھا۔ میں اسے لیکر ضرورت کے لئے
برو آپ نے یہ ایک سال کی تشریف کر دی۔ میں نے ایک سال تشریف کیا مجھے اسکا
پہچانے والا کوئی نہ تھا تو میں پھر حاضر ہوا۔ آپ فرمایا ایک سال اور
تشریف کر دیں۔ ایک سال تشریف کر دیں پھر لیکر حاضر ہوا۔ آپ نے
فرمایا ایک سال تشریف کر دیں۔ فرمایا ابھی تھلا طرف اس میں بھی
یا محمد رسول اللہ! اگر وہ نہیں کھو جاتا تو میں نے خدا کو اس کی قسم دیتی تھی
کہ وہ نہ فریاد کرتا۔ تو اس سے وہ نہ فریاد کرتا۔ اس کے نفع اٹھائی پھر عرض فرمائی
حضرت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کا حکم
پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تشریف کر دیں۔ پھر اس کا بندھن
طرف اور حفاظت بچان لرا اور فرجی کر دیں۔ اگر کوئی جاسے تو
اسے دے دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم خدا
بجری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے
بھائی کے لیے یا بیٹے کے لیے ہے۔ میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ! گھر، درخت کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ میں یہ سن کر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غضب آیا یہ تک کہ فرخندہ بارگاہ (فرمایا)
چہرہ اندر سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس سے کیا واسطہ
اس کی جڑیں اور پتی اس کے پاں سے ختم کر دیں۔ اپنے ملک
کے پاس پہنچ جائیں اس کا باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
بن عمر، جابر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث نے یہ ابن
خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

هَذَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَنْدَرٍ قَالَ حَرَّجْتُ مَعَهُ ذَيْبُ بْنُ
صُوحَانَ وَاسْمُ ابْنِ رَيْبَعَةَ حَرَّجَتْ سُوَيْدٌ قَالَ
ابْنُ مَسْرُورٍ فِي سَعْدِ بْنِ خَيْفَةَ لَمْ تَقْطَعْ سَوْصًا فَلَعَنَهُ قَالَ
مَنْعَهُ فَمَاتَ لَا دَخَلَ فِي هَذِهِ الشَّيْءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ
بْنُ أَبِي زَيْدٍ فَقَدْ مَاتَ عَلَى أَبِي بَنْ كَعْبٍ فَكَانَتْ
عَنْ ذَيْبٍ وَحَدَّثَنَا الْحَبِيبُ بْنُ قَعْلٍ قَالَ أَحْسَنَ وَجَدْتُ
عَلَى عَفْرِ بْنِ مَسْرُورٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورٌ
فِيهَا مَاتَ ذَيْبُ بْنُ قَعْلٍ قَالَ بَنِي بَنِي ذَيْبٍ فِي خَيْرٍ
سَوْصًا لَمْ تَقْطَعْهَا حَرَّجْتُهَا مَعَهُ أَجَدَ مَنْ يَحْرُجُهَا شَرَّ رَيْبَعَةٍ
بَنِي قَعْلٍ عَفْرِ بْنِ حَرَّجُوا أَحَدًا عَفْرِ بْنِ حَرَّجُوا رَيْبَعَةً
فَقَالَ عَفْرِ بْنِ حَرَّجُوا أَحَدًا فَقَالَ أَحْسَنَ عَفْرِ بْنِ حَرَّجُوا
وَذَيْبُ بْنُ قَعْلٍ بَنِي حَرَّجُوا لَمْ تَقْطَعْهَا يَذَيْبُ بْنُ قَعْلٍ
وَرَكَّابُهَا فَذَكَرَ ابْنُ مَسْرُورٍ فِي هَذِهِ هَذِهِ
۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ حَنْبَلٍ
عَنْ أَبِي عَفْرِ بْنِ أَبِي عَفْرِ بْنِ رَحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سُوَيْدِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْأَحْمَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَقْهَةِ بَنِي عَفْرِ بْنِ حَرَّجُوا
لَمْ تَقْطَعْهَا وَكَانَ هَذَا دَعَا هَذَا وَجَدْتُ هَذَا مَسْرُورٌ
بَنِي حَرَّجُوا رَيْبَعَةً ذَيْبُ بْنُ قَعْلٍ قَالَ يَأْتِي سَوْصًا لَمْ تَقْطَعْ
فَضَالَتِ الْقَبْرُ قَالَ حَرَّجُوا هَذَا تَسْأَلُ عَنْ ذَيْبِ بْنِ
أَذَلِّي شَيْبٍ قَالَ يَأْتِي سَوْصًا لَمْ تَقْطَعْهَا رَيْبَعَةً قَالَ
فَسَمِعْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكُمُ حَرَّجُوا
حَرَّجُوا أَوْ حَرَّجُوا وَجْهَهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَهَذَا مَسْرُورٌ
يَعْنِي هَذَا سَوْصًا هَذَا خَفِي تَلْقَى مَقْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَبَعْدَ اللَّهِ وَبَعْدَ اللَّهِ وَبَعْدَ اللَّهِ وَبَعْدَ اللَّهِ
وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا
بَنِي حَرَّجُوا وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا
عَفْرِ بْنِ حَرَّجُوا وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا وَبَعْدَ اللَّهِ بَنِي حَرَّجُوا

حَتَّىٰ آتَىٰهُ ذَٰلِكَ بِرَسُولٍ أَلَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمْسَقَ طَعْمَهُ الْمَلَحَ فَقَطَعَهُ لَهُ خَلْقًا أَنْ ذُو قَالَ رَحِمَنِي
وَمَنْ أَفْعَالِي أَنْذَرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ أَيْمًا قَطَعْتَ لَكَ الْكَلَّةَ
الْوَحْدَ قَالَ فَاسْتَرْفَعَهُ يَمِينُهُ قَالَ وَمَا لَهُ عَنْ مَا بَحَثْنِي
مِنْ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَقْلُ حِفَافُ الْإِبُولِ قَرِيبُ
كُتَيْبَةُ وَقَالَ لَعَنَهُ

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي عُمَرَ شَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ كَثِيرٍ الْأَيْبِيُّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ
قَاتِلِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ سَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ حَتَّى
حَدِيثُ حَسَنٍ خَرِيبُ وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ هَذَا لِيُعْلَمَ
مِنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرِيدُ
فِي الْقَطْعِ يَرِيدُونَ جَدِيدًا أَنْ يَقْطَعَهُ إِلَّا مَا قَرِيبُ نَاقِي
ذَلِكَ

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَا أَبُو ذَاؤُدَ
الْقَلْبَانِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَمَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنَّةَ
عَنْ قَاتِلِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَوْ حَتَّى بِحَضْرَةِ مَوْتٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي طَعْنَةَ
إِنَّا كُنَّا حَدِيثُ حَسَنٍ مَرِيضٌ

باب ۳۹۹ مَا جَاءَ فِي قُصْلِ الْغُرَمِ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَامِنُ
مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَاتَّكَ كُلُّ مَسْرُوعٍ
أَوْ ظَيْرٍ يَلِيهِمْ إِلَّا كَانَتْ لَهُ حَصَّةٌ قَتَادَةُ فِي التَّلْبِ عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ مَيْمُونَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَالِ بْنِ
حَسَنٍ حَيْثُ

باب ۴۰۰ مَا جَاءَ فِي الْمَذَارِعَةِ

میں سے ایک آدمی نے عرض کیا آپ کر سہم ہے کہ آپ نے اس
کیسے کیا مقرر فرمایا! آپ نے کہا کہ یہ نہ ختم ہوئے والا پانی مقرر
فرمایا کہ اس کے میں حضرت علیؑ نے حکم دیا کہ وہ کانٹوں سے وہاں
سے لی پھر انہوں نے آپ سے بیڑ کے منقوش کی تریں لکیرنے کے
مستحق حیانت کیا تو آپ نے فرمایا وہ زمین میں ہی انہوں کے کھردھ نہیں
یعنی چراگا ہل سے وہ جس قبیلہ نے اس روایت کا تصدیق کیا۔
محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے محمد بن یحییٰ بن قیس مدنی سے
اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت داک
اسما سلمہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مکرر
ہیں۔ ابی بن حمال کی روایت میں غریب ہے۔
بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اس پر عمل ہے۔
کہ عمران جس کے لیے چاہے جائز مقرر کر سکتا
ہے۔

عقلم بن داک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حضر موت
میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ مورد کہتے ہیں۔ لہر
نے شعبہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا اور
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کران کے ساتھ جیانشس
کے لیے بھیجا۔ یہ حدیث میں صحیح ہے۔

درخت لگانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے
پھر اس سے انسان اپڑے یا جانور کھائے وہ اس کے لیے
صدقہ ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابی یوسف امام مبشر
جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں
حدیث شمس میں صحیح ہے۔

کھیتی باڑی کرنا

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ شَيْخُنَا بِخَبَرٍ عَنْ
سُحَيْبٍ عَنْ تَيْبِيزِ بْنِ شَرِيحٍ تَابِعٍ سَبَّابٍ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلَ أَهْلِ خَيْبَرَ
بِشَطْرِهِ مَا يَصْرُفُهُ مِنْهَا مِنْ كَمٍّ أَوْ ذَرٍّ فِي الْبَلْبِ مِنْ
النَّاسِ وَأَنَّ عَنَّا مِنْ تَابِعٍ قَابِطٍ وَحَابِرٍ هَذَا أَحَدُ
حَسَنٍ مِصْرِيٍّ وَالْحَسَنُ عَلَى هَذَا أَحَدُ تَابِعِينَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ
وَمِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ
يَزِدُوا إِلَّا رَأْيَ مَا سَأَلَ عَلَى الْفَصْلِ وَالْثَلَاثِ وَالزُّبَيْرِ
أَخْبَارَ بَعْضِهِمْ لَنْ يَكُونَ الْبَدَأُ مِنْ رَبِّكَ لَمْ يَكُنْ
مُؤَكَّدًا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكُمْ وَكَثِيرٌ تَعَصَّى أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَكُمْ
بِالْثَلَاثِ وَالزُّبَيْرِ وَلَمْ يَزِدُوا إِلَّا رَأْيَ الْبَلْبِ وَالْثَلَاثِ
وَالزُّبَيْرِ لَمْ يَزِدُوا إِلَّا رَأْيَ سَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَلْبِ لَمْ يَزِدُوا
يُرْفِقُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَصْرِفَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرٍ رَأْيَ الْأَنْبِيَاءِ تَسْلِيمًا
لِلْأَرْحَامِ يَأْتِيهِمْ وَالْفَصْلِ وَالْثَلَاثِ وَالزُّبَيْرِ

باب ۳۲

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ قَارِئٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
إِنَّمَا كَانَتْ رَأْيَ مَا سَأَلَ أَنْ يَصْرِفَ مَا يَصْرِفُ حَتَّى يَكُونَ
وَرِثَةً أَوْ يَكُونَ رَأْيَ مَا كَانَتْ رَأْيَ مَا كَانَتْ رَأْيَ مَا كَانَتْ
أَحَادٌ أَوْ لَيْزٌ عَرَفَا

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْخَانٍ أَنَّ الْفَصْلَ بَرَّ
مُؤْمِنِي الشَّيْبَانِيَّ تَابِعِينَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ رَأْيَ النَّبِيِّ وَلَا رَأْيَ الْأَمْرِ أَنْ
يُرْفِقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هَذَا أَحَدُ تَابِعِينَ حَسَنٍ مِصْرِيٍّ
وَمِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ
يَزِدُوا إِلَّا رَأْيَ مَا سَأَلَ عَلَى الْفَصْلِ وَالْثَلَاثِ وَالزُّبَيْرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے وہاں کے صلوات اور کھیتی کی
نصف پیدوار کا معاملہ طے کیا اس باب میں حضرت انس، ابن
عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر
اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ نصف، تہائی یا چوتھائی پر
مزارعت کی کوئی حد میں سمجھتے۔ بعض کے نزدیک تہائی ہے
کمزج، ایک زمین کا سو۔ امام احمد اور اس کے تابعین، اکثر
کا یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک تہائی اور چوتھائی
پر مزارعت کر وہ ہے۔ البتہ تہائی اور چوتھائی پر مزارعت
کا معاملہ طے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اس کے قائل ہیں۔
بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں جائز نہیں
مگر یہ کہ زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

حضرت طلحہ بن خنیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جس میں
الباہرہیں رافع تھا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پیداوار
کے کچھ حصہ یا دھام کے بدلے مزارعت کرے۔ آپ نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی زمین کا مالک ہو کر وہ اپنے بھائی کو
بھرا دے یا خود مزارعت کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام نہیں
فرمایا۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم
فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ رافع کا روایت میں باطل ہے
یہ حدیث حضرت رافع سے ان کے چچا ثعلبہ کے واسطے

۱۴۱۱۔ سَحَلْنَا كُنَا حَمِيدِينَ ثُمَّ سَحَلْنَا فَتَا يَزِيدُ بْنُ مَرْثُومٍ كُنَا
حَمِيدِينَ أَلْعَلَّوْهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْوَلَدِ إِذَا تَمَسَّ نَحْسُ
هَذَا أَحَدُهُمَا حَسَّ مَوْتُهُمْ وَكَانَ الْمَلَكُ عَلَى خَدَّيْهِمَا أَهْلُ
الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ سَلْبَانَ الْخَوَرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَعْلَى نَحْنُ
أَنَّ فِي الْمَوْتِ ضَعْفٌ خَمْسًا مِنْ الْإِبِلِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَبَيَّةِ الْأَصَابِعِ

۱۴۱۲۔ سَحَلْنَا كُنَا الْوَحْدَانِ ثُمَّ انْقَطَعَ بَيْنَ مَوْنَسٍ وَمَرْثُومٍ
ابْنِ قَاتِلٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي
قَاتِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّةُ
أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالْوَحْدَانِ سَوَاءٌ عَشْرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ يَكُونُ ضَعْفٌ
بَيْنَ الْبَابِ عَنْ أَبِي مَوْنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ وَحَدِيثُ
لِثْنِ عَشْرِينَ حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعْفٌ مَرَّتَيْنِ وَالْمَلَكُ عَلَى خَدَّيْهِمَا
وَسَدَّ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ وَبَيَّةُ يَكُونُ سَلْبَانَ الْخَوَرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ
وَأَعْلَى وَفَضْلٌ.

۱۴۱۳۔ سَحَلْنَا كُنَّا مَعْتَمِدِينَ بَيْنَهُمَا كُنَّا جَمْعِيَّةً ثُمَّ سَوَّيْتُ
مَعْتَمِدِينَ بَيْنَ جَمْعِيَّةٍ فَإِذَا كُنَّا خُفْيَةً عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ
عَمْرِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفْيَةً
وَهَذِهِ سَوَاءٌ بَيْنِي الْوَحْدَانِ وَالْجَمْعِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ مَعْتَمِدِينَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُقُودِ

۱۴۱۴۔ سَحَلْنَا كُنَّا أَحْمَدِينَ ثُمَّ تَحْتَمِلُ كُنَّا تَحْتَمِلُ الْإِبِلِ ابْنُ الْكَلْبِ
كُنَّا يَتَوَسَّسُ بِنَافِي إِسْعَاقِي كُنَّا الْوَلَدِ الْكَلْبِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ
قُرَيشٍ مِنْ دَجَلِ بْنِ الْأَنْصَارِ كَانَتْ قَدِي مَلِكِيَّةً مَعَاوِيَةَ
كَفَّالٌ لِمَعَاوِيَةَ كَانَتْ مَلِكِيَّةً مَعَاوِيَةَ بَنِي هَذَا أَهْلِي يَبْقَى نَقْلُ
مَعَاوِيَةَ بَنِي كَانَتْ مَلِكِيَّةً مَعَاوِيَةَ بَنِي كَانَتْ مَلِكِيَّةً مَعَاوِيَةَ
كَفَّالٌ لِمَعَاوِيَةَ كَانَتْ مَلِكِيَّةً مَعَاوِيَةَ بَنِي كَانَتْ مَلِكِيَّةً مَعَاوِيَةَ
جَالِسٌ فِيْنَهُ نَقْلُ الْوَلَدِ رَدَّاهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر بن شعیب بن اسلمہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زعفران میں لکری کھل جائے ان میں پانچ اونٹ دیت ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابی ظلم اس پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ ایسے زعفران میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

انگیوں کی دیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگوں اور پاؤں کی انگیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح قویہ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھ انگلی اور انگوٹھ (دیت ہیں) برابر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دیت معاف کرنا

حضرت ابو اسحق سے روایت ہے قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا یا امیر المؤمنین اس نے میرا دانت توڑا ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا اسے قریب ہم تجھے دھانی کریں گے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے اپنے ساتھی کا اختیار ہے حضرت ابو اسحق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے کہتے تھے انصاری ہے تو میرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا میں شخص کا پاؤں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ مَا مِنْ رَحْمَةٍ يَصَابُ بِهَا يَسْتَوْفِي
 جَسَدَهُ لَتَعْلَمَنَّ بِهِ إِلَّا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ بِهِ دَرَجَةٌ وَنَحْوُهَا
 بِهِ كَوْنُكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ لَمْ تَعْلَمْ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ
 قُلْتُ قُلْ لَا بِيْ أَدْرَاكَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا بِيْكَ خَبَرْتُكَ
 فَأَسْرَرْتُ بِهَا هَذَا خَبَرْتُكَ بِهَا تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ
 هَذَا الْوَجْهَ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ
 الذَّرَّاءُ وَأَبُو الشَّيْخِ اسْمُهُ سَيِّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيَقَالُ
 أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُورِيُّ

باب مَلَجَاءِ نِيَمَنْ رَضِيَ رَأْسَهُ بِصُغْرَةٍ -
 ١٣٥. حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ مَحْجَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَانُونَ عَنْ
 هُثَّامٍ عَنْ كُثَّافَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ سَهَابَةَ بِنَةَ عَمْرِو
 بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ
 عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ تَمَلَّكَ الْفُلَانُ فَقَاتَلَ بِرَأْسِهِ
 لَا كَلَّ لِمَلَّكَ عَلَى نَفْسِ الْيَهُودِيِّ لَكَ كَلَّتْ بِرَأْسِهِ نَعْمُ
 قَالَ فَأُجِدَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَرَضَهُمْ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 وَكَثِيرٌ عَلَى هَذَا إِسْنَادٌ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ
 قَرَأْتُهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوْلَ إِلَّا بِالنِّسْبِ.

يَا أَيُّهَا الْمَلَأَاءُ فِي تَشْدِيدِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِينَ -

١٢١٦- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ وَنَحْنُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ بَرْزَكٍ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا بَكْرٍ عَدِيَّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى
عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الدُّنْيَا أَهْوَتْ عَلَى اللَّهِ مِنْ كُلِّ
رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۴۷- حَكِّمْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا

زخمی ہو جاتے اور وہ صاف کر دے اللہ تعالیٰ اسی کے پرستگار کا
ایک سجدہ کر لے اور اسی کا ایک گناہ مٹا لے۔ انصاری نے کہا آپ
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا
میرے آقاؐ نے سنا اور وہ نے محفوظ رکھا اس پر انصاری نے
کہا میں اسے صاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
یقیناً ان تیس عروج نہیں کرے گا اور آپؐ نے اس کیسے کچھ مال کا حکم دیا
یہ عریضہ جو کہ ہے ہم اسے صوف اسی طریق سے جانتے ہیں مجھے نہیں
معلوم کہ ابوالسفر کو حضرت ابوہریرہؓ سے سماعت حاصل ہے، ابوالسفر کا نام
سعید بن احمد ہے۔ ابن کثیر ثوری بھی کہہ جاتا ہے۔

کسی کا سر پیچھے سے کھینچنے والے کی سزا

صوت اس سے رویت ہے کیونکہ ایک باہر نکلنے والا چیز ہے نہ اندر سے نکلنے والی۔
 ایک جھوٹے نسخہ پر اس کا سر تحریر ہے مگر دیا اس اندر سے نکلا گیا اور اس کا تختہ پتھر
 وہ اس حالت میں پائی گئی کہ اس میں زبان باقی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر
 میں لائی گئی تھی چنے اس سے پوچھا کہ کس نے قتل کیا؟ کیا نکلا اس نے قتل کیا؟
 ترک نے سر کا نشانہ کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا نکلا اس نے؟ ایسا سنگ کہ
 آپ نے یہودی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے "ہاں" کہا اور وہی
 فراتہیں وہ یہودی پکڑ لیا اور اس نے اعتراف کر لیا یا پھر یہودی کہہ کر مٹی اور
 طے کلم کے حکم سے اس کا سر وہ تحریر کے درمیان کھینچ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن
 صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد رضا رحمہ اللہ کا
 یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں قصاص صرف ظاہر سے ہے۔

تقل مومن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک مسلمان کے تئیں سے دنیا کا فہم ہر جانا
زماہ بے وقت

محمد بن ابی اسحاق محمد بن جعفر فیض العالی بن علی اعظم حضرت

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي تَجْرِتَنا إسماعيل بن عيسى عن
 النعمان بن النضر عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده
 عن سراقه بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يقول الألب من أبيه ولا يقبل من
 أبيه هذا حديث لا نعرفه من حديث سراقه إلا من
 هذا الوجه وليس بأئمة صحيحهم فإنا إسماعيل بن عيسى
 عن النعمان بن النضر عن النعمان بن النضر عن
 الحديث فقد روى هذا الحديث أبو داود الأعمش عن
 النضر بن عمرو عن شعيب عن أبيه عن جده عن عمرو
 بن النعمان عن أبيه عن جده عن عمرو بن النعمان
 عن عمرو بن شعيب عن سراقه هذا حديث روى
 قال قلت له هذا من أهل العلم أن الألب من أبيه
 لا يقبل به فإذا أمه له لا يقبل.

١٠٢٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ ثنا أَبُو حَالٍ الْأَعْمَشُ
عَنْ جَبْرِائِيلَ بْنِ الْأَنْطَاةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَفْقَهُ الْوَالِدُ بَأْسَ وَلَدِهِ

۱۴۷۴۔ هَكَذَا لَنَا مُعْتَدٌ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ مِنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ وَثَّاقٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ إِبْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَامُ الْمُحَدِّثِ فِي
الْمَسَاجِدِ وَكَذَلِكَ، أَوَّلُ الْيَوْمِ هَذَا حَدِيثٌ كَثِيرٌ
هَذَا الْإِسْلَامُ مَرُفُوعٌ إِلَى حَدِيثِ إِبْنِ مُسْلِمٍ وَ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْبُخَارِيُّ تَكَرَّرَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
قَبْلِ جَمْعِهِ -

يَا كَبَّ مَجَاء لَا يَحِيثُ دَمَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا
يَلْعَدُنِي ثَلَاثٌ -

۱۴۲۵- حجۃ الہند ۱۲۸۱ھ بمطابق ۱۸۶۴ء میں انگریزوں نے
 بنگالوں میں ملنے والی مسلمانوں کی تعداد کا ایک لاکھ نو سو

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
فرماتے ہیں میں بلعمہ بنری میں حاضر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے
کا قصاص نہیں لیتے تھے اس حدیث کو سراقہ کی روایت سے ہم
صرف اسی طریق سے پوجتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں بلکہ
بن حیاث نے شنی بن صباد سے روایت کیا اور شنی بن صباد کو
حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ابو خاندان نے اس کو بواسطہ
یگانہ بن ارحاء و عمرو بن شعیب بواسطہ ابو الدان کے
والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ اس حدیث
میں اضطراب ہے۔ الیام کے نزدیک اس پر عمل ہے۔
کہ باپ بیٹے کو قتل کرے تو قصاص نہ لیا جائے۔
اور اگر تہمت لگائے تو عدو قائم نہ کیا جائے۔

حضرت عرین خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
دراستے سنا کہ باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا
جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں
قائم نہ کی جائیں اور سیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا
جائے۔ یہاں حدیث کو جو صرف اسماعیل بن مسلم کی
روایت سے مراد قرار جانتے ہیں۔
اسماعیل بن مسلم کی کے حنفی میں بعض اہل علم نے
لام کیا۔

یقین باتوں کے علاوہ مسلمان قاتل جائز نہیں

حضرت جید الدین سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی عزائم

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثَلَّةِ

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 هُدَيْرٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْلُومَةَ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ سَلَمَانَ بْنِ
 جَبَلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا بَغَضَ أَوْ كَرِهَ عَلَى جَنَاحٍ أَوْ شَاؤَ فِي غَاثٍ أَوْ نَجَاهٍ يَتَفَرَّقُ
 اللَّهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَقَالَ اعْزُوا بِسُورَةِ اللَّهِ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا مَنْ مَعَهُ يَا لَلَّهِ اعْزُوا وَلَا تَقْتُلُوا
 وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَمْلِكُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَيْسَ فِي الْعَوْدِ
 قِصَّةٌ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْقُودٍ وَشَدَادِ بْنِ أَدِيسٍ وَ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَبَنِي مَرْثَدٍ وَأَبِي الْيُوزَافِ حَدَّثَنَا
 بَنِي مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ جَبَلَةَ وَكَثَرَةُ أَخُو الْوَلَدِ الْمُنَنَّى .
 ۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا حُثَيْمٌ، ثنا حَكِيمٌ، عَنْ
 أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَسَدِ، الثَّمَلِيُّ، عَنْ شَدَادِ بْنِ أَدِيسٍ،
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَاتَلْتُمْ فَأَحْبِدُوا الْقِتْلَةَ فَإِذَا دَبَحْتُمْ
 فَأَحْبِسُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ كَفْرَةً وَلْيُرْخَ يَدُهُ
 هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ يَحْيِيهِمْ فَإِنَّمَا الْأَشْعَثُ أَسْمُهُ شَرِيفُ
 بْنِ أَكْبَا .

مثله کی ممانعت

حضرت سلیمان بن بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
 کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو ایسے شکر بنا کر بھیجتے تھے کہ
 خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دوستی رہتے اور اپنے مسلمان مہتمموں
 سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے کہ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام
 سے اس کے رستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو۔ جہاد مکی
 نہ کرو۔ مثلاً نہ کرو (احضار جمہ کافران اور غیروں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث
 میں ایک واقعہ ہے۔ ابابیل میں حضرت عبداللہ بن مسعود، شاد بن
 ادس، عمرو، حنیفہ، یحییٰ بن مرہ اور ابو الرباب رضی اللہ عنہم سے
 روایات مذکور ہیں۔ حدیث پر یہاں سے صحیح ہے۔ اہل علم نے
 مثلاً نہ کرو کہا ہے۔

حضرت شاد بن ادس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو
 لازم رکھا لہذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح
 کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی لڑک کرنا چاہے
 چری تیز کرے اور زخمی کرے اس کا نام ہے۔ ابوالاشعث کا نام شریفل بن
 ادس ہے۔

جین کی دیت

حضرت یزید بن شہر بن اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہیں
 تھیں ایک نے دوسری کو چھریا خیمہ کی کڑی دے ماری جس کے
 اس کا عمل ساقہ ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنس
 (میٹ کے پتے) کی دیت ایک غلام یا لڑکے کی دیت کا فیصلہ
 فرمایا اور اسے طہارت کے فائدہ کے لئے امر قرار دیا۔ حسن
 کہتے ہیں زید بن جابر نے بڑا سطر سفیان، مکتور سے یہ
 حدیث روایت کی۔
 یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، الثَّمَلِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ
 سَعِيدٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ سَلَمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ
 أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 بَغَضَ أَوْ كَرِهَ عَلَى جَنَاحٍ أَوْ شَاؤَ فِي غَاثٍ أَوْ نَجَاهٍ يَتَفَرَّقُ
 اللَّهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَقَالَ اعْزُوا بِسُورَةِ اللَّهِ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا مَنْ مَعَهُ يَا لَلَّهِ اعْزُوا وَلَا تَقْتُلُوا
 وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَمْلِكُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَيْسَ فِي الْعَوْدِ
 قِصَّةٌ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْقُودٍ وَشَدَادِ بْنِ أَدِيسٍ وَ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَبَنِي مَرْثَدٍ وَأَبِي الْيُوزَافِ حَدَّثَنَا
 بَنِي مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ جَبَلَةَ وَكَثَرَةُ أَخُو الْوَلَدِ الْمُنَنَّى .
 ۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا حُثَيْمٌ، ثنا حَكِيمٌ، عَنْ
 أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَسَدِ، الثَّمَلِيُّ، عَنْ شَدَادِ بْنِ أَدِيسٍ،
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَاتَلْتُمْ فَأَحْبِدُوا الْقِتْلَةَ فَإِذَا دَبَحْتُمْ
 فَأَحْبِسُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ كَفْرَةً وَلْيُرْخَ يَدُهُ
 هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ يَحْيِيهِمْ فَإِنَّمَا الْأَشْعَثُ أَسْمُهُ شَرِيفُ
 بْنِ أَكْبَا .

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي
لَازِلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْبِ بِدَفْعِ
هَبِيرٍ أَدَامَ قَتَالَ الْيَهُودِ قَضَى عَلَيْهِ أَنْ يَطْلُفَ مِنْ لَأْسَرِيفٍ وَلَا
أَكْلٍ وَلَا صَامٍ كَمَا تَهَلَّ فِيمَنْ ذَلِكَ يُطْلَقُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْيَهُودِيُّ يَقُولُ الشَّاعِرُ بَلَى فَيَسْطَرَّة
عَبْدًا أَوْ أَمْرًا كُنِيَ الْبَابُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْثُوفٍ بْنِ الشَّافِعِ
عَدِيَّتْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَدِيَّتْ حَسَنٌ فَحَسَنٌ وَنَعْدَلٌ عَلَى هَذَا
وَعَدَا أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ الْعُرَّةُ جَدُّ أَدَامَ أَوْ قَسْ
وَأَلْقَوْهُ دَفِيرًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ قَسْ أَوْ بَقْلٌ -

بَاب مَا جَاءَ لَا يَقْتُلُ مِثْلَهُ بِكَافٍ

[illegible][illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ
فرمایا جس کے غلات منصفہ دیا اس نے عرض کیا کیا ہم اس کی دیت
دیں گے نہ کھانا دیا اور نہ ہی چلایا اس قسم کے بچہ کی دیت
نہیں دی جاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قرشامرد کی
سی باتیں کرتا ہے بیشک اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی
لوٹو گی، اس باب میں حمید بن عاکب بن نابذہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
فردیک اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں غزوہ سے مراد غلام یا
لونڈی یا بچہ و درجہ میں بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خیر بھی اس میں داخل ہے

کافر کے بے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس ایسی تحریر ہے جو اللہ کے کتاب میں نہ ہو تب نے فرمایا اس ذات کا حکم جس نے لکھنے کو چاہا اللہ پائے رکھ پڑا کیا مجھے تو وہی صلوٰۃ ہے جو اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو کبھی عطا فرماتا ہے اور جو کبھی معجزہ میں ہے تو وہی فرماتے ہیں میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے، حضرت علیؑ نے فرمایا دیت، تیسری کا چمڑا ناں ہے کہ کسی کار کے جسے میں کتاب کو نہ تھیں کیا جائے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث میں کہ جسے بعض علماء اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، یحییٰ بن عمر، شافعی، احمد، ابوالحسن رحمہم اللہ کا یہی حکم ہے تو اتنے میں کار کے جسے میں کو قتل نہ کیا جائے بعض علماء فرماتے ہیں وہی کار کے جسے بعض قتل کیا جائے گا۔ پھر اقول عام ہے۔

حضرت عمرؓ کو بھی غیب پر اسطرح دلچسپی تھی کہ وہ اس سے مددایت کرتے ہیں۔
 رسول اکرمؐ کی شان و عظمت کو ملنے فرمایا کہ انفرکے جوئے سماں کو قتل نہ کیا جائے۔
 اندلس کے نبی اکرمؐ کی شان و عظمت سے مراد ہے کہ انفرکے جیت کر
 کہ رویت کا نصف ہے۔ اسباب یہ معلوم ہے کہ انفرکے جیت کر
 انفرکے رویت میں ہے۔ یہ رویت انفرکے جیت میں سماں کا انفرکے ہے
 یعنی انفرکے جیت میں ہے۔ یہ رویت انفرکے جیت میں سماں کا انفرکے ہے

فِي دِيَّةِ الْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ قَدْ هَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ
بِأَكْبَرِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مِيراثٍ
عَبْدُ الْيَتِيمِ دِيَّةُ الْيَتِيمِ قَدْ تَصَدَّقَ فِي بَعْضِ دِيَّةِ الْيَتِيمِ
فِيهِمَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ
قَالَ دِيَّةُ الْيَتِيمِ قَدْ تَصَدَّقَ فِي أَرْبَعَةِ أَلْفٍ دِيَّةُ الْيَتِيمِ
فِيهِمَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِي وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
يَهْدِي أَهْلَ الْوَلَدِ دِيَّةُ الْيَتِيمِ وَالْمَسْكِينِ وَمِنْ دِيَّةِ الْيَتِيمِ
مَوْثِقُ سَفِيلِ الْوَلَدِ وَأَهْلُ الْوَلَدِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ -

۴۴۷ | سَأَلَ شُعْبَةُ بْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ كُنَّا بِرُقُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ وَمَنْ هَدَمَ عَبْدَهُ هَدَمْنَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنَ
الْبُخَارِيِّ وَبَعْضُ بَرِيعِ الشَّيْخِ إِلَى هَذَا وَقَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْهُمْ هَذَا حَسَنٌ الْبُخَارِيُّ وَبَعْضُ بَرِيعِ الشَّيْخِ
لَيْسَ بِبَرِيعِ الشَّيْخِ وَبَعْضُ بَرِيعِ الشَّيْخِ فِي الْكَلْبِ وَلَا فِي مَا دُونَ
الشَّيْخِ هَذَا كَوْلُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِذَا قَتَلَ
عَبْدَهُ لَا يَقْتُلُ بِهِ وَلَا إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ يَدِيهِمْ فَيَقْتُلُ بِهِ فَيَقْتُلُ
سَفِيلِ الْوَلَدِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِيثُ مِنْ دِيَّةِ
نَوْحِيهَا -

۴۴۸ | سَأَلَ شُعْبَةُ بْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ قَدْ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ قَتَادَةَ
كُنَّا بِرُقُونَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَالٍ
أَنَّ عَمْرًا كَانَ يَقُولُ الْوَلَدُ عَلَى الْعَالِيَةِ قَدْ تَرِيثُ الْمَرْأَةَ
مِنْ دِيَّةِ نَوْحِيهَا شَيْئًا حَقًّا أَخْبَرَنِي الْعَصَاكَ عَنْ سَفِيلِ الْوَلَدِ
أَكْبَرِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَبِي
غَرِيبٍ أَمْرًا أَنْ يَتَرَكِيَ الْعَبْدَ مِنْ دِيَّةِ نَوْحِيهَا هَذَا حَدِيثٌ

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ یورپی مائٹھری
کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ
بھی یہی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ یورپی مائٹھری کی دیت پانچ سو درہم اور عجمی کی دیت
آٹھ سو درہم ہیں امام مالک شافعی انصاری رحمہم اللہ کا بھی
یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں یورپی اور عجمی کی
دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوری رحمہم اللہ اہل
کوفہ رحمہم اللہ اس کی قائل ہیں۔

غلام کو قتل کرنا

حضرت حماد بن اسود سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے اپنے غلام کو قتل کیا مجھے تل کر دیں گے اور
جس نے غلام کے سر کاٹ لیا اس کے اعضاء کاٹیں گے یہ حدیث
حسن خوب ہے بعض تابعی علماء حدیث حضرت ابولیم غنی رحمہ اللہ
بھی شافعی ہیں اسی طرف گئے ہیں بعض علماء ہیں حضرت حسن
بصری رحمہم اللہ ابن ربیع رحمہم اللہ بھی شافعی ہیں فرماتے ہیں
آزادہ غلام کے درمیان غلام اور عجمی میں قصاص نہیں ہے امام
احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں مالک
اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے دوسرے کے غلام
کا قاتل قصاص میں تل کیا جائے یہ سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ہے

غلام کی دیت سے عورت کا حصہ

حضرت سعید بن سب رحمہم اللہ سے روایت ہے حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت ہو کے قید ہے اور عورت
غلام کی دیت سے وارث نہیں بنتی یہاں تک کہ نکاح بن سفیان کا یہی
نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی
طرف کھینچا انکی بیوی کو اس کے شہر کا وارث بنا کر
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اس پر

حَسَنٌ مَعِيكُمْ وَاللَّهُ عَلَى هَذَا أَعَدَّ أَهْلَ الْعَالَمِ -

علی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

١٣٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نُبَاسَةَ بِنَ أُمِّ حَكِيمٍ
عَنْ حَمَلَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ جَدَّاهُ عَصَى بَدْرَ حَبْلٍ فَزَنَمَ
يَدَهُ لَوْنَمَتْ ثَلَاثًا فَانْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصَى أَحَدًا كَمَا خَافَ لَهَا يَعْصَى الْفَخْلَ الْوَلِيَّةُ
لَكَ فَأَمَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْجِدَّةَ وَصَا مِنْ نَبِيِّ الْهَابِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ فَسَمِعْتُ بَنِي أُمَيَّةَ وَهَمًا أَسْلَمَ حِينَ
يُحْمَلُونَ بَيْنَ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّفِقٌ.

تعمام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے
 کسی لادہ سے ۱۰ انکھلاٹ کھلایا اس نے تم کو کیا تا کہ کا شفعہ سے کے
 اگلے دو دن ت فریٹ گئے۔ یہ لوگ اپنا جگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت
 میں سے گھنے اپنے فریاد تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹ کھاتا
 سے جگر طرح اورٹ کاٹ کھاتے ہیں تم سبھی سے دیت نہیں ماسی برائے
 قحان نے ایت کریرہ نقل فرمایا "ما بخرج تصاحی" (زخروں میں بدلہ ہے)
 اس باب میں حضرت علی بن ابی اسد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 فکریں۔ یہ وہی بھائی ہیں عمران بن حصین کی ولایت میں جمع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبَسِ فِي النِّقْمَةِ

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْوُثَيْقِيُّ تَابِعًا لِمَنْ جَاءَهُ
عَنْ مَعْقِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ لَيْثَ
قَالَ إِنَّهُ سَمِعَهُ وَكَانَ حَسَنَ رَجُلًا فِي كَهْمِهِ لَوْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِهِ
فَلْيُتَابَعُوا فِي حَرِيْرَةِ حَوِيَّتِكَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ جَدِّهِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ وَكَانَ رَفِيعَ الْإِسْمِ قِيلَ بَنُو إِبْرَاهِيمَ يَحْيَى
بَنِي حَكِيمٍ هَذَا الْحَقِيْبِيُّ أَكْثَرُونَ هَذَا أَقْطَرُونَ -

تہمت میں قید کرنا

حضرت مسیح بن یحیٰم بواسطہ والدینے دروازے روایت کرتے ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہجد (لگنے کی سزا) میں قید
کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا اس کا نام یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہے حضرت ہشام بن سہب سے امام اہل بن ابراہیم سے
مسیح بن یحیٰم سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل
روایت کہ۔

بِأَنفِهِ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ
شَهِيدٌ -

١١١٠ هـ. سَحَابُ قَنَا سَكَنَ بَنُ كَيْسِبٍ وَحَايَهُ تَرْجِيْلُ
 الْمَدِينَةِ فِي وَغَايَةِ فَاحِدٍ قَالُوا لَسَا عَبْدُ الْقَوَا فِي عَنْ مَقْبَرِ
 فِيهِ الْقَهْرِي عَنْ طَلْحَةَ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُوفٍ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثُوفٍ بَنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ مَرْثُوفٍ
 بَنِ نَقِيٍّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ مَرْثُوفٍ وَاسْتَوْفَى قَالَ عَنْ قَيْلٍ عَنْ
 مَالِكٍ عَنْ قَهْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُوفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَبِيعٍ

اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زاید برآمدی اپنے مال کا حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ إِدْرِاهِيمَ بْنِ عَزَّازٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ
فَكَوْنَتْ دُونُ مَالِهِ عَنْ يَمِينِهِ فَسُيِّدَ بِهَا كُفْرًا وَكَانَ
مُحْرِمًا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَجَّاهًا بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ هَنِيٍّ وَحَدِيثِ حَسَنٍ وَكَانَ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ
فَقَدْ تَخَصَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِإِسْرَافِهِ أَنْ يَقَابِلَ عَنْ
كُفْرِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ ابْنُ الْمُسْكِرِ يَقَابِلُ عَنْ مَالِهِ
وَكُونِ دُونِهِ.

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا كُنَّا هَذَا عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيِّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ
أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ إِدْرِاهِيمَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ طَلْحَةَ قَالَ
سَمِعْتُ وَأَنَا عَلَى عَهْدِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتِلْ لِقَاتِلِ فَهُوَ عَلَيْهِمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا كُنَّا هَذَا عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيِّ عَنْ
ابْنِ عَمْرٍو عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرًا

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا كُنَّا هَذَا عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيِّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ إِدْرِاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ
فَكَوْنَتْ دُونُ مَالِهِ دُونُ دَمِهِ فَكَوْنَتْ دُونُ قَتْلِ
دُونِ دَمِهِ فَكَوْنَتْ دُونُ قَتْلِ دُونِ أَهْلِهِ فَهُوَ
شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا أَرَوْنِي مَعْدُ
وَأَجَلًا عَنْ إِدْرِاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هَذَا أَوْ يَحْيَى عَنْ هَذَا

محمد بن مسلم نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے
الہادیہ میں حضرت علی بن سعید بن زید بن ابی حمزہ - ابن عمر ابن
عباس اور یحییٰ بن زید بن ابی حمزہ سے بھی روایت ہے بلکہ ان میں
حزب کی حدیث میں ہے اس سے متعدد طرق سے مروی ہے
بعض صحابہ نے جان و مال کی حفاظت میں قتل ہونے کی اہانت
دیکھی ہے۔ ابن بلکہ فرماتے ہیں اپنے مال کی حفاظت میں
قوت اگرچہ دوسرے ہیں

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ میں آدمی کا مال ناقص طور پر لینے
کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید
ہے

یہ حدیث صحیح

محمد بن بشر نے براہ سند عبد الرحمن بن ہدی امویان
عبداللہ بن حسن ابراہیم بن محمد بن طحاہ عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی
حدیث نقل کی۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا
جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید
ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے شہید ہے
اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اور
اہل دیار کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد
نے اسی طرح اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یحییٰ بن
ابن سعید بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن حنفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الباب حدود

حق پر حدود واجب نہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے تم احسا کی گئی ہو سونے والا یا سونا تک کہ بیڑہ ہو جائے پھر یہاں تک کہ راجع ہو جائے اور پھر جب تک کہ محل نہ آجائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث میں اسی طرح سے حسن زہرا ہے۔ اسباب سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء سے پھر جیسا کہ بالا میں ہو جائے۔ کے الفاظ میں مذکور ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا حضرت علی سے سماع ہمارے علم میں نہیں ہے۔ حدیث بواسطہ مطہر بن سائب ابو طیبان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ عائشہ سے بواسطہ ابو طیبان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مروی ہے۔ ابی ظہر کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔ ابو طیبان کا نام حسین بن جندب ہے۔

حدود کا ساقط کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دفع کرو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ امام کا غلطی سے سات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الحدود

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء من لا يجب عليه الحد

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَوِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَهْلِهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَيْدُكَ أُنْكَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنَ النَّسَائِيَةِ حَتَّى يَسْتَبِيحَ وَعَيْنُ الْخَطِيئَةِ حَتَّى يَشِيَتْ وَعَيْنُ الْخَتْوِ حَتَّى يَقُولَ قَوْلَ الْبَابِ مِنَ عَائِشَةَ حَدِيثٌ عَلَى حَبِيبٍ حَسَنٌ عَلَيْهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ يَحْيَى وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْعَدْلَامِ حَتَّى يَحْتَلِعُوا لَا يَنْتَبِهُنَّ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ شَائِبٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ قَبِيحٍ مَوْفُورًا وَلَوْ يَنْقُضُ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو طَالِبٍ عَنْ اسْمَاءَ حَصُونِ بَنِي جَنْدَابٍ.

باب ما جاء في ذرء الحدود

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَسَدُ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَهْلِهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ خَيْرٌ فَخَالُوا

يَسْئَلُ عَنْ الْإِمَامِ أَن يُخْبِرَ فِي الْعَلْوِ وَخَوْرٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ
فِي الْعُقُوبَةِ .

۱۴۵۰ . حَدَّثَنَا هَذَا قَتَادَةُ بْنُ دِيكَ عَنْ يَسِيدِ بْنِ يَسَارٍ
كَوْصًا يَرْثُ عَنْ يَسِيدِ بْنِ يَزِيدٍ وَكَوْصًا فِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَدَّاهُ اللَّهُ تَبِي عَنْ يَسِيدِ بْنِ عَابَتَةَ رَأَيْتُهُ
قَرَأَ عَنِ الْأَمِينِ حَدِيثَ يَسِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَسِيدِ بْنِ
يَزِيدٍ وَاللَّيْثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَدَاوَلَتْ عَنْ يَسِيدِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَدُوٍّ وَتَدَاوَلَتْ عَنْ يَسِيدِ بْنِ يَزِيدٍ
عَنْ عَدُوٍّ عَنْ غَيْرِهِ وَاجْتَمَعَ أَصْحَابُ عَدُوٍّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَالْوَالِدِ ذَلِكَ وَتَرِيكَ بَنٍ
يَزِيدُ الْكَلْبِيِّ عَنْ يَسِيدِ بْنِ يَزِيدٍ وَبَنِي بَنٍ إِلَى
يَزِيدُ الْكَلْبِيِّ أَثْبَتَ مِنْ هَذَا إِذَا دَامَ

گردین غلط سے سزا دینے سے مترجم ہے۔

ہمارے واسطہ رکھ کر یزید بن زید سے محمد بن یسار
کی روایت کے ہم معنی خیر مرزوع ذکر کیا۔ اس
باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ
کو مرزوعا ہم صرف محمد بن یسار کی روایت سے پہنچتے
ہیں۔ رکھنے یزید بن زید سے اس کے ہم معنی خیر مرزوع
روایت کیا۔ رکھنے کی روایت اس سے ہے۔ متعدد صحابہ
کرام سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ یزید بن زید
دستی حدیث میں ضعیف ہے۔ یزید بن زید کوئی
اس سے اثبات قائم ہے

مسلمان کی پردہ پوشی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی
مطالب میں سے کوئی سمیٹ دے وہ کرے اللہ تعالیٰ اس سے
قیامت کے دن سمیٹ دے فرمائی گا جس نے کسی مسلمان کی پردہ
پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا
اللہ تعالیٰ ہر عکد دیں ہر کتاب جب تک بندہ اپنے (مسلمان)
بھائی کو مدد میں رہے ہاں باب میں حضرت عقبہ بن عامر
ابن امر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ
کو اس طرح متعدد افراد نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اب طبرنہ
نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے ابو صالح
نے اسی طرح روایت بیان کی۔

ہمیں حمید بن اسباب طبرنہ نے بواسطہ والد اعمش
سے اس کی خبر دی۔

باب ماجاء فی التستر علی المسلم

۱۴۵۱ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ
كُرْبِ النَّاسِ نَسَّ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَتَيْنِ كُرْبُ الْأَخِيذَةِ وَ
مَنْ سَكَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَكَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ
فِي تَكْوِيلِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي تَكْوِيلِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا
نَدَى غَيْرُ دَاخِلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْرَ وَابِيَّتِي إِلَى
تَكْوَانَهُ وَرَوَى أَبُو سَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَحْوَلَا .

۱۴۵۲ . حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَابِطٍ عَنْ
قَالَ قَبْلِي أَنِّي سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

ملا اند لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ ذاتِ ہم گئے لوگوں نے سر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پھر
اور رحمت کی نصیحت فرمائی تو جیسا کہ گئے آپ نے فرمایا تم نے
انہیں پھر ڈر کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بار حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے متعدد فرق سے مروی ہے۔ بواسطہ جو سلسلہ
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی
ذکر ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تنبیہ اکرم
کے ایک آدمی نے باگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سنا کا اعتراف کیا آپ نے
اعراض فرمایا اس لیے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر توبہ فرمائی۔
یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے گناہ کی توبہ کی نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پاگل ہو ہو عرض کیا نہیں۔ پھر خدائی توبہ
ہو عرض کیا "جی ہاں" پھر آپ کے حکم سے عید گاہ میں ٹھہرا
کیا کیا جب پھر نے گئے تو وہ جگہ گیا لیکن پکا گیا اور پھر
پھر سے گئے۔ یہاں تک کہ مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کو اسے یہ اچھے کلمات دے دیے لیکن نماز گزار نہیں پڑھی
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ
وہاں حضرت جب اپنے گناہ چار مرتبہ توبہ نہ کرے اس پر
عدا کلم کہہ لے۔ امام احمد اس کی رحمت اللہ علیہ قلم ہے بعض
علامہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ بھی گواہی دے تو مددگار جاسکے
امام مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اس کے قائل ہیں
ان لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سن لی کہ جب کبھی
معاذ سے استدلال کیا کہ عدا دہی باگاہ نبوی میں پاتا جھکنا
تو پھر برے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بیٹے نے
اس کی عیبی سے عدا کیا ہے۔ (طویل حدیث ہے) نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسے انہیں اس کی عیبی کے پاس جانی اگر وہ
اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار
مرتبہ کی توبہ نہیں لگائی۔

مَنْ يَرْجُلُ مَعَهُ نَحْيُ حَمَلٍ فَصَدْرِي بِهِ وَمَنْ يَرْجُلُ مَعَهُ
حَقِي مَاتَ فَمَا كَرُّ ذَا ذَلِكَ لِيُشَوَّلِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّا فَرَجَيْنَ وَجَدَ مَتَّ لِلْجَارَةِ وَمَنْ تَلَوْتُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ تَوَدَّعِي مِنْ غَيْرِ جَدٍّ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْأَيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوُّنًا
۱۳۵۶۔ حَكَاتُكَ بِذَلِكَ نَعَسَ بَنُ عَيْنٍ الْحَدَّثُ شَا
عَبْدَ الرَّبِّ إِنْ سَأَلْتُمْ عَنْ الرَّبِّ عَنْ رَأْفَتِ سَكَنَةِ إِنْ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَدًّا مِنْ أَهْلِ
حَدَّثَ الْأَيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَفَتْ بِالنِّبَا فَأَعْرَضَ
عَنْهُ فَاعْتَفَتْ عَنْهُ عَنْهُ حَتَّى لَمْ يَلِكْ عَلَى نَفْسِهِ لَوْ
شَكَا ذَاتُ فَقَالَ الْأَيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ جُنُونٌ
قَالَ قَالَ أَحْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمْرِي بِهِ فَرَجِيهِ لِي
لَمْ يَلِكْ حَتَّى أَذْ لَقْنَةُ الْجَوَارَةِ قَدْ تَوَدَّعِي فَرَجِيهِ حَقِي
مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخِيحًا
وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَفِ بِالنِّبَا فَإِذَا اخْتَدَ
حَقِي نَفْسِهِ تَرَجَعَتْ رَأْفَتُ أَزِيدَ عَلَيْهِ الْعَدَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ
وَأَصْحَفُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَلْفَزَ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً
أَوْ بَعْضَ عَلَيْهِ الْعَدَا وَهُوَ قَوْلُ مَا يَلِكُ بَنُ الْأَيْبِيِّ وَالْقَائِمِ وَ
مُجْتَمِعُ مَنْ كَالِ هَذَا الْقَوْلِ حَدِيثِي هَرِيرَةَ كَرَرِيًا
بَنُ خَلِيدٍ أَنَّ تَجَلُّنَ احْتَصَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَيْنِ سَأَلَا
يَلْمُرَا أَحَدُهُمَا الْخَبِيثَ بِطَوْلِهِ وَكَانَ الْأَيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُعْطِيََا أَيْسَرُ إِلَى أَمْرَاءَ هَذَا أَحَدَيْنِ
اعْتَرَفَتْ كَانَتْ جُنْمًا وَلَمْ يَكُنْ قَوْلَانِ اعْتَرَفَتْ تَرَجَعَتْ
مَرَاتٍ.

باب ۹۶۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشْفَعَ

فِي الْحَدُودِ

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ جَبَلَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ خَرْنِشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمُحْرَمَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يَكْفُرُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَخْتَرِي عَلَيْهِ إِذَا أَسَاءَ بَنُ زَيْدٍ جَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُفِّرَ أَسَاءَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَشْفَعْ فِي خَنَازِيرٍ حُرِّمُوا اللَّهُ أَنْ تَكُنْ حَتَّابٌ فَقَالَ إِنْ كُنْ مِنْ الْيَهُودِ مِنْ قَبْلِكَ أَتَاهُمْ كَلَامُ الْإِسْرَاقِ فِيهِمْ الْخَبَرُ يَفْتَكِرُونَ وَإِذَا سَرَقُوا فِيهِمْ انْتَقِيفُ أَكَلُوا عَلَيْهِ لَحْمًا وَآيَهُمُ الشُّهُورُ أَنْ غَالَمَتْ بَيْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَتْ يَدَهَا وَابِي الْبَابِ عَنْ مُسْعُودِ بْنِ الْهَجَمَاءِ وَذُو قَالِ بْنِ الْأَعْبَجِ وَأَبْنِ عُكْمَرٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ سَرَقَتْ حَقْنُ عَجَبَةٍ.

باب ۹۶۶ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ قُبَيْبٍ وَذُو قَالِ بْنِ الْهَجَمَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَلَمْ تَقْرَأْ تَرْتَنِي مِمَّا سَمِعْتُمْ عَنِ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَتَا بْنِ عَتَا بْنِ عَتَا بْنِ الْعُصَابِ قَالَ إِنَّ عَنَّهُ بَيْتَ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْهَجَمَاءِ وَأَمْرًا عَلَيْهِ الْكِتَابُ وَكَانَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا لِبَعْدِهِ قَرَأَ فِي حَافِي أَنْ يَطُولُ مَا تَأْتِي مِنْ مَلِكٍ كَيْفَ قَوْلُ قَائِلٍ لَا يَجْعَلُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهَوَّاهُ بِقَوْلِهِ قَرِئَتْهُ أَنْزَلَهَا اللَّهُ الْآيَةَ الرَّجْمَ حَقٌّ قِيلَ عَنْ تَفَرُّدِ الْأَصْحَابِ وَمَقَامِ الْبَيْتَةِ أَوْ كَانَ حَقٌّ أَوْ لَا يَعْرِفُونَ كُنْزًا حَدِيثًا حَرَجِيًّا.

حدود میں سفارش کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش ایک غزوہ لڑتے کے واسطے میں متحرک ہوئے جس نے قریش کی قسمنے کئے اس کے متعلق بادشاہ اور رسالت میں کون سفارش کرے سب نے کہا حضرت امام حسن زید رضی اللہ عنہما پر ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تجویز میں، کہے سنا کہ اس کی حرمت کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت امام رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کتاب سننے فرمایا۔ کیا امام سعد اللہ میں سفارش کرتے ہر پہلو پر غلبہ دیتے نظر سے ہونے اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس سے پاک ہر جگہ جب ان کا کراہت چرکا کرتا اسے چھوڑ دیتے اور جب کراہت چرکا کرتا اس پر عمل کرتے اللہ کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی علی نافرمانی اللہ منہا بھی چوری کرتی یہ ان کا بھی ہاتھ کاٹا اس باب میں حضرت سعد بن جبار (ابن جبر بھی کہا جاتا ہے) ابن جبار اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

تحقیق رجم

مخصوصہ عمر رضی اللہ عنہ لڑاتے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ سمجھو لڑایا آپ پر کتاب اتاری اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اس میں آیت رجم بھی ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے لگے کہ جس طرح رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پرکھ کئے ماہ کہے ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں پاتے پس دعا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کے بعد رجم کر گوارہ ہو جائیں۔ سن لو ابے شک ہم اس نازل پر ثابت ہے ہر شاہی شدہ ہر اس پر گواہی قائم ہر جاسنے یا حل ہر جاسنے یا خود اصرار کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

راستہ مقرر کر دیا شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے
 تو سو گتے اور پھر رجم ہے اور اگر دونوں غیر شادی ہو تو سو
 گتے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض
 صحابہ کرام میں حضرت علی بن ابی طالب، ابی بن کعبہ، عبداللہ
 بن مسعود (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں اور دیگر علماء کا اس پر
 عمل ہے۔ کہ شادی شدہ کو درے گتے ماریے جائیں اور رجم بھی
 کیا جائے بعض علماء کی طرف سے یہی مامور الخن و عمر اللہ لکھی
 ہیں کہ اس سے بعض صحابہ کرام بن گیا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
 اور دوسرے حضرت علی شامل ہیں فرماتے ہیں شادی شدہ کو صرف
 سنگسار کرنا ہے دسے مارنا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم سے حضرت مالود بن زید کے قصہ میں اسی طریقہ کو کہہ
 کر آپ نے رجم کا حکم دیا اور رجم سے پہلے دسے مارنے
 کا حکم تیس روپے میں ایسے علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری
 ابن مبارک، مشافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول
 ہے۔

معاون بالا کا دوسرا باب

النَّسَاءُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خُذُوا أَيْتِي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا سَبِيلًا أَيْتِي بِالْثِيَابِ
 جِلْدًا يَأْتِيَهُ نَفْرُ الرَّجْمِ وَالْبُكَرُ بِالْبُكَرِ جِلْدًا يَأْتِيَهُ نَفْرُ
 سَنَةِ هَذَا أَحَدِيْثٌ صَبِيحَةٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِجْمَاعٌ بَيْنَ
 أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا كُنْزُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَآبِ بْنِ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 مَسْعُودٍ وَعَلِيٌّ هُوَ قَالَ الثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ فَالْيَ هَذَا
 ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ رِشَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ
 أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْكُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ إِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ
 وَكَانَ يُجْلَدُ فَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِثْلَ هَذَا فِي غَيْرِ جَدِيدٍ فِي قِصَّةٍ مَا عَجَزَ عَلَيْهِ أَنْتَهُ
 أَمْرًا الرَّجِيمِ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ أَنْ يُرْجَمَ فَاعْمَلُوا
 عَلَى هَذَا بِإِذْنِ بَعْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ
 الثَّوْرِيِّ وَابْنِ لُبَابَةَ وَالشَّافِعِيِّ وَاسْتَحْدَا.

باب ثانی منہ

۱۴۶۳۳ سَحَلَاتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَعَ عَبْدِ الْوَرَّاقِ تَنَا
 مَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَلْبَةَ يَقِيْنُ ابْنِ جَلَابٍ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
 يَقُوْنَ عِيْمًا ابْنِ الْحَسَنِ ابْنِ أَمْرِ لَا مِنْ جَرْدِيَّةِ الْفَتَا
 عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّيْنِ وَأَقَامَتْ أُمُّ الْخَلِيفَةِ
 كَدَّ عِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّنَّا فَقَالَ أَحْسِنُ
 إِلَيْهَا وَأَذْأَصَعَتْ سَمَلَهَا وَخَيْرِي فَفَعَلَتْ فَأَمْرٌ بِهَا
 فَكَلَّمَتْ عَلَيْهَا بِأَيَّامِهَا لَمْ يَزِدْ جُودًا فَجَرَتْ ثُمَّ سَلَّ
 عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجَّتْهَا
 كَرْتُفَلِي عَلَيْهَا فَقَالَ فَقَدْ نَابَتْ كَوْنَهُ تَوْفِيقٌ بَيْنَ
 سَبِيحِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَتَوَقَّعُ هَذَا وَجَدَتْ تَجَنُّدًا
 أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِتَحْسِينِهَا لِلَّهِ وَهَذَا أَحَدِيْثٌ
 حَسْبِيْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبلہ جنس
 کی ایک محدث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا
 احکام کیا اس کا میں معاہدہ ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 کے دل کو جا کر فرمایا اس سے اچھا ملوک کہ جب بچہ پیدا ہو جائے
 تو مجھے بتاندہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حکم سے اس پر اس کے گلے باندھ دیے گئے پھر ایک نے سنگسار کا
 حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا آپ نے اس پر ناز و جوار ہو گیا۔
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ)
 آپ نے اسے سنگسار بھی کیا اور اس پر جتنا زہ بھی چھیدا آپ نے
 فرمایا اس نے ایسی تربیت کی کہ اگر ستر اہل دینہ پر قسم کی جائے تو ان
 سب کو کوئی ہجو کیا کہنے اس سے انھیں چیز بانی کا اس نے اپنی
 جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ كَثِيرٍ كُنَّا أَهْلَ بَيْتٍ عَنْ مَسْعُودٍ
عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعِجْجِ عَنْ أَبِي الصَّيْتِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدَمِيِّ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَفَعَهُ يَتَعَلَّقُونَ
أَنْبَاجِينَ قَالَ يَسْتَقِرُّ طُغْرَى الْخَمِيرِ فِي الْبَابِ مِنْ بَيْنِ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْهَرٍ وَأَبِي كَثِيرٍ يَتَبَعُهُ وَكَتَابُ وَابْنِ
كُتَيْبٍ وَغُفَّةُ بْنُ الْخَلِيفَةِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ
حَدِيثُ حَسَنٍ وَابْنِ الصَّيْتِيقِ الشَّاجِحِ اسْمُهُ يَحْضَرُ
بَيْنَ عَمِيٍّ

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ شَاعِقُ بْنُ جَعْفَرٍ
قَتَانُ غُفَّةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ عَنْ أَبِي عَمِيٍّ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِرُحْلٍ قَدْ شَرِبَ
لَهُ خَمْرٌ فَصَدَّ بِهِنَّ يَوْمَئِذٍ سَبْعُ نَحْلٍ لَا رُحْلَ وَلَا خَمْرَ وَلَا مَلَأَ لَوْحًا
فَلَمَّا كَانَ عَمْرًا اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَمِيٍّ كَأَنَّكَ لَمْ تَدْرِكْ تَمَازِينَ كَأَمْرِيهِ فَمَضَى حَدِيثُ
أَبِي سَعِيدٍ حَسَنٌ يَصُورُهُ وَتَعْلَلُ عَلَى هَذَا إِعْتِدَالُ
الْوَيْلِ مِنَ احْتِصَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوْبِهِمْ
أَنْ حَذَّ الشُّكْرَانِ تَمَازِينَ

باب ما جاء من شرب الخمر فاحلله
فإن عاد في الرابعة فاقطعوه

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ كُنَّا أَبُو كَثِيرٍ عَنْ عَمِيٍّ
عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاحْلَلْهُ
فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْطَعُوهُ وَفِي السَّابِقِ عَنْ يَزِيدَ
وَالْهَرَبِيِّ وَشَرِيفِ بْنِ أَوْسٍ وَجَدِيدِ بْنِ الزُّمَيْلِ
الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا
نَعَى الشُّوَيْبِيُّ أَيْضًا عَنْ عَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ
كَثِيرٍ وَمُعَمَّرٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَمِيٍّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے پاس جوڑے
لے کر سفر فرماتے ہیں یہ خیال ہے کہ شراب کی ہر ہڈی تھی
اک بائیس میں شربت ملی، عبدالرحمن بن اوس، ابو ہریرہ، اسباب
ابن عباس اور قتیبہ بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید کی روایت حسن ہے۔
ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اسے
بھوکا دیکھا اسے تشریف پائیس بدلا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے بھی لایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دریا تو آپ نے لوگوں
سے شہد کیا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
سب سے بڑی حد تک دس ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اس کا حکم فرمایا حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور
تابعین اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ مگر شراب کی سزا
اسی (کوڑے) پر ہے۔

شراب کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے مار کر چوتھی مرتبہ پر قتل

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب پینے والے کو کوڑے مارو۔ اگر
چوتھی مرتبہ پر قتل کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ شریف
شرعیہ بن انس جریڈ، ابو ہریرہ بنی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ ثوری نے بھی اس طرح
بلاطہ عامر اور ابوصالح، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا۔ ابن جریر اور سحر نے بلاطہ سہیل بن ابی صالح
اور ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
میں نے امام بکری سے سنا فرماتے ہیں اس باب میں ابوصالح

إِبْنُ عَبَّاسٍ يَرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ جَعَلَتْ مَحَلَّتُهُ
يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا: صَلَّيْتُ مِنْ مَدِينَةِ أَجْدَسَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْأُمَّةِ شَرِبَ بَعْدَ هَذَا أَرْوَاحُهُمْ
بَرْدًا نَحَاقًا عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَنَسٍ كَذِبًا عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو
اللَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
شَرِبَ الْخَمْرَ فَامْلِكُوا لَهُ مَلَكًا عَادِيًّا الرَّابِعَةُ مَا قُتِلَ
قَالَ نَفَرًا أَيْ الْمَلِكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
يَدْخُلُ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَشَرِبَ وَلَوْ قُتِلَ كُنَا يَدُ
لَعَنَ الرَّوْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا أَشْأَلَ مَرْجُوعَ الْقَتْلِ وَكَانَتْ
رُفْعَةُ الْقَتْلِ عَلَى هَذَا أَعْتَدَ مَا مَاتَ أَهْلُ الْعِلْمِ لَعَنُوا
بَيْنَهُمُ الْخِيَلَاءُ فِي ذَلِكَ فِي الْقِيَامَةِ وَالْخِيَلَاءُ وَمِثْلُ
يُقَوِّمُ هَذَا مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَوْفَرِ كَيْفِيَّةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجِزُ دَمُ شَرِبٍ مُسْلِمٍ
يُقْتَلُ أَنْ لَا يَلْزَمَ إِلَّا اللَّهُ فَيَا رَسُولُ اللَّهِ لَا يَأْتِي
تَلْفِيفُ النَّفْسِ بِالْطَّيْسِ وَبِقَيْدِ الزَّانِي وَالْشَّابِكِ
لِيَتَنَبَّهَ .

کی حضرت صادق رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابو ہریرہ
سے روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم ترمذی شریعہ
میں تھا بعد میں مندرجہ ہو گیا۔ محمد بن امان نے بواسطہ محمد بن
حکمرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی کہ
کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کٹہر
مرد و عورت ہی مرتد پیئے تو قتل کر دو۔ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے جو قوی مرتد
شراب پی تھی تو آپ نے اسے دسے دسے قتل نہیں کیا۔
نہر کے لئے بواسطہ قہصر بن قریب انہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہہ کے ہم سنی روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔ قتل کا حکم انہما
دیا گیا۔ اور حضرت دی گئی۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے ہم اس
بد سے میں پہلے اور پچھلے علماء کے درمیان کوئی اختلاف
نہیں پاتے۔ اس بد کے ایک دوسری روایت سے میں تاخیر
حاصل ہے جو مختلف طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا تو جہود رسالت کی
گواہی دیتے دسے سلطان کا خون صرف تین دہر
سے حلال ہے۔ کسی کو جان پر جہر کر قتل کرے، شادی
شدہ ہو کر نہ نکاح کرے اور اپنے دین کو چھوڑ
دے۔

کس قدر حویلی پر ہاتھ کاٹا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے چھتے سے یا اس سے زائد
پر ہاتھ کاٹتے تھے۔ حدیث عائشہ من صحیح ہے۔ یہ حدیث متداولہ
فرق سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے موقوف روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے تین درہم مالیت کی ڈھال چھریا کرنے پر ہاتھ

بارہ ما جاء فيكم لفظكم بالسارق

۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
عَنِ الْأَخْبَرِ عَنِ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْلَعُ فِي رُجْعِهِ يَدَيْهَا بِصَاعِدَا
حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَانَ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ عُمَرَ وَجَاهٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُورًا
وَلَدَا أَهْلَهُمْ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُورًا .

۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
عَنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَيْثُ كَسَبَتْهُ قَلْبُهُ فَنَظَرَهُ فِي قَبَابٍ عَنْ سَجْدَةٍ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ
حَدِيثٍ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ تَبِيِّ الْقَلْبِ ابْنِ قَطْرِ فِي حَدِيثِهِ قَدْ نَظَرْتُ فِي
عَيْنِ عَمَّانَ وَابْنِ كَلْبَةَ قَطْرًا فِي رُبْعٍ يَمِينًا وَذُرِّيَّةً مِنْ
أَبْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَيْبٍ أَيْ هَذَا قَدْ نَظَرَ فِي عَيْنِ قَتَرٍ
فَنَظَرَهُ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَمِينًا بَعْضُ قَدَمَيْهِ الْخَالِصِينَ
قَدْ كَوَّلَ مَا لَيْزَ ابْنِ أَبِي قَتَارٍ فِي حَدِيثِهِ وَابْنُ
زَادٍ الْقَطْرِ فِي رُبْعٍ يَمِينًا بَعْضًا أَوْ قَدْ نَظَرَ فِي عَيْنِ
مُسْعُودٍ أَيْ قَالَ لَا قَطْرًا إِلَّا فِي يَمِينٍ أَوْ عَمْرٍو قَدْ نَظَرَ
وَكَلَّوْهُ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ زَادَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَبْدَ ابْنِ مُسْعُودٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَمُرْ عَنِ ابْنِ مُسْعُودٍ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَمِينًا بَعْضُ قَدَمَيْهِ الْخَالِصِينَ هُوَ مَقُولُ
مُسْعُودٍ الْخَوَرَقِيُّ قَدْ نَظَرَ فِي عَيْنِ الْوَلَدِ قَطْرًا فِي قَلْبِ
مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

کاٹا۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس
ابو ہریرہ و ابوسلمہ ابن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
حدیث ابن عمر میں صحیح ہے بعض صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ
درہم پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے انہوں نے چوتھائی درہم میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابو ہریرہ
اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا
پانچ درہم (کی چوڑی) پر ہاتھ نہ کاٹا جائے بعض فقہاء تابعین
کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انس، حنفی، اہل اہل حق رحمہم
اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے آپ نے فرمایا ایک درہم یا دس درہم سے کم پر ہاتھ کاٹنا
نہیں ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ قاسم بن عبد الرحمن نے ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حالانکہ قاسم کراپ سے
سماع نہیں بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری
اور ابی کریرہ کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں دس درہم
سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

باب مَلَجَاءِ فِي تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ الْقَدِّحِ
عَنِ ابْنِ جَابْرِ عَنْ مَلِكٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ
كَانَ سَالِتٌ لَهَا لَتَا بَيْنَ عَمْرٍو عَنْ تَعْلِيْقِ يَدَيْهِ فِي عَيْنِ
السَّارِقِ أَيْ مِنَ السُّتُوْهُ هُوَ قَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَاقِ قَطْرَةٍ يَدَا نَفَرًا مَرَّ بِهَا فَأَمَلَتْ
فِي عَيْنِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَمْرٍو لَا يَمُرُّ بِهِ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ مُقَدِّمِي قَوْلِ الْحَجَّابِ بْنِ أَرْطَاةَ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ نَزَّ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ
فَرَّجَ

بہ خورد کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا

عبد الرحمن بن حیریز سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ
فعلیہ وسلم کے پاس ایک چڑیا لگیا اور اس کا ہاتھ لٹکا دیا پھر آپ
کے علم سے اسی گردن میں لٹکا دیا گیا۔ یہ حدیث حسن طریقہ ہے
ہم اسے صرف بلا واسطہ عربی میں منقول، حاجی بن اوطا کے
روایت سے جانتے ہیں۔ عبد الرحمن بن حیریز، عبداللہ بن
حیریز کے بھائی ہیں اور شافعی ہیں۔

بَابُ مَلَجَاءِ فِي الْغَائِنِ وَالْفَتْلِ وَالْمُتَّهِبِ

عَانِ اچکے اور لٹیرے کا حکم

[illegible]

بَابُ ٩ مَا جَاءَ لِقَطْعِ فِي تَمْرٍ وَلَا كَثِيرٍ

١٧٤٩. حَدَّثَنَا الْقَتِيبَةُ عَنْ الْأَثَرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَوَّيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ وَاسِعِ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْطَعُوا فِي شَجَرَةٍ كَثْرَ هَكَا
تَقْوَى بَعْضُكُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ وَاسِعِ بْنِ
حَبَّانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْرَ شَجَرٍ
الَّذِي بَيْنَ سَعْدٍ وَتَرَوْى مَا لَيْثُ بْنُ أَبِي وَصْفٍ وَاحِدٍ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَوَّيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى
بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ خَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَزِيدٌ كَرُوَائِي عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ .

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لَا يَقْطَعُ الْإِيدَى فِي الْعَرَبِ

١٣٨٠ | مُحَمَّدٌ كُنَّا فَتَبَيَّنَ كُنَّا ابْنُ لَيْلَى عَنْ عَائِشَ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُعَيْبٍ بْنِ سَيْفَانَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي
أُمَيَّةَ عَنْ سُجْدَانَ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْضَى لِلْأَنْبِيَاءِ فِي الْقَدْرِ هَذَا
عَدْوِي وَكَأَنِّي مَرِئْتُ وَقَدْ دُرْتُ وَأَسْفَرْتُ ابْنُ لَيْلَى عَنْ جَدِّهِ الْإِسْلَامِ
تَحْرُفُهُ قَالَ يُسْرِعُ ابْنُ لَيْلَى أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْقَلْبُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ هُمُ الْأَوَّلُ لَا يَرْوُونَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ انہی اکم علی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خیانت کرنے والے اچکے اور طیرے کی منڑا تھکا شائیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اہل پر عمل ہے مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابوزبیر و حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن جریج کا روایت کے ہم معنی نقل کیا۔ مغیرہ بن مسلم ہمیری ہیں۔ عید العزیز قسمی کے بعد فی جی۔

حسی بن مرینی نے ہی کیا ہے۔

دوست بر محل اور گاہے کی چوڑی پر ہاتھ کاٹنا نہیں

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دواتے ہوئے
سنا کہ درخت پر لٹے ہوئے پہلے اور رگلا جیسے کی چوری پر
ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں۔ یعنی محدثین نے بواسطہ عیسیٰ بن
سیدہ، محمد بن یحییٰ بن جان اور ان کے چچا واسطہ بن جان
حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے لیث بن سعد کی روایت کے
جہم معنی بیان کیا۔ مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات
نے یہ حریت بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن جان اور
رافع بن خدیج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ واسطہ
بن جان نقل کیا ہے۔

جہاد کے موقع پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں

حضرت امیر ابن مرطاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کسی میں اتھارہ نہ لگنا چاہئے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن لیجہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسکی مستند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اہل پر علم ہے امام ابو نعیم بھی ان میں شامل ہیں۔ ان کے نزدیک سلطان جلد میں دشمن کے سامنے ہر حال میں کرنا

يَقَامُ لِلْحَدِيثِ فِي الْقَدْرِ وَبِحَضْرَةِ تَلْعَدِ وَيَقَامُ أَن يَلْقَى
مَنْ يَقَامُ عَلَيْهِ كَلِمَتُهُ لَعْدُ فَإِذَا عَدِمَ إِلَهُ الْمَلِكِ مِنْ
أَرْضِ الْمَلِكِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَلْقَ الْحَدِيثَ عَلَى
مَنْ أَصَابَهُ كَذَلِكَ قَالَ الْأَوَّلُ عَنِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجْلِيلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَتِهِ

امرات

٢٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا هُثَيْمٌ عَنْ سَيْبِ بْنِ الْحَمْدِ عَنْ وَثْقَةَ بْنِ مَيْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُوِيَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عَلَى جَارِيَةٍ امْرَأَةٍ كُنْتُ تَقْضِي بَيْنَ بَنِي بَقْصَادٍ فَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُكَّاتٍ لِحَدِيثِهِ لَأَحْلِلَنَّهُ وَاقَةً وَأَنْ لَوْ تَكُنْ أَحَدُهَا لَمْ رَحِمْتَهُ .

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتَكْرَهَتْ

عَلَى الثَّوَمَا

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جُرَيْجٍ نَحْنُ مَعَهُ مِنْ كُوفَةٍ

جائز نہیں لیکن ہے وہ شخص دشمن سے جاملے البتہ جب امام
عادل الحرب سے دارالاسلام میں داخل ہیں آئے تو اس وقت
مجرم پر حر قائم کرے۔ امام اوزاعی نے اسی طرح فرمایا

بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا

حضرت حبیب بن مسلم سے روایت ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لڑکی سے جماع کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کر دوں گا اگر اس کی بیوی نے اپنی لڑکی سے محبت اس کے لیے حلال کی تھی تو میں اسے سوکڑے لگاؤں گا اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے ہم کو دلاں گا۔

ابن جریر نے بواسطہ شمیم، البرقشہ اور حبیب بن مسلم، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایت کیا۔ اس باب میں حضرت مسلم بن عقیل سے بھی اس کے جتنی ذکر ہے۔ ان کی سندیں انقطاع سے ہیں نہ امام بخاری سے ملتا رہتا ہے نہ تادم نے حبیب بن مسلم سے یہ حدیث نہیں منیٰ۔ انہوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے البرقشہ نے بھی یہ حدیث حبیب بن مسلم سے نہیں منیٰ بلکہ خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ جلد کا اس آدمی کے بارے میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لڑکی سے جماع کرے مستحق مجاہدہ کرام سے جن میں حضرت علیؓ ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ موزی ہے کہ اس پر ہدم ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر حد نہیں لگائی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کو پایا ہے۔

جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم

عبداللہ بن داؤد بن عمر ایسے عالم سے مطابقت کو تھیں رسول اکرم

الَّذِي عَنْ الْجَعْفَارِ بْنِ أَنطَاةٍ عَنْ عَبْدِ الْجَعْفَارِ بْنِ وَائِلٍ
بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَكْرَيْتُ امْرَأَةً عَنْ عَمْرِو بْنِ
رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا أَلْعَمَاءُ وَأَتَمَّ عَلَى الْإِنْسَانِ لَصَافَةً
وَيَعْنِي مَا كَرَّ أَنْ يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا وَلَهُ يَتَغَدَّرُ يَتَغَدَّرُ
لَيْسَ يَأْتِي سَادَةً يَتَخَصِّلُ وَقَدْ رَوَى هَذَا النُّصَابِيُّ وَمِنْ
عَمْرِو بْنِ النَّوْجِيَّةِ يَمُوتُ فَقَدْ أَيْقُولُ عَمَّا الْجَعْفَارِ بْنِ
وَائِلٍ بْنِ حُجْرٍ لَوْ بَسَمَ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرِكُهُ بِمَا لَيْتُهُ
وَلَا بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِمَا لَيْتُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا النُّصَابِيُّ
عِنْدَ أَهْلِ أَهْلِ أَهْلٍ مِنْ أَهْلِ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ يَمُوتُ بَنِي يَسَّ عَلَى النَّسَبِ قَدْ حَدَّثَنَا

۱۲۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
كَثِيرٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ عُلْفَةَ بِنْتِ دَاوُدَ
الْكِنْدِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً أَخْرَجَتْ عَلَى عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِيْبَةً الصَّلَاةِ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ
فَتَجَلَّاهَا فَفَضَّصَ حَلَّتْ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَتْ وَ
مَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَعَالَتْ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَعَلَّ بِهَا كَذَا وَ
كَذَا أَوْ مَرَّتْ بِبَعْضِ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ
الرَّجُلَ فَعَلَّ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقَتْ فَانْطَلَقَتْ وَ
الَّذِي كَلَّمَتْ أَنَّ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَتَلَقَّاهَا فَفَضَّصَ
هَذَا وَالتَّوَابِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَمْرِي بِهِ لِيُجِزَّهَ فَمَنْ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقُولَنَّ أَصْلَحِيهَا فَقَالَ رُبَّمَا أَهْلِي فَقَدْ سَمِعْتُ
بِهِ ذَلِكَ فَقَالَ يَلُزُّجِلُ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ يَلُزُّجِلُ قَوْلًا
وَقَعَتْ عَلَيْهَا أَرْجَمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا لَعَلَّ
الْمَدَامَةَ لَقِيلَ مِنْهُمْ هَذَا أَصْلَابٌ حَسَنٌ غَيْرُ شَيْءٍ خَيْرٌ
عَلَّقْتُمْ بَنِي دَاوُدَ بَنِي حُجْرٍ سَمِعْتُ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ الَّذِي
عَمِلُوا الْجَعْفَارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَعْفَارِ بْنِ وَائِلٍ لَوْ بَسَمَ
مِنْ أَبِيهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدار میں ایک حریت دنا پر مجبور
کی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر صبر کیا، وہ
سو پروردگار کی۔ ماموں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ نے اس
کو مہر دینے کا قصد کیا یا نہیں؟ یہ حدیث غریب ہے اس کی
سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد فرق سے روکی ہے، میں نے
امام بخاری سے سنا فرما ہے کہ عبد الجبار بن دائل بن حجر
نے نہ تو اپنے والد سے کچھ سنا اور نہ الہ کا زمانہ پایا
کہا جاتا ہے یہ اپنے والد کی وفات کے چند روز بعد پیدا
ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث
پر عمل ہے۔ کہ مجبور کی گئی حریت پر حدیث۔

عمر بن دائل گندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدار میں ایک حریت دنا پر مجبور
کی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر صبر کیا، وہ
سو پروردگار کی۔ ماموں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ نے اس
کو مہر دینے کا قصد کیا یا نہیں؟ یہ حدیث غریب ہے اس کی
سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد فرق سے روکی ہے، میں نے
امام بخاری سے سنا فرما ہے کہ عبد الجبار بن دائل بن حجر
نے نہ تو اپنے والد سے کچھ سنا اور نہ الہ کا زمانہ پایا
کہا جاتا ہے یہ اپنے والد کی وفات کے چند روز بعد پیدا
ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث
پر عمل ہے۔ کہ مجبور کی گئی حریت پر حدیث۔

سے فرمایا اللہ کے جناب کے ساتھ کسی کو نہ لائے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غیر یعنی تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مگر کہے بارے میں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ حرمت اسلام کو چھوڑ جائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اسے بھی قتل کیا جائے امام احمدی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی قول ہے جبکہ ایک جماعت کہتی ہے اسے قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے بعض علماء ثری لہا اہل کفرہ کا یہی قول ہے

مسلمان پر پتھیا لٹھانا

حضرت ابو موسیٰ اجمی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا میں نے ہم پر مسلمانوں پر پتھیا لٹھانے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابن زبیر ابو ہریرہ اور سلم بن اکرم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابو موسیٰ کی روایت حسن صحیح ہے۔

جادوگر کی سزا

حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جادوگر کی سزا تلوار کا ایک باسے۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف اسکا طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم کی حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ اسماعیل بن مسلم عبدی جعفی کے بیسے میں بھیج فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ یہ حسن سے بھی روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ روایت حضرت جناب سے مرفوعہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگر جادوگر کا عمل کفر تک پہنچ جائے تو اسے قتل کیا جائے ورنہ

اللہ علیہ وسلم خال لا یقتل بواقد اب اللہ فبذلک ذلک علیہ فقال صدق بن عتارین هذا حدیث حسن صحیح والعمیل علی هذا عند اهل العلم فی المحدثات والاحتفاظ فی المذاهب وذا ارتدات عن الإسلام فقاتل طایفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعي و اسعد و احنق فقاتل صایفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفيان الثوري و غیرہ من اهل المذاهب

باب ما جاء فیمن تکرر التلاح

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو الشَّائِبِ قَالَا مَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّى عَلَيْنَا تِلَاحَ فَتِلَاسٍ يَتَأَوَّى فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُقَّةٍ قَابِ الْأَوْثَرِ وَأَبِي بَرْزَةَ كَسَمْتَهُ بِنِ الْأَكْثَرِ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ما جاء فی حد السَّاحِرِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّ أَبَا مَعْرُوفٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّسِّ عَنْ جَدِّ ابْنِ خَالٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ السَّاحِرِ طَرَبٌ بِالشَّيْءِ هَذَا أَحَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعاً إِلَّا مِنْ هَذَا النَّحْوِ وَاسْمُ عَيْلٍ بِنِ مُسْلِمٍ أَيْ يَصْعَقُ فِي الْحَبْلِ مِنْ قَبْلِ وَفْقِهِ وَاسْمُ عَيْلٍ بِنِ مُسْلِمٍ الْقَبْدِيُّ الْقَبْصِيُّ قَالَ وَكَيْفَ هُوَ يَمُوتُ وَيُزَوِّجُ عَنِ الْحَبْلِ إِنْهَا وَالصَّحِيحُ عَنْ جَدِّ ابْنِ عُقَّةٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا يَنْتَ بَعْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ النَّسَبِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هُوَ وَهُوَ قَوْلُ مَا لِلَّهِ بِنِ النَّسِّ وَخَالَ الْقَابِ إِنْ تَلَا كَتَلُ السَّاحِرُ إِذَا كَانَ يَحْمِلُ مِنْ سَوْجِدٍ وَمَا يَنْتَ

نہیں

لَا تُكْرَهُ مَا دَامَ عَمِلَ عَمَلًا دُونَ أَنْ يَكْفِيَكُمْ تَرْكُهَا مَعَ قَتْلِهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَالِي مَا يُضَعَّرُ بِهِ

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ثنا هُبَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ نَفْسَهُ
 ضَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَخْبِرُوا أُمَّتَهُ قَالَ قَالَ سَالِ بْنُ
 هُبَيْرٍ حَدَّثْتُ عَلَى مُسْكَةٍ وَمَعَهُ سَالِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ
 تَوَجَّهَ نَحْوَ ذَلِكَ فَخَرَّ سَالِ بْنُ هُبَيْرٍ عَلَى الْخَبَرِ
 فَكَأَمْرٍ بِهِ فَأَخْبِرُوا مَنَّهُ فَوَجَدَ فِي مَنَّا بِهِ مَضْمُونٌ
 فَقَالَ سَالِ بْنُ هُبَيْرٍ هَذَا وَنَصَدَّقِي شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ
 حَدِيثٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
 وَهَذَا هُمْ أَهْلُ الْعِيمِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوَّلِ وَابْنِ جَرِيرٍ
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا شَأْنَ
 بَدَى هَذَا أَهْلًا بِمَنْ أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ
 عَنْ سَالِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَالِي
 وَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ بِعَمَلٍ مَسَامِحَةٍ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا

تَعْرِفُهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقُولُ لِلْأَخِيرِ يَا

مُحَمَّدٌ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ثنا رَافِعُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ
 عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ دَاوُدَ
 بْنِ الْحَصَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُحَمَّدُ
 فَخَاضَ بَيْنَهُمَا عَشْرَ بَنِينَ قَرَأَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَخَاضَ بَيْنَهُمَا عَشْرَ
 وَمِنْ وَقَعَ عَلَى مَنَابِتِ حَرَمٍ كَأَنَّهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لَا

خان کی سزا

حضرت محمد بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مال خیمہ میں چھوڑ کر تپاؤ اس کا سامان جلا دے یا اس کا روکا کہتے ہیں یہ کلمہ کے پاس گیا ان کے پاس سالم بن عبد اللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو پایا جس نے خیمہ کی طرف سے روایت بیان کی تو انہوں نے اس کا سامان جلا دے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلا گیا تو اس میں سے ایک قرآن شریف بھی تھا۔ حضرت سلم نے فرمایا اسے نہ جوت کر دو اور قیمت صدقہ کر دو۔ حدیث غریبہ ہے۔ ہم اسے صحت کا طریق سے پہچانتے ہیں جس میں علامہ کا اس پر ہے۔ امام احمدی، احمدی، احمدی کے رجحان اللہ کے نال ہیں۔ میرے امام محمدی سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے صالح بن محمد بن زائد نے روایت کیا ہے اور یہ البدایہ میں مکرر حدیث ہے۔ امام محمدی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی خیانت کرنے والے کے بارے میں روایات ہیں۔ لیکن آپ نے اس کا سامان جلا دے کا حکم نہیں دیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث طریح ہے۔

کسی کو بھڑاکنے کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو مارے یا بھڑکائے تو اسے میں اس سے مار دو اور جب بکے ۱۲ بجے رہے تب بھی دوسرے کو مار دو جو عورت سے دنا کو اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صحت کا طریق سے پہچانتے ہیں بلکہ ہم اس حدیث کی صحت بھی نہیں کہتا۔

تَعْرِيفُهُ الْإِيمَانُ هَذَا الْوَجْهَ وَإِبْدَاهِيَهُمْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ
يَصْعَقُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَزَابٍ
وَقَدْ رَوَى بَنِي إِسْمَاعِيلَ أَنَّ تَحْلِيلَ تَرْجَمَةِ الْقُرْآنِ
أَيْبُو وَاقْتَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْلِهِ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ أَحْصَاءِ بَنِي إِسْمَاعِيلَ مَنْ أَنَا فَدَاثَ مُحَمَّدٌ
وَهُوَ يَتْلُو عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَدْرُجُ
إِمَّةٌ فَيُنَاقِلُ وَقَالَ لَا مَقْنَنَ مَنْ وَقَعَ عَلَى نَوَاتٍ مُحَمَّدٌ
كَتِيلَ.

باب ۹۹ مآجاء فی التعذیر

۱۳۹۹ م۔ حدیث ثَمَّاتُ قَتِيبَةُ تَمَّالِیْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
یَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِیْبٍ عَنْ یُحْیَى بْنِ عُبَیْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَنْجَرِ
عَنْ سَيِّدَتَانِ بَنِي يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الزُّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِسُ كَوْفٍ حَتَّى يَجْلِسَ لِدَابِ
إِلَّا ابْنِ سَعْدٍ مِنْ سَعْدٍ وَابْنُ اللَّهِ وَكَانَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
ابْنُ لَهَيْفَةَ عَنْ يَكْنِزٍ فَخَطَرْتَنِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَا وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ
الْكَلْبِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ شَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ يَسَارٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْحَدِيثُ غَرِيبٌ لَا تَحْرِيفُ كَرَالَا
مِنْ حَدِيثِ يَكْنِزٍ بَنِي الْأَسْبَاجِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي التَّعْذِيرِ وَالْحَسَنُ شَيْءٌ يُرَوَّى فِي التَّعْذِيرِ
هَذَا الْحَدِيثُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف فرق سے مروی ہے بلکہ ابن عازب
اور قرہ بن ابی اسرار روایت کرتے ہیں۔ ایک آدمی نے اپنا سونپ
مال سے نکال کر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے
کا حکم دیا۔ ہمارے محمد کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں
جو آدمی جان پر محمد کر کسی عزم محبت کے پاس جائے بغیر کسی ناکرہ
قر سے قتل کیا جائے۔ امام احمد فرماتے ہیں مال سے
نکال کر نہ والے کو قتل کیا جائے
امام احمد فرماتے ہیں جو کسی عزم محبت سے نکال کر
اسے بھی قتل کیا جائے۔

تفسیر

حضرت ابو بردہ بن نيار رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ
میں سے کسی حد کے سوا کسی دوسری سزا میں (دس
کاروں سے زیادہ نہ مارے جائیگا۔ ابن حبیب نے
اس حدیث کو بخیر سے روایت کیا لیکن غلطی کی اور کہا
عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ بواسطہ والدہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ سند غلط ہے۔ یہ کہ وہ
بے جلیب بن سعد نے بواسطہ عبدالرحمن بن جابر بن
عبداللہ اور ابو بردہ بن نيار نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
صوت یحییٰ بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علماء
کا تفسیر کے واسطے یہاں اختلاف ہے۔ تفسیر
کے ضمن میں سب سے بہتر یہی روایت
ہے۔

روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ماثر الشریعہ سے
ابوہریرہ سے مروی ہے۔

وَهَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَسْنُونٍ وَعَالَيْكَ اللَّهُ هُوَ أَبُو إِدْرِيسَ
الْحَوَّلَانِيُّ.

مچوکی کے سستے کا شکار کردہ جانور

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مچوکی
کے سستے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے
اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اکثر علماء کا اس
پر عمل ہے وہ مچوکی کے سستے کا شکار کھانے کی اجازت
نہیں دیتے۔

قاسم بن ابی ہریرہ سے قاسم بن عامر بن قاسم
میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْجَوْرِ

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى شَنَاوَنِيَّةً
شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ جَابِرٍ عَنِ الْقَلِيمِ بْنِ أَبِي بَرَّةٍ عَنْ
سُكَيْمَانَ بْنِ شَكْرِ بْنِ جَابِرٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَهَيَّا
عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْجَوْرِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَسْنُونٍ لَا
تَغْرِهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَحَدُ
الْأَثَرِ أَهْلُ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ صَيْدَ كَلْبِ الْجَوْرِ
قَالَ سَيِّدُ بَيْتِ الْإِسْلَامِ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باز کا شکار کیا ہوا جانور

حضرت عطاء بن قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا
کہ وہ تمہارے لیے پکڑا گیا ہے اسے کھاؤ
اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ جابر بن عبد اللہ سے
پہچانتے ہیں۔ ابی ہریرہ کا اس پر عمل ہے وہ باز اور شکاری
کے شکار کردہ جانور کو کھانے میں کچھ منع نہیں سمجھتے۔ جابر فرماتے
ہیں باز وہ پرندہ ہے جس سے شکار کرتے ہیں یہاں جابر سے
ہے جن کے پاس سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جن جو روح کو تم کھلاؤ
اس سے نہ کہتے اور پرندہ سے روکیں جن کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے
بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کی جانے کی ضرورت
میں بھی باز کا شکار جائز سمجھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں باز کا کھانا
یہ ہے کہ وہ جو بڑے بعض علماء نے اس حدیث میں شکار کردہ کہا ہے
اکثر فقہاء ملتے ہیں باز کا شکار کھائے۔ اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کہتے

بَابُ فِي صَيْدِ الْبُرَاةِ

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى وَهَشَاذٌ وَابْنُ أَبِي
عَالٍ وَابْنُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَبْدِ بَنِي سَابِغٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبُرَاةِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ
عَلَيْكَ كُلَّ هَذَا أَحَدٌ يَتْلُو تَعْرِيفَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
بَابِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَحَدُ أَهْلِ الْعِلْمِ
لَا يَرَوْنَ صَيْدَ الْبُرَاةِ وَالصَّفْوِيَّاتُ وَقَالَ يَحْيَى
الْبَزْجِيُّ هَذَا لَيْسَ بِصَيْدٍ مِنَ الْبُرَاةِ وَنَحْنُ نَرَى
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَلَّمَهُمْ مِنَ الْبُرَاةِ فَتَرْتَابِلَابِ
وَالظُّلُمِ الَّذِي يَصَادُ بِهِ وَهَذَا رَحِمَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبُرَاةِ وَإِنْ أَكَلْتُمْ مِنْهُ وَقَالُوا إِنَّمَا
كُلُّكُمْ رَجَاءُ وَكَرِهَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَأَنَّ كَرِهَهُ
قَالُوا يَا كُلُّ دَيْنٍ أَكَلْتُمْ مِنْهُ.

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ
عَنْهُ

تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا

کہ جب شکار اور بیوپاری میں گریباںیں تو نہ کھایا جائے۔ بعض علماء
ذہبیہ کے پاس میں فرماتے ہیں۔ موقوفہ کھانے کے بعد پانی میں گر
جائے اور وہیں سر ہائے قرآن سے کھایا جائے۔ اگر میلہ کسا
ہو تو قیل ہے۔ اس شکار سے کچھ کھائے تو اس کو اسے میں اہل
علم کا احتکاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں۔ اگر کلا اس سے کھائے
تو اس سے نہ کھاد۔ سفیان عبد اللہ بن مبارک ہشامی
ابو اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض میں یہ کلام
اور دیکھو اس سے اس سے کھانے کی، جہنت دی ہے۔ اگرچہ
کتنے نے اس سے کھایا ہے۔

بے پر کے تیر کا شکار

حضرت مدنی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر سے شکار کا حکم پوچھا
آپ نے فرمایا جس کو اس کی دھار مار لگ سے مارد اسے
کھانا ہے چڑائی کا طرن سے مارد وہ مردار
ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زکریا، قسیمی اور مدنی
بن حاتم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسد الی علم کا ال پر
مل ہے۔

سفید پتھر سے ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری قوم
کے ایک شخص نے ایک یاد و فرشتہ شکار کے پھران کو سفید
پتھر سے ذبح کر کے کھایا یہ بیان تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے طائعات ہوئی تو اس کے پاس میں حکم پوچھا آپ نے
ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔ اس باب میں محمد بن اسحاق
رافع اور مدنی بن حاتم سے بھی روایات مذکور ہیں بعض علماء نے
سفید پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت دے دی ہے اور فرشتہ کھانے

غیر ہونے فی القیدی والذی یخیر إذا ذبحا فی لیساء لیساء
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذِّبْحَةِ إِذَا قُطِعَ السَّكَنُ وَهُوَ قَوْلُ
الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ النَّبِيِّ الْمُبْدَلُ
وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ الْقَبِيضَ
فَقَالَ كَثِيرٌ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا
يَكُلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَ
الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَرَافِعُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرُهُمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

باب ما جاء في صيد المعراض

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
وَكثير بن النخعي عن عدي بن حاتم قال سألت
الشيخ صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض
فقال ما أصبت بحتيا فكل كما أصبت به من غيره
فلم يرد عليه.

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
وَكثير بن النخعي عن عدي بن حاتم عن الشيخ
صلى الله عليه وسلم نحوه هذا الحديث صحيح
العمل على هذا عند أهل العلم.

باب في الذبح بالمدرة

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
وَكثير بن النخعي عن عدي بن حاتم عن عبد الله
أن رجلا من قومه صاد أرنبا أو ثديين فذبحهما
بمدرة فتعلقهما حتى كفى رسول الله صلى الله عليه
عليه وآله فأمروا بأكلهما وفي الباب عن محمد بن عمرو
ورافع وعدي بن حاتم وقد رخص بعض أهل
العلم في أن يذبح بمدرة ولم يردوا أياكل إلا ذنب

میں کچھ صحیح نہیں سمجھا۔ یہ اکثر اہل علم کا قول ہے۔ بعض علماء نے
خوشگوش کا کہنا مکرہ کہا ہے۔ خبیثی کے خاگردوں نے اس
حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ و اسلم
خبیثی، محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں اور امام احمد و اسلم
خبیثی، صفوان بن محمد بن محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں
محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ جابر جعفی بواسطہ شبی حضرت جابر
بن عبد اللہ سے قندہ کی روایت کی قتل روایت کرتے ہیں
ہر کتاب ہے خبیثی نے ان تمام سے روایت کیا ہے محمد بن زبیر
حضرت جابر سے شبی کی روایت غیر محفوظ ہے۔

نشانہ قائم کر کے مارے ہوئے جانور کا حکم

حضرت ابو داؤد و ترمذی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بختہ کے کھانے سے منع فرمایا اللہ بیدہ یہ کہ ہے
میں کو کھانے کے تیر کا نشانہ بنا لیں اس باب میں حضور پر امن
ہنا سلیب انس، ابن عمر ابن عباس، جابر اور ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ ابو داؤد کی روایت
نقص ہے۔

ام حبیہ بنت عریض بن ساریہ اپنے والد سے روایت ہے۔
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خنزیر کے گوشت پر روک
دار داخل ہونے والے دروازے یا دروازے پر بندوں کو کھڑے
یا کھڑے کے گوشت و خنزیر اور دوسرے سے اپنے ہونے جازر
کے کھانا درزی حاصل ہونے والی حاملہ زنی سے بچہ پیدا ہونے
سے قبل جناح کرنے سے منع فرمایا محمد بن یحییٰ کہتے ہیں یہ قطعی
موافقت ہے۔ ابو امامہ سے بختہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں
نے فرمایا بختہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو کھڑا کر کے اس پر
تیر اندازی کی جائے۔ غلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں
نے فرمایا کسی دندے یا بھیرے سے کوئی جانور پھرا جائے تو
وہ ذی کرنے سے پہلے ہی ہاتھ میں لے جائے۔ (یہ غلیسہ ہے)

بَابُ مَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْوَلِيمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ
أَكْلَ الْأَرْبَبِ وَخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِ فِي رُؤْيَا
هَذَا الْحَدِيثِ عَرَضِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ مِنَ الشَّعْبِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى قَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ الشَّعْبِ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ هَنْدٍ أَفْخَتْ بِابْنِ صَفْوَانَ وَخَسَنُ بْنُ
صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنْ الشَّعْبِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ كَثَّادَةَ عَنِ الشَّعْبِ
وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوَى عَنْمَا كَانَ عَنْ حَبِيبِ
حَبِيبِ الشَّعْبِ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْذُوظٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

۱۵۰۶. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَلَعَبْنَا التَّحْنِيمَ بَيْنَنَا
عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ الْأَيْمَنِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعْدِ
بْنِ الْكُتَيْبِ عَنْ أَبِي النَّائِدِ أَنَّ قَالَ تَعْنِي نَسْأَلُ اللَّهَ صَلَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَبَنِي لَيْسَ تَصْبِرُ الْفَتَى
وَفِي بَابِ عَنْ يَطْبَا مِنْ بَنِي سَكْرَةَ وَابْنِ عَمَرَ
وَابْنِ عَمَرَ وَجَابِرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ
حَدِيثُ مُقَرَّبٍ.

۱۵۰۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَخَيْرُ بْنُ جَبْرٍ قَالَا
قَالَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
الرَّجِيَّةُ بَنِي الْعَرِيضِ مِنْ بَنِي سَكْرَةَ عَنْ أَبِي قَالَا
نَسْأَلُ اللَّهَ صَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي تَوَسَّيْتُ عَنْ كُلِّ
بُذِي تَابٍ مِنَ التَّيْبَارِ وَرَوَى كُلُّ ذِي هَلَبٍ مِنَ الظَّيْرِ
وَعَنْ كُثُومِ الْحُمَيْرِيِّ الْأَهْلِيَّةِ وَبَنِي الْمُجْتَمَةِ وَبَنِي الْوَلِيمِ
وَأَنْ تَوَطَّأَ النَّبِيُّ حَتَّى يَبْغُضَ مَا فِي بَطْنِهَا وَتَالَا
كُثَيْرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قُطَيْبِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ التَّحْنِيمِ
قَالَ أَنْ يُنْصَبَ الظَّيْرُ الْفَتَى فَتَبْرُؤُ شَيْءٍ مِنَ الْوَلِيمِ
قَالَ النَّاسُ أَوَّاسُ بَنِي هَارِثَةَ الرَّحْلُ مَا أَخَذَ وَشَرَّ
فَيُؤْتَى فِي نِيَّةٍ قَبْلَ أَنْ يُدْلِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ذی روح چیز کو
بچہ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن
مستحکم ہے۔

جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا ذبح حمل کے ذبح کو بھی کفایت
کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابو درداء
اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
مذکور ہیں۔ اسکا طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل
علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان، ابن مبارک، مشافعی،
احمد اور اسماعیل رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ابودود اک کا نام جبرین لڑتا

ہے۔

بچہ کی والدہ مردہ اور بخول والا پر زندہ کھانا منع ہے

حضرت ابو ثعلبہ غفثی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر
کچھ والے مردہ سے (کے کھانے) سے منع
فرمایا۔

سید بن عبدالرحمن وغیرہ نے کہا سفیان نے دوسری
سے اس مسئلہ کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسباب و سبب خلائی کا نام جانور
اللہ بن عبد اللہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ ابْنِ جُبَّارٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ جُبَّارٍ
قَالَ: فِيهِ الزُّورُ غَرَضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَّحِقٌ

باب ۹۹ فی ذکوۃ الجبنین

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ جُبَّارٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ ابْنِ جُبَّارٍ
عَنِ النَّبِيِّ عَنْ ابْنِ جُبَّارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذِكْرُ الْجَبَنِينَ ذِكْرُ آبَائِهِمْ وَفِي
الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ كَأَنِّي أَمَامَهُ دَائِي الْقَرْيَةَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ دُعِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَأَعْمَلُ عَلَى هَذَا ابْنُ أَبِي الْعَلَمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ بَعْضِهِمْ وَهُوَ
قَوْلُ سَيِّدِيَانِ دَائِي لَسَاوِي وَالتَّابِعِي وَآخِئَهُ وَابْنُ جُبَّارٍ
فَأَبُو الْقَدَّاحِ اسْمُهُ جَبْرُ بْنُ تَوْنٍ

باب ۹۹ فی گراہیہ کل ذی ناب و ذی

مخلف

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
إِبْرَاهِيمَ الْخَوَزَمِيِّ عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَطَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ
فِي السَّبَاحِ

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ ابْنِ جُبَّارٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذِكْرُ الْجَبَنِينَ ذِكْرُ آبَائِهِمْ وَفِي
الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ كَأَنِّي أَمَامَهُ دَائِي الْقَرْيَةَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ دُعِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُبَّارٍ عَنْ النَّبِيِّ

طیو سلم نے نزد خیر کے رقعہ پر ٹھہر کر سے، پھر ریل کے گوشت کھلی دالے درندہ سے اور پھر ریل دالے پرندوں (کے کھانے) سے رخ فرمایا۔ اسی باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جاہلہ حسن و صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھلی والا درندہ حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اہل ایجر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبد اللہ بن مبارک، مشافعی احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

✽ ✽ ✽

زندہ جانوں سے گوشت کاٹنا

صوفی المہذب میں رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عینہ فیہ تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ وہاں کے لوگ زندہ جانوروں کے گردان اور زندہ جانوروں کی چکیاں کاٹتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

✽ ✽ ✽

ابراہیم بن یعقوب نے برا سلمہ ابو النضر عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی کہ حدیث حسن و صحیح ہے ہم اسے صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہانتے ہیں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابو داؤد و ترمذی کا ہم حدیث بن حنفیہ ہے۔

حلق اور لہر میں ذبح کرنا

عَنْ يَكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ تَحْيَا بَنُو الْحَمَاءِ لَا يَسْمُوهُ فَكُلُوا مِنْ بَقَالٍ كُلُّ ذِي كَأَبٍ مِنَ التَّبَاخِرِ وَذِي بَحْلَبٍ عَنِ الظَّوْزِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْرُوقٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْغُبَرِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ تَحْيَا بَنُو الْحَمَاءِ لَا يَسْمُوهُ فَكُلُوا مِنْ بَقَالٍ كُلُّ ذِي كَأَبٍ مِنَ التَّبَاخِرِ وَذِي بَحْلَبٍ عَنِ الظَّوْزِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْرُوقٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الرِّجْلِ وَهُوَ

مَيْتٌ

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْغُبَرِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ تَحْيَا بَنُو الْحَمَاءِ لَا يَسْمُوهُ فَكُلُوا مِنْ بَقَالٍ كُلُّ ذِي كَأَبٍ مِنَ التَّبَاخِرِ وَذِي بَحْلَبٍ عَنِ الظَّوْزِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْرُوقٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ تَحْيَا بَنُو الْحَمَاءِ لَا يَسْمُوهُ فَكُلُوا مِنْ بَقَالٍ كُلُّ ذِي كَأَبٍ مِنَ التَّبَاخِرِ وَذِي بَحْلَبٍ عَنِ الظَّوْزِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْرُوقٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثٌ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ

بَابُ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ هَاشِمٍ وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ كُوفَةٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
 ذَكِيغَ بْنَ حَمَّادٍ بْنَ سَكْمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ
 تَنَاوَلْنَا بَيْنَ هَارُونَ تَنَاوَلْنَا مَعَهُ بَيْنَ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
 الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَأْتِيَنَّكَ اللَّهُ أَمَا تَكُونُ لِلدَّوْ
 لَةِ فِي الْفَتْحِ وَاللَّكَةِ قَالَ كَوْنَتْ بِي ذُنُوبٌ هَذَا جَزَاءُ
 عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هَذَا
 فِي الطُّرُقِ وَكَانَ فِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهَذَا
 مَعْرُوفٌ غَيْرُ نَبِيٍّ لَا تَعْرِفُ الْإِمَامَ حَبِيبُ اللَّهِ هَذَا وَثَبَتَ
 سَلَمَةُ وَلَا تَقْبَلُ فِي الْفَتْحِ عَنْ أَبِيهِ كَيْفَ هَذَا
 الْمَعْرُوفُ فَإِنَّكَ تَقُولُ فِي اسْمِ أَبِي الْعَشْرَاءِ بِمَقَالِ بَعْضِهِمْ
 اسْمُهُ أَسَامَةُ بْنُ قَطَطَةَ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ مَرْثَدَةَ وَيُقَالُ
 إِنَّ بَنِيهِ وَيُقَالُ اسْمُهُ عَطَارِدُ.

حضرت ابو العشر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
 ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ذبح
 صرف حق اور لہر ایسے سے اور پر کہ جگر جہل سے اور ذبح
 کیے جاتے ہیں ایسے ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم ران میں بھی نیرہ
 اور قرمانہ ہے صاحب بن فضال نے فرمایا ہمارے سے نقل کرتے ہیں
 کہ حضرت کے وقت ایسا کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے
 ہم اسے صرف عادی سلوک روایت سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ
 ابو العشر اور ابی کہنا اللہ سے ہم اس حدیث کے علاوہ کو کیا
 دوسری روایت نہیں جانتے۔ ابو العشر کے ہم میں اختلاف
 ہے۔ بعض نے اسامہ بن سلم بتایا ہے۔ یا ران
 برز بھی کہا جاتا ہے۔ ابن بلز اور علامہ بھی کہا گیا
 ہے۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ كُوفَةٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ
 فَكَّةً أَوْ طَسْبَةً أَوْ فُلًّا كَانَ لَهُ كَذَا أَوْ كَذَا الْحَسَنَةُ كَانَ
 قَتْلُهَا فِي الصُّبْحِ أَوْ فِي الْمَشْرِيقِ كَانَ لَهُ كَذَا أَوْ كَذَا الْحَسَنَةُ
 كَانَ قَتْلُهَا فِي الْمَشْرِيقِ أَوْ فِي الْمَغْرِبِ كَانَ لَهُ كَذَا أَوْ كَذَا الْحَسَنَةُ
 وَفِي قَتْلِ الْوَزَغِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدَّثَنَا عَائِشَةُ وَآيَةُ
 شَرِيكٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مَحْمُودٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہی غریب ہی گرگ کو
 جاک کیا اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر دوسری غریب
 سے ملے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر تیسری غریب سے
 ملے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں۔ ابی ماب میں حضرت
 ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے
 بھی روایت فرمائی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کی روایت حسن ہے۔

سَائِبُ كَوْمَارِ

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت ہے رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مائیں کو قتل کر دو۔ یا انھوں نے وہ سائپ
 میں پر گرگ کے چرنے سے نشان ہوئی اور اس کا دم کش ہوئی اور
 گزرتے آگھوں کا دم صاف کر دیتے ہیں اور اس کو لادیتے ہیں۔ اس
 باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عائشہ، ابو ہریرہ، خالد بن ولید بن بکر

بَابُ فِي قَتْلِ الْحَيَاتِ

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
 عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُوا الْحَيَاتِ وَأَهْلُوا إِذَا
 الْكَلْبُ كَانَ وَالْأَبْ كَيْفَ مَا يَلْبَسَانِ الْبَصَرُ وَيُطْلَانِ
 الْعَبْدُ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدَّثَنَا عَائِشَةُ وَ

کر دینے کا حکم دیا پس ان میں سے خالص سیاہ کنول کو برقرار رکھا
اگرچہ اس میں حضرت ابن عمر، جابر، ابوہریرہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن مغفل کی حدیث میں صحیح
ہے۔ بعض احادیث میں مردی ہے خالص سیاہ کنول شیطان
ہے اور یہ وہ کلمہ ہے جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ بعض
مجاہد نے خالص سیاہ کہنے کے شکار کردہ جانور کو کمرہ
کہا ہے۔

کتر کہنے والے کی نیکیوں میں کمی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے
فکاری کہے یا حفاظت کرنے والے کہے کے
ظاہر کیا یا ان کے خواب سے روزانہ و وقیرا
کا اعجازہ کم کیا یا کہے۔ ان کا باب میں حضرت
عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ، سعیدان اور ابن ابی
ذہب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر
میں صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ
نے فرمایا یا کہتی کہ حفاظت مالاکن۔ (رومیکہا کشتی ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے شکار کا کہنے اور جانوروں کی حفاظت مالا کہنے
کے حوالہ دیگر کئی کئی جہاں کر کے حکم فرمایا۔ بلکہ فرماتے ہیں میں
نے عرض کیا کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حفاظت مالا کہنے کے
بھی استناد کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ کہ ان
کا کہتی ہے۔ یہ حدیث میں صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کہے
یا جانوروں کی حفاظت اور کہتی یاڑی کی حفاظت کے
حوالہ کیا رکھنا ہر روز اس کے گلے سے دو قیرا

قَوْلًا إِنَّ الْكَلْبَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَا مَرْتَ يَمْشِيهَا كَيْفَ
كَانَتْ كَلْبًا مِنْهَا مَنْ اسْتَوْدَعَ يَحْمِلُ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَبْلَ يَوْمِ قَيْسِ طَابَ وَابْنِ يُوْنُسَ وَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَعْقِلٍ حَدَّثَ عَنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَيُذِي فِي بَعْضِ
لِلْعِدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَلِيحَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ
الْأَسْوَدُ أَبْيَضُ لَبِئْسَ لَكَ يَكُونُ وَبِهِ شَيْءٌ مِنْ الْبَلِيحِينَ
وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ وَالْأَسْوَدَ الْبَلِيحَ

بَابٌ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ

آجڑہ

۱۵۲۳۔ مُحَمَّدٌ نَكَا أَخْمَانِينَ مِلْبِيعَ تَمْرٍ خَنْجَلِينَ
يُزَاهِمُهُ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ نَاجِجٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخْمَانِي كَلْبًا إِذَا
الْفَخْدَا كَلْبًا لَيْسَ بِصَادِقٍ وَلَا كَلْبٌ مَا يَشِيخُ يُقْصُ مِنْ
أَجْرِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طَابَ وَابْنِ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْقِلٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ لَبِئْسَ لَكَ يَكُونُ وَبِهِ شَيْءٌ
حَدَّثَ عَنْ حَسَنٍ حَدَّثَ عَنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى
عَنِ الْيَقِينِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْصَلَتْ
كَرَجِ

۱۵۲۴۔ مُحَمَّدٌ نَكَا قَتِيْبَةً قَتَاةً تَأْذِيْنَ ذَيْبٍ عَنْ
حَمْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ إِلَّا كَلْبَ سَبَبٍ أَوْ كَلْبَ
مَا يَشِيخُ قَالَ قَبْلَ لَهُ أَنَّ أَهْلَ تَمْرِ تَكُونُ أَوْ كَلْبَ تَدَجٍ
قَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَمْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَعْرَجٍ قَالُوا
نَكَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَكَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْخَدَا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا يَشِيخُ

كُنُوزًا وَلَوْ يَدُ كُزُوبٍ عَنْ عِبَادَةٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَصَحُّ
وَعَبَّاسٌ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ تَابِعٍ وَفَعَلَ عَلَى هَذَا عَاطِلُ
الْوَحِيدِ لَا يَدُونَ أَنَا تَبَعٌ لِي مِمَّنْ دَكَرْتُ مَعَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيدِ إِذَا نَدَى

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِجَاعَةَ بْنِ تَابِعٍ عَنْ عَدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ تَابِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَنَادَى بَعْضُ مَنَابِلِ الْقَوْمِ وَكُنَّا
يَكُونُ مَعَهُمْ خَيْلٌ كَثِيرَةٌ دَجَلُ يَسْتَمِعُ حَبْسَهُ اللَّهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَلَنَ
الْبُكَاءَ أَشْعَرُ أَكْبَدُ ثَمَّ دَابِدًا فَوْخِشَ حَمَاقَةٍ مِنْهَا هَذَا
فَالْعَلَا بِهَ لَكُنَّا

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
بُرَيْدٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِجَاعَةَ بْنِ تَابِعٍ عَنْ عَدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ تَابِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَتَنَادَى بَعْضُ مَنَابِلِ الْقَوْمِ وَكُنَّا يَكُونُ مَعَهُمْ
خَيْلٌ كَثِيرَةٌ دَجَلُ يَسْتَمِعُ حَبْسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ يَلَنَ الْبُكَاءَ أَشْعَرُ أَكْبَدُ ثَمَّ دَابِدًا فَوْخِشَ حَمَاقَةٍ مِنْهَا هَذَا
فَالْعَلَا بِهَ لَكُنَّا

اخْتَارَ الْبُكَاءَ الصَّيْدُ

ابواب الاضحية

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَضْحِيَّةِ

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
الْمَدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَابِعٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ تَابِعٍ عَنْ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدَدَةَ عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ تَابِعٍ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں جباہ
کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہاں سے جباہ کے والد سے جاب
جسہ الہم کا پڑنا ہے وہ بھی اس حدیث سے ثابت کرنے کو راویوں
کہتے۔

بعد کے جوئے جائزہ کو بارنا

حضرت مرفوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قرم کے اونٹوں میں سے
ایک اونٹ بک گیا۔ ان کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ ایک آدمی
نے تیر بھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چاروں میں بھی علی جانور
کی طرح وحشی پن ہوتا ہے۔ پس جو جانور اس طرح
کرے قرم بھی ایسا ہی کیا کرے۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ درکھ سفیان، ان کے والد جباہ
بن سنان سے اسکا ماہر حضرت مرفوع بن خدیج رضی اللہ عنہما
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس
میں جباہ کے بعد ان کے والد کا واسطہ نہ کوڑ نہیں یہ زیادہ صحیح
ہے۔ ابی ظہر کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ رجب نے بواسطہ سعید
بن سروق سفیان کی روایت سے اسی طرح روایت کی ہے۔
شکار کے ابواب ختم ہوئے

الواب قربانی

قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قربانی کے
دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خیر جیسے نہ زیادہ
پسندیدہ نہیں قربانی کا جائز قیامت کے دن

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلُ
أَعْرَفِي مِنْ عَمَلٍ يُؤْتِي أَجْرًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ إِهْرَاقِ
الدَّمِ إِذْ تَبَايَ يُزْمَنُ الْقِتْمَةُ بِكَرْوَيْهَا وَأَشْعَارُهَا
أَخْلَاجُهَا وَإِنْ الدَّمَ لَيَقْتَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَا كَابَ قَسْلُ أَنْ
يَقْتَعُ مِنَ الْأَرْضِ فَوَيْلٌ لِي إِذَا تَقَادَرَى الْبَابُ عَنْ مِرَاقِ
بَنِ حَصِينٍ وَزَيْدِ بْنِ أَنْعَمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
خَوِشُكَ لَا تُعْرِضْهُ وَإِلَّا مِنْ حَدِيثٍ هَتَأَ مِنْ عُرْدَةٍ إِلَّا
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْمُنْثَقِ اسْمُهُ سَيْمَانُ بْنُ بَرِيْدٍ
تَدْرِي عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِيكَ وَزَيْدِي عَنْ أَبِي الْيَقِينِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَالِي الْأَضْحِيَّةَ لَهَا جِبَالٌ بِحُكْمِ
شَعْرَةٍ وَحَسَنٌ وَزَيْدِي بِمُرْوِيَّهَا .

بَابُ فِي الْأَضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
بَنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْبِشُ بَيْنَ أَكْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ وَهَاتَيْنِ بَيْنَهُمَا وَهُوَ
وَكَبْرٌ وَهُوَ يَخْلَعُ عَلَى صَلَاحِهَا ذِي الْبَابِ عَنْ
عَلِيٍّ وَهَاتَيْنِ وَابْنِ هَزْرَةَ وَهَاتَيْنِ وَابْنِ أَبِي الْيَقِينِ وَابْنِ
الْأَزْدِ آدَ وَابْنِ زَائِدٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ بَكْرٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُحَاسِنِيُّ
تُكُونِي مَا سَمِعْتُكَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
حَدِيثٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضْعِفُ بَيْنَ كَبْشَيْنِ أَحَدَهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرَ عَنْ نَفْسِهِ
فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَسْمَعُ فِيهِ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ لَا تُعْرِضْهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ شَرِيكٍ وَفَمَا تَخْصُ بَيْنَ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ
يُضْعِفَ بَيْنَ لَدَيْكَ وَكَمْ يَرْجِعُ عَنْكُمْ أَنْ يُضْعِفَ عَنْهُ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُضْعِفَ عَنْهُ وَكَأَنَّ

اپنے سیگوں بالوں اور کمر کی سمیت اُسے گا اور بے شک
اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام
قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس دل کی خرتما کے ساتھ قربانی
کیا کرو اس باب میں حضرت عمران بن حنین اور زید بن عرقم رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث من غریبہ سے
بشام بن مردہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسکی طوالت سے
پچاسے میں مابراستی کا نام سلیمان بن یزید سے ساین ابی حکم
اس سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی
مروا ہے کہ آپ نے قربانی کے بارے میں فرمایا کہ قربانی
کر لے دے کہ جسے ہر بال کے بدلے بھی ہے۔ نیز
یہ بھی روایت ہے کہ ہر سیگ کے بدلے بھی ہے۔

دو مینڈھوں کی قربانی

حضرت انس بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے سیگوں والے سیاہی مائل مینڈھوں سے
اپنے دست بردار سے ذبح کیے جسم اللہ پر حاکم تھیں اور
ان کی گردن پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اس باب میں حضرت علی
حاشیہ البربرہ، جابر الجریڈ، ابوالدرداء اور ابو نعیم، ابن عمر
اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ
حدیث من غریبہ ہے۔

حضرت شمس سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو
مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے اور ایک ہی طرف سے۔ آپ سے اس کے تعلق
پر چچا گیا تو فرمایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا
حکم دیا ہے میں اس سے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث
غریبہ ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پچاسے
میں۔ بعض علماء نے میت کی طرف سے قربانی کہنے کی اجازت
دکا ہے۔ جب کہ بعض کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت
عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک میت

کو طرف سے صحت دینا زیادہ پسندیدہ ہے اسکا کسی طرف سے قربانی نہ کی جائے اسکا کر کے تو اس سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ تمام کا تمام صدقہ کر دے

يَصَدَّقُ بِمَنْطَرُونٍ صَدَقَ فَلَا يَأْكُلُ مِنْهُ شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِمَا كَانَ لَهُ.

کس جانور کی قربانی مستحب ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیگڑوں والے سر کے ہڈیوں سے نہ بچے کی قربانی نہ کی۔ وہ سیوا ہی میں کھانا دیا کہ یہ چھوٹا سیوا ہی میں دیکھنا تھا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن خیثام کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَعْمَشُ عَنْ ثَمَّاحِ بْنِ عِثَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَبُ أَكْثَرُ كَبِيرٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادِهِ وَيُسَوِّي فِي سَوَادِهِ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَهُ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عِثَابٍ.

کس جانور کی قربانی ناجائز ہے

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ مروی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لکڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو نہ اس کا لے جانور کی جس کا کامین ظاہر ہو نہ اس کا بیمار جانور کی قربانی کی جائے جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے مٹے پٹے کی جس کی ٹہنی میں گودا ہو۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَبُ أَكْثَرُ كَبِيرٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادِهِ وَيُسَوِّي فِي سَوَادِهِ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَهُ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عِثَابٍ.

صاحب نے بواسطہ ابن ابی زالمہ، شجرہ سیحان بن عبد الرحمن، عبید بن نیر و اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف بواسطہ عبید بن نیر و اور حضرت براء بن عازب کی روایت سے جانتے ہیں۔ علامہ کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَبُ أَكْثَرُ كَبِيرٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادِهِ وَيُسَوِّي فِي سَوَادِهِ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَهُ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عِثَابٍ.

کس جانور کی قربانی مکروہ ہے

حضرت علی کریم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کی (مکروہ) اور کان خر سے دیکھ لیا کریں اور ایسے جانور کو

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَرَوِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَبُ أَكْثَرُ كَبِيرٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادِهِ وَيُسَوِّي فِي سَوَادِهِ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَهُ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عِثَابٍ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بگیاں دیں کہ آپ کے صحابہ کرام کے وہ بیان قربانی کے لیے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک چھ یا سات ماہ کا بچہ رو گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم خدا کی قربانی کرو۔ وہ دیکھ فرماتے ہیں جس کا بچہ یا سات ماہ کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرسل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے ہاں تقسیم کیے تو ایک جڑ عرواتی رو گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کرو۔

اس سے یہ حدیث محمد بن بشام نے یزید بن ادریس اور ابو ادریس سے بیان کی۔ یہ دونوں راستے میں ہم سے ہشتم ہیں۔ و ستروں نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، الجعفی بن عبد اللہ بن بدر اور حمزہ بن عامر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

قربانی میں شریک ہونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حیدر قربان آگئی۔ چنانچہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابو لاشد اسلمی (برواسطہ اپنے والد) سے روایت کرتے ہیں (ابو لایوب رضی اللہ عنہ) سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں غریب ہے۔ ہم سے صرف فضل بن مرثی کا روایت سے پہنچا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حیدر میں سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی اور سات ہی کی طرف سے گائے کی قربانی کی

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْأَخْطَرِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَا دُعَاةَ يَتِيمَاهَا فِي الْأَمْصَلِ مَضْحَايَا مَبِئِي عَتُوكَ وَجَدَ عَا فَدَاكَ ذَالِكَ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُ يَهْ أَنتَ قَالَ ذِكْرُكَ أَجَلُكَ يَكُونُ إِنَّ سَبْعَةَ أَوْ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ هَذَا أَحَبُّ شَيْءٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَتَلْتُ بَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا بِبَقِيَّتِ جَدِّ عَدَا فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَجْ بِهَا أَنتَ.

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ وَابْنِ دَاوُدَ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

بَابُ فِي الْإِشْرَاقِ فِي الْأَضْحِيَّةِ

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ الْقُتَيْبِ بْنِ مُوسَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى كَأَشْرُكَ فِي السَّفَرِ سَبْعَةٌ وَفِي الْبَيْتِ عَشْرَةٌ وَفِي النَّبَابِ عَنْ أَبِي الْأَشْجَبِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَخْرِجُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقُتَيْبِ بْنِ مُوسَى.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَحَرَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِ بَوَائِيهِ الْبَدَاةِ عَنْ سَبْعَةٍ

بکری قربانی کیا کرتا تھا وہ اس سے خود بھی کھاتے اور لوگوں کو بھی کھاتے یہ تک کہ لوگوں نے غر خر شروع کیا اور اس سے صورت پر لگتی جرم دیکھ سب سے ہمہ جہد ریش من سمجھ جہاد بن عبداللہ دینی بھی ملک بن انس نے بھی ان سے رعایت کی ہے بعض اہل علم کا کہ پٹیل ہے۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ اسی کے تلامذہ ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا کہ آپ نے ایک سینٹر صادق کیا اور فرمایا یہ میرے اس امتی کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے بعض علماء فرماتے ہیں ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہے حضرت عبداللہ بن بابک رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم و حکمت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (رحیمہ) کا یہی مسلک ہے۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْوَحْلُ يُكَرَّمُ بِالنَّحَاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قِيَا كُلُّهُمْ دِيْطِيْمُونَ حَتَّى تَبَاهِيَ النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى هَذَا أَحَدُ رِثَاحَتٍ حَسَنٍ صَحِيحَةٍ وَصَمَارَةٌ مِنْ عَهْدِ اللَّهِ هُوَ عِيَايَتِي وَقَدْ تَرَوِي عَنْهُ مَا لَيْتُ بَنُ النَّاسِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتِدَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَوَّلُوا أَحْمَدَ وَرِثَاتِهِ وَاحْتَقَبُوا بِحَدِيثِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَضَى بِكَبِيْرٍ فَقَالَ هَذَا أَعْتَنَ لَوْ بِيَضْتِجِرُ مِنْ أَمْرِي وَقَالَ بَعْضُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُخْذِرُ إِشْقَاءُ إِلَّا عَنِ النَّفْسِ وَالْجِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ .

قربانی سنت ہے

جلیل بن سمیع بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے مسئلہ پر سوال کیا یہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم در مسافوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے حق ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسافوں نے قربانی کی ہے یہ حدیث من ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔

مغیان ثرری اور

ابن مبارک کا یہی

قول ہے

باب ۱۶

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ كُنَّا هُنَا مَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سُوَيْبٍ أَنَّ جَدَّاهُ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ الْأَضْحِيَّةِ أَوْ أَحِبِّهِ رَوَى فَقَالَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَيْ تَعْمَلُ مِثْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ هَذَا أَحَدُ رِثَاحَتٍ حَسَنَةٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا إِعْتِدَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَثَرَتْ عَنْهُ مِنْ سُنَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِحَدَّثٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُنَنِ الشُّوْرِي وَابْنِ الْمُبَارَكِ

امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد امام احمد اس کے نزدیک ہرگز اور مسلمان اور غیر مسلم صاحب استطاعت پر قربانی واجب ہے۔ امام احمد سے ایک حدیث ہے کہ ان کے نزدیک اگرچہ واجب فقیر کے لیے سنت ہے۔ وجوب کی دلیل مختلف بن علیم کی روایت ہے جسے ترغی و ترہیب دار نے اس سے روایت کیا حضرت مختلف فرماتے ہیں ہم حرمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے فرمایا اسے لوگوں پر گھراؤ اس پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔ اور یہ آغاز وجوب کا ہے۔ نیز فرمایا جو گنہگار کسی کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری حیرت کا وہ قریب نہ آئے۔ اسی قسم کی وحید واجب کے چھوڑنے پر برکت ہے۔

(ترغی و ترہیب ص ۲۲۶ مترجم)

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا مَا لَا
نَحْنُ إِذَا لَمْ نَكُنْ فِي حَاجَةٍ بِرَأْسِ الْأَمَةِ عَنْ
تَأْفِيعِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ مِائَتَيْنِ يُضْمَتُنِي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال
قیام پذیر رہے اور آپ قربانی دیتے رہے۔ یہ
حدیث حسن ہے۔

۹ ۹ ۹

نماز عید کے بعد ذبح کرنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا آپ نے فرمایا نماز
عید پڑھنے سے پہلے کوئی شخص قربانی کا جانور ذبح نہ کرے
فرماتے ہیں میرے اہل نے اللہ کریم کی یا رسول اللہ آج
کے دن گشتِ ہاپسند ہو رہا ہے اور میں نے قربانی میں جلدی
کی تاکہ اپنے گھروالوں اور مسایلوں کو کھلاؤں۔ آپ نے
فرمایا دوسرا جانور ذبح کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
میرے پاس سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے جو دو گشت
والی بکریوں سے اچھا ہے کیا میں اسے ذبح کر دوں۔
آپ نے فرمایا ہاں اور یہ تیری اچھی قربانی ہے اور
تیرے بعد کسی کے بچے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز
نہیں ہے اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عمر بن
الخطاب، ابن عمر اور ابو زید اللہی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
ذکور ہیں۔ یہ حدیث من صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر اجماع ہے
کہ خبر علی امام کے نماز عید پڑھنے سے قبل قربانی نہ کرے
عما کی ایک جماعت نے دیہاتوں کو طوع و فجر کے بعد قربانی کی
اجازت دے رکھی ہے ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اہل علم
کا اجماع ہے کہ چھ ماہی بکری کی قربانی جائز نہیں اور بکری
کا چھ ماہ بچہ جائز ہے۔

باب فی الذی یجب بعد الصلوٰۃ

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ ثنا إسماعيل
بن إبراهيم عن إبراهيم عن داود ابن أبي نعيم
عن أبي بصير عن عبد الله بن عاصم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في يوم نحر
فقال لا يذبحن أحدكم حتى يصلي قال فقال
خالي فقال يا رسول الله هذا يوم نحر فينبو
مكروا؟ فريتم قلت فينبو لا طعمه أهلي وأهل
داود ابن أبي نعيم قال قال داود بن عبد الله باحد فقال
يا رسول الله عندي حنظل بن جهم بن
سنان لغيره إذا ذبحنا فقال تعروا هو خير ليبيك
ولا تخبروا جرحه بعد ذلك ولا تلبسوا عن جرحه
وحدثني و أنس وعون بنين أشعر و ابن عمر
و أبي زيد الأنصاري و هذا حديث حسن صحيح
والعمل على هذا حديث أهل العلم أن لا يصلي
بالنحر حتى يصلي الإحرام وقد رخص قوم من
أهل العلم لأهل النحر في الذبح إذا أطلع الفجر
وهو قول ابن المبارك وقد أجمع أهل العلم
أن لا يجزئ الجذر من النحر قالوا لا يجزئ
الجدع من الضبان.

۱۵۵۱۔ حضرت علی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے تحت جس کے لیے جرجا میں مال فرمایا جس کے لیے جرجا میں عمامہ فرمادیں اللہ
تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا جسے میں پرچہ و عمامہ نامہ حمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصنیف
۱۵۵۱۔ من واصلہ کا مطالعہ کیجیے۔ (ترجمہ)

باب فی کراهیۃ اکل الاضحیۃ

فوق ثلثۃ آیات

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ ضَحِيَّةٍ قَتَلَتْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْبَابِ مِنْ عَائِشَةَ وَأَبْنَيْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَتَّى صَبَّحَهُ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّهْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفُوعًا مَّا كُفِّرَ رَخْصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

باب فی الرخصة فی اکلہا بعد ثلاث

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ وَمَعْمُودُ بْنُ هَاشِمٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلَلِيُّ قَالُوا إِنَّمَا أَكْرَمَ عَامِمُ السَّيْلِ تَأْسِيفِيَّانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَكَيْمَانَ بْنِ بَرْزِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لَحْمٍ إِلَّا ضَاحِيٍّ فَوَقَى كَلَابُشَرٌ ثَلَاثَةَ دُرِّ الْقَطُولِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَاكْتَوَا مَا بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِجْمَاعِ وَادَّخَرُوا فِي الْبَابِ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَثَيْبَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَأَبْنَيْ قُرَيْشَةَ وَحَدِيثُ بَكْرِ بْنِ كَازِمٍ وَحَدِيثُ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ كَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا أَجْمَعًا هَلْ يُعْلَمُ مِنْ أَهْلِ الْبَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهُ هُوَ.

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لَحْمٍ إِلَّا ضَاحِيٍّ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَاكْتَوَا مَا بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِجْمَاعِ وَادَّخَرُوا فِي الْبَابِ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَثَيْبَةَ وَأَبْنَيْ قُرَيْشَةَ وَحَدِيثُ بَكْرِ بْنِ كَازِمٍ وَحَدِيثُ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ كَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا أَجْمَعًا هَلْ يُعْلَمُ مِنْ أَهْلِ الْبَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهُ هُوَ.

قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت مالک ابن انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت

حضرت سیمان بن بریدہ ہشامی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا۔ تاکہ گنجائش مائے ان لوگوں پر دست کریں جنہیں گنجائش نہیں۔ پس جتنا چاہو کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کر لو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، ثیبہ، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

حضرت عائشہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ میں نے ہر چیز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ قربانی کرنے والے کم تھے۔ اس سے آپ چاہتے تھے کہ ان لوگوں کو کھلا جائے جو

قریبانی میں کر سکتے ہیں ہم جانور کا ہاتھ چا کر سکتے اور اسے دیکھ
دن بھگھکتے۔ یہ حدیث من گھڑی ہے۔ امام الحرمین سے
مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ام الحرمین سے یہ مرید
دوسرے طرق سے بھی ہو سکتا ہے۔

فرع اور تعمیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اسلام میں) فرع اور حیرہ کا کوئی
جواز نہیں۔ فرع اور حیرہ کے سب سے پہلے بے کر سکتے ہیں
جسے (رگ) (ازمنہ یا حیرت میں) ذبح کیا کرتے تھے۔ الہامی باب
میں حضرت عائشہ اور حفصہ بن کسیم رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ حیرہ وہ
ذبیحہ ہے جسے وہ رجب کی تعلیم کی خاطر رجب میں
ذبح کرتے تھے۔ کیونکہ یہ عورت واسے حیض میں
سب سے پہلا حیض ہے۔ عورت واسے حیض رجب و ذیقعد
و ذی الحجہ اور عرم میں حج کے مہینے شمال ذیقعدہ اور ذی الحجہ
کے دن دن ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات سے حج
کے مہینوں کے واسے لیکن اہل طریق مرکب ہے۔

حقیقہ

حضرت یوسف بن یحییٰ بن حلیب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ حضرت خضر بن عبد الرحمن کے پاس گئے اور
ان سے حقیقہ کے واسے ہی پرچہ انہوں نے بتایا کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں طے کے ک طرف سے دو بھر کرایا اور طے
کا طرف سے ایک بھر کا ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ الہامی باب
میں حضرت علی، ام کرزا، بریدہ، عمر، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن
عمر، انس، سلمان بن عامر اور ابن عباس رضی
اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث مالک سے

مَنْ لَمْ يَكُنْ يَصْنَعُ فَلَعَنَّا كَذَّابًا لَكَرَاهٍ مَنَّا لَهُ
بَعْدَ عَفْوٍ أَوْ أَتَى بِهِ هَذَا أَحَدُ بَنِي سَعْدٍ وَأَمْرُ الْعَرَبِ
مِنْ عَائِشَةَ ذَوِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا
ذَوِي عَنْهَا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِهِ وَجَم

باب فی الفرع والتعمیر

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانٍ قَتْلَعْبُدُ
الزُّدِّيُّ قَتْلَعْبُدُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا فِرْعَ وَلَا قَيْسِرَةَ وَلَا فِرْعَ أَذْلَ الْفِرْعَانِ
يَنْتَبِهُ لَهُمْ قَيْسِرَةَ بَحْرَةَ فِي الْبَابِ عَنْ بَيْتِهِمْ وَ
وَيُحْتَفِلُ بِنَسِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوْنِيحٌ
وَالْقَيْسِرَةُ فَرِيقَةٌ كَانُوا يَتَجَوَّرُونَ فِي رَجَبٍ
لِأَنَّهُ أَذْلُ تَمْلُهِمْ مِنْ أَشْهُرِ الْفِرْعَانِ وَذَلِكَ الْفِرْعَانُ
رَجَبٌ وَذَلِكَ الْقَيْسِرَةُ وَذَلِكَ الْحَجَّةُ وَالْفِرْعَانُ
أَشْهُرُ الْحَجَّةِ شَوَّالٌ وَذَلِكَ الْقَيْسِرَةُ وَعَشْرُ قِيَمٍ
ذَوِي الْحِجَّةِ كَذَلِكَ ذَوِي عَن تَحْوَنَ أَصْحَابِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَوْمَ ذِي الْحِجَّةِ

باب ملجاء فی العقیقہ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَلْبٍ قَتْلَعْبُدُ
لِلْمُطَّلِبِ قَتْلَعْبُدُ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ أَبِي حَتِيمٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ مَاهِيكٍ أَنَّكَ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَتَنَّا كَوْنَهُنَ الْعَقِيقَةَ مَا أَخْبَرْتَهُمْ
أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْعَقِيقَةِ ثَلَاثِينَ مَكَايِشَتَانِ
وَعَنِ ابْنِ مَرْيَمَ بَقَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ كُرَيْبٍ
وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو وَآلِ بْنِ وَاسِكٍ ثَلَاثِينَ مَكَايِشَتَانِ

میں سمجھتا ہے

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

سبا بن ثابت سے روایت ہے۔ محمد بن سبا بن ثابت نے انہیں ام کرو سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکے کی طرف سے ایک بکری ہے۔ ان کا لڑیا مادہ ہونا کچھ نقصان نہیں دیتا۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے پر حقیقت (سنت) ہے۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذا رساں چیزیں (بال و خضر) عدد کرو۔

حسن نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن حبیبہ، امام بن سیرین، احمد، حنفیہ بنت سیرین، رباع اور سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بچے کے کان میں اذان دینا

حضرت حماد بن ابی رافع اپنے والد (ابو رافع) رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے اذان کا اذان جیسی اذان کہی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے۔ نبی اکرم

وَحَدَّثَنَا عَائِشَةُ تَحَدَّثُ بِنْتُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَحَفْصَةُ هِيَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ هِيَ ابْنَةُ ابْنِ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَمَلِيُّ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ الرَّحْمَنِ ابْنَةَ ابْنِ جَدِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَبَّاحٍ عَنْ أَبِي تَابِتٍ أَنَّ سَبَّاحَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْبَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُضْفِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِ بَيْتٌ وَاحِدٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذَكَرْنَا عَنْ أَهْلِ الْأَنْدَلُسِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ الرَّحْمَنِ ابْنَةَ ابْنِ جَدِّهِ حَدَّثَتْهُ بِذَلِكَ وَسَمِعْتُ مِنْ هِشَامِ بْنِ الثَّوْبَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَامِرٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْعَلَامِ حَقِيقَةٌ فَأَخْبَرْتُهَا عَنْهُ ذَمًّا وَلَمَّا ظَلَمْتُ عَنْهُ الْأَذَى

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ الرَّحْمَنِ ابْنَةَ ابْنِ جَدِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ سَبَّاحٍ عَنْ أَبِي تَابِتٍ أَنَّ سَبَّاحَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْبَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُضْفِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِ بَيْتٌ وَاحِدٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذَكَرْنَا عَنْ أَهْلِ الْأَنْدَلُسِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْثٍ قَالَا سَأَلْنَا مَنْ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُذُنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَاءَهُ وَلَدُهُ فَأُطِمَتْ بِالْمَوْلُودِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَمَّا

عَلَيْهِمْ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْحَقِيقَةِ مِنْ عَنَيْرٍ وَبِهِ عَنِ الْخَلَاءِ مِنْ شَتَابِ
مُكَافَاتَيْنِ وَبِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَاةٍ وَرَوَى عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَشْهَقَ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَكَذَا ذَهَبَ عَنْ أَهْلِ
الْجَمْعِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ.

باب ۱۲۳

۱۵۶۰. حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ حَبِيبٍ كُنَّا بِالْبَلَدِ
عَنْ عَفِيرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي
أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْيِرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبِيرَى وَتَحْيِرُ الْكُفْرِ الْعُكْلَةِ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ تَقْرَبُكَ وَتَقْرَبُكَ مِنْ مَعْدَانَ يَضَعُ
فِي الْحَدِيثِ.

باب ۱۲۴

۱۵۶۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَوَى
حَبِيبُ بْنُ عَفِيرٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ مَدَنِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا دُخُولًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى
كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ وَتَحْيِرُ هَذِهِ
تَذَكُّرٌ مَا الْعَبِيدُ لَكُمْ هِيَ الَّتِي تَكُونُ لَكُمْ رَحْمَةً
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ تَقْرَبُكَ وَتَقْرَبُكَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَفِيرٍ.

باب ۱۲۵

۱۵۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَوِيُّ عَنْ
عَنْ الْأَعْلَى عَنْ مُسَدِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
بِزْ أَيْ طَابَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے دوسرے طرق سے بھی حقیقت کے
لمحے میں مروی ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور
بجی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت حسن بن علی
رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بکری کا حقیقت دیا۔ بعض
جمہور کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بہترین قربانی اور کفن

حضرت ابوماسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین قربانی
(سیکھ دے) وہ ہے کہ ہے اور بہترین کفن وہ ہے
یہ حدیث غریب ہے۔

حفیر بن سعدان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا
گیا ہے۔

قربانی واجب ہے

حضرت حنف بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم انھیں
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے
کہیں کے سنا آپ نے فرمایا۔ اسے لوگ ہر سال ہر
گرمالوں پر قربانی (واجب) ہے۔ اور حنیفہ! تو تم جانتے
ہو حنیفہ کیا ہے یہ تم ہی ہے جسے تم بھیہ کہتے ہو یہ بھی
مقبول گزر چکا ہے (ترجمہ) یہ حدیث حسن غریب ہے۔
اس حدیث کو کم صرف اسی طریق یعنی ابن عمر کی روایت
سے پہنچاتے ہیں۔

ایک بکری سے حقیقت

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی
اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری حقیقت (میں ذبح) کی۔

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمْسِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا خَاطِمَةُ اخْبِرِي
رَأْسَهُ وَتَضَعِي سِرِّيَّةَ شَعْرِهِ فَضَمَّتْ قَوْسًا مَتَّهَةً فَكَانَ
وَلَيْتَهُ دَرَاهِمًا أَوْ بَعْضَ دَرَاهِمٍ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِي
تَحْرِيْبِ كَرَامَتِهِ لَا يَتَوَقَّعُ بِسَمْعِهِ أَنْ يُوَجِّعَ عَمْرًا مَعْتَدٌ
نَنْ عَيْنٍ تَعْرِيدِيكَ عَلَى بَيْنِ أَيْ طَالِبٍ .

اور فرمایا اسے خاطر! ان کا سر سونڈ کر بائوں کے برابر
چاغی مودہ کر و تران کا دلن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم
تھا۔ یہ حدیث سن فرمیں۔ اس کی سند متصل نہیں
ابو جعفر محمد بن علی سے حضرت علی بن ابی طالب کو
نہیں پایا۔

باب ۱۲۶

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَوْنٍ الْخَثَلِيُّ شَنَا
أَذْهَرُ بْنُ مَعْبُدٍ السَّامِيُّ عَنِ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ هَمْدٍ
بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ كَثْرَ
كَوَلٍ قَدْ عَابَ كَثِيرِينَ قَدْ بَعَثْنَا هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
حَسَنِهِ .

بجیر کہہ کر ذبح کرنا

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ (رضی اللہ عنہما)
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر نیچے تشریف لائے اور
دو بیٹھ سے سگرا کر انیس ذبح کیا۔ یہ حدیث صحیح
ہے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ مُطِيبٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ شَرِيفًا مَعَ رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصْحَى بِالْمَصَلَّى مِمَّا قَبْلُ
خُطْبَتِهِ كَذَلِكَ عَنْ مَخْبَرَةٍ فَأُتِيَ بِكَثِيرٍ قَدْ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةً وَقَالَ
بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا أَحَدِي وَعَنْ لُحَيْمِيَّةَ
مِنْ أُمِّيِّ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ
الْقَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ
إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ بَرِّ الْمَلِكِ
وَالْمُطِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلٍ يَقُولُ أَنَّهُ لَمْ
يَتَمَعَّرْ مِنْ جَابِرٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
عید قربان کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
عید گاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ ختم فرمایا قرآن سے
نیچے تشریف لائے، ایک بیٹھ چلا لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے
دست بدمک سے ذبح فرمایا اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر
یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف
سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب
ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے
کہ ذبح کرتے وقت آدمی کو بجیر کہنی چاہیے۔ ابن
بدمک رضی اللہ کا یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن
حنظلہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

باب ۱۲۷

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَاجِرٍ شَنَا عَنِ ابْنِ

عقیقہ کب کیا جائے

حضرت بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر حقیقہ کے عوض دین رکھا جاتا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانتہ کج کیا جائے ہم رکھا جائے اور اس کا میر منڈایا جائے۔

حسن بن علی غزال نے براسلہ زید بن ہارون صاحب بن ابی
عروہ، قتادہ، حسن اللہ، محمد بن جنید، رضی اللہ عنہ، بنی اہم
عمری اللہ علیہ السلام سے اس کے ہم عصری حدیث و روایت کہ یہ
حیات میں صحیح ہے اور ماہل علم کا اس پر عمل ہے وہ مستحب
کہتے ہیں کہ بیچ کا طرف سے ساتویں دن حقیقہ کا
جانور ذبح کیا جائے۔ اگر ساتویں دن میسر نہ ہو
تو چودھویں دن اگر چودھویں دن بھی نہ ہو تو اکیسویں
دن (ذبح کیا جائے) حلال فرماتے ہیں حقیقہ میں اسی قسم کی
کچھ یا نہ ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

مُسْتَهْدٍ عَنْ رَأْسِهِ عَيْلٌ بَنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ
سَرَّاهُ بِعَقِيْقَتِهِ يَلِدُ يَوْمَ عَمَّةٍ يَوْمَ التَّائِيَةِ وَيَسْتَشِي
وَيُحْلِقُ رَأْسَهُ

١٥٧٦. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَضْرَامِيُّ
 عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ حَسَنٌ مَخْصُورٌ
 الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يُتَحَبَّبُونَ أَنْ
 يُدْبِخَ عَنِ الْعَلَامِ الْعَقِيقَةِ يَوْمَ التَّائِبِ فَإِنْ لَمْ
 يَتَلَبَّحْ يَوْمَ التَّائِبِ فَيَوْمَ التَّائِبِ عَطْرُ فَإِنْ لَمْ يَتَلَبَّحْ
 حَتَّى عَنَهُ يَوْمَ أَحَدَى وَعِشْرِينَ ذَكَرُوا الْأَجْرُ
 فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ أَشْهُارِ الْأَمَّا يُخْبِرُنِي فِي الْأُضْحَى.

پاک

١٥٦٦. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ أَبُو بَصْرٍ قَتَا
لِحَمْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
عَنْ عَمْرِو أَوْ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ رَأَى هَالِكًا ذِي الْحِجَةِ قَرَأَ أَنْ يُصَلِّيَ
فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمٍ
قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ عِلْقَمَةُ وَغَيْرُ
وَاحِدٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا السَّبَبِ نَحْنُ هَذَا أَهْوَاؤُ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِمْ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَالْإِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثُ ذَهَبَ أَصَدُّ
إِسْنَادٌ وَرَخِصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا کلمہ کا پانچ دیکھے اور قربانی کا اسادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے مال اور تافن سے نکالے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح نام عمر بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اسد کتبہ دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث واسطہ سعید بن مسیب اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بھی اس فرماتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث کا طرف لگتے ہیں بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ مال اور تافن کا ہٹنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اس کا قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت

فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَنْتَهِزَ مِنْ شَعْبِهِ مَا ظَنَّا بِهِ وَأَمَّا قَوْلُ
الشَّافِعِيِّ وَاحْتِجَاجُهُ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ الْهَدْيَ مِنَ الْمَوَاطِنِ فَلَا
يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحَرَّمُ -

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور
بھیجتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم
پرہیز کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذریں اور قسمیں

گناہ میں نذر نہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْإِيمَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَنَّ نَذْرِي مَعْصِيَةٍ

۱۵۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ
فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَةٌ لِبَيْنَ وَفِي آيَاتٍ عَنْ
أَبْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ حَفْصٍ وَهَذَا حَدِيثٌ
لَا يَصِحُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ
أَبِي سَلَمَةَ مِمَّنْ مَعَهُمْ يَقُولُونَ يُؤَيُّ عَنْ عَائِشَةَ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُقْبَةَ وَأَبِي رَافِعٍ عَنْ
الزُّهْرِيَّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَحْتَدٌّ وَالْعَرِيبُ هُوَ هَذَا -

۱۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعِيلَ غَزْوَانِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ يُونُسَ الْقُرْمِذِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ بَكْرِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي أَوْفَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَكْرِ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَرَفَةَ عَنْ
الزُّهْرِيَّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر اور پکارا
جائز نہیں۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے
اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح
نہیں کیونکہ زہری نے ابو سلمہ سے یہ حدیث نہیں سنی
یہ امام ترمذی نے علم بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ
حدیث متحد لوگوں سے مروی ہے۔ اس میں یحییٰ بن عقیقہ اور
ابن ابی شیبہ شامل ہیں جو ابواسلمہ زہری الطیلسی بن ارقم بن ابی
کثیر ابومسلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث صحیح ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نذرانی میں نذر
پوری نہیں کی جائے گی۔ اور اس کا کفارہ وہی
ہے جو قسم کا کفارہ ہے یہ حدیث غریب ہے
اور ابوصفوان ابواسلمہ بن نسس کی روایت
سے صحیح ہے۔ ابوصفوان کہی ہیں اور ان

کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا ایک جماعت کہتی ہے کہ ممکنہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کی کچھ کفارہ نہیں۔

امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

✱ ✱ ✱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

حسن بن علی غلال نے بواسطہ عبداللہ بن فہر عبداللہ بن عمر طلحہ بن عبد الملک اہل قاسم بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے صحیح حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یعنی بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا یعنی صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اس کے قائل ہیں۔ امام مالک اور شافعی بھی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے بلکہ اس میں قسم والا کفارہ بھی نہیں یعنی جب کہ گناہ کی نذر مانے پر وہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کفارہ دینا چاہیے گا نہ کہ اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہو (ترجمہ)

جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان میں چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذَرُنِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ قَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا تَذَرُنِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَاسْتَجَابَ بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْفَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا تَذَرُنِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ فِي مَالِكَ وَغَيْرِهِ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ -

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ سَالِبٍ عَنْ خَلْدَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْمِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَمُطِيعُهُ كَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعِصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعِصِيهِ -

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَلَّالِ الشَّاعِبِيُّ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْمِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَمُطِيعُهُ كَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعِصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعِصِيهِ -

بَابُ لَا تَذَرُنِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ -

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا اسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَشَّاهِ بْنِ الدَّسْتَوَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ضَحَّاكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تذکرہ شریف ترمذی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفار کا کفارہ یہ ہے کہ جو کفارہ سے کفارہ نہ ہو۔

تذکرہ غیر معین کا کفارہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفارہ کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

+

قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے

حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبدالرحمن! حکومت سے ہٹ کر تیس اگھنے سے بیوقوفی کر رہا ہے کہ وہ دیکھے کہ اگر اسے بغیر اسے کہ تو اس پر تمہارا مدد کا جائے گا اور جب کسی بات پر تم کھڑے ہو اس کے خلاف کرنے میں بتری دیکھو تو جو بہتر ہے اسے کفارہ قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ اس باب میں حضرت حری بن عاتم، ابو دردار، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

عبدالرحمن بن عمر کی روایت حسن صحیح ہے۔

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ

عَلَيْكُمْ بِوَسْطَى مَا تَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ يَمَّا لَا يَسْلُكُ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۳۱ فی کفارة النذر اذا لم يسقم

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ النَّذْرَ يَنْتَهِي
عَنْكُمْ بِنِهَايَةِ عَقَبَةٍ بَيْنَ
قَوْمَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَفَارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يَسْقُمْ كَفَارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ يَرْوَاهُ

باب ۱۳۲ فیمن حلف على يمين غير فاء

خياراً منها

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ النَّذْرَ يَنْتَهِي عَنْكُمْ بِنِهَايَةِ
عَقَبَةٍ بَيْنَ قَوْمَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يَسْقُمْ كَفَارَةُ
يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ يَرْوَاهُ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَفَارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يَسْقُمْ كَفَارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ يَرْوَاهُ

باب ۱۳۳ فی الكفارة قبل الجحش

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَفَارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يَسْقُمْ كَفَارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ يَرْوَاهُ

الرَّبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَّتْ عَلَى
يَبِيْسٍ فِرَافِي غَيْرَهَا خَيْرٌ مِنْهَا فَلْيَكُفِّرْ عَنْ يَبِيْسِهِ
وَلْيَعْمَلْ فِي رُفْيِ الْبَابِ عَنْ أَوْسَكَمَةِ حُدُوثِ آتِي قَرِيرَةٍ
حَدِيثُ حَسَنٍ مَوْحِيهِ وَالْحَمْلُ عَلَى هَذَا كَقَوْلِ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَمْرٍو هَمَّانَ الْكَلْبَاتِ قَبْلَ الْوَحْلِ وَهُوَ
قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْتِجَاجُ حَقٍّ وَقَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ الْوَحْلِ قَالَ بَعْضُ الْأَعْلَمِ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ كَيْفَ أَحْبَبَ إِلَيَّ دَانَ تَقَرَّرَ قَدْ أَمْسَتْ أَعْرَاقُ

جملہ نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف میں مبتلا نہ ہو
قرچا ہیے کہ قسم کا کفارہ دے اس کی کے خلاف کرے سلسلہ
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابویہ
میں صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اللہ دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے
کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالک
شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔ بعض
حدو فرائض میں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا نہ کرے
سفیان ثوری فرماتے ہیں قسم توڑنے کے بعد ادا کرنا بھی
پسند ہے اور پہلے ادا کرنا کافی ہے۔

قسم میں استثناء کرنا

باب فی الاستثناء فی اليمين -

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَّتْ عَلَى يَبِيْسٍ قَوْلًا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حُجَّتَ عَلَيْهِ رُفْيِ الْبَابِ عَنْ قَرِيرَةٍ
حَدِيثُ بَيْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ حَسَنٍ وَقَدْ سَمِعْنَا عَنْ
أَبِيهِ بْنِ عُمَرَ وَعَمْرٍو عَنْ نَجِيحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْحِيَةً
وَهَكَذَا رَوَى سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْحِيَةً وَنَعْنَمٌ
أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ رَأْسُ بَيْتِ
ابْنِ بَرَكَةَ كَانَ لِقَبْ أَجَاكَ يَرْفَعُهُ وَحَبَّ نَا
لَا يَرْفَعُهُ وَالْحَمْلُ عَلَى هَذَا كَقَوْلِ الْأَعْلَمِ أَبُو
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمْرٍو
أَنَّ الْأَسْئَلَةَ إِذَا كَانَ مَقْرُورًا بِأَيِّمِينَ فَلَا حُجَّتَ
حَلِيهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَكْبَدِيِّ وَ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ
وَاحْتِجَاجُ حَقٍّ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قسم کھائی اور اثناء اللہ
(اگر اللہ نے چاہا) کہ تو وہ حادثہ نہیں ہوگا (یعنی توڑنے پر
کفارہ نہ ہوگا) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہے سائیں عمر کا روایت میں ہے۔ حمید اللہ بن عمر
دعیرہ نے برا سلمہ تابع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً
روایت کیا ہے مسلم نے بھی حضرت ابن عمر سے اسی
مرفوع موقوف روایت کیا ہے ابویہ صحیحانی کے علاوہ
کچھ دوسرے کو نہیں جانتے ہیں نے مرفوعاً روایت کی ہے
اسمعیل بن ابی یزید کہتے ہیں ابویہ بھی مرفوعاً بیان کرتے
ہیں اور کبھی نیز مرفوعاً۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم
کا اس پر عمل ہے۔ کہ قسم کے ساتھ طاکر اثناء اللہ
کہنے پر عانت نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، ابن ماجہ، مالک
بن انس احمد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور
ابن رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى ثنا جَعْفَرُ بْنُ الزَّيْدِ
ثَنَا هَمْرٍو عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آتِي قَرِيرَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قسم کھاتے ہوئے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ
 فَقَالَ بِنِشَاءِ اللَّهِ لَمْ يَحْلَفْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَمْعَانَ
 عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَوْ أَخْطَأَ
 فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَ مِنْهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ حَادِدٍ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ قَالَ لَا طَوْلَ لَكَ الْيَمِينَةَ عَلَى سَبْعِينَ أَمْرًا
 قَوْلُ كُلِّ أَمْرٍ أَنْ عِلْمًا مَقَاتِلَ مَعِينٍ فَتَقُولُ
 أَمْرًا لَا يَمُنُّ إِلَّا أَمْرًا لَا يَمُنُّ كَلَامُهُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ سَاءَ اللَّهُ كَانَ
 كَمَا قَالَ هَكَذَا أَرَدَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ دُرِّي هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ
 طَرِيقٍ وَجَّهَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ حَادِدٍ لَا طَوْلَ
 الْيَمِينَةَ عَلَى سَبْعِينَ أَمْرًا -

باب ۱۳۵۸ فی کراهیۃ الحلف بغير الله -

۱۵۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ
 عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ سَمِعَ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ
 أَنْتُمْ يَمُنُّوا كَفَرُوا أَنْ تَحْلِفُوا بِمَا يَكْفُرُ فَقَالَ عُمَرُ
 لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ذَاكُمَا وَلَا
 أَثَرًا فِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَ
 أَبِي حَبِيبٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَكُثَيْبَةَ وَحَبِيبَ الرَّقْمِيِّ
 أَبِي سَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو
 حَبِيبٍ مَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا أَثَرًا يَقُولُ لَمْ أَثَرًا عَنْ
 حَبِيبٍ يَقُولُ لَمْ أَثَرًا عَنْ حَبِيبٍ -

۱۵۴۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَعْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

انشاء اللہ کہ وہ حادث نہ ہوگا۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ
 سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اس
 حدیث میں خطاب ہے اور وہ خطاب عبد الزقاق سے سرزد ہوئی۔
 معمر کی روایت سے مختصر بن کر دی۔ پوری حدیث یہ ہے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلیمان بن حاد (علیہ
 السلام) نے فرمایا میں آج حرات سرحدوں کے پاس جاؤں گا
 ان میں سے ہر حدت ایک پھر جانے گی۔ چنانچہ وہ ان
 حدتوں کے پاس گئے لیکن ایک حدت کے سوا کسی کے ہاں
 پھر پید نہ ہوا اس نے بھی الحلف پھر بخاری رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو مجھے کاشا ہی
 طرح ہو جاتا۔ عبد الزقاق نے بواسطہ معمر اور ابن طاووس
 طائوس سے اس طرح طویل حدیث روایت کی اور سرحدوں
 والا تو نقل کیا۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے برگ
 طرق سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 حضرت حاد بن سلیمان علیہما السلام سے فرمایا میں آج حدت
 ایک سرحدوں کے پاس جاؤں گا۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

حضرت امام اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور علیہ السلام سے اپنے باب کی
 قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبر دلا اللہ تعالیٰ سے نہیں اپنے باب
 کی قسم کھانے سے سنا مرایا حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ کی قسم
 اس کے بعد میں نے کبھی بھی یہ قسم نہیں کھائی نہ بی بی طرف سے
 نہ کسی اور کی طرف سے یہ باب نبی حضرت ثابت بن عمار
 عباسی ابو ہریرہ، عقیلہ اور عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی
 روایت نہ کر دیں۔ یہ حدیث من صحیح ہے۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔
 کاشا کا مطلب ہے کہ خبر کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے
 میں یہ قسم نہیں کھاؤں۔ یعنی خبر کی طرف سے ذکر نہیں کروں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

أَبْنِ عُمَرَ عَنْ تَادِيمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ لَكُمْ عَمْرًا وَهُوَ فِي سَكَبٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْمِلُوا بَابَ يَنْكُرٍ لِيَحْلِفَ حَالَتُ يَدَيْهِ أَوْ لَيْسَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عمرہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سراروں کی جماعت میں اسی حال میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرما رہا ہے۔ قسم کھانے والا۔ یا تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھا گئے یا خوار کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۶

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَالِيَةَ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ الدَّوْلِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَا وَابْنَةَ لَكَ الْوَلِيدُ قَالَ بَنُو عُمَرَ يَقُولُونَ بِغَيْرِ اللَّهِ قَوْلِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ شَرَّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ وَشَرَّكَ عَلَى التَّحْلِيلِ وَالْجَمْعِ رَأَى لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عُمَرَ يَقُولُ وَفِي وَابْنِ قَدَّحٍ أَنَّ ابْنَ اللَّهِ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَهْلِكُمْ وَحَدِيثُ بَنِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ فِي حَلِيلِهِ وَالدَّامِ وَالْعَزَى فَيَسْقُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهَذَا مِثْلُ مَا مَرَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَدْرُسُ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلِيدِ هَذَا الْآيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُو نَفْسَهُ مَرَّتَهُ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْآيَةَ فَإِنْ لَا يُدْرِكُ.

حضرت سعد بن حمیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ فرمایا یا غیر اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا سنا ہے کہ میں نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس سے کفر کیا یا شرک کیا یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر ہے کہ کفر و شرک سے بعض بخفی اور دھمکی ملا ہے اور اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا خبر دار اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض روایتیں ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص لات اور عر کی قسم کھا گئے اسے سزا دے اللہ تعالیٰ سزا دے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یہاں تک ہے۔ بعض علماء نے اس نیت میں کہ ان پر جزا لقا رہے ہیں مگر اس کی تفسیر یہ کہ آپ نے کسی کو کھانے کے لیے نہ کرے۔

بَابُ ۱۰۳۷ مَنْ يَحْلِفُ بِالشَّيْءِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَالِيَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي قَالَ تَدْرُسُ أَمْرًا أَنْ تَكْتَبَ إِلَى بَنِي بَيْتِ اللَّهِ فَسَوْفَ يَبْنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پیارے چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت نہ رکھنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے تمہارا کہہ وہ بیت اللہ کی طرف بیدل جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پاس سے ہی پرچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پروا رہے اسے کہہ کر سرار پر کر جائے

وَالَّذِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَيٌّ عَنْ فَهُمْ فَأَمَّا رُكَبُ
رَفِي الْأَلْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي
عَبَّاسٍ حُذَيْفَةَ الْأَسَدِيَّ حَسَنَ صَوِيحِبَهُ تَقَرُّبًا
١٥٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
أَخِي الْعَبَّاسِ الْأَخْزَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ
مَرَرْتُ بِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ
يَتَقَادَمُ بِهِمْ أَيْبُو قَدْلَ مَا قَالَ هَذَا فَأُتِيَ بِرَبِيَا
وَسَمَّى اللَّهُ وَلَدَ بَيْتِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَيٌّ عَنْ تَقَرُّبٍ
هَذَا نَفْسَهُ قَالَ فَأَمَّا رُكَبُ

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى شَاهِدُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَسْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ
يَكُونُ بَيْنَ رَجُلٍ وَرَجُلٍ كَرَاهِيَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ
الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالَ إِذَا
بُذِرَتِ الْكَرَاهِيَةُ أَنْ تَمُوتَ فَلْيَتَرَكَبْ وَلْيُتْبَعْ شَاءُ.

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدْوِيرِ -

١٥٨٣ | سَمِعْتُ لَمَّا قُتِبَتْهُ لَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَنْتَهِرُوا مَا كَانَ الْقُدْسُ لَا يُفِيضُ مِنْ تَقْدِيرِ تَيْبَانٍ
إِنَّمَا يُسْتَنْهَرُ بِهِ مِنَ الْبَيْحِ فِي الْقَابِ عَلَى ابْنِ
عَمْرِ حَبِيبَاتِ ابْنِ عَمْرِوَةَ حَبِيبَاتِ حَسَنٍ حَبِيبَاتِ
الْعَمَلِ عَلَى هَذَا جَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَاهُوا الْقُدْسَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَلْبَةَ لَمْ مَعْنَى أَنْكَرَ فِي الْقُدْسِ
فِي الطَّاعَةِ وَالْعَصِيَّةِ فَإِنْ سَدَّ الرَّجُلُ يَنْقَاطِعُ
قُلُوبُهُ فَيَلْهُوُ بِأَجْرٍ دَرَكَةٍ لَهُ الْقُدْسُ -

يَا أَيُّهَا الرِّفْقِيُّ وَفَاءُ الشَّدِيدِ -

اس باب میں حضرت البرہریریہ و عقبہ بن عامر اصحابین عباسی
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس
میں صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار طے کے پاس سے گزرا۔ عجز و کبر و تکبر کے عیب اپنے میٹھ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے یہاں پہنچنے کا اندھا بنی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو نصیحت فرماتا کہ اسے سے بچے نیاز ہے۔

مادری فرماتے ہیں میرا آپ نے اسے سارا جہنم کا حکم دیا۔

مدرسہ شمس نے ملا علی قاریؒ کی تصانیف اور حضرت انسؓ رضی اللہ عنہما کی تصانیف کو کتب سے روایت کی کتاب نے ایک نمبر کا کر دیکھا اور اس کے ہم معنی ذکر کیا۔ یہ حریص صحیح ہے۔ ان معنی اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی حدیث پر دل چاہے کہ خود مانے تو اسے چاہیے کہ سرور ہوا و تروائی کیسے ایک بڑی جگہ

نذر کی کراہیت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ ذَرَعَ نَذْرًا يَسْتَعِذُّ بِهِ كَيْفَ تَعِذُّ يَسْتَعِذُّ بِهِ كَيْفَ تَعِذُّ** یعنی جو شخص کسی نذر کو دے گا اس پر عمل کرے گا۔ کہ نذر کر دے ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: **نَذْرٌ مَا يَنْهَى عَنْهُ** اور اگر کوئی شخص اطاعت کی نذر دے پھر اسے پورا کرے تو اسے قریب حاصل ہوگا اگرچہ اس کے لیے نذر کر دے۔

فدے کا پورا کرتا

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ شَاهِدِيٌّ عَنْ يَحْيَى
الْقَطَّانِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَاتِرٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كُنْتُ تَمُوتُ أَنَا
أَعْرَفْتُ لَيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي أَتْبَعِ هَيْئَةً قَالَ
أَفْئِدِي بِشَدِيرِكَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
ابْنِ كَثَّانٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
كَتَبْتُ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثُ قَافِلًا قَا
أَسْلَمَ الرَّسُولُ وَوَعَلُّهُ كَذِبًا طَاهِرًا فَلْيَجِيبْهُ وَقَالَ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا أُتَوَكَّفُ إِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
لَيْسَ عَلَى الْمُتَكَلِّفِ صَوْمٌ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلَيْهِ
صَوْمًا وَاصْبِرُوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ سَدْرَانِ يَتَرَكَّفُ
لَيْلَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْوَقَاءِ وَهُوَ قَوْلُ حَمْدٍ وَاسْتَقَى -

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ شَاهِدِيٌّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مِمَّنْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ بِهَذَا الْيَمِينِ
لَا وَمُكَلِّبُ الْكَلْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي الْقَهَادِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ عِلْفٍ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَرْثُومٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ
اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ عَصَاةٍ مِنْهُ عَصَاةً مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتَقَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ عیت میں خدا کی قسم کہ ایک رات
مسجد حرام میں احکامات پھیل گئے تھے کہ آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو
اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمر میں صحیح ہے۔ بعض اہل
علم اس حدیث کی طرف متوجہ ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ
اسلام لائے تھے اس کے بعد بھی وہاں تک نذر پوری کر کے
پورا کر کے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ اس سے
کے بغیر احکام صحیح ہیں۔ جب کہ دوسرے علماء فرماتے ہیں۔
محکم کے لئے مردہ نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کر لے
انہوں نے حدیث عمر سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دوسرے
جاہلیت میں مسجد حرام میں احکامات کی نذر پوری تو فرمائی کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا امام احمد بن حنبل
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر
قسم کھایا کرتے تھے۔ "وہ دیکھ کر پھرتے داسے کا قسم"
یہ حدیث حسنہ ہے

غلام آزاد کرنے کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جس نے کوئی غلام آزاد
کیا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک ایک
عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا خیر نگاہ
کے بدلے اس کا خیر نگاہ کو بھی آزاد کرے۔ اہل علم میں

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَعَصُ أَهْلَ الْيَمِينِ، فَحَصَبَ الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْكَافِرِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي فِرْلَتِ نَكَدَرُ وَهُوَ قَوْلُ صَفِيَّانَ وَأَحْمَدَ وَرَاسَنَ.

کی طرف گئے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ترمذی، احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۴۳

مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا وَكَثِيرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بَحْبَحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرَّضِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ لَيْسَ بِي عَنْ عَدْوَةَ ابْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ بِالسُّوَلِ أَلَدُونَ أُنْشِئَ مَذْبَحٌ أَنْ تُكَلِّمَ إِلَى الْبَيْتِ عَلَى خَيْرِ النَّاسِ لَقَالَ يَبْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ إِشْقَاءَ أُخِيَّتَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری اس نے نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر بیدل بیت اللہ شریف کی طرف جائے گا میں کہہ رہی ہوں اللہ عظیم کلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بین کے مشقت اللہ کے کوئی نذر کار نہیں اس کے چاہیے کہ ہو اور مجھ کو چھوڑ دے۔ اور تین دن کے بعد سے رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث میں اہل علم کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اس کا قائل ہیں۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ شَاوِلَ بْنِ شَاوِلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ لَيْسَ بِي عَنْ عَدْوَةَ ابْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ بِالسُّوَلِ أَلَدُونَ أُنْشِئَ مَذْبَحٌ أَنْ تُكَلِّمَ إِلَى الْبَيْتِ عَلَى خَيْرِ النَّاسِ لَقَالَ يَبْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ إِشْقَاءَ أُخِيَّتَ.

حضرت زہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات و طری کی قسم کھائی ہو اسے "لا، لا، لا" اللہ پڑھا چاہیے۔ اس میں نے کہا آؤ جہاں کہیں اسے معذور کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو میرہ خولانی عسی کا نام عبد اللہ بن جراح ہے۔

بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْيَمِينِ

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲۔ مُتَّبَعٌ تَنَا الْفَتْحُ عَنْ ابْنِ وَهَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْطَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُخِيهِ تَرِيدَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْبَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتَ عَنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس نذر کے بارے میں ترمذی پر چھا جہاں کا مال کے ذریعہ اور وہ پورا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث حسن بخاری و مسلم بن الحنفیہ

بَابُ ١٢٩ فِي الْبَيْتِ وَالْغَارَاتِ.

١٥٩٦ - حَلَّتْ بَيْنَنَا الْأَنْصَارُ وَبَيْنَ شَامِعٍ بَنِي مَالِكٍ
 ابْنُ كُحَيْلٍ عَنْ حُجَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيءَ خَرَجَ إِلَى حَيْدَرٍ أَتَاهَا نَيْلًا
 وَكَانَ إِذَا أَجَاءَ قَوْمًا يَلِيلَ ثُمَّ يَفِرُّ عَلَيْهِمْ وَكَانَ
 يَهْرُجُ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بَسَاخِيرَ وَمَعَهُمْ
 فَلَمَّا بَادَرُوا قَالُوا هَتَدَا عَنْ دَاوُدَ وَاللَّهُ مُحَمَّدٌ الْخَيْشِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَكْبَرُ
 حَرَبَتِ حَيْبَرَ ثَلَاثًا إِذَا تَوَلَّى بِأَحَدٍ قَوْمًا فَجَاءَهُ
 الْمُتَدِينُ -

[illegible]

بَابُ ٥٠ - فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ -

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّقَ غُلَّ بَنِي النَّجِيزِ وَقَطَعَ فِيهِ الْبُرُودَ عَادِرًا
اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَكَبْتُمْ فِي أَفْئِدَتِكُمْ
أُصُولَهَا يَا دِينَ اللَّهُ دَرِيضِي كُنَّا سَعَيْنَ وَفِي
الْهَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَحَدُ مَا جَاءَ فِي
وَلَدَ ذَمَّ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْوَلَعَةِ فِي هَذَا دَلَم

بہارِ حبیب

شہنشاہ مارنا اور لوٹ مار کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بخیرکے طرف تشریف لے گئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ کے حاضرین میں کہ جس کی قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو صبح بڑھنے سے پہلے وسط ہمارے کہتے صبح ہوئی تو میری بیٹی نے اصرار کر کے لے کر (مقام کاغ کے پاس) آئے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پکارتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خبر دیات براہم جب کسی میدان میں آتے ہیں تو وہاں سے ہونے لگتا کہ کچھ کیا ہے بری ہے۔

حضرت ابرہہ رضی اللہ عنہ سے مدایعہ ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میلان میں
 تین دن تک ٹھہرتے یہ حدیث میں صحیح ہے حضرت انس
 سے عید کا روایت جماعہ میں ہے صحابہ کی ایک جماعت نے دعائے
 کوہ نے اور ارشاد کرنے کا اجازت دیا کہ جبکہ بعض نے
 ناپسند کیا ہے۔ امام احمد رضا کا حق و جملہ ائمہ فرماتے ہیں دشمن
 پر اوت کو حملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بدو اہل حق محمد انیس کا
 مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ لشکر تھا ہے۔

آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مہجرہ کو جو مدینہ کے درخت جلامیہ اور کاسٹے اور بیسی مقام پر رہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے کثرت نازل فرمائی تمہارے بھروسے کے میں درختوں کو کٹاؤ اور جن کو ان کی جڑیں پہ پھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہے اور اس لیے کہ وہ ناقصوں کو ذلیل و رسوا کرے اسباب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث من صحیح

يَقْدِرُ بِأَمْرِ يَطْعَمُ الْأَشْجَارَ وَتَحْتَرِبُ الْحُصُورَ وَكَرَّةَ
بَعْضِهِمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَذْمَلِيِّ قَالِ الْأَذْمَلِيُّ
وَمَا بِي بَوْبُكَ الْوَقْدَيْنِ أَنْ يَنْقَطِعَ شَعْرًا مُشْمِرًا
أَوْ يَنْقَرِبَ عَنَّا مَرَّةً وَتَعْمَلُ بِذَلِكَ الْمُسَيِّمُونَ بَعْدَكَ
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالْخَيْرِ فِي أَمْرٍ أَلْعَنُ
وَقَطْعُ الْأَشْجَارِ لَوْ شَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ قَدْ سَكُنَتْ
فِي مَوَاضِعَ لَا يَجْعَلَنَّ مِنْهُ بُدَا مَا مَرَّ بِالْعَبِيدِ فَكَذَلِكَ
تُحَرِّقُ وَقَالَ إِسْحَقُ الشَّعْرُ مِنْهُ إِذَا كَانَ تَحْتَ
رِيْضَةٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْمَدَنِيُّ تَنَاوَلَهَا
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَيِّمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَيِّدَارِ بْنِ
أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنْ أَلْفَ فَتْرَةٍ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ يَأْتِيهِمْ عَلَى الْأَقِيمِ
وَأَحْلَلْنَا نَسَائِقَ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرْدِ بْنِ
الْمَوْبِينِ أَبِي عَمْرٍو وَابْنُ مَوْحٍ وَابْنُ عَتَّارٍ سَوِيَّتْ
أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَنَا عَنْ صَبِيحٍ وَبَنِي هَذَا يُقَالُ
لَهُ نَسَائِقُ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوَى عَنْهُ سَيِّمَانُ
الشَّيْبَانِيُّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَنْبَلٍ تَنَاوَلَهَا ابْنُ حَبِيبٍ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِنْتُ عَلَى
الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيَتْ جَرَامُهَا الْكَلْبُ وَالْخُزْمَةُ
بِالْزَّعْبِ وَأُجِلَّتْ لِي الْعَلَاةُ وَوُعِدْتُ لِي الْأَنْعُ
مُسَيِّدًا أَوْ طَعُورًا وَأُسْئِلْتُ لِي الْعَلَقُ كَأَنَّهُ
وَعُتِرَ لِي الْوَحْشُونَ هَذَا حَدَّثَنَا عَنْ صَبِيحٍ

بَابُ لَرِي سَهْلًا خَلِيلًا

بَابُ غَنِيمَتِ

حضرت ابو امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے (دوسرے) انبیاء و پیغمبر
اللہ پر فضیلت عطا فرمائی ہے یا فرمایا میری امت کو دیگر
امتوں پر فضیلت بخش اور مجھ سے یہ غنیمت کا مال حلال کیا گیا
ابو ابی بنی حضرت علیؓ۔ برادران عبد اللہ بن عمرو ابو موسیٰ اور ابی
جاسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو امیر
من صحیح ہے یہ سید ابن سعد یہ کے نظام سیدار کھاتے ہیں۔
ان سے سیمان بھی عبد اللہ بن عیمر اور کئی دوسرے حضرات
نے روایات ملای ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتیں دیں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی
میں ہے (۱) مجھے باج کا مال ملے گا (۲) عرب کے ساتھ میرا دو گنا
میں (۳) میرے لیے خیمیں حلال کی گئیں (۴) تمام زمین میرے
ہے سب اور عبادت کا ذریعہ بنائی گئی (۵) مجھے تمام حقوق کی
طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (۶) اور مجھ پر قربت ختم کر دیا
گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھڑ سوار کا حصہ

١٧١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ وَحَمِيدُ
ابْنُ مُسَدَّدٍ قَالَا سَمِعْنَا سُلَيْمَانَ أَخْضَرَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَازِعٍ قَالِ إِنَّ حَمْرًا أَمْسَحَ عَنِ اللَّهِ
فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي النَّفْلِ مِائَتُ مِائَةٍ

[illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنجر حواری کے
پے دے دیے اور پیدل کے پے ایک حصے کے طور
پر تقسیم فرمائے۔

محدثین ہمارے جاسطرح عبدالرحمن ابن سعدی اسلم بن
 اضر سے اس کے ہم عصر مدیث روایت کی۔ اس باب میں
 حضرت یحییٰ بن جابر، ابن جابر، احمد ابن ابی عمرہ (والد سے)
 رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما
 کی یہ روایت حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا
 اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، احمد شاہی، مالک بن انس
 ابن مبارک، شافعی، احمد احمد اسحاق رحمہم اللہ اس کے
 قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہمارے یہ تین جیسے ہیں ایک
 اس کا اپنا حصہ اور وہ جسے گھوڑے کے لیے اور ہیرے
 کے لیے ایک حصہ ہے۔

چھوٹے لشکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین ماضی چار ہیں بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جو چار افراد پر مشتمل ہو بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار کا لشکر کی کما حقہ طاقت مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ جریر بن عازم کے علاوہ کسی بڑے نے اسے مستند نہیں بیان کیا یہ حدیث بواسطہ زہری بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ حبان بن علی عسکری نے بواسطہ عقیل و زہری، حمید اللہ بن حمید اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

لیٹ جن محمد نے بواسطہ عقل اور فہم سے۔

باب ۵۱: ما بعد عرفہ الکرامیہ

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْأَنْصَارِيُّ
عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا لَنَا قَعْبٌ مِنْ خَيْرِ
مَنْ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَرَفِيِّ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ حَبَّاسٍ قَالَ
سَأَلْتُ اللَّهَ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ الصَّحَابَةِ
الْبَعْثَةِ وَغَيْرِ السَّابِقِ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِ الْجُودِ
الْبَعْثَةِ الْآيَاتِ وَلَا يَنْتَبِهُ إِلَّا عَمْرُؤُا الْكَافِرِ وَقُلْتُ
هَذَا حَوِيتُ حَسَنَ غَرِيبٍ لَا يَسْتَعِدُّ كَيْسًا حَنِ
غَيْرَ جَرِيرٍ مِنْ حَذَرٍ وَإِنَّمَا رَوَى هَذَا الْعَدِيثُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَأَى
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ حَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَنْ مَعْصُومِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ
جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلٍ مِنَ الْأَيَّامِ
فَعَرَّيْتُ نَجِيرًا فَاسْتَقَرَّ بَيْنَنَا مِنَ الدِّينِ أَدْنَى حَوْضِهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَجَيِّدٌ كَرِيهُنَا وَالْعَمَلُ عَلَى مَعْنَا
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ كَتَبَ لِلْمُسْلِمِينَ
قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَ لِنَحِيلِ أَسْهَرَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَنْتِفَاعِ بِأَنْبِيَاءِ
الْمُشْرِكِينَ

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ أَحْزَمُ الطَّحِطِيُّ عَنْ أَبِي قَتَيْبَةَ
عَنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَدْرٍ النَّجَافِيِّ قَالَ لَقِيتُهَا عِنْدَ
فَأَسْأَلُهَا عَنْهَا وَتَقُولُ عَنْ كُلِّ سَبْعٍ رُوحًا نَابٍ وَتَقُولُ
لَوْ أَنَّ هَذَا النَّبِيُّ كَانَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّبِّ لَوَجَدْتُ عَنْ أَبِي
عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيتُهَا
وَأَسْأَلُهَا عَنْهَا وَتَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَى سَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ الْبَارِئِ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ
شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَهُ يَزِيْدُ الْقَوْمَ مَشْرِقًا
يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ عَنْ الْأَخْوَافِيِّ عَائِدَةَ بَنِي
عَبِيدٍ أَلَوْ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ الْحَقِيقِيَّ يَقُولُ أَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَوْ أَنَّكَ يَا رَسُوْلَهُ قَوْمًا قَدِمْتَ كِتَابًا نَاكَرًا فِي أَيْتِهِمْ
قَالَ إِنْ وَجِدْتُمْ عَجَبًا فِي رِسَالَتِي فَلَا تَكُونُوا بِهَا قَائِلِينَ
لَمْ تَجِدُوا فَانْصَبُوا لَهَا وَكَلِّمُوا بِهَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَجَيِّدٌ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں انھوں میں
کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں غیر میں حاضر ہوا آپ نے خیمہ کے قریب کے
ساتھ میں بھی حصہ عنایت فرمایا یہ حدیث میں صحیح غریب
ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اور اعلیٰ
جاتے ہیں سوادوں کے لیے حصہ مقرر ہونے سے
پسے جو مکمل مسلمانوں کے ساتھ اس کے لیے حصہ
مقرر کیا جائے گا۔

مشرکین کے برتن استعمال کرنا

حضرت ابو نعیم غسانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سہول کے برتن استعمال کرنے کے
بعد میں پوچھا گیا کہ آپ نے فرمایا انہیں ذہب و کرپاک کر دے
اور ان میں کھانا پکا کر۔ اور آپ نے ہر کچن واسے دوسرے
کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو نعیم سے سند سے
فرق سے بھی مروی ہے۔ اور ابویس خلائی نے
اسے ابو نعیم سے روایت کیا۔ ابویس نے کہا ابو نعیم سے
سواء نہیں۔ انھوں نے ہر اسلحہ ابو اسامہ ابو نعیم سے
روایت کیا ہے۔

حضرت ابو نعیم غسانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں
سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہرگز عرض کیا یا رسول اللہ اہم اہل کتاب کے علاقے
میں سہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھانا آپ نے
فرمایا اگر دوسرے برتن میری کتاب میں نہ
کھا کر۔ درمیان میں دھو کر ان میں کھا کر۔

یہ حدیث حسن صحیح

۴

✢ ✢ ✢

بَابُ فِي النَّقْلِ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِيكَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْهَذَا الرَّجُلِ قَرَى الْقُرْآنَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَلِي الْبَابِ عَلَى أَهْلِ عَتَاٍ وَجُحَيْبِ بْنِ مُسْلَمَةَ وَمُعِينِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُسْلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعِ وَحَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَتَدْرُسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ نَسِيلِ بْنِ أَصْحَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي الرَّيَّانِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي عَتَاٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَى سَيْفَهُ ذَا الْوَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الْوَقَارُ مَا يَدْرُوهُ الْوَقَارُ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرِثِيٌّ إِنَّمَا نَعْرِضُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي إِزْمَادٍ وَقَدْ اخْتَلَفَتْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السُّنَنِ مِنَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ مَرَّةً إِنَّهُ لَمْ يَسْلُخْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَقَارِبِهِ فُكِّلَهَا وَتَمَدَّ بِتَلْعُوقِ اللَّهِ نَقَلَ فِي بَعْضِهَا وَأَنَّا ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ الْأَعْتِقَادِ مِنَ الْأَمَورِ فِي أَقْدِلِ السَّعْيِ وَبِإِيجَابِ قَالَ ابْنُ مَهْزُومٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ إِذَا فَصَلَ بِالرُّجْمِ بَعْدَ الْخَمْسِينَ إِذَا أَقْبَلَ بِالْأَلْفِ بَعْدَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ يَجُوزُ الْخَمْسِينَ لَمْ يَقْبَلْ مِمَّا بَقِيَ وَلَا يُجَاوِزُ هَذَا وَهَذَا الْحَدِيثُ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ الْمَكِّيِّ اخْتَلَفَ مِنَ الْخَمْسِينَ قَالَ بِإِسْنَيْنٍ كَمَا قَالَ۔

فوجیوں کو الحام دینا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر شروع شروع میں حملہ کرنے والوں کو جو قتل ہوا واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی حصے سے زائد دیتے تھے۔ اہل باب میں حضرت ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید ابن مراد سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مل کر رہیں۔

حدیث عبادہ حسن ہے۔ بواسطہ ابوالاسلام ایک نامعلوم صحابی سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن وہ انصار ناواقف ہوا اپنے حصے سے زیادہ لے لیا اور اسی کے شوق آپ نے اعدائے دن جواب میں دیکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ایک طریق یعنی ابن ابی الزناد کا روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا غرض (پانچویں حصے) کے سینے میں اختلاف ہے۔ ہاتھ بن انس فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث نہیں سنی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام جگہں میں بطور ناکہ کچھ دیا اور ابھی بعض مردوں کے حصے میں خیر بھی ہے اور یہاں ہم کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے طوائف کے شروع میں سے یا آخر میں۔ ابن منظور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طوائف کے شروع میں خمس سینے کے بعد جو تھاں حصہ بطور انعام دیا اور واپسی پر تیسرا حصہ انعام میں دیا تو انہوں نے (دیا یا خمس نکال دیتے تھے۔ پھر فقیر میں سے انعام دیتے تھے لیکن اس سے تجاوز نہ فرمایا یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام ابن ابی ہریرہ کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطِي الْحَبَالِي
مِنَ الشَّيْبَانَا.

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ ثنا
أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَطِي . أَبِي خَالِدٍ قَالَ
خَلَا بَيْنِي أُمِّيَّةٌ بَنَتْ يَمَانِي بَنَ سَارِيَةَ ابْنِ أَبِيهَا
أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ طَا الشَّيْبَانَا بَعْضُ مَا لِي بَكُونُ عَنْ قِبَلِ الْبَابِ
عَنْ مَرْثُومٍ بْنِ ثَابِتٍ وَفَدِيَّةٌ عَنْ يَافِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قَابُوسٍ عَنْ هَذَا أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَعْمَشُ إِذَا
اشْتَرَى رَجُلٌ لَبَنًا مِنْ بَنِي قَوْمٍ فَهُوَ حَامِلٌ فَقَدْ بَوَّعَ عَنْ
قَوْمِهِنَّ الْعُقَابِ أَنَّهُ قَالَ لَا تَوْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَصْمُ
قَالَ الْأَعْمَشُ لَوْ أَنَّ مَا الْعَرَاكُ فَقَدْ مَضَتْ الشَّيْبَانَا
يَوْمَئِذٍ بَانَ أَحْمَرٌ بِالْعِدَّةِ كُلِّ هَذَا أَحَدٌ ثَبِي عَلَى بَنٍ
خَلْفَهُ وَقَالَ ثَبِي يَتِي بَنٍ يُونُسَ عَنْ الْأَوْفَارِيِّ.

حادثہ قیدی عورتوں سے صحبت ناجائز ہے

امام حبیب بنت مرثبان بن ساریہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیدی عورتوں سے بچہ بننے سے پہلے جماع کرنے سے
منع فرمایا کہ باب میں حضرت روثیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے
یہی روایت ہے۔ حدیث مرثبان طویب ہے اور اہل علم
کا اس پر عمل ہے امام اندلی فرماتے ہیں حبیب کوئی آدمی
قیدی لڑکی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بچہ بننے سے پہلے اس کے ساتھ
جماع نہ کیا جائے۔ اندلی فرماتے ہیں کہ اندلی عورتوں کے
پہلے سے صحبت یہ ہے کہ انہیں حدت گزارنے کا حکم دیا جائے پھر
جماع کر لیں (کچھ صحابی بن قسیر نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس اندلی
سے اس تمام بات کو کہ جبرویہ۔

مشرکین کے کھانے

حضرت حبیب بن صلب اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
جس شخص کے کھانے کے پاس سے میں پورے چھ گز دور
فرمایا۔ تیرے دل میں لفظوں کے کھانے سے شکوک و
شہوات پیدا نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمد کہتے ہیں۔
حبیب اللہ بن مرثبان نے بواسطہ اسرار، سماک، حبیبہ اعدان
کے والد حبیب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی۔ محمد نے بواسطہ ربیع بن جریر، فضیل
سماک، اسری بن قسری اور حدیث بن عاتق نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس کی نقل حدیث روایت کی۔ اہل علم کا
اس پر عمل ہے کہ اہل کتاب کا کھانا ناجائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ.

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثنا أَبُو دَاوُدَ
الْقَاسِمِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَحْبَبَ بَنِي سَمَاءَ ابْنِ حَنْبَلٍ قَالَ
تِمِثَتْ كَيْسِيَّةُ بْنُ وَطِي بِحَدِيثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ
النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَتَحَلَّجُونَ فِي صَدْرِكَ طَعَامُ
صَدَقَتْ فِيهِ التَّعْمَلُ لِمَا هَذَا أَحَدٌ يَتَحَلَّجُونَ
مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
يَسَافٍ عَنْ كَيْسِيَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ وَطِي بْنُ جَبْرِ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ يَسَافٍ عَنْ مَرْثُومٍ بْنِ قَطِيْبٍ عَنْ هَدِيَّةِ
بَنِ حَالِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَلَّةٌ وَالْعَدَنُ
كُلُّ هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ الْأَعْمَشِ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ

قیدیوں کو الگ الگ کرنا

حضرت البرایب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں۔
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنتے ہر شخص میں لایا
کہ الگ الگ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ادا کے
اجل کے درمیان جہاں فی الحال دے گا۔ اس باب میں حضرت
صلی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث
غریب ہے۔

صحابہ کرام اور دیگر اہل ایمان کا اس پر عمل ہے۔ کہ قیدی
ماں اور بیٹے باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان
تفرقہ کو کر دے جانتے ہیں۔

+ + +

قیدیوں کو قتل کرنا اور قیدی لینا

حضرت علی کہنا اللہ ربہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ان پر اتارے اور فرمایا
اپنے صحابہ کرام کو کہ قیدیوں کے ساتھ سے میں قتل یا قیدی
کا استعمال نہ کیجے مگر اس شرط پر کہ آئندہ سال دیتے ہیں صحابہ کرام
خبردار ہو گئے صحابہ کرام نے کہا ہمیں عدیہ لینا ادا پنا قتل
ہر ما پسند ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہما اور جابر بن مسلم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے
یہ حدیث میں ثوری کی روایت سے طریب ہے۔ ہم اسے صرف
ابن ابی ذر اور کبار روایت سے پہچانتے ہیں۔ البراسم نے
ابراہیم حشام ابن سیرین، حمیدہ اور علی مرتضیٰ بنی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کہ ابن عون نے ابراہیم ابن سعید بن
حمیدہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت کہ
رسول روایت کی۔

باب فی کراہیۃ التفريق بین السبی

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَفِصَةَ الشَّيْبَانِيَّةِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
بْنَ قُصَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَبِيبِ
عَنْ أَبِي الْكَوْثَبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَتَّقَ بَيْنَ وَالِدَيْهِ وَقَوْلِيهَا فَتَّقَى
اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَجَلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْبَابِ
عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
وَهُوَ أَهْلُ الْعُسْرِ مِنَ الْأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ
الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلِيهَا بَيْنَ الْوَالِدَيْنِ وَتَوَلَّى الْوَالِدَيْنِ
الْوَالِدَيْنِ.

باب ما جاء في قتل الأسارى والوداد

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفِيرِ وَأَسْمَةُ
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْكَلٍ قَالَ
قَتَلْنَا أَهْلَ عَدَاةِ الْحَمِيرِ ثَمَنًا يَتَعَمَّقُ بَنَ ثَمَنًا وَأَبُو بَكْرٍ نَابِدًا
عَنْ سَعْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُشَامِ بْنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عُبَيْدَةَ عَنْ عَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ جَنْزِيْلَ حَبْطٍ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ حَيْثُ خَرَّ بَيْنِي
أَسْعَابُكَ فِي أَسَارِي بَدَلِ الْكُفْلِ أَهْلُ الْوَدَادِ عَنْ أَنَّ
يُقْتَلُ وَتُحْرَقُ قَائِلٌ يَشْتَرِي قَالُوا الْوَدَادُ أَوْ يُقْتَلُ وَتَنَا
فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَأَبِي وَابْنِ بَزْرَةَ وَجَبْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ غَرِيبٍ مِنْ حَدِيثِ
الْقَوْمِ يَرَوْنَ لَهُ إِذْ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نَابِدَةَ وَ
نَدَى أَهْلُ سَامَةَ عَنْ جُشَامِ بْنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ
عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى
ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا وَأَبُو قَاذِرٍ الْمُطَهَّرُ بْنُ
اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ -

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَمْرٍو ثنا شُعْبَانُ بْنُ الْيُؤُبِ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثَانَ بْنِ حَصِينِ بْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَى دَعْوَتِهِ مِنْ أَسْلَمِينَ
بِمَجْلِسِ بْنِ التَّيْمِيِّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَاحِبِ
وَعَمْرُو أَبِي قَلَابَةَ هُوَ أَبُو النَّعْلَبِ وَاسْمُهُ حَمْدُ
الْزُهَيْنِ بْنُ قَمِيرٍ يَقُولُ مَعَاوِيَةَ بْنُ قَمِيرٍ وَأَبُو
قَلَابَةَ اسْمُهُ حَمْدُ الْيُؤُبِ بْنِ زَيْدِ الْعَجَرِيِّ قَالَ لَمَّا
قَتَلَ هَذَا عَمْدًا كَثِيرًا مِنْ الْأَعْيُنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ أَنْ يَلْذِمَ مَا مِنْ
قَتْلٍ مِنْ شَأْنٍ مِنَ الْأَكْثَانِ وَيَقْتُلُ مَنْ كَانُوا يَتَّقُوهُ
وَيَقْتُلُونَ مَنْ شَاءَ مَا خَشِيَ بَعْضُ أَهْلِ الْأَعْيُنِ الْقَتْلَ
قَالَ الْفَيْدُ أَبُو قَالٍ الْأَفْهَامِيُّ يَكْفِي أَنْ هُوَ وَالْأَزِيدَةُ
مُسَوِّغَةٌ قَوْلُهُ تَعَالَى قَاتِلُوا مَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ قَاتِلُوا
كُلَّ شَيْءٍ قَاتِلُوا هُوَ حَيْثُ يَقْتُلُونَ هُوَ حَدَّثَنَا
بِذَلِكَ هَذَا قَالُوا ابْنُ التَّيْمِيِّ هُوَ الْأَفْهَامِيُّ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قُلْتُ يَا حَمْدُ إِذَا أَوْرَثَ رَسُوهُ
يُقْتَلُ أَوْ يُعَادَى أَحَبَّ إِلَيْكَ قَتْلُ مَنْ قَدْ رَفَا أَنْ يَقْتُلَ
قَلْبِي بِهِ يَأْمُرُ فَإِنْ تَنَزَّيْتُ عَنْ قَتْلِهِ بِهِ يَأْمُرُ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ أَرَأَيْتَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يُكَلِّمَ مَعْرُوفًا
كَاطْمَعٍ يُوَاكِبُهُ -

ابو داؤد حنبل کا نام طبرستان سے ہے۔

۴

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسلمان قیدیوں کو ایک شرک قیدی کے
جسے میں پھرایا۔ بعد ازاں میں کہ ہے۔ ابو قلابہ کے چچا ابو النعب
یہ کہہ کر ان کا امیر ارث بن عمر سے یہ طالع بن کر دی کہ جاتا
ہے۔ ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید بن عبد ہے۔ اکثر صحابہ کرام
اور دیگر اہل علم کا ایک حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے
قیدیوں میں سے جس کو چاہے قتل کرے یا قیدیوں میں سے
جس کو چاہے قتل کرے اور جس سے چاہے قتل کرے۔
بعض علماء نے قتل کرنا کفر کہا ہے۔ اور انہی فرماتے
ہیں کہ قتل کرنا کفر ہے کہ یہ آیت صریح ہے یہ کہ مانتا ہے
وہ خدا والا ہے کہ تو کفر میں تفتن کرے اس کی تائید ہے۔
اس لئے کہ اس نے اس بار ک اور انہی سے ہیں اس کی خبر
دکا۔ اس بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا
کہ قیدیوں میں سے کونسی کو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا
بتر ہے یا قتل کرنا؟ فرمایا اگر وہ قتل کرے کہتے ہیں
تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر قتل کیے جائیں تو میں اس میں
کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ اس فرماتے ہیں۔ خون بہانا مجھے زیادہ
پسند ہے۔ بشرطیکہ اس میں علم و دستور کا مخالفت نہ ہو
مجھے اس میں زیادہ ثواب کما میر ہے۔

۴

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض خواتین میں ایک حضور کریم
کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے ناپسند فرمایا اور
عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ اس باب

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ -

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أُمِّدَةَ وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَعَارِنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَأَمَرَ عَنْ قَتْلِ

میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور بارہ بن ربیع صحابی کی گواہی ہے (اصحد بن
مروان، ابن ہباج اور مصعب بن بشام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے بھلیہ کو ہم اندر دیگر اہل علم کا اس پر
عمل ہے۔ ان کے نزدیک حررتوں اور عجموں کو قتل کرنا مکروہ
ہے۔ سفیان ثوری کا امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں
یعنی علماء نے خون مارنے نیز حررتوں اور عجموں کو قتل کرنے
کو اجازت دی ہے۔ امام احمد رضا کا حق رحمہ اللہ اس کے قائل ہیں
یہ دونوں حضرات بخیر مہر نے کی اجازت دیتے ہیں۔

حضرت مصعب بن بشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں
سنے میں کیا رسول اللہ اہم سے مکرڑوں نے مشرکین کی
حررتوں اور عجموں کو روند کر ڈالا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے بڑوں کے تابع
ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

کفار کو قتل جیلان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھی ایک لشکر کے ہمراہ عجم کو تھیلے کا نام سے کر
فرمایا اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو انہیں جلادینا۔ پھر جب ہم تھے جانے
کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں فلاں کو جلانے
کا حکم دیا تھا۔ لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی غضب دینا
ہے لہذا اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔ اس باب میں حضرت ابن
عباس اور حفصہ بن عمر واسلی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ صحیح ہے (اور علماء کا اس پر
عمل ہے) محمد بن اسحق فرماتے ہیں اس حدیث میں سلیمان بن
یہذا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان
ایک اور شخص کا نام سطر ہے۔

دوسرے لوگوں نے بھی لیث کی روایت کی طرح
روایت کیا ہے۔ لیث بن اسعد کی روایت اس کے

النساج والیصیان فی الباب عن مہیة قتبا و
یقال نساج ابن التہیج والذہون سیدہ و ابن قتبا
والقصب بن جہامہ ہذا حدیث حسن صحیح و
العمل علی ہذا عند بعض اہل الذہن من اصحاب
الشیخ علی اللہ علیہ وسلم کہ ہذا مثل النساج و سیدہ
مہیة قولہ سفیان الثوری والتابعی و رخص بعض
اہل العلم فی البیات و قولہ النساج و ہذا یؤید ان
قہو قولہ احمد و اسحق و رخص فی البیات۔
۱۶۲۲۔ حدثنا نصر بن علی البغوی عن شعیب بن
بن مہیة عن الزہری عن عتبہ بن عبد اللہ
بن عبد اللہ عن ابن عباس قال اخبرني القصب بن
جہامہ قال قلت یا رسول اللہ ان خیلنا أو طئت من
یتار انشیرکمت و انک و ہذا قال ہر من اکر یکر
ہذا حدیث حسن صحیح۔

باب

۱۶۲۳۔ حدثنا فضیلة عن الثبت عن مہیة بن عتبہ
ابن عبد اللہ عن ابن عباس عن ابی ہریرة قال بکنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت فقال ان
وجدتہ فلا تأد لنا لہرحلین من قوتہ فاکموا
یا انما لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وین
اؤدنا الخ ورجل ان کنت اعدا لہ ان یخبر قوا لہ
فلا تأدنا لہ ان الشار لا یقتوب بہا انما لہ فان
وجدتہ فاکموا فاکموا فی الباب عن ابن عباس
و حنفیہ بن عوف الاسلمی حدیث ابی ہریرة حدیث
حسن صحیح و العمل علی ہذا عند اہل العلم و قد
ذکر محمد بن اسحق بن سلیمان بن یسار بن
ابی ہریرة انہ لہ فی ہذا الحدیث و دہی عنہ
و مثل یحییٰ التیمی و حدیث الثبت بن سعد انہ

جس پر اس نے ہاتھ رکھا۔

حسبِ کون کے تحائف قبول کرتا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رعایت ہے کسری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت میں تھا لٹن بیچے لڑا آپ نے قبول فرمائے دیگر بادشاہوں نے مجھ آپ کے پاس تو لٹن بھیجے کہا تھا نہیں جی قبول فرمایا میں ہاں ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی رعایت مذکور ہے ۷ حریش حسن غریب ہے۔ ثریہ ابرق ختم کے بیٹے ہیں ان کا نام سعید بن طاہر ہے اور کنیت ابوہریرہ ہے۔

حضرت عیاض بن محرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک درشنی بطور تحفہ پیش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے لے کر آؤ۔ یہ کہا نہیں فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔ امام قسطلی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نہ جہاں مشرکین سے مشرکین کے تحائف مراد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ مشرکین کے تحائف قبول فرمایا کرتے تھے۔

اس حدیث میں کراہیت مذکور ہے۔ ہر مکتبہ سے
 جو بعد کا واقعہ ہو پہلے آپ قبل فرماتے ہیں، پھر میں
 منع کر دیا گیا ہے۔

سیدہ شکر

حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خبر آئی میں سے آپ کو
سرت جوتی تھا آپ سمجھنے ہی نہ گڑھے۔ یہ حدیث
میں صمیم غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بکار میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ هَذِهِ الْمُشْرِكِينَ.

[illegible]

١٦٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ وَكُنَّا الْبُخَارَى وَدَعْنُ
هَمَّانُ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْمُخَلَّبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَمَّادٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَنْ
أَبِيهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةٌ لَهُ أَوْثَاقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ
لِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي بَعِثْتُ
عَنْ زَيْدِ الشُّرَيْكِيِّ قَالَ أَبُو بَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ
صَدِيقٍ مَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي بَعِثْتُ عَنْ زَيْدِ الشُّرَيْكِيِّ
يَعْنِي هَذَا مَا هُوَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشُّرَيْكِيِّينَ
هَذَا مَا هُوَ. وَدَعْنُ الْبُخَارَى هَذَا الْبُخَارَى
أَنَّكَ رَأَيْتَهُ قَاضِيًا أَلْ يَكُونُ هَذَا بَعْدَ مَا كَانَ
يَقُولُ وَهُوَ ثَوْبٌ عَنْ هَذَا مَا هُوَ.

بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْبُدَةِ الشُّكْرِ.

١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا أبو عاصم عن
يُحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي كُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أُمَّ قُرَيْشٍ
فَقَالَ سَأِدًا هَذَا أَحَبُّ نِسَاءٍ حَسَنَتْ لِي لَا تَقِي فِيهِ إِلَّا

وَنَظَرْنَا إِلَى الْوَجْهِ مِنْ حَيْثُ بَنَّا بَيْنَ قَبِيلِ الْعَرَبِ وَالْأَهْلِ
فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَ الْوَجْهِ أَحَدًا يَعْلَمُ مَاذَا سَجَدَ الشُّكْرُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَهْدِ.

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَبِي عَرَبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ بِمَقْوِمَةٍ يَتَّبِعُهَا شَيْءٌ مِنْ أَهْلِهَا
فَلَا يَأْبَى عَنْ أَمْرِهَا فِي هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَتَّى
تُحْبِثَ.

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْسٍ الْوَشَّاقُ عَنْ زَيْدِ بْنِ
بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي وَثْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَنْ أَيْ مَتَّى مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَارِبٍ عَنْ أَوْعَانٍ
أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَجَدْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَهْلٌ مِنْ أَهْلِكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ كَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْوَجْهِ أَجَازًا أَمَّا الْمَرْأَةُ وَهِيَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَ
إِسْحَاقَ أَجَازًا أَمَّا الْمَرْأَةُ وَالْعَهْدُ فَقَدْ رَوَى
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَطَابِ أَنَّهُ أَجَازًا أَمَّا الْعَهْدُ وَابْنُ
مَتَّى مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَارِبٍ وَيَقَالُ لَهُ أَيْضًا
مَوْلَى أُمِّ هَانِ فِي دَأْبِهَا بِزَيْدٍ وَرَوَى عَنْ عَقِيلِ
بْنِ أَبِي طَارِبٍ وَصَوَّاهُ أَبُو بَكْرٍ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ أَسْلَمَ مِنْ دَأْبِهَا
يَسْخَرُ بِهَا آدَمُ هُوَ وَمَنْ هُوَ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْوَجْهِ
أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْإِمَانُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَدُّ
عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ.

عبد العزیز کا رسالت سے جانتے ہی اکثر اہل علم کے نزدیک
اس پر عمل ہے کہ سجدہ شکر یا کثر ہے۔

عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت بھی اپنی
قوم کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ اس
باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی
روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے طرقات میں
میں نے اپنے خاوند کے مدد شدہ دامر دول کو پناہ دی تو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کو تم نے پناہ دیا ہم
نے بھی پناہ دیا۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور اس پر اہل
علم کا عمل ہے کہ انہوں نے عورت کے کسی کو پناہ دینے کو
جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اسحق اسی کے قائل ہیں کہ
عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا
جائز رکھا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا
ام ہانی کا رسول بھی کہا جاتا ہے ان کا نام یہ ہے حضرت علی
بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا ذرا ایک ہے ان میں سے
ایک بھی پناہ دے۔ تب یہ سوال ہم کے نزدیک اہل کا مطلب یہ ہے
کہ مسلمان میں کسی ایک کا پناہ دینا سب کی طرف سے جائز
ہے۔ امام احمد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک شرط یہ ہے کہ
پناہ دینے والا جنگ میں شریک ہو۔ (ترجمہ)

عہد شکنی

سید بن طاہر فراتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدْرِ.

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ شَنَا أَبُو دَاوُدَ

ان سے مدد حاصل کریں اور اللہ عظیم کے حکم سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل سے تدارک جوئے تر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہ لکھ کر لکھی اور انکار مال ہو گیا ایک بابی حضرت ابو یزید حلیہ قرطبی سے روایات مذکور ہیں۔

حضرت عمر بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشکین کے بڑے رسول کو قتل کر دو اور نابالغ بچوں کو زندہ بہتے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح طریقہ ہے۔

صحابہ میں ارطاة نے قتادہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت علیہ قرطبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرطبی کے دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے تو جس کے زیر ناف بال آگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں آگے تھے اسے چھڑ دیا گیا ان میں سے صحابہ میں سے بال نہیں آگے تھے چنانچہ مجھے بھی چھڑ دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ اقلام اور عمر کا پتہ نہ پہنچے تو بالوں کا اگنا علامت ہوئے ہے امام احمد اسحاق رحمہما اللہ ان کے تامل کریں۔

قسم کا پورا کرنا

حضرت عمر بن شیبہ براسطہ والہ اپنے دام سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں اٹھا دیا۔ باحیثیت کے بعد آپ کے کوہ گیر نوحہ اسلام سے اندھیر ہو کر رہا۔ لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کر دیا اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ام سلمہ، جابر بن مطعم، ابوہریرہ، ابن عباس اور حقیق بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

السَّيِّئَاتِ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَاكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُكُمْ اَبَاكَ عَلَيْهِمْ وَكَانُوا اَرْبَعًا وَاقْتُلْنَا قَوْمًا مِنْ قَتْلِهِمْ نَعْتَقُ بِرَأْسِهِ ثَمَاتٌ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّلٍ الَّذِي سَمِعَ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بِشْرِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْعَيْنِ عَنْ سَمُودَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْتُلُوا شُرَكَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شُرَكَاءَهُمْ وَاللَّهُمَّ اَلْعِلْمَانِ الْيَوْمَ تَوَكَّلُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَنِ ابْنِ وَرْقَانَ بِجَاهِ بْنِ اَرْطَاةٍ عَنْ قَتَادَةَ نَعْتَقُهُ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَافٍ عَنْ سَمُودَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْتُلُوا شُرَكَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شُرَكَاءَهُمْ وَاللَّهُمَّ اَلْعِلْمَانِ الْيَوْمَ تَوَكَّلُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَنِ ابْنِ وَرْقَانَ بِجَاهِ بْنِ اَرْطَاةٍ عَنْ قَتَادَةَ نَعْتَقُهُ۔

یاد ما جاء فی الجہاد۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَعْدَةَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ تَنَا حَسَنُ بْنُ الْمَعْلُو عَنْ هَمْدَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَةٍ أَوْ قَوْلًا يَجْلِفُ الْجَاهِلِيَّةَ قَرَأَهُ لَا يَزِيدُهُ يَقْنِي إِلَيْهِمْ أَوْ شِدَّةً وَلَا تَعْدُ تَوَاجُلًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَوْثٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَفَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ فِي اخْتِارِ الْجَنَّةِ مِنَ الْمُجُوعِ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَلِيعٍ قَالُوا أَبُو مُعَاوِيَةَ
قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ أَزْمَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ
بْنِ عَبْدِ قَالٍ كُنْتُ كَارِبًا لِحَبْرَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى سَكَاوَرٍ
كَهْلًا مَا كُنْتُ أَبْصَرُ نَظْرَةَ مُجُوعٍ مِنْ قَبْلِكَ فَكُنْتُ
وَمِنْهُمَا لِحَبْرَةَ لِيَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ هَوَاتٍ أَخْبَرَنِي
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجَنَّةَ
مِنْ مُجُوعٍ فَهَبْ هَذَا أَحْوَيْتُ حَسَنٌ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَمَرَةَ قَالُوا سَمِعْنَا عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ عَمْرًا كَانَ يَأْخُذُ الْجَنَّةَ مِنَ
الْمُجُوعِينَ حَتَّى يَأْخُذَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَوَاتٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجَنَّةَ مِنَ الْمُجُوعِ وَهَبَهَا
وَلِيَ الْأَعْيُنِ بِهَا كَلَامُ الْأَعْيُنِ هَذَا أَحْوَيْتُ حَسَنٌ
صَوَّبُهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ

الذَّهَلَةِ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْغُبَارِ عَنْ عَفْصَةَ بِنْتِ عَامِرٍ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَسْتَبْقُومُ فَلَا هُمْ يُجْتَبِقُونَ وَلَا
هُمْ يُقْبَعُونَ مَا نَا عَلَى قَعْدٍ مِنَ الْغَنَى وَلَا عَنْ مَا خُذَ
وَنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَبَوَا الْإِنِّ تَأْخُذُ فَكْرًا لِحَدِّ وَهَذَا أَحَدُ بَنِي
حَسَنٍ وَكَدْرًا الْبَيْتِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ أَبْصَرَ كَمَا مَعْنَى هَذَا أَحْوَيْتُ أَحْوَيْتُ كَانُوا
يُخْرَجُونَ لِي الْغَنَى وَفِيهِمْ بَقِيَّةٌ يَوْمُ وَلَا يُجِدُونَ مِنْ
الْطَّعَامِ مَا يَشْتَدُّونَ بِالشَّعْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَوَا أَنْ يَسْتَبْقُوا الْإِنِّ تَأْخُذُ فَكْرًا لِحَدِّ

مُجُوعٍ سَ جَزِيرَةِ لِينَا

حضرت بشار بن عبدہ کہتے ہیں میں مقام منافذ میں جزیں ہادیہ
کا شہی تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا
کہ دیکھو تمہارے پاس جو جزیں ہیں ان سے جزیہ لےو
کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے
مجھے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام
جبرکے جزیوں سے جزیہ لیا ہے۔ یہ حدیث حسن
ہے۔

حضرت بشار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ جزیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ میں اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرکے جزیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس
حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن
میں ہے۔

ذیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے

حضرت قتیبہ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم ایک قوم کے ہاں سے گزرتے ہیں تو وہ
ہماری چھان تواری نہیں کرتے اور وہ ہمارا مال حق ادا کرتے ہیں
اور وہ ہی ہم ان سے لیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر وہ دیکھنے سے انکار کریں تو زبردستی سے لےو ورنہ
حسن ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اسے زید بن حبیب سے
روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ طرائق
کے لیے جانتے وقت ایسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں سے
کہاں لینے کی چیزیں نہ خریدیں گے تو نہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر وہ زبردستی کے بغیر نہ چنے پر راضی نہ ہوں تو زبردستی
سے نہ لےو بعض احادیث میں اس کی تفسیر کا طرح مرد کا ہے

هَكَذَا تَرَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُقَسَّمًا قَدْ تَرَى مِنْ
عَمْرِ بْنِ الْحَضَابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِخَوْفِهَا -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ وہ بھی اس طرح کا حکم
دیتے تھے۔

بَابُ مَلْجَأٍ فِي الْهَجْرَةِ -

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الصَّيْغِيُّ تَابِيًا
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا مَنصُورُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ مُعَاوِيَةَ
عَنْ طَاوُسِ بْنِ أَبِي تَمَّازٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَيْسِ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ نَفْعٍ
فَلَمَّا جَاهَدُوا قَيْسَ فَأَرَادُوا اسْتِغْفَارَ تَمِيمٍ فَأَبَوْا وَافَى ابْنُ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَفِيهِ اللَّهُ بْنُ
حَبِشٍ وَهَذَا حَدِيثٌ عَنِ الْحَسَنِ صَدِيقِكُمْ وَقَدْ نَقَاهُ
سَهْلُ بْنُ الْحَرَوِيِّ عَنْ مَنصُورِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ نَحْوًا
هَذَا -

ہجرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قح کے دن فرمایا۔ قح کہ
کے بعد کہ سے ہجرت نہیں ہاں یہاں اللہ نیت ہاں ہے جب
تیس جہاد کی طرف آیا ہاں کے توکل پسند اس باب میں حضرت
ابو سعید عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
خبر سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔
سفیان ثوری نے منصور بن متمر سے اس کے ہم معنی
حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَلْجَأٍ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْأَمَوِيُّ
تَنَا وَهَيْسُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْفَاكِ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَرْبُورٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا تُفَارِقُوا دَوْلَةَ نَبَايَعَةٍ عَلَى الْمَوْتِ وَ
فِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ عَمْرٍو وَفِيهِ
وَحَبِشَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَفِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
هَيْسِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْفَاكِ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَرْبُورٌ كَرْبُورٌ أَبُو سَلَمَةَ
۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا حَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى
أَيِّ لَوْ يَتَّقُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیعت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے
اک قول اللہ علی اللہ الخ کے حلق مردی سے فرماتے ہیں ہم
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد گئے پر بیعت کی
تھی مگر یہ بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ
بن اکثم، ابن عمر، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ بواسطہ میں یزید بن انس اور اسحاق
بن علی ابی کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں
کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الخ۔ اس میں ابو سلمہ
کا واسطہ مذکور نہیں۔

✦ ✦ ✦

حضرت یزید بن ابی سعید کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ
بن اکثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے صحابہ کے دن کس
بابت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے

حدیث ابی الزبیر

میں فرمایا ہے کہ ہم اس وقت الجہاد میں لڑیں گے جب تک کہ ہمیں

بَاب مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّسَاءِ -

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ
السَّكُونِيِّ بِحَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُقَيْقَةَ تَقُولُ بَايَعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعَةِ بَنِي
السَّكُونِ وَأَطَعْتُ ثَلَاثَ أَهْلِ دِينٍ وَرَسُولَهُ أَرْحَمَنَا
مَنَا بَايَعْنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَايَعْنَا قَالَ سَلِمَانٌ لَقِينُ صَاحِبِنَا لَقَدْ رَسُوهُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ قَوْمِي لِيَأْتِيَ الْغَزَاةَ لَقَدْ
بَايَعْتَنِي وَأَجِدُ فِي بَابِ مِنْ عَائِشَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو عَائِشَةَ بَايَعْتُ يَوْمَ هَذَا أَحَدٌ بَيْتٌ حَسَنٌ
صَوَّبِيحٌ لَكَ نَفْسُ قَوْمٍ الْإِيمَنُ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكِيمِ
وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكِيمِ بِخَطِّهِ -

عورتوں کی بیعت

حضرت امیر مہاجرین رقیقہ فرماتی ہیں میں نے چند عورتوں کے
برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف
مائل کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جسے ملے گا تم طاقت اللہ قدرت
دیکھو میں نے عرض کیا کہ اللہ اس میں کامیاب ہو گا ہمارے نفسوں سے
بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بیعت
کیجیے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم سے صحابہ
کیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سو عورتوں سے بھی
بیری بات وہی ہے۔ ایک سو عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا بن عمر اور اسلمہ بنت زید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت
ہوئی ہے۔ یہ حدیث من صحیح ہے۔ ہم اس حدیث محمد بن حنفیہ سے روایت
کے ساتھ ہی یہ حدیث بھی روایت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں روایت
نے محمد بن حنفیہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْأَعْيَابِ بِدْرٍ -

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
بِحَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ لَنَا قُتَيْبَةُ
أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كُودُوا وَاصْطَبَحُوا كُودَاتٍ
فَلَمَّا دُفِنُوا وَتَلَاكَ بَدْرٌ عَشْرٌ فِي بَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي
وَهَذَا أَحَدٌ بَيْتٌ حَسَنٌ صَوَّبِيحٌ وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَائِشَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ -

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے
کرتے تھے کہ بدر کے دن اصحاب بدر اصحابِ طاہرہ کہلے
تین سو تیرہ تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے بھی روایت ہوئی ہے۔ یہ حدیث من صحیح ہے
سیف بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اسے ابراہیم سے روایت
کی ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخُمْسِ -

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّادٍ عَنْ
عَنْ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ عَمِيرُ الْقَيْسِ أَمْرًا هَانَتْ نَفْسُهُ خُمُسٌ
مَا يَمْلِكُ فِي الْعَدَاةِ بِحَدِيثِهِ هَذَا أَحَدٌ بَيْتٌ حَسَنٌ صَوَّبِيحٌ

خمس (پانچواں حصہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ یہی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر النقیص کے وقت فرمایا تھا کہ
مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا حکم دیا ہوا اس
حدیث میں نص ہے یہ حدیث من صحیح ہے۔ تیسرے براہِ راست

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي جَسَّةٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوًا -

بَاب مَا جَاءَ فِي كِتَابِهِ التَّهْبَةِ -

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ سُوَيْدِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمَنَةَ بِنْتِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قُرَيْشَةَ
تَالِغٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سُرَقَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْفَتَنِ
فَأُطْلِقُوا فَاسْتَمَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّاسَ ثُمَّ قَالَ قُدُّوا قُلُوبَكُمْ فَإِنْ كُفِّتْ قُلُوبُكُمْ
بَيْنَكُمْ فَقَدْ بَلَغْتُمْ أَهْلَكُمْ شَيْئًا وَتَرَى سُلَيْمَانَ النَّبِيَّ
مَنْ أَبِيهِ عَنْ مَيْمَنَةَ عَنْ جَدِّهِ مَارِجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
يَدِّ بْنِ أَبِيهِ -

۱۶۵۳ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ
عَنْ سُلَيْمَانَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ
جَدِّهِ تَالِغٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْكَلْبِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ وَتَرَى نَبِيَّكُمْ كَالْهَيْبِ وَجَاهِيقَايَ مُهْزَبَةً
أَبَى الْقَتَبِ -

۱۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ مَقْبُورٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَيْتُكَ فَلَيْسَ بِمَا هَذَا أَحَدٌ
حَسَنٌ صَرِيحٌ فِي بَيْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي -

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّكْوِينِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ -

۱۶۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَيْدُوا الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى بِالْإِسْلَامِ فَإِذَا تَوَلَّيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ

عند زید بن ابی جسرہ، مضمون ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
اس کے ہم معنی حدیث مطابقت رکھتا ہے۔

تقسیم سے پہلے مال نصیحت لینا

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار حصے کچھ جلد بزرگ آگے بڑھے اور
ابعد نے مال نصیحت لینے میں ہمدردی کی اور حضرت ابوبکر
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ لوگوں میں حصے ایک ہزار روپیہ کے پاس
سے گزرتے تو ان کے مال لینے کا حکم دیا پھر مدینہ لٹا دی
گئی۔ چنانچہ کہ در بیان تقسیم فرمایا اور ایک ہزار روپیہ کو دس
ہزار روپیہ کے برابر ہمدرد یا سفیان رضی اللہ عنہ کے واسطے دیا اور
حبابہ صالح بن خدیج کے سے سعادت کی لیکن در بیان میں حبابہ کے
والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

محمود بن غیلان نے براہِ واسطہ دیکھ، سفیان سے ہیں اس کی
خبر کی اور یہ اس کے حبابہ بن رافع نے اپنے والد رافع
بن خدیج سے سعادت کیا۔ اس باب میں حضرت نصیر بن حکم
انس بن ابی ریحانہ، ابوہریرہ، ابوہریرہ، ابوہریرہ، ابوہریرہ، ابوہریرہ
اور جابر بن عبد اللہ اور ابیہ بن ابیہ رضی اللہ عنہم سے ہیں
روایت مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سعادت ہے۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تقسیم سے قبل مال نصیحت
میں سے کچھ لیا وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث حضرت انس
کا روایت سے حسن صحیح طریقہ ہے۔

اہل کتاب کو سلام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں
ابتداء نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی کو راستے
میں غور سے تنگ راستے میں پہنچنے پر مجبور کر دو۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابو بکرؓ و غفارؓ کی روایتیں رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان فرمایا ہے کہ
کما ہست کا ویران کی تعلیم ہے اور مسلمانوں کو ان کی
تذلیل کا حکم دیا گیا ہے اس طرح اگر ان میں سے کسی سے ملے
میں طاقت ہو تو اس کے لیے راستہ نہ چھوڑا جائے
کیونکہ اس میں ان کی تعلیم ہے۔

حضرت ابن عمرؓ، اللہ منہما سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عسکر تیس سو
کتاب ہے قرآن "السامعیہ" (تم پر روت ہو) کتاب ہے تو
اس کے جواب میں (صرف) "سعیہ" (تجدید پر ہو)۔
کہا کہ۔

مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے شمع کی طرح ایک چھوٹا سا شکر جیوا تو لوگوں
نے جھلک کے نہ دیکھے پناہ ڈھونڈی لیکن شکر نے اللہ کے قل
میں جھلکائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے چلے تو آپ نے انہیں
نعت دیتے دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا میں ہر ایک مسلمان سے
بری ہوں جو شرکین کے درمیان قسیم ہے۔ انہوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیوں میزاریں با فرمایا تاکہ وہ شرکین کی شہادت
در حقیقت کریں۔

صحابہ نے بلا سطرہ جہاد اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی
حاتم سے ابو سعید کی حدیث کا طرح روایت کیا اس میں جریر کا ذکر
نہیں آیا۔ یہ ہے اس باب میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت ملے کر ہے۔ اگر اصحاب اسماعیل نے اسماعیل انیس
بن ابی خالد کا ذکر کیا لیکن جریر کا سطرہ ذکر نہیں کیا۔

فَاَضْطَلَعْنَا اِلَيْهِ اَحْبَبِيهِمْ فِي الْبَابِ حَتَّى ابْنُ مُتَرَدِّ
اَنَسَ وَكَانَ بَصَرُهُ الْغَفَارِي صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَتَقَرَّرَ
الْحَدِيثُ لَدُنَّا فِي الْكَلَامِ وَالْخَصَالِ قَالَ نَعْنُ
أَهْلُ الْعِلْمِ لَكُمَا مَقْنَى الْكَرَاهِيَّةِ لِأَنَّهُ تَبَيَّنَ لَكُمَا
لَهُمَا قَوْلَا كَمَا أَمَرَ الْمُسْلِمُونَ بِتَدْنِيهِ لِيُفْعَلَ وَكَانَ بَدَلًا لِكُلِّ
أَحَدٍ مَعْرِفَى الْفُطْرَيْنِ لَدُنْ بَاكِلِكُمَا الْفُطْرَيْنِ عَلَيْهِ لَدُنْ
فِيهِ تَعْلِيمًا لَهُمَا۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ حَبْرَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَبْرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ حَمَّادٍ قَالَ تَوَلَّى
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَاتِ الْبَلَدِ إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيْهِمْ
أَحَدٌ هَمَلًا لَمَّا يَكُنِ السَّامُ عَلَيْهِمْ لَكُلِّ لَكُلِّ عَلَيْكُمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَاكِلٌ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ الْمُقَاوِمِينَ أَظْهَرُ الْمَشْرُكِينَ۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا هَذَا لَدُنَّا أَبُو مُقَاوِمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتْ سُرَيْشًا
إِلَى خُثْعِيقٍ فَتَضَعَهُمْ نَاسٌ بِأَنْتَ جَوْدٌ فَاسْمِعْ فِيهِمْ
الْقَتْلَ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمِعْ
لَقَدْ بَضَعَتِ الْقَتْلَ وَكَانَ آتَا بَيْتًا مِنْ قُلِّ مَسْلُوبٍ يَقِيمُ
بَيْنَ الْأَهْلِ الْخَوَلَاءِ قَالَ لَمَّا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ وَرِثَانُ لَا
تَرَايَا فِي نَا هَذَا۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا هَذَا لَدُنَّا عَمْرُو عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
وَلَقَدْ بَدَأَ كَرَاهِيَّةً عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَعَثَ سِرِّيَّةً وَكَفَرِيَّةً لِمُؤَدِّ رَفِيقِهِ عَنْ جَبْرِ قَدْنِي
حَدَّثَنَا بَيْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
زَيْنٍ مَالِكٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ شَيْخٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدُودٍ
وَبِهِمْ عَنْ مَعْقِلٍ يَقُولُ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ ابْنِ
مَعْقِلٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَنْعَةٍ مِنْ جَنْدِ بْنِ جَدْبٍ عَنْ
الْقَتَادَةِ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدُنَّا كُنُوزُ الثَّمَنِ يَهْتَمُّ
بِلَا تَحْمِلُهَا وَتُحْمَلُ نَحْنُ سَأَلْتُمَا أَوْحَا مَعْلُومَةً فَلَا تَقُولُ

الاسلمہ جلال بن ارمطہ، اسماعیل بن ابی قاسم اور تیس، جریہ سے
الاسلمہ جریہ کی روایت کی طرف نقل کی۔ (یہ امام ترمذی) سننہام بخاری
طیارہ سے سنا فرماتے تھے یہ سب کتبیں اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے تیس کی حدیث سے ملے ہیں۔ یہ سب کتبیں اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا مشرکین کے
ساتھ انشہاء رکھو اور ان کے ساتھ مجلس رکھو پس جو شخص
ان کے ساتھ قسیم برائے انکی مجلس اختیار کرے انکی مثل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْرَاجِ الْيَهُودِيَّةِ وَالْكَصَايَا
وَنَحْوِهَا مِنَ الْعَرَبِ

جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ الْكَلْبِ عَنْ ابْنِ مَعْدُودٍ
وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ لَنَا ابْنُ جَدْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ
مَعْمُورَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَنَّهُ يَقُولُ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَعْقِلٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدُنَّا كُنُوزُ الثَّمَنِ يَهْتَمُّ
بِلَا تَحْمِلُهَا وَتُحْمَلُ نَحْنُ سَأَلْتُمَا أَوْحَا مَعْلُومَةً فَلَا تَقُولُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
نے فرمایا۔ یہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے ضرور
نکلے گا اور انکی میں صرف مسلمانوں کو رہنے دلا
گا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ الْكَلْبِ عَنْ ابْنِ مَعْدُودٍ
وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ لَنَا ابْنُ جَدْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ
مَعْمُورَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَنَّهُ يَقُولُ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَعْقِلٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدُنَّا كُنُوزُ الثَّمَنِ يَهْتَمُّ
بِلَا تَحْمِلُهَا وَتُحْمَلُ نَحْنُ سَأَلْتُمَا أَوْحَا مَعْلُومَةً فَلَا تَقُولُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انشاء اللہ اگر میں
(ظاہر زندگی سے) ۱۰۰۰ روپے کو آپ آج بھی زندہ
ہیں) تو یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دلا
گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ الْكَلْبِ عَنْ ابْنِ مَعْدُودٍ
وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ لَنَا ابْنُ جَدْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ
مَعْمُورَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَنَّهُ يَقُولُ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَعْقِلٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدُنَّا كُنُوزُ الثَّمَنِ يَهْتَمُّ
بِلَا تَحْمِلُهَا وَتُحْمَلُ نَحْنُ سَأَلْتُمَا أَوْحَا مَعْلُومَةً فَلَا تَقُولُ

حکوت الہدیہ سے روایت ہے حضرت خاتونِ جنت
کاظمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف
لایں اور پوچھا آپکا وارث کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرا میری
اور سب سے خاتونِ جنت نے فرمایا تو میری اپنی والدہ کی وارث
کیوں نہیں بنتی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے

ثَنَا اَبُو بَكْرٍ ابْنُ اَبِي نَضْلَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْعَلَوِيِّ عَنْ
مَالِكِ بْنِ بَشَّازٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ قَتْلِهِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا تَقْرَأُوا هَذِهِ بَعْدَ الْبُرُوقِ اِنِّي يَتَّبِعُ
الْوَيْلَةَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَيْكِلَيْلِ بْنِ هُرَيْرٍ
وَقَطِيعِ هَذَا اَحَدِيْثٌ سَمِعْتُ مِنْ جَدِّهِ هُوَ حَدَّثَنِي زَكْرِيَّا
بْنُ اَبِي نَضْلَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ نَعْرِقَةَ بْنِ عَبْدِ شَيْبَةَ -

بَاب مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْقَطُ فِيهَا
الْقَتْلَانِ -

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ وَثَّابٍ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي مَنْ كُنَادَةَ عَنْ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ مُعَقَّدٍ قَالَ قَالَ
عَنْ اَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَا اَطْلَمَ الْفَجْدُ
اَسْلَفَ حَتَّى كَطْلَمَ الشَّمْسُ لَمَّا دَا طَلَسَتْ قَامِلٌ لَمَّا دَا
اَسْطَفَا الْهَارُ اَسْلَفَ حَتَّى تَمَلَ الشَّمْسُ قَوَانَا نَا لَمَّا
اَلشَّمْسُ قَامِلٌ حَتَّى اَلْعَصْرِ لَمَّا اَسْلَفَ حَتَّى يَجْعَلَ الْعَصْرُ
لَمَّا يَدَا لَمَّا كَانَ مَقَامٌ مِنْكَ ذِيكَ فَجَعَلَ بِيَاخُ الْفَجْدِ وَ
بَنِي عَوَالِيكَ مِنْكَ يَجْعَلُ شَيْخُكَ فِي صَلَاتِهِ لَمَّا وَقَفَ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ مُعَقَّدٍ بِإِسْنَادٍ اَوْحَدٍ
وَمِنْ لَمَّا دَا كُنَادَةَ ثَوْبَانِ رَوَى الثَّعْلَبِيُّ عَنْ مُعَقَّدٍ مَا
اَلثَّعْلَبِيُّ فِي حَوْلَاتِهِ عَنْ مَعَاذُ بْنِ اَلْعَقَابِ -

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَلْحَلَلِيُّ ثَنَا عَقَابُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَاَلْعَقَابِيُّ بْنُ مِهْرَبَالٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا
اَلْوَيْلِيُّ عَنْ اَلْجَوْفِيِّ عَنْ مَلِكَمَةَ بِنْتِ حَبْرَةَ اَللَّهِ اَلْمَرْثُومِ عَنْ
مُعَقَّدِ بْنِ بَكْرٍ اَنْ عَمْرُو بْنَ اَلْعَقَابِ بَيَّنَّ اَلثَّعْلَبِيُّ
مُعَقَّدِ بْنَ اَللَّهِ مَرَّانَ فَكَانَ اَلْحَدِيثُ يَطْوِلُهُ فَقَالَ
اَلثَّعْلَبِيُّ مُعَقَّدِ بْنَ اَللَّهِ مَرَّ رَسُوْلِي اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ اَلْمَقَامُ مِنْكَ اَقْلَ الْهَارِ اَسْطَفَا حَتَّى تَمَلَ
اَلشَّمْسُ وَتَمَلَ اَلْبِيَاخُ وَبَالَوْنِ الْعَصْرِ هَذَا الْحَدِيثُ
حَسَنٌ مَحْبُوحٌ وَعَلَيْهِ بَيِّنٌ عِنْدَ اَللَّهِ هُوَ اَخْبَرَنِي عَنْ

خج کے ذریعہ ابن کرم علی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جب قیامت
آجے گا کہ اگر سر پر جہاد نہیں ہوگا میں بائیں حضرت ابن عباس
مولانا علی علیہ السلام سے سنا کہ اسی حدیث میں ہے کہ یہ حدیث حسن
ہے۔ اور یہ زکریا بن ابی نضلة کی روایت ہے وہ
شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اسے زکریا کی روایت سے
بھی پکارتے ہیں۔

طرائی کے مستحب اوقات

حضرت نعمان بن مقرن علیہ السلام فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے جہاد میں شریک ہوا جب صبح شروع ہوئی تو
آپ صبح شروع کرنے تک ٹھہر جاتے۔ طلوع آفتاب کے بعد
طرائی اڑتے۔ دوپہر کو رک جاتے۔ عصر کے ڈھلنے پر عصر
تک اڑتے پھر رک جاتے۔ غلام عصر کے بعد پھر اڑتے اور کہا جاتا
اس وقت مہلکی ہوئی جتنی ہیں اور سلطان فارس نے اپنے لشکر
کی کامیابی کی دعائیں مانگتے تھے۔ نعمان بن مقرن سے
یہ حدیث اس سند سے زیادہ متصل سند کے ساتھ
بھی مروی ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا دام نہیں
چایا۔ نعمان کا خلافت عمر میں انتقال ہو چکا تھا۔

حضرت حقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہر روز کی طرت
بھیجا لا طریل حدیث ذکر کر۔ نعمان بن مقرن فرماتے
ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد
میں شریک ہوا۔ جب آپ شروع دین میں طرائی
نہ اڑتے تو سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرماتے۔
ہر روز چلتی اور مردانہ۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

مقرن بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

قَبُولُ الشَّوَابِ الْمُنْفَرِدِ

ہیں۔

بد قالی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ -

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيْنِ بْنِ مَالٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَلِيَّةُ مِنَ الْبُشْرَى وَمَا وَثَّقَ وَكَرَّثَ اللَّهُ يَدَهُ وَبَشَّارُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَبُو عِيْنٍ لَمَوْفِقٌ مَعَهُدٌ بَنِي الْأَنْبُوتِ يَقُولُ كَأَنَّ سَلَمَةَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْأَعْيَادِ وَمَا وَثَّقَ وَكَرَّثَ اللَّهُ يَدَهُ وَبَشَّارُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ هَذَا عِيْنٌ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قُلِيَ الْبَابُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْيَمَنِ وَ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَحَدَيْهِمَا عَنْ صَعْصَعٍ رَأَى قَدْرَةَ الْأَنْبُوتِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَدْرَةَ سَعْبَةَ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ وَثَّاقٍ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَأَجِبْتُ الْكَلْبُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْكَلْبُ قَالَ الْكَلْبَةُ الْفَلِيَّةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ صَعْصَعٍ.

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ عَامِرٍ الطَّقِيفِيِّ عَنْ حُذَّافٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَدَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَمَعَ يَأْشُرُ يَأْجُجُ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ صَعْصَعٍ سَلَمَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ -

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بد قالی شرک ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دیکھ کر دیتا ہے۔ اہم ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ فرماتے تھے سیحان بن حرب اس حدیث کے تعلق فرماتے ہیں۔ کہ روایت الخ۔ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد ابی ہریرہؓ اہل بیت ابیہی عائشہؓ ابان عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مل کر رہی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے مرسل سند میں کیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبان نے بھی اسے سلمہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی شہر کی ہولناکی اور بد قالی کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن قال مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ قال کیا ہے ہا فرمایا۔ اچھی بات یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے باہر نکلتے تو آپ کہتے یہ الفاظ سننا اچھا معلوم ہوتا یا رسول اللہ اسے ٹھیک و سترہ پہننے والے) یا نجیح (اے کامیاب) یہ حدیث حسن صحیح فرمائی ہے۔

جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

لے تھیں۔ یہاں طرم سعادت کا ہے۔ محمد بن بشیر کے ہاتھ لگا کر کیا ہے۔
بن ہدیہ سے حدیث کہتے ہوئے جزیرہ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم حجر کے وقت حجاز میں رہتے تھے۔ اگر انان سنتے تو رک
جاتے وہ حجر کو دیتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
امی کو کہتے ہوئے سنا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا۔
دین فطرت پر ہے۔ اگلے کہہ۔ اللہ ان لا الہ الا اللہ آپ
نے فرمایا۔ دوزخ سے نکالتا ہوں۔ حسن فرماتے ہیں ہم سے
راوی نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل عابد بن سلمہ سے یہ حدیث
بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

البواب فضائل جہاد

جہاد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے مدواتین میں سے سوال
کیا آپ نے ہر تیرے میں فرمایا کہ تمہاری طاقت نہیں رکھتے۔
تیرے مرتبہ فرمایا جہاد جب تک کہ وہ جہاد سے نہ ملے۔
مثال ہاں روزہ دار اور عورت کو نماز کے لیے کھڑے رہنے
والے کو کہہ۔ نماز اور روزہ سے یکسو نہیں کرتا۔ اکابر
میں حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ جی مایہ روزہ دار اور سید ام ملک بنیرہ
اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے جہاد روایت مذکور ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث
متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ہر شخص کو جہاد
میں سے ملے گا جس میں جہاد کرتا ہے۔ میں ہاں کا ضامن ہوں اگر میں اس کی

قَدَرِی حَیْثُ مَعْمَدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُهَذَّبٍ وَدُرِّغَیْبِ بْنِ أَمْرِ الْجَزِيرَةِ۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَرْيَمَ الْخَلَّالُ ثنا عَفَّانُ ثنا
عَبْدُ بْنُ سَكْمَةَ ثنا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبِرُ إِلَّا وَفِي صَلَوةٍ أَهْلِي
لَوْ نَبِيعَ أَذَانًا أَمْسَلَهُ وَإِلَّا أَغَارَ قَسَمَهُ ذَاكَ يَوْمَ
كَمِمْ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفَعْدَةِ
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ خَرِجْتَ مِنَ النَّارِ
قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ فَثَنَا عَمَادُ بْنُ سَكْمَةَ بِهَذَا إِذْ سَأَلْنَا
مُلْكُهُ هَذَا أَحَابِيثُ حَسَنٌ صَوِّحٌ۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا يُغْنِيكَ الْجِهَادُ قَالَ الْكُفْرُ لَا
تُكْشَطُ قَوْمَهُ قَدْ دَعَا عَلَيْهِ مَوْتَانِ أَوْ تَدَاكَ قَوْلُ ذَلِكَ
بِقَوْلٍ لَا يَكْشَطُ قَوْمَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْجَاهِدِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَثَلُ الطَّائِفِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ الْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ
وَنَ صَلَوةٍ وَلَا صِيَامٍ عَلَى بَرَجِ الْمَحْجَاهِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فِي الْكَلْبِ مِنَ الشُّلُوبِ دَعَبِ اللَّهِ مِنْ حَبِيثِي قَائِمِ
مَوْسَى وَابْنِ سُوَيْبٍ وَأَوْ مَالِكِ الْبَغْدَادِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
هَذَا أَحَابِيثُ حَسَنٌ صَوِّحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْزِجٍ وَثَنَا
مُعْتَمِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُنِيَ مَعْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بْنُ قَبْلَانَ كُنَّا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ مَرْثِي عَنْ سَعِيْدَ عَنْ
سَهْلِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ الْقُرَيْشِيِّ
عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَتَبْصُرُنَّ عَيْنًا يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَ ذَلِكَ
الْبَعْرُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا هَذَا أَحَدُ نَحْوِ
حَسَنَ صَوْنِيْعٍ -

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ كُنَّا يَرِيْدُ بَنِي قَبْلَانَ
كُنَّا الْقُرَيْشِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْكَافَرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ لَمَّا أَلِيَّيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْتَهُ رَبِّ النَّارِ
تَحْتَهُ لَمَّا بَنَى السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ
وَنَحْوِ نَحْوِ أَبِي أُمَامَةَ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْدَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيْرٍ كُنَّا حَضَرْنَا الْجَنَّةَ عَنْ رَأْبِ
عَنِ الْفَرَكِيِّ بْنِ الرَّسَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَسْرِينَ عَنْ عُمَرَ
عَنْ يَسْرِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَفْقَقَ لَفْقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَيْفَ كَتَبَتْ لَهُ سَبْعُ
مِائَةِ ضِعْفٍ قَبْلَ الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ
حَسَنَ رَأْبِ عَنْ يَسْرِينَ الْفَرَكِيِّ بْنِ الرَّسَّاسِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كُنَّا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ
كُنَّا مَعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ يَسْرِينَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنِ الْقَبْرِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ الْعَقَابِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفَقْدَةِ فَفَضَّلَ
قَالَ خِدْمَةُ عِبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ بِلَالٌ مُسْتَطَابٌ أَوْ
كَهْرٌ وَفَقْدَةُ نَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفَقْدَةُ رَوْحٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ
بْنِ صَالِحٍ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ مَسْلَا وَخَرْفٍ زَيْدٍ فِي تَحْنِ

فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک
دن کا روزہ رکھتا ہے تو وہ دن اسے جہنم سے ستر
سال (کی سزا) دور رکھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح

ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں ایک دن روزہ
رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جہنم کے درمیان زمین
آسمان کے درمیان جہنمی خندق بنادے گا۔ یہ حدیث
ابو امامہ کی روایت سے غریب ہے۔

جہاد میں مال خرچ کرنا

حضرت خیرم بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ
کرتا ہے اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس
باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور
ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے رکیں بن روایت کی
روایت سے پہچانتے ہیں۔

جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت

حضرت حماد بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا خدمت
افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے ایک
نظام خدمت کے لیے دینا یا سامنے کے لیے
خیر دینا یا جہاد اور شہید سے مراد۔ جہاد میں مال خرچ
کرنے سے حدیث رسول بھی مروی ہے۔ بعض اسناد
میں دیکھ کر حاکمیت کی گئی ہے۔ ولید بن جہل نے

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معی حدیث روایت کیا۔

اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہوتا

حضرت برید بن البرم فرماتے ہیں۔ یہی نماز جمعہ کے لیے پہلا بار ہوا تھا کہ مجھ پر بن مسعود بن رافع سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے البرم سے کو فرماتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں وہی پر مدد بخورے۔ یہ حدیث میں صحیح ترین ہے البرم کا نام عبدالرحمن بن حمیر ہے۔ اس کا باب میں حضرت عبدالرحمن ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ذکر ہیں۔ برید بن البرم شامی ہیں ان سے ولید بن مسلم یحییٰ بن حمزہ اور شعبدہ اہل شام نے روایت کیا ہے۔ برید بن البرم کوئی کے والد صحابی تھے اور ان کا نام دھب بن مسعود تھا۔

+

جہاد میں پہنچنے والی گرد و غبار

حضرت البرم یہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے مدد دالان مدد بخورے داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ دھبہ حق میں داخل نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور جہاد کا دھبہ میں نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل طلحہ مدنی ہیں۔

اللہ کے راستے میں بڑھایا آنا

سالم بن ابوجہان کہتے ہیں کہ فرمیل بن سلم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خالد بن العتقی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ۔

بَابُ مَنْ اغْتَبَثَ قَدَمًا مَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَسْلُومٍ عَنْ بَنِي بَنِي أَبِي مُسَيْمَرٍ قَالَ لَعَنَ قَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ طَرَفٍ وَأَنَا مَا فِي إِلَى الْعَصَةِ فَقَالَ أَنُشْرُكَاتٍ حَطَاكَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَوَّغْتَ أَبَا قَبَسٍ يَقُولُ قَالَ نَسُوهُ لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَبَثَ قَدَمًا مَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا عَدَامَ عَلَى النَّاسِ هَذَا أَحَدٌ يَنْتَ حَسَنٌ صَوْنُهُمْ خَيْرٌ وَأَبُو قَبَسٍ اسْمُهُ قَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَدْ جَلَّ فِي أَصْغَبِ الدِّينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مُرَيْزَةَ أَحَدُ رَجُلٍ شَدَّ نَفْسِي عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مَسْلُومٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّوَةَ وَفَيْضُ بْنُ جَدْرٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مُرَيْزَةَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِنْ أَصْغَبِ الدِّينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ دَبِيعَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَتْ فِي فَضْلِ الْغَابِرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيِّ عَنْ مَعْمَدِ بْنِ قَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ جَلَّ بَلَى وَمَنْ حَسَبَهُ اللَّهُ حَقًّا يَقُولُ النَّاسُ فِي الطَّرِيقِ وَلَا يَجْعَلُكُمْ قَبَايَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَعَا جَهَنَّمَ هَذَا أَحَدٌ يَنْتَ حَسَنٌ صَوْنُهُمْ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَوْلَى بَنِي۔

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ شَابِ شَيْبَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكِيمِ أَنَّ لُحَيْمَ بْنَ

حسن صحیح ہے۔ مکہ بن زید بن اکرم نے بلا سطرین علیہ السلام اور حضرت ابو نعیم قسطلی
اللہ تعالیٰ اکریم کا شہر مدینہ سے ایک ہفت روزہ کی حد میں روایت کیا۔

تَزِيدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ هَذِهِ الْحَيَاثُ

اللہ کے راستے میں تیر اندازی

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّرَفِّي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا
کارِ بیگر جو اس کے بنانے میں جہاد کی امید رکھے، چھیننے والا
اور اس کا سادھن، آپ نے فرمایا تیر اندازی کر داور شہساری
کرد۔ لیکن مجھے شہساری کا نسبت تیر اندازی زیادہ پسند ہے
سلمان کے پاس تین کھیلوں، تیر اندازی، گھوڑوں کو
سدا سنا اور گروالہ سے کھیلنے کے علاوہ تمام کھیل بکارتیں
ہیں صحیح ہیں۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارِثَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي حَسَنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ كَيْدٌ جَلْدٌ بِالشَّهْمِ الرَّاحِ بِثَلَاثَةِ لُجَّةٍ صَانِعَةٌ
يَتَنَسَّبُ فِي صَلَاتِهِمُ الْعَالَمُ الْإِسْلَامِي هَذَا كَيْدٌ بِهِ قَالَ
أَتَعْلَمُونَ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ تَرَفُّوا أَصَبَ إِلَى بَرٍّ أَنْ تَزْكَبُوا
كُلَّ مَا يَكُونُ فِيهِ الرَّجُلُ السُّلُوكُ بِالْجَلْدِ إِلَّا مَا مَسَّ
يَقُولُ بِهِ تَزِيدُ بْنُ كُرَيْبٍ وَمُطَهَّرٌ أَهْلُهُ فَرَأَيْنَا مِنْ
الْحَقِّ

احمد بن حنبل نے بلا سطرین علیہ السلام و ہشام بن عیسیٰ
بن ابوشیراز ہشام عبد اللہ بن ادریس اور حماد بن حاتم بن ابی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی نقل روایت کیا ہے۔ اس باب
میں حضرت کعب بن مرہ و حماد بن عیسیٰ اور عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن
ہے۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارِثَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي سَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ حُكَيْمَةَ بْنِ
عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَاثَةٌ فِي بَابِ
عَنْ كُثَيْبِ بْنِ مَرْثَدَةَ وَغَيْرِهِمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابو نعیم قسطلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ
تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرتا ہے اس کے لیے
ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ابو نعیم سے حماد بن عیسیٰ مروا دیں۔
اور عبد اللہ بن ادریس سے مراد عبد اللہ بن زید ہیں۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارِثَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
بْنِ أَبِي ظَلْفَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السَّكَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَفِيَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ قَتَلَهُ اللَّهُ قَاتِلًا مَحْرُورًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَذَا
مَا بُوَيَّحِيحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السَّكَنِيُّ وَصَبَدًا لَمْ
يَنْ أَلْزَمَ نَقِي هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ

اسلامی سرحدوں کی حفاظت

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرْبِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَقَالَ أَنَّى أَتَى أَرَادَ حَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
يَكُونُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا لِيُجَاهِدَ.

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ وَجَدَ اللَّهُ حَتْمَهُ يَجِبُ أَنْ
يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَإِنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا لِيُجَاهِدَ
لِمَا يَأْتِي مِنَ فَطْرِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَجِبُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى
الدُّنْيَا لِيُقَاتِلَ مَرَّةً أُخْرَى لِهَذَا أَحَدُ ثَوْبِ صَوْبِهِ.

بِمَا شَاءَ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ إِعْرَافُ اللَّهِ.

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ
وَيْثَانَ بْنِ أَبِي يَرْبُوتٍ الْعَوَّلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُصَافَاةَ بَنِي
نَهْلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهَادَةُ أَوْ
أَرْبَعَةٌ دَجَلٌ مُؤْمِنٌ جَاهِدَ الْإِيمَانَ إِلَى الْعَدُوِّ وَتَصَلَّى
اللَّهُ عَلَى قَوْلٍ كَذَّابٍ أَلَيْسَ بِدَعْمِ النَّاسِ رَأْيُكُمْ فَيَقُولُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا أَدْرَكَكُمْ نَاسُهُ حَتَّى دَقَمَتْ قُلُوبُهُمْ
فَلَا أَدْرِكُ قُلُوبَهُمْ حَتَّى يَرَوْا أَمَ قُلُوبَهُمْ يَقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَمْ يَكُنْ
قَدْ جَعَلَ مُؤْمِنٌ جَاهِدَ الْإِيمَانَ إِلَى الْعَدُوِّ وَتَكُنْ مَا حُورِبَ
جَاهِدَ الْإِيمَانَ إِلَى الْعَدُوِّ الْخَبِيرُ أَنَا هَذَا سَمِعْتُ عَنْ فَخْرَةَ
قُتَيْبَةَ بْنِ الرَّحْبَةِ الْغَارِيِّ وَرَجُلٍ مُؤْمِنٍ خَلَعَ قَمِيصًا
صَلَحًا وَأَخْرَجَ سَيْفًا إِلَى الْعَدُوِّ وَتَصَلَّى اللَّهُ عَلَى قَوْلٍ
كَذَّابٍ أَلَيْسَ بِدَعْمِ النَّاسِ رَأْيُكُمْ فَيَقُولُ قَوْلٌ عَلَى
لُحْيِهِ لَيْسَ بِالْعَدُوِّ وَتَصَلَّى اللَّهُ عَلَى قَوْلٍ كَذَّابٍ فَيَقُولُ
الْإِيمَانُ هَذَا أَحَدُ ثَوْبِ حَسَنٍ تَحْيِيَّتُ لَا يَفْرُقُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ قُتَيْبَةَ بْنِ وََيْثَانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَأَى
سَيِّدُ بَنِي إِسْرَافِيلَ هَذَا أَحَدُ ثَوْبِ مَنْ عَطَاهُ بَنِي وََيْثَانَ
عَنْ كُتَيْبَةَ بْنِ خُوَالِدٍ دَلَّعْتُ كُفْرِي عَنْ أَبِي يَزِيدٍ وَ

بارے میں پوچھا تو فرمایا خدا سے نہ پچھنا۔ اہم قریم فرماتے ہیں جو کسی
چھ اہم نماز کے لئے کسی سے غفلت نہ کی کہ شہادت حیدرہ کر لے اور اگر کسی نے نہ کر لیا
کہ شہید کے لئے کھانا بنو دیا جائے اس کے لئے پر خوش نہ ہو گا۔

حضرت امیر مومنین علیؓ سے روایت ہے کہ اگر کسی کا اندر سے حکم نے
فرمایا شہید کے علاوہ کوئی دوسرا شخص جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے اس
پیر کی ہر دنیا کی طرف لڑنا اور دنیا و دنیا ما مال کرنا پسند نہیں کرتا
نیز خود شہادت کی کیفیت دیکھ چکا ہے۔ پس وہ چاہتا ہے کہ
دنیا کی طرف دوبارہ بھیج دئے اور دوبارہ جام شہادت لڑیں
کہ اسے یہ حدیث ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

حضرت امیر مومنین علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اللہ
حیدرہ کر لیا ہے جو نے شہید یا شہید کے رگ میں ایک مال
مومن جو دشمن سے لڑا اللہ تعالیٰ سے کہے گئے دھرم کو کھانا
یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ شخص ہے کہ شہادت کے دن رگ ان کی طرف نظر
اللہ تعالیٰ کر کہیں گے اور فرمایا "اعطوا" اس کے ساتھ فرمایا یہ
حکم کہ کسی کو لڑنے کی بارگاہی ملو کی کہتے ہیں میں بتاتا کہ حضرت
علیؓ نے اللہ عزوجل کی طرف سے یہاں سے یہاں حضرت علیؓ اللہ عزوجل کی طرف سے یہاں
فرمایا ایک مال مومن جو دشمن سے لڑا لیکن بدل کی وجہ سے اس کا یہ حال
ہے کہ اگر کسی کے جان میں کسی نے فارادار کیسے حضرت کے گئے
بجھو یہ ہے ایک تیرا سے اگر گئے کہیں اسے تو تک نہ ہے اللہ جام
شہادت لڑ کر جائے یہ دوسرے دوسرے ہیں ہے اللہ ایک ملک جگہ پاک
تک اللہ بڑے حال سے ہے میں ان کے دشمن سے مقابلہ کر لیا اللہ تعالیٰ نے
اپنا دھرم کر لیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ دوسرے دوسرے ہیں اللہ
عزوجل نے اللہ عزوجل کے جس کے جس پر یہی ہے کہ اللہ نے دشمن سے
تاکر لیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دھرم میں چاہا یہاں تک کہ جام شہادت
لڑ کر کیا یہ جو تھے وہ ہیں یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے
سے صوف ہے میں لڑا تو لڑا نے اہم نماز کی گرفت ہے جس کے ساتھ کہ
بنی ابی وہب نے یہ حدیث بواسطہ علی بن ولید اور خولانی شہداء سے روایت کی اور زید

وَيَقُولُ يَا كَيْفَ ذَلِكُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ
بِسَبِيلِ اللَّهِ كَلِمَةً أَوْ نَفْسًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّشَيْمِ تَمَامُ الْقَوَابِلِ
الْحَقِيقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ عَقَابٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ هَمْدَانَ الْقَطَّابِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّةِ فَمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا تَوَلَّى قَاتَلَ وَجَاهِدَ إِلَى
اللَّهِ قَاتَلَ رَسُولَهُ فَجَاهِدَ إِلَى اللَّهِ وَإِنِّي رَسُولُهُ وَمَنْ
كَاتَلَ وَجَاهِدَ إِلَى دُنْيَا يَهْبِطُهَا أَوْ أَرْضًا يَنْزِعُهَا
فَوَجِدَتْهُ إِلَى مَا هَا جَاهِدَ إِلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَصَلَاتُ الشَّوَيْبِيِّ وَغَيْرُهُ
فَاجِدٌ مِنَ الرَّسُولِ هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَلَا تَمُرُّ
إِلَّا بِحَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

اسی کے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح ہے اپنے فرمایا جیسے
قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہے واللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح ہے کہ اللہ
جس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل (کے لڑنے) کا وہ روزگار نیت پر ہے کہ وہی
کے لئے وہی کلمہ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ میں بھی ہجرت اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے رضا) کے لئے جو جس کی
ہجرت (اتنی) اللہ و رسول کی طرف سے اور جس کھڑی اس
ہجرت رسول دینا یا کسی حرکت سے نکلنے کی نیت سے ہر قر
اس کہ ہجرت اس کی طرف ہوگی جس کی اس نے نیت کی یہ روایت
حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، سفین ثوری اور کئی دیگر
افسوس اسے بھی بن سعید سے روایت کیا۔ ہم اسے صرف
یحيى بن سعيد کی روایت سے پہنچتے ہیں۔

صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام ماہِ خلافت کی یہ جہاد کے
لئے جہاد کیا، اور اللہ کے اہل میں سے اے بھترے اور جنت میں
کان میرا ایک باشت جگر دینا دینا سے بھترے۔ اور اگر کوئی
جنتی حرکت زمین کی طرف جھٹکے تو زمین و آسمان کے درمیان
جو کچھ ہے سب کو خیر کرے اور دونوں کے درمیان فضا
کو صاف کرے اور اہل کی اور صفی دینا دینا سے بھترے
یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت اہل بن سعد رحمہما اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح ہے
بوقت صبح ایک بار جہاد دینا دینا سے بھترے۔ اور جنت
یہ ایک کرے کے برابر جگر دینا دینا سے بھترے۔ اس
ایب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، ابو ایوب

بِأَسْبَغِ فِي فَضْلِ الْفَجْرِ وَالْعَصَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۰۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَمَامُ الْقَوَابِلِ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً
لَحْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَاتِ قَوْمًا أَحَدُكُمْ أَوْ
مَوْضِعًا يَوْمًا فِي الْجَبَةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ
أُمَّةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْعَالَمِ أَقْبَلَتْ إِلَى الدُّنْيَا لِأَمَلَتِ
مَا فِيهَا وَلَوْلَا ذَلِكَ لَفُتِحَتْ أَرْضُهَا وَلَنُصِفَتْ عَلَى مَا فِيهَا حَيْثُ
فِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ تَمَامُ الْقَوَابِلِ عَنْ يَحْيَى
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَالتَّائِبِي قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَفَةٌ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِطِي لِحَمَّةٍ
فَخَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ حُقٍّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْفَصْلُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلِ الْكُفَّارِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْإِثْمَ وَالْكَافِرِ
الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْفُتُورَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حُقٍّ
۱۷۱۰ سَمِعْتُ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ قَتَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ جَدْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى
عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَاتَلَ نَافِلَةً
وَجَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَتَبَ تَلْكَ ذِي الْهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ قَاتَلَ
لَوْ كُنَا الذَّهْرَانِ قَاتِلَا بَيْنَهُمَا كَالْبَيْتِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حُقٍّ
صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ يُكَلِّفُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ

۱۷۱۱ سَمِعْتُ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَتَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ جَدْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى
عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتَلَ نَافِلَةً
وَجَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَتَبَ تَلْكَ ذِي الْهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ قَاتَلَ
لَوْ كُنَا الذَّهْرَانِ قَاتِلَا بَيْنَهُمَا كَالْبَيْتِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حُقٍّ
صَحِيحٌ

بَابُ أَيِّ الْأَعْمَالِ أَحْضَلُ

۱۷۱۲ سَمِعْتُ أَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَتَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ جَدْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى
عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتَلَ نَافِلَةً
وَجَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَتَبَ تَلْكَ ذِي الْهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ قَاتَلَ
لَوْ كُنَا الذَّهْرَانِ قَاتِلَا بَيْنَهُمَا كَالْبَيْتِ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حُقٍّ
صَحِيحٌ

وہ کے ذمہ کرم پرمان کہ وہ لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جہاد
کئے دلائے کتاب جو بڑے کتابت اور ناچاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
جو پاکوئی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس کی اور شہداء کے درجہ
دوہرہ دینے کے لئے جہاد وقت جہاد کرے اس کے یہ جہاد
واجب ہے اور جسے اللہ کے لئے میں نرم پنچا یا کر لے سببت بھی
وہ قیامت کے دن اس سے بڑھ کر دینے والے ہیں غرض کے ساتھ
آئے گا اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک کی طرح
برگ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے واسطے میں زخمی
ہوئے اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ
میں زخمی ہوئے ہے اور قیامت کے دن اس طرح اس کے گاہ
کہ زخم کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی
یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

کون سا عمل افضل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے۔ یا کون
عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا عمل ہے؟ فرمایا
میں جہاد عمل کی کہ بہتر ہے؟ پوچھا گیا پھر کون سا عمل افضل ہے
فرمایا ”جہاد“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور

عَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ جَوْدٌ قَوْلُ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَيْسِ
عَنْ أَبِي عَمَلَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَوْسَى الْأَشْجَرِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ بِلَالٍ
الْمَدِينِيِّ لَقَالَ نَحْمِلُ مِنَ الْكُفْرِ مَا نَحْمِلُ وَأَنْتَ
سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَّكُمُ قَالَ تَعْرِفَانِ فَدَخَا إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ كَرَاهُ
عَلَيْكُمْ السَّلَامَ وَكَسَرَ حُلَّكُمْ سُبُعُهُ فَصَرَبَ بِهِ عَنُقِي
فَقِيلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ لَا تَعْنِي لَهُ إِذَا وَرِثَ
حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَابُوسُ بْنُ الْجَوْنِيِّ أَنَّهُ
قَالَ السَّلَامُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي مَوْسَى قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ سَمِعَهُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّانِي أَفْضَلُ -

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْقَلْبِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
الْأَوْفَرِ أَبِي ثَيْبٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْإِسْجَرِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ مَا كَانَ لِبَعْلِ بَعَا وَدَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثَمَرٌ قَالَ ثَمَرٌ مُؤْمِنٌ فِي رَيْبٍ
وَمِنَ الْوَقَافِ يَتَنَبَّأُ نَبَأَهُ وَهَدَمَ الشَّاسَ مِنْ شَرِّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
لُقَيْمٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي قَتَيْبَةَ عَنْ لُقَيْمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَيْمُنَ
عَنْ يَكْرِ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَكَرَ لِشَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَغْفُلَ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو بکر بن ابی مرثی اشقری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے دشمن کے مقابل میں لڑتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنہوں نے وہاں سے غور و فکر کے ساتھ دیکھا میں۔ حاضرین میں سے ایک پرانہ حال شخص نے پوچھا کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی خدمت میں اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے؟ فرمایا میں نے وہاں لڑتے ہوئے کہیں اپنے ساتھیوں کو لڑنا اور کہا میں تمہیں (الروای) سلام کرتا ہوں پھر میں نے غور و فکر کیا کہ توڑ ڈال اور لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ حدیث حسن خوب ہے۔ ہم اس حدیث جعفر بن سیمان کی روایت سے پہنچتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام جبرائیل بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا نام ابو بکر بن ابی مرثی ہے۔

بہترین انسان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مرنے پر کسی گھائی کی حرکت پذیر ہر اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی شر سے محفوظ رکھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شہید کا اعزاز

حضرت قتادہ بن سعد کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ان شہید کی چھ خصوصیات ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی ان کی بخشش ہر جا تک ہے۔ جنت ہی اپنا ٹھکانا دیکھ رہا ہے۔ مذہب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ سے مارا

أَقْبَلُ دَفْعَةً قَبْرِي مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ وَبَعْدًا مِنْ
نَعْدَابِ الْمُقْبَرِ وَيَأْتِي مِنَ الْفَنَاجِ الْأَكْبَرِ وَيُحْمَلُ
بِحَبْلِ رَأْسِهِ تَابِجُ الْوَقَارِ الْيَا كُونُكَ وَفِيهَا حَبِيرٌ مِنْ لَحْنِهَا
وَمَا فِيهَا وَبِذَرَجِ الثَّلَاثِينَ تَسْبِغِينَ نَذَجَةً مِنَ الْحَبْرِ
الْبَيْضِ وَتَسْبِغُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْدِيهِ هَذَا أَحَدُ يَوْمِ
صَبْغِي حَسَنٌ صَبْغِي

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُلْنَا سَأَلْنَا عَنْهُ وَفِي
النَّبِيِّ أَنِّي مَنْ تَتَادَعُ شَأْنُ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
يُسَبِّحُ أَبَا يُسُفْعٍ إِلَى الدُّنْيَا فَمَا الشَّهيدُ فَإِنَّهُ يَصْبُغُ
أَنْ يَسْبِغَ إِلَى الدُّنْيَا يَغْتَرُّ حَقُّ الْقَتْلِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يَرَى وَمَا أَقْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكَرَمِ
هَذَا أَحَدُ يَوْمِ حَسَنٌ صَبْغِي

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قُلْنَا سَأَلْنَا عَنْهُ بَعْضُ
كُنَّا شُعْبَةَ مَنْ تَتَادَعُ عَنْ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بَعْضُهُ

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْكَظَرِ قُلْنَا أَبُو الْكَظَرِ
قُلْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَبَا طُيُومُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَبِيرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا
فِيهَا وَكَذَلِكَ يَمْدَحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ
لِنَدْوَةِ حَبِيرٍ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَمَوْضِعٌ سَطَا
أَحْمَرُ مِنَ الْجَنَّةِ حَبِيرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَبْغِي

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قُلْنَا سَأَلْنَا عَنْهُ
بَنَاتُ الْمَسْكُورِ وَمَا سَأَلَ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ بِشَرِّ حَبْلِ
بَيْنَ الرِّسْطِ وَهَوْنِي سَرَابِطُ لَهُ وَقَدْ لَقِيَ عَلَيْهِ وَعَلَى
أَصْعَابِهِ فَقَالَ إِلَّا أَحْيَاكَ يَا ابْنَ الرِّسْطِ بِحَبْلِ يَوْمِ
تَبْعُثُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہو گواہی کے سر پر حیرت دہکا کا کاج رکھا جائے گا جس کا ایک
یا قوت دیا جائیگا اسے بہتر ہوگا۔ شریک انھوں والی بہتر کریں
اس کے نکاح میں لگا جائیگا اور اس کے ستر رشتہ
مادہ کے معاملہ میں اس کی ستمانی قبول ہوگا۔
یہ حدیث حسن خوب

صوفی اس بن ملک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی جنتی دنیا کی طرف
لڑنا پسند نہیں کرے گا۔ البتہ شہید چاہے گا کہ دنیا
میں دوبارہ بھیجا جائے وہ کہے گا یہاں تک کہ دس
مرتبہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جائے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے عطا کردہ حرمت کو دیکھ چکا ہوگا۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

محمّد بن اسلم نے بواسطہ محمد بن جعفر، ثقیف، قاضی احمد اس
رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم حدیث
ذکر کی ہے۔

صوفی اس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا راہ میں ایک ملکہ (اسلامی
روحانیات کی) گواہی دے گا دنیا اس کی تمام امانتوں سے بہتر ہے
نیز ایک شام یا ایک صبح جہاد کے لیے نکلتا دنیا اس کی تمام
تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اللہ جنت میں تمہارے ایک
کڑے کے برابر دینا اور اس کی ہر چیز سے بہتر
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمّد بن اسلم نے بواسطہ محمد بن اسلم، ثقیف، قاضی احمد اس
صوفی اس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا راہ میں ایک ملکہ (اسلامی
روحانیات کی) گواہی دے گا دنیا اس کی تمام امانتوں سے بہتر ہے
نیز ایک شام یا ایک صبح جہاد کے لیے نکلتا دنیا اس کی تمام
تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اللہ جنت میں تمہارے ایک
کڑے کے برابر دینا اور اس کی ہر چیز سے بہتر
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَنِي قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْأُطُ يَوْمِي سَبِيلَ اللَّهِ أَفْعَلُ وَرَبَّنَا قَالَتْ خَيْرٌ
مِنْ صِيَامٍ شَهْرٍ وَتِيَامٍ وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وَفِي قَبْرِهِ
الْقَبْرِ وَنَحْنُ لَوْ حَمَلْنَا إِلَى تَبْرَأَ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
۱۷۸۸ أَحَدٌ شَاوِيٌّ بَنِي حَجْرٍ شَاوِيٌّ بَنِي حَجْرٍ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ
لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَاثَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ يَبِيٍّ مِنْ حَجْرٍ
مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ
كَدَّ صَفْقَةً بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ مَعْقِدٍ
يَقُولُ هَذِهِ مَقَابِرُ الْحَدِيثِ وَكَدَّ رُبِّي هَذَا الْحَدِيثُ
مِنْ مَقَابِرِ الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ سَلْمَانَ إِسْنَادُهُ كَيْسٌ يَسْتَوِي
مَعْقِدٌ بَنِي الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ سَلْمَانَ الْكَافِرِينَ وَ
كَدَّ رُبِّي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ
الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَهُ

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلِيُّ شَاوِيٌّ
بَنِي حَبِيبِ الْمَلِكِ مَنَا الْكَلْبِ بَنِي سَعْدِ بْنِ يَزِيدَ
زَهْرَةَ بَنِي مَعْبُودٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَشْرِيقِ يَقُولُ بَنِي كَنْسَكُو
حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَرَاهِيَةً لِقَوْلِهِمْ لَوْ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكَلْبِ حَتَّى يَكُونُوا
يَكْتَاتُوا مَرْءٌ بِنَفْسِهِ مَا تَدَاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْأُطُ يَوْمِي سَبِيلَ اللَّهِ
خَيْرٌ مِنَ الْوَجْهِ يَوْمِي مَا يَرَاهُ مِنَ الْمَنَائِلِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَيْرُ يَبِيٍّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَتْ مَعْقِدًا
أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ بَنِي كَنْسَكُو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک
ملاہرہ دینا ایک پیسے کے روطے سے رکے اور تھیم کرنے سے پہلے لاؤ فرمایا بہتر
ہے کہ رات کی ایک صدقہ فرمادے وہ غلبہ پھر کے لڑنے پر تیار ہے اس کا
عمل نجات تک بڑھتا ہے مگر یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد کی کسی نئی کے بغیر اللہ
تعالیٰ سے طاعات کئے گا تو اگر بارہ اس طرح طاعات کرے گا
کہ اس کے دین میں نقصان ہوگا۔ اس میں بنی مالک کی روایت سے
یہ حدیث غریب ہے۔ اس میں بنی مالک کو بعض محدثین نے
ضعیف قرار دیا ہے۔ (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ السلام
سے کہا کہ اسے تم سے روایت ہے اور مقابلہ حدیث ہے
یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق
سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ
محمد بن حنفیہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے طاعات
نہیں کہ۔ ابواسلمہ ایوب بن موسیٰ، کھول، شریک بن
سوط اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی، ابی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم صنفی حدیث مروی
ہے۔

حضرت ابو صالح مولى عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بغیر پر فرماتے ہوئے سنا
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدیث تم سے سنی
رکھی تاکہ تم مجھ سے جہاد پر جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب
نہیں سمجھا کہ ہر آدمی اپنے لیے جہاد مناسب کہے اس پر عمل کرے۔
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ
تعالیٰ کے راستے میں ایک دن اس کے لئے مردوں کی حفاظت
کرنا دوسرے ہزار دنوں کی مثال سے بہتر ہے۔ یہ حدیث
حسن کی طرف سے غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں
ابو صالح مولى عثمان کا نام یہاں ہے۔

۱۷۲۲۔ احکامنا محمد بن قباہ بن احمد بن نصر
النسیا بن یزید قہمہ ماجد قالوا ائنا صقلان بن یزید
ئنا محمد بن عہدکن من القفل بن حکیم عن ابی
صلح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما یجد الشہید من مہم القتل الا کما یجد
احدکم من مہم القامۃ هذا حدیث حسن غریب
صحیح

۱۷۲۳۔ احکامنا ریاض بن ایوب بن یزید بن عہدکن
ئنا الولید بن جہیل عن الفاوی عن ابی عبد الرحمن
عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لئن شئتم احبب الی اللہ من قتلتم وانا شہید لکم
مہم من غلبۃ اللہ وکفرہ وکفرکم فی سبیل
اللہ وانا الشہید لکم فی سبیل اللہ واکفرکم
مہم من قتلتم اللہ هذا حدیث حسن غریب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو برکت شہادت اتنی ہی ٹھیک ہوتی ہے۔ جتنی تمہیں پھر دنیاوی کاموں سے ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب

صحیح

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو وہ قہر من اور دوزخ من سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں غلبت الہی کی گریہ دے گا تو قہر اللہ کی راہ میں بیٹے دوزخ من کا قہر دوزخ من میں۔ اللہ کی راہ (جہاد) میں پہنچنے والے زخم کا نشان اب کیسے غریب خدا کا کام کرنے کا نشان۔ یہ حدیث حسن غریب

صحیح

ابواب الجہاد

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب فی اهل العذر فی القعود۔

۱۷۲۴۔ احکامنا محمد بن یزید بن عہدکن
بن سلیمان عن ابیہ عن ابی اسحق عن النضر بن
قباہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شئنی
بالکف او بالکفر فکتب الی اللہ من قتلتم وانا شہید لکم
مہم من غلبۃ اللہ وکفرہ وکفرکم فی سبیل
اللہ وانا الشہید لکم فی سبیل اللہ واکفرکم
مہم من قتلتم اللہ هذا حدیث حسن غریب
صحیح

معدود افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کو لکھا کہ ان کا نام ہے انہیں پر یہ بات کہی کہ لا یرسل اللہ منہم من یمنہم یمنہم جہاد اللہ بن ام کلثوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے عرض کرنے کے کیا میرے پیچھے ہم شرکت کی (جہاد) میں اس پر ساجد بن ابی ہریرہ (مسند بن ابی ہریرہ) کے علاوہ گوروں کے بیٹھے رہے انہیں نے ان کو اور انہوں نے کہتے جہاد کرنے والے پر یہ بات اس باب میں حضرت ابن عباس (ابو ہریرہ) بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ اس میں یہ حدیث حسن غریب اور بواسطہ سلیمان بن ابی اسحاق کی روایت سے طریحہ ہے۔ شعبہ

إِسْحَاقَ هَذَا الْخَدِيثَ.

ترمذی نے بھی اسے ابراہیم بن علی سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمْ خَدْرٌ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكُوا
أَكْوِيَهُ.

والدین کو چھوڑ کر جملہ کے لیے جانا

۱۷۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَيْبِيُّ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابٍ عَنْ
أَبِي النَّبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَأْذِينِهِ فِي الْجِهَادِ
فَقَالَ أَلَيْسَ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ نَعُوذُ لَكَ فِيهِمَا فَجَاهِدْ
فِي الْبَابِ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا خَدْرٌ حَتَّى مَضَى
مَا بَعَثْنَا بِهِ هَذَا الشَّيْءُ إِلَّا غَوَى النَّبِيُّ وَاسْمُهُ
الشَّارِبُ بْنُ قَرْظَخٍ.حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک شخص
باگاہہ بنی میں حاضر ہو کر جملہ (یہ جاسے) کی اجازت مانگنے لگا
اُس نے فرمایا کیا تم اسے والدین ترک کر رہے ہو۔ اس نے عرض کیا
ہاں، فرمایا قرآن کی خدمت میں رو کر جہاد کرو (یعنی ان کی
خدمت میں تمہارے لیے جہاد ہے) اسی باب میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن علی، تائیدات عربیہ اور کئی میں اسے
لاہم باب بن قرقظخ سے۔بَابُ مَا جَاءَ إِلَى الرَّجُلِ يُبْعَثُ مِنْ سِرِّيَةٍ
وَاحِدَةٍ.

ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا

۱۷۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا الْعَبَّاسِيُّ رُوِيَ
قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ لِي قَوْلُهُ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ فَأَمَّا ابْنُ الْأَسْوَدِ لَمْ يَقُلْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادَةَ
بْنِ قَيْسٍ بَنِي هَدْيٍ الشَّافِعِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سِرِّيَةٍ أَخْبَرَنِي بِهِ يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ
عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا خَدْرٌ حَتَّى
مَضَى غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.جمہار بن عمر بن جریج سے اللہ تعالیٰ کے قول "اطيعوا الله واطيعوا
الرسول" اور کئی روایات سے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حذافہ
بن قیس بن حدی بنی امیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا ابن جریج کہتے ہیں مجھے
یہی بن مسلم نے براہ راست سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی خبر مگر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے اس حدیث
ابن جریج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَسَافِرَ
الرَّجُلُ وَحْدَهُ.

آدمی کا تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنِ أَبِي
مَرْثُومٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَوَى
النَّاسُ يَتْلُمُونَ مَا أَعْلَمُوا مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَوَّرَ لَكَحضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہا سفر کے قصد
کو جانتے ہیں کہ میں جانتا ہوں تو کوئی سوار سوار کرے
ایک سفر مذکور ہے۔

بَلَّيْلٍ يَفِينِي وَحَدَّثَهُ -

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا
مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمَلَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّوَكُّبُ شَيْطَانٌ وَالْكَوْبُ
كَيْفَاكَيْنِ قَالُوا فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوَجْهُ مِنْ حَيْثُ
حَسَنَ صَحْبُكُمْ لَا تَغْرِزْهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَيْثُ
مَا وَجَّهْتُمْ بَنِي مُسَدَّدٍ بَنِي تَمِيمٍ بَنِي عَدُوٍّ بَنِي عَدُوٍّ
يَا أَيُّهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ -

حضرت عمرو بن شعیبؓ بواسطہ مالکؓ اپنے صاحب سے روایت
کے تھے کہ رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک
سورہ شیطان ہے دو سورہ شیطان ہیں۔ اور تین
سورہ ساریں۔ حدیث ابن عمرؓ میں ہے۔ ہم
اسے صرف اسی طریق یعنی عامرؓ کی روایت سے چاہتے
ہیں اور عامرؓ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمروؓ کے صاحب
ہیں۔
حدیث عبد اللہ بن عمروؓ میں ہے۔

جنگ کے موقع پر جھوٹ اور دھوکہ دہی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي الْكُوبِ وَ
الْخِيَابَةِ فِي الْحَدَبِ -

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى وَنُصُوبُ بْنُ يَحْيَى قَالَا
ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَدَبُ حُدَّةٌ قُلِيَ الْبَابُ مَنْ عَلِيٍّ فَتَمِيدُ بْنُ قَابِ
مَعْدِيكَةَ قَابِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ قَالَا سَأَلْتُ
يَزِيدَ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ قَالَا كُنْتُ بَيْنَ مَلِكٍ هَذَا أَحَدِي
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حدیث جابر بن عبد اللہؓ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے اس
باب میں حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ
ابو ہریرہؓ، اسلم بنت زیدؓ، کعب بن مالکؓ اور انسؓ
بن مالکؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔
حدیث میں ہے۔

غزوات نبوی کی تعداد

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّ غَزَا -

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرَرِ
قَالَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عِيسَى
إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ يَقُولُ لَمْ يَغْزِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةٍ قَالَ لَيْسَ فَشَرَفْتُ فَقُلْتُ
لَمْ يَغْزِ أَلَمْ يَغْزِ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثَلَاثَ يَمَانٍ
كَانَ أَوَّلُ قَالَ دَاثُ الْعَمَلِيَّةِ أَيْ الْعَمَلِ هَذَا أَحَدِي
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابواسحقؓ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقمؓ رضی اللہ عنہ
کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے پوچھا گیا کہ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتنی جنگیں لڑیں۔ انہوں نے فرمایا سائیس غزوات ہیں نے عرض
کیا آپ کتنے غزوات میں آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک
ہونے کے لایا۔ سترہ غزوات میں میں نے پوچھا پانچ غزوات کرنا
تھا؛ فرمایا۔ غزوات العشرہ۔ یا غزوات العشرہ۔ یہ حدیث
حسن میں ہے۔

جہاد

شکر کی صفت بندی اور تیاری

حضرت عبدالرحمن بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ہمیں ملا کر ترتیب دیا۔ اس باب میں حضرت ابوالعباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طرح سے پہچانتے ہیں کہ امام ترمذی نے امام بخاری کے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاشعری کا اظہار کیا۔ اور فرمایا محمد بن اسماعیل کو عمر سے کم سن حاصل ہے۔ جب میں (امام ترمذی) امام بخاری سے ملا تو وہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی باتیں کہنے لگے پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

لڑائی کے وقت دعا

حضرت ابن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لڑاتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھد کے لشکروں کے لیے دعا دیکھتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا یا اللہ اے نبی کے ہاتھوں کے لیے دعا دے جس طرح اسے دے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کر دے۔ امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چھوٹے جھنڈے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھد کے ہاتھوں کے لیے دعا دے جس طرح اسے دے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کر دے۔ امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّغْيِثَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَلَاثًا عَنْ الثَّقَلَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاسِحٍ عَنْ يَكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عِنَّا تَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرِيْنَا فِي الْبَابِ مِنْ أَبِي الْأَكْبَبِ هَذَا حَدِيثٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَتَوَقَّفَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ مِنْ عَمِّي وَرَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّازِيِّ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ لَوْ ضَعَفَهُ يَدٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ عَنْ ثَنَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْأَخْبَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْزِلُ الْكِتَابِ وَسَوْفَ يُعْطَى الْبُحْبُوحُ الْأَخْبَابُ وَرَأَيْتُهُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَمِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَمَارَةَ هَذَا الْقَدْحِيُّ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فَوَلَّاهُمَا أَبَيْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ شَيْبَانَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَتَوَقَّفَ ثُمَّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ

يَعْقِبُ بْنُ أَدَمَ عَنْ شَرِيكَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ قَابِطٍ عَنْ
شَرِيكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الدُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
الْأَنْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَلَكٌ وَمَعَهُ مِائَةُ
سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ أَوَّلَ النَّاسِ
يَدْخُلُونَ بِحَبِيلَةٍ وَمَعَهُمُ النَّارُ هُوَ عَمْرُو بْنُ قَابِطٍ
وَالَّذِي رَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو يَدْعُوهُ وَهُوَ كُنِيَ لُفَّةً عِنْدَ أَهْلِ
الْعَبْدِيَّةِ

کریم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کریم بنی ماضی برائے قرآن
کی دستدہارک سیاہ رنگ کی قصی سامان بنانے لگے ہیں
اس حدیث میں ہے۔ وہیں تھیلہ جیلہ کا ایک خافلان ہے۔
عمر و بنی سے عمار بن سعید و صنی مراد ہیں۔ ان کی
کنیت ابو سعید ہے۔ یہ کہانی میں اور محدثین کے
نزدیک تقریباً۔

بڑے جھنڈے

حضرت انس بن حیدر بن محمد بن قاسم فرماتے ہیں۔ مجھے فوراً
قاسم نے حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ
میں ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے
میں پوچھوں مائیں لے فرمایا آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا
تھا اور صورت سے ہمارا برسر صورت ہی تھا۔ اکالاب
میں حضرت علی، عاصم بن حسان اور ابن عباس رضی
اللہ عنہم سے بھر دیا یہ مشغول ہیں۔ یہ حدیث حسن و خوب
ہے۔ ہم اسے حضرت ابن ابی زالمہ کی روایت سے
پہناتے ہیں۔ ابو جہز بن عقی قاسم ابن ابیہم ہے جیلہ اللہ
جہان کے ان سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا جب کہ
چمکے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اہل عرب
یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت
سے غریب ہے۔

خصوصی نشان

عصام بن ابیہم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشمن تم پر حملہ کرے تو کہو۔

باب فی الذلایات

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ كُنَّا بِمَدِينَةِ
بَنِي سُلَيْمَةَ تَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الشَّافِعِيُّ تَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَعَالِبٍ قَالَ بَشَّيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ قَاسِمٍ
رَأَى الْبَلَاءُ بَنِي قَابِطٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَأْيِهِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنِّي سَوْدَاءُ مَرَّةً
مِنْ لَوْنِهِ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرٍو وَالْعَارِثِ بْنِ حَنْظَلٍ
قَالَ بَنِي هَذَا أَحْوَجُ حَسْبُكَ رَيْبٌ لَا تَقِي لَهُ رُكْبَةً
وَرَأَيْتُ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَةَ وَابْنَ سُلَيْمَةَ وَابْنَ سُلَيْمَةَ
أَسْمَاءُ مَعَهُمْ بَنُو بَرٍّ مَعَهُمْ مَعَهُمْ أَيْضًا مَعَهُمْ
الْفَوْزِيُّ مَوْلَى

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَكْوَيْعٍ كُنَّا بِمَدِينَةِ
هَذَا الشَّافِعِيِّ تَنَا يَزِيدُ بْنُ قُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا جَعْفَرٍ رَوَى عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَتْ رَأْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلَوْنُهَا
أَبْيَضٌ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ رَيْبٍ وَهَذَا التَّوَجُّعُ وَهَذَا
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب مَا جَاءَ فِي الشَّعَارِ

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ كُنَّا بِمَدِينَةِ
عَنْ أَبِي رَاسْحٍ كَرِهُتُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ سُلَيْمَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَهُ

الَّذِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَكُمْ وَالْعَدُوَّ
فَقُولُوا أَهْلُوا لَا يَنْصُرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
الْأَكْوَعِ وَهَكَذَا نَقَى نَعْمَانُ عَنْ أَبِي سَعْدٍ وَمُحَمَّدٍ
بِوَايَةِ الشَّعْبِيِّ قَدْرِي عَنْهُ عَنْ الْمُحَلَّبِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَلِّدًا

حکم لایقون۔ ابواب میں حضرت سید بن کہ رضی اللہ عنہ سے بھی
روایت مذکور ہے۔ بعض خطروں نے ابراہیم سے سفیان ثوری کی
روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ
صلیب بن ابی صفرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل
روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيِّفِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ الْهَدَايَةِ قَالُوا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَدَ أَوْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ يَنْبُرٍ
كَانَ حَتَمَتِ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سُمْرَةَ وَنَزَعَهُ سُمْرَةَ
أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ حَتْمًا هَذَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ
وَالَّذِينَ هَذَا الْوَجْهِ وَنَدَّ تَحْتَهُ يَحْيَى بْنُ سَوْدٍ الْقَنْ
فِي عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَصَفَقَهُ مِنْ تَبِيلٍ جَوْدٍ

حضرت ابن یسر بن روح اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار حضرت
مروہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی اور سرکہ کا خیال تھا کہ انہوں
نے اپنی تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی ہے اور
وہ قبیلہ بنو سبیغہ کی تلوار صلی کی مثل تھی۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم سے مرث اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن
سعید قطان نے عثمان بن سعد مکاتیب کے بارے میں
کلام کیا اس کے تحت کے اعتبار سے ضعیف کہا۔

بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

جنگ کے موقع پر روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ شَابِثٍ
الْبُخَارِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ عَطِيَّةِ
بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَدْرَةَ عَنْ أَبِي سَوْدٍ الْهَدَايَةِ قَالَ لَنَا
بَلَدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامٍ الْفَتْحِ مَسْرَمُ
الْمُكْرَمَاتِ فَكَانَ يَلْقَاهُ الْعَدُوُّ فَأَمَرْنَا بِأَنْ يَفْطِرَ
فَافْطَرْنَا أَجْمَعُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقام سرالطہران پر پہنچ کر ہمیں دشمن کے سامنے کی
خبر دی۔ اور روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا۔
اکرم سب نے روزہ افطار کیا۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَرَزِ

خطرہ کے وقت نکلنا

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْطَّيَالِسِيِّ أَنَّ شُعْبَةَ عَنْ قَدْرَةَ ثَنَا الْأَسَدُ بْنُ
كَالِ مَرْكَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ سَالِي فِي خَلْعَةٍ
يَقَالُ لَهُ مَسْدُودٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ قَدْرٍ مَا تَنْجِدُنَا

حنوف نس بن ملک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے منصب نامی
گھوڑے پر سوار ہوئے اور دشمن کی تلاش میں تشریف لے گئے
واپسی پر فرمایا کوئی خطرہ نہیں اور میں نے اس گھوڑے کو دیا پایا

لَبَّيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ مِّنْ مَّوَدَّةِ اللَّهِ وَأَخِي مِّنْ دُونِهَا
 حَسَنٌ مَّوَدَّةُ اللَّهِ
 ۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْنَا عَنْ شَيْءٍ مِّنْ قَوْلِهِ
 قَوْلِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَدْ دَخَلَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ
 قَوْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا لَّنَا يَقُولُ كَلِمَةً مِنْهُ فَقَالَ
 مَا سَأَلْنَا مِنْ قَوْلٍ وَآلٍ وَجَدْنَاهُ لَبَّيْكَ هَذَا أَحَدُ أَخِيكَ
 حَسَنٌ مَّوَدَّةُ اللَّهِ

ابو بکر میں حضور محمد بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی رعایت مذکور
 ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) مدینہ
 طیبہ میں حضور پیدائش تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا
 منصب نامی گھوڑا عاریتاً لیا اور دشمن کی طرف لے گئے وہاں
 پر لڑایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دیکھا
 پایا۔
 یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لڑائی کے وقت ثابت قدمی

حضور ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
 آدمی نے پوچھا اسے ابو عامرہ ایک تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 چھوڑ کر جنگ میں تھے۔ انہوں نے کہا میں خود کی قسم اگر میں
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکرائیں پھر یہ کہ چند جہاد باز لڑوں گے پھر میرا
 جبکہ قید ہوا تو ان کے لوگ تیرے ساتھ رہیں گے ان سے جاسے۔
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی غزوات میں ہمیں ساتھ لے کر
 اور سفید بن عاص بن عبد المطلب نے اس کی نگاہ رکھی تھی نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ
 عین اور میں عبد المطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں اس میں کوئی جھوٹ
 اور ان مرفعات میں سے بھی رعایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
 حضور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حسین کے
 دن اپنے آپ کو دیکھا تو اس وقت وہ وہی گروہ شیریں پیر
 تھے اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کو آملی بھی
 تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے جبکہ ان کی رعایت سے غریب
 ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے
 ہیں۔

حضور انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 لوگوں میں سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ کی رعایت
 سے زیادہ بہتر تھے فرماتے ہیں ایک حدیث ابن عمر ایک آدمی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّابِتِ عِنْدَ الْقِتَالِ
 ۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 قَالَا سَأَلْنَا أَبَا سَعْدٍ مِّنَ التَّحَارِيرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
 كَلِمَةً مِنْهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا مَا لَوْ مَا قُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا مِّنْ شَرِّ النَّاسِ تَلَفَتْهُ هَذِهِ
 هَذِهِ بِالنَّبِيِّ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قُلْ لَعَلَّكُمْ قَالُوا بَشَّارٌ بَنِي الْعَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمُطَّلِبِ
 أَحَدٌ مِنْهُمْ قَالُوا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كُذِّبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قُلْتُ
 أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا أَحَدُ أَخِيكَ حَسَنٌ مَّوَدَّةُ اللَّهِ
 ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَزِيدَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَلَّكُمْ قَالُوا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَآلِهِ نَحْنُ هَذَا أَحَدُ أَخِيكَ حَسَنٌ مَّوَدَّةُ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ
 ۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ
 قَوْلِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ
 النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَمَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ كُنْتُ

الشَّعْرُ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ خُرَيْبٍ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَشِيرِ بْنِ شَيْبَانَ -

۱۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ أَنَسٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِي تَتَادَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَبَرَنَا الْعَمَلِيُّ الْأَدَمِيُّ الْأَقْدَرِيُّ الْأَوْدِيُّ أَنَّ لَنَا لَأَقْدَرِ
الْمَحْمَلِيِّ طَائِفَةَ الْأَنْبَاءِ لَمَّا لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُمْ فَكُنْهُمْ هَذَا

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَبْرِ
عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَيْلِ -

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَبْرِ
عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ -

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْوَيْزِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
يَعْقُوبَ الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ الْوَيْزِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی شہیدان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیترہیں گھوڑا مسیاد رنگ
کا گھوڑا ہے جس کی پیشانی اور اوپر کا بزنٹ گھوڑے کی پھر وہ
جس کی پیشانی اور پاؤں بھی سفید ہوں لیکن دائیں پاؤں میں سفیدی
نہ ہو۔ اگر مسیاد رنگ کا نہ ہو تو ان ہی صفات والا مسیاد ہی
ہاکی سرخ رنگ کا گھوڑا ہے۔

محمّد بن بشیر نے بواسطہ وحب بن جریر سے روایت کی ہے
جریر بن ابی حبیب سے اس کے ہم سننے والے روایت کی
یہ حدیث حسن و خوب ہے۔

ناپسندیدہ گھوڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا ناپسند فرمایا جس کے تین پاؤں سفید ہوں
السا ایک مسیاد ہو۔ یہ حدیث حسن و خوب ہے بواسطہ وحب بن جریر
بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم سننے والے روایت کی۔
ابن جریر بن حمزہ بن جریر کا نام صحابہ ہے۔

علاء بن قحطاف نے فرماتے ہیں مجھے ابراہیم غسانی نے فرمایا جب
مجر سے حدیث بیان کرتا ہوں تو ابو ہریرہ سے نقل کیا کہ یہ روایت
انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی کہ مجھ میں نے
کئی سال بعد اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک
حرف بھی کم نہ کیا۔

گھوڑے دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے پکے کیے تھے گھوڑوں کو حیا سے ہمیشہ الوداع
تک دھڑایا اور دھڑلے گھوڑوں کے حیا میں چھریں کا فوٹو تھا انہیں گھوڑوں

أَجْرِي الْمُحَافِدِينَ الْخَيْلَ مِنَ الْخَيْلِ إِلَى خَيْبَتِهَا
الْعَدْلُ وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ أَمِيَالٍ وَمَا لَكُمْ كُنْتُمْ الْخَيْلَ
وَمَنْ كُنْتُمْ الْعَدْلُ إِلَى خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ
فَلَمَّا كُنْتُمْ الْخَيْلَ فَوَلَّيْتُمْ خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ
فَلَمَّا كُنْتُمْ الْخَيْلَ فَوَلَّيْتُمْ خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ
فَلَمَّا كُنْتُمْ الْخَيْلَ فَوَلَّيْتُمْ خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ كُنَّا نَكُنُّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ
عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ إِلَّا فِي خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ

بِأَسْبَابِ مَا جَاءَ فِي كِتَابِهِ أَنْ تَكُنْ الْخَيْلُ
عَلَى الْخَيْلِ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ كُنَّا نَكُنُّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ
لَنَا مَوْصِيٌّ مِنْ سَالِيَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ إِلَّا فِي خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ
الْقَابِ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْلِ أَمْ نَكُنْ أَنْ نَكُنْ الْخَيْلُ
وَأَنْ لَا قَامِي الْخَيْلُ فَإِنْ لَا تَكُنْ إِلَّا فِي خَيْبَتِهَا
فَكُنْ فِي الْخَيْلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ إِلَّا فِي خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ
فَكُنْ فِي الْخَيْلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ إِلَّا فِي خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ
فَكُنْ فِي الْخَيْلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ إِلَّا فِي خَيْبَتِهَا وَبَيْنَهُمَا مِثْلُ

بِأَسْبَابِ مَا جَاءَ فِي كِتَابِهِ أَنْ تَكُنْ الْخَيْلُ
عَلَى الْخَيْلِ۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْخَلَّالِ

کہ یہ بیان نہیں کیا گیا تھا انہیں خیرۃ العباد سے سمجھنا نہ چاہی
تک دور کیا یہ ایک میل کا فاصلہ تھا یہ بھی گھوڑا دوڑانے
والوں میں تھا یہ گھوڑا اچھے سے کروڑا رہا لگ گیا تھا۔ اس
بہت ہی حضرت ابو ہریرہؓ، ابابکرؓ، انسؓ، عمارؓ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح، اس کی کڑواہٹ
میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے علی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیوں (اور ٹھوں کے) سموں اور
(گھوڑوں کے) کھڑوں کے علاوہ کسی چیز کے قابض پر انعام لینا نہ چاہیے

گدھوں سے گھوڑیوں پر جتنی کرانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا طرف سے امام ہند سے گئے۔
اپنے جس مدبروں کے قلعہ میں مونتین پیروں کے ساتھ
غاس کیا جس غم فرمایا کہ ہم کال ضروری، مصلحت نہ کھائیں اور
گدھوں کو گھوڑیوں پر جتنی نہ کریں، اک باب میں حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روکا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے بڑا
تھوڑا سا ابو جعفر سے روایت کرتے ہوئے کہا ہوا مسلم۔
جید اللہ بن عبداللہ جاک، حضرت ابن عباس سے روکا ہے۔ میں
امام ترمذی نے امام تھاکس سے سنا فرماتے تھے حدیث ترمذی
مخبر ہے کہ اس کے اس میں خطا ہوئی۔ یہ روایت وہ ہے
یہ اسماعیل بن علیہ اور عبداللہ بن سعید سے
یہ اسماعیل بن علیہ اور عبداللہ بن سعید سے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

مسلمان فقراء کے وسیلہ سے طلبہ فتح

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی

صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے سنا لیجئے اپنے کمزور و کمزور
میں تاشش کرد۔ کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب) لوگوں
کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی
ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان مسافروں کا ساتھ
نہیں دیتے جن میں گھنٹی ہو اور نہ ہی ان کا ساتھ دیتے ہیں۔
جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ
اور ام سلمہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

فوج کا سپہ سالار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھ کر بھیجا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دوسرے
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ابی بکرؓ مقرر کیا۔ ان لوگوں کا جب جنگ خروج ہو تو
صلی اللہ علیہ وسلم پر اس پر اس کے۔ اور ان کے فراتے کی حدیث میں اللہ نے
ایک نوجوان کی قاتل کی سے ایک لڑکی کی جنہوں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
نے ہی لڑائی میں کھڑے ہو کر ایک خود کشی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے متعلق شکیں تھے یہ خط لکھ کر حاضر ہوا ہے نہ وہ خطا قریمہ اور
کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تیرا آل اس کی کیا ہے یہ کیا خیال ہے جو اللہ
اس کی کھڑے ہوئے محبت کرتا ہے اور اللہ رسول کو اس سے محبت ہے
میں لے کر گیا میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اس
تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں یہ قریمہ کھڑے ہوئے اس پر آپ صوفی ہو گئے
جب میں جنوں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا روایت منقول ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صوفی احمد بن حنبلہ کی روایت
سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

كَانَ حَبْدُ بْنُ كَثِيرٍ يَتَوَلَّى بَنِي جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْحَدَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الْأَعْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صُحُفٍ كَثُورَةٍ
لَا كُنَّا نَرَاهَا تَوَلَّى وَتُحْمَرُونَ بِصُحُفٍ كَثُورَةٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

بابک مابجاؤنی الیٰ حبیبی علی الخیل

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْجَدٍ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي قَبَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ صَاحِبَ الْمَيْلَةِ
رُفِقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَفَلَّاحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ
عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بابک من یستعمل علی الحرب۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي تَيْمُوتَةَ الْأَحْمَسِيُّ
بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَنْبُغِيثَ
عَامِرًا مَعَهُ أَحَدٌ مِمَّا قَاتَلَ فِي أَبِي طَلْحَةَ وَفِي الْأَجْدَدِ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَاتَلَ الْوَلِيدَ الْفَتْحَانِ مَعَهُ قَالَ
قَاتَلْتُمَا عَلَى قَبْلِ الْوَلِيدِ وَتَقَاتَلَا وَتَقَاتَلَا فَكَتَبَ مَعَهُ
خَالِدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعَهُ فَقَبِلَتْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ
لَوْنُهُ فَكَرَّرَ مَا قَاتَلَ فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ
فَمَا لَمَّا أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ فَكَتَبَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الْأَحْمَسِيِّ بْنِ جَرَّابٍ وَمَعْنَى تَوَلَّى بِمَعْنَى يَتَوَلَّى
الْمُتَوَلَّى

عَنِ الْأَنْصَارِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ كَرِهَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
رَفَعِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ الْأَنْصَارِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَبْلَ الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَ
جَاهِدٍ عَنْ سَعِيدٍ قَبْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَتَادَةُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنِ ابْنِ الْأَثَرِ عَنْ جَاهِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقِيَ قَوْمًا أَوْسَعِيًّا الرَّحْبِ وَالْهَرَبِ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ
مِنْ صَوْنِهِمْ۔

حضرت سعید بن جبیر کا واسطہ ذکر نہیں ابواسامہ نے بواسطہ
انصاری اور جہاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے ہم عصر حضرت
سعید بن جبیر سے اس باب میں حضرت طلحہ، جابر، ابواسامہ
اور عکرمہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
مذکور ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگنے اور
لوہے سے رخ فرمایا۔
یہ حدیث سن لیجئے۔

حد بلوغ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَلِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَصَلِّ
يُقَرِّضُ لَهُ۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَتَادَةُ عَنْ
بَنِي تَوَيْلٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْبَلُ بِلَحْيَتَيْهِ حَتَّى يَمْسُكَ عَلَيْهِ مِنْ قَائِلٍ فِي جَيْشٍ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْأَلُهُ
الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ هَذَا مَا بَيْنَ الْخَمْرِ
وَالْكَبِيرِ كَرِهَ أَنْ يُقَرِّضَ كَتَبَ بَلَمَّ الْخَمْرَ عَشْرَةَ۔
۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ هُمُ
هَذَا أَحَدُ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ وَالْمَكَاثِلَةِ وَكَذَلِكَ كَرِهَ
كَتَبَ أَنْ يُقَرِّضَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسْفَرٍ عَنْ يَحْيَى
مَنْ صَوْنِهِمْ هَبْ يَنْبَغِي عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَفِيَّانَ الشَّوْبَرِيِّ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک جنگ کے
موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا
اس وقت میری عمر چھ برس تھی تو آپ نے مجھے (جنگ کے لیے)
قبل از فرمایا پھر آٹھ سال مجھے ایک لشکر میں پیش کیا گیا اس وقت
میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمایا حضرت تابع
فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے
سن لی تو انہوں نے فرمایا مجھے اس حدیث کے درمیان صحیح چھ برس
تک حکم جاری رکھا کہ پندرہ سال تک اس حدیث سے حد تک پہنچے
ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ و حیدر اللہ سے اس کے
ہم عصر حضرت سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت عمر بن
عباد بن ریحان اللہ نے فرمایا کہ اگر ان کے جوابدہ کے درمیان
بجائے ذکر نہیں کہ آپ نے اس حدیث سے حد تک پہنچا کر فرمایا حدیث
اسی ہزار سن تک صحیح سفیان بن عیینہ کی روایت سے غریب ہے۔

مقروض شہید

حضور عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انہوں
نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُسْتَشْفَعُ وَعَلَيْهِ دِينٌ
۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَكَاوَدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ

يَكُنْ ثَقَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلًا
 قَامَ مِنْهُمْ مَثَلٌ فَكَرَهُوا أَنْ يُجْعَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 إِلَّا لِيَمَانٍ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْيَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَبَتْ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكُنْ مَقْبُولًا
 خَطَابًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
 إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَائِرٌ مَعْنِي فَقَالَ
 خَيْرٌ مَذِيرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَيْفَ قُتِلْتُ قَالَ إِنْ أَنْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَكُنْ
 عَمِي خَطَابًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَعَمْ وَأَنْتَ صَائِرٌ مَعْنِي فَقَالَ خَيْرٌ مَذِيرٌ قَالَ
 الَّذِينَ يَنْتَ جَاهِلِيٌّ قَالَ فِي ذِيكَ فَنِي الْبَابِ قَبْ
 الْبِ وَصَحْبِي مِنْ جَنْبِي وَأَيُّ هَذِهِ هَذَا أَحْوَجُ
 حَسْبُ صَحْبِي وَرَأَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ
 الْقَطْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَحْوَهُ هَذَا أَقْبَلُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُهُ
 قَالُوا نَحْوَهُ هَذَا وَرَأَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ
 وَغَيْرُهُ نَحْوَهُ هَذَا عَنْ سَعِيدِ الْقَطْرِ عَنْ قَتَادَةَ
 اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَرَهُ هَذَا أَصَحُّ مِنْ أَحْوَجُ سَعِيدُ الْقَطْرِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ -

کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے کھڑے
 ہوئے اور فرمایا اللہ کے واسطے میں لڑنا اللہ کی راہ میں لانا تمام
 اعمال سے افضل ہے ایک شخص نے اس پر عرض کیا یا رسول اللہ!
 بتائیے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ معاف
 جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اگر تو اللہ تعالیٰ
 کے واسطے میں اس طرح شہید ہو کر میرے گناہوں کو معاف فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ
 رکھنے والا ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔ واللہ بہرہ ہر ایک سے
 پوچھا تم نے کیسے کہا تھا! اس نے عرض کیا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے
 واسطے میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ معاف جائیں گے۔ آپ نے فرمایا
 ہاں۔ (تیسرے گناہ معاف جائیں گے) بشرطیکہ تو میرے گناہوں کو معاف فرماتا
 ہے۔ ایک نیت جو اس پر شہید ہو کر عرض کی کہ میں نے اللہ کی راہ میں
 حضرت مجاہد نے بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ
 نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
 یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض لوگوں نے اسے حضرت سعید بن جبیر
 رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 اس کی اصل روایت کیا ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی دوسری
 روایت اس کی اصل حدیث بواسطہ عبد اللہ بن ابی قتادہ اور ابو
 قتادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ یہ روایت
 بواسطہ سعید بن جبیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 سے صحیح ہے۔

شہداء کو دفن کرنا

حضرت قتادہ بن مارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس کے
 دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انھوں نے نکاح کی گئی
 آپ نے فرمایا کہ وہ قبر میں رکھو (یعنی اس کے ساتھ) اور اس کے
 اس ایک قبر میں دو درم تین تہہ دار دفن کر دیا وہ
 قرآن مجید سے کہے گئے کھڑے۔ اور اس کے ساتھ ہی میرے پاس
 کا بھی انتقال ہوا تو انہیں دفن کر دیے گئے۔ یہ روایت
 باب میں حضرت قتادہ بن مارثی رضی اللہ عنہ سے بھی روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشَّهَدَاءِ -

۱۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْثَانَ الْبَصَرِيُّ سَمِعَهُ
 الْعَارِثَ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَدَلٍ
 عَنْ أَبِي النَّضَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَرَاحَاتِ يَوْمَ
 أُحُدٍ فَقَالَ أَصِفُوا قَاتِلِيكُمْ وَأَصِفُوا قَاتِلِيكُمْ وَأَصِفُوا قَاتِلِيكُمْ
 قَاتِلِيكُمْ فِي قَبْرِكُمْ وَقَاتِلِيكُمْ قَاتِلِيكُمْ قَاتِلِيكُمْ قَاتِلِيكُمْ
 آتِي نَعْدَمَهُ يَكُنْ يَدِي رَحْلَتِي فِي آتِي عَنْ حَبَابِ

قَدْ جَاءَ بِرَأْسِهِ هَذَا أَحَدُ بَنِي حَنْزَلَةَ صَحِيحٌ وَدَوَّكُ
سُفْيَانَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ
بْنِ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لَنَا هَمَامٌ وَاسْمُهُ
هَزْنَةُ بْنُ مَيْمُونٍ -

مذکورہ بالا حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان و غیرہ نے اسے بلا سلم
ابو یوسف اور عبد بن جابر مشہور بن عامر سے روایت کیا ہے۔
ابو یوسف کا نام قرقہ بن یحییٰ ہے۔

باب ما جازني المشقة -

٤٦٩- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
لَمَّا كَانَ يَوْمُهَا يَوْمَئِذٍ بِالنَّاسِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ النَّاسِ
وَذَكَرَ لِمَّةَ طَبِيعَةٍ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَرْبَبِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي هَاشِمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَا بُوْعِبِيدَةَ
لَمْ يَأْتِ مِنْ أَبِي هَاشِمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمَةَ قَالَ لَمَّا أَتَى
أَحَدًا الْكَلْبَ مَشُورَةً لِإِسْعَاقِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مختصرہ کرتا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کے دل میں قیدی لگے
تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) پوچھا ان قیدیوں
کیا اسے میں تمہارا کیا لگتا ہے؟ (انہوں نے) طویل راقہ
ذکر کیا اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوبکرؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ
رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن
ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کو اپنے والد سے سماع حاصل
نہیں۔ ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے
صحابہ سے شہرہ کرتے نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُفَادِي جُفَاءً الْأَكْبَرُ

١٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا
سُهَيْبُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا أَبُو نَجْدٍ عَنْ وَطِيحٍ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ أَرَادُوا أَنْ يَنْتَحُوا جَنْدَ رَجُلٍ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُؤَيِّدَهُمْ هَذَا أَحَدُ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَذَبَ قَوْمَهُ الْأَمِيْنُ حَبِيبُ
الْعُكُوفِ وَرَأَاهُ الْعَصَايِمُ بْنُ الرَّطَاهِ أَيْبُكَ فِي الْعُكُوفِ
- قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بَنِي الْعَصِينَ يَمُوتُ أَحْمَدُ بْنُ حَسَنِ يَكُونُ
أَبْنُ أَبِي تَمِيمٍ لَا يَخْتَلِمُ بِحَبِيبِهِمْ لَكَ مَعْمَدُ بْنُ سُلَيْمٍ
أَبُو أَبِي تَمِيمٍ مَسْدُوقٌ وَلَكِنْ كَذَبُوكَ مَسْمُومٌ حَبِيبُ
بَنِي سُلَيْمٍ وَكَذَلِكَ رَوَى سُهَيْبُ ثَنَا أَبِي ثَنَا أَبِي
ثَنَا أَبُو تَمِيمٍ يَكُونُ أَبُو سُلَيْمٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَجْدٍ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَاثُودٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو تَمِيمٍ

کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں شریکین نے ایک خرک کی کھانسی خدوتا چاہی تو قرین اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخے سے انکار فرمادیا۔ اس حدیث کو ہم صرف حکم کے سماع سے سمجھتے ہیں۔ مجاہد بن اسحاق نے بھی اسے حکم سے روایت کیا ہے۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں۔ میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ کے یہ کہیں الہ کی سچائی اور ضعیف روایت میں اقبال نہیں ہو سکتا میں اس سے کئی روایت نہیں لیتا۔ وہ سچے ہیں۔ لیکن لمساوات الہ سے مستند میں غلط واقع ہو جاتی ہے۔ نعم بن حلی نے بواسطہ محدث ابن واٹھاسیان ثوری کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں۔

اَبْنُ اَبِي بَلِيٍّ وَعَبْدُ اللهِ بْنِ شُرَيْمَةَ۔

ابو بلین اور عبد اللہ بن شریہ رحمہما علیہما سے نقل ہے۔

جنگ سے بھاگنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہم رمیزان سے (بھاگ کر) سے جوئے اور دینہ طیبہ پہنچے ہم نے یہ بات مخفی رکھی اسکا ہم ہاک ہو گئے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم پناہ لینے والے ہو اور میں تمہارا مددگار ہوں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم سے صرف یزید بن ابی مراد کی روایت سے پہنچتی ہے یہ فاضل ابن اس حیفہ کا مطلب ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کر سے جوئے ہو گئے۔ بدل انتم انکاروں کا حکار وہ شخص ہے جو حاصل مدد کے سے بھاگے امام کا طرف بھاگ کر لڑائی سے بھاگنا مراد نہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جنگ احد کے دن میری پھر بھی ایسے واقعہ کہ ہم سے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لائیں اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مادی نے آواز دی شہیدوں کو ان کا شہادت گاہ پر واپس لے جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبرک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ کے استقبال کے لیے نیتہ الرماح کی طرف نکلے سائب فرماتے ہیں میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا اس وقت میں پھر تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۵۱ ما جاءني الفداء من الذخيرة۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي بَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَلِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لِعَاصِ الْكَافِرِ مِنْ خِصَّةٍ نَقَلْنَا مِنَ الْمَرْثِيَةِ فَاَخْبَأْنَا بِهَا وَتَلَّمْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَعْنُ الْمَعْرُوفَةَ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ لَعَلَّكُمْ لَعْتُمْ وَاَنَا وَلَكُمْ هَذَا اَعِدْتُ حَسَنًا لَا تَغْرِبُ الْاَمْرُ مِنْ حَيْثُ يَزِيدُ ابْنُ اَبِي بَلِيٍّ وَتَمْتَعُ قَوْلُهُ لِعَاصِ الْكَافِرِ خِصَّةٍ يَعْنِي كُفْرًا مِنْ جَنَابِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَلْ اَنْتُمْ لَعَلَّكُمْ لَعْتُمْ وَتَغَارُّ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ اِلَى اَسْمَاءِ ابْنِ شُرَيْمَةَ لَيْسَ يَزِيدُ الْفَرَارِ مِنَ الذَّخِيرَةِ۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مَعْمُودُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا ابُو ذَرٍّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي سَعْدٍ عَنْ قَلْبٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ الْغُرَبِ يُعَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَجْوُ بَأَبِي لَيْثٍ لَنَّهُ فِي مَقَابِرِ قَتَادَى مَأْبِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعُوا الْعُلَى لِنَاصِحًا بِهِمْ هَذَا اَعِدْتُ حَسَنًا صَحِيحًا۔

باب ۱۱۵۲ ما جاءني ثلثي الغائب إذا قدم۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الشَّامِيِّ عَنْ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَكَلَّمُونَ اِلَى ثِيَابَةِ الْوُدَاعِ قَالَ الشَّامِيُّ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَآتَا عَلَمٌ هَذَا اَعِدْتُ حَسَنًا صَحِيحًا۔

مال فی

حضرت ملک بن ابی بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے عبید بن جریج
مال الا چیز دلی سے تھا اہل اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
جنگ کے لیے دیا تھا اللہ کا لہلہ اس پر نہ گھڑے دو ڈاکے
تھے اسلحہ ہی اسلحہ مال کی یہ خیال نہیں آتا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے لیے تھا اسلحہ سے سال بھر گھڑاؤں کے خرچ میں ہوتا
نہی کے خرچ کیا جاتا اسلحہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے یہی اللہ اکبر کا مال
کے لیے گھڑاؤں اور تھیادوں پر خرچ فرماتے۔ یہ حدیث
حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَمَةِ

۱۴۴۲۔ سَلَّمَ لَنَا ابْنُ ابْنِ عُمَرَ نَسْتَفِيَانُ عَنْ عُمَرَ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
قَالٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي
النُّضَيْرِ وَمَا أَكْتَرَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَمَا لَوْ يُدْرِكُ
الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ يَغْلِبُ وَلَا يَكُافِ فَمَا تَشْكُرُ سَوْالُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا كَانَ سَوْالُ اللَّهِ صَلَاحُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ لِلْفَلَاةِ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَوْ يَجْعَلُ مَا فِي
الْكَوْكَبِ وَالسَّلَاحِ مَعْدَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَرِيحٌ

الایوب لباس

مردوں کیسے سوتا اور ریشم حرام ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے بخاکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے
مردوں پر ریشمی لباس اور سنا حرام ہے جو قوں کیسے
حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم عام دام ہاں
انہی اہل بیت، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن ابی
جابر، ابی ریحانہ، ابن عمر اور بلال رضی اللہ عنہم سے
یہ روایت مذکور ہیں۔

عہد صریح حسن صحیح ہے۔

حضرت سرید بن عقیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ

أَبْوَابُ الْإِيمَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَيْرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسَدِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي وَثَّابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَا لِلرِّجَالِ الْخَيْرُ وَالذَّهَبُ عَنْ كَثِيرِ
أَبْنٍ وَأَجَلُ بَيْنَنَا بَيْنَهُ فِي الْبَابِ عَنْ مُسَدِّ بْنِ ثَابِتٍ
بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَاتِبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَيْرٍ وَعُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
قَاتِبِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ وَثَّابِ بْنِ عَمْرٍو الْبَرَاءِ عَنْ أَحَدِ ثَلَاثِ حَسَنٍ
صَرِيحٌ

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسَارٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَمَلٍ
عَنْ أَبِي عَن ثَنَادَةٍ عَنِ الْأَعْيُنِ عَنْ سَوَّيْدِ بْنِ قَعْلَةَ عَنْ

وَسَلَّمَ لَهُ فَصَرَّ بِرَبِّهِ مَرْكَبِيَّةً بَيْنَ مَا بَيْنَ الْمَكِينِ
كَوَيْلُكَ يَا فَصِيحٌ وَلَا يَنْطَوِيَنَّ قَلْبِي الْبَابَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ سَمُرَةَ فَإِنِّي لَمُغْتَدٍ وَإِنِّي لَمُحِبٌّ هَذَا حَيْثُ بَلَغَ
حَسَنٌ صَوْنَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعْصِيَةِ
لِلرِّجَالِ.

۱۷۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَافِعٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَلْبِ
كَانَ لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنَسِ
الْقَوِيِّ وَالْمُعْصِيَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ وَغَيْرِ الْمَدِينِ
بْنِ مَرْوَةَ حَدِيثُ بَنِي حَوَاتٍ حَسَنٌ صَوْنُهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَآءِ.

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ قُتَيْبَةَ
بْنِ هَادِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمَعْنِ وَالْجُبَيْنِ وَالْفِرَآءِ فَقَالَ الْفِرَآءُ مَا أَحَلَّ
اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْعَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَاسْتَكْتَفَى
قَعْدَهُ قَعْدَهُمَا هَذَا هَذَا فِي الْبَابِ عَنْ الْقُتَيْبَةِ هَذَا
حَدِيثُ جَرِيْبٍ لَا نَعْلَمُهُ مَرْفُوعًا وَلَا مَذْمُومًا هَذَا التَّوَجُّعُ
وَرَأَى سُلَيْمَانَ وَفِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ تَوَكُّهَ وَكَانَ الْحَدِيثُ التَّوَكُّوْتُ أَصَحُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَافِعٍ
عَنْ جَرِيْبٍ عَنْ مَطَاوِيْنِ أَبِي سَيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ مَا نَسَّ شَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا هِلَاقَ هَذَا نَزَلَ فَكُنْ جِلْدُ مَا كُنْتَ لِقَمْعَةٍ مَا تَقَعْنَمُ

تھا اسے مبدلہ کر دیا تھا آپ نے زیادہ پست تھا اسے اور اسے
زیادہ طویل تھا اسے اس باب میں حضرت جابر بن سمور، ابو
ہریرہ اور جریب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

مردان کیسے کم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت جریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کسی لادھ کم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع
فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے بھی روایات مذکور ہیں۔
حدیث حسن صحیح ہے۔

پوستیں پہننا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کچھ چیز اور پرستین کے پاس سے یہ بھی گویا کہ آپ نے
فرمایا حال رہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا
اعظم رہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور اس کے
بارے میں شک ہے وہ حلال شدہ چیزوں میں سے ہے۔ اس
باب میں حضرت بخیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث
خوب ہے۔ یہاں سے روایتیں اسی طریق سے پہنچتے ہیں۔
سقیں نے اس کے لئے بلا سکریمان کی اس طرح ان حضرات رضی اللہ عنہم
سے ان کے قول کے بعد نقل کیا مگر اگر سرفراز حدیث زیادہ دیکھے

دیانت شدہ چمڑے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک کبوتری سر لکھی تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بالوں سے فرمایا تم اس کا چمڑہ
انکار کر دیا کہتے ہیں اسے دیکھتے تاکہ اس سے منع حاصل کر دے
اس باب میں حضرت سلمہ بن محرز، عیسیٰ بن ابی جعفر رضی اللہ عنہما سے

یہی روایت مذکور بھی۔ حدیث ابن عباس میں صحیح ہے اور حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے اس کے ہم صحابی مذکور ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بواسطہ سمونہ اور سہروردی رضی اللہ عنہما
بھی بنی اکرم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے
امام بخاری سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت
بواسطہ اور بواسطہ حضرت سمونہ رضی اللہ عنہما دونوں کو صحیح قرار دیتے
ہیں۔ اور فرماتے ہیں ہر کتاب ہے، حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے بواسطہ سمونہ روایت کیا ہو، اور ہر کتاب ہے
بواسطہ روایت کیا ہو اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل
ہے۔ سفیان ترمذی، ابن مبارک، اشافعی، احمد
اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے تابع ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فراموشی میں ہمارا چڑا دباغت دید جائے تو پاک ہو جاتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر خنزیر کے چڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا چڑا پاک ہے۔ یعنی صحابہ کرام علیہم السلام نے دباغت کے چڑوں کو پسند کیا ہے۔ ان کے پیسے تیزان میں غارت پر حصے کے حصے میں ملتی ہے۔ اہل بن ابی ذریم فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ وہ جافروہن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اگر ابن سیرین کے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ صاحب سے ان جافروہن کے چڑے مرادی جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن عباس کا اہل احمد، سنن اور بیہقی نے حذروں کی کھالوں پر غارت پر حصے کو کر دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس آنحضرت
مسی اللہ علیہ وسلم کا کتب خانہ تھا جس میں پانچ سو سو روئے کے نوٹ تھے اور انھوں نے بیع

بِهِ قَوْلِي الْقَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُخَبَّرِ وَمَيْمُونَةَ وَ
 هَارِثَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَنٍ مَخِمْ
 وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ أَهْلُ بَيْتِي مِنْ بَيْتِي عَنْ
 مَيْمُونَةَ وَرَوَى عَنْهُ عَنْ سَعْدَةَ وَتَمِيمَةَ مَحْشَدًا
 يُصَدِّقُهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقَالَ أَهْلُ
 بَيْتِي يَكُونُ بَيْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَسِرْ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى
 هَذَا إِحْدَى أَلْيَا أَهْلَ الْعِلْمِ وَهُوَ كَوْنُ سَفِيانَ الثَّوْرِيِّ
 وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَابْنِ أَبِي حَازِمٍ

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ قُفْلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا بَدِيعُ دُيُوعِ فَقَدْ طَهَّرَ هَذَا أَحَدِيثُ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ كُلُّ هَذَا عِنْدَ النَّبِيِّ هَذَا الْعِلْمُ
فَالْوُضُوءُ جُلُودُ النَّبِيِّ إِذَا دُرِجَتْ فَقَدْ طَهَّرَتْ فَقَالَ
النَّبِيُّ أَيُّهَا أَحَابُ - دُرِجٌ فَقَدْ طَهَّرَ إِلَّا الْكُتُبُ وَالْأَخْبَارُ
وَالنَّخْلُ وَبَنَاتُكُمْ بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغُلَامُهُ جُلُودُ النَّبِيِّ وَشَدُّ دُرِجٍ فِي
لَبِيقَاهَا نَصْلُو نَبِيَّهَا قَالَ إِسْحَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَيْعًا لَنَا
مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا أَحَابُ دُرِجٌ
فَقَدْ طَهَّرَ لَنَا يَتَنِي بِهِ جُلْدُ مَا يُؤْكَلُ لَعَلَّهُ ضَعُفٌ أَوْ
فُسْرَةٌ النَّصْرِيُّ تَحْمِيلُ وَقَالَ لَنَا يُقَالُ لِلْأَحَابِ يُلِدُّ
مَا يُؤْكَلُ لَعَلَّهُ دُرِجَةٌ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاحْتَدَّ وَاسْتَحْوَدَ
الْمُتَحَمِّلُونَ الصَّلَاةَ فِي جُلُودِ النَّبِيِّ

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِيكُمْ لَخُلَافَةً بَعْدِي خَيْرٌ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

يَعْنِيَنَّ الْمُسْلِمِينَ بِهَذِهِ قَالَ يُرِيدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا
تَتَكَلَّفُ أَقْدَامَهُمْ قَالَ تَكْرِجُهُمْ وَهَذَا مَا لَا يَزِيدُ
عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فِي الْحَدِيثِ رَحْمَةً
لِلرَّسَالَةِ فِي حَقِّ الرِّبَا أَوْ لَمْ يَكُنْ أَتَمَّ لَقَدْ
۱۷۸۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ شَاعِقَانُ شَنَا
حَمَادُ بْنُ سُلَيْمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْعَدْنِ أَنَّ أُمَّ
سَلَمَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَ
بِالْطَّيْرِ شَاهِدًا مِنْ نَطَائِرِهَا وَرَأَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَادٍ
بَنِ سُلَيْمَةَ عَنْ كَيْلِ بْنِ مَالِكٍ فِي الْعَدْنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ
أُمِّ سُلَيْمَةَ -

باشت لکائیں جس کی اس حدیث میں ان کے قدم کھل جائیں گے
وہاں کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہاتھ لکائیں (یعنی اس سے
نیا نہ لکھائیں) یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث میں جو قرآن کو تفسیر
و تفسیر لکھنے کی اجازت ہے کہ جو لکھنا کیسے زیادہ پڑے گا باعث ہے
حضرت امام الحسن سے روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سنان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون
جنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے نطق میں سے
ایک ہاتھ کی مقدار پر لکھنے کی اجازت دی۔ بعض نے
اس حدیث کو کما حقہ ثابت کیا علی بن فضال حسن امام حسن
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

اولی کپڑا پہننا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے ہمیں ایک چیز بتائی کہ اولی پادری اور مٹا تھینہ
نکال کر دکھایا اور فرمایا ان دو کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا دھال ہوا۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن مسعود رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث جائزہ حسن
صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت مگر کی طیارہ لگے
اللہ تعالیٰ سے خوف ہو گا وہی حاصل کیا اس دن آپ پر اولی پادری
اولی جب اولی لڑی اور اولی سوار تھی اور آپ کی جوتیاں ہرے
جوئے گھر سے کھال سے تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم
اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے پہچانتے ہیں اور یہ
ابن علی اعرج مگر الحدیث ہے۔ اور حمید بن قیس اعرج
کو صاحب جلد ثقت ہیں۔ در اکھترہ چھوٹی ٹرپی کو کہتے
ہیں۔

سیاہ عمامہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصَّوْبِ -

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ شَنَا سَلَامَةَ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
كَالٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَائِشَةَ كَسَتْهُ مَلْبَةً وَرَأَاهَا
عَلِيًّا فَقَالَتْ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي هَذَيْنِ رَدِّي الْأَبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ وَخَدِيجِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ شَنَا خَلِيفَةُ
عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ
مَوْسَى يَوْمَ كُنْتُمْ رَجَبِيكَ وَصَدَفَ وَجْهَهُ صَوْبَ
وَكَلَمَةُ صَوْبٍ وَصَوْبٍ وَكَانَتْ مَعْلُومَةً
جَلِيلٍ جَمَاهُ مَيْمُونٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَقُولُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ حَمِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَرْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ
مَجَاهِدٍ نَقْلَهُ الْكَلِمَةُ الْقَدِيمَةُ الْعَرَبِيَّةُ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفَيْضِ -

١٤٩٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاحِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شُرَابٍ عَنْ أَبِي ثَالِثٍ كَانَ حَاكِمًا لِلْيَمَنِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ كَلَامُ خَصْمٍ جَبِيصًا كَفَى الْبَابَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ يُرِيدُ أَنَّهُ حَدَّثَ خَلِيفَتَهُ حَسَنَ مَحْبُوبٍ قَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ -

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ قِيمِ
الْخَاتَمِ.

۱۴۹۵- حَدَّثَنَا مَعْمُودُ بْنُ حَيْوَانَ ثَنَا عَفْصَةُ بِنْتُ
قُصَيْرٍ بِنْتُ عُثَيْبٍ الثَّقَلَانِي ثَنَا لُحَيْمٌ أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ
حَبِيبٍ عَنْ أَبِي لَالٍ كَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَصَرَةٍ وَفُتُوْرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ عَرَفْنَا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ -

هَاتِك مَا جَاءَنِي لِبَسِ الْحَا يُعْرِفِي الْيَمِينِ -

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ النُّعَافِيُّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
الْقَدِيرِيُّ عَنْ أَبِي حَالٍ مَوْلَى مَوْسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ تَالِيعِ بْنِ
إِبْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا
مِنْ ذَهَبٍ لَمْ تَحْمَلْهُ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْيَدِ الْيُسْخَرِ
فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَخَذْتُ هَذِهِ النِّعَاتِ فِي يَمِينِي ثُمَّ
لَبَدْتُ وَنَبَذْتُهَا مِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَجَافَى قُبَيْبُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبْنُ مَسَارٍ وَفَاطِمَةُ
وَأَبْنُ قُصَيْبٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ
مُؤَيْزٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ تَالِيعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هَذَا
مِنْ حَالِهِ هَذَا الْوَجْهِ وَكَوْنِهِ كَوْنًا أَنَّهُ تَحْمَلَهُ فِي
يَمِينِهِ -

۱۶۹۷- حدیثنا محمد بن عبد الوہاب النخعی شتات حیرت

چاندی کی انگوٹھی پہنتا

حضرت فخر الدین عطار سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی انگوٹھی مبارک پانہری کی تھی اور اسکا نگینہ حبشی زمین کی جڑ یا
حقیق سے تھا۔ اگ باب لے حضرت ابن جریر اور برہ
رومی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح اک طریق سے خود مذکور ہے۔

انگوٹھی کا مستحب نگینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی بزرگ چاندی کی تھی۔
اور اس کا ٹیگہ بھی اسی سے تھا۔ یہ حدیث حسن
صحیحہ کی طرف سے غریب ہے۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مراد ایک ہے۔ نیز اگر ہم علیؑ اور علیہ السلام نے کہنے کی اگر کسی بنوائی اور اسے دائیں ہاتھ میں پکڑنا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں یہ اگر کسی دائیں ہاتھ میں پکڑنا کرتا تھا پھر آپ نے اسے پسینک دیا اور صحابہ کرام نے بھی اپنی ایسی اگر شبیں پسینک دیں۔ اسی باب میں حضرت علیؑ و ابوبکر صدیقؓ و جعفرؓ و ابن عباسؓ و عائشہؓ اور انسؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ تافع، حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے دو حصے فرق سے بھی مروی ہے۔ لیکن اسی میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں اگر کسی پکڑی۔

حضرت علی بن عبد اللہ بن نزل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے

١٨١٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قُتْنَا أَبُو إِدْرِيسَ
عَنْ حَبَّابٍ عَنْ مَتَّوِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتِجِلُوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
يَجْعَلُوا الْبَصَرُ وَيَنْهَيْتُ الشَّعْرَ وَرَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْعَلَةٌ يَكْتُمِلُ بِهَا حُلُّ
لَبِئِهِ ثَلَاثَةٌ فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةٌ فِي هَذِهِ .

١٨١٣. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَهَبَةُ بْنُ عَمْرِو
قَالَ ثَابِتُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عُبَادِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ جَابِرٍ رَأَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
حَدَّثَنَا حَسَنٌ لَا تَعْرِفُهُ عَلَى هَذَا الْفَقِيطِ الْأَمِينِ حَدَّثَنَا
عُبَادَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَدْ رَوَى عَنْ عُقَيْبٍ وَجْهِ عَنْ الثَّقِيفِ
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْنَا كُفْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَأَيْنَا
يَكُونُوا الْبَصَرُ وَتَبَيَّنَتْ الشُّهُرُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ
الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ بِالتَّوْبِ الْوَاحِدِ

١٨١٣. حَدَّثَنَا الْقَتِيبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَنْ لِبْسَتَيْنِ الطَّمَاءِ فَإِنَّ يَجْتَبِيَنَّ الرَّجُلُ بِغُورِهِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ قَرَى الْبَابِ عَنْ عَيْنِ بْنِ
عُمَرَ وَطَائِفَةٍ أَيْ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ حَبِيبَةَ
أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ مِمَّنْ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ رَوَى هَذَا
مُحَمَّدٌ وَجَبْرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

١٨١٥. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشد کاسرہ لکؤہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھانا اشد (پلکوں کے) بالی اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرسروانی تھی جس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اندھین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرسروانی کرتے تھے۔

محلین مجراند محمدی بھیجی بواسطہ نیریدین اور مل میادین
منصود سے اس کے ہم صنی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس
بجس میں حضرت جابر ابدا بن عمر رضی اللہ عنہما کے بھی روایات
مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے
ساتھ صرف منصور بن جابر کی روایت سے پہنچتے ہیں۔ ابی اکرم
محلین علیہ السلام سے متعدد طرق سے روایت ہے کما پیسے فرمایا اللہ
مہربا پائو یہ انھوں کو کونین کتاب اللہ پکوں کے ہوں گا کتاب

کیڑا کس طرح لیٹنا منع ہے

حضرت البرہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے فرمایا تمام بدن
کو ایک کپڑے میں لپیٹ دینا کہ آقا ہر نہ نکل سکیں
اور درحقیقت انہوں کو پیٹ سے مٹا کر ایک کپڑا پیٹھ
کی طرف سے لٹاتے ہوئے پانچواں گھر گاہ پر کوئی کپڑا
نہ ہوا۔ اسباب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ، ابو سعید
جابر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ حرث البرہریرہ جن صحابہ سے حضرت البرہریرہ رضی
اللہ عنہ سے مدد کے طریقے بھی مروی ہے۔

مفتویٰ ہلال لکھنؤ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسکری بالی لگا کر اسے احد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاكِيلَ
وَالْمُسْكُوْصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ قَالَ نَأْيُكَ الْوَكِيلُ فِي الشُّكْرِ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ فِيهِ يَصْرَحُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ
وَعَائِشَةَ وَأَمَّا مَا فِي هَذِهِ آيَةٍ تَكْرِيْفٌ وَمَعْقُولٌ فِي يَسَارٍ
وَأَيْنَ عِبَابِيْنَ وَمُعَاوِيَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَّاتِ

۱۸۶۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ شَاعِلِيٌّ عَنْ مُسَيْبِ
بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُبَّابِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُقْبِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ رُكُوبِ الْمَيَّاتِ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ
حَدِيثُ الْبَرَاءِ أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنَةٍ صَرِيحَةٌ وَقَدْ نَزَلَتْ مُخْبَرَةً
عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَخَوَّلَا فِي الْحَدِيثِ
قِسْمَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ شَاعِلِيٌّ عَنْ مُسَيْبِ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدْمَرُ حَشْوُهُ رِيْفٌ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ
حَسَنَةٍ مَحِيضَةٍ فِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

۱۸۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي
قُسَيْبَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ مُوسَى وَكَرْبُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ بَابُ رَسُولِ

گلو نے دانی حضرت نیز گوئے اور گلدانے دانی حضرت پر
حضرت زکریا نے فرماتے ہیں کہ تا مسکوفہ میں ہوتا ہے یہ طریق
حسن ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود ماکشہ اسرار
جس البرکات عقل بن یسار ابن عباس اور جابر رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ریشمی زمین پوش کی ممانعت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زمین پوش پر سر رکھنے سے
منع فرمایا اس باب میں حضرت علی اللہ صلاہ علیہ رضی اللہ عنہما
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے
اشعث بن ابراہیم سے اس کے معنی حدیث
روایت کی ہے۔ اس حدیث میں ایک واقعہ
ہے۔

✦ ✦ ✦

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم میں بستر مبارک پر آرام فرماتے وہ چٹے کا تھا اسی
میں گورک چھل بھر کر ہوتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس
باب میں حضرت حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

کرتہ پہننا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔ یہ حدیث
حسن فریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمن بن خالد کی روایت
سے پہناتے ہیں وہ اس میں قنڑ ہیں۔ یہ موقوفی میں بعض

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيضُ هَذَا حَدَّثَنَا
حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ
بْنُ خَالِدٍ قَدْ رَوَاهُ وَهُوَ مَرْسُومٌ وَرَوَى عَنْهُ نَعْمَانُ
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ اَبِيهِ تَبَيَّنَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ
خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ
سَلَمَةَ وَتَبَيَّنَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنِ اَعْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاحْصَا
يَدُ الرَّبِّهِ ابْنُ تَبَيَّنَ عَنْ اُمِّهِ .

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ ابْنُ اَبِي تَبَيَّنَ
عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ
عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَخْبَثَ الْوَسْطِيِّ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ .

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَجْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَخْبَثَ الْوَسْطِيِّ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ .

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبَسَ
بَدَنًا اَوْ تَبَاوَعَهُ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ
الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيهِ
كَانَتْ كَانَتْ كَرِيْمًا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسُولِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ .

نے اسکی حدیث کو ابو محمد عبد الوہاب بن خالد عبد اللہ
بن بریدہ الدمان کی والدہ کے واسطے سے حضرت ام
سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ میں امام
ترمذی نے ام بخاری سے سنا لیا ہے۔ حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابن بریدہ کی روایت
(اسطلاحاً) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابو تمیل اپنی والدہ
کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں کرتے
زیادہ پسند تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ
ترین لباس کرتہ تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں
جانب سے ابتداء فرماتے۔ متعدد افراد نے اس
حدیث کو قبیلہ سے اسکی سند کے ساتھ غیر مزورج
روایت کیا ہے۔ عبد الصمد نے مزورج روایت
کیا۔

حضرت اسامہ بنسید یزید بن سکن انصاریہ
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ
وسلم کے کرتہ کی آستین کاٹنی ٹھیک تھی۔

یہ حدیث حسن

غریب

ہے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَبْيَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَدْرِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَتَى كَسْوَتِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعُودُ مَا صَبَرَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَبَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ حَكْلَةَ عَنْ أَمِّ هَانِئٍ يُؤْتِسُّ الْكُوفِيُّ ثَمَّ الْقَاسِمِيُّ مَا بَلَغَ الْمَدْرَنِيُّ عَنِ الْجَدْرِ بْنِ كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً نَدْعِيَةً ضَرِيقَةً الْكُوفِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُزَنَّبَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي رَاثِدَةَ عَنْ الْعَسَنِ بْنِ عَتَائِشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ مِنَ الْمُجِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دُعَاةَ الْكُوفِيِّ لَوْ تَوَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلِينَ مَلَكَ مَا وَقَالَ إِسْلَامِيٌّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي حَكْلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمَ مَا لَمْ يَلْبَسْهُ أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ شَرِيفٍ مَا تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا هُوَ الشَّعْبِيُّ هُوَ أَبُو اسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سَيْدُ بْنُ عَتَائِشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَتَائِشٍ.

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا مال نام پڑھتے ثلاثاً کرتے، یا پھر فرماتے "الحمد لله" یا اللہ تمام حمد و ثناء تیرے ہی سے ہے تم نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اگلی بھلائی اور میں تم سے کچھ یہ بنایا گی اس کی بھلائی کا سال کوں ہمیں، نیز اگلی شراعت میں کس لیے یہ بنایا گی اگلی شر سے تیری پناہ پاتا ہوں اگلی ماب میں حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہیں، انعام بن یونس کوئی نے بواسطہ قاسم بن ملک بن زید بن جریج سے، اس کے ہم معنی حدیث روایت کہ یہ حدیث حسن ہے۔

جبہ پہنتا

حضرت عروہ بن مزینہ بن شہر رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت خیرہ بن شہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت دحیر علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ابراہیم بن عبد ربیع بن جریج کے قاتل نے انہیں پہنایا اس نے بواسطہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ ایک جبہ بھی بھیجی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو پہنا یاں تک کہ وہ پھٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات دھمکی کہ آیا وہ ذبح کیے جائیں گے یا نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو اسحق جعفی نے یہ حدیث شعبی سے روایت کیا، ابوالحسن خیسانی ہیں۔ ان کا نام سیمان ہے سیمان بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

بَيْنَ آيَةِ عَزَّةٍ
۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْتَمِرُّ بْنُ بَشَّامٍ تَنَاوَلَنَا عَنْ
بَعْضِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ الرَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي الْمَيْمُونِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَلَّى مِنْ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ وَهَذَا آيَتُهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ خَاصِمَانُ
ابْنُ هِلَالٍ تَنَاوَلَا مَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَلُ لَهَا يَأْتِي الْأَبْ
هَذَا أَحَدِيْنِ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ.

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْتَمِرُّ بْنُ بَشَّامٍ تَنَاوَلَنَا أَبُو دَاوُدَ
تَنَاوَلَا مَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ يَا نَسِيبُ مَا لَيْسَ
كَفَيْتَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحَالُ لَهَا يَأْتِي الْأَبْ هَذَا أَحَدِيْنِ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَتْنِيِّ فِي
النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ سَدَةَ
الْأَنْصَارِيِّ تَنَاوَلَا مَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشِيْءُ أَحَدٌ كَرِيْهُ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ
لِيُجْعَلَ لَهَا جَمِيْعًا أَوْ يَحْدِيْهَا جَمِيْعًا هَذَا أَحَدِيْنِ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْكَلْبِ عَنْ حَالِي.

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْوَانَ الْقَعْمَرِيُّ
أَخْبَرَنَا الْحَكِيْمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مَعْمُورِ بْنِ أَبِي عَتَّارٍ
عَنْ أَبِي ذَرِيْعَةَ قَالَ تَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کا واسطہ ذکر کیا جو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں
کی کھالوں سے منع فرمایا۔ یہ فرمایا وہ صحیح
ہے۔

نعین مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعین مبارک کے قدر
دو تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں
حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعین
مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان پر دو دھڑے
لگے ہوتے تھے۔

ایک جو تاپہن کر چلنا مکروہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص صرف
ایک جوتا پہن کر نہ پے دو دن پہن سے یا دو دن اتار
دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کا حکم دیا جو جوتا
پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث طریح ہے۔ جید اللہ

وَسَلَّمَ أَنَّ يَنْتَعِلَ الرَّسُولُ وَهُوَ خَلْعٌ هَذَا اسْتَدْبِثَ
عَبْدُ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَمَّاعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيِّ هَذَا الْخَبْرُ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَبِإِلَّا الْحَدِيثَ بِحَالٍ لَا
يَكْفُرُ عَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَاوِيَاتِ بَنَافَتِ
لَيْسَ بِعَمَلٍ هُوَ بِالْحَاوِيَاتِ وَلَا تَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ أَصْلًا.

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّمْعَانِيُّ سَلَّمَ عَنْ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيِّ ثَمَّاعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّسُولُ وَهُوَ خَلْعٌ
هَذَا اسْتَدْبِثَ لِيُؤَيِّدَ قَوْلَ ثَمَّاعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَكَأَنَّ
يَنْتَعِلُ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
بَنَافَتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَحِيدَةِ

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ بِمَا
إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّكُونِيُّ كُوفِيٌّ ثَمَّاعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
لِثَمَّانِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيِّ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَفَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّمْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيِّ بَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَشَتْ بِسَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهَذَا أَصَحُّ
هَذَا الَّذِي سَمِعْنَا الشَّوْهَرِيُّ وَكَوْنُهُ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْكُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ.

بَابُ مَا جَاءَ بَابِي لِرَجُلٍ يَبْدَأُ إِذَا
انْتَعَلَ

بن عمر و الرقی نے یہ حدیث بواسطہ محمد بن قنبر سے روایت کی ہے
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مہرین کے نزدیک
مدون حدیثیں غیر صحیح ہیں۔ عاصم بن بھانہ ان کے
نزدیک حاضر نہیں ہیں بواسطہ قنبر انس کی روایت
کے لیے کوئی اصل نہیں پاتے۔

صحبت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے
 منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے
 ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور عمر کی روایت بواسطہ
 ابو ہریرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی
 صحیح نہیں۔

ۛ ۛ ۛ

ایک جوتا پہن کر پہننے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہے۔ فرماتی ہیں جب اوقات نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک ہی جوتا پہن کر پہنتے تھے۔

ۛ ۛ ۛ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر ہیں۔ یہ زیادہ صحیح
 ہے۔ سیاق ثوری و حیرہ نے عبدالرحمن بن قاسم
 سے اس طرح روایت روایت نقل کی ہے اس طرح

پہلے کس پاؤں میں جوتا پہننے

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ شَامِثٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
سَمُرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزَّيَّادِ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ فَإِذَا كُفِّرَ
فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ أَوْ لَهَا مَا سَأَلَ وَ
أَجْرُهُمَا تَدْرَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ.

باب ۹۲ ما جاء في ترقيع الثوب

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ
حُشَيْبٍ الزُّرَّارِيِّ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَنَّا بَنِي
بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَأَنَّهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَتَيْتَ الْمَوْتَى
بِغِلٍّ عَلَيْكَ مِنَ النَّسَاءِ كَرَاهِ النَّزَائِلِ وَرَأَيْتَ
مِمَّا لَسَ الْأَعْيَاءُ وَلَا لَسَ تَخْلُقُ ثَوْبًا خَشِي تَرْقِيْعَهُ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا تَقْبَلُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى
بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مَوْسَى عَنْ بَنِي حَسَّانَ
كَتَبْتُ الْحَدِيثَ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْبَاهِلِيُّ تَدْوَى
حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِيَّاكَ دَ
جَاهُ لَسَ الْأَعْيَاءُ هُوَ هُوَ مَا رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَبِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى
مَنْ قُضِيَ عَلَيْهِ فِي الشَّلَاةِ الْوُضُوءَ فَلْيَسْتَعِذْ إِلَيْهِ
هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ يَمُنُّ هُوَ قُضِيَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَبَدُ
أَنْ لَا يَزِدَّ رِجْلُ اللَّهِ وَيَزِدَّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مَسْجُودُ الْأَعْيَاءَ قُلُوا أَرَأَيْتُمْ
أَكْفَى هَكَذَا مِثْلِي أَرَأَيْتُمْ إِنْ خَرَجْنَا مِنْ مَكَانَتِي وَكُنَّا
عَدُوًّا مِنْ ثَوْبِي وَصَحْبَتِي لَفَتْنَا نَفْسَنَا نَفْسًا.

باب ۹۳

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبَةَ

حضرت البرہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا
پہنے تو دائیں طرف سے ابتدا کرے۔ اور جب اتارے
تو بے بایاں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں
اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہوں یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

کپڑے میں پیوند لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
فرمایا کہ اگر تم جوتا پہنتے ہو تو دائیں دنیا سے پہنتے آنا پس ہر
چاہیے جوتا کر کا تو شر ہو گا ہے۔ ملاحدیث کی مجلس سے اجتناب
کرنا اور پیوند لگنے بغیر کپڑے کو پہنا نہ کہ یہ حدیث خوب
ہے جہاں سے صلح بن حسان کی روایت ہے پہلے تھے ہیں
(امام ترمذی) نے ام ہامی عن عائشہ سے سنا فرماتے تھے صلح بن
حسان نکر الحدیث ہے صلح بن ابی حسان بن سے ابن ابی حسان
روایت کرتے ہیں۔ تقریباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لفظ
پاک کہنا خلیہ کی مجلس سے اجتناب کر دلیسے جی ہے سے
حضرت البرہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے لیے اور کسی کے لیے جسے مسرت اللہ رزق
میں اس پر نصیب ہو گئی ہے تو وہ اپنے سے کم نہ جہ کے ان
لوگوں کو کہ جسے جن پر اسے نصیب ہو گئی ہے۔ یہ اس بات کے
زیادہ دلائل سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں عیب نہ نکالے
مولیٰ بن عبد اللہ بن قیس فرماتے ہیں میں نے اللہ لوگوں کی مجلس
اختیار کی تو میں نے کسی کو بھی اپنے سے زیادہ غور نہ پایا اپنے جائز
سے بھرنا نہ دیکھا اسلئے کپڑوں سے اچھے کپڑے دیکھا (لیکن)
جب نماز کی مجلس اختیار کی تو مجھے راحت نصیب ہوئی۔

گیسو مبارک

حضرت ام ہان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم

[illegible]

چھریٹ فریج پور

حضرت امام ابی مثنیٰ اللہ فرماتا ہے: عمارت ہے۔ فرمائی ہیں۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکہ مکرمہ شریف کا لئے قرآن اپنے
مذکر گزشتہ سے ہونے کیوں نہ ہو کہ ہے۔ یہ صرف حسن ہے
عبداللہ بن ابی نضیر کی ہیں۔ ابو نضیر کا نام لینا ہے۔
امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابی مثنیٰ سے مجاہد
کے سامع کا بیٹے نہیں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي نَيْعِيمٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَمْرِئِ بْنِ رَافٍ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَكَّةَ
وَلَهُ ابْنُ عُمَرَ آتَى هَذَا أَحَدَ يَوْمٍ تَبَرُّتُ .

اسم ۱ - سَلَّمَ كُنَّا مَعَهُ مُنْ بَقَا رَتَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
مَنْ مَهْدِي قَتَا اَبْنَاهُمْ بَنِي نَاعِظَةِ الْمَيْكِي عَنْ ابْنِ اَبِي
يَحْيَى عَنْ جَاهِلِي عَنْ اَبِي هَالِيءٍ قَالَ لَقِيَ يَوْمَ تَوَلَّى
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ اَرْبَعُ صَفَائِرَ
هَذَا اَحَدُهَا سَحْسَنٌ وَعَبْدُ اللَّهِ فِي ابْنِ يَحْيَى مَيْكِي وَ
اَبُو يَحْيَى اسْمُهُ يَسَارٌ قَالَ كُنَّا نَدْعُوهُ بِجَاهِلِي
سَمَاءَ عَنْ اَبِي هَالِيءٍ .

باب ۱۱۹۳

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمَا مُحَمَّدُ
 بْنُ حُزَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ
 قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ كَأَنَّهُ
 كَيْفَ أَمَّا أَكْثَرُ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُطْعَمُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْكُمْ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ
 ضَعِيفٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 وَغَيْرُهُ يُطْعَمُونَ يَحْيَى وَارِثُهُ .

باب

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَعْوَبِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نُدَيْمٍ عَنْ حُدَيْيَةَ قَالَ
أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَسَلَةٍ
سَأَلِي أَهْسَأْتُمْ وَقَالَ هَذَا مَوْصِيءٌ إِلَّا رَأَيْتَ أَيْتَ
فَأَسْغَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ بِلَا رَأْيِي الْكَعْبَيْنِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَرْتِّمٌ زَكَ لَا شُعْبَةَ وَالْقَوِيُّ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ .

صحابہ کرام کی ٹوپیاں
 حضور پرورشِ انساوی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ صحابہ
 کرام کی ٹوپیاں سرِ ملا سے ملی ہوئی تھیں (اور پچی نہیں
 تھیں) ، حدیثِ شکر ہے۔ عبد اللہ بن بسر بصری فخرین
 کے نزدیک ضعیف ہے۔
 یہی بن سعید حنفی نے انہیں ضعیف کہا ہے
 مدنی کے متعلق کثرت کے ہیں۔

تہ بند کہاں تک لٹکایا جائے

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پٹری یا اپنی پٹری کا کھنٹ
حصہ بڑا کر فرمایا۔ تب تک یہ جگہ ہے اگر نہ اسے تو توڑا
سایہ ہے یہ بھی نہ ہو تو تب تک کھنٹوں سے کوئی تعلق نہیں
ہے حدیث حسن صحیح ہے۔
شعبہ اور ثوری نے اسے اجزائے اربعہ سے ہدایت
کے

فتاویٰ رضویہ دہلی، جلد ۱۱، ص ۱۱۱

بَابُ الْعَمَائِكِ عَلَى الْقَلَائِسِ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ» قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ» قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ»

لُؤْلُؤِي پَر عمامہ باندھنا

حضرت ابو بصیر بن محمد بن رکانہ رضی اللہ عنہم اپنے والد سے سعادت کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچا دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے پر گئے سنا کہ ہمارے اور کفار کے درمیان فرق نہیں ہے پر عمامہ باندھنا ہے یہ درست فریب ہے۔

اس کی سند عالم نہیں رہا نہ تو اب الحسن مقلان کو پہانتے ہیں اور نہ ہی ابن رکانہ کو۔

لوہے اور تیل کی انگوٹھی

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے سعادت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بتا ہے کہ میں اس اہل منہ کا ہاں سے ہر گز نہ دیکھتا ہوں پھر جبکہ آیا تو اس نے تیل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا کیا بتا ہے مجھے تم نے بتایا ہے پھر میری رت پر حاضر ہوا کہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بتا ہے میں تم پر خیروں کا زور دیکھ رہا ہوں اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کس چیز کی انگوٹھی پہنا تھا! فرمایا چاندی کا کہ بعد اسے بھی شفا لے کر سے کم رکھو۔ یہ حدیث فریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم کی کتب ابولیس ہے اصیہ مرقہ کا ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيثِ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمِيْعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ» قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ» قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ»

فت۔ میں اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ سنا جتنی لوگوں کے لیے ہے لہذا دنیا میں مردوں کے لیے جائز نہیں۔ (ترجمہ)

دیشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن ابی ریحہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِمَةَ

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ أَلْبَسْنَا أَرْبَابَنَا الظُّهْرَانَ دَسْنَىٰ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَعَمُوا مَا دَرَكْنَا فَأَخَذَ كُلُّهُمْ فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ بَحَا يَا مَرْوَةَ تَهْتِكُ مِنِّي بِمَنْ دَرَكْنَا هَذَا يَوْمَ كُنَّا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ كُلَّ فُلْكَتٍ كَلَّمْتُهَا قَالَتْ قِيلَ كَرِهَ قِيلَابُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَزَيْدِ بْنِ جُنْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ خَدَّاسٍ عَنْ حَسَنٍ صَاحِبِ رَجُلٍ وَالثَّعْلِيِّ عَلَى هَذَا أَيْضًا لَنَا أَهْلُ الْعِلْمِ لَا يَرُدُّونَ يَأْكُلُ لَا رَيْبَ بَأْسًا وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الْأَرْبَابِ وَهَؤُلَاءِ أَرْبَابُ كُنْدِ بْنِ

حضرت ہمام بن زید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا سنا کہ ہم نے سرخچران میں خرگوش کو بھجوا دیا اس کا کرم ال کے پیچھے دسے میں نے اس کو پکڑ لیا پھر اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا انہوں نے اسے ایک گھنٹہ پھر سے دس لیا اس کا کراں یا سرخ دسے کہ مجھے یاد ہو جی میں بھی آپ نے اس کے متعلق فرمایا۔ (مجموعہ ترمذی) میں نے پوچھا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم لے اسے کھایا تو حضرت انس نے فرمایا آپ نے قبول فرمایا۔ الباب میں حضرت جابر بن عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ خرگوش کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک خرگوش کا کھانا مکروہ ہے کیونکہ اسے حیوان (حمار) آنا ہے۔

گوہ کھانا کیسا ہے

باب ۱۲۰ ماجاء فی اکل الضبی

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكَلُهُ وَلَا أُشْرِكُهُ فِي النَّاسِ عَنْ مَرْوَةَ ابْنِ سَعْدٍ وَهَبِ بْنِ سَالِمٍ وَكَأْسِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدِ بْنِ حَسَنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ فَفَرَّقَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَعَمُوا دَرَكًا وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ دَرَكًا وَزَيْدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُرِيكَ الضَّبَّ عَلَى مَا نَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَرْكَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَى.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا نہیں کھا ہوں اور نہ طعم کتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر ابو سعید ابن عباس ثابت بن دویہ جابر ابو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ لگا لگتی آپ نے اسے گندک کی وجہ سے نہیں کھایا۔

باب ۱۲۱ ماجاء فی اکل الضبیع

بجوا کا کھانا

۱۸۵۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک بجر شکار کی چیز ہے؟ انہوں نے

وَلَهَا عَنْ لَحْظِ الْحُمْرِ فِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ
أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ يَحْمَرُّ
هَكَذَا أَرَادَ غَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ
بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ مَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ
سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ
بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ مَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

ف۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس مسئلہ پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، بچراؤں، گدے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (شرح معانی، ۱۸۴۲)۔

بَاب مَا جَاءَ فِي لَحْمِ الْحَمِيرِ الْأَهْلِيَّةِ

١٨٥٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ بِإِسْنَادِهِ الْوَهَّابِ
الْقَاضِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ هُوَ الرَّهْزِيُّ عَنْ وَثَّابِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ
بْنِ عَيْيُوبَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ
مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَلَئَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَتْعَةِ الْبَاءِ وَفِيهِمْ
وَهُوَ نَحْوُ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ

١٨٥٥ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَدَوِيُّ
ثُمَّ سَمِعْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَضْمَاهُ الْعَيْنُ
بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
إِبْنِ عَمِيَّةٍ وَكَانَ أَضْمَاهُ عَيْنُ اللَّهِ بْنِ
مُحَمَّدٍ .

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ شَاعِسِيُّ بْنُ عَلِيٍّ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ هُمَيدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَرَّمَ تَوَمُّعَ خَيْبَرٍ كُلِّ يَوْمٍ نَافٍ مِنَ الْمَيْمَنَةِ وَالْمَشْأَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
 بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ
 پر حدودوں سے متفقہ کرنے اور گھر بیلی گدھوں کا گوشت
 کھانے سے منع فرمایا۔

سید بن عبد الرحمن بواسطہ سفیان الامدہری، حضرت محمد بن
علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان حضرت عبداللہ اور حضرت حسن
رضی اللہ عنہما سے ولایت کرتے ہیں۔ امام نہ ہری فرماتے ہیں وہ لڑکا
بیاضیوں میں سے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ زیادہ بہتر ہیں۔
سید بن عبد الرحمن کے طاق و دوسرے لوگ کہتے ہیں عیسیٰ سے نقل
کیا کہ عبداللہ بن محمد زیادہ پسندیدہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حج خیر کے موقع پر کھلی داسے جانور،
کھڑا کر کے نشان بنائے جسے جانور اور گھوڑہ گدھوں کو حرام
فرمایا۔ اس باب میں مسرت علی، جابر و ہذا و ابن ابی ادی،

وَالْجَمَاعَةُ الْإِسْنِيَّةُ وَفِي الْمَنَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبِهِ وَابْنُ أَبِي
قَاتِبٍ أَيْ أَوْفَى وَالتَّيْسُ وَالْجَرِيْلُ مِنْ سَائِرِ بَنِي دَاوُدَ
تَعْلَبَةُ وَابْنُ عَتَرٍ وَابْنُ سَوَيْدٍ هَذَا لَمْ يَبَيِّنْ سَنَةً
صَحِيحَةً وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْعَرَبِيُّ مِنْ مُجْتَمِعٍ وَخَيْرُهُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو هَذَا الْحَدِيثُ وَإِنَّمَا ذَكَرُوا الْحَقَّ
وَلَيْسَ لَنَا فِي تَعْمُودِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَلِّ بْنِ يَافِ مِنْ التَّيْبَةِ

باب ما جاء في الأكل في إنيّة الكفار

۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْمَرَ وَالثَّقَلَانِ سَامُ بْنُ
يُنُفْتِيَّةَ قَتْلَانِيَّةٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ
أَبِي تَعْلَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ مُدْرِجِ الْجَوْدِ قَالَ أَتَوْهَا غَسَلًا وَ
أَطْعَمُوا إِيَّاهُ وَكَلَى عَنْ كَلِّ بْنِ يَافِ هَذَا الْحَدِيثُ
مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي تَعْلَبَةَ وَرَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ
هَذَا الْوَجْهِ وَالْوَجْهَةُ اسْمُهُ جِرْجَرٌ وَكَانَ
جِرْجَرٌ وَكَانَ تَائِبٌ وَكَانَ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحِيحِيِّ عَنْ أَبِي
تَعْلَبَةَ

۱۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنُ يَزِيدَ الْقَبْدَلِيُّ
قَتْلَانِيَّةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ
مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي
أَسْمَاءَ الرَّحِيحِيِّ عَنْ أَبِي تَعْلَبَةَ التَّيْلِيَّ أَنَّكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ مَطْبَعَةً فِي
كَلْبٍ وَبِهِمْ وَتَعَرَّبَ فِي أَيَّتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِقَّ لَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا حَتَّى يَأْكُلُوا
بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا يَأْكُلُ مِنْ صَبْءٍ
فَكَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَسَلْتَ حَلِيكَ الْمُسْكَبَ
وَذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ فَقُتِلَ كُلُّ وَاسِكٍ عَلَيْهِ مَطْبَعٌ

انس ہر اقل بن ساری، ابو ثعلبہ ابن عمر اند ابو سعید رضی
اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے
عبد العزیز بن محمد و غیر نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث
روایت کی اور صرف ایک حصہ نقل کیا کہ میں کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہر کبلی واسے ماکر کو حکم قرار
دیا۔

کفار کے برتنوں میں کھانا

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مجاہدوں کی بانڈیوں کے پاس سے
میں پرچھا گیا کہ آپ نے فرمایا۔ انہیں دھو کر پاک کر لو اور
ان میں کھانا پکھاؤ اور آپ نے ہر کبلی واسے حدیث سے
منع فرمایا یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے
ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام
جرثم ہے۔ جرثم اور کاشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث
بواسطہ ابو ثعلبہ اور ابو اسحاق رحمہما علیہ حضرت ابو ثعلبہ
رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کتاب کی زمین میں مہلتے
ہیں۔ پس ان کی بانڈیوں میں پکاتے ادا ان کے برتنوں
میں پیتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر
دوسرے برتن نہیں قرآنیں پانی سے صحت کر لیا کرو
پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تمہاری زمین میں پھرتے ہیں
قریصے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ جب تم نے اپنا سکھایا
ہوگا (تمہارا پرچہ) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا ہم پر صبر لیا پھر
اس سے تمہارا کر مار ڈالا تو کھانا اور اگر سکھایا جاتا ہو
اور تمہارا کھانہ کیا گیا ہو تو بھی کھانا اور جب اللہ تعالیٰ کا

ہم سے کرتے ہیں اور جانور مر جائے تو بھی کھانہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

گھی میں چرہا مر جائے تو اس کا حکم

حضرت میرزا محمد رضا علیہ السلام سے روایت ہے۔ ایک چرہا
گھی میں گر کر گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے
میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ چوبیس انداس کے گرو
گھی کو نکال کر پھینک دو۔ ابو ہال کو کھیا۔ اب اس باب
میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
نہ کہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ
زہری اور عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا گیا۔ حضرت میرزا محمد رضا علیہ السلام کا ذکر نہیں۔ بزرگ
حضرت ابن عباس، حضرت میرزا محمد رضا علیہ السلام کا حدیث
زیادہ صحیح ہے۔ میرزا محمد رضا علیہ السلام زہری اور سعید بن مسیب
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کی۔ یہ حدیث نیز بخاری ہے۔ جی (امام ترمذی) نے
امام بخاری اور احمد سے سنا فرماتے ہیں بواسطہ عمر زہری اور
سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
میں غلط ہے بواسطہ زہری، عبد اللہ اور ابن عباس
حضرت میرزا محمد رضا علیہ السلام کا روایت صحیح ہے۔

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہ کرے
بائیں ہاتھ سے کھانے اور نہ اس کے ساتھ پیو
کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے

فَذَرْنِي فَعْمَلَ وَإِذَا تَعَمَّيْتُ بِهِمْ لَسْتُ بِمِنْهُمْ
اللَّهُ فَقَاتِلْ فَمَنْ هَذَا أَحَدٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ صَاحِبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَارِثِ وَمَوْتُ فِي

التَّامِينَ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَابُوسُ
عَمَلِي فِي الْأَنْسَابِ عَنْ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَثًا نَعَثَ مِنْهُ
مَنْ كَانَتْ تُسَبِّلُ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا خَوَّلَهَا تَكْرُؤًا وَلِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِيْلٌ لَمْ
يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ مَيْمُونَةَ أَصَحُّ وَرَوَى عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ هَذَا حَدِيثٌ طَيِّبٌ
مَحْمُودٌ بِمَعْنَى هَمْدِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ حَدِيثٌ
مَعْمُورٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
حَقًّا وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهْمِيِّ عَنِ الْأَكْلِ وَ

الشَّرْبِ بِالشَّمَالِ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہی پیش ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 بن عمر بن الخطاب، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی
 روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن حنیبلہ
 نے براہِ راست زہری، اور ابو یوسف، جابر بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی
 اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا ہے۔ صحراۃ عقیل
 براہِ راست زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 روایت کرتے ہیں۔ مالک اور ابن حنیبلہ کا روایت
 لایہ صحیح ہے۔

انگلیاں چاٹنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے
 تو اسے چاہے کہ انگلیاں پاٹ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا
 کہ کس انگلی سے برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابر
 بن عبد اللہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
 مذکور ہیں صحیح سند صحیح ہے۔ ہم اسے صرف
 اس طریق یعنی سہیل کی روایت سے پہچانتے
 ہیں۔

لقمہ گرٹے تو کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے جو اس کا لقمہ
 گرٹے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے
 کھائے اور شیطان کے لیے خرچ نہ کرے۔ مالک ابی
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی ٹہنیوں
 انگلیوں کو چاٹتے۔ نیز آپ سے فرمایا۔ جب تم میں

قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ رَيْثَ مَالِهِ وَلَا يَشْرِبُ
 رَيْثَ مَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ رَيْثَ مَالِهِ وَيَشْرِبُ
 فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ
 بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هَذَا أَحَبُّهُ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عَيْنٍ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمِ
 بْنِ أَبِي عُمَرَ وَرَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عَيْنٍ عَنْهُمَا.

باب ۲۰۹ ماجاء في لعق الأصابع بعد الأكل

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
 الْقَوَايِبِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
 أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتَ أَكَلْتُكُمْ
 فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ يَدٍ لَقَعَتْهُ
 وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنْسِ بْنِ
 حَفْصَةَ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
 مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ.

باب ۲۱ ماجاء في اللقمة تسقط

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ أَبِي
 الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النُّجَيْفِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ إِذَا أَكَلْتَ أَكَلْتُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لَقْمَتُهُ
 فَلْيَمْطَأْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ لَا يَأْكُلُهَا
 وَالشَّيْطَانُ فِي الْبَابِ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا تَنْبُكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ عَنْ
 حَفْصَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
 عَنِ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا

کے کسی کانٹر گرہ سے تو وہ اس سے گندگ دور کر کے اسے کھا
ئے اور شیطان کے یہ نہ چھوڑے نیز آپ نے بالہ صاف
کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ تمہارے
کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مسلم بن الحجاج القشیری اپنی مادری ام حاتم
(سنان بن سلمہ کی ام ولد) رضی اللہ عنہا سے روایت
کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ ہمیشہ الخیر مجھ سے پاس آئے
تو ہم پیالے میں کھانا نکال کر بے تسمیہ بہنہ لے کر ہم سے
بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے
میں کھائے پھر اسے پاٹ سے تر پالہ اٹا کر پیالے سے دھوئے
مغفرت کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف
مسلم بن الحجاج روایت سے پہچانتے ہیں۔ یزید بن
ہارون اور کئی دوسرے ائمہ نے یہ حدیث مسلم بن الحجاج
سے روایت کی ہے۔

کھانے کے دو بیان سے کھانا کرو ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت کھانے کے
دو بیان میں اترتی ہے لہذا کن سدن سے کھاؤ اور بیچ میں
سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن سائب سے
مرفوع ہے۔ فقہاء ائمہ نے اسے عطاء بن سائب
سے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ایسے اور پیاز کا کھانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم

أَكَلَ طَعَامًا لَعَنَ أَصَابِعُهُ الثَّلَاثُ وَقَالَ أَدُلُّكُمْ
لُحْمَةً أَحَدُكُمْ فَيُطْبَخُ عَنْهَا الْأَذَى وَنِيَاظُهَا وَلَا
يَدْعُهَا الشَّيْطَانُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسِدَّ الصَّخْفَةَ
وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامٍ كَرَّمَ الْبَرَكَةُ
هَذَا اسْتَبْرَيْتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَنَظِيُّ ثنا
لِلْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي
جَدِّي الْأَعْمَاسُ وَكَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لَيْسَانِ بْنِ
سَلَمَةَ قَالَتْ فَحَلَّ عَلَيْنَا مَيْسَةُ الْحَبِيرِ وَنَحْنُ
نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ كَرَّمَ لَحْمَهَا
اسْتَفْعَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
لَعْنَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوَى
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَيْمَنِ حَسَنُ
الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ

باب ما جاء في كراهية الأكل من وسط الطعام

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ثَنَا جَدِّي عَنْ عَطَاءِ
بْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَتَادٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ اللَّهِ
وَسَطُ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ
وَسَطِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ
حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو

باب ما جاء في كراهية أكل الثوم والبصل

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدُ الْقَلْبِ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ
هَذِهِ قَالَ أَكَلَ مَتْرَقَ الثَّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثَّوْمُ وَالْبَقْلُ
وَالْكَزَّامَةُ فَلَا يَقْرَبَنَّ فِي عَسَا كَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ
حَسَنٌ صَرِيحٌ وَفِي الْمَنَاسِبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَوَيْبِ وَ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى سَعِيدُ بْنُ جَابِرٍ بَنِي سَمُرَةَ وَفَرَّةَ
وَأَبْنِ عُمَرَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي أَكْلِ الثَّوْمِ مَطْبُوحًا

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمِلَانَ ثَنَا أَبُو
كَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَنْ يَسْمَاعِيلَ بْنِ كَرْبٍ سَمِعَهُ
جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي الْيُؤُوبِ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا
بَعَثَ إِلَيْهِ بِضَلَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ
يَأْكُلْ مِنْهُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى
أَبُو الْيُؤُوبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ
لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثَّوْمُ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْذَرُهُ قَالَ لَا وَكَانَ يَكُونُ لَوْحَةً
مِنْ أَهْلِ رَجِيحٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ
۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدَاوِيَةَ ثَنَا مُسَدَّدُ
عَنِ الْحَدَّادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْتَعْيَ عَنْ قَسْرَةَ
بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ إِلَّا
مَطْبُوحًا وَقَدْ نَوِي هَذَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى
عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ إِلَّا مَطْبُوحًا قَوْلُهُ.

۱۸۶۹ - حَدَّثَنَا هُشَاةٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِمَامِهِ عَنْ أَبِي
اسْتَعْيَ عَنْ قَسْرَةَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالٍ أَنَّهُ كَتَبَ
أَكْلَ الثَّوْمِ إِلَّا مَطْبُوحًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَإِسْنَادُهُ
يَدُلُّ عَلَى الْقَوِيَّةِ وَدُرِّي عَنْ قَسْرَةَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس میں سے کھانا پسلی مرتبہ
فرمایا طعمہ پھر فرمایا طعمہ پھر کھانہ اور گندہ میں سے وہ
جاری مسامحہ کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن
مستحکم ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ایوب،
ابو ہریرہ، ابو سعید، جابر بن عبد اللہ، قرہ، ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

پکا ہوا لہسن کھانے کی امانت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے موقع پر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ
عنہ کے ہاں اقامت گزری ہوئے تو آپ کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ
کھانا تناول کرانے کے بعد ہماری حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ
کے گھر بھیج دیتے تاکہ وہی حضرت ابو ایوب نے کھانا بھیجا
تو آپ نے اس سے کچھ بھی نہ کھایا۔ حضرت ابو ایوب رضی
اللہ عنہ نے حاضر ہونے پر عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں
لہسن تھا اس لیے نہیں کھایا، اس وقت نے پوچھا یا رسول اللہ
کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ میں اسے اس کی بڑی وجہ سے
پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن مستحکم ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ لہسن سے
منع کیا گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
یہ آپ کے قول کے طور پر منقول ہے

حضرت علی کریم اللہ وجہ سے منقول ہے کہ
انہوں نے کچھ لہسن کو کھانا پسند فرمایا۔ اس
حدیث کی سند قوی نہیں۔ براصلہ شریک بن
خزیمہ رضی اللہ عنہ، ابن اکرم رضی اللہ علیہ وسلم سے

رسول بھی مروی ہے۔

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا سائون نے آپ کے کپڑے کے کٹے کا استعمال فرمایا۔ جبکہ ان سبز لہوؤں میں سے بکھر ڈالی تھی۔ آپ نے اس کا کھانا نالیس ہند فرمایا۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا تم کھاؤ۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھ (از شتر) اگر اس سے تکلیف نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح طریقت ہے۔ ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی جدہ ہیں۔ حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ بسن پاکیزہ و رزقِ الہی سے ہے یا برخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے طاقات کا اصرار سے سنا کیا۔ ابو العالیہ کا نام رضیعت ہے اور یہ ریاضی میں عبدالرحمن بن عسکری کہتے ہیں ابوخلدہ بستیون مسلمان تھے۔

فاما ما روئے عن ام ایوب کہ وہ ہم سے جیسے بشر ہیں آپ کو ہم سے جیسے بشر کہنا سزا ہے اہل گستاخی اور جہالت ہے کہ ان میں اس قسم کا ناشائستہ اور گستاخانہ کلام نہ ہو (مترجم)

سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مستحکمات) دروازے بند کر دو برتن اور خدمت کر دو یا درصاحبہ دو اور چراغ گل کر دو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا۔ بخیرے کی رک نہیں کھولتا اور برتن کو نہ نکالیں کرتا۔ نیز چھوٹا خامق (جوا) لوگوں کے گھر میں کھانا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی فرق سے مروی ہے۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

۱۸۶۰۔ حکمنا ان الحسن ان الصباہ البزار لنا شہان بن عیینہ عن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی ایوب انہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول علیہم فتکلموا لہ طعاما فیہ تضرع فیہ البکول لکفرہ اکلہ فقال یصحابہ کلوا فانی لست کاحدکم فی احاف ان اودی صاحب ہذا حدیث حسن صحیح طریقت ہے اور ابیوب ہی امراہ ابی ایوب انصاری ہی حکمنا معکد بن حنفیہ قمارید بن الحباب عن ابی خلد قلعن ابی العالیہ قال الثور من طیبات البزق و ابوخلدہ اسمہ خالید بن دینار و هو یکنی عند اہل الحدیث و قد اذناک انس بن مالک و سمعہ منہ و ابو العالیہ لسمہ ذقیر و ابو ایوب کان عبد الرحمن بن مہدی کان ابوخلدہ انہ اذا مضی

باب ما جاء فی تحمیل الاناء و اطعام السراج و النار عند المنام

۱۸۶۱۔ حکمنا قتیبة عن مالک عن ابی الزبیر عن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول ان الصباہ البزار لنا شہان بن عیینہ عن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی ایوب انہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول علیہم فتکلموا لہ طعاما فیہ تضرع فیہ البکول لکفرہ اکلہ فقال یصحابہ کلوا فانی لست کاحدکم فی احاف ان اودی صاحب ہذا حدیث حسن صحیح طریقت ہے اور ابیوب ہی امراہ ابی ایوب انصاری ہی حکمنا معکد بن حنفیہ قمارید بن الحباب عن ابی خلد قلعن ابی العالیہ قال الثور من طیبات البزق و ابوخلدہ اسمہ خالید بن دینار و هو یکنی عند اہل الحدیث و قد اذناک انس بن مالک و سمعہ منہ و ابو العالیہ لسمہ ذقیر و ابو ایوب کان عبد الرحمن بن مہدی کان ابوخلدہ انہ اذا مضی

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُهُمْ وَلَوْ قُلْنَا
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَنَامُوا مُؤْنَهَا حَرِيرًا
حَسَنًا صَحِيحٌ.

باب ۱۱۶ مَلَجَاءُ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ
الشَّمَرَتَيْنِ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُهُمْ وَلَوْ قُلْنَا
الزُّهْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ
صُهَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَدَّرَ بَيْنَ الشَّمَرَتَيْنِ حَشَى
يَسْتَأْذِنُ صَاحِبَةُ وَلِي النَّبَابِ عَنْ سَجِيدٍ مُرَلٍ
أَبْنِ بَكْرِ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۱۷ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ الشَّمَرِ

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عُسْكِرَةَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَا قَالَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ
قَالَا سَلَمَةُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَيِّتٌ لَا شَرَفَ فِيهِ جِئَاكُمْ أَهْلُهُ وَفِي النَّبَابِ مَنْ سَلَى
أَمْرًا قِيَّابِي نَادِيَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ خَيْرِيَّةُ بْنُ
هَذَا الْوَجْهِ لَا تَعْرِضُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۱۱۸ مَلَجَاءُ فِي التَّحَمُّدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا
قُرِعَ وَصْنُهُ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَغَيْرُهُمْ وَلَوْ قُلْنَا
قَالَا أَبُو سَامَةَ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَجِيدٍ

حضرت مسلم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت
کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورتے
وقت گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھڑو (بلکہ بجھا دو) یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

دو کھجوروں کو ملا کر کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھی کی امانت کے بغیر دو کھجوروں
کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سعد بن
ابو بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کھجور کا استیجاب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھریں کھجوریں نہ ہوں
اس گھر میں بھر کے ہیں۔ اس باب میں حضرت سہلیٰ نہدیہ
ابو ہریرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث سن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے
ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی طریق سے
پہنچتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

ہند سے سے مدنی ہے جس کی ہر سے خدا نے پانچے کے بعد
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس باب میں حضرت عقیل بن عامر ابو
سعید خثعمی و ابو ایوب اسد البربر و ابو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت
ذکر رہی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ متعدد حضرات نے اسے
ذکر کیا۔ ابن ابی زاتمہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہم
اسے صریح ذکر کیا۔ ابن ابی زاتمہ کی روایت سے پہلے
یہ۔

ہندوم کے ساتھ کھانا کھانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہندوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ
پاسے میں شامل کر دیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام سے اس پر
اتحاد اور ترک کرتے ہوئے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اسے برا سطر بنس بن محمد مفضل بن فضالہ
کی روایت سے پہلے ہیں۔ مفضل بن فضالہ بصری
سیح ہیں۔ ایک مفضل بن فضالہ مصر کا سیح ہیں۔ جبران
سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

شعبہ نے یہ حدیث برا سطر حبیب بن شہید ابن بریدہ
سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہندوم
کا ہاتھ پکڑ لیا۔

یہ اسے امام ترمذی کے نزدیک شعبہ کی روایت
اشعبہ ادا کرتے ہیں۔

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر مانت آنتوں میں
کھاتا ہے جبکہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ ۱۰ ابو سعید

بن ابی بردہ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان الله لیطعم من العبد ان
یاکل الاکل فلیطعم العبد فی حمدہ وعلیہ
وفی الباب عن عقیل بن عامر وابی سعید وعلیہ
وابی ایوب وابی ہریرہ فلیطعم العبد حسن وقد
نفاہ عن واحد عن زکریا بن ابی زائد فلیطعم
فلیطعم الامین حدیث زکریا بن ابی زائد۔

باب ۳۱ ما جاء فی الاکل مع المجذوم

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْأَنْشَرِيُّ
أَبُو هَيْثَمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ لَقِيتُ يُوْنُسَ بْنَ مُحَمَّدٍ
فَمَنْعَهُ الْمَقْصَلُ بْنُ فَصَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَدَ يَهُودِيٍّ فَدَنَاهُ
مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَقَدْ بَايَ اللّٰهُ
وَكُلْ لَا عَلَيْهِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ لَا تُعْرِضُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْصَلِ بْنِ
فُصَالَةَ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَالْمَقْصَلُ بْنُ فَصَالَةَ
شَيْخٌ أَحْمَدِيٌّ أَوْ كُنْ مِنْ هَذَا وَاشْهَدُ وَفِي
شُعْبَةٍ هَذِهِ الْحَدِيثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ
ابْنِ بَرِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ لَخَذَ يَدَ يَهُودِيٍّ فَدَنَاهُ
ثُمَّ قَالَ أَشْبَهَ يَهُودِيٍّ وَأَصْبَحَ۔

باب ۳۲ ما جاء أن المؤمن يأكل في

معنى واحد

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ
شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي
مَسْجِدِهِ كَمَا يَأْكُلُ فِي مَسْجِدِ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ هَذَا

ابن عمر، ابو موسیٰ، جہاد بن سنان، یحییٰ بن عبد اللہ بن
عمر بن عبد اللہ بن جہاد سے بھی روایات مذکور ہیں۔

✽ ✽

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنھوں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر وہابی ہوا۔ آپ نے
اس کے لئے ایک بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ وہی گئی
تو وہ تمام دوہ رہا گیا پھر دوسری بکری کا حکم دیا وہ وہی
گئی تو اسے بھی پل گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی
پل گیا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دوہ رہا گیا۔ دوسری
سکا رہا کہ اے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے
بکری دوہنے کا حکم دیا وہ وہی گئی تو اس لئے تمام دوہ رہا
پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا وہ وہی گئی کہ سارا دوہ رہا
نہی سکا۔ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ایک
انتہی پر پہنچا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں پھنسا
ہے۔

یہ حدیث من فریب ہے۔

ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں میں کھانا تین کو کافی
ہے اور تین کھانا چار کو کھایت کرتا ہے۔ اسباب میں
حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں
یہ حدیث من فریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ ایک کھانا دو کو کھاتا چار کو کھاتا
آٹھ کو کافی ہے۔

✽ ✽

محمد بن بشیر نے بلاسلہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عثمان، ہاشمی

حدیث حسن صحیحہ ذی الباب عن ابی ہریرہ
عن ابی سعید بن ابی ہریرہ عن ابی موسیٰ وجہاد بن
الغضائری وقینونہ وعبداللہ بن عمر۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْسَى شَامَعٌ مِّنْ
مَّالِكٍ عَنْ سُكَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَاكَةً ضَيْفًا خَاطَرَ خَا مَرَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَعُولَتْ فَشَرِبَ خُرَّ خُرَّ
فَعُولَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ خُرَّ خُرَّ فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ
وَاللَّهِ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ قَامَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاسْتَمَرَّ
خَا مَرَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
فَعُولَتْ فَشَرِبَ حَتَّى قَامَ خَا مَرَّلَهُ بِأَخْرَجَ لَكُمْ
يَسْتَوْنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُؤْمِنُ يَشْرِبُ فِي مَعَى وَاجِبًا وَالْكَافِرُ يَشْرِبُ
فِي سَبْعَةٍ أَمْعَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
خَرِيصٌ.

باب ۱۳۱ ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنتين

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا الْكَصْبِيُّ شَامَعٌ مِّنْ مَّالِكٍ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الْثَلَاثَةِ وَطَعَامُ
الْثَلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَفِي جَابِرٍ وَ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ
الْوَحِيدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي
الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي السَّامِيَةَ .
۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ بِإِسْنَادِهِ الْوَحِيدِ

بْنُ مَعْقُودٍ يَأْتِي سَفِيَّانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفِيَّانَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

۱۸۸۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ
أَبِي مَعْقُودٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَفْخَا وَفِي آخِرِهِ
سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَرَضٌ مَعْدُومٌ رَوَى اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّ مَعْرُوَاتٍ كُلُّ الْجَرَادِ هَكَذَا
رَوَى سَفِيَّانُ مِنْ غَيْبَةٍ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ هَذَا الْهَدِيثُ
وَقَالَ سِتِّ مَعْرُوَاتٍ وَرَوَى سَفِيَّانُ الْقُورَيْشِيُّ وَعَبْدُ
وَاحِدٌ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ هَذَا الْهَدِيثُ وَقَالَ سَبْعَ
مَعْرُوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْقُوبٍ اسْمُهُ دَاوُدُ وَيُقَالُ وَدَدُ الْ
أَيْضًا وَأَبُو يَعْقُوبٍ الْأَخْضَرُ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ بْنِ كَسَطَانَ.

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
وَالْمَوْمِلُ قَالَا ثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي
أَفْخَا قَالَ غَرَضٌ مَعْدُومٌ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبْعَ مَعْرُوَاتٍ نَاطِلُ الْجَرَادِ وَرَوَى شُعْبَةُ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي أَفْخَا قَالَ
غَرَضٌ مَعْدُومٌ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرُوَاتٍ
نَاطِلُ الْجَرَادِ حَدَّثَنَا بِدَائِلُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ يَهْدَانِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْجَلَالَةِ وَالْبَلَاهَا

۱۸۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَاهِلِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍو
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي

ابو سفیان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا۔

ٹڈی کھانا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
سے ٹڈی کے مارے میں پرچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات خروات میں شرکت کی
ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان یغیرہ نے ابو یعقوب سے
یہ حدیث اسی طرح روایت کی اور چھ خروات کا ذکر کیا
سفیان ثوری نے ابو یعقوب سے روایت کر کے ہونے
سات خروات کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کریں۔ یہ حدیث حسن
میں ہے ابو یعقوب کا نام واقعہ ہے۔ درقان بھی کہا
جاتا ہے۔ ایک دوسرے ابو یعقوب ہیں جن کا نام ہذا
بن حید بن سطا ہے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی جگہ
میں شرکت کی۔ ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے اجماع سے
محمد بن بشار نے برا سطر محمد بن جعفر شبر سے روایت
کرتے ہوئے (یہ حدیث بیان کر کے)

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت اور دودھ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاست خرد یا زردوں کا گوشت
کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس باب

الْبَهْلَاءِ وَالْبَاغِيَاتِ فِي الْمَنَاجِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ الْخَوَاصُّ عَنْ ابْنِ
أَبِي نَبِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي النَّبَاتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُسْلًا

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُقَادُّ بْنُ
وَسَّامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعُ
أُمُجْتَمَعَةٍ وَفِيهَا ابْنُ الْبَهْلَاءِ وَفِيهَا الشُّرْبُ وَفِيهَا
النِّسَاءُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
مَرْثَدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْمَنَاجِدِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ

یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ ثریا کا
براسلہ ابن ابی نعیم اور یحییٰ بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باغی و کافر نہ بنانے کی نصیحت
کی کہ جانور کو دودھ اور شیر کے ذریعے پانی پینے سے
بچا جائے۔ محمد بن بشر (مستند) سے ابن ابی عدی نے
براسلہ سید بن مردودہ سے روایت کیا۔ ابن ابی عدی نے
اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کیا۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس باب میں
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
مذکور ہیں۔

فائدہ: یہ کتاب خود بالذات پڑھنے کے وقت اس سے مواظقت اس وقت ہے جب اس کے وقت اس سے مواظقت
میں نجاست کا اثر نہ ہو جیسے اس میں صحت میں اسے بدل دیا جائے۔ یہاں تک کہ اگر نجاست شامل ہو جائے پھر اس کا
گوشت کھایا جاسکتا ہے اس سے نجاست یا نجاست کا اثر نہ ہو۔ اگر اثر ظاہر ہو تو زبردستی کھانے کے بغیر بھی کھائی جاسکتی ہے۔ لیکن ہندو
بترہیز میں (ترجمہ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا دِيْلَمِيُّ بْنُ أَشْعَثَ ثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ
عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قَالٍ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَبَابِيَّةً
فَقَالَ لَادُنْ كُلُّ قَائِي تَابِتٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَلْبَةُ هَذَا سَبَابِيٌّ حَسَنٌ وَشَدِيدٌ
مُدِيٌّ هَذَا الْحَدِيثُ قَائِمٌ مِنْ قَدِيمٍ وَخِيَرَةٌ مِنْ زُهْدِهِمْ وَ
كَأَنَّهُمْ كَرُّ الْأَمْرِ حَدِيثٌ لَهْدَنِي بِهِ أَبُو الْعَوَّامِ
هُوَ عَمَّانُ الْقَتَّانُ

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُوسَى

مرغ کھانا

حضرت زہد بن محمد بن جری فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مرغ کھا رہے تھے۔ فرمایا
قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کھاتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے
اور زہد بن محمد سے کئی طرق سے روایت ہے۔ ہم اس حدیث
زہد بن محمد سے روایت سے پہنچتے ہیں۔ ابو العوام سے
عمران قطان مراد ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمًا وَجَائِحَ دِفْيَالٍ بِأَيْتِ كَلَامٍ كَثُرَ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو ثَوَابٍ التَّبَخِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْقَاسِمِ الْقُرَيْبِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدٍ الْجَنْجَنِيِّ.

کوہنی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں اس کے علاوہ بھی واقعہ مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ الیہب متیال نے یہ حدیث بواسطہ قاسم قریشی اور ابو ثواب و زہد جرجان سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحَبَّارِ

سِرْخَابِ کَا گوشت کھانا

۱۸۸۷. حَدَّثَنَا الْقُضَيْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْدَنِيُّ الْجَدِّيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حَبَّارٍ هَذَا اسْمُ ثَوْبٍ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَرَأْتُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي حُدَّادٍ وَكَفُولُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ.

حضرت ابوالیم بن عمر بن سنیہ بواسطہ مادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سِرْخَابِ کَا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسکا طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیم بن عمر بن سنیہ سے ابن ابی حذیفہ بھی روایت کرتے ہیں۔ نہیں برید بن عمر بن سلیمہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الثَّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْدِيُّ أَنَا حَبِيبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جَدِّهِ الْحَبَّارِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَافٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَمْرَكُمَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّكَ قَرَيْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا مَسْمُومًا مَا كَلَّ مِنْهُ شَيْءٌ قَامَ إِلَى الْعَقْلُوقِ وَمَا كَلَّوْهُمَا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَادِثِ وَالثَّوَاءُ دِفْيَالٌ وَافِي هَذَا الْحَدِيثِ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور پھر وضو کیے بغیر باز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حادث، حنیفہ اور ابو صالح رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اسکا طریق سے غریب ہے۔

۱۸۸۹. حدیث باہر سے معلوم ہے کہ آگ کی بھی بولی چیز کھانے سے رضو نہیں ٹوٹتا بن احادیث میں اس قسم کا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہاں بعض واقعہ مذکور اور کئی کئی اسرار ہے اسطرحی وضو مراد نہیں ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مَتْرُكًا

ٹیک لگا کر کھانا

وَقَدْ نَحْنُ فِيهِ مُسْلِمَانِ مِنْ حَذْرٍ وَعَلَقَةٍ وَهُوَ
أَخُو بَكْرَانَ هَذَا اللَّهُ الْعَزِيزُ.

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ الْأَسْوَدِ
الْبُخْدَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَنْقَرِيِّ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمٍ أَبِي عَامِرٍ الْخَرَّازِ
عَنْ أَبِي يَحْيَى الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْقِرُ رَجُلٌ أَحَدٌ لَوْ فُقِيَ قِيلَ الْفَقْرُ زَيْدٌ
إِنْ لَمْ يَجِبْهُ فَلَكَ يَتِيحُ أَحَا يُتَجِبْهُ يَلْبِغِي خَاذَا الشَّيْءُ
لَحْمًا أَوْ طَبِخًا فَلَمَّا نَأَا لَمْ يَمْرُؤَةً وَأَعْرِفَتْ
بِحَا يَلْبِغِي مَنَّهُ هَذَا أَحَدٌ يَتِيحُ حَسْرٌ حَتَّى يَحْذَرَهُ
مَعَا شَيْئًا عَنْ أَبِي يَحْيَى الْجَوْنِيِّ هَذَا أَحَدٌ يَتِيحُ
حَسْرٌ.

نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے، معتمد بکر بن عبد اللہ
ترمذی کے بھائی ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی شخص کو
حقیر نہ سمجھے اور کچھ نہ جو کہے تو اپنے (مسلمان)
بھائی سے تندرہ رسول سے ہی پیش آئے۔ جب
گوشت خرید دیا ہنڈیا پکاؤ تو خود بہ زیادہ رکھو اور
اس کے لیے پٹے پڑاؤ کو رکھو اگر کم اچھو ہر گز نہ

مدر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اسے ابو عمران جوئی سے روایت کیا

ہے

یہ حدیث حسن ہے۔

شرید کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ
کامل جوئے اور عورتوں میں سے صرف عیسیٰ بنت مریم
آسیہ زوجہ فرعون کامل بریں۔ دوسری عورتوں پر حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے کہا ہے جیسے خرید
کر باقی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس باب میں حضرت
عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

گوشت دانوں سے نوچنا

حضرت عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے
والد نے میری کتہ کی اور چند لوگوں کو دیا ان میں صفوان
بن یزید بھی تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گوشت کھانوں سے نچ کر کھاؤ۔ کیونکہ یہ

باب ۱۲۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّرِيدِ

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُسْتَنَشِدِ عَنْ أَحْمَدَ
بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَرْثَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلْ مِنَ الرِّجَالِ كَيْفَ تَرَى وَلَوْ يَكْمُلُ مِنَ
النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآيِسَةُ امْرَأَةِ
رُفَايَا وَفَسِيلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ التَّرِيدِ
عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي التَّابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآلِ بْنِ
هَذَا أَحَدٌ يَتِيحُ حَسْرٌ حَتَّى يَحْذَرَهُ.

باب ۱۳۰ مَا جَاءَ أَنْ هَشُوا اللَّحْمَ نَهَشًا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِبِيهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
بْنِ عَمِيكَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْغَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ تَسْأَلُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُمُ الْاَرَحُونَ نِسَاءً لَهَا
وَأَمْرٌ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا
حَدِيثٌ لَا يَحْكُمُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكُرَيْمِ وَقَدْ
كُتِبَ بَعْضُ أَهْلِ السُّنَنِ فِي عَبْدِ الْكُرَيْمِ الْبَغْرِيُّ
قَبْلَ حِفْظِهِمْ أَكْبَرُ السُّخْرِيَّ.

بِأَمْرِ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الرَّخْصَةِ فِي قَطْعِ الْأُخُودِ بِالْأَسْرِكِينَ
١٨٩٥. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
كُنَّا مَعَ رُحَيْنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ بَعْضِ بَنِي أُمَيَّةَ الْبُسَيْرِ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْذَ
مِنْ لَوْحٍ بِشَاةٍ كُلِّ مِنْهَا رُفْعَةٌ مَضَى إِلَى الصُّفُوفِ
لَمْ يَكُ مَطْأً هَذَا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ سَجِيئَةٌ وَفِي الْقَبَائِلِ
الْمُغَلَّةِ مِنْ شُعْبَةٍ.

بَابُ مَا جَاءَ أَيْ الدَّخِيرُ كَانَ لِحَبِّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٩٦ - حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى تَابِعَهُ
بُنُ الْمُصْبِلِ عَنْ أَبِي حَدِيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَدْ فُتِرَ الْيَسْبُ
الَّذِي رَأَى كَانَ يُتَجَبَّهَ فَتَمَسَّ بِهِ وَلِيَ الْبَابَ عَنْ
أَبِي مُسْعُودٍ وَوَالَيْسَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ وَأَبِي
عُبَيْدَةَ هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مَعْلُومٌ وَأَبُو حَدِيَّانَ
اسْمُهُ هُفَيفُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ حَدِيَّانَ التَّمِيمِيُّ وَالْبُزْجَةُ
بُنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هُرَيْرٌ

١٨٩. أَحَدُ ثَنَاءِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّعْفِيِّ أَنَّهُ
يُحِبُّ بَنِي عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ ثَمَّاءُ فُلَيْحٌ بْنُ سَيْمَانَ عَنْ
الرُّقَابِ بْنِ يَحْيَى مِنْ وَلَدِ عَبَّادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

یہاں پر اس کا ذکر اور اہل بدعت میں ہے۔ اہل باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں، جہاں کہ حدیث کو صرف عبدالحکیم کی روایت سے پہنچاتے ہیں، لیکن اہل علم نے عبدالحکیم رحمہ اللہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ اہل باب عقیدانی ہیں ان میں سے ہیں۔

پھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت

حضرت جعفر بن ابی ہفزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مجھ کی خانہ چہری سے کہا اور میری سے کہا یا میر (نیا) دھڑکیے بغیر ناسک کیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت خیر بن شہیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اللہ آپ کو اس کا بار دینا بیشک کیا گیا۔ آپ کو وہ پسند تھا چنانچہ آپ نے اس سے دانتوں کے ساتھ نوحی کر کھایا۔ اس باب میں حضرت مسعود مہاشنہ، عبداللہ بن جعفر اور ابو جعیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث منیٰ صحیحہ ہے ابو حیان کلام یحییٰ بن سعید بن حیان تمیمی ہے۔ ابوہریرہ بن عمرو بن جریر کلام حرم ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ہندو
ہاگرت آئندہ حضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ
کے گا بلکہ بات ہے کہ آپؐ کو آپ کے ان کچھ بھائیوں سے زیادہ پسند تھا۔

تو اس کی طرف بندی فرماتے۔ کہو لکھو وہ جلدی پک جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے صرف اس طرح سے پہچانتے ہیں۔

سرکہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین
مائع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین مائع
ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اودام ہانی رضی
اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔
عائشہ بن سعید کا روایت سے یہ زیادہ صحیح
ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین
مائع ہے۔

عبد اللہ بن عبدالرحمن نے بواسطہ یحییٰ بن حسان، سلیمان بن
جال سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کیا۔
ابن ابی شیبہ نے کہا بہترین مائع یا مائیں
مذکورہ بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طرح سے
قریب ہے۔ بشام نے عروہ سے صرف سلیمان بن جلال کی
روایت سے مراد ہے۔

حضرت ام وائل بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے

الرَّبِيعُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ مَا
كَانَ إِذَا رَأَى أَحَدًا حَبَّ الْعُجْرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَا يَجِدُ الْخَمْرَ لَا يَجِدُ وَلَا كَانَ يُعْجِلُ لِي
لَأَنَّهُ أَجْعَلُهَا لِي وَهَذَا أَحَدٌ يَشْتَرِي حَسَنَ لَا تَعْرِكُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مَبْرُكُ
بْنُ سَعِيدٍ أَحْمَدُ سَمِعَ ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَعْمَرُ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَائِمِيُّ
الْبَصْرِيُّ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سَمِيَّانَ بْنِ هِشَامٍ
بْنِ وَقَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَغْمُرُ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ
أُمِّ هَانِئَةَ وَهَذَا أَحَدٌ مِنْ حَدِيثِ مَبْرُكُ بْنُ
سَعِيدٍ.

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ حَنِيئَةَ الْبَدْرِيَّةِ
تَمَّا يَحْيَى بْنُ حَتَّانَ كَأْسِيَمَانُ بْنُ يَلَالٍ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْمُرُ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَائِمِيُّ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَتَّانَ عَنْ سَمِيَّانَ بْنِ يَلَالٍ يَلْمُذُكِيَّ
كُحُولَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَغْمُرُ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَالْإِدَامُ الْخَلُّ
هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَدِيثِ مَبْرُكُ بْنُ سَعِيدٍ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
لَا يَفْتَعُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَا مِنْ
حَدِيثِ سَمِيَّانَ بْنِ يَلَالٍ.

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
عَنْ أَبِي حَمْدَةَ الشَّامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ

بَدَّحْتُ ابْنِ مَالِكٍ قَالَتْ فَذَلِكُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ هَلْ جَمَدٌ كُفْرًا لَمْ يَكُنْ فَكُنْتُ
أَكْبَرُ يَابِسَةً وَخَدَّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُفْرِي بِهِ قَدْ أَفْقَرْتُ بِكَ مِنْ أَدْمٍ هِيَ وَخَدَّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذِهِ التَّوَحُّدِ وَأَمَّا
هَافِي مَا قَدْ بَعْدَ عَلَى ابْنِ مَالِكٍ بِمَعَانٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبَيْضِ بِالرُّطْبِ

۱۹۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَّازِيُّ ثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَائِلَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَيْضَ بِالرُّطْبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَكْبَسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ لَا يَخْفَى عَنْ
هِشَامِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَالْمَرْثَدَةُ كَرِهِي عَنْ قَائِلَةٍ وَقَدْ نَفَى بَرِيدٌ
بْنُ نَوْعَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ قَائِلَةٍ هَذَا حَدِيثٌ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَاءِ بِالرُّطْبِ

۱۹۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازِيُّ ثَنَا
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ
لَا سَوْدَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هَيْثَمٍ بَيْنَ سَعِيدٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ آبِ الْإِذْلِ

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفِيُّ ثَنَا
عَفَّانُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ وَكَانَ
عَنْ أَكْبَسَ أَنَّ مَلِكًا مِنْ عَدْنَةَ كَذَّبَ مَوْلَا الْمَدِينَةِ
فَأَخَذُوهُمَا لَبَّيْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پاک کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میں ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا ایک خٹک سنا
میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ جس کو
میں نے کہا کہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث سن کر اس طرح سے خوب
بے لگام ہونے کی روایت سے ہم سے صرف اس طرح سے پہچانتے
ہیں۔ ام المومنین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
کے کچھ بعد انتقال فرمایا۔

تربوڑ کو کھجور کے ساتھ کھانا

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم تربوڑ کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے
اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمارے روایت مذکور ہے
یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ بعض نے اسے برا مسلم ہشام بن
عروہ اور عروہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا۔ میں حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر
نہیں کیا۔ نیز ابن مردمان نے یہ حدیث ہمامہ اور حضرت
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

لکڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے
یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن
سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اڈٹوں کے پیٹاب علم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عربیہ قبیلہ
کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا میں مائل
آئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سعد کے اڈٹوں میں
بھیج دیا۔ اور فرمایا ان کا مدد و مدد پیٹاب ہے۔ یہ حدیث صحیح

وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصُّنْدُقَةِ قَالَ أَشَدُّ بَرٍّ مِنْ الْبِلَاعِ
وَأَبْوَالِهَا هَذِهِ أَحَدِيَّتِي حَسَنٌ فَصِيحٌ قَدِيرٌ مِنْ
حَدِيثِ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ
قَحْطٍ عَنْ أَنَسٍ رَأَى أَبَا قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَوَاهُ
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ وَفِيهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ
فَاتَّكَرَ لَا يَرِيثُ ابْنًا بَارِئِينَ بِهِ أَيْكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ
فَامْنًا بِمَا عَمِلَ كَمَا هَلَاكَ لِرَأْيِهِ

محبت کا سلسلہ سے غریب ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے
بھی مروی ہے ابو ثابہ نے بلال اسلم اور سعید بن مسعود
نے بلال اسلم راوی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے
روایت کیا۔

فامنی کا ایک شخص نے حضور میں حضور کی حالت کے تحت ایک

بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
لُؤْلُؤٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنِيِّ عَنْ
عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَمْعَانَ قَالَ كَرَأْتُ
فِي النَّوْزَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ كَدَلْتُ
ذَلِكَ لَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَنِي بِمَا
كُورْتُ فِي النَّوْزَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ
وَلِي الْبَابُ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَقْرَأُ هَذَا
الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسُ
يُصَقِّفُ فِي الْحَدِيثِ قَابُ هَاشِمٍ وَمَرْجَانِي مَعْنَى

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا
صحیح سنان راوی ہیں نے قرات میں پڑھا کہ
کھانے کی برکت بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے سے
میں نے یہ بات بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کھانے کی برکت پہلے
اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ اکی باب میں حضرت
انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف قیس بن
ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور قیس
حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم راوی کا نام یحییٰ
بن دینار ہے۔

بَابُ فِي تَرَلِّ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ
الصَّلَاةِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ لَوْلَا أَنَا تَبَيُّسُ
يَوْضُوءٍ قَالَ إِيَّاهُ لَمَرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى
الطَّعَامِ هَذَا أَحَدِيَّتِي حَسَنٌ وَقَدْ تَطَاكَ عَمْرُو بْنُ

کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم بیت المقدس سے باہر تشریف لے گئے تو آپ نے کھانا پیش
کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم وضو کیجیے یا نہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا
گیا ہے جب میں نماز کے پے کھڑا ہوں یہ حدیث حسن ہے
عمر بن دینار نے اسے بلال اسلم سعید بن حریث اور حضرت ابن عباس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَّنَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْحَكِيمِ قَالَ
أَخْبَسْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَبَّنَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلًا.

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَو
يُذَكِّرُونِيهِ عَنْ عُمَرَ.

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَكَمٍ
الرَّمِثِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَخْلُفْ لَهُ عَقْلًا وَنَافِلِ
النَّاسِ مِنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الزَّيْتِ وَادْكُوا بِهِمْ فَيَا ثَمَّةُ
فَقَهَرْنَا مَبَارَكَةً هَذَا حَدِيثٌ عَرِيفٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ أَتَانَا نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَعْفَرٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَلُوكِ

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا كُنِيَ أَحَدُكُمْ خَادِمًا لِمَنْ طَعَامُهُ خَدُّهُ
وَعَيْنُهُ قَلْبُ خَدِّ بَيْدِهِ فَلْيَقْعُدْهُ مَعَهُ فَإِنَّ أَبِي
قُلَيْبًا أَخَذَ لِقَمَةً فَلْيَطْعُمَهَا إِنَّمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَرِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ اسْمُهُ
سَعْدٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

۱۹۱۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَكْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ براہِ مسلمہ عمر رضی اللہ عنہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کبھی براہِ مسلمہ ابنِ مسلم
اور اسلم بنِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت
کرتے ہیں۔

ابو داؤد سلیمان نے براہِ مسلمہ عبد الرزاق، معمر بن مسلم
انسان کے والد اسلم بنِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ
مذکور نہیں۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مہنگ
و دست ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے عجیب ہے
ہم اسے عبد اللہ بن جیسلی کا روایت سے پہچانتے
ہے۔

طعام کے ساتھ کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کھاؤ تو تمہارے
کھانے کے لیے گری اور حواں برداشت کرنا ہے۔ تو
چاہیے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لو۔ اگر انکار
کرتے تو ایک قمریے کا سے کھاؤ۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

ابو خالد اسماعیل کے والد ہیں۔ ان کا نام سعد ہے

کھانا کھانے کی فضیلت

خوش خبر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا سلام (کرنا) پس یاد رکھنا کھانا کھاؤ اور کھڑے رہو
پس اس (عبادہ) کو جنت کے دروازے میں جاؤ گے یا کسی باب
میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور ابن عمرؓ انسؓ و عبداللہ بن سلامؓ
عبدالرحمن بن عائش اور خریج بن ابی (جمہ) سے روایت
کر تھیں اسے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح، ابواب ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
سے غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رخصت کی عبادت کرو
کھانا کھاؤ اور اسلام کو رواج دو۔ سنا سنا کے ساتھ
جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کے کھانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام
کا کھانا (غزوہ) کھاؤ اگر پہلے بھی بھر کھو رہے ہو۔
کیونکہ سات کا کھانا ترک کرنا بڑھاکہ دیتا ہے۔
یہ حدیث حکم ہے، ہم اسے صرف اس طرح سے
پہناتے ہیں۔ خبر کہ حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔
عبداللہ بن حاتمؓ نے منقول کیا۔

کھانے پر لبس اللہ پڑھنا

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے کھانا
رکھا ہوا تھا فرمایا بیٹا! قریب ہو جاؤ اور لبس اللہ پڑھ کر کھاؤ
اور اسے اپنے سامنے سے کھاؤ۔ شام بن عمرہؓ اور جہ
سعدیؓ و قتیبہؓ مزیہ کے ایک عالمی کے واسطے سے حضرت

بْن عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْمَشْوِءُ السَّلَامَةُ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاعْبُدُوا اللَّهَ
تَوَرَّكُوا الْجَنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَائِشٍ وَخُذْرَجِ بْنِ هَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا هَقَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا
الرَّحْمَنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَشْشُوا الشَّكْرَ تَكُونُوا
الْجَنَّةَ سَلَامًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

باب ۳۳ ما جاء في فضيل العشاء

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَوْسَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ
يَعْقُبَ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَشِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتُ طُورٍ
يَكْفِي مِنْ حَتَمٍ كَرَانُ تِلْكَ الْعَقَاةِ مَهْرَةٌ هَذَا
حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ لَا يَنْفِرُ إِلَّا مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَ
هَذِهِ يَصْقَفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو
يُحْبَلُونَ .

باب ۳۴ ما جاء في التسمية على الطعام

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهَارِثِيُّ
ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنََّّهُ دَخَلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ طَعَامٍ
قَالَ احْنُ يَا بَكِّي فَسَمِعَ اللَّهُ وَكُلَّ يَمِينِكَ وَكُلَّ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ چشم
بن عروہ کے اصحاب نے اس حدیث کی روایت میں
اختلاف کیا ہے۔ ابودرداء سہمی کا ہم نبیہ بن جبیر
ہے۔

مَتَالِيَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عَدْرَةَ عَنْ أَبِي
وَجْهَةَ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مَرْبُوتَةَ عَنْ عَمْرِو
أَبِي سَكْمَةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عَدْرَةَ
فِي رِوَايَةِ هَذَا الْقَدِيمِ وَأَبُو وَجْهَةَ الشَّعْبِيُّ قَامَهُ
بَعْدَ أَبِي عَمْرِو.

[illegible]

٩١٩. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
تَاهِبٍ أَمِّ الدُّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعَقِيلِيِّ

حضرت کلاش بن فدیہ کہتے ہیں، جو مرہ بن عبید نے اپنے
والد کی رکڑ سے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
بھیجا۔ یہ دینہ طیبہ سیٹی تھا آپ کو وہاں مرہ بن عبداللہ کے دربان
بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے سیرا اٹھ کر لیا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کے گھر لے گئے۔ پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس پر ہمارے
سائے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا لڑھکا ہوا گوشت کے
ٹکڑے تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا جس میں نے اپنا
ہاتھ بے ترتیبی سے ادھر ادھر میں نا شروع کیا اللہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھانا آپ نے منہ اپنے ہاتھ
سے سیرا دہنا ہاتھ بڑا پھر دنا یہ کلاش! ایک بگڑے کھانے کو
کھانا ایک ہی ہے۔ میری کہ تمنا لایا گیا جس میں خلعت تم کا
خٹک یا ترکور میں تھیں (عبید اللہ کو شک ہے) میں نے اپنے
سامنے سے کھانا شروع کر دیا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا دست بارسک پر رہے تمنا میں پھر کاٹ رہا تھا فرمایا
کلاش! جہاں سے جی چاہے کھا لیو نہ کہ یہ ایک رنگ
کے نہیں میں پھر پانی لایا گیا تو درسل نام مسلمی اللہ علیہ وسلم نے
دست اقدس دہرائے اللہ! تمنا کی تری کو چہرہ اللہ! بازوؤں
اللہ سر پر لا اللہ فرمایا کلاش! یہ اہل کھانے سے فخر ہے جہاں
جلد سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ملاہ بن فضل کی
حدیث سے جانتے ہیں۔ ملاہ اس حدیث میں تشریف
اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میرے کوئی کلمہ پکھڑے

تَرْغَبُ إِلَهُ لِيْنِ عَمِيْرٍ عَنْ أَوْ كَلْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْ
أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ كَانَ فِي أَوَّلِهِ
قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَاجِدْ دَرَاهِمًا أَوْ سِتْرًا
هَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا يَنْتَقِي مِنْ أَصَابِهِ فَجَاءَ
أَعْرَابِيٌّ فَآكَلَهُ فَلَقَمْتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلْتَنِي لَكُمَا كَرِهْتُ هَذَا أَحَبُّهُ
حَسَنٌ صَوْبُهُ.

ترجمہ اللہ شہید ہے اگر غریب میں بھول جائے تو بکے بسم
اللہ فی اولہ و آخرہ " اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ مہاجر
کرام کے ہوا کھانا دلا تو اس سے کہے کہ اسنے میں ایک
ہجری آیا اس نے دو تھل میں سدا کھانا کھا لیا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ بسم اللہ
پڑھتا تو (یہ کھانا) تمہیں کافی ہوتا۔
یہ حدیث حسن صحیح

۴

پکے ہاتھ جوئے بغیر سونا کر وہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیعہ طاعت بہت محاسن
ہے۔ پس اس سے اپنی جان کی حفاظت کر جہاں اس
طاعت میں سونے کرائے کے ہاتھ میں پکنائی کی ہو ہر پیر سے
کرنی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صحت اپنے صحت کر طاعت کرے
یہ حدیث اس طریق سے خری ہے۔ بواسطہ سیل بن ابی صالح
اس کے علاوہ اور اب ہریرہ رضی اللہ عنہ و نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں پکنائی کرے
ہرے سونے کے پیر سے کرنی چیز کاٹ ڈالے تو وہ
صحت اپنے آپ کو صحت کرے۔ یہ حدیث حسن طریح
ہے۔ ہم اسے حدیث اعلیٰ سے صحت اسکی طریق
سے پکارتے ہیں۔

۴

باب ۳۰: مآجاء فی گراہیۃ البتیوتۃ و

فی یک لاریہ حرمہ

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنْجَمٍ ثنا يَحْيَى بْنُ
الْوَرَيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ أَبِي دُرَيْشٍ عَنِ الْمُتَشَقِّقِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْفَيْحَ لَأَنْ حَتَّاشٍ كَقَاشٍ فَاسْتَدْرُؤْهُ عَنْ نَفْسِكَ
مَنْ بَاتَ لَيْلًا يَدْرِي خَيْرٌ كَأَصَابَةٍ نَنَى ذَكَرُوهُ
أَلَا تَنْسَوْنَ هَذَا حَدِيثِي حَدِيثِي مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَكَذَا
قَوِيٌّ مِنْ حَدِيثِ مُجِيلِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ
۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنْجَمٍ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ الْبَحْدَ أَدِي
قَنَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَنَا عَنْ قَنَا عَنْ قَنَا
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَالٍ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ فِي لَيْلَةٍ
يَدْرِي خَيْرٌ كَأَصَابَةٍ نَنَى ذَكَرُوهُ مِنْ الْأَنْفَسِ
هَذَا حَدِيثِي حَسَنٌ حَدِيثِي الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي يَرْبُوتَ
الْأَعْمَشِ الْوَجْهِ .

اخرا بواب الاطعمه

البواب طعام ختم ہوئے

گیا اسے ابو عبد الرحمن انہر قال کیا ہے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما
نظر آیا، دفعہ ثانی کہ پیپ کا ایک ٹپر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مرسلہ ہے۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے گھرنے کے شوق پڑ گیا
گیا تو آپ نے فرمایا۔ پیپ کی ہر نشہ آور چیز حرام
ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے
یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت عمر، علی،
ابن سعد، ابوسید، ابوموسیٰ، انس، عمری، اوس، سیدہ،
عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، عثمان بن بشیر،
مسدد، عبداللہ بن مسلم، ام سلمہ، ابی ہریرہ، ابو ہریرہ
ناکل بن جراحہ قرظی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات
ذکر ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ اور حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کے ہم معنی ذکر ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ متعدد
افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابوسلمہ اور ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابوسلمہ اور
ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہے۔

قَالَ يَا أَبَا عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ وَمَا هَذَا لِمَنْ قَالَ قَالَ مَعَهُ
مِنْ صِدْقٍ يَا أَهْلَ النَّاسِ هَذَا أَحَدٌ يَتَّخِذُ حَسَنٌ وَدَقْدَقٌ
نَحْوُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۳، مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۹۲۳. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَصْبَارِيُّ
قَتَابَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ جَابْرِ عَنْ
سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٌ فَهُوَ حَرَامٌ.
۱۹۲۵. حَدَّثَنَا هَبَيْبُ بْنُ أَبِي اسْبَاطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
قُتَيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ زُرَيْشٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ هَذَا أَحَدٌ يَتَّخِذُ حَسَنٌ وَدَقْدَقٌ فِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةٍ
عَلِيٍّ وَابْنِ مُسْجُودٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ شَيْبَةَ
وَالْعَصْرِيَّ وَدَيْلَمٍ وَمِنْ ثَوْتَةٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَعْمَشُ بْنُ شَيْبَةَ وَمُعَاوِيَةَ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ وَابْنُ سَلَمَةَ وَبَرْقِيَّةُ وَابْنُ هُرَيْرَةَ
وَقَتَابَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَفَرَّوَةُ الْقُرَظِيُّ هَذَا أَحَدٌ يَتَّخِذُ حَسَنٌ
وَقَدَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَوْءٍ وَكُلَاهُمَا مُصِصٌ وَدَوِي
غَائِرٌ وَاجِبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَوْءٍ
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۴، مَا اسْكِرَ كَثِيرٌ لَا فَعْلِيلُهُ حَرَامٌ

جس کا زیادہ پیپیا نشہ لائے اس کا تھوڑا پیپیا
بھی حرام ہے

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ حُكَيْمِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ
ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْمُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَسْكُرُ لَيْتِي إِذْ قَضَيْتُهُ حَرَامٌ وَقَدْ بَلَغَ مِنْ
سَهْدٍ وَعَالِيَةً وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ مَنَظَرٍ
بْنِ جُهْدٍ هَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ

جابر.

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ دَاوُدَ
ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْمُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَسْكُرُ لَيْتِي إِذْ قَضَيْتُهُ حَرَامٌ وَقَدْ بَلَغَ مِنْ
سَهْدٍ وَعَالِيَةً وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ مَنَظَرٍ
بْنِ جُهْدٍ هَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْيِيهِ الْحَجِّ

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ
يُزَيْدِ بْنِ هَارُونَ قَالَ لَقِيتُ سُلَيْمَانَ التَّحَوُّنِيَّ حَتَّى
طَلَاؤِ بَيْتِ اللَّهِ تَجَلَّى لِي ابْنُ عَمْرٍو فَقَالَ كَلَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَدَيْهِ لَمْ يَكُنْ
تَعْمَرُ فَقَالَ طَلَاؤُكَ وَاللَّهِ رَأَيْتُ سَيِّئَةً كَيْفَ دَوَّيْتُ الْبَلْبَ
هَوَّلَ بَيْنِ أَيْمَانِي وَأَيْمَانِ سَعِيدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَالِيَةَ
قَابِ بْنِ رَبِيعٍ وَابْنِ عَتَابٍ هَذَا أَحَدُ ثَوَاتٍ حَسَنٍ غَرِيبٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا بار بار پنا نشہ
کئے اس کا تھوڑا پنا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت
سعد حائشہ، عبد اللہ بن عمرو، ابن عمر، اور خواست
بن جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
سے غریب ہے۔

۴ ۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز
حرام ہے۔ جس سے ایک (رق) تین سال کا پیہ نہ نشہ
کئے، اس سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ایک
مارکائی نے ”عمرہ“ کا لفظ کہہ کر (مطلب ایک ہے) یہ
حدیث حسن ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن یحییٰ نے ابو
خشان النخعی سے مہدی بن سیرین کی
روایت کا نقل کیا۔
ابو عثمان النخعی کا نام عمرو بن سالم
ہے۔ عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

۴ ۴

بزرگمٹے کی بنیاد

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
کھانکے ایک شخص آیا اور پوچھا کیا بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ
مٹے کی بنیاد سے منع فرمایا آپ نے فرمایا ہاں، طاؤس نے کہا
اللہ کا قسم میں نے ابن عمر سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں ابی
ہریرہ، ابو سعید، سعید، حائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث
حسن ہے۔

فرمایا تو انصار نے شکایت کی کہ ہمارے پاس اور برحق نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قراب کوئی حصہ نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ابو ہریرہؓ ابو سعید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مشیکر سے مل بیڑ بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشیکر سے مل بیڑ بنایا کرتے تھے۔ اس کا وہ حصہ دھو گئے سے دھوا جاتا، جہاں سے پانی لینے کے لیے گوراف بہتا ہے۔ ہم صبح کے وقت بیڑ بناتے اور آپ شام کو نوش فرماتے۔ اس کا بیڑا حلوٰۃ جابرا ابو سعید ان بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن طریب ہے۔ یزید بن جابر کی روایت سے ہم اسے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مذکور ہے۔

جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک گندم سے شراب ہے۔ جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ اگور سے شراب ہے۔ اور شہد سے شراب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ گندم سے شراب ہے۔ اگے یہی حدیث

الْبَحْبُوحُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقُرْطُوبِيِّ تَشَكُّتَ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا دِخَاءٌ قَالِ فَلَا إِذَا دَفِئَ الْبَابُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدُ هَذِهِ عَنْ هَذَا وَهَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَرِيحٌ.

باب ۱۲۵۱ مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي السَّقَاءِ

۱۹۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَسْكَرِ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ الْعَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا تَخَبَّرْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَقَاءِ يُونُسَ أَنْتَبَازَهُ عَزَّ لَا هُ مَبْدُودٌ هَذَا وَهُوَ وَيُشْرَبُ عَسَاءُ وَيَنْبُذُ عَسَاءُ وَيُشْرَبُ عَسَاءُ وَذِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَعِيدٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ خَرِيفٌ لَا تَعْرِضُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ هَذَا الْوَجْهِ فَقَدْ رَوَى هَذَا الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

باب ۱۲۵۲ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۹۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثنا إِسْرَائِيلُ ثنا أَنبَاهِيْمُ بْنُ هَلْجَرٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْخِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّجَرِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْبَابِ عَنْ يُونُسَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَلَالُيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ خُوَيْدٍ وَابْنِ أَبِي حَتَّانٍ

مذکور ہے۔

الثَّقَنِيُّ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
قَالَ إِنَّ مِنَ الْخَطِّاطِ خَمْسًا كُنَّا نَرَاهُمْ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ
۱۹۳۵- أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ يَكُونُ تَصْنِيعُ مَنْ عَابَدَ اللَّهَ
بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ الثَّقَنِيِّ عَنْ الْقَعْقَعِيِّ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنَ الْخَطِّاطِ
خَمْسًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ بْنِ مَالِكٍ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْتَمِلُ بَنُو سَعِيدٍ أَنْ يَكُونَ
ابْنُ إِدْرِيسَ بْنُ الْمَدِينِيِّ.

۱۹۳۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ السَّائِرِ بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنَا عَنْ عَمَّارٍ قَالَ
كُنَّا أَبُو كَثِيرٍ الثَّقَنِيُّ قَالَ مِمَّنَّتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَطُّ مِنْ
هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخُفْلَةُ وَالْعُذْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ أَبُو كَثِيرٍ الثَّقَنِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ اسْمُهُ
يُورِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُفَيْلَةَ.

باب ۳۵ ما جاء في تحليط البسر والتمر

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
خَطَّابٍ عَنْ أَبِي تَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَتَمَنَّاهُ الْبَسْرَ
وَالرُّطْبَ جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ بْنُ دُرَيْجٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سُلَيْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الثَّقَفِيِّ
عَنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ الْبَسْرِ وَالرُّطْبِ أَنْ يَخْلُطَ
يَتَمَنَّاهُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الثَّقَفِيِّ
وَمَنْ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ
وَجَابِرٍ قَالَ قَتَادَةُ وَابْنُ عَتَّى وَابْنُ سَعِيدٍ وَ
مُعْتَبَرُ بْنُ صَفِيٍّ عَنْ أَهْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

احمد بن حنبل نے ہما سلم عبد اللہ بن ادريس، البرمیان
تھیں، ضعی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے نقل کی کہ گندم سے شراب ہے۔ یہ
ابراہیم بن ہاجر کی روایت سے آگیا ہے۔ علی بن
مدینی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ابراہیم بن ہاجر
قوی نہیں تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالیہ شرابہ
ان دو درختوں سے ہے۔ یعنی کھجور اور انگور
سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو کثیر بھی خبر کا ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبد الرحمن
بن فضیل ہے۔

+

کچی کچی کھجور طمان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور کچی
کھجوری طاکر نمید بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث
ساک ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور کچی کھجوریں طانے نیز
انگور اور کھجور طانے سے منع فرمایا نیز ہمزہ مدنی
گھڑے میں نمید بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب
میں حضرت انس، جابر، ابو قتادہ، ابن عباس
ام سلمہ اور محمد بن کعب (ہما سلم خالدہ) رضی اللہ
عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

باب ۱۳۵ ما جاء في كراهية الشرب في أية الذهب والفضة

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكِيمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حَدِيثَهُ اسْتَسْقَى فَأَنَا وَالْإِسْلَامُ بِأَيِّهِ مِنْ بَعْثِهِ كَرِهًا لَهُ بِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ كُنْتُ قَدْ تَهَيَّئْتُ كَأَنِّي لَأَيُّهُ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ وَنَحْنُ نَسْتَسْقَى مِنْهُ فِي أَيْتِ الْذَهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكُنْتُ أَعْتَدُ لِي فِي الْبَيْتِ فَقَالَ هِيَ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ هُنَّ أَيْدِي سَلَمَةٍ كَالْبَرَاءِ وَنَحْنُ نَسْتَسْقَى مِنْ هَذَا حَبِيبٌ وَدُعَاءُ حَسَنٌ.

باب ۱۳۶ ما جاء في النهي عن الشرب قائما

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّحُلُ قَائِمًا مَقِيلًا الْأَوَّلُ قَالَ قَالَ ذَلِكَ اللَّهُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ مَكِينٍ ۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدٍ عَنْ مَخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَدِّيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْفُحَيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ قَبِيلٍ وَهَذَا أَحَدٌ مِنْ وَاحِدٍ مِنْ هَذَا الْحَبِيبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ جَارِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْفُحَيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّاهُ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ فِي النَّارِ وَالْحَارِثُ وَدُوهُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى يَقَالُ أُنْجِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر نے پانی مانگتا تھا ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لایا سہم نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا صحیح نہیں ہے۔ اہل اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے اور برتنوں میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے ان کو کھانے کے لیے دینا ہے اور کھانے کے لیے آہستہ میں اس باب میں حضرت ام سلمہؓ بڑا اور حاکم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ پوچھا گیا کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا یہ قرآن سے زیادہ سخت ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ضعیف ہے۔ اس طرح کئی حضرات نے یہ حدیث بواسطہ سعید قتادہؓ اور جابرؓ اور ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ بواسطہ قتادہؓ، یزید بن عبد اللہ بن شعیبہؓ اور جابرؓ اور ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا حکم گم شدہ چیز آگ کا خد ہے۔ جابر و ابن مسعود کو ابن العلاءؓ کہا جاتا ہے۔ ابن مسعود صحیح نام

الْعَلَاءَةُ الْمُحْتَمِلَةُ مِنَ السُّعْيِ.

باب ما جاء في التَّخَصُّصِ فِي الشُّرُوقِ

١٩٣٦. حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ سَلَمَةُ بْنُ جَعْفَرٍ
ابْنُ سَلَمَةَ الْكُوفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَاوِجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَحْكُمُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ
كُثْرَتِي وَنَشْرَبُ وَكُنَّا قِيَامَ هَذَا اسْمِي حَسَنُ
حَدَّثَنَا غَيْرُ بَعْضٍ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
زَاوِجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَاوِجٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الْبَرْمِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو الْبَرْمِيِّ
اسْمُهُ يَرْبُودُ بْنُ عَطَارٍ .

١٩٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا هشيم بن
عاصم الأحمول ومعاوية بن الشيعي عن ابن عباس
أن النبي صلى الله عليه وسلم شرب من زعفران
وهو قائم وفي الساب عن علي بن سعيد وعبد الله
بن عمرو وعائشة هذا حديث حسن صحيح .
١٩٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثنا أحمد بن جعفر بن
حسن الميموني عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن
جده قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يشرب كائناً ذا ليداً هذا حديث حسن صحيح

فت۔ نہ سونگ کا پانی اور نہ سونگ کا پچا ہوا پانی کھڑے ہو کر مینا چاہے
کوئی معقول حند مستثنیٰ ہے (مستخرج)

باب ماجاء في التَّقْوَى فِي الْإِنَاءِ

کھڑے ہو کر پنیے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
 فرماتے ہیں اہم ترین اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماندہ ہیں
 چلتے پھرتے کھاتے اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔
 یہ حدیث حسن صحیح جلیلہ اللہ بن عمر کی روایت
 سے ضرب ہے۔ عمران بن حذر نے یہ حدیث
 بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
 روایت کیا۔

الوجہ خبری کا نام نیز پیر بن مختار ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منہم کھڑے ہو کر رکھ کر فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، عبد اللہ بن عمر واندہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمر بن شعیبؓ براسمہ خالد، داوا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) دیکھا ہے۔

فت۔ نہ منم کا پانی اور نہ منو کا بچا ہر پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کھڑے ہو کر پینے سے صافیت ہے۔ البتہ کوئی معقول حد تشخیص ہے۔ (مترجم)

برتن میں ساٹھس لینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے وقت تین سانس لیتے اور فرماتے تھے کہ یہ زیادہ خوشگوار

اور میرا یہ کہنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔
اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔
اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔

دو بار سانس لیکر مینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔
اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوفی فی الدنیا والآخرۃ۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَاهُ عَدُوٌّ عَنْ بَنِي كَابِيتٍ
عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ عَنْ أَبِي كَرِيمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
يَسْمَاعِيلَ الْجَدْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْطَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارٍ عَنْ أَبِي
عَيْنٍ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ وَلَا تَشْرَبُوا
مَتْنِي وَلَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ وَلَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ عَنْ أَبِي كَرِيمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
يَسْمَاعِيلَ الْجَدْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْطَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارٍ عَنْ أَبِي
عَيْنٍ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ وَلَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الشَّرِبِ يَنْفُسَيْنِ

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَنِي كَرِيمٍ عَنْ أَبِي كَرِيمٍ عَنْ ابْنِ
عَتَّابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ
يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يَخْرُجُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَيْدِ بْنِ كَرِيمٍ قَالَ وَمَا لَكَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارٍ عَنْ أَبِي
عَيْنٍ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ وَلَا تَشْرَبُوا قُلُوبَ الْبَعِثِ

وَرَأَىٰ لَدُنْهُمْ آيَاتِ الْخُرُوجِ وَوَعَدَهُمْ مِّنَ الْكِتَابِ

باب ۱۶۰ ماجاء فی کراهية التفتيح في

الشَّوَاب

١٩٨٩. حَكَّ كَتَا عَلَى بَيْنِ خُفَرَمَ قَمَارَ عَسَوِي بَرُ
يُوتَسَ عَنْ سَلَالِي نَبِ الْأَسْبَ عَنْ الْأَكُوبَ وَهَوَانِ حَمِيدِ
أَنَّهُ سَمِعَهُ أَبَا الْمَدَنِيِّ الْجَدِّي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالْمَدَنِيِّ فِي الْقَرْيَةِ
فَقَالَ رَجُلٌ الْمَدَنِيُّ أَذَاهَا فِي الْإِيمَانِ فَقَالَ أَهْلُهَا كَالْ
قَوَائِي لَا أَدْرِي مِنْ نَفْسِي وَاحِدًا قَالَ قَائِلُ الْقَدَحِ
إِذَا عَمِنَ مِلْتَ هَذَا أَحَدًا يَشْفَعُكَ صَاحِبُكُمْ .

١٩٥٠. سَكَدَتْ ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَسْلِيًا عَنْ عَبْدِ
الْكُرَيْمِ الْجَدْرِي عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَكْفُورًا فِي الْإِيمَانِ أَوْ
يُنْفَعُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ رِثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَلَجَاؤِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْبَنَاءِ

١٥١. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَوْدِيِّ ثَمَّاهُ الدِّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبْتَ لَحْدًا لَمْ يَلِدْ يَنْفُسُ فِي الْإِنَاءِ هَذَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ احْتِنَاثِ
الْأَسْقَمَةِ

١٩٥٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَوَاهُ
أَنَّهُ بَلَغَ عَلَى الْحِمْيَارِ الْأَسْقِيَةَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

دو فٹ کے پاس ٹکر رہا ہے۔ یہی۔

پانی میں پھونکنا منع ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں کھانا دینا دیکھوں تو فرمایا اسے گرامہ۔ اسی نے کہا میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دھو کر دو (ادھر سانس لے کر پھر دیکھا)

حضرت امین جانشین علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس بیٹھے یا
پھر ناک ادا کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن ابوقحافہ (رضی اللہ عنہما) اپنے
والد سے سفایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت
برتن میں مائیس نہ دے۔
یہ حدیث صحیح

مشیکیزہ (دنیہ) اوندھا کر کے پانی پینا مع ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
مشکوٰۃ (وغیرہ) ٹیڑھا کر کے (سبز لٹکا کر) پانی پینے سے سہی
مکد ہے اس باب میں حضرت جابر ابن عبد اللہ اور ہریرہ رضی اللہ عنہم

میں روایات مذکور ہیں۔ حسن صحیح ہے۔

مذہبہ بالاسلمہ میں اجازت

حضرت حسین بن عبداللہ بن ابی اسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اترتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھبرا آپ ایک کلمے کے کہنے پر کھڑے ہو کر اس کے ساتھ کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا اب اس میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے اس روایت کی سند صحیح نہیں۔ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کے اقتدار کے ضعیف کہا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں یہاں سے سوانح حاصل ہے یا نہیں؟

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ اپنی مادی کتب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ان تشریف لائے تو آپ نے ایک کلمے کے کہنے پر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔ (اس کے بعد) میں نے اتر کر مشکیزہ کا وہ حصہ (تبر کا ٹکڑے کے لیے) کاٹ لیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ یحییٰ بن یزید عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اعدان سے پہلے فوت ہوئے۔

پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود پڑھا گیا۔ جس میں پانی طایا گیا تھا آپ کا داہنی جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرج فرما کر پیسے اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پیر وایاں (زیادہ مستحق ہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، مہل بن سعد ابن عوف اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مُرَّةٍ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى كَمَا عَنِ ابْنِ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْرَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَمَ إِلَى قُرْبَةٍ مَعْلُومَةٍ فَخَشَعَتِ الْأَفْئِدُ شَرِيبَ
وَنَفِيكَ أَوْ فِي الْبَابِ عَنْ أَمْرِكَ هَذَا أَحَدِيثٌ لَيْسَ
إِسْنَادُ كَابِغٍ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْرَةَ يُصَحِّفُ مَنْ
قَبْلُ يَحْفِظُهُ وَلَا أَذِي سَمِعَ مِنْ عِيْسَى أَمْرًا

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُثْرَةَ سَفِيَانُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَالِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عُثْرَةَ عَنْ حَدِيثِهِ كَبَشَّةٌ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قُرْبَةٍ
مَعْلُومَةٍ قَائِمًا فَقَطَعَتْ إِلَيْهَا فَقَطَعَتْ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرِيضٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَحَدُ
هَذِهِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَالِبٍ وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ
مَوْتًا.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنَ أَحَقُّ بِالشَّرْبِ

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ كَمَا مَعْنَى تَنَا مَائِكَ
عَنِ ابْنِ شَرَبٍ ح وَشَأْنُ تَيْبَةٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلْدَنَ قَدَشِيْبَ بِمَاءٍ وَكَانَ يَمِينُهُ
أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ لَمَّا أُعْطِيَ
الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ الْأَيْمَنُ فَأَلَا يَمَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَقْلٍ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُثْرَةَ وَعَبْدَ
اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَاب مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ
مُؤَدَّ

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نُسَيْبٍ عَنْ
قَابِطِ بْنِ الْمُنَافِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ
لَهُمْ لَوْ فِي الْبَابِ عَنِ أَبِي أَبِي أَوْفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

بَاب مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرَابَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قُتَيْبَةَ
عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَائِشَةَ قَالَ كَانَ
أَحَبَّ إِلَى الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
أَتَانِي وَهَذَا أَمَّا وَاقِعُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ وَخَلَّ
هَذَا عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ غَزْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
وَالشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ الرَّهْطِيِّ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَلَا

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ
أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ الرَّهْطِيِّ أَنَّ الشَّيْخَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ أَنَّ الشَّرَابَ أَحَبُّ إِلَى
الرَّسُولِ الْهَلْدِ وَهَذَا أَمَّا وَاقِعُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ غَزْوَةَ
عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَمْرٍاءَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پلانے والا آخر میں پیئے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کو چلے والا
سب سے آخر میں پیئے اس باب میں حضرت ابن
ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور
ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزوں میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی زیادہ
پسند تھا۔ کئی افراد نے ابن حبیب سے اسی طرح بیان کیا
معرزہ ہری اور مردہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا
بھین بھگ کہ ہے جو زہری نے مرسلانہ اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ
مذکور نہیں)

حضرت زہری سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا پانی بہتر ہے؛ فرمایا میٹھا اور
ٹھنڈا۔ عبد الرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے
ابن حبیب کی روایت سے ہے زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

باب ۱۳۹ ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنْ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ فِي امْرَأَةٍ وَ
إِنَّ أَهْلًا تَأْمُرُنِي بِطَلَاكِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَسَمِعْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدَانِ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ مَنْ شَتَّ مَا بَيْنَهُمَا شَتَّ خَاصِمُهُ ذَلِكَ النَّاسُ أَوْ
أَحْطَطُهُ وَتِلْكَ مَا قَالَ سُفْيَانُ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنْ
هَذَا أَحَدُ ابْنَيْ صَدْرِي وَآبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْخِيُّ سَمِعَهُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَبْرِ.

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الرَّبُّ مَا الْوَالِدُ وَتَحْتَ الْوَالِدِ
تَحْتَ الْوَالِدِ.

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْوَهُ وَكَانَ يَرْفَعُهُ قَهْدًا أَحْمَرُ
وَهَكَذَا أَدْوَى أَحْمَرُ شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَوْكُوفًا وَلَا نَعْلَمُ
أَحَدًا رَفَعَهُ عَنِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَ
خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَقَفَ مَا مَوْكُوفٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَثَرِيِّ يَقُولُ مَا سَأَلْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ
الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِذْرِيسَ
فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَعْرُوفٍ.

باب ۱۴۰ ماجاء فی عقوق الوالدین

ماں باپ کی رضا مندی کی فضیلت

حضرت البرور واد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا میری ایک بیوی ہے اور
میری اس کے لیے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت
البرور واد نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا باپ جنت کا دروازہ دروازہ
ہے ماں تیری رحمت اسے خارج کرے یا محفوظ رکھے۔
سفین نے (زراری) کبھی والدہ کا عقد کیا اور کبھی والدہ
کو یہ حدیث یاد ہے۔ ابو جبار رحلتی صلی کا نام عبد اللہ بن
جبر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی
رضا آپ کی رضا مندی میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی
عاقبتی باپ کی عاقبتی میں ہے۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر صاحب یحییٰ بن عطاء اور عطاء
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حکیم حسن مریوطی فرما
(مرقعات) روایت کیا صاحب شعبہ نے عطاء کی طرح بواسطہ شعبہ علی
بن عطاء اور عطاء حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرقعات
روایت کیا۔ خالد بن حاتم کے علاوہ شعبہ سے کسی اور نے مرقعات
روایت نہیں کیا۔ خالد بن حاتم ثقہ ہیں۔ قابل اعتماد ہیں۔ میں
(امام حرثی) نے محمد بن شعیب سے سنا فرماتے ہیں میں نے عمرو
بن خالد بن حاتم جیسا اور کوثر بن عبد اللہ بن اور یحییٰ
جیسا کوثر بن یحییٰ اس باپ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت مذکور ہے۔

ماں باپ کی نافرمانی

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَعْدَةَ عَنْ أَبِي شَرِيحَةَ
الْمُفَضَّلِ بْنِ الْحَجَرِ ثَوْبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا أُحِبُّ فُكْرًا كَثِيرًا كَبِيرًا كَبِيرًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَا شَرَّ لَكَ يَا اللَّهُ وَعَقَوْنِي الْوَالِدُ بْنُ قُلٍ وَحَسَنُ
وَكُلُّ مُتَكَبِّرٍ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ
كَمَا ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
حَقِّي قُلْتُ لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
هَذَا أَحَدُ بَابٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْبَابُ لَمْ يَسْمَعْهُ
لَقِيَهُ

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدِ
عَنِ ابْنِ الزُّهْرَى عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْكَبِئِ
أَنْ يَغْتَبِرَ الرَّجُلُ قَالِدِيَّةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
يَكْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدِيَّو قَالَ نَعَمْ نَكِبُ أَبَا الرَّجُلِ
فَيَكْتُمُ أَبَاهُ وَيَكْتُمُ أُمَّهُ فَيَكْتُمُ أُمَّهُ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الْكُرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَيْوَةَ بِنْتِ شَرِيحَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ
أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِيَارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ
تَبَدَّلَ بَرٌّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلًا وَدَارًا أَيْمَهُ دَارَهُ
لَقَابَهُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا أَحَدُ بَابٍ شَدِيدُ اسْتِادَةِ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ دَخَلِ

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْخَالَةِ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بزرگوار سے
جی بڑا کرنا نہ چاہئے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ان کیوں نہیں یا رسول اللہ
فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرنا اللہ کا باپ کہہ کر مان کرنا
اور اسے فرستے میں آپ بیکر لگاتے ہوئے تھے پھر اللہ کو شریک فرما
ہوئے اللہ پر مایوس ہو کر اپنی یا فرمایا، جو ان بات آپ سے
فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرماتے۔
ابن بابہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
فرمائی ہے، یہ صحیفہ حسن کا ہے، یہ بکرہ کا نام نہیں

ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کا اپنے والدین
کو گالی دینا بکرہ گناہوں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا کرنا چاہئے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ
نے فرمایا ان یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے
وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی کی ماں کو
گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے یہ حدیث
سچا ہے۔

باب کے دوستوں کی عزت کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر مومن کی
یہ ہے کہ اس کا اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے
اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
فرمائی ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق
سے مروی ہے۔

خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

وَقَدْ تَدْرِي عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثِي

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى مَنَا
جَرِيدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَجْزِي وَلَدًا وَإِلَّا أَنْ يَحْسَنَ مَا قُلُوا مَا قَسَمْتُ لَكُمْ
فَبُخْتِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا كُفْرَ فِيهِ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَكَانَ تَدْرِي
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمَا جَاءَ عَنْ سُهَيْلِ هَذَا
الْحَدِيثُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِطْعَةِ الرَّجِمِ

۱۹۷۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْمُعَافِيُّ كَاثِلَانِ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَشْكَى أَبَا أَدْرَاءَ
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ خَيْرُهُمْ
أَوْ صَلَاحُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كَانَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ
الرَّجِيمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ إِبْرِيمَ قَتْلًا وَصَلَّاهَا وَصَلَّتْ
وَمَنْ قَطَعَهَا بَنَتْهُ وَفِي اللَّيْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ كَذَا ابْنُ أَبِي
أَوْفَى وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَبَّارُ بْنُ مُطْعَمٍ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّهْزِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَتَدْرِي
مَعْمَرُ بْنُ مَرْثُومٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
رَبِّهِ (وَاللَّيْلِيُّ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُعْطَرٍ
كَذَا قَالَ مُعْطَرٌ وَحَدِيثٌ مُعْطَرٌ غَطَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَةِ الرَّجِمِ

حدیث روایت کیا ہے۔

حقوق والدین

حضرت البربرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا
اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ اسے
ظلم پائے تو طریقہ کر آنا دے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صحت سمجھیں بن ابی
حاتم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان اور کئی
دوسرے حضرات نے یہ حدیث سمجھیں سے روایت
کی۔

قطع رحمی

حضرت البربرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ بیان
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرتے
تھے۔ ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ ابی
سب سے اچھے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ
نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ
وہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ بنی رحمن میں کیا صلہ کرتے پیدا کیا
اس کی کام اپنے ہم سے قطع کیا۔ نہیں جو اسے اس نے
میں اسے اس نے رکھوں گا اور جہاں کر قطع کرے گا اس سے
قطع قطع کرے گا اس کی کتاب میں حضرت البربرہ ابن ابی حاتم
عاصم بن ربیعہ البربرہ اور حمیر بن مسلم رضی اللہ عنہم سے میں
روایات میں ہیں۔ حدیث سفیان زہری سے صحیح ہے۔ مگر
نے میں یہ حدیث بواسطہ زہری، ابوہریرہ اور رواد لیشی
عبدالرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ معمر اس طرح
کہتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث صحیح غلطی ہے۔

صلہ رحمی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دینے والا صدقہ
نہیں بلکہ صدقہ وہ ہے کہ جب قطع رحمی کی جائے تو
وہ ملہ رحمی کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب
میں حضرت سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما)
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاطع رحمی جنت میں
داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح

ہے

اولاد کی محبت

حضرت عمر بنت محکم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نواتی
ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باہر تشریف
لے آئے کہ آپ اپنے نواسیوں سے ایک کمرہ میں بیٹھ گئے
تھے۔ اور فرما رہے تھے: کفتم لا املی، یعنی اللہ جان
پتا ہے۔ اور یہ شبہ تم اللہ تعالیٰ کے ہمراز سے ہو۔ اس
باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں۔

ابراہیم بن حیرہ سے ابن عباس کی حدیث ہم صرف
ان جگہ سے پہچانتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ اس
میں نہیں جانتے۔

اولاد پر شفقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن
حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کو دیکھا آپ حضرت حسن رضی
اللہ عنہ کو چوم رہے تھے۔ میں ابی عمر کہنے لگا: حضرت حسن

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفِيَانُ ثَنَا
بَشِيرُ بْنُ اِبْنِ اِبْنِ اَبِي عَمِيلٍ وَفَطْرُ بْنُ جُلَيْفَةَ عَنْ جَاهِدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْعَاقِ فِي ذَلِكِ الْوَاصِلُ
الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحْمَةُ قَوْمِكَ فَهُوَ هَذَا اخِي وَهُوَ
مَنْ يَجِيءُ فِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقَالَتْ فَابْنُ عُمَرَ
۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَوْنٍ وَ
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ ثَنَا سَلْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مَطْعَمِ بْنِ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَلْيَانُ يَهْمُ مَطْعَمٍ
رَحِمَهُ هَذَا لَمْ يَكُنْ يَكْفُرْ مَطْعَمٌ.

باب مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
ابْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ كَثِيرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبْسُ حَبِيبِهِمْ قَالَتْ فَكَمْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ هَذِهِ الْمُتَحَنِّنِينَ أَحَدًا مِنْ
أَهْلِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ أَنْتُمْ لَتَتَحَلَّوْنَ وَتُحَبِّبُونَ وَ
تُحِبُّوْنَ لِي أَنْتُمْ لَيْسَ رِيحَانُ اللَّهِ فِي الْمَنَاقِبِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْأَعْمَشِ ابْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِيْرَةَ
عَنْ اِبْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا تُعَذِّبُوا الْأَكْمَرَ حَدِيثُ لَا
تُعَذِّبُوا لَعَنَ ابْنُ عَزَبٍ الْعَزِيزُ مَسَاحًا مِنْ خَوْلَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَوْنٍ
قَالَا ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ ابْنِ سَكْمَةَ عَنْ ابْنِ
هَرِيرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَكْمَرَ عَنْ عَالِيسَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقِيلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي
عُمَرَ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنَ كَانَ ابْنُ ابْنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ
مَا قَبِلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يُرَحِّقُ لَا يُرَحِّقُ وَلَا يُرَحِّقُ وَلَا يُرَحِّقُ
أَكْبَسَ دَعَايْتُ تَمَامًا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي حَسَنٍ
صَحِيحٌ

باب ۱۲۹۹ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ لَمَّا ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتٍ
أَوْ أَخَوَاتٍ فَلَمْ يَنْفَقْ مِنْهُنَّ وَالثَّلَاثُ الْفَرَقَةُ فَلَهُ
الْجَنَّةُ

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْهَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتٍ
أَوْ أَخَوَاتٍ فَلَمْ يَنْفَقْ مِنْهُنَّ وَالثَّلَاثُ الْفَرَقَةُ فَلَهُ
الْجَنَّةُ

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْهَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتٍ
أَوْ أَخَوَاتٍ فَلَمْ يَنْفَقْ مِنْهُنَّ وَالثَّلَاثُ الْفَرَقَةُ فَلَهُ
الْجَنَّةُ

یاسین کا بار سب سے ہے۔ اگر انہوں نے ان کی بیوی سے
بیٹے یا بیٹی نہ بنیں تو کسی کو بھی نہیں چاہیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو تم نہیں کہنا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت
احمد بن حنبلہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔
ابو سعید بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن
ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لڑکیوں پر خرچ کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
کی تین بیٹیاں یا تین بیٹیاں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو
بیٹیاں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور
ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس
کے لیے جنت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کسی
ایک کی تین بیٹیاں یا تین بیٹیاں ہوں اللہ وہ ان سے اچھا
سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب
میں حضرت مالک بن انس، جابر بن عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید خدری کا
نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن
حجیب بن مالک بن سنان نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ
کیا ہے۔

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ
آداب کیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے
لیے جنت کے پردہ ہوگا۔

لَنْ لَدِجَانِائِنِ التَّارِهَةِ اَسَدِي دِيَّتْ حَسَنِي.

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَكْمِ وَكَفَالَتِهِ

١٩٨٧. حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنْ
السَّعْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أبا بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ
عَلِيٌّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبِضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ
الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ فَتَرَاهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ
الْبَيْتَةَ إِلَّا أَنْ يُعْمَلَ خَمًّا لَا يُقَرَّرُ فِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْهِ
الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَهَذَا مِنْ سَعْدِ

یہ حدیث قسطنطنیہ ہے۔

حضورِ مائثر یعنی اللہ نے فرمائی ہیں ایک حدیثِ حسن کے
ساتھ اس کی دو چیاں تھیں۔ سیر سے پاس آئی اور کچھ رنگ میرے
پاس صرف ایک کھجور تھی میں نے دے دیا اسے دے دی۔ اس
نے وہ کھجور دو درزیں بکریوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ
کھایا پھر اللہ کریم جلّیٰ لہُ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص
ان طریقوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت کے دن
جہان کے لیے جہنم سے محاب بن جائیگا۔ (صحیحین)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا کی برادری
کا میں اور وہ جنت میں ان دو راہیں لیں، ان کے لئے جہنم کا
محل ہے۔ آپ نے اپنی دنیا کی برادری کو لے کر فرمایا: یہ
حدیث حسنہ ہے۔

فخر بن حمید نے فخر بن عبد العزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابو یوسف بن حمید اللہ بن انس جب کہ صحیح حمید اللہ بن ابو یوسف بن انس ہے۔

✦ ✦

تفہیم پر دم کرنا

حضرت امیہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی
مسلمان یتیم کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ
مزد اسے جنت میں حاصل کرے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا
عمل کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اسی باب میں حضرت مرد
قہریؓ، امام برہمہؒ، ابو امامہؓ اور کھل بن سعد رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بخشش سے حسین بن قیس مراد

وَحَنَّسَ مُحَمَّدٌ حَسْبَيْنِ مِنْ قَدَاسٍ وَهُوَ أَبُو يُحْيَى التَّمِيمِيُّ
دَسْلِيمَانُ التَّمِيمِيُّ يَقُولُ حَنَّسٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ يَمْنَعُ
أَهْلُ الصَّدَقَاتِ

١٩٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّوَّافِيَّ
الْمَدَنِيَّ الْقُدْرِيَّ لَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ يَمِينِهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ذِكْرُ الْيَوْمِ فِي الْجَنَّةِ كَمَا سَأَلْتَنِي
كَأَنَّكَ يَا صَبِيغِيهِ يُعْفَى لِلشَّجَابَةِ وَالْوَسْطَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصَّبِيَّانِ

١٩٨٨ هـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثُوقٍ الْبَصْرِيُّ
 ثَنَا عُمَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زُرَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 مَا لَيْكَ يَكُولُ جَاءَ كَيْفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَوْ بَرَحَ
 صَغِيرًا وَرَوَّيْدٌ كَيْفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى النَّبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 قَبْرِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ فِي عَتَابِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزُرَّارٌ لَهُ إِسْحَادٌ مِنْ أَكْبَرِ عَنِ
 بَنِي مَالِكٍ وَغَيْرِهِ

۱۹۸۵۔ حکایتاً ابو بکر محمد بن ابان بن محمد بن فضیل عن محمد بن یحییٰ عن الحجاج بن محمد بن فضیل عن ابیہ عن یحییٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسر منّا من لم یزح ضعیفاً ولا یتخیر فی شرف کبیرنا۔

۱۹۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ هَمْدٌ عَنْ أَبِي يَاسٍ ثَمَّانٍ عَنْ
بْنِ هَارُوْبٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ
حَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بَيْنَنَا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ صَغِيرًا وَلَمْ يَنْقُرْ كَبِيرًا وَلَا يَمُرَّ

ایک۔ یہ اہل حق بھی ہیں، سنیوں بھی، غرض کہتے ہیں
 اور دوسرے لکھتے ہیں کہ نزدیک ضیعت ہیں۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیسم کی
کنالت کرنے والے جنت میں ان دو انگلیوں
کی طرح (توہم) ہوں گے۔ آپ نے شہادت کی
انگلی اور مدد کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث
مسند صحیح ہے۔

بچوں پر رحم کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
مذہب خاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے آیا۔ وہ لوگ
نے اسے جگہ دینے میں دیر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
خاص چیمڑی سے نہیں جس نے چھڑوں پر رحم نہ کیا اور چڑوں کی
حرمت نہ کیا۔ اہل باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، ابن
جابرؓ، ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ یہ حدیث خوب ہے۔ نہ کہ حضرت انس بن
مالک وغیرہ سے منکر احادیث نقل کرتا
ہے۔

حضرت عمرؓ بن شیبہؓ لما سئل قال ما ہے روایت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بلروں کی عزت نہ دیکھائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص
جم میں سے نہیں جو چھوڑوں پر دم نہ کرے۔ اور بڑوں
کی عزت نہ کرے، اچھی کا حکم نہ دے اور برائی

سے نہ ہو سکے۔ یہ حدیث عجیب ہے۔ محمد بن اسحاق کی مروی
بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عمرو
سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء
نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد جلیک کہ وہ ہم
میں سے میں کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اللہ
طریقے پر نہیں۔ علی بن حذیفہ بن یحییٰ بن سعید سے نقل
کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے
تھے۔ ہم میں سے نہیں ہیں جیسا کہ روایت سے
نہیں۔

لوگوں پر رحم کرنا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگ پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرمائے گا
یہ حدیث سن لیا گیا ہے اس کی باب میں حضرت عبد الرحمن بن ابی نعیم
سعید ابن عمار اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت فرمائی
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابوالقاسم
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر رحم کیا
جس کے بدلے میں تم کو تعالیٰ جاتی ہے۔ یہ حدیث سن ہے ابو ہریرہ
جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
بھیس ان کا نام معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ یہ مرسلی بن
ابو طلحہ کے والد ہیں، جن سے ابوالقاسم وادعی ہیں۔ ابو ہریرہ
نے برا مسلم مرسلی بن ابی عثمان، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت
کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمت لکھی جاتی ہے
تم زمین والوں پر رحم کرو (اللہ تعالیٰ) تم پر رحمت فرمائے
محمد بن حنفیہ کی بزرگ سے ہے۔ (رحمن سے مشتق ہے) جہاں کو

بِالْمَعْرُوفِ وَرَحْمَةً عَنِ الْمُسْكِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ تَرْجَمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ هَذَا التَّوْحِيدِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ قُصَيْبٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَسْكُرُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ
مِنْ وَلَيْتَنَا.

باب مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ كَانَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَا يَرْحَمْ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
كَانَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ يَمْ لِي مَنْصُورٌ وَقَدْ رَأَى عَلَيْهِ
مَنْحَمَ أَبَا عَثْمَانَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تَزْعُمُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مَنِ شَقِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ
أَبُو عَثْمَانَ الْقَدِي تَقُولُ وَهِيَ تَبَرُّ لَا تَعْرِفُ لَوْ قَالَ
هُوَ الْقَدِي مَوْصِيٌّ أَبِي عَثْمَانَ الْقَدِي تَقُولُ أَنَّهُ أَبُو
الْقَادِ وَقَدْ رَوَى أَبُو الْقَادِ عَنْ مَوْصِيٍّ أَبِي عَثْمَانَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَوْلَهُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ
يُرْحَمُونَ الرَّاحِمُونَ الرَّاحِمُونَ مَنْ فِي الْأَنْفُسِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ

قَالَ مَا أَجْرُ النَّاسِ فِي حُجَّةٍ مِنَ الرُّحَلَيْنِ مَنْ وَمَنْ لَهَا أَصْلٌ
لَهُ وَمَنْ تَطْمَنُّ لَهَا لَقَدْ أَتَى اللَّهُ هَذَا أَحَدَهُمْ حَسَنٌ حَسَنٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ مَوْلَانُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ
أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ فِي النَّصِيحَةِ كَمَا كُنْتُ مِمَّنْ قَالَُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَبِكِتَابِهِ وَبِرَأْيِهِ الْمُسْلِمِينَ وَ
عَامِلِيهِمْ هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
عُمَرَ وَكَيْفَ يَمُوتُ النَّاسُ وَحَدِيثٌ فِي حِكْمَةِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ مَوْلَانُ بْنُ وَهْبٍ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ
عَنْ جَدِيدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِذَا مَرَّ بِمَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الرُّحَلَاءِ
وَالْأَصْحَابِ يَكُنْ مُسْلِمًا هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشَفُّعِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ
كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ
وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَرَّةً وَفَتْةً وَفَتْةً
قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى هَذَا بِحَسَبِ أَمْرِكَ مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يَخْتَرُ
أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هَذَا أَحَدُهُمْ حَسَنٌ حَسَنٌ

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَلَّالِ وَعَنْ أَبِي
قَالُوا إِنَّمَا أَبُو أُمَامَةَ عَنْ بَرْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
بُرَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا دل پائے گا اور اسے قلع کرے گا اور اللہ تعالیٰ
سے انکار شدہ لڑتے ہوئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خیر خواہی

صحبت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی (کا نام)
ہے۔ میں ترغیب فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا
کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی
کتاب (الاسماء) اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی۔ یہ حدیث
حسن ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، عقیم دارمی،
بربر، عقیم بن البرزخی، ابو اسطر والہ، ثریان رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت بربر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس
پر غانہ قائم کرنے، انکسار ادا کرنے اور ہر مسلمان
کی خیر خواہی کی بیعت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

مسلمان کی مسلمان پر شفقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ
اس کی خیانت کرتا ہے۔ خاک سے جھوٹا ہلکا اور نہ
اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے
پر حرام ہے۔ تعویذ یہاں ہے (دن کی طرف اشارہ فرمایا) کسی
انسان کے لیے اتنی ہی برائی کا ہے کہ وہ اپنے مسلمان
کو قتل کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے

کہ ایک حصہ دوسرے کی تقویت کا باعث ہے۔ یہ سرشت یکجہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی ابراہیم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اسے شام سے پہلے بنی بنیاد پر ظہر نے ضعیف کیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

مسلمان کی پردہ پوشی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان سے کوئی دین کی بات کہے وہ اس کے آئینہ ہے۔ تم اس کی برائیوں کو دیکھ کر اسے اصلاح دینا۔ اگر وہ اس کی برائیوں کو نہ دیکھے تو اسے شام سے پہلے بنی بنیاد پر ظہر نے ضعیف کیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

مسلمان سے مصیبت دور کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر شخص اپنے بھائی کی عزت کو چھلنے سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ فِي أَبِي بَابٍ عَنْ أَبِي قَاتِبٍ.

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِتِلْكَ تِلْكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيَّارِ بْنِ شَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدٌ كَفَرْنَا أَجْنِبْهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ إِذَى فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ وَيُخَيَّرْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَنُفْسِهِ شُعْبَةُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي.

باب ۱۲۸ مَا جَاءَ فِي السَّخَرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ كُوفَةٍ عَنْ أَبِي بَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كَذِبَةً مِنْ كَرِبٍ أَلْبَسَهَا نَفْسُ اللَّهِ مَعَهُ كَرِبَةً مِنْ كَرِبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ لَمْ يَسْرِ فِي الدُّنْيَا يَسْرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَارَ فِي الدُّنْيَا فِي الدُّنْيَا سَارَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَانَهُ فِي عَوْبِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْبِ أَعْيُنِهِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو عَوَانَةَ وَعَدِيذُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوَةً لَعَزِيدُ بْنُ كُرَيْبٍ وَهَذَا حَدِيثٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

باب ۱۲۹ مَا جَاءَ فِي الدِّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بِتِلْكَ تِلْكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيَّارِ بْنِ شَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْوَةً لَعَزِيدُ بْنُ كُرَيْبٍ وَهَذَا حَدِيثٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

کے چہرے کو گگ سے پکائے گا۔ اس باب میں حضرت
اسلمہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے
یہ حدیث حسن ہے۔

ترک ملاقات کی ممانعت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ
اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔ اگر اس نے بہتے ہوئے دریا
کو ملاقات ہو تو یہاں سے پھرے اور وہ اسے نہ پھرے سال ہی
سے بہت رہے جو پہلے سلام کرے اس کی بہن یا بہن حضرت عبداللہ بن
مسعود انس، ابو ہریرہ، عثمان بن حمر اور ابو ہریرہ
دارمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح

ہے۔

مسلمان بھائی کی غمخواری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عبداللہ بن مسعود
وفات پا کر نہایت غمخیز تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آگے
مسودہ حلیہ کے دو دریاں بھلی چار مقام فرمایا۔ حضرت مسعود نے فرمایا کہ
یہ اپنا مال تقسیم کر کے آ رہا ہوں۔ وہ سے دلدادہ اندر ہی دو
بیریاں ہیں ایک کو حلاق دیتا ہوں۔ جب اس کی صحت پورے
ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لیتا۔ حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور
مال میں برکت فرمائے۔ مجھے بازار کا راستہ بتاؤ تا کہ میں اسے بازار
کا راستہ بتا دیا وہ بازار سے اس دن اس حالت میں واپس آئے
کہ ان کے پاس غیر ان کی تھا جسے وہ پہلے سے زیادہ لائے تھے اس لیے
بھلائی دن ان کی کہیں اللہ علیہ وسلم نے ان کی گھبراہٹ پر زندگی کے نشان
پیش فرمایا کیا بات ہے اس میں کیا چیز ہے ایک انصاری صحت سے شادی
کی ہے حضرت مسعود علیہ السلام نے فرمایا کیا بہتر کر رہا ہے اس میں کیا ایک غلطی

قَسَمَ قَاتٍ مَن دَعَا عَن عِدْوِصٍ أَحْبَبَهُ رَدَّ اللَّهُ عَنْ
وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
يَزِيدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ما جاء في كراهية الهجرة إلى المدينة

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
سُورَةَ عَنْ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَامَةَ عَنْ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ نِيَصُكُ هَذَا
بَصُكُ هَذَا وَغَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ يَرْوِي فِي الْبَابِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآلِ بْنِ مَرْثَدَةَ وَوَيْلَمِ
بْنِ عَامِرٍ وَآلِ بْنِ هُرَيْرَةَ الدَّارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

باب ما جاء في مواساة الآخر

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَاحْمَةَ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينِيُّ أَخَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَعْدُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ
لَهُ هَلْ لَكَ أَقْرَبُ لَكَ مَالِي يَضَعُفِي وَفِي أَمْرَاتَانِ مَأْمُونٌ
بِحَدِّهِمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُمَا فَتَدْرِبُهُمَا فَقَالَ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دَلَّوْنِي عَلَى الشُّوْقِ
فَدَلَّوْنِي عَلَى الشُّوْقِ كَمَا نَحَرْتُ بَوْمِيذٍ إِلَّا دَمْعُهُ شَقِي
مِنْ أَقْطِ وَتَمِينُ كَرَامٍ اسْتَفْصَلَهُ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ قَضَرٌ مِنْ مَعْدُودٍ
فَقَالَ مَعْنٍ فَقَالَ تَرَوْهُمَا أَمْرًا مِنْ الْأَنْصَارِ
كَانَ قَمًا أَمَدًا فَتَدْرِبُهُمَا قَالَ تَوَالًا كَانَ حَمِيدًا أَوْ كَانَ
وَتَرَنَ كَوَاجٍ مِنْ دَهَبٍ فَقَالَ أَلَا لِيَوْمَ تَوَالٍ هَذَا

اَسْتَعَاذَ بِكَ يَا بَدِيكَ اَبُو كُرَيْبٍ لَمَّا اَبْنُ اَبِي رَاثِدَةَ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْنِ هِنْدٍ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرِ نَجِي
اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُتَيْبٍ عَنْ عَقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ
بِالْكَافِرِ مَنْ اَصْلُهُ مِنَ الْاَسْيَاسِ كَقَالَ خَدِجًا اَوْ
نَوْفَلًا اَوْ هَذَا اَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَاحِبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاةِ وَالْغَيْثِ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَلْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ يَحْيَى عَنْ زُوَيْدٍ عَنْ
اَبِي جُرَيْمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَادَ صَادَ اَللّٰهُ بِهِ وَمَنْ عَانَ كَانِ اَللّٰهُ حَيْثُ
وَلِيَ الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ هَذَا اَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَاحِبٌ

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ
اَحْبَلِي اَبِي اَبُو سَلَمَةَ اَيْكُنْدِي ثَنَا قُرْقُذٌ شَرِيحٌ عَنْ
مُتَّكِئِ بْنِ مَعْرُوفٍ اَنَّ اَبِي دَاوُدَ الطَّيْبِيَّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ
اَلْقَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَانَ مِنْ صَادٍ مُّؤْمِنًا اَوْ مُكْرِمًا هَذَا اَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجَوَارِ

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا اَسْحٰقُ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْنِ هِنْدٍ عَنْ اَبِي اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِي
اَن عَيْنًا لِّلّٰهِ بَنُ عَمْرٍو ذُو بَعْدٍ لَهُ شَاةٌ فِي اَهْلِهِ
كَتَابَهُ قَالَ اَهْدِيْتُمْ لَهَا نَا اَلْمُؤَدِّي اَهْدِيْتُمْ لَهَا
يَتَارِكًا اَيُّهُ لَوْ يَتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا اَزَالَ جَدِيرٌ يَلُ يَوْمَئِذٍ يَابِغًا رَحْمَتِي

اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
مذکور ہے۔

حضرت حمید بن عبد الرحمن اپنی والدہ ام مکرمہ
بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
فراتے ہوئے سنا لوگوں کے درمیان سے گزرنے
والہ شخص جھڑا نہیں۔ وہ اچھی بات کہے یا دوسرے
مک پھیلے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خیانت اور دھوکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو جس پر اللہ تعالیٰ سے شک
میں بنا کر کہے۔ اور جو کسی کو شکست میں ڈالے اللہ تعالیٰ
اکو شکست پر تہہ کر کہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ
مومن ہے۔

یہ حدیث ضعیف ہے۔

پڑوسی کے حقوق

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے لیے
ان کے گھر میں کاذب کا گئی جب آپ تشریف لائے تو پوچھا
کیا تم نے اپنے بیوی کی طرف سے کوئی چیز بھیجا ہے (پوچھ رہا تھا)
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے سنا کہ حضرت
جبریل علیہ السلام مجھے مزار پر پڑوسی کے حق میں روایت
کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ

طَهَنَتْ أَنَّهُ سَيُوتِي شَيْءٌ دُونَ الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ
عَلَى مِيزَانٍ وَعُثَيْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَأَبُو
الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ شَرِيحٍ
وَأَبِي أَمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
أَوْجُوهٌ كَذَلِكَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
كَأَنَّهُ هُوَ الَّذِي أَخْبَرَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۰۰۸. حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ خَبْرٌ مِنْ مَلَكٍ أَنَّهُ عَمْرٍو
يُخْبِرُنِي بِالْحَدِيثِ فَكُنْتُ أَنَّهُ سَيُوتِي شَيْءٌ
۲۰۰۹. حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
الْبَارِ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ شَرِيحٍ
شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ رِضَا جِبِمْ وَخَيْرُ
الْبُحَرَاءِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ بَحَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَأَبُو عَمْرٍو وَابْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْأَسْوَدِ وَابْنُ
يُوتِي شَيْءٌ.

باب ۳۹۵ فَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

۲۰۱۰. حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
كُنَّا سَمِعْنَا عَنْ قَبِيلٍ عَنْ الْعَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ خَوَّانَكُمْ جَعَلْتُمْ اللَّهُ رَقِيبَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَتَنْ كَانِ
أَخْوَوْكُمْ تَحْتَ يَدِي فَلْيُطِيعُوا مِنْ طَاعَتِهِ وَذَلِيلُكُمْ
مِنْ بَنَائِهِمْ وَلَا يُكَلِّمُوا بَعْضُهُمْ كَلِمَةً مَا يَخْلُفُ
كَلِمَةً دُونَ الْبَابِ عَنْ قَبِيلٍ وَابْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عَمْرٍو
أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

پوری کراؤٹ بنا دی گئی، اس باب میں سنوت عائشہ، ابن
عیاس و عقبہ بن عامر، البرہریرہ، الحسن، عبد اللہ بن عمرو
عقاد بن اسد، ابو شریح اسد البرہریرہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے
غریب ہے۔ بواسطہ بخاری حضرت عائشہ اور البرہریرہ
رضی اللہ عنہما سے بخاری ہے۔

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل
مجھے بسمل پڑھی کہ بارے میں وصیت کرتے
ہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اسے وارث
بن کر چھوڑی گئی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے
اں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق
میں بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی
وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچلے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ البرہریرہ رضی اللہ عنہ سے
تمام عبد اللہ بن یزید سے۔

خادم سے اچھا سلوک کرنا

حدیث البرہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہمارے ساتھیوں کو جو ان کی
حالت میں کمزور تھے بنائے دیں جس کا کمال ان کے اہل ان کے تحت
ہمارے چاہیے کہ ان کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے
لباس دے اور اسے اپنی تکلیف دہے جہاں پر غالب ہو جائے
اگر ایسی تکلیف دے تو اس کا وہ بھی کرے۔ اس باب میں
حضرت علی، ام سلمہ، ابن عمر اور البرہریرہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا بَرِيدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ هُثَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قُرْبَانَ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي تَحَكِيمٍ الْقُرْبَانِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَى الْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَذَا تَطَوُّ الْأَيْدِ وَالْخُشْيَاءُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِغَيْرِ رَجَاءٍ فِي قُرْبَانَ التَّوْبَةِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ .

باب النہی عن ظروب الخدام وشتمهم

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْلٍ بْنُ عَدُوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي شُعْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْغَوِيَّةِ مَنَ كَذَبَتْ مَسْلُوكَةً تَرَيْنَا يَمَازَاكَ لَهَ أَقَامَ لَهَ عَلَيْهِ الْعَدَايَةُ مَا لَوْ تَمَرُّ لَا أَنْ يَكُونُ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُوَيْدِ بْنِ مَقْرِزٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُتَيْبَةَ ابْنِ أَبِي شُعْرٍ وَوَعْبَدَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لُحَيْمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَكِيمِ .

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي الْعَظِيمِ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ تَمْلُكَ كَانَ كَيْفَ تَمْلُكَ مِنْ حَلْقِي يَقُولُ إِيَّاكُمْ أَنَا مَسْعُودٌ إِيَّاكُمْ أَنَا مَسْعُودٌ فَانْقَضَ لَوَاقِئُهَا فَدَسَّوْا لَوْ لَوْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَكُلْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَمَا كَرِهْتَ قُلُوكَا فِي تَعْلَاذِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفَرَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْقَائِمِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ قَبْرَةَ .

باب ما جاء في آداب الخادِم

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هَازِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلاموں سے برا سوک کر کے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور بقیہ حیات اور کئی دوسرے حضرات نے فرقدینی کے بارے میں ان کے حفظ کا بنا پر کام کیا ہے۔

خادم کو مارنا اور گالی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو القاسم بنہا ترمذی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس سے برکات اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس قائل پر حاکم کرے گا البتہ یہ کدہ غلام ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر بنی مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن ابی نعیم عبدالرحمن بن ابی نعیم بھی ہیں ان کا کینہت ابی حکیم ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ (ماتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مارا تھا کہ مجھے سے کسی کیلے ملائے کہ اواز نہ دے کہ ہاتھ مارا۔ ابی سعد امان کہ ابی سعد امان لڑے میں نے پیچھے گر کر دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ کا صدمہ ہے جتنا تم اس پر ہے۔ حضرت عبداللہ بن سعد فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابی نعیم ترمذی ابی نعیم بن حریز بن خریک ہے۔

خادم کا ادب

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارا یا ہر اور دھاک لگا دے تو اس سے پہلے کہ وہ اپنے غلام کو مارے

عبدی کا نام حمادہ بن جریں ہے۔ یہ بھی بن سعید کہتے ہیں
شعبہ نے ابو ہریرہ بن عبدی کو شخصیت قرار دیا ہے
یہی فرماتے ہیں ابن عمر بل برابر ہریرہ بن عبدی سے روایت
کر سکتے ہیں یہی تک کا ہی انتقال ہو گیا۔

خادم کو معاف کر دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک
فحش بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ
میں خادم کو کتنی بار معاف کر رہا ہوں؟ آپ خاموش رہے
پھر عرض کیا یا رسول اللہ! خادم کو کتنی بار معاف کر رہا ہوں؟
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز ستر مرتبہ یہ
حدیث حسن نزدیک ہے۔ عبد اللہ بن دہب نے ابو ہریرہ
خلافی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث
روایت کی۔

تم نے بلا واسطہ عبد اللہ بن دہب، ابو ہریرہ خلافی سے اس
کے ہم معنی حدیث روایت کا ہے۔ بعض نے یہ حدیث عبد اللہ
بن دہب سے اسی سند کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے نقل کی۔

اولاد کو ادب سکھانا

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنی اولاد کو ادب
سکھانا یہ سادہ سادہ کر کے بہتر ہے۔ یہ حدیث
طریقہ ہے۔ تابع بن حاد کو فی التلمیذین کے نزدیک
قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی طریق سے پہچانی جاتی
ہے۔ ایک دوسرے تابع بغیر کسی شیخ ہیں۔ وہ حمادہ
بن ابو حماد وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان
تابع سے ثابت ہیں۔

حضرت یزید بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَحَدًا كُفِرَ عَنْهُ فَكَرَّ اللَّهُ كَارَهُمْ وَأَيُّكُمْ ذَا بَنُو
هَازِلَانَ الْعَبْدِيُّ أَسْمُهُمْ عَمَّارُ بْنُ جَوْنَانَ وَقَالَ يَحْيَى
بْنُ سَعْدٍ صَحَّفَ شُعْبَةُ أَبَاهَا زَوْنَ الْعَبْدِيِّ قَالَ يَحْيَى
وَمَا زَالَ ابْنُ عَمْرٍو يَذْوِي عَنْ أَبِي هَازِلَانَ حَتَّى مَاتَ

باب ۱۱۹ ماجاء في العفو عن الخادم

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَنِي سَعْدٍ عَنْ
أَبِي هَازِلَانَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ جَوْنَانَ جَلِيلِ الْخَطْبِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُفِرَ عَنْ خَدْمِي لِيَأْمُرَ
فَقَضَيْتُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كُفِرَ عَنْ خَدْمِي فَقَالَ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً
هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَتَرَاهُ عَنِ الْخَدْمِ فَخَبَّرَ
عَنْ أَبِي هَازِلَانَ الْعَبْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَخَوَّهَذَا

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَنِي سَعْدٍ عَنْ
أَبِي هَازِلَانَ الْعَبْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَخَوَّهَذَا وَتَرَاهُ
عَنِ الْخَدْمِ فَقَضَيْتُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُفِرَ عَنْ خَدْمِي فَقَالَ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً
هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَتَرَاهُ عَنِ الْخَدْمِ فَخَبَّرَ

باب ۱۲۰ ماجاء في أدب الولد

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَنِي سَعْدٍ عَنْ
عَمَّارِ بْنِ جَوْنَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِدْ بَنِيكَ زَجْلًا وَلَا حَزْرًا
مَنْ أَنْ يَقْضِيَ بِصَلَاةٍ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
بَيْنَ عَمَلٍ يَكُونُ نَيْسَ عَمَلًا أَهْلُ الْخَدْمِ بِالْقَوِيَّةِ لَا
يَعْرِفُ هَذَا الشَّيْءُ إِلَّا مَنْ عَمِلَ لَوْجِهِ قَدْ أَصْبَحَ
أَعْمُ يُصْبِرُ يَذْوِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي هَازِلَانَ وَغَيْرِهِ
هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هَذَا

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَنِي سَعْدٍ عَنْ

بْنِ أَبِي عَامِرٍ النَّحْدِ اسْمُهُمَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوسَى عَنْ اَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ اَنْ يَسْئَلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا تَحْتَ وَالْيَدِ وَكَذَا مِنْ تَحْتِ الْفَصْلِ مِنْ اَنْتَبِ
حَسَنَ هَذَا احَدِيَّتِكَ غَيْرِيكَ لَا تَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ
عَامِرِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ النَّحْدِ اَوْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوسَى هُوَ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ ثَعَالِبٍ وَهَذَا رِوَايَةُ
حَدِيثُ مُرْسَلٌ

باب ما جاء في قبول الهدية والشفاعة
عليها

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اَسْمٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَلَاثًا
قَتَادَةُ بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ
الْهَدِيَّةَ ثُمَّ دُرِّيَّتُ عَلَيْهِ اَذْنُ الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
وَالْأَسْبَاقِ قَاتِنِ حَقَرَتْهَا بِهَذَا حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَيْرِيكَ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ لَا تَعْرِفُهُ مَرْكُوعًا اِلَّا مِنْ
حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ

باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْمُبَارَكِ لَيْثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ قَتَادَةُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُنَا مَنِ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٌ
۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُقَاتِلٍ عَنْ أَبِي اَبِي
كَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ اسْتَبَانَ بَنَ وَكَوْنَهُ قَتَادَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْقَدَاسِيُّ عَنْ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ
يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ وَلِيَّ الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَالْأَسْبَاقِ قَاتِنِ حَقَرَتْهَا بِهَذَا حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
مالد اپنے بیٹے کو اپنے ارباب سے بہتر علیہ نہیں
دیتا ہے حشر غریب ہے ہم اسے صرف حاضرین البر
حشر غریب کہ روایت سے پہچانتے ہیں راویوں بن
مرسل ابن عمرو بن سعید بن الثعالبی

یہ (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث
مرسل ہے۔

بہر قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم ہم پر قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے
اس باب میں حضرت البرہان بن اسحاق بن عمر اور
ہاجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح اس طرح سے غریب ہے۔
ہم اسے صرف یحییٰ بن یونس کی روایت سے
مرکوعاً جانتے ہیں۔

محسن کا شکر یہ ادا کرنا

حضرت البرہان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی لوگوں کا شکر
ادائیں کرنا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا نہیں کرتا۔ یہ
حدیث صحیح ہے۔

حضرت البرہان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی لوگوں کا
شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا
نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت البرہان رضی اللہ عنہ
بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث

أَكْبَرُ وَلَمْ يَدْرُ مَا فِيهِ عَنْ عَمَّا وَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْأَكْبَرِ

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثنا سَعِيدُ بْنُ
يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَسِيرَنَّ
قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ أَجْمَعًا مِنَ النَّارِ
وَالْمَخْلُوعِ أَجْمَعٍ مِنَ اللَّهِ أَجْمَعٍ مِنَ الْجَنَّةِ أَجْمَعٍ مِنَ
النَّارِ أَجْمَعٍ مِنَ النَّارِ أَجْمَعٍ لَتَسِيرَنَّ أَحَدٌ إِلَى
اللَّهِ مِنْ عَابِدِي أَجْمَعٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عِبَادِي لَا يَدْرِي
مِنْ حَيْثُ يَسِيرُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَأَى يَزِيدَ عَنْ الْأَعْزَجِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى مِنْ حَيْثُ يَسِيرُ سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ
مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ رَأَى مِنْ حَيْثُ يَسِيرُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رَأَى يَزِيدُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ

روایت کی کہ کئی لوگوں نے اسے اس سے روایت کیا لیکن صحیح
جہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے
قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ
تعالیٰ سے دور، جنت سے دور اور لوگوں سے
دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو
جاہل مکی، بخیل عابد سے زیادہ مجرب ہے۔ یہ حدیث
قریب ہے۔ ہم براہِ مسلمہ یحییٰ بن سعید اور ابن
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو
صرف سعید بن محمد کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔
اس حدیث کی روایت یحییٰ بن سعید بن محمد کی خلافت کی گئی ہے
براہِ مسلمہ یحییٰ بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس
روایت ہے۔

بخیل

باب مَا جَاءَ فِي الْبَحْلِ

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثنا
دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ شَامَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَالِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصِّلَ لِي
لَا يَجْتَمِعُ لِي مَوْسِمُ الْبَحْلِ وَمَوْسِمُ الْخَلْقِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عِبَادِي لَا يَدْرِي
مِنْ حَيْثُ يَسِيرُ سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ رَأَى يَزِيدَ عَنْ الْأَعْزَجِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى مِنْ حَيْثُ يَسِيرُ

حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مومن میں یہ
دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔ بخیل اور بد اخلاقی۔ اس باب میں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات
ذکر ہے۔ یہ حدیث قریب ہے۔
ہم اسے صرف سعید بن مسدد کی روایت سے
پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکارہ بخیل، ادا صل
جہاں سے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے
یہ حدیث حسن قریب

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ شَامَةَ
عَنْ مُوسَى الْقَلْبِيِّ عَنْ أَبِي تَكْرِادٍ الصَّدِيقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَجِبُ
وَلَا يَخْرُجُ وَلَا يَدْخُلُ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عِبَادِي
۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَافِعٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن خریف بزرگ
جتنا ہے اللہ بڑا کہ اس کو بخل ہوتا ہے۔ یہ حدیث
طریب ہے۔ ہم اسے صرف اس طریق سے جانتے تھے۔

اہل و عیال پر خرچ کرنا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا اہل و عیال
پر غرض کرنا صدقہ ہے۔ اسی باب میں حضرت عبداللہ
بن عمرو، عمرو بن امیہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح

[illegible]

مہمان نوازی

حضور ابرار شریعہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری آنکھوں
نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے
دن پر ایمان ہے اسے اپنے صلیان کی اچھی طرح پہچان
لے کر نکال دیا ہے جہاں کلام نے پرچار پر تکلف صلیان تک ہے
آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات بیاض تین دن

عَنْ يَحْيَى بْنِ زَايِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِعَدُوِّهِ وَالْعَاجِزُ حَيْثُ لَيْسَ بِهِ هَذَا
حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ لَا تُعْرِضُ إِلَّا إِلَى الْأَمْرِ هَذَا التَّوْحِيدُ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّفْقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

٢٠٣١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِشَاعِرِ الدُّوِينِ
الْقُبَابِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ
مُذَنَّبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الشَّوْصِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَعْتُ الرَّجُلَ عَلَى أَهْرَلِهِ
صَدَقَهُ وَفِي الثَّابِتِ عَنْ عَبْدِ الدُّوِينِ عَلَيْهِ وَعَمْرٍو
أُمِّيَّةٌ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ .
٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نُسَيْبٍ عَنْ
أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قِلَابٍ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
الْكَلْبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَضَلُّ الْيَمَانِ يَدِي
يُمِيقُهُ الرَّجُلُ عَلَى صَالِحِهِ وَوَيْسُكَ يُمِيقُهُ الرَّجُلُ عَلَى
دَابَّتِهِ يَسِيلُ فِيهِ وَوَيْسُكَ يُمِيقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَسِيلُ فِيهِ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا تَعِدُّ إِلَّا الْوَيْسُكَ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ أَطْعَمَ أَجْرَانِي
رَجُلٌ يَنْبَغِي عَلَى عِيَالٍ لَهُ صَعَابُ يُعْبِئُهُ اللَّهُ بِهِ وَ
يُخَيِّرُهُ اللَّهُ بِهِ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

باب ۱۳۹ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةُ
الضِّيَافَةِ كَرَهُوْ

[illegible]

رات تک ہے۔ اس کے بعد دو چار اور چار اترے گا اور
آخرت پر ایمان ہے۔ اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا غرض
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو شریح کہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضیافت تین دن
ہے۔ پر تکلف جہاں نازی ایک دن رات ہے
اور اس کے بعد جو کچھ اس پر غری کیا جائے
صدقہ ہے۔ اور صمان کے لیے آقا ٹھہرنا جائز نہیں
جس سے صاحب فائدہ تنگ ہو جائے۔ اس باب
میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
بھی روایات مروی ہیں۔

امک بن النضر اور لیث ابن سعد سے
حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے
ابو شریح، قتادہ، ابی نعیم اور مروی ہیں۔ ان کا نام
فرید بن عروبہ ہے۔

ہجرت اور تقسیم کی خبر گیری

حضرت عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت اور قساق کی خبر گیری کر کے مال اللہ کے
لے سوری جہاد کرنے کے لیے کی طرح ہے۔ یا ان شخص کی طرح جو
دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نمازیں پکڑا رہا ہے۔
انصار کے لیے برا سطر معن، امک، ثور بن زید اور
ابو النضر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل
حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
ابو النضر کا نام سلم مروی عبد اللہ بن علی سے
قرین یزید شامی ہیں۔ اور ثور بن زید مدنی
ہیں۔

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَمَوْصِدَةً وَمَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ فَلَيْسَ بِنَجَسٍ أَوْ
بِغَيْبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْأَنْكَلِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ أَلْفُ
ثَلَاثَةٍ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَمَوْصِدَةٌ أَيُّهَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ
الْبَقَاءُ ذَلِكَ كَلِمَةٌ وَقَدْ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عِنْدَ
حَتَّى يُخْرِجَهُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَتَوَلَّى عِنْدَ لَا يَعْنِي
الضَّيْفَ لَا يَقِيمُ عِنْدَ أَحَدٍ يَشْتَدُّ عَلَى مَا جِبِ
لِلْمَنَافِعِ وَالْعَدْرِ وَهُوَ الصِّيَامُ إِنَّمَا قَوْلُهُ يُخْرِجُ يَقُولُ
حَتَّى يُصَيِّتَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَتْ
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا لَكَ بِنِائِسٍ وَالنَّيَّاسُ مَنْ سَخِبَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
أَبُو شَرِيحٍ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ الْكِنْدِيُّ وَهُوَ الْعَدَاوِيُّ دَائِمَةُ
خَوْلِيَّةُ بْنُ عَمْرٍو.

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

۲۰۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ كَالْمُجَاهِدِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَالْبَيْتِ يَصْنَعُهُ الْقَهَّارُ وَيَقْوَمُهُ الْغَلِيلُ
۲۰۳۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
ثَوْبَانَ بْنِ كَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ كَالِيزُ مَوْلَى عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَثَوْبَانُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَثَوْبَانُ
زَيْدِيٌّ مَدَنِيٌّ.

باب ۳۱۳ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

بے حیائی

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُصَّابِيُّ وَغَيْرُهُ أَجِبًا قَالُوا السَّاعِدُ بْنُ الرَّاقِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَوْهِرِ الْأَشْهَاءِ وَمَا كَانَ لِلْعِيَاذِ فِي شَوْهِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ هَذَا حَدِيثًا حَسَنًا قَدِ ابْتَدَأْتُهُ بِالْإِسْمِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ الرَّزَّاقِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیزیں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے۔ اور بیاد جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حسن علیہ الزان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ عَنْ مُسْرَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ زَكَرِيَّا بِأَخِيكَمُ أَحْلَافًا وَلَمْ يَكُنِ الْبَرُّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ وَلَا مُشْكًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحش تھے اور نہ جھگڑتے اختیار کرنے والے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۳۱۴ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت بھیجنا

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَمَّاعِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ شَاهِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَيْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوا بِلَهْظَةِ اللَّهِ وَلَا بِخَطْبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَتَابٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَرَانُ بْنُ حَفْصٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَعْمَشِيُّ عَنْ كُنَّ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِاللَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانُ وَلَا الْفَاحِشُ وَلَا الْبِزْوِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھینکانہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابی عیاس، ابو ہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت طعن کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، ہے عیاد اور بیہودہ بکنے والا (کامل) مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح کے

علامہ محمد حویلی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص سے ہوا یہ لعنت بھیجی۔ آپ نے فرمایا: ہمارا کمال نہ دو۔ یہ تو پانچ حکم ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں۔ تو لعنت اس کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ ہم بشریٰ مرسل کا علامہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو سند بیان کیا ہو۔

نسب کی تعلیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نسب کی اتنی تعلیم (مصدق) حاصل کرو جس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے مل سکو۔ کیونکہ صلہ رحمی اپنے لوگوں سے محبت و دوستی کی زیادتی اور عمر کی بڑھنے کا سبب ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب

ہے۔

اپنے بھائی کے لیے پس پشت دے کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دعا اس سے زیادہ جلد مقبول نہیں ہوتی جس قدر فاشی کی دعا فاشی کے حق میں مقبول ہوتی ہے یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں: افریقی کہ حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور عبد الرحمن بن زید بن انعم افریقی ہیں۔

الرجحہ

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْنَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَشَّرَ أَخَاهُ بِبُشْرَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالَ: لَا قَلْبَ لِي بِهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِذَلِكَ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَرِيضٍ حَسَنٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا سَنَدًا غَيْرَ زَيْدِ بْنِ أَخْنَعَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَيْسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْزِيٍّ الْمُشَجِّعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعْلَمُوا مِنْ أَسَائِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَمْرَأَةٌ فِي الْمَالِ مَنَسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَمَعْنَى خَدْلِهِ مَنَسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ يُعْقَى بِهَا الزِّيَادَةُ فِي الْعُمُرِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْإِخْوَةِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ عَنْ حَمِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّخَعِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا ظَلَمَ أَشَدَّ ظُلْمًا مِنْ دَعْوَةِ غَايِبٍ بِغَايِبٍ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَرِيضٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَلَا زَيْدِ بْنِ أَخْنَعَةَ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَا زَيْدِ بْنِ

باب ۳۱۱ مَاجَاءَ فِي الشَّيْءِ

۲۰۳۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَيْحَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَاحُ مَا قَالَ فَعَلَى الْبَادِي وَمِنْهَا مَا لَمْ يَخْتِمْ أَنْ يَطْلُوعَ فِي الْبُحَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْنٍ مَسْعُودٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُهَلَّبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۳۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الْأَعْلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلَاءَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْشَرُوا الْأَمْوَاتَ مَتُودًا وَلَا خِيَارًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ سُنَنِ فِي هَذَا الْمَذْهَبِ فَقَوِيَ بَعْضُهُمْ بِمَذْهَبِ رِوَايَةِ الْأَعْلِيِّ بِذَرٍّ وَبَعْضُهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلَاءَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوَّنَا

۲۰۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبَاحُ الْمُسْلِمُ مُسْمُوقًا وَفِي ذَلِكَ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَعْرُوفًا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۱۲ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ حَاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْأَعْلِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فِي الْحَبَّةِ مَرَّةٌ تَرَى ظُلُومَ هَامِيزٍ يَطْوِيهَا وَيَطْوِيهَا

گالی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی گال کو جھک کر دے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے ہیں۔ جب تک کہ مظلوم مدعی نہ ہو۔ اس باب میں حضرت سعد بن مسعود اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو اس طرح نہ مردوں کو ایسا نہ پہنچاؤ کہ وہ اصحاب سفیان کا اس حدیث میں اختلاف ہے بعض نے حفصہ کی روایت کی مثل روایت کی اور بعض نے بواسطہ سفیان از زید بن علقمہ سے روایت کی۔ میں امام ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی سے سنا وہ بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گمراہ ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ مزید کہتے ہیں میں نے ابو داؤد سے پوچھا تم نے عبداللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اچھی بات کہنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے میں جن کے سر دنیوی تھے اندر سے اور اندر کے تھے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہیں گے؟ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرتے، کھانا کھاتے، ہمیشہ روزہ رکھتے اور سات کو نانا داک سے جبکہ لوگ سوتے ہوئے ہوں یہ حدیث فریب ہے۔ یہ اسے صرف عبدالرحمن بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

نیک غلام کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی اگر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک کے لیے کیا اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نرا نیرہاری بھی کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔ کعب فرماتے ہیں اللہ اس کے کعبہ میں رکھے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مشکوٰۃ میں یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جو ملک کے نیچے پر ہوں گے مادی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا بات کہہ دی۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا۔ وہ شخص جس سے قوم کی امامت کی امید ہو کہ وہ پندرہ سو سالہ آدمی جو سات دن میں ہوائی غاروں کے یہ افراق رہتا ہے۔ یہ حدیث صحیح فریب ہے ہم اسے صرف سفین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو ایوب قطان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں بنی اگر صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم جہاں بھی ہو گناہ کے بعد نیکی کردہ اسے شاد ہو اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی

وَمَنْ كَفَرُوا بِهَا فَقَامُوا عَرَابِيٌّ فَقَالَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ يَأْتِيهِمْ اللَّهُ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْمَلَأَ مَرَّةً أَكْثَرُ الْقَطْعَا مَرَّةً أَحَادُ الْقِيَامَا مَرَّةً صَوَّبَ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ يَتِمُّ هَذَا حَبِيبٌ غَيْرُ نَبِيٍّ لَا تَغِيْبُهُ إِلَّا مِنْ حَبِيبٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَبِيٍّ إِسْحَاقَ.

باب ۳۱۹ فِی فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ

۲۰۵۱. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيٌّ خَيْرٌ مِنْهُمْ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَكَوْنُهُ حَقَّ سَيِّدِهِ يَغْنِي عَنْ مَمْلُوكٍ وَقَالَ كُفِّتْ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ هَذَا أَحَدُ نَبِيٍّ حَقَّ صَحْبُهُ. ۲۰۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ يَمَّا وَكَيْفَ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ عَنْ لُكَايَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَنْ ثَلَاثَانَ أَيْسَلُكَ آثَاءُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدٌ أَكْبَى حَقِّ اللَّهِ وَفَعَلَ مَوْلَاهُ وَقَدْ خُذَ أَمْرًا وَمَا هُوَ رَاغِبٌ وَتَجَلَّى يَتَادَعِي بِالْمَمْلُوكَاتِ الْخَمْسِينَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْفَ لَكَ هَذَا أَحَدُ نَبِيٍّ حَقَّ غَيْرِ نَبِيٍّ لَا تَغِيْبُهُ إِلَّا مِنْ حَبِيبٍ غَيْرِ نَبِيٍّ وَابْنُ يَسْفِيَّانَ وَابْنُ الْيَقْطَانِ اسْمُهُ عُمَرَانُ بْنُ قَلْبِشٍ.

باب ۳۲۰ فِی مُعَا شَرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِ اللَّهُ حَيْثُ مَا كُنْتَ فِي يَوْمِ الشَّرِئَةِ لِمَنْ شَرَّتَ فَمَعَهَا وَخَالِي

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قُتْنَا
عَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ ثَمَّاعِيْدًا أَنَّهُ بِنَا الْعَبَّاسِيْنَ عَنْ أَسَمَةَ
بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَدْعِيَنَا قَالِ إِنِّي لَا أَتَوُّ
إِلَّا حَقَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسْبُ صَاحِبِهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ
إِنَّكَ تَدْعِيَنَا إِنَّمَا يَتَوُّونَ إِنَّكَ تَدْعِيَنَا.

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ عَمِيْلَانَ قُتْنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَلِيٍّ وَكَأَنَّهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ
ذَا الْأَذْنَيْنِ كَانَ هَهُنَا قَالَ أَبُو سَامَةَ تَعْرِفُ
مَنْ هُوَ؟

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ بِنَا عَبْدُ اللَّهِ
الْحَافِي عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ زَيْدًا اسْتَحْضَلَ
فَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَامِلٌ
عَلَى وَلَدٍ نَأْتِيكَ كَالْيَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْبَحْتُ يَوْمَ الْكَذِبِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلِدْتُ
إِلَّا بِرَأَا اسْتَوَى هَذَا حَدِيثٌ حَسْبُ عَرَفِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْءِ

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَفِيَّةُ بِنْتُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيَّةُ الْبَصْرِيَّةُ
قُتْنَا ابْنُ أَبِي قَتَايِلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْكَانَ
الْكَلْبِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرَكِ الْكَذِبِ وَهُوَ يَجْلِسُ
بَيْنَ لَفِي تَبْعِيْنِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكِ الْيَمْرَاءَ وَهُوَ يَجْلِسُ
بَيْنَ لَفِي وَسَطِهَا وَمَنْ حَكَمَ خُلُقَهُ نَبِيًّا لَمْ يَكُنْ
أَفْلَاحًا هَذَا حَدِيثٌ حَسْبُ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا مَنَ حَبِيبُ
سَلَمَةَ بْنِ وَرْكَانَ عَنْ أَنَسِ.

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتْنَا فَصَالَةُ بْنُ الْفَصْلِ الْكُوفِيُّ قُتْنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِنِ مَسْلَبَةٍ عَنْ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جسے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
ہم سے مزاج فرماتے ہیں، یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں بھی اس ہی تو کہتا ہوں۔ یہ حدیث
حسن ہے۔ ”سدا عبدنا“ یعنی آپ ہم سے مزاج
فرماتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
اسے دو کافروں واسے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے
فرمایا کہ آپ نے اس طرح ران الفاظ کے ساتھ
مزاج فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے
جاگڑا دیا آپ نے فرمایا میں تجھے اور تمہیں کے بچے پر
سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور تمہیں کے
بچے کو کیا رکھوں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تمہیں کی
اور تم کو جنتی ہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

جھگڑا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل جھوٹ بولنا
چھوڑ دیا اس کے لیے بہشت کے کتا ہے پر مکان بنایا جائے گا
اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کرے اس کے لیے جنت کے
درمیان مکان بنایا جائیگا اور خوش اخلاق کے لیے جنت کے اوپر
والے حصہ میں مکان بنایا جائیگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حسن
مسلم بن سعدان کی روایت سے پہنچتے ہیں جو حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے ملدی ہیں۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي
بِاسْتِثْنَاءِ غَيْرِ هَذَا رِوَاةُ الْخَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ
حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا بِاسْتِثْنَاءِ لَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي مَوْذُوئَةَ كَرَّمَ

باب مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ

۲۰۶۶. حَدَّثَنَا أَبُو هَسَامٍ الزَّيْلَعِيُّ أَبُو بَكْرٍ
عَيَّاشُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ شِقَاقٌ خَلْفَهُ فَمِنْ
خَلْفِهِ مَنْ يَكْبُرُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مُتَقَالٌ خَلْفَهُ فَمِنْ إِيْمَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَآلِي سَجِيْدٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا تَنَاوَلْنِي عَنْ حَمَّادٍ تَنَاوَلْنِي عَنْ
أَبَانٍ عَنْ قَتْلِبٍ عَنْ فَصِيلٍ عَنْ عَقِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
قَالَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ شِقَاقٌ وَنَاوَلْنِي
مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّمَا يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ
لَوْ فِي حَسَنَاتٍ تَقْبَلُ حَسَنَاتٍ لَرَأَيْتُ اللَّهَ يُؤْتِيكَ رَجُلَانِ
فَلَيْكِنْ الْكِبَرُ مَنْ يَطْلُبُ الْحَقَّ وَطَمَحُ النَّاسِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۸. حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ تَنَاوَلْنِي عَنْ عَدُوْدٍ عَنْ
عَدُوْدٍ عَنْ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَزَالُ الرَّجُلُ يَدْعُوهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يَكْتَسِبَ فِي الْعَبْرَةِ
فَقِيصِيهِ مَا أَصَابَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۲۰۶۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنُ يَزِيدٍ الْبَغْدَادِيُّ

پہلے تھے۔ اباب سے حدیث رسولی اسناد سے بھی مروی ہے۔ حسن
میں اور حضرت اسے روایت کیا لیکن ضعیف ہے۔ انہوں نے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا۔ یہ سب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

غزوہ و تکبر

حضرت حمید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں
داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے
برابر بھی تکبر ہو گا۔ اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا
جس کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا۔
اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، سلمہ بن
اکوع اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حمید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ایک
دانہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا اور جس
کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں
جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا بھئی یہ بات
پسند ہے کہ میرے کپڑے اچھے ہوں اور ہوتا اچھا
ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو میری
کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو
حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت اس ابن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آدمی اپنا درجہ بڑھا کر رہتا ہے حتیٰ کہ تکبر کرنے والوں میں لگے رہا
جاتا ہے پھر اسے وہ مصیبت پہنچتی ہے جو تکبرین کو پہنچتی ہے
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت فاضل بن عبید بن مسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد

ثُمَّ تَسَابَتْ بَيْنَ سَوَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَتَابٍ عَنْ
تَاجِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ فِي
فِي لَيْلَةٍ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحَيَارَةَ لَيْسَتْ الشَّمْلَةُ حَقًّا
حَكَمْتُ النِّقَاطَ فَكَذَّابٌ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْتُ هَذَا أَحْسَنُ فِينَهُ لَيْكِنْ عَمِّي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

باب ۳۱۵ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَنَاوُسُ بْنُ شَاعِرٍ
بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ لَسَانَ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَمْ يَأْكُلْ فِي الْمَدِينَةِ الْفَقْرُ
يَوْمَ الْيَوْمِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ
الْمَلَائِكَةَ لِيُبَيِّنَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَرْثَدَةَ
وَالنَّسِيسِ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ .

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ تَنَاوُسُ بْنُ شَاعِرٍ
عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمَدِينَةِ الْفَقْرُ مِنْ خُلُقٍ
الْخُلُقِ فَلَنْ يَصْلَحَ حُسْنُ الْخُلُقِ يَبْلُغُ غَرِيبٌ حَسَنٌ
صَاحِبُ الصُّومِ وَالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَنِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَ
حُسْنُ الْخُلُقِ وَمِثْلُ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ
قَالَ الْفَقْرُ وَالْكَذِبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا لوگ کہتے
ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے۔ حالانکہ میں گدے پر سوار ہوا
میں نے چادر پہنی اور بکری کا دودھ رو دیا۔ اور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو آدمی یہ امور
سرا انجام دے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔

خوش اخلاق

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے
دن مومن کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی
کوئی چیز نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سبھی
بدرگاہِ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ
ابو ہریرہؓ، انسؓ اور اسامہؓ بن شریکؓ رضی اللہ عنہم
سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا جو چیزیں میزان میں رکھی جائیں گی ان میں
اچھے اخلاق سب سے زیادہ بھاری ہوں گے
بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے
مدنہ دار اور ناری کا درجہ پا لیتا ہے۔ یہ حدیث
اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے اعمال
ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ ان
چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں
لے جانے کا باعث ہیں تو فرمایا سب زبانی، اور شرکاء

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ هُوَ الَّذِي يَزِيدُكَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَبُو دُوَيْبٍ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا أَبُو دُوَيْبٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيَّارِ أَنَّهُ وَصَفَ حَسَنَ الْخَلْقِ
فَقَالَ هُوَ بَسَطَ الْوَجْهَ وَبَدَأَ التَّعْرِيفَ وَكَثُرَ
الْأَذَى.

باب ما جاء في الإحسان والعفو

۲۰۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ وَنَحْنُ
بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ
عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الزَّجَلُ أَثَرُ يَوْمٍ فَلَا يُقَرَّبُ وَلَا يُبْعَدُ قِيَمَتُهُ فِي مَا جِئْتَ
قَالَ لَا أَقْبِيهِ قَالَ وَرَأَيْتُكَ الْبَيَّاتُ قَالَ هَلْ لَكَ
مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ ثَمَنِ النَّبْلِ قُلْتُ أَخْطَأَ اللَّهُ
مِنْ الْإِبِلِ وَالْعَقِيمِ قَالَ فَلْيَرَّ عَلَيْكَ وَفِي الْمَنَاسِبِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَنْ جَاءَهُ مِنَ الْأَخْوَصِ بِسَهْوَةٍ عَوَى بَيْنَ مَا لَيْسَ مِنْهُ
الْبُخْبُورُ وَمَعَى قَوْلِهِ أَكْرَهَ يَكُولُ أَحْمَدُ وَالْقُرَظِيُّ
الْقَبِيحُ أَفْهَمُ

۲۰۴۴. حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّمَاثِيُّ عَنْ أَحْمَدَ
بْنِ الْمُضَنَّبِلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
الْظَّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا الْمُعْتَدِلِينَ إِنْ أَحْسَنَ
النَّاسُ أَسْكَأَ إِنْ ظَلَمُوا أَهْلَسَا بَكْرًا وَجَنُوا أَهْلَكُمْ
إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ إِنْ خَسِرُوا دَانِ أَسَاكَفًا تَطْلِمُوا
هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ عَوَى يَوْمَ لَا تُعْرِفُ مَرَاثِمُ هَذَا
الْمَوْجِبُ

باب ما جاء في زيارة الإخوان

۲۰۴۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ وَالحُسَيْنُ بْنُ

یہ حدیث محمد بن غریب سے عبد اللہ بن ابی ریس یا ابن حریز بن عبد الرحمن
ابو دویب سے محمد بن عبد اللہ بن ابی اسلمہ اور صاحب حضرت عبد اللہ بن
سہیل سے عبد اللہ بن السیاری سے نقل کیا۔ انہوں نے خوش اخلاقی کی تعریف
میں فرمایا کہ شانہ رسولی۔ خوب بھلائی کرنا اور تکلیف دہ کرنا
خوش اخلاقی ہے۔

احسان کرنا اور معاف کرنا

حضرت ابو الاحوص اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت
کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! ایک آدمی کے
پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری ضمانت لے لیتا ہے کہ میں اس سے
اس سے گنتا ہوں کہ میں اس سے اس کا بدلہ دے گا آپ نے فرمایا "میں
بھلاؤں کی ضمانت لے کر ہلوتا ہوں میں آپ کے لئے کچھ نہیں کہتا
مگر اگر آپ چاہیں تو میں اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو مل کر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
نے فرمایا ہے اس کا اثر ظاہر ہونا چاہئے اس سے اس سے اس سے اس سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث صحیح ہے۔
ابو الاحوص کا نام حور بن مالک بن اخطہ بن حنیفہ بن اکرہ کا مطلب ہے
کہ اس کی ضمانت لے کر نہ قرنی۔ ضمانت کے معنی میں ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہر ایک کی رائے سے ہر مذہب میں ہیں
کہ کوئی اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ
ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر
اعتماد و اطمینان رکھو۔ اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی
کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس
طریق سے پہنچاتے ہیں۔

بھائیوں سے ملاقات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ابن کثیر: البصری قال لما يوسف بن يعقوب لشدني
تا يوسف بن يعقوب عن عثمان بن ابي سفيان عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من عاد مريضاً او رآه حالاً في منزله ناداه مناد
ان طبت ونداب من قال وتبوات من الحشرة
منه هذا حديث عدي بن ابي سفيان عن ابيه
ابن سفيان وقد روي عنه ابن سلمة عن ثابت عن
ابي تميم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
فسلمة شيناً من هذا.

باب ما جاء في الحياء

۲۰۷۴ - حدثنا ابو كريب بن عبد الله بن سفيان
وقهيد الرقيم وهشام بن بشير عن محمد بن عبد الله
ابن سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمان في
الجنة والبداء من الحياء وفجف مؤلفي التارخ
في الباب عين ابن عمر في بكرة دابة امة
هذان بن حصين هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في التاني والعجلة

۲۰۷۵ - حدثنا نصر بن علي ناؤ عن قيس بن
عبد الله بن عمران عن عاصم الاخول عن عبد الله
بن سرجس التميمي ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال التمت الفرس والفرود فالاخصا جذرة من
البعث فبعثت جذرة من التمت وفي الباب عن
ابن عباس هذا حديث حسن صحيح.

۲۰۷۸ - حدثنا قتيبة ناؤ عن قيس بن عبد الله بن
نحوه بن عمران عن عاصم الاخول عن عبد الله بن سرجس
عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وترويض ترمذی عن عاصم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے
ملقات کرے تو ایک منادی پکارتا ہے تو پاک
جو تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہو اور تو نے جنت میں اپنی
جگہ بنال۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو سفیان کا
نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ عاصم بن سلمہ نے بواسطہ
ثابت اور رافع اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه عنہما اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی
یکم روایت کیا ہے۔

حیاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان
کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔
یہ عیانی ظلم ہے۔ اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔
اس باب میں حضرت ابن عمر ابوبکرہ ابو اسامہ اور عمران
بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

توقف اور عجلت

حضرت عبد اللہ بن سرجس التميمي عن
عاصم سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اچھا طریقہ توقف اور میا نہ مدی انہوت کا
چوبیسواں حصہ ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت مذکور ہے۔

قتیبہ نے بواسطہ نوح بن قیس عبد اللہ بن عمران اور
عبد اللہ بن سرجس اوس اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی عاصم کا واسطہ مذکور نہیں

قَالَ كَبِيرٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ

۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ
بَشْرِ بْنِ الْمُخْطَلِ عَنْ كُرَيْشِ بْنِ خَالٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِلْأَنْبِيَاءِ عِنْدَ النَّبِيِّ إِنْ فِيكَ حَصَلَتَيْنِ يُعْجِلُ لَكَ
اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالْآخِرَةَ وَلِيَّ الْبَابِ عَيْنُ الْأَشْيَةِ الْعَصْرِي
۲۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصُوبٍ الْمَدِينِيُّ نَاعِبُ
الْمَدِينِيِّ بْنِ عَمْرِاءِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ الْقَتَاوِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَافَرُ مِنَ اللَّهِ وَالْمُجَلَّةُ مِنَ الشَّيْطَانِ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ تَحْرِيقِ بَنِي إِسْرَءِيلَ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
فِي الْمَدِينَةِ بْنِ عَمْرِاءِ بْنِ سَهْلٍ مِنْ قَبْلِ جَمْعِهِ

حضرت ابن عباس کا روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالمطلب سے فرمایا تم میں دو
ایسی شخصیتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ برہان کا اور
قرعت (جلد باندی نہ کرنا) اس باب میں حضرت اشجہ صری
رضی اللہ عنہ سے بیان روایت مذکور ہے۔

حضرت اہل بن سعد صلی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں جلد باندی نہ کرنا۔ اللہ
تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جلد باندی شیطان کی طرف
سے ہے۔ یہ حدیث غریب سے بعض لوگوں نے بعد ازاں
بن عباس کے پاس سے میں کلام کیا اور انہیں
حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔

نوی

حضرت البراہین والافتات اللہ عنہما سے روایت ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن شخص کو نری سے حصہ
دیا گیا اسے پہلاں سے حصہ دیا گیا اور بے نری کے
حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم
رکھا گیا اس باب میں حضرت عائشہؓ، جریر بن عبد اللہ
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کین کی طرف
بھیجا اور فرمایا مظلوم کی مجلس سے نہ نیکو نہ افسوس کے اور
اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ اور معاذ کا نام غافلہ ہے اس باب میں حضرت انس

باب ۳۳۲ ماجاء فی الذرق

۲۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْإِثْمَارِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْزُوقٍ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الدُّنَّارِ عَنْ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَدْ
أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ حُدِّ مَحْظُهُ مِنَ الرِّيقِ
فَقَدْ حُدِّ مَحْظُهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي النَّارِ عَنْ عَائِشَةَ
وَجَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ
صَحِيحِهِ

باب ۳۳۳ ماجاء فی دعوة المظلوم

۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَادِي كُرَيْبٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَيْفِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ مَعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنْ دُعِيَ الْمَظْلُومُ
وَأَنَّ النَّبِيَّ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ يَجْزِيكَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ

ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔

اخلاق نبوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سائپ نے مجھے بھی اتنا تک بھی نہیں کہا کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اس کے اور ریشم سے مخلوط اور حسن ریشمی کپڑے کر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبو نہیں پایا۔ اباباب میں حضرت عائشہ اور رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک کے بارے میں پوچھا آرام المؤمنین نے فرمایا آپ در لبعائیں کرتے تھے نہ تکلف نہیں کیے دے آپ بازاریوں میں شرم کرنے والے بھی نہ تھے۔ وہ آپ براؤں کا بلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ سلام کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ حدیث حسن صحیح ہے ابو عبد اللہ جبریل کا نام جبر بن جبر ہے۔ عبد الرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

حسن وفا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے جس شخص کا شک حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ پر ہوا تھا تو انا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دور کی زوج پر نہیں ہوا ملا کہ میں نے ان کا نہ نہیں پایا تھا

حَسَنٌ صَاحِبٌ وَأَبُو مَعْبُدٍ أَمْسَهُ نَابِدٌ فِي أُنَابٍ عَنْ
أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَآلِي سَيِّدٍ
بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سَيْمَانَ
الطَّبِيعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ كَمَا كَانَ ابْنُ
أَبِي قُطَيْبَةَ قَالَ لَيْسَ، مَنَعَتْهُ لَيْسَ مَنَعَتْهُ وَكَانَ ابْنُ
ثَابِتٍ لَمْ تَرَ كُنْهَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَنَعَتْ
حَرَّ أَقْطَعُوا وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ إِلَيْنِ مِنْ كَيْفٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَيْئًا مِنْكُمْ
قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَذْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَابٍ عَنْ عَائِشَةَ وَآلِيهَا وَهَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَاحِبٌ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ أَنَسٍ وَآلِهِ
أَمَّا نَابِعَةُ عَنْ أَبِي النَّصَّاقِ قَالَ مَنَعَتْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
الْجَدِّي يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تَعْلَمُونَ فَاجْتَنَابُوا
مَقَاحِشًا وَلَا صَنَاعَاتٍ فِي الْأَسْوَابِ وَلَا يَجُودًا بِأَشْيَاءِ
السَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَتَّقُوا وَيَصْفَحُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَاحِبٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدِّي أَمْسَهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدِ
وَيَكُنَّ عَيْنُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ

بابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ الْعَدْلِ

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ
يَعْقُوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا كُنْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأُخْرِجَتْ عَلَى حَيْثُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَأَنَا كَوْنٌ أَوْ لَيْسَ وَمَا
شَاءَ إِلَهِي يَكْتُمُ وَيُخَيِّرُ سُبُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهْدِي أَقْلَانِ كَانَ لِيَدَا بَيْتُهُ الْكَاثِرَ فَيَنْتَجِعُ يَهْدِي صَدَائِقَ
حَدِيثِهِ وَيَهْدِي مَهْلِكِينَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَرِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَالِي الْأَخْلَاقِ

٢٨٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَوَّاشٍ
بِهِ إِسْنَادٌ إِلَى نَاجِيَانَ بْنِ جَلَالٍ تَابِعَ زَيْدَ بْنَ
حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ
ابْنِ مَوْزِلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْكُمْ
إِلَّا ذَا قَرْنِكُمْ مِثْقَى عَمَلِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحَابِسُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَأْتُونَ مِنْ أَبْعَادِكُمْ إِلَى وَابِعِدَاكُمْ مِثْقَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَعَلَّكُمْ
وَالْمُسْتَوْفُونَ وَالْمُسْتَوْفُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا
الْقَرْنَانِ وَالْمُسْتَوْفُونَ هُمَا الْمُسْتَوْفُونَ قَالَ لَكُمُ الْفَتْحُ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الزَّجْرِ إِنْ قَارَهُوْكَ كَثِيرًا لَكَ مَرَّةٌ وَالْمُسْتَوْفُونَ هُمُ الَّذِينَ
يَتَّقُونَ أَقْلَ نَفْسِ النَّاسِ فِي الْكَلَامِ مَرَّةً وَاعْبَادِهِمْ وَرَفَى
بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضَالَةَ عَنْ
هَمْدَانَ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَهُ يَدُ كَرَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَ
هَذَا أَصَحُّ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

٢٨٤. سَعِدْتُ مَا بَسَدْتُ مَا أَبْعَدْتُ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ
تَلَامِيذِي سَالِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَقَاءًا فِي نَابٍ عَنِ ابْنِ
سَعْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ دَرَوَيْ مَعْصُومٌ
هَذَا الْحَدِيثُ يَفِيدُنَا أَنَّ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَقَاءًا .

اں کی بدجویری تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کڑت سے
دکڑپا تھے اور اگر بخیرتی فدا کرتے تو حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا کی اسپیرل کو تلاش کرتے اور ان کے اں پر یہ
بیٹھتے۔ یہ حدیث حسن میں مذکور ہے۔

بیترا تعلقات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اگرچہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ نیک اخلاق ہیں۔ اور میرے نزدیک تم میں سے زیادہ قابلِ نعمت اور قیامت کے دن تجھ سے زیادہ وعدہ ہونے والے وہ لوگ ہیں جو بہت بولنے والے اور لوگوں سے زبان درازی کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ میں جب اکرم نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہت باتوں اور زبان عدل کا تر میں تم سے متصفیوں؟ چمکنے والے کون ہیں؟ فرمایا تکبر کرنے والے اور باپ بڑی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جگہ سفایت ذکر ہے۔ یہ حدیث سن اہل حق سے غریب ہے۔ "الترثار" بھی کام کر خداوند متعالیٰ "مفسر کے خدیجے لوگوں پر لڑ کر لے دلا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث ہم اسرارک بن نضالہ محمد بن حکیم اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ محمد بن سید کا واسطہ ذکر نہیں۔ زیادہ صحیح ہے۔

لعن طعن کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کائنات کے بعد انیس ہزار سال تک وہابی میں خصوصاً عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن و خوب ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث اکیس ہزار کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا کہ ممکن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ سنت چھینے والا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
 ابْنُ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَاءَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبَرْتُ
 طَائِفًا وَلَا تَكْذِبُوا عَنْ نَبِيِّ أَيْمِيكَ قَالَ لَا تَغْضَبُوا فَرَدَدَ
 ذَلِكَ وَمَلَأْنَا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبُوا فِي الْبَابِ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ وَاسْلَيْمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ
 صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ كَأَبُو حَصَيْنٍ لَمْ يَمْضِ
 عَنْ مَالِكِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَسَدِيِّ

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
 وَاحِدٌ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
 ابْنُ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
 سَلَمَةُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَفَرَ عَنَّا فَعَلَيْهِمْ
 أَنْ يَمُوتَ لَا دَعَاكَ اللَّهُ يَوْمَ رَجَعْتُمْ عَنْ نَدْبِ الْحَكَمِ
 تَحْتَ يَمِينِكُمْ فِي أَيْمَنِ الْخَوَرِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ
 غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
 الْعَقِيلِيُّ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَمَ
 شَأْنٌ فَمِنْ خَالِيَتِهِ إِلَّا قَضَى اللَّهُ لَهُ مَنْ يَكْرِهُهُ فَمِنْ
 مِثْلِهِ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ غَرِيبٌ لَا يَنْفَعُكُمْ إِلَّا مِنَ الْخَوَرِ
 هَذَا الشَّيْخُ يَرْيَدُ بِنِيبَانٍ وَابْنُ الْوَيْلِ الْأَنْصَارِيُّ
 أَخْبَرَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهَاجُرَيْنِ

تِيَادَهُ غَضَبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست میں حاضر ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات چند ترسمہ ہوئی کہ غصہ نہ کھانا۔ اسی باب میں
 حضرت ابو سعید اور سلیمان بن مرقہ رضی اللہ عنہما سے
 میں روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق
 سے غریب ہے۔ ابو حصین کا نام عثمان بن ماسمہ ہے

حضرت سہیل بن سنان بن انس رضی اللہ عنہما اپنے والد
 سے روایت کرتے ہیں۔ ابوالکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
 شخص غصہ نہ کھانا۔ اس کے فرائض پر تدار
 جو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عقوق کے
 سانسے جائے گا۔ اس سے اختیار سے کہ جس
 حد تک چاہے یہ نہ کرے۔

یہ حدیث حسن غریب

بُزُولِ كِي تَعْلِيمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جوان کسی بزرگ سے کہ سن
 رسیدہ ہونے کا وہب سے اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ
 اس جوان کے لیے کسی کو ستور ازاد تہ ہے جو اس کے بزرگ سے
 دوری ہی کی عزت کرتا ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے
 صرف اس کی سند بن بیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالکرم
 انصاری نے اس سے یہ کہ۔

دو باہم ناراض آدمی

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من صلى ركعتين من غير الفجر لم يضره ذلك في أجره ولا خسرته في عاقبته. (بخاری ج ۱ ص ۱۰۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ بِلْدَةِ الْفَجْرِ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ فِي أَجْرِهِ وَلَا خَسْرَتُهُ فِي عَاقِبَتِهِ.

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: تَقْتَضِرُ أَجْرَابُ أُمَّتِي يَوْمَ لَا تُشْتَبَى وَالْحَمِيمُ قِيَعُهُ مِنْهَا يَمُنُ كَيْتِيرًا بِاللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَدُّ مَنْ يَقُولُ رُدُّوا هَذَا حَتَّى يَصْطَلِحَ هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ حَسَنٌ حَسَنٌ وَيُرَوِّى فِي بَيْتِ الْحَمِيمِ يَوْمَ لَا يُشْتَبَى رُدُّوا هَذَا حَتَّى يَصْطَلِحَ هَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ اللَّهُ تَعَالَى جَدُّ مَنْ يَقُولُ النَّصَارَةُ مَنِ ذَهَبَ رَمَلٌ مَا رَوَّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَمُنْ بِمُسْلِمٍ يَمُنْ بِكَ أَخَاهُ قَوْلٌ ثَلَاثَةٌ تَقَامُ

باب ما جاء في الضمير

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ تَأْسَأَوْنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَعْطَا هُمْكُمْ سَأَلُوا أَمَا عَطَا هُمْكُمْ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي شَيْءٌ مِنْ خَلْقٍ إِلَّا أَدَّيْتُهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَتَعَنَّ يَطْفِيئُهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَعَمَّقْ يَغْفِرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَمَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أَطْعَمِي أَحَدًا شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ قَدْ وَسَّعَ مِنَ الضَّمِيرِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هَذَا أَحَدٌ مِنْكُمْ حَسَنٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ كُلُّ أَحَدٍ مِنْكُمْ وَتُرَوِّى عَنْهُ فَكُلُوا أَذْخَرُوا عَنْكُمْ وَأَسْخَرُوا وَتَقَامُ وَاجِدًا يَقُولُ لَنْ أَحْبَسَهُ عَنْكُمْ

باب ما جاء في ذي الوجهين

۲۰۹۳ - حَدَّثَنَا هُشَاةٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَكَرَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ بَعْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقَّارٍ وَ

مبصر

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من صلى ركعتين من غير الفجر لم يضره ذلك في أجره ولا خسرته في عاقبته. (بخاری ج ۱ ص ۱۰۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ بِلْدَةِ الْفَجْرِ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ فِي أَجْرِهِ وَلَا خَسْرَتُهُ فِي عَاقِبَتِهِ.

دومنه والا

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من صلى ركعتين من غير الفجر لم يضره ذلك في أجره ولا خسرته في عاقبته. (بخاری ج ۱ ص ۱۰۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ بِلْدَةِ الْفَجْرِ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ فِي أَجْرِهِ وَلَا خَسْرَتُهُ فِي عَاقِبَتِهِ.

أَخْبَرَنَا هَذَا أَحَدُ ثَوَائِلِ حَسَنٍ مَرْجُوهُ .

درایات ذکر میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهَامِ

چغل خور

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِئَانُ عَنْ مَعْنُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِمٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حَدِيدَةَ بِنِ الْكَمَانِ فَقِيلَ لَهَا إِنَّ هَذَا يَسْلَعُ الْأَمْوَالَ لِلْحَدِيثِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حَدِيثُ يَحْتَدُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمَانِ قَالَ سُبَّانُ وَالْقَاتِ النَّهَامُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت حماد بن عمار نے حدیث فرماتے ہیں۔ حضرت طلحہ بن بیان بھی اللہ رحمہ کے پاس سے ایک آدمی گذر کر آتا ہے کہ ایک شخص لڑکی کی باتیں سا کر رہا ہے۔ حضرت طلحہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سنیاں کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّبَا

کم گوئی

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي غَثَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُطَرِّبٍ عَنْ حُثَّانَ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي مَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَحْيَاءُ وَالْأَمْوَالُ شَجَعَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْبَيِّنَاتُ فَحُثَّتَابِ مِنَ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِضُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي غَثَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُطَرِّبٍ قَالَ وَابْنُ قَلْبَةَ الْكَلَامِ وَالْبَدَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيِّنَاتُ هُوَ كَلِمَةُ الْكَلَامِ وَهِيَ هُوَ لَا عَلَى الْخَطْبَاءِ الَّذِينَ يَنْطَبُونَ فَيَسْتَوِيحُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَقْتَضِعُونَ فَيَنْدِرُ مِنْ مَدَارِ النَّاسِ فَيَسْمَا لَا يَرْضَى اللَّهُ .

حضرت ابراہیم بن ابی عمر سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش کرنا اور زیادہ باتیں کرنا ایمان کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن قریب ہے۔ ہم اسے ابی حسان محمد بن مطرب کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ وقت کلام“ ”البداء فحش کرنا“ ”البیانات کثرت کلام“ میں طرح ان خطباء کی عادت ہے۔ کہ خطبہ دیتے وقت بات کر بڑھا دیتے ہیں۔ اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِخْرًا

بعض بیان جادو ہوتا ہے

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ هَزْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ قَيْمٍ مَاتَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَحَبَّ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا كَمَا تَفَتَّ إِلَيْنَا رَسُولُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے زید بن اسلم نے زید بن قیم کی وفات کے بعد خطبہ کیا تو ان کی باتوں سے لوگوں کی طرف سے تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے طرف سے توجہ فرمائی اور فرمایا بعض بیان جادو جیسا کہ آخر کتاب ہے اس

باب میں حضرت عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تھا

حضرت البرہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ ہاں کو کم نہیں کرتا۔ خصوصاً اگر
سے آملا کی عزت بڑھتی ہے۔ اور حق واضح کرے
اللہ تعالیٰ اسے جلدی عطا فرماتا ہے۔ اسی باب میں
حضرت عبدالرحمن بن عوف کا یہ کلام اور ابوبکر کبیرہ رضی
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوبکر کبیرہ کا نام
عمر بن صحبہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لعلکم اقیامت کے لئے حیران نہ رہو۔ اس بات پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم حیران نہ رہیں تو حیران کون رہے گا؟ تو فرمایا: اللہ عزوجل اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

نعمت میں غیب جوئی نہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں حیب نہیں لگاؤا خواہش ہوتی تو ٹاولی مراتے دہنہ پھیر دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حازم انجمنی ہیں۔ ان کا نام سلمان مرلی حزرہ انجیر ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْبَابِ مَخْرُجًا
وَمِنْ بَعْضِ الْبُيُوتِ مَخْرُجٌ عَنِ الْبَابِ عَنْ عَمَلٍ وَمِنْ مَخْرُجٍ
وَعَلَيْهِ اللَّهُ مِنْ أَنْ تَخْرُجَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُّعِ

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَقَصَّ صِدْقٌ قَدِمَ مِنْ مَالٍ أَوْ مَرْءٍ زَادَ اللَّهُ رَحْلًا يَغْفِرُ الْكِبْرِيَاءَ فَوَاصِرٌ أَحَدُهُ الْإِسْلَامُ فَكَفَّ اللَّهُ دَيْنَ النَّاسِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ كَيْسَانَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ہا پت ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي الظُّلُمِ

١٠٩٨ - حَدَّثَنَا عَمَّاسُ الصَّنْبَرِيُّ نَا بَرْدًا وَدَاوُدَ ابْنَيْ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ النَّظْمِ طَلَبَاتٍ يَوْمَ أُنْصِفَ فِي قِيَابِ عَنْ عَبْدِ
الْقَاهِرِ عَنْ عُمَرَ وَوَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ
وَبَابِ هَذَا أَحَدُ رُتْ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ حُمَرَ.

باب ۱۳۳ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

٣٩٩ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 لُبَابٍ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا أَشْتَهَى أَكَلَهُ ذَا
 تَرَكَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حَازِمٍ هُوَ
 الْأَبِي حَازِمٍ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ مَوْلَى عَبْدِ الْأَعْمَشِ

فَوَجَدَا قَلْبَ جَنِيْبٍ وَمِنْ لَوْعِيْدٍ مُّطِيْعٍ فَإِنْ مِنْ أَتَى
فَقَدْ أَشْكُرْ وَمِنْ كَثْرَةِ قَدْرِ كَفَرٍ وَمِنْ تَحْلِيٍّ بِالسَّوْطِ عَطَفٍ
كَانَ كَلَامِي كَوْنِي لَوْ بِرَأْيِ الْقَلْبِ عَنْ مَسْأَلَةِ بَدْنِي أَيْ
بِكَلْبٍ وَعَاشِيَةً هَذَا جَدِيْدٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَمِنْ
كَثْرَةِ قَدْرِ كَفَرٍ يَقُولُ كَثْرَتِكَ التَّحَمُّصَةِ .

باب مَا جَاءَ فِي النَّارِ بِالْمَعْرُوفِ

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ بْنُ سَعْدٍ الْخَوْصَرِيُّ وَ
الْعَسْكَرِيُّ ابْنُ الْحَسَنِ الْمَرْزُوقِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ لَنَا الْأَعْمَشُ
بْنُ جَوَابٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَيْثَمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَنْدَلِيِّ
عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُوِّرَ لِيٍّ مَعْرُوفٌ
فَقَالَ لِقَائِهِمْ حَرَّ اللَّهُ خَيْرًا أَفْعَدَ لَكُمْ فِي النَّاسِ خَيْرًا
حَدِيثٌ حَسَنٌ حَقٌّ غَرِيبٌ لَا تَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

اِحْدُ ابْوَابِ الْيَزْدِ وَالْقِلْمَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انوار الطیب

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَلْجَأٍ فِي الْحِمْيَةِ

٢١٠ م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّؤَبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَفْصَانَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي إِسْرَافِيلَ الْمُنْذِرِ

ہاں اگر یہ سارا دوسرا نسخہ یا اس نے ناشکر کا کیا اور جس کو اپنے لیے لے کر گیا ہے کہ اس نسخہ کا جو نسخہ نہیں دیا گیا وہ جس کے لیے ہے جسے دے گا اور اسے اس لیے کہ اس صحت و عافیت اور بھلائی کے لیے ہے کہ اس نسخہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن و طویل ہے۔ حکایت قدس کفر سے عارف ناشکر کا ہے۔

نیکی کے ساتھ تعریف کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک
کی گیا اور اس نے نیکی کرنے واسطے کہا اللہ تعالیٰ
مجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری شریف کی۔ یہ
حدیث حسنہ جیدہ غریبہ ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی
روایت سے صرف اسکی طرف سے پہچانتے ہیں۔
یہ اسامہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسکی نقل مرسل ہے۔

444

نیکی اور صلہ بھی کے باب ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الاجواب طب

پیشتر کرنا

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ان تشریفات تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہرے ان بگوروں کے خوشے (پیکھے کیے) ٹھک

نہاں طوری حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ان کا طوطہ سے
بھائی محمد بن محمد بن بکر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیاد اور
اپنی کہانیت سے شرف پر جسے اس وقت ان کا بچپن تھا۔

علاج کی ترغیب

حضرت اسد بن شریکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
نہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علاج سے بچ کر کیا کریں۔ آپ نے فرمایا
ہاں اللہ کے بندہ کی کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا ہے اس کے سوا تمام
بیماریوں کے لیے شفا راہ دار رکھی ہے۔ صاحب کلام نے فرمایا کہ
یا رسول اللہ اے کہی، کیا ہے! فرمایا: اے صاحب
میں حضرت عبداللہ بن مسعود البہریہ، ابو خنیسہ اور مالک سے
روایت کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
یہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مریض کو کیا کھلایا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے الی بیت (میں سے کسی) کو صبح بخیر بتا کر صبح ہریرہ
حیار کرنے کا حکم فرماتے تیار ہو جاتا تو اسے پینے کا حکم فرماتے
اور لڑاتے یہ ممکن رہی تو تغیرت پہناتا اور بیمار کے طے سے
تھکوت و درد کرنا ہے۔ اس طرح تم میں سے کوئی حدیث ہانی کے
ساتھ رہنے چہرے کا لکھ لکھ کر کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ زہری نے اس سلسلہ میں بواسطہ حرہ اور عائشہ رضی اللہ
عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت
کیا ہے۔

حسین جریری نے بواسطہ ابی النضر طالقانی، ابن ہشام
یرنس، زہری، حرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم صبی حدیث روایت کیا۔ ابی النضر
نے ہم سے یہ حدیث روایت کی۔

عَنْ خَدِجَةَ بِنْتِ الْوَدَاعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هُوَ أَحْوَابُ سَيِّدِي عَدِي
لِيُفِيَهُ وَمَعْنَاهُ مَنْ يَلْبِسُ قَدَا أَفْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَتَأْتِيَهُ هُوَ غَلَا مُرْصِعُهُ.

باب ۱۳۵ ماجاء في الدواء والحديث عليه

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعَادٍ الْعَقْبِيُّ فِي التَّحْقِيقِ
نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَلَّادٍ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ
قَالَتْ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْدَأُوا فَا لَ
تَعْمَلُوا لِحَبَابِ اللَّهِ إِذَا فَرَّجَ اللَّهُ لَكُمْ بَعْضَ ذَاكَ إِلَّا
وَضَعُ لَهَا شِعَاءً أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَأْمًا جَدًّا فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْكَلَامُ مَرْوِي النَّبِيِّ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَرَبَةَ عَنْ أَبِي مَرْوَةَ ابْنِ
كَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۱۳۵ ما جاء ما يطعم المريض

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
كَاسٍ عَنْ الشَّائِبِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ
أَهْلَهُ الْوَعْلَ أَهْرًا بِالْحَسَاءِ فَتَصْبِرُ نَحْوَ مَرَّةٍ هُوَ يَحْتَسِبُ
مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِشْمًا لِيَقُولُوا أَفْوَاكِ الْعَزِيزِينَ وَيَسْرُو
عَنْ أَفْوَاكِ الشَّقِيقِينَ كَمَا تَسْرُو إِخْدَامُكَنَّ الْمَسْكِينِ بِالْمَاءِ
عَنْ وَجْهِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ
الرَّهْبَازِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ نَا مِنْ هَذَا.

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْوَدَاعِ الْبَحْرِيُّ نَا أَبُو
إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ نَا مِنْ هَذَا يَزِيدُ بْنُ الْوَدَاعِ

باب ۳۵۵ مَاجَاءَ لَا تُكْرَهُهُوَ أَمْرٌ ضَاكِرٌ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۲۱۱۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَابِعُ بْنُ يُونُسَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ لَمْ يَنْقُلْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْرَهُوا مَقْرَضًاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ لَهُ تَعَالَى يَجْعَلُهُمْ وَكَأَنَّهُمْ هَذَا أَحَدًا يَتَّقِي حَسَنًا فَيَرْبِي كَأَهْلِيهِ لَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

باب ۳۵۶ مَاجَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۱۱۱۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُعِيذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَدِّثُ قَالَا سَمِعْنَا عَنْ الرَّهْطِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا دِيْنًا وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَعْرُوفِ فِي الْبَابِ عَنْ مُعِيذٍ وَابْنِ كَثِيرٍ وَكَأَنَّهُ هَذَا أَحَدًا يَتَّقِي حَسَنًا فَيَرْبِي

باب ۳۵۷ مَاجَاءَ فِي مُدْرِيبِ أَبْوَالِ الزَّائِلِ

۲۱۱۱۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقْعَدِيُّ مَنَا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَنٍ سَمِعْتُ نَاحِيَةَ بْنَ يَتِّقٍ وَقَتَادَةَ عَنْ قَبِيصٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ حُرَيْثَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَمَعُوا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلِ الصُّبْحِ قَتِيْرًا وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ الْبَابِ وَأَبْوَالِهَا وَسِفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَحَدًا يَتَّقِي حَسَنًا فَيَرْبِي

فت۔ جانوروں کے پیر کا پیشاب نپاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے فریدہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پیے ان میں شفا ہے۔ ان ہی سے ایک شخص واقف ہے۔ (مترجم)

باب ۳۵۸ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَيْفٍ أَوْ غَيْرِهِ

بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ انہیں کھانا پلا تا کہ وہ اس حدیث میں شریک ہو۔ ہم اسے صرف اسکا طریق سے پہچانتے ہیں۔

کلونجی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سیاہ دانے (کلونجی) کو لانا استعمال کرنا بیماری صحت کے علاوہ بیماری کی شفا ہے اس باب میں حضرت بریدہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اوشوں کا پیشاب پینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ عزیزہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا مانع نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدد کے لئے اوشوں میں بھیجا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پینو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

فت۔ جانوروں کے پیر کا پیشاب نپاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے فریدہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پیے ان میں شفا ہے۔ ان ہی سے ایک شخص واقف ہے۔ (مترجم)

زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا

٢١١ هـ محمد بن أحمد بن مريح كاتيبك من قنبر
عن الأعمش عن ابن ماري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من ترك شيئا بعد ما يؤمر بالقبض عليه فحذر فدمه
في يده يئوسها بها بظنه في ما رجى فوحي الله محمد
أنه أو من قتل نفسه بستر فسمه في يده يحشاه
في ما رجى فوحي الله محمد أن الله

فن۔ اگر وہ محال ہو کر ایسا کرے تب تو معاملہ اسلام سے خارج
ہو جائے گا۔ (حجرت)

ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیث دوار
بیضا نھر سے رخ فرمایا

۴

نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت

عقربن ذائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ
بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سرید بن طارق یا طارق بن
سیرین نے آپ سے شراب کے تسق و دیافنت کیا۔ آپ
نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہم اس کے ساتھ علاج کرتے
ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہاں بکریاں ہیں
محمدؐ سے بلا سہ نذر آمدت جاہ شہر سے اس کا شل روایت
کیا۔ محمدؐ کہتے ہیں۔ نضر نے طارق بن سریدؓ کو اور شہابہ
لے سرید بن طارق کہا۔
۵ حدیث حسن صحیح ہے۔

سقوط وغیرہ

حق بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری
بسترین دو ٹولوں سے سوتا ہو کہ کسی مجبور کو اس سے زیادہ نہ ہو۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے تو مجھ پر کلام نے کہ ہر ایک کے ایک طرف سے دوا
چل کر گھبراہٹ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طرف دوائی چل کر دوائی
فرماتے ہیں غرض میں جاکر انی اللہ منہ کے سرخام کر نہ کہ ایک جانب سے
دوائی چل گئی یہ سوطہ ہاک لیا کر لی دوائی وغیرہ چل جائے یہ حدیث
منہ کہ ایک جانب سے دوائی چلائے۔

حق بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بسترین دوا اللہ و سقوط
سیکھی مجھ کو اس سے دوا ہے۔ اور بسترین سرور احمد
ہے۔ یہ آنکھوں کا درد شقی تیز کرنا اور باروں کو اکاٹا ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرور دوائی تھی جس

عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنْتُ أَسْتَوِي اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدْوَا
الْخَبِيثَةِ يُغْفَى الشَّرَّ

باب ۳۲ مَجَاءُ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالنُّسْكِ

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنْتُ أَسْتَوِي اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُوْنُسُ
بْنُ خَالِدٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ كَمَا هُوَ عَنْهُ
قَالَ إِنَّمَا لَمْ تَدَاوِي بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا تَبْسُتُ بِهَا دَوَاؤُكَ وَتَكْتَفِي ذَلِكَ فَكُنْتَ فَتَمُوتُ
لِلْخَمْرِ وَتَبْأَتُ عَنْ شَعْبَةَ بَيْهُولٍ قَالَ لَمْ يَزِدْ قَالَ النَّصْرُ
طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ لَبَّابَةُ سُوَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۳ مَجَاءُ فِي السَّعْوِطِ وَغَيْرِهِ

۲۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَتَّابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّوْءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
سَقَطَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعْوِطِ وَاللَّنَّ وَدَوَّ الْحَجَامَةِ وَ
الْمَشِيءِ فَلَمْ تَأْتِكُمْ دَوَاؤُكُمْ فَاسْتَوُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِأَصْحَابَةٍ فَلَمْ تَدْعُوا قَالَ لَيْسَ بِهِمْ قَالَ لَيْسَ
بِهِمْ غَيْرُ الْعَتَابِ

۲۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَائِبُ يَزِيدَ بْنِ هَارِثَةَ
عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّوْءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حَقَّتْ لَكُمْ دَوَاؤُكُمْ
بِهِ لَنْ تَدُوَّ وَالدَّ سَعْوِطِ وَالْحَجَامَةِ وَالْمَشِيءِ وَغَيْرِهَا
الْمَكْلُومِ بِهِ لَوْ تَدَاوَيْتُمْ بِهَا لَمْ يَنْجُوا إِلَهًا مَدَّ يَدَيْهِ الشَّرَّ

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَمَّ
مُكَلَّمُهُ يَكْتُمُ لَهُمَا عِنْدَ الْكُوفَةِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ حَالٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَقَابِ بْنِ مَعْمَرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلْبِ

۲۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ جَعْفَرٍ
نَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّفَ بِنِ
الْكَلْبِ قَالَ مَبْنُوتٌ مَا لَكُمْ مِنْ أَمَلٍ لَكُمْ عَمَلٌ وَلَا تَهْتَكُوا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَشَّارٍ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ جَعْفَرٍ
ابْنُ حَاصِبٍ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ لَعْنِ الْكَلْبِ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ
مَعْمَرٍ وَغَيْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَابْنُ عَقَابٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۳ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ جَعْفَرٍ
لَهُ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ جَعْفَرٍ عَنِ الرَّخَصَةِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لِعَبْدِ بْنِ زُرَّارَةَ مِنَ الشُّوْكِتَةِ
فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِجَامَةِ

۲۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَشَّارٍ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ جَعْفَرٍ
ابْنُ حَاصِبٍ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا قَتَادَةُ
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ
فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْمَاوِلِ وَكَانَ يَخْتَرُ جَعْفَرُ بْنُ سَعْدٍ
وَيَسْعَرَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْبَابِ عَنِ ابْنِ
مَعْمَرٍ وَغَيْبَةُ بْنُ عَامِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے آپہ مستحق وقت ہر آنکھ میں تین تین مسلمانوں
سرمہ لگاتے۔ یہ حدیث یعنی عباد بن مسعود کی روایت
حسن ہے۔

داغ لگانے کی ممانعت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع
فرمایا اور فرماتے ہیں ہر جب ہم بیابان میں مبتلا ہوں
تو ہم نے داغ لگا لیا لیکن ہمیں کوئی کامیاب نہ ہوا۔ یہ
حدیث حسن ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں
داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ
بن مسعود عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

داغ لگانے کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت اسعد بن زہراء کو سرخ پسینی کا بیمار تھا میں داغ لگاواں
باب میں حضرت ابی اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات
مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سیلی لگوانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
دو سلم گھون کے ساتھ گروہوں میں تیرکانہ صوفیوں کے دریاں سیلی
گوا کرتے تھے آپ سرخ صوفیوں، انیسویں اسد کبیر میں تاریخ کو
سیلی گوا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابن عباس
اور عقیل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢١٢٥ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَدْيَسٍ بْنُ قُرَيْشٍ الْيَافِ
الْكُوفِيُّ بِإِسْنَادٍ طَوِيلٍ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
مُسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلْبَةَ أَسْوَدِيَّةٍ أُمِّ
لُؤَيٍّ مَوْلَى مَلَائِكَةِ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمْرُؤَ أَنْ تَرَأَيْتُكَ
بِالْحِجَابِ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ
مُسْعُودٍ

٢٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ بِأَنَّ الْقَصِيرَ بْنَ شَيْبَةَ
تَلَعَّبَ أَبُو بَرْزَةَ مَعَهُ بِأَنَّ سَمِعَتْ عَمْرُو مَعَهُ يَقُولُ كَانَ
لَا يَسْأَلُ عَنْ يَمِينِهِ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءَ مَوْنٍ كَانَ إِذَا رُبِعَهُ
وَأَجْزَاءُ يَمِينِهِ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءَ مَوْنٍ كَانَ إِذَا رُبِعَهُ
يَقُولُ اللَّهُ يُعَذِّبُ الْعَبْدَ بِالْحِجَابِ يُرِيدُ هَبْ بِالْأَمْرِ يُجِيبُ
النَّصْلُ وَرُوحُكَ عَنِ الْقَصِيرِ قَالَ بَنِي تَسْمِيَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِئْتُ عَمْرُو مَعَهُ مَا مَرَّ عَلَى سَلَاةٍ
لَمْ يَلِكْ لَكِنَّةً إِلَّا قَالُوا أَصْلَيْتَ بِالْحِجَابِ أَمْ تَقُولُ إِنَّ خَيْرَ
مَالِكٍ حَكَمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَةِ عَشَرَ رَجَبٍ مِائَتَيْ عَشْرًا
وَأَمْرًا لِحَدَّثِي وَعَشِيرَتِي قَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ
بِهِ السَّخَرُ طَرَفُ اللَّهِ وَرَدُّ الْيَجَامَةِ وَالنَّصْلُ وَإِنْ رَسُلُ
لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَى الْعَبْدِ مَا أَصْحَابُ
فَقَالَ تَسْأَلُونَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَى
فَكَلِمَتِهِمْ أَمْسَكَوا ذَلِكَ لَا يَنْفِي أَحَدًا مِمَّنْ فِي النَّبِيِّ
إِلَّا لَدَى خَيْرِ عَمَلٍ الْعَبْدُ قَالَ الْقَصِيرُ اللَّهُ وَرُوحُكَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَمْرُو بْنِ مَرْثُومٍ .

باب ۱۳۶ ماجاء فی الشداوی بالحناء

١١٢٤ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَحْنُ أَهْلُ خَلِيدٍ
الْحَيَّاطُ نَأْيًا رَوَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کے
حقق میں بیان فرمایا کہ وہ فرشتوں کی جوامعت
سے گزرے انہوں نے کہ آپ سے کیا کلام عرض کیا کہ آپ
اپنی امت کو سیسپلنگی لگوانے کا حکم فرمائیں۔ یہ
حدیث حسن حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت
سے قریب ہے۔

حضرت محمد بن علیؑ فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ نے کہا اللہ عنہا
کے یہ بیگی کہنے والے عام تھے۔ مگر بعد میں بیگی کہنے والے ایک
حضرت ابن عباسؓ کے گھوڑوں کو بیگی لکھیا کرتے تھے جس
مکرم فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ بیگی کہنے والا اس کا کتنا اچھا بندہ ہے
(خاصہً نبی کریمؐ کے پیچھے کر رہی کتاب ہے اللہ آنکھوں کا دشمن
نیز کتاب ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
شب سوانہ زشتی کی میں جماعت کے پاس سے گئے اس وقت
موس کیا آپ بیگی گھوڑا لازم کر لیا نیز فرمایا۔ ہر صوفی یا شیوی اللہ
اکیسویں بہترین تدبیریں میں سفیر فرمایا بہترین دعا جو تم کو تمہارے
اللہ سے بیگی گھوڑا اللہ اسل واپس ہے حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے
یہ اگلاصل اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا میں نے ابن عباسؓ کے ایک فرات سے
موا کی ڈال دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچہ لکھے کہ نے رسول اللہؐ ہے اتنا
صاحب خاتمہ ہے اس پر پائے فرمایا یہ ہے چاہے ابن عباسؓ کے علاوہ مگر یہ کہنے
فرمادیں سب کہ نہ ایک جانب سے مال پال مال نے نذر گئے ہیں اللہ
سوچ کر کہتے ہیں یعنی نہ کہ جاننے سے رسول اللہؐ جانے۔ اس باب میں حضرت عائشہ
نے بھی روایت کیا ہے یہ حدیث غریب ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے

ہندی کے ساتھ علاج کرنا

حضرت علی بن حمید اللہ اپنی داری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے
مداہرت کہتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گیا

عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ تَحْذِيرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذِبَةً وَلَا نَكْبَةً وَلَا أَهْرَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَمَّا عَنِ الْجَمَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَنَا
نَعْرِضُهُ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ وَدَاوُدَ بْنِ بَعْضِهِمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ
بَنِي عَدِيٍّ عَنْ أَصْحَابِهِ عَنْ أَهْلِ الْعِلَاءِ وَنَارِيذٍ مِنْ حَبَشَةٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مَوْلَا عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَدِّي عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا كَانَ يَكُونُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرَّقِيَّةِ

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنِ الْكُفْرَى أَوْ امْتَرَكَ كَلِمَةً تَرَى مِنَ الْكُفْرِ
فَلْيَكُفَّ عَنْهَا فَإِنْ مَنَعَهُ قَاتِلُ عَتَايَ دَعَا إِلَى الْكُفْرِ
هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّحْمَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَرَّابِيُّ عَنْ
مَعْمُورٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذَلَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ فِي الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَةِ وَالْعَيْنِ
وَالشُّكْرِ

۲۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَرِبَلَانَ تَابِعِيٌّ عَنْ أَبِيهِ
وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَ لَنَا سُكْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ فِي الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَةِ وَ

کرتی قصیدہ فرمائی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بھی
کرنے لگے ورنہ مرنے لگے آپ نے اس پر ہمدردی رکھنے کا حکم
فرماتے رہے حدیث غریبہ ہے ہم اسے فائدہ کی روایت سے
سے روایت کرتے ہیں۔ بعض نے اسے فائدہ سے روایت کیا
اور میں نے جبید اللہ کے بھائی عبد اللہ بن علی کہا جو اپنی
دادی سے روایت کرتے ہیں۔ جبید اللہ بن علی زیادہ
سے ہے محمد بن سلام نے زید بن حباب فائدہ سے جبید اللہ
بن علی عبد اللہ بن علی اور ان کی دادی کے واسطے سے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کی

تعویذ اور جہاز بھونک کی ممانعت

حضرت خیر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طاع
گویا یا دم کر دیا وہ ترک کیے سے برکت ہے۔ اس باب میں
صورت عبد اللہ بن مسعود ابن عباس اور عمران بن
حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کر رہے حدیث
حسن صحیحہ ہے۔

تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے کاٹنے نظر بد اور پھلو
کے زخم (پھنسیوں وغیرہ) میں جہاز بھونک کی اجازت
دے رکھا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے کاٹنے اور پھلو کی پھنسیوں میں جہاز
بھونک کی اجازت فرمائی۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک
ابو اسلم معاویہ بن شام سفیان کی روایت کے مقابلہ میں روایت

وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَسْتَفِيدُ مِنْهُمَا فِي مَعْنَى مَنْ يَحْيِي مَشْهُورٌ
 عَنْ هِشَامٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمَثَلِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ
 حُصَيْنٍ قَالَا بَدِيعُ عَائِشَةَ وَطَلْحُ بْنُ عِظِيٍّ وَعُمَرُ بْنُ
 حَفْصٍ وَرَأْيُ حُذْرَامَةَ عَنْ أَبِيهِ .
 ۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِطِيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ
 الْحَكِيمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَسْمُورَ الْقَوْمِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
 كَذَبِي فَحَقَّقَهُ هَذَا الْقَوْمُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
 عَنْ بُرَيْدَةَ .

انکسبت۔ اکی باب میں حضرت بریدہ، عمران بن
 حصین، جابر، عاکشہ، طلحہ بن علی، عمرو بن حزم اور
 ابو خزامہ (والدہ سے ملائی ہیں) رضی اللہ عنہم سے بھی
 روایت مذکور ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے چھٹے چھوٹے (نور من
 نکر بدیا) چھوٹے کے کاٹنے سے ہے۔ طبعہ لے
 یہ حدیث ابواسطخر حصین اور شبیب، بریدہ سے
 روایت کردہ۔

فہرست علماء کرام نے دروز قسم کی احادیث میں برن طبعی دیکھے کرنا جائز اور شرک پرستی کلمات سے تعویذ یاد مچھا کرنا
 نیز اسے سبب نہ مانا بلکہ شرعی سمجھا ہے۔ اگر کلام الہی سے تعویذ یاد کیا جائے اور اسے دیگر اسباب علاج کی
 طرح ایک سبب سمجھا جائے۔ تو اس میں کوئی مریض نہیں بلکہ مستحسن ہے۔

(مترجم)

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

حضرت ابوسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 جن اور نکر میں سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک معوذتین (سورہ
 نعل اور سورہ وائس) ان کے زول پر آپ نے
 ان دونوں کو اختیار فرمایا اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیا اسباب
 میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے
 ام ترکان فرماتے ہیں یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

نکر بد سے جھاڑ پھونک

حضرت عبید بن سناصر زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت
 اماد بنبت عیسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت جعفر رضی
 اللہ عنہ کا ارادہ کہ بلند نکر لگ جائے ہے کیا میں اسیں دم کر
 سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں اگر کرنا چیز تقدیر سے بوقت
 کرنے والی ہوتی تو وہ نکر بد ہوتی۔ اکی باب میں حضرت
 عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَّةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنْكَوْفِي الْقَائِمِ
 عَنْ مَالِكِ بْنِ الْمُرْزُوقِ عَنْ الْأَحْمَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُعَوِّذُ مِنَ الْجَانِ وَالْعَيْنِ إِلَيْنَا عَنْ حَقِّكَ كَذَبِي الْمَعْرُوفِ
 فَلَمَّا نَزَلَتْ لَعْنَةُ بَدِيعِ مَا وَكَذَلِكَ مَا سَرَاهَا فِي الْبَابِ
 أَنَسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ

۲۱۳۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِطِيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ
 الْحَكِيمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَسْمُورَ الْقَوْمِ
 رَقَا عَذَابَ الرُّقِيَّةِ أَنَّ أَسْمَاءَ بَدَتْ عَمْرِيَسَ قَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنْ وَلَدًا جَعَفَ كَسِيرًا إِلَيْنَا الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْفِيكُمْ
 قَالَ تَعْرِفَانَهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ مِثْلَ الْقَدِيرِ كَسَبَقَتْهُ
 الْعَيْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ

مذکور میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوبؑ
عمر بن دینارؓ اور بن عامرؓ اور عبید بن رفاعہؓ حضرت
امامہ بنت عیسٰیؓ سے مروی ہے۔ ہمیں اس کی خبر
حسن بن علیؓ لعل نے بواسطہ عمرؓ ایوبؓ سے
دی۔

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ
عنہما کو دم کیا کرتے اور یہ الفاظ فرماتے میں تم دونوں
کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ضرر
رہاں چیز اور برائی پہچانے والی آنکھ کے ان پناہ کی دیتا ہوں
اللہ فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ
جسٹہ السلام کو بھی اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

حسن بن علیؓ لعل نے بواسطہ عمر بن ابی سلمہؓ و عبد اللہ بن
ابو سفیانؓ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نظر حق ہے

میر بن عابسؓ قیسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
تے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ام (ایک
بذراجمہ سے عرب پر غالی بیتے تھے اگر کوئی چیز میں میں
نظر حق ہے۔

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت
لے مانتا تو وہ کفر ہوگا اور جب تم سے فعل کے لیے کہا جائے
تو عمل کر لیا کرو۔ (یعنی جس کو نظر کی ہمد باقہ نہ ہو کر اس کے
سے پانی سے جس کو نظر کی ہمد ترمذی) اس باب میں حضرت
عبد اللہ بن عمروؓ رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے یہ حدیث
سنا ہے۔ میر بن عابسؓ کی روایت غریب ہے۔ غیبیان

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
رِغَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَتِيبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلُ
ثُمَّ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي ثَوْبٍ بِهَذَا

۲۱۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَعَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَتَا بِنِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَسَنُ وَالْخَسَنُ
يَقُولُ أَعْمَدُ كَمَا بَيَّكُمَا اللَّهُ الْقَامَةُ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَاقَةٍ وَيَقُولُ هَكَذَا كَسَانُ
إِبْرَاهِيمَ يَتَقَوَّى بِهَا الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ بِمُحْتَمِلٍ

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلُ بِهَذَا
بْنُ هَازِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ
لَعْمَرٍ بِهَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَأَنَّ الْعَمَلَ كَذِبٌ

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ
بْنِ كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
لَا تَقُولُوا قَوْلَ الْفُجَّارِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
الْبَغْدَادِيُّ عَنْ أَبِي حَفْصٍ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَفْصٍ
عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَتَا بِنِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ
لِقَدَرِ سَبَقْتُهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَعْسَلْتُمْ فَاسْتَعِينُوا
فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَكِيمٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجرہ (لحدہ کجور) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ اور کھجور بھی اس سے ہے اور اس کا پالنا آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید احمد ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھجور اس سے ہے اور اس کا پالنا آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

حدیث حسن صحیح

ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کہ میں زمین کی ایک چمک سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور اس سے ہے اور اس کا پالنا آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ حجرہ (کجور) جنت سے ہے اور زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی یا پھر کجور سے کھجوریں نہیں اُگائی اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ اسے اپنی ایک نوٹری کی آنکھوں میں بطور رس استعمال کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کجور بھی اہت کے علاوہ ہر بیماریاں کے علاج ہے حضرت تادمہ فرماتے ہیں وہ ہونہ اکس دانے کے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور اسے پانی میں تر کر لیتے۔ ہر ناک کے دھکیں نیتھیں در و قطرے ان میں

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَیْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي الشَّيْخِ وَعَمْرُو بْنُ كَيْلَانَ قَالَا لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهَا شِفَاءٌ مِنَ الشَّجَمِ وَالْكَمَاءُ مِنَ النَّيْنِ وَمَا هِيَ بَشَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَلْبِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَاهِ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ بِحَسَنِ تَرْوِيهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا مِنْ حَدِيثِ سَيِّدِ بْنِ عَامِرٍ

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهَا شِفَاءٌ مِنَ الشَّجَمِ وَالْكَمَاءُ مِنَ النَّيْنِ وَمَا هِيَ بَشَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَلْبِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَاهِ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ بِحَسَنِ تَرْوِيهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا مِنْ حَدِيثِ سَيِّدِ بْنِ عَامِرٍ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْلَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهَا شِفَاءٌ مِنَ الشَّجَمِ وَالْكَمَاءُ مِنَ النَّيْنِ وَمَا هِيَ بَشَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَلْبِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَاهِ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ بِحَسَنِ تَرْوِيهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا مِنْ حَدِيثِ سَيِّدِ بْنِ عَامِرٍ

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْلَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهَا شِفَاءٌ مِنَ الشَّجَمِ وَالْكَمَاءُ مِنَ النَّيْنِ وَمَا هِيَ بَشَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَلْبِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَاهِ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ بِحَسَنِ تَرْوِيهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا مِنْ حَدِيثِ سَيِّدِ بْنِ عَامِرٍ

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْلَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهَا شِفَاءٌ مِنَ الشَّجَمِ وَالْكَمَاءُ مِنَ النَّيْنِ وَمَا هِيَ بَشَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَلْبِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَاهِ هَذَا أَحَدٌ يَشْهَدُ بِحَسَنِ تَرْوِيهِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا مِنْ حَدِيثِ سَيِّدِ بْنِ عَامِرٍ

ہماری اجازت سے وہ مذکورہ تمام اساطیر میں کہتے چنانچہ انہوں نے اس پر کربوں کا ایک دیوڑا بورت مقرر کیا۔ ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سجدہ کرتے ہوئے اس پر ایک ہنگام بھی کر مصلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت کی مدح فرمائی۔ قرآن مجید میں کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات منع کے طور پر نہیں فرمائی تھی۔ فرمایا کھانا ادا کرنے کے ساتھ نیز بھی حصر مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی روایت جابر بن عبد اللہ نے جعفر بن ابی اسحاق سے روایت کی، یہ زیادہ صحیح ہے۔ کئی حضرات نے اسے اس طرح پر اسطیرہ جعفر بن ابی ہاشم اور ابو ہریرہ کی، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جعفر بن ابی اسحاق سے جعفر بن ابی ہاشم سے روایت کی۔

چھٹا پھونک اور دو اکرتا

حضرت ابو خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر ہم جہاز پھونک کریں یا دعا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ مجھ سے تقدیر سے ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

سعید بن جابر رحمہ اللہ نے ابو اسحاق سفیان اور ہرمی بن ابی اسحاق خزامہ اور ابو خزامہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن حبانہ سے یہ روایت حدیث میں مروی ہے۔ بعض نے ابو اسحاق خزامہ اور اس کے خاندان سے اور بعض نے ابو اسحاق بن ابی خزامہ اور خزامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابو خزامہ سے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔

ۛ ۛ

كَلَامُوا هَلْ يَمْنَعُكُمْ ذَلِكُمْ قُلْتُمْ لَا تَقْرَؤُا بَلْ كُنْتُمْ تَقْرَؤُا
تَقْرَؤُا وَتَقْرَؤُا وَتَقْرَؤُا قَدْ تَفَعَّلُوا حَتَّى تَجْعَلُوا مَا جَعَلُوا
فَجَعَلُوا عَلَى ذَلِكَ قِصْعًا مِنْ عَيْمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِثْلًا
يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَيْحَةٍ أَيْ كِتَابٍ قَدْ أَقْلَمَ أَتَيْتُ لَشَرِيكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا
يُذَرُّكَ أَتَيْتُ نَفْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِثْلًا مِنْهُ وَقَالَ كَلَامًا
ظَاهِرًا لِي مَعَكُمْ يَسْتَفْهِرُ هَذَا حَدِيثٌ مَسْجُودٌ وَهَذَا
أَمْرٌ مِنْ عَدُوِّهِ لَا فَيْحٌ غَيْرُ بِنَائِسٍ وَهَكَذَا
رَوَى عَمْرُو بْنُ أَبِي هَاشِمٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ
أَبِي بَشِيرٍ وَخُشَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ
بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْوِ وَالْأَدْوِيَةِ

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَاسِيفَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ ابْنِ خُزَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَرَدُّ
نَسَمَتَيْهَا ذَوَاؤُهُ تَمْنَأُ أَوْ يَمُوتُ وَتَقَاةٌ مِثْلُهَا هَلْ
تَمُوتُ مِنْ ذَلِكَ اللَّهُ شَيْئًا قَالَ بَلَى مِنْ قَدَرِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَرِيحٌ

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاسِيفَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
يَكُنَّى ابْنُ دَاوُدَ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ خُزَّامَةَ عَنْ
أَبِيهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي خُزَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَدْ رَوَى عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ ابْنِ خُزَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ
بِابِ خُزَّامَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُنَاةِ وَالْعَجْوَةِ

کھنسی اور عجمہ (عجمہ کھنور)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي يَزِيدَ بْنَ مَرْثَدٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْأَيُّسَرُ قَطْرَةٌ وَالْأَشْبَابُ فِي الْأَيُّسَرِ قَطْرَتَانِ وَالْأَيُّسَرُ قَطْرَةٌ وَالْأَشْبَابُ فِي الْأَيُّسَرِ قَطْرَتَانِ»

باب ما جاء في أجر الكاهن

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو أُسَيْبَةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَكْرُبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَسْعَدٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَفَّرَ عَنْ كَلْبٍ وَتَمَرًا نَوَقًا وَخُزَانًا الْكَاهِنُ هَذَا حَلَاوَةٌ حَسَنٌ مَخْمُورٌ»

باب ما جاء في كراهية التعليق

۲۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدْرُودٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَفَّرَ عَنْ كَلْبٍ وَتَمَرًا نَوَقًا وَخُزَانًا الْكَاهِنُ هَذَا حَلَاوَةٌ حَسَنٌ مَخْمُورٌ»

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَفَّرَ عَنْ كَلْبٍ وَتَمَرًا نَوَقًا وَخُزَانًا الْكَاهِنُ هَذَا حَلَاوَةٌ حَسَنٌ مَخْمُورٌ»

باب ما جاء في تدبير الحثي بالماء

۲۱۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَفَّرَ عَنْ كَلْبٍ وَتَمَرًا نَوَقًا وَخُزَانًا الْكَاهِنُ هَذَا حَلَاوَةٌ حَسَنٌ مَخْمُورٌ»

میں ایک قطرہ اور دوسرے دن میں تھنے یہ ایک قطرہ پائیں
یہ دو تیسرے دن میں تھنے یہ دو قطرے اور پائیں
تھنے میں ایک قطرہ پکارتے۔

کابن کی اجرت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زائیدہ کی اجرت
اور کابن کی اجرت سے سنا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گلے میں تعویذ لکھنا

حضرت علی بن عبد الرحمن بن ابی یحییٰ لڑتے ہیں عبداللہ بن مسعود
ابو مسعود صحابی کا تیلہ دیکھ کر کہے اگلے ہاتھ لگنے پر ہر گز لباں تھا
فرماتے ہیں کہ آپ کو لپٹ کر پھر تو فرما حذیفہ کیسے نہیں دلاتے؟
کتے کے موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ہر ماں کو لپٹ کر پھر گے میں فلاںے گا وہ اسی کے سر پر رکھنا
بایں عبداللہ بن مسعود کہ روایت کریم بن ابی یحییٰ کی روایت سے
پہچانتے ہیں۔

محمد بن بشر نے ابواسلمہ بن حذیفہ بن ابی یحییٰ سے اگلے ہاتھ لکھنا
روایت کیا اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت مذکور ہے
کہ انہی کو حقیقتاً نفع بخش اور ضرر رساں کہتا ہے اس اعتبار سے ہر گز

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو آگ کا جوش ہے
اسے پانی سے ٹھنڈا کر وہ اس باب میں حضرت اسماء بنت
ابی بکر ابن عمر ابن عباس زید بن اسیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا
سے بھی روایت مذکور ہیں۔

٢١٥١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ
 بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدَةَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْخَوْفَ
 مِنْ تَيْجِ جَهَنَّمَ قَائِدٌ دُفْعًا بِالْمَاءِ -

٢١٥٢ حَدَّثَنَا هَانُونَ بْنُ إِسْحَاقَ شَيْخُنَا عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَدُوٍّ عَنْ فَايِزَةَ بِنْتِ الْعَمِيدِ عَنْ أَسْمَاءَ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّ وَفِي
حَدِيثِهَا أَسْمَاءُ كَلَامُ أَكْثَرِ مَنْ هَذَا وَكَانَ خَبِيرًا بِمَنْ مَجِيئِهِ
٢١٥٣ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

قَالَ ابْرَاهِيمُ يَا سَمَاعُ عَيْنُ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَعْلَمُكُمْ مِنَ الْخَشْيَةِ وَالْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ
بِسْمِ اللَّهِ أَكْبَرُ يَنْقُودُ يَا اللَّهُ الْعَظِيمُ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَذَابٍ
تَقَابِدُ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ حَبِيبَةَ
وَإِبْرَاهِيمَ يَصُحُّ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ وَيُرْوَى عَنْهُ يُقَالُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

٢١٥٣ سَحَدَ ثَمَامُ بْنُ مَيْمُونٍ بِأَنَّهُ يَحْمِي بَنِي إِصْحَاقَ
بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ
عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بَنِي هَاشِمٍ وَهِيَ بَعْدُ أُمِّهِ قَامَتْ
مَسَعَتْ نَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ
أَنْ أَتِيَهُ مِنَ الْغِيَالِ ذَا قَاهِيَسَ وَالرَّوْمُ يُفْعَلُونَ وَلَا
يُفْعَلُونَ أَوْ لَا هُمْ وَالْأَسَابِ عَنْ أَسْمَاءَ وَبَنِي يَرْبُوعَ
هَذَا أَحْوَاثُكَ صَدِيقُكَ وَقَدْ ذَكَرَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ
عَنْ عُذْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدِّهِ أُمِّهِ بَنِي هَاشِمٍ عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَدَّثَ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ
أَنْ تَطْلُ الرَّجُلُ أَمْرًا وَهِيَ تَرْصَعُ -

٢١٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخوار جہنم کی
عمری سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

اردو بن اسحاق نے براہِ سطر عبود، ہشام بن عروہ، طاہر بن تہذرا و اسحاق بن ابی بکر رضی اللہ عنہما، جن اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت احمد کی روایت میں کا کہتے وہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ
 اگر کسی نے اللہ کی حمد و ثناء اور ہر قسم کے ورد میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 پناہ مانگنے کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ کبیر کے نام سے ہر چیز کے مال
 و ملک اور دوزخ کی گری کی شرف سے اللہ تعالیٰ عظمت دے کر پناہ
 چاہتا ہو تو یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے موت ابراہیم بن
 اسماعیل بن ابی حنیفہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم کی
 حدیث میں ضعیف تھا گیا ہے۔ مرقی نقارہ کی جگہ مرقی بیہودہ
 (۱۰۰ کے ساتھ) لکھی گیا ہے۔

ایام رضاعت میں جماع کرنا

حضرت جدامہ نیت وحب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ سے سزا دینے کے ارادہ کیا
مگر ایام رخصت میں جماع سے منع کروں لیکن (معلوم ہوا کہ غلطی ہو گئی
مگر نہ اسے ایسا کرتے کیا اور ارادہ کو نقصان میں پہنچاتے تھے) بائیں
میں خلوت امداد بہت فرید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت
مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امامک بن احمد نے
اسے برا سطر مرود، عائشہ اور جدامہ نیت وحب،
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث
روایت کیا۔ امامک فرماتے۔ یہی میری حالت رخصت
میں جماع کرنا غلط ہے۔

حضرت جلالہ فریست صاحب اسرار رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

عَنْ عِثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ قَالَ أَكْبَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيًّا وَجَعَهُ قَدْ كَادَ يُلْقِي كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَحْ بِمِخْلِكَ مِمَّا مَاتَ وَكُلُّهُ لَكَ بِعِزِّ اللَّهِ قَدْ نَبِيٍّ وَمُسْطَلِكِيهِمْ قَتَرًا أَحَدًا قَالَ قَطَعْتُ قَادِيبَ اللَّهِ مَا كَانَ فِي بَعْلِهِ ذَلِكَ أَمْرِيهِ أَهْلِي وَتَحِيَّاهُ هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ حَبِيبٌ

باب ما جاء في الشنا

۲۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَاءَ بَسِيتٍ عَنْ أَبِي رَسْمُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكَهَا بِهَا لَمْ يَمُوتْ لَيْلٍ قَالَتْ يَا لَيْلِي قَالَتْ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ كَهْرٌ اسْتَمَشَتْ بِأَسَاءَ فَقَالَ الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَاقِ سَيْفٍ كَانَ يَنْبَغِي لَكَ مِنَ الْمَوْتِ لَكَ فِي الشَّنَا

باب ما جاء في العسل

۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ هُجَيْبٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ جَاءَ نَحْنُ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَرْحَمَ الشَّيْءِ نَحْنُ نَحْنُ فَقَالَ أَسْقِبْ عَمَلًا لَسْنَا نَقُحَّاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتَ عَمَلًا لَكَ بَرِيَّةٌ وَرَأْسُكَ تَطْلُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِبْ عَمَلًا فَقَالَ نَسَقَاءُ نَقُحَّاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتَ قَلْبِي وَيُؤْخَذُ اسْتَطْلَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ حَبِيبٌ

باب

۲۱۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

میں فرمایا (وہ) جگر سست مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرا اور کہہ اٹھ تھامنے کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کی خیر سے بچاؤ چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو درد رفع ہو گیا۔ اب میں ہمیشہ اپنے گمراہ اور دوسرے لوگوں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سناس علاج

حضرت امام بنت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پرچھا کہ کس دوا کے بعد بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ حدیث کے ساتھ آپ سے فرمایا وہ تربیت کر کے حضرت امام (زمانی) میں پھر میں نے شاہ کے ساتھ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں صحت سے شفا ہو تو سناس میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

شہد

حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت میں مضر برادر بن گیا یہ وہ بھائی کو صحت دست آپ سے میں آپ نے فرمایا اسے شہد پاؤں رکھنے میں اسے شہد پایا پھر مضر برادر مضر بن کر نہ لگا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد پایا لیکن اللہ سے مزید دستہ نے گھنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پاؤں رکھنے شہد پایا پھر مضر برادر مضر بن گیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد پایا لیکن دستہ نے گھنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شہد ہے اور تیرے بھائی کا بیٹا جبر ہے۔ اسے شہد پاؤں رکھنا اسے شہد پایا اور وہ تندرست ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیمار پرسی

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

حیدر سلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی حیات دے
کے جس کی صحت کا وقت نہ آچکا ہو اس صحت پادریل کے
میں اکثر بزرگ و بزرگ اور مرفی عظیم کے سب سے سوال
کرتا ہوں کہ وہ مجھے شفا عطا فرمائے، تو میری تندرست
ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے منہاں جن مرفی کی صحت سے پہچانتے
ہیں۔

بیمار کا علاج

حضرت ابن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم میں سے کسی کو بیمار ہو جائے اللہ یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے
تو اس کی پانی سے کھائے دے ایک جانک ہر میں اس کے بننے والی
جانب کی طرف نہ کر کے دیر تک کھڑا ہے اللہ کے نام
سے یا اللہ اپنے بندہ کو شفا سے اللہ اپنے رسول کو کچا کر کھانا
کے بعد اللہ صبح کے طلوع ہونے سے پہلے یہ عمل کرے اس میں
تین دن تک تین تین فرطے کھائے اگر تین دن میں صحت یاب نہ ہو تو سات دن
تو پانچ دن یہ عمل کرے اگر پانچ دن میں صحت یاب نہ ہو تو سات دن
یہ عمل کرے اگر سات دن میں صحت یاب نہ ہو تو دس دن یہ عمل کرے ایک اللہ
تعالیٰ کے حکم سے بیماروں سے حیا نہ ہو گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

راکھ سے زخم کا علاج کرنا

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں حضرت بل بن سہرہ رضی اللہ عنہ سے پہچانیا
اس میں من رہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کیا چیز
کے ساتھ کیا گیا حضرت بل نے فرمایا (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے زیادہ جانتے
وہاں کوئی نہیں رہا۔ حضرت بل نے فرمایا اپنا ڈھال میں پانی لاتے تھے
اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ سے غوی یا تک دہرتی
تھیں اور ایک بریرہ ہاکر آپ کا زخم بھر گیا۔ ام ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث منہا ہے۔

باب ۱۱

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
عَنْ عُمَرَ وَنَحْوِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَعْتَمِدُ مِرْيَقًا لَمْ يَوْضِعْ رِجْلَهُ فِيهِ قَوْلٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَكَ
اللَّهُ الْعَظِيمُ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيَكَ إِلَّا عَرَفِي
هَذَا أَحَدُ نَبِيِّ حَسَنٍ عَرَفِي لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
لَيْثِ بْنِ عُمَرَ.

باب ۱۲

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُلُّ مَرِيضٍ مَرِيضٍ إِذَا قَامَ سَمِعَ النَّبِيَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ فَاضْحَى فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ
مِنْ التَّكْرَارِ فَلْيُطْبِئْهُ عَذَّةً بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَفْرِغْ فِي نَفْثِ جَاهِ
فَلْيَسْتَقْبِلْ جَوْنَهُ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ شَفِّهِ عَذَّةً
وَصَلِّ عَلَى سَمُوكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصِيِّ وَقَبْلَ طُلُوعِ النَّهَارِ
وَلْيَقُوسْ فِيهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَرَّةً أَوْ ثَمَانِينَ مَرَّةً
فِي ثَلَاثَ نَوَاسٍ وَثَلَاثَ نَوَاسٍ فِي ثَلَاثَ نَوَاسٍ
فِي سَبْعٍ فَيَسْتَفْرِغْ فِي الْإِنْكَارِ يُقَالُ يَسْعَى بِأَذْنِ اللَّهِ هَذَا.

باب ۱۳

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ بْنَ سَعْدٍ وَأَنَا سَمِعْتُ بَابِي شَوْقَ رَدِّ وَ
بَعْرَهُ تَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ
أَعَدَّ يَوْمَ مَيِّتِي كَانَ يَتْلُو بِالنَّارِ فِي تَرْوِيبِ عَذَابِ عَسْرٍ
عَلَى الدَّاءِ وَخَرَفِي لَمْ أَحْصِ مَرَّةً خَرَفِي بِهِ جُنْدُ خَلْقٍ
أَبُو عَيْسَى هَذَا أَحَدُ نَبِيِّ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

باب ۱۴

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ ثَنَا عَقِيْبَةُ

کردن کی ہر ایک ماڈل اور صحیح راستہ نہ پاسکوں گا۔ لیکن اس طرح فیصلہ کر دیں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ ہمیں کہیں یہ نصف نبی اور نبی کی کسی یہ چٹا حصہ اس طرح دو تہائی کی تکمیل ہوگی اور ہر جگہ ہلنے پر اس کے پیچھے یہ حدیث سمجھ جائے۔ اگر تیس ادوی کا نام عبدالرحمن بن ثمودان کوئی ہے۔ شہد نے بھی اسے جو تیس سے حدایت کیا۔

تحقیقی بجائیں کی وراثت

حدیث میں رضی اللہ عنہ سے حدایت ہے، آپ نے فرمایا تمہاری آیت پڑھتے ہو جس میں بعد وصیت تو مومن ہمارے ہیں۔ بعد کچھ تم وصیت کرو اگر تم ہر اس کے بعد (اور) مال لاکھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کیے تھے تو وہ پیسے اور ایک قرآن کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے ملائی بھائی وارث ہیں، ہوں گے آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو میں باپ دونوں کی طرف سے ہو رہا بھائی (اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

بندار نے بواسطہ یزید بن ابی اسحاق ازکبائین ابی زائدہ مایہ اسحق، حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکل حدایت کیا۔

حضرت علی اکرم اللہ جو سفر کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بھائی (ارکب) دوسرے کے وارث ہونگے سو قیلے نہیں۔ اس حدیث کی ہم ابواسحق کی حدایت سے پہچانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علما نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ ابی اسحاق اس حدیث پر عمل ہے۔

بیٹیوں کی بیٹیوں کے ساتھ وراثت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے یہ تشریف لائے ہیں اس

الْمُهَنَّدِيْنَ وَلَكِنْ لَا قِصَّةَ فِيهِمَا كَمَا كُنْصِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنَةِ النِّصْفِ وَلَا بَنَةَ الْإِبْنِ لِلنِّصْفِ الْكَبْلَةِ الثَّلَاثِيْنَ وَبَدَأَتْ مَا بَقِيَ هَذَا حَدِيثُكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ دَانِي قَبِيضِ الْأَدْوِي اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْدَانَ كُوفِي وَقَدْ زَادَ الْإِسْنَاءُ شُعْبَةً عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ

باب ۱۳۹ مآجاء فی ویراث الاخوة من الرکب والأقرب

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ هَارُونَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَابِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ قِصَّةِ الْوَصِيَّةِ يَهْدِي أَفْزَى مِنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالَّذِي قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنْ أَعْيَانُ نَفِي الْأَوْثَرِ يَكُونُ ذُو نَفْسٍ الْعَلَابِ الرَّجُلُ يُرِثُ أَخَاهُ لِأَنَّهُ يَكُونُ قِيَمَ ذُو نَفْسٍ أَحْيَاهُ لَا يَمُوتُ

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ هَارُونَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَابِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمَةَ تَابِعِيًّا تَابِعِيًّا تَابِعِيًّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَابِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّانِ نَفِي الْأَوْثَرِ يَكُونُ ذُو نَفْسٍ يَكُونُ لَهَا جَدِيدٌ لَا تَصْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَابِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَابِثِ وَلَعَلَّ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ يَنْتَهِي عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

باب ۱۴۰ ویراث البنین مع البنات

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ تَابِعِيٍّ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَدِّدِ عَنْ

مَعْنَى عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَمَةَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

۲۱۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَسُ بْنُ عَمْرٍو قَتَانِي يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ
عَنْ هَمَّامِ بْنِ بَعْنَى عَنْ كَثَّادَةَ عَنْ النَّحْسِ عَنْ عَمْرٍو
عَنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ ابْنَ أُمِّي مَاتَ قَبْلِي يُعْرَضُ فَقَالَ لَكَ الشُّشُ
فَلَمَّا وَدَّ دَعَا فَقَالَ لَكَ سُودٌ ثُمَّ أَخَذَ فَلَمَّا وَلَّى دَعَا
كَانَ إِنَّ الشُّشَ مِنَ الْأَخَرِ لَكَ هُجْرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْنٍ وَنُيْسَانَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِيبُ بْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ
قَالَ مَرْثَةُ قَالَ قَبِيصَةُ وَقَالَ مَرْثَةُ عَنْ نَجْدٍ عَنْ
قَبِيصَةَ بْنِ مُرَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ أُمُّ أَدَمَةَ أَوْ أُمُّ
الْأَبِ إِلَى أَبِي تَكْرِهًا فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ أُمِّي مَاتَ
وَكُنْتُ أَحِبُّهُ لَأَنْ يَرِي أَيْ كِتَابٍ خَطًّا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا
أَجْنَلُكَ لِي أَيْ كِتَابٍ مِنْ حَقِّكَ وَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ بِشَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ النَّاسَ
قَسِمُوا الْمِيرَاثَ بَيْنَ شَعْبَتَيْنِ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ قَالَ لَمْ يَكُنْ
بُنْ مُسْلِمَةً قَالَ فَاَعْظَاهَا الشُّدَّاسُ ثُمَّ جَاءَتِ الرَّقِيقُ
تَحْتَ أَيْدِيهَا إِلَى عُمَرَ قَالَ سَعْيَانُ وَرَأَى فِي بَيْتِهِ مَعْمَرُ بْنُ
الرُّهَيْبِيِّ وَكَانَ أَحْفَظُهُمْ عَلَى الرَّهْبِيِّ وَكَانَ حَظُّهُ مِنْ
مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنْ أَجَعْتُمْ مَعْمَرًا فَهُوَ كَمَا دَأَبْتُمْ مَعْمَرًا
فَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ قَوْلًا

۲۱۷۸ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنٍ عَنْ نَاسِيبِ بْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ
عَنْ هَمَّامِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ حَنْشَلَةَ عَنْ قَبِيصَةَ

طَاوُسِ بْنِ كَرْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَرَاكَ مِيرَاثَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص بنی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا والد نامریک ہے۔ اس
کے ترکہ میں میرا کتا حصہ ہے، بچے فرمایا تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب
وہ واپس ہلے گا تو پہلے ہلایا اور مردہ تیرے لیے ایک چھٹا حصہ اور
بچہ سب سے بڑا ہو گا تو پھر ہلایا اور فرمایا۔ دو سوا چھٹا حصہ
اصل حق ہے نہ اس حصہ میں حدیث صحیح ہے اس باب میں حدیث
مستقل بنی یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

وَأَدَى كِ مِيرَاثَ

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک مرد مر رہا
وہی مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا
کہ میرا والد نامریک ہے بتایا گیا کہ کہہ کر قرآن اس کی تلاوت
فرمادے اور جو حصہ ہو کر ہو گا اللہ عنہ سے فرمایا میں قرآن پاک میں
پڑھا حصہ میرا مال میں دے دے اگر وہ مال اللہ علیہ وسلم کو پس اس کے متعلق
کوئی فیصلہ نہ کرتے ہوئے میں نہ کہیں میں میرا کتا حصہ ہے پھر ہلایا اور فرمایا
میرا بچہ سب سے بڑا ہو گا تو پھر ہلایا اور فرمایا اللہ عنہ سے عرض کیا نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کی چھٹا حصہ دیا ہے حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم اسے سو اسی اور نے بھی سنا عرض کیا حضرت محمد بن
مسلم رضی اللہ عنہ نے سنا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا
حصہ دیا پھر مرد کی وادی خالی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انھوں نے
فرمایا کہ عمر نے میری حدود ایت کرتے ہوئے مجھ سے الفاظ نہ سنا
مجھے نہ میری سے یا نہیں کہہ سمر سے یا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اگر تم دونوں ہمیں تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کا ہر کا ہر اگر تم میں سے
حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد وادی
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس نے اپنے حصہ میراث کا

بْنِ ذَوْبِ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ أَيْ أُمِّي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهَا
وَمِنْهَا طَافِلٌ لَهَا مَالِكٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَمَالِكٌ فِي
سُتْرَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَمَالِكٌ فِي
حَقِّي أَسْأَلُ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ لَمْ يَخْرُجْ بَنُ
شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهَا الشُّدُسَ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ فَحَمَلَتْهُ
بْنُ مَسْكَةَ فَقَالَ يُتْلُ مَا قَالَ الْمُخَيَّرَةُ بَنُ شُعْبَةَ مَا فَدَاكَ
لَهَا أَبُو بَكْرٍ خَالَ حَتَّى جَاءَتْ لَهَا الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عَمْرِ بْنِ
الْمُطَّلِبِ فَسَأَلَتْهُ مِنْهَا فَقَالَ مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
كُنْ وَكَوْنِي هَكَذَا لَكَ الشُّدُسُ قَالِي ابْتِغَاءً لِي بِمَنْ تَقُولُ
بَيْنَكُمْ أَوْ أَنْتُمْ كَمَا حَدَّثْتُمْ بِهَا فَقُولُوا هَذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا حَتَّى
مَرَّ بِمَنْ وَهُوَ كَسَمَّ مِنْ حَدِيثِ نَبِيِّ عِيْلَةٍ وَفِي الْمَالِ
عَنْ بَرْنِيَّةَ

بَابُ ۱۳۹ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

۲۱۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَسَنِ بْنُ مَرْقَةَ تَابِعُوا بَرْنِيَّةَ عَنْ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الصَّغِيِّ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا أُولُو حَتَّى تَلْقَاهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَلِهَا
حَقٌّ هَلْ لَهَا يَتَّى لَا تَقْرُبُهَا مَرُورًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
فَقَدْ وَفَّقْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا بَعْضُهُمْ

بَابُ ۱۴۰ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

۲۱۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أَسْوَدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ
مُسْلِمًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَدِّهِمْ نَبِيٍّ
جَدِّهِمْ بَنُ عَقَادٍ بَنُ حَلِيفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بَنُ سَهْلِ بْنِ
حَلِيفٍ قَالَ كَتَبَ يَحْيَى عَنْ بَنُ الْمُطَّلِبِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ مَوْلَا

مطالعہ کیا آپ دریا اللہ کتاب میں تصدیق کیجئے کہ حضرت رسول کے
مطابق میں رسول کے پسندیدہ میں ملی جائے گی صاحب کرم سے پرہیز کرنا چاہیے
اپنے صاحب کرم سے اپنے حقوق وغیرہ میں جو حق اللہ کے لئے ہو گیا ہے
ہر حق اللہ کے لئے کہ حضرت میں حاضر تھا آپ نے ہر حق کو حق قرار دیا آپ نے
خدا کے لئے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہاں پر حضرت محمد بن مسلمین اللہ کے لئے ہر حق
اور جو بات فرما کر حضرت میں فرمایا ہے کہ جسے چاہے جو حق اللہ کے لئے
ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
میں حاضر ہو کر اور اپنے صاحب کرم سے اپنے صاحب کرم سے اپنے صاحب کرم سے
قرآن میں کر کے حضرت میں ہی جیسے صاحب سے اگر تم دونوں میں سے
ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے

وادی کی میراث بیٹے کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
فرمایا ہے میں نے اپنے صاحب کرم سے اپنے صاحب کرم سے اپنے صاحب کرم سے
میراث کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
میراث کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
میراث کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے
میراث کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے ہر حق کو حق قرار دیا ہے

اموں کی میراث

حضرت ابوالامہ بن بھل بن حنیف فرماتے ہیں حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میراث میں سواطع سے حضرت
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے شخص کا کوئی میراث نہ ہر حق کو حق قرار دیا ہے
کے میراث میں سواطع میں کا کوئی میراث نہ ہر حق کو حق قرار دیا ہے

ترکہ پائے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور مقدم بن سعد کرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کا مال وارث بنے گا۔ یہ حدیث ظریفہ ہے۔ بعض نے اسے بلا واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر مسل بیان کیا۔ اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ بعض نے مال و فاضلہ پورے کرنا وارث قرار دیا ہے۔ اکثر اہل علم نے فدا لارہام کا روافق کے ضمن میں اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کو وارث قرار نہیں دیتے بلکہ ترکہ یہاں المال کا مال قرار دیتے ہیں۔

ۛ ۛ

لا وارث کا ترکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کجھوک چھٹی سے گر کر مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اس کا کوئی وارث نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا مال اس کے گاون کے بعض لوگوں کو دے دو۔ اس باب میں خصوصاً بربہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مرسلہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عدی بن ابی بنی شمس کا انتقال ہو گیا۔ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا البتہ اس کا ایک آزاد کردہ غلام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی اس غلام کو دے دی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں اہل علم کا یہ عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا عبید وارث چھوڑے پھر

مُؤْتًی مِّنْ لِّمَوْلًی لِّہٖ وَالتَّحَالُ وَارِثٌ مِّنْ لَّا وَارِثٌ لِّہٖ فَا
فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَہٗ وَابْنِ عَبَّاسٍ مَعْنٰی یُّکْرَبُ ہَذَا
حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ بِأَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ جَدِیجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُبِیْلٍ عَنْ طَالُوْسٍ عَنْ
عَائِشَہٗ کَاَنَّہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِلْحَالِ وَارِثٌ مِّنْ لَّا وَارِثٌ لِّہٖ ہَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ
مَّیْ یُّہٗ فَقَدْ اُرْسِلَہٗ بَعَثُوْہُمْ فَلَمْ یَذْکُرُوْہِمْ عَنْ عَائِشَہٗ
وَاسْتَفْتٰ بِہٖ اَصْحَابُ النُّبُوِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَوَرِثَ بَعْضُہُمْ الْحَالِ وَالتَّحَالُ وَ الْحَقُّہٗ وَ لَیْسَ ہَذَا الْعَوْدُ
فَہَبَ اَللّٰہُ لِعَمَلِ الْعِلْمِ تَوْحِیْدٌ ذُوْی الْاَسْحَامِ وَ اَمَّا نَبِیُّ
بُنْ تَابِثٌ فَلَمْ یُوْرَ لَہُمْ وَ حَلَّ الْمِیْرَاثِ فِی بَیْتِ الْمَالِ

بَابُ مَا جَاءَ فِی الَّذِیْ یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْبَغِیِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ذَا
عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَہٗ اَنَّ مَوْلًی لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَ کَفَّ مِنْ عَدُوِّ نَحْلَہٗ فَتَاَتَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْظِرْ ذَاہْلَ لَہٗ مِنْ قَامِی
فَاَنْزِلْ اَلْحَالِ فَاَدْ کَعُوْا اِلٰی بَعْضِ اَهْلِ الْقُرْبَیَّہِ وَ لَیْسَ
فِی الْبَابِ عَنْ بَرْبِہٖ ہَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ

بَابُ فِی مِیْرَاثِ الْمَوْلٰی الْاَسْفَلِ

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَجْلًا مَاتَ
عَلٰی عَمَلِہٖ مَوْلٰی لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ لَیْسَ لَہٗ
اِلَّا عَمَلُہٗ اَوْ اَسْفَلُہٗ فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِیْرَاثُہٗ ہَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَمَلُ اَهْلِ

مرجائے قرآن کا مال مسلمانوں کے بیٹے المال
میں جمع کیا جائے گا۔

✽ ✽

مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مسلمان اور کافر ایک دوسرے
کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ہم سے ابن ابی مرثد نے بواسطہ
سفیان مذہری سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس
باب میں حضرت جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی
روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمر اور کئی
دوسرے حضرات نے زہری سے اس کے ہم معنی نقل کیا۔
ابن کثیر بواسطہ زہری، ابی بن حسین عمرو بن عثمان اور
اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) ابی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ ابی کثیر بواسطہ
عمادان سے نقل ہوئی۔ بعض نے بواسطہ ابی عمرو بن
عثمان سے روایت کیا۔ اکثر اصحاب ابی کثیر نے عمرو بن
(غیر وارث کے) سے روایت کیا۔ عمرو بن عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے اولاد سے ہیں اور خود بھی۔ ہم عمر بن
عثمان کو نہیں جانتے۔ ابی کثیر کا اس حدیث پر عمل ہے۔ علماء کا
ترجمہ روایت میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر
اہل علم نے اصحاب کے مسلمان و دشمن کا حق قرار دیا۔ اور
بعض نے فرمایا مسلمان اس کے مال کے وارث نہیں
ہوں گے۔ ابی کثیر نے حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، کافر کا
وارث نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی
قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

العلیہ فی ہذہ التہلیل اذا مات رجل وکفر
یتذکر عصبۃ ان میراثہ یجعل فی بیت
مال المسلمین۔

باب ما جاء فی ابطال المیراث بین
المسلم والكافر

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا سَاحِبُ ثَمَامٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ الْقُرَشِيُّ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ كَالُوٍّ الْأَسَدِيُّ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
حُصَيْنٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَسَنٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا
الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَمَامٌ
سُفْيَانُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ خُزَّاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ
وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
هَكَذَا اسْوَأُ مَا مَعْنَاهُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ كَالُوٍّ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ
كَثْفِيِّ مَالِكٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ حُكَّانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدِيثٌ مَالِكٍ وَهُوَ قَوِيٌّ
فِيهِ مَا يَكْفِي قَدِّمُوا بَعْضَهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ مَنْ عَمِلَ
بْنِ عُثْمَانَ قَالَ لَرَأَيْتُ أَصْحَابَ مَالِكٍ كَانُوا عَنْ عُمَرَ
بْنِ مُحَمَّدَانَ وَعُمَرُ بْنُ مَحْمُودَانَ بْنِ عَفَّانَ
هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَمِلَ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ يَدْعُو عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاتَّخَذَتْ
أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِثْرَاتِ الْمَرْثَةِ لِيَجْعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِقَوْلِهِ
يَوْمَ تَقُومُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرِثَتُهُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّخَذُوا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

علیہ وسلم نے فرمایا دو دینوں واسے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث جابر سے مرث ابن ابی یحییٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قاتل کی میراث باطل ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل، طارث نہیں ہوتا یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ صرف اس طریق سے معروف ہے۔ ابن بن عبد اللہ بن البراء کہ بعض اہل علم نے ترک کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ان ہی سے ہیں۔ اہل علم کا اس پر اٹل ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔ قاتل غلطی سے ہوا یا جان بوجھ کر بعض چیز فراتے ہیں۔ غلطی سے قتل ہر قاتل وارث ہے۔ گناہ کا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت وارثوں پر ہے اور عورت غلام کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہو سکتی۔ صحابہ بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھاکر اٹھم مہابی کر اس کے خاوند کی دیت سے وارثت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

میراث وارثوں کیسے اور دیت عصبہ کے ذمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کے صل کے حقوق بزرگ کر رہی تھا

بُنْتُ نَبِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ أَهْلًا وَلَا كَيْفًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دَيْتِهَا

۲۱۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْعَصَبَةِ

۲۱۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَافُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَلَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَهْيٍ

مُحَمَّدٌ وَكَانَ رَأْيُ غَيْرِ أَهْلِ الْبَيْتِ لِمُعْتَمِدَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْأَسَدِ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنَّ
وَلَدَ النَّبِيِّ الْأَوَّلِ مِنْ أَبِيهِ

بَابُ مَنْ يَرِثُ الْوَلَدَ

[illegible]

أَخَذَ الْفَرَّائِضَ

يَسْأَلُكَ اللَّهُ التَّوَّابِينَ

أَبْوَابُ لُوصَايَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلَاثِ

[illegible]

کرے گا انصار اور انصار ہرگز نہ کہیں کھڑا۔ میں اسناد شکر کی بارش
ہے۔ ابن عبیدہ نے اسے مروین شعیب سے روایت کیا۔ ابی سلم کا
ابن پریل ہے کہ وہ اس نے اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

والہ کا کون وارث ہوگا

حضرت حمزہ بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو فرمایا۔ وہ لوگ اس ہی حدیث پر جہاں کا روایت ہو گا اس حدیث کی سند قوی نہیں۔
حضرت داؤد بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین قسم کی دراست کی روایت برآں ہے۔ اپنے آئنا و کردہ خدام کی، اپنے تعظیم کی اور اپنی اس اولاد کی جن کے بارے میں اس نے نشان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
ام اسے صرف اس طریق محمد بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ابو اسحاق غفران بن حاتم حمیری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

البواب وصايا

تہائی مال کی وصیت

حضرت مہر علی صاحبزادہ اہل حقانی و حقانیت جنہاں اپنے عالم سے دلیریت کرتے ہیں، فراتھوڑی میں فتح کوہ کے سال ہیامہ و اولاد موت کے قریب پہنچا گیا۔ بعد ازاں صحت خراب ہوئی۔ حکیم سید محمد علی صاحبزادہ کے ہاتھ آئے تو قریبے عرصہ تک کیا دوا دے لیا، مگر پھر بہت مہالانہ بہت کھینچا، ایک شبیلی کے مرنے پر لڑائی ہوئی۔ یہی سب کچھ یہی تمام اہل حقانیت کو دیکھ کر

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایت عائشہ بن ابی بکر
ایک وصیت پڑی کہ جسے کہ بعد از وصیت کا جائے یا امانگی
قرض کے بعد جس وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے
یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اگر یہ وصیت میں اس طرح سے غریب ہے
خیر بنی امیہ بن جابر سے دیکھا میں نے اسے جنتی کے حامل دیکھا

وصیت کی ترغیب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی مسلمان جسے کسی وصیت کیسے ملے
جو اس سے لازم ہے کہ دو باتیں بھی اس کا حالت میں نہ گراوے
کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو یہ وصیت حسن
میں ہے۔ اگر اس پر نہ ہو اسام اور ابن عمر رضی اللہ عنہما
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی

ظہیر بن سہب کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا جیسے میں نے
کہا ہر وصیت کیسے ضروری اسباب نے لوگوں کو کیسے ہم دیکھا
ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل پیرا ہونے کی وصیت
فرمائی یہ وصیت حسن کی ہے۔ ہم اسے صرف ایک بن سہب
کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

فارس کیسے وصیت نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ نے قرآن الہی کے غلبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ہر شخص کو اس کا حق ملنا فرمایا اس روایت کے لیے وصیت نہیں۔ پھر
صاحب تراجم کہتے ہیں کہ اس روایت کے لیے صحیح ہے۔ اور اس کا صاحب
اللہ تعالیٰ پر ہے جو ان کا اپنے آپ کے عطا کرے اور اس کا دینی کرے
یہ اپنے آپ کے عطا کرے کسی اس کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت

فی الوصیۃ فکیف لہما التاریم قد اعطی ابوہریرۃ من
بعد الوصیۃ لیس فیہما اودین غیر وصیۃ وصیۃ وین
الذوالی قولہ ذلک انما یطعمہم ہذا حدیث حسن
عوثیۃ من ہذا التاریم وینصرین علی الذوالی تادی
عن اشہد بن سہب ہذا حدیث تصیر التاریم صحیح

باب ماجاء فی الحدیث علی الوصیۃ

۲۱۹۵ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
عَلین ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا
حَقَّ لِغَیْرِہٖ سَلَامٌ یَّجِیۡتُ فَاِذَا مَا یُؤْمَرُ بِہٖ فَاِذَا
تَوَصَّیۡتَ مَکْتُوبَۃً وَہِیَۃٌ ہَاہُنَا یَا حَسَنَ رَّحِمَہُ اللّٰہُ وَہَا
لَیْسَ عِنَ الذَّہْرِ وَہَا عَنِ سَالِوَعِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یوص

۲۱۹۶ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
عَلین ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا
حَقَّ لِغَیْرِہٖ سَلَامٌ یَّجِیۡتُ فَاِذَا مَا یُؤْمَرُ بِہٖ فَاِذَا
تَوَصَّیۡتَ مَکْتُوبَۃً وَہِیَۃٌ ہَاہُنَا یَا حَسَنَ رَّحِمَہُ اللّٰہُ وَہَا
لَیْسَ عِنَ الذَّہْرِ وَہَا عَنِ سَالِوَعِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

باب ماجاء لا وصیۃ لوارث

۲۱۹۷ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
عَلین ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا
حَقَّ لِغَیْرِہٖ سَلَامٌ یَّجِیۡتُ فَاِذَا مَا یُؤْمَرُ بِہٖ فَاِذَا
تَوَصَّیۡتَ مَکْتُوبَۃً وَہِیَۃٌ ہَاہُنَا یَا حَسَنَ رَّحِمَہُ اللّٰہُ وَہَا
لَیْسَ عِنَ الذَّہْرِ وَہَا عَنِ سَالِوَعِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو عَنِ ابْنِ عَمْرِو
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض دینے کا فیصلہ فرمایا۔ امد تم بڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے۔ امام حماد کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا
حضرت البرصیہ طحاوی فرماتے ہیں میرے بھائی نے اپنے ایک محکمہ پر سے حق میں وصیت کی تھی کہ حضرت البرصیہ طحاوی سے ملاقات کرو چھا کر میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال وصیت کیا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کس طرح خرچ کیا جائے فکر پر مسکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر حضرت البرصیہ طحاوی فرماتے ہیں کہ اگر میں حق تو بجا دین کے برابر کسی کو نہ دیتا رہی مے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن آپ نے فرمایا کرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کا خیال ایسے ہی ہے جیسے کرنی محکمہ پر ہو کہ میرے جیسے یہ وصیت سن گیا ہے۔

حق دلاء کس کے لیے ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام کو کہہ دیا کہ اس نے مال کتابت میں ادا طلب کرنے حاضر ہوئے۔ ابھی تک انہوں نے اپنی کتابت سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے مالوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں کریں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور حق دلاء مجھے حاصل ہو تو میں دیا کروں کہ حضرت برید نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو وہ آپ کا نیت کریں اور حق دلاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ادا کریں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بت نہیں کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا اسے فرید کہ آزاد کر دو کہ فرید

أَفِي لَأَمْحَاتِ الْوَسْمَةَ الْفَرَسِ الْخَالِدِ عَنْ عَجَبِي أَنْ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْضَى بِاللَّيْلِ قَبْلَ الْوَسْمَةِ
وَأَنْ تَقْرَأَ الْوَسْمَةَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَا تَعْمَلْ عَلَى هَذَا
يَوْمَ عَامَةِ أَهْلِ الْيَوْمِ أَنْ يَبْدُلَ بِاللَّيْلِ قَبْلَ الْوَسْمَةِ +

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يَغْتَنِي عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَهْدِي
نَا سَمِعَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
أَخْبَنِي إِلَى أَبِي بَكْرٍ الْفَرَسِ عَنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّيَّانِ
فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي أَوْضَعَنِي إِلَى بَطْنِ عَمْرٍو مِنْ مَالِهِ فَلَنْ تَدَى
لِي وَفَضْلُهُ لِي الْقَدْرُ أَوْ الْمَسْأُوكُ أَوْ الْجَاهِدُ
مِنْ بَيْتِ اللَّهِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَفَكَرْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ بِالْجَاهِدِ
مِنْ بَيْتِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ
الَّذِي غَاتَنِي عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الْيَوْمِ يَهْدِي
لَا شَيْءَ هَذَا أَحَدًا يَنْتَ حَسَنٌ حَسَنٌ

باب ۱۳۲

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْفَرَسِ عَنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّيَّانِ
عَنْ مَرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخَذَتْهُ أَنْ يَرْوِيَهُ
حَاوَتْ لَمَسْتَوِيَةً عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَبَوَّ
مَكَانَ قَصَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقُلْتُ لَهَا
عَائِشَةُ أَرِجِي إِلَى أَهْلِي فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِي
عَنْكِ كِتَابَتِي وَبِكُورٍ وَلَا يَكُنْ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ
فَلَمَّا مَرَّ بِهِ إِلَى أَهْلِي فَأَبْوَوْا كَوَالًا شَأْنًا
أَنْ تَحْكُمَ عَلَيْهِمْ فَإِنْ وَبِكُورٍ لَنَا وَلَا يَكُنْ
لَنَا فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ عَجَبِي فَمَاتَ

الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَوَكِّلًا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ مَا بَالُ أَتْرَابِ
يَشْرُوْنَ طَرِيقَ شَرْطِ الْبَيْتِ فِي كِتَابِ اللهِ
مَنْ أَسْرَطَ شَرْطَ الْبَيْتِ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ
لَهُ فَلَانِ الْحَقُّ طَرِيقَ شَرْطِ الْبَيْتِ لِهَذَا أَحَدًا
حَقٌّ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ حَزْرَةِ وَجْهِ وَكَفَى
عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَحَدًا أَهْلُ الْوَلَدِ
أَنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ

وہاں کہیے ہے جو آزاد کرنے پر آپ کو دے
ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرط دیتے ہیں کہ کتاب اللہ
میں نہیں آتا۔ ہاں نہیں مگر یہ سب شرط کر کے یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے دوسرے فرق سے بھی مروی ہے۔ اہل علم
کا اس پر عمل ہے کہ حق و بلاد آزاد کرنے والے
کے لیے ہے۔

+

أَبْوَابُ الْوَلَدِ وَالْبَيْتِ

الباب دواویہ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنَّ مَا جَاءَ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ
۶۷۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْبَةَ الدَّخْنِي عَنْ
مُهَذَّبٍ تَابِعٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ
تَشْتَرِيَ بَيْرَةَ فَأَسْرَطَ الْوَلَدَ فَقَالَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ
الْبَيْتَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ الْبَيْتَ وَلِيَ الْبَيْتَ عَنِ
أَبْنِ عُمَرَ كَفَى هَذِهِ وَهَذَا أَحَدٌ حَقٌّ
عَلَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَحَدٌ أَهْلُ الْوَلَدِ

ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہی
نے حضرت بربہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔
لو اس کے آٹاؤں نے ولاء کی شرط رکھی۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علاء ابن کے لیے ہے بربہ کا
کوئی یا بربہ کا والدی مگر۔ اس باب میں حضرت ابن
عمر اور بربہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر
عمل ہے۔

بَابُ الثَّمَنِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَهَبَتِهِ

ولہ کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

۶۷۰۳ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو تَابِعٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم

۱۔ ایک مائل بالغ کسی کے ہبہ پر خوف ہوا۔ ہبہ کی
میں ہبہ کی خرید و بیع ہبہ کی خرید و بیع ہبہ کی خرید و بیع ہبہ کی
سے بھی ہبہ کی۔ (بہار شریعت حصہ ۱۴ ص ۱۷۵ تا ۱۷۶)

عَبِيدَةُ نَابِئًا اللَّهُ نَبِيًّا وَيُنَارُ مَسِيحٍ عَيْدًا اللَّهُ
فَمَا عَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَرَى عَنْ بَيْعِ الزَّوَالِ وَجَبَدِهِ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ
صَحِيحٌ لَا تَعْرِفُكَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
وَيُنَارُ هُنَّ ابْنُ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَذَا رَوَاهُ مُشَيْبَةُ وَصَفِيَّانُ الْكُوفِيُّ
وَعَلَاءُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَبْنَارٍ
يُذَوِّى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ تَوَدُّتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
مَنْ وَبْنَارٍ حِينَ نَحَلْتُ بِهِ هَذَا الْحَدِيثُ أَذِنَ
لِي حَتَّى كُنْتُ أَقْرَأُ كَيْفَ قَاتَلَ رَسُولَهُ قَدَّسَ
تَعَالَى عَنْ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهُمْ وَهِيَ فِيهِ بَيِّنَةٌ بَنِي سُلَيْمٍ
وَالْقَبِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ وَبْنَارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَبْنَارٍ هَذَا
الْحَدِيثُ ۛ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دلا کے نیچے اور اسے کرنے سے
منع فرمایا یہ صلیف حسن بھی ہے ہم اسے ہر اسلم
عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی
روایت سے جانتے ہیں۔ شہہ اسحاق ثوری اور
ہاکم بن النس نے اسے عبداللہ بن دینار سے
روایت کیا۔ شہہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا
جب حضرت عبداللہ بن دینار یہ حدیث بیان کر
سے تھے تو ریزا دل پا رہا تھا کہ وہ مجھے اجازت
دیں تو میں اللہ کران کی پیشانی پر دم لیں یہی بن سلیم
نے یہ حدیث ہر اسلم عبداللہ بن عمر اور نافع
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کی۔ یہی بن سلیم سے اس میں غلطی واقع ہوئی۔
صحیح یہ ہے۔ ہر اسلم عبداللہ بن عمر عبداللہ
بن دینار اور عبداللہ بن عمر انہی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روکی ہے۔ اس طرح متعدد لوگوں
نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا۔ عبداللہ بن دینار
اس حدیث میں متفق ہیں۔

* *

کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا

حضرت ابوبکر تمہارا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے
کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا
کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولنا اس صحیفہ میں ان لوگوں
کے دانتوں کے دیت اور زخموں کے احکامات مذکور
ہیں۔ اس خطبہ میں آپ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ دینہ فیر (حیر اپنا) سے زور (بھلا) ہم
حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نہ لے یا کسی

باب ۳۱۵ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ أَوْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ

۲۲۰۴ حَدَّثَنَا هَذَا شَا أَبُو عَادِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ
خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا مَشِيئَةً
فَنَقْرُوهَ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ فَصَحِيفَةٌ
فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ
فَعَدَا كِتَابَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَمُنَّ حَرَّمَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ إِلَى
تَوْرِقَتَيْنِ أَحَدُهُمَا فِيهَا حَدَّثَنَا أَبُو أَدْيٍ مَسْخُوفًا

فَعَلَيْكُمْ نَعْنَهُ اَنْتُمْ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ اَجْمَعُونَ
لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقًا وَلَا
عَدْلًا وَمَنْ اَدَّى إِلَى غَيْرِ هَؤُلَاءِ اَوْ تَوَلَّى فَقَدْ
مَوَّلَ بِهِمْ فَعَلَيْكُمْ نَعْنَهُ اَنْتُمْ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ
اَجْمَعُونَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقًا وَلَا عَدْلًا وَ
وَمَنْ اَلِ الْمُشْرِكِينَ فَلَا حَوْلَ لَهُ يَسْتَلِ بِهَا اَدْنَاهُمْ
هَذَا احَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ مَخْضُوعٌ وَبُذِي بَعْضُهُمْ عَنِ
الْاَعْمَاشِ عَنْ اَبْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ
بْنِ سُوَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَحْوَةَ وَكَانَ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ
فَعَلَيْكُمْ نَعْنَهُ

جو حق کرے گا اللہ سے اس پر اللہ تعالیٰ ان شرکوں اور سب لوگوں
کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی خیر
و فضل قبول نہیں کرے گا اور جو شخص کسی غیر کو باپ یا مالی
لے اس پر بھی اللہ تعالیٰ ان شرکوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے
اس سے کوئی خیر و فضل قبول نہیں کیا جائے گا تمام مسلمانوں
کا پتا ایک ہی ہے۔ ایک ہی دار و ملک مسلمان بھی کیا ہے
نکاح ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے برا سمجھا
ابراہیم بن محمد اور حدیث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
اس کے ہم سننے سے روایت کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس
کے علاوہ کچھ روایت ہے۔

باب ۳۱۱ مَا جَاءَ فِي التَّحْلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

۲۲۰۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُبَابِ بْنِ الْعَلَاءِ الْعَسْكَرِيُّ
قَتَيْبَةُ بْنُ عَثِيمٍ الرَّحْمَنِيُّ التَّمِيمِيُّ قَالَ كُنَّا
مَعَ أَبِي عَمْرِو بْنِ الدُّهْرِيِّ عَنْ سُوَيْبِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُدْرَةَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَرَأَتِي وَلَدَتْ
عَلَيْنَا اسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ لَكَ مِنْ زَيْلٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَمَا التَّوَالُفُ
قَالَ حُمُرُهَا قَالَتْ فَمَا أَوْلَتْهَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ
فَمَا تَوَالُفُهَا قَالَ أَتَى أَتَاهَا فَلَمَّا قَالَ لَعَلَّ عَرُفًا
فَرَمَهَا قَالَ فَبَعْدَ لَعَلَّ عَرُفًا نَزَعَهُ هَذَا حَوَالِي
حَسَنٌ صَوِيحٌ

باب کا اولاد سے الکار کرنا
حدیث ابراہیم بن محمد اور حدیث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث حسن صحیح ہے۔
کامیاب شخص بن کر مصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میری بیوی
نے سیاہ بچہ دیا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اسے اس اور شوہر اس نے عرض کیا یہ
ہے۔ فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ عرض کیا سرخ۔ فرمایا
ان کو سیاہ بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں سیاہ رنگ
کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان میں سے کون سا
آگیا۔ انہوں نے کہا۔ شاید کسی رنگ نے اسے
برگاہ۔ آپ نے فرمایا شاید اسے کبھی کسی رنگ نے
کھینچا ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

قیافہ جاننے والے لوگ

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک
صحابی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش اللہ کے پاس تشریف

باب ۳۱۲ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

۲۲۰۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَمِعَهُ يَقُولُ عَلَيْهِمَا سَمِعْتُمَا الْقُرْآنَ فَتَرَكْتُمَا آسَابِيَهُمَا
وَجَوَّهَهُ فَقَالَ الْقُرْآنُ قَدْ بَيَّنَّ لَنَا نَظَرًا يَنْقُلُ إِلَى
نَبِيِّنَا حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هَذِهِ
الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
مُصْتَفًى وَقَدْ رَوَى مُسْنِدَانِ مِنْ عَمَلِنَا هَذَا الْحَدِيثُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ
قَالَ إِنَّ كُنْزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ سَهْمٍ وَأَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا
فَقَالَتِ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ
هَكَذَا شَأْنُ سَعِيدٍ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرِهِمَا
عَنْ مُسْنِدَانِ مِنْ عَمَلِنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ وَكَذَا احْتَجَمَ
بَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ هَذَا الْحَدِيثُ فِي الْقَامَةِ
أَمْرًا لِقَائِهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيْثُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّهَادِيِّ

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَحَادَّثُوا هَذِهِ الْقَدَمَتَيْنِ تَحْدِثُ وَحَدَّثَ
النَّسَائِيُّ لَا تَحْدِثُ جَارَةً لِحَاثَرِهَا تَنْوِشُ
فِيهِمْ شَأْنًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَذَا
فَأَبُو سَعِيدٍ أَسْمَاءُ يَعْنِي مَوْلَى أَبِي هَاشِمٍ وَكَانَ
تَكَافُفًا وَبَعْضُ أَهْلِ الْوَلَدِ مِنْ قَبْلِ جَعْفَرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَدِّهِ تَوَالِدُ الْجُوعِ
فِي الْهَبَةِ

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَلَا عَنْ
عَنْ يُونُسَ بْنِ الْأَزْدِيِّ تَلَا عَنْ الْحَسَنِ الْمُسْتَكْبَرِ عَنْ

لاسے۔ جب وہ اللہ کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے
نہیں دیکھا کہ میں ابھی مجررا قیامہ سناتاں (نے زید بن
حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور
کہا یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حدیث
حسن کی ہے۔ سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ زہری
اور مرثدہ اسلمت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔
ابن ابی اناسہ کہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ
مجررا حضرت زید بن مقداد اور اسامہ بن زید کے پاس سے
گزرے۔ انہوں نے سر احاطہ کئے تھے جب کہ پاؤں کھلے
تھے قرعہ کرنے کے ان قدریں کا ایک دوسرے سے تعلق
ہے۔ اس طرح سعید بن جبدر علی اور کئی دوسرے حضرات
نے بواسطہ سفیان بن عیینہ اور مرثدہ سے روایت کیا بعض
نے اس حدیث کے مطابق قیامہ کے لئے کو درست کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيْثُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّهَادِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو تھافت دیا کرو۔
کیونکہ دل کی کھوٹ کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن
اپنی پردہ سن کر (میں بیٹے میں) حقیر نہ سمجھے مگر پر بڑی
کے کمر کا ایک ٹکڑا ہوا ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے
غریب ہے۔

ابن مسعود کا ہم نبیج مولا بنو ہاشم ہے۔ بعض اہل علم
نے اس کے حقل کے بارے میں کام کیا ہے۔

ہم یہ واپس لینے کی برائی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم یہ دے کر واپس لینے والے

عَنْ وَثَنٍ شَعْبِيٍّ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ
لَحْظٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ
كَمْ يَرْجِعُ فِيهَا الْكَلْبُ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ كَرَّ عَادَ
فَرَجَعَهُ فِي قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ.

کا مثال اس کہنے کا طرح ہے جو کھاتے کھاتے جب
سیر ہو جائے تو کہتا ہے کہ اب اسے پھر اسے پاٹ لیتا ہے۔
اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ حُسَيْنِ النُّعْمَانِيِّ عَنْ وَثَنٍ شَعْبِيٍّ قَالَ لَرَى
طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ يَرْجِعَانِ الْعَطِيَّةَ
تَلَّانِ لَا يَجِدَانِ لِجَلٍّ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا
إِلَّا الْوَالِدَ فَيَسْتَأْذِنُ وَلَهُمَا وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي
الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَسَيْلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا
شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ هَذَا لَحْظٌ حَدَّثَنَا
صَحِيحُهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجِدُ لِمَنْ وَهَبَ هَبَةً أَنْ
يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا أَعْلَى
وَلَهُمَا وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثُ الْوَلَدُ وَالْهَبَةُ.

حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) دونوں مرفوع
حدیث بیان کرتے ہیں کہ کسی کے یہ عطیہ دے کر واپس لینا
جائز نہیں۔ البتہ باپ اپنے بیٹے کو دے (تو واپس
لے سکتا ہے) اور عطیہ دے کر واپس لینے والے کا مثال
اس کہنے جیسا ہے جس نے کھایا جب سیر ہوا تو کہتا ہے کہ
دکھ اور پھر اسے پاٹ لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام
شافعی فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے دیا ہوا عطیہ واپس
لینا جائز نہیں۔ باپ بیٹے کو یا بڑا عطیہ واپس لے سکتا
ہے۔ امام شافعی نے اسی حدیث کو دلیل
بنایا۔

فاما مثلاً الامام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے عطیہ واپس لینے کا مطلب یہ ہے کہ باپ اس سے لے کر برکت
ہو، اس کی ضرورت پر خرچ کرے جس طرح دیگر احوال اس کے مفاد میں خرچ کرنا ہے کہ باپ برکت ضرورت مادہ کے
مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ (امام اترجم)

حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) دونوں مرفوع
حدیث بیان کرتے ہیں کہ کسی کے یہ عطیہ دے کر واپس لینا
جائز نہیں۔ البتہ باپ اپنے بیٹے کو دے (تو واپس
لے سکتا ہے) اور عطیہ دے کر واپس لینے والے کا مثال
اس کہنے جیسا ہے جس نے کھایا جب سیر ہوا تو کہتا ہے کہ
دکھ اور پھر اسے پاٹ لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام
شافعی فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے دیا ہوا عطیہ واپس
لینا جائز نہیں۔ باپ بیٹے کو یا بڑا عطیہ واپس لے سکتا
ہے۔ امام شافعی نے اسی حدیث کو دلیل
بنایا۔

لِلْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَالِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

الحمد لله الذي بعثني في هذه الأيام على سيدنا محمد وآله
وآلهم وسلم وآلهم وسلم
أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
محمد صدیق ہزاروی